

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(الفرقان ۳۵-۳۳)

بیان المستران از ترجمہ امین

مع حل لغات و حواشی تفسیر

جلد سوم

از ابتدائے سورۃ النور تا آخر قرآن کریم

تالیف

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مؤلف انگریزی ترجمہ القرآن
باہتمام اسر فقیہ صاحب فہم تصنیفات چھپوا کر "احمدیہ بکرن اشاعت اسلام"

لاہور نے شائع کیا

۱۳۲۲ھ
مکتبہ دارالافتاء دارالحدیث لاہور

فہرست مضامین بیان القرآن جلد سوم

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۳۵۳	معارف الغفر ۱۲۱ از ۱۳۳ تا ۱۳۶	۱۳۳	سبح	۱۳۵۳	ادب قرآنی کے نور کوٹنے سے مراد
۱۳۵۳	نہم خلاصہ معنوں تعلق تالیف تفسیر	۱۳۳	آنحضرت اور آپ کی بیعت نبوی	۱۳۵۳	دور و فتنہ ظلمہ ہزاروں کے تاریکی میں
۱۳۵۳	سورہ بقرہ کے احکام پر مبنی علیہ کیوجہ	۱۳۳	تہمت سے بچنے کا علاج	۱۳۵۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدس صافی اور نور فطری کا
۱۳۵۳	سورہ یس کی تم کا کوڑا استعمال ہو	۱۳۳	دوسرے کے گھر جانے کے آداب	۱۳۵۳	آپ جامع شرق و مغرب ہیں
۱۳۵۳	جلد میں سوئی یا جوتی سے اور نا بھی جائے	۱۳۳	قرآن سے بچنے کا طریق	۱۳۵۳	عرب کا لعل وقوع
۱۳۵۳	ہے صفایہ کرنے میں ننگانہ نہیں چاہیے	۱۳۳	حفظ لہر	۱۳۵۳	اور فطری پر نور کوٹ کا امتداد
۱۳۵۳	صداکیم کہنے میں حق سے ڈرا جائے۔	۱۳۳	عورتوں کے باہر نکلنے کی ضرورت	۱۳۵۳	قرآنی مصحفی دینی اور اہل عالم پر محیط ہے
۱۳۵۳	اسلامی مہلتے میلاد اور آج کل کا کوڑا	۱۳۳	مردوں کے لئے غضب لہر کا حکم بتانا ہو کر کو	۱۳۵۳	صحابی کی شہرت کی پیشگوئی
۱۳۵۳	کیا رجحان اسلام میں مزار سے ہے	۱۳۳	عورتوں کو دیکھ سکتے ہیں	۱۳۵۳	نور اسلام کے مقابل پر عظمت کفر
۱۳۵۳	آیت رحیم کے متعلق حضرت عمر کا قول	۱۳۳	ما ظہر منہا سے مراد	۱۳۵۳	رسول بشر کی اطاعت اور اہل قرآن پر
۱۳۵۳	آیت رحیم کی تلاوت کی منسوخی اور بقاء	۱۳۳	ضدیات انسانی کا اقتضا	۱۳۵۳	انعام جہت
۱۳۵۳	حکم خیال	۱۳۳	اقوال مفسرین کے عورتوں کے باہر نکلنے	۱۳۵۳	وعدہ اختلاف اور حکومت اسلامی
۱۳۵۳	حضرت علی آیت رحیم کے کاش نہ تھے	۱۳۳	منا اور تہہ کھلے رہ سکتے ہیں	۱۳۵۳	وعدہ اختلاف سے مراد خلافت آنحضرت
۱۳۵۳	کیا رحیمت رسول اللہ ہے	۱۳۳	صاف بی بی کو مزار تہہ کھلے رہ سکتے ہیں	۱۳۵۳	صلح ہے
۱۳۵۳	سنت نبوی کی تفصیل کر سکتی ہے اسے	۱۳۳	حجرت کا فیروز کو دیکھنا	۱۳۵۳	دوام خلافت
۱۳۵۳	منسوخ نہیں کر سکتی	۱۳۳	حجرت کا نہ کھلا دیکھنا جائز ہے گو مرگ کا	۱۳۵۳	حجرت کی خلافت بزرگ دلائل
۱۳۵۳	احادیث اور سرائے رحیم	۱۳۳	اسے دیکھنا جائز نہیں۔	۱۳۵۳	خلافت راشدہ
۱۳۵۳	اجماع سے قرآن منسوخ نہیں ہو سکتا	۱۳۳	عرب کی عورتوں کا اظہار کائنات کرنا اور	۱۳۵۳	خلافت تیس سال ہے
۱۳۵۳	رجحان اجماع است نہیں۔	۱۳۳	اسلام کا اس سے روکتا	۱۳۵۳	خلافت بزرگ بادشاہت اور اعدائے
۱۳۵۳	نور یوں کو سرائے زمانہ نصف دینے است	۱۳۳	واقعات زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ	۱۳۵۳	اسلام کی کوشش
۱۳۵۳	کہ رجحان سرائے زمانہ نہیں ہو سکتا۔	۱۳۳	من و ولد حجاب کا حکم مردوں کو گھوں	۱۳۵۳	خلافت کی کموری مسلمانوں کی ایمانی
۱۳۵۳	قرآنی یا زانیہ کے پاکدامنوں کے علاج کی ممانعت	۱۳۳	میں آنے سے روکتا ہے نہ عورتوں کو	۱۳۵۳	گروہی کا نتیجہ ہے۔
۱۳۵۳	ایک فرقہ کے زمانہ طلاق ہو جاتی چاہئے	۱۳۳	باہر نکلنے سے	۱۳۵۳	خلافت عرب قریش کے لئے نہیں
۱۳۵۳	ذاتی اور زانیہ کا علاج	۱۳۳	کین مردوں کے سامنے حجرت اختیار کرنا	۱۳۵۳	خلافت وصافی اور وحیت محمد ربی
۱۳۵۳	کسب و کار کا علاج جو نہیں	۱۳۳	کر سکتی ہے	۱۳۵۳	مسلمانوں کی پیروی کی جڑ
۱۳۵۳	آیت کا جمع منہم	۱۳۳	پردہ میں افراط و تفریط	۱۳۵۳	انگین دین
۱۳۵۳	علائقہ زمانہ کوڑیوں کا بارانی سے اخراج	۱۳۳	مردوں کے علاج کا حکم	۱۳۵۳	خلافت نبوی اور اہل تشیع پر تمام حج
۱۳۵۳	زمانہ کی شہت	۱۳۳	غلاموں کی آزادی میں اسلام کے آگے	۱۳۵۳	عرب سے شرک کٹ جانے کی پیشگوئی
۱۳۵۳	لہجہ	۱۳۳	کسی قوم نے قدم نہیں رکھا۔	۱۳۵۳	نہایت اسی کی تا شکر ہو کا نتیجہ
۱۳۵۳	واقعہ اکبر حضرت حاجی	۱۳۳	نور یوں کو زنا پر مجبور کرنا	۱۳۵۳	صاحب کا علاج
۱۳۵۳	تفسیر میں کئی کئی لوگ شامل تھے	۱۳۳	نور اسما و آسمانی سے ہے	۱۳۵۳	ضرورت خلوت

خلاصہ معنی	خلاصہ معنی	خلاصہ معنی	خلاصہ معنی
۱۳۹۲	۱۳۹۳	۱۳۹۴	۱۳۹۵
مؤیدیت - نعت و غیر کا حلقہ	آحضرت کا اس میں انقلاب پیدا کرنا	۱۳۹۶	۱۳۹۷
محسوسہ محسوس کیلئے کہ وہ ضروری نہیں	آحضرت کا طبع اور تامل کی کا دورہ	۱۳۹۸	۱۳۹۹
لیفٹ الصراح کی وجہ سے	جہاں بیکریا ہے	۱۴۰۰	۱۴۰۱
مسند ملک کے ساتھ لکھنا کھانا	شیعہ اور کھادی دیا	۱۴۰۲	۱۴۰۳
قرنی عربیوں سے بے تکلفی اور ان کے	آحضرت شمس و قمر میں	۱۴۰۴	۱۴۰۵
ہاں کھانا کھانا	آحضرت کا پیدا کردہ انقلاب	۱۴۰۶	۱۴۰۷
تذیب کی بیادوں کا حلقہ قرآن کریم	حکمرانہ روش کی جگہ انحراف و جہالت	۱۴۰۸	۱۴۰۹
دل کو کھانا کھانا	کی جگہ سادہ و خرمی اور عیاشی کی	۱۴۱۰	۱۴۱۱
توئی سلطنت کو ذاتی سلطنت پر ترجیح ہو	جگہ جمع الہی	۱۴۱۲	۱۴۱۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور اس کی	معاصی میں شمع کرنے سے بچا یا - طاقت	۱۴۱۴	۱۴۱۵
طرف سے مسلمانوں کی خدمت	میں فوج کرنا سکھایا -	۱۴۱۶	۱۴۱۷
سورۃ الفراق (۱۴۱۸) از ۱۳۹۶ تا ۱۴۱۸			
نام خلاصہ معنی یثقیق - زمانہ نزول	۱۴۱۸	۱۴۱۹	۱۴۲۰
قرآن نام میں بادشاہ	۱۴۲۰	۱۴۲۱	۱۴۲۲
لہام ثبوتوں اور نسلوں کیلئے تخریر -	۱۴۲۲	۱۴۲۳	۱۴۲۴
تقدیر اشیاء سے مراد	۱۴۲۴	۱۴۲۵	۱۴۲۶
مخالفات بعد فی چند کامیابیوں سے پہلے	۱۴۲۶	۱۴۲۷	۱۴۲۸
نہیں ہو سکتا -	۱۴۲۸	۱۴۲۹	۱۴۳۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو مکہ پر چڑھ سکتے تھے	۱۴۳۰	۱۴۳۱	۱۴۳۲
پائسل کے معنی میں توکل میں	۱۴۳۲	۱۴۳۳	۱۴۳۴
دنیا میں باطن اور محلات کے وعدہ	۱۴۳۴	۱۴۳۵	۱۴۳۶
اور ان کا پورا کرنا	۱۴۳۶	۱۴۳۷	۱۴۳۸
وعدہ محسوس سے مراد	۱۴۳۸	۱۴۳۹	۱۴۴۰
قریشوں کے آنے کا مطالبہ	۱۴۴۰	۱۴۴۱	۱۴۴۲
ہم قرآن کی پیش گوئی	۱۴۴۲	۱۴۴۳	۱۴۴۴
قرآن کی قدرت میں نزول اور اس کی ترتیب	۱۴۴۴	۱۴۴۵	۱۴۴۶
قرآن میں احقرضوں کا جواب	۱۴۴۶	۱۴۴۷	۱۴۴۸
اصحاب الموصی	۱۴۴۸	۱۴۴۹	۱۴۵۰
عرب کی جد پرستی	۱۴۵۰	۱۴۵۱	۱۴۵۲
اشباع خواص و دیگر کا شرک	۱۴۵۲	۱۴۵۳	۱۴۵۴
عرب کی اسلام سے پہلے حالت اور	۱۴۵۴	۱۴۵۵	۱۴۵۶

نمبر صفحہ	خلاصہ معنیوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنیوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنیوں
۱۴۱۲	حضرت سلیمان کا سفر چین	۱۴۲۸	مکہ کی حرم میں جانب اربعہ	۱۴۲۹	مراثی مولیٰ پر فرعون کی طاقت بیکار
	ربیع ثانی اور ربیع ثانی		سورۃ القصص ۲۸ (۲۹ تا ۵۱)		نفاق کا طعنه
	نیل کی اطاعت پر شکر گزاری	۱۴۲۹	ہم ہمارے معنیوں تعلق لڑا نزول	۱۴۳۰	مختلف دینوں کا باجم تقیم دینا بھی
	حضرت سلیمان اور ہمد	۱۴۳۰	فرعون اور موسیٰ کی تاریخ کا آج تاریخ		صدائق پر دلیل ہے
	ہمد انسان کا نام ہے	۱۴۳۱	اسلام میں دہرا امان	۱۴۳۱	دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام میں
	ہمد کا وصف	۱۴۳۲	فرعون کا بی اسرائیل کو حقوق سے		داخل ہوتے رہیں گے
	مقطع میں القاب	۱۴۳۳	ان اور ان سے ذلیل کام مینا	۱۴۳۳	مذاب طاقت اور اہل عرب
	ہمد انظر مکہ	۱۴۳۴	کودوں کو طاقتور بنانے کا وعدہ بھی	۱۴۳۴	مشرکوں کے سوا گمراہ کو نہیں
	مکہ کا تحت حضرت سلیمان کے پک	۱۴۳۵	ہامان	۱۴۳۵	قانون
	کس طرح آیا		فرعون کا بی اسرائیل سے غائب ہونا	۱۴۳۵	کیسا
	علم اور قوت جسمانی کا مقابلہ	۱۴۳۶	اسلام کے غالب آئے کی تکیہ لیں		ساد سے مراد مکہ ہے
	تخت بقیس میں آپ کے کیا تبدیلی کی		غیر انبیا کو بھی بقیہ کا ہونا		میں ہجرت میں آنحضرت مسلم کو مکہ مکرمہ
	اور اس کی ترقی کیا تھی	۱۴۳۷	لوم عاقبت	۱۴۳۷	کھانے کی پیچیدگی
	بقیس کو اس کی تالیف کی کا حشر	۱۴۳۸	فہم و علم کا قبل نبوت ملنا		انبیا کا قبل نبوت اپنے نبی بنایا جائے
	کشف عن الساقی کے معنی	۱۴۳۹	حضرت موسیٰ چیلے کے مراحاتے		کا علم نہیں ہوتا
	بقیس کی پتھریوں پر باروں کا قصہ	۱۴۴۰	کوئی اعتراض نہیں وارد ہوتا		کل شئی ہالکت سے مراد
	حضرت سلیمان کے کل پریشیوں کے	۱۴۴۱	قرآن کی مسئلہ بائبل کا کیا رد و قد	۱۴۴۱	
	نیچے پانی بنانے کی فرض	۱۴۴۲	نفس پر ظلم سے مراد		
	تصور کے ذریعہ تسلیم دینا		جرم میں اعانہ		
	آنحضرت کے نور سے روشن اور آپ	۱۴۴۳	انبیا کا فطرنا گمراہوں کا حامی ہونا		
	کے خلاف منصوبہ		عبادت کی چال میں حیا		
	اصحاب رسول کا اصطفا	۱۴۴۴	کام کی ہجرت		
	اور قتالی کی وحدانیت پر تین دلائل	۱۴۴۵	راکی کے علاج میں شیعہ کا عرض لینا		
	اچھے قوانین انسان سے تعلق	۱۴۴۶	جائز نہیں		
	ادوار و سلیمان کے ذکر سے فرض	۱۴۴۷	مدین میں حضرت موسیٰ کے آٹھ اور دس		
	قرآن میں وہ نہ دیکھی ہیں فیصلہ کرتا ہے	۱۴۴۸	سار کے دافریں آنحضرت مسلم کی		
	پیغمبر کا موعظہ کو سنانا	۱۴۴۹	انسانیت کی پیچیدگی		
	دا ابتر کا لفظ کا حشر	۱۴۵۰	بائبل کی ایک اور اصلاح		
	اشد الکفر کی سلا	۱۴۵۱	ضم الجناح سے مراد		
	مسکے رعب	۱۴۵۲	آنحضرت مسلم اور حضرت موسیٰ کی شہادت		
	خلافت کے پانچوں کا ذکر	۱۴۵۳	اور ایک دوسرے کی تائید		
		۱۴۵۴	انجیل میں کوئی نبی نہیں آیا		
		۱۴۵۵			
		۱۴۵۶			
		۱۴۵۷			
		۱۴۵۸			
		۱۴۵۹			
		۱۴۶۰			
		۱۴۶۱			
		۱۴۶۲			
		۱۴۶۳			
		۱۴۶۴			
		۱۴۶۵			
		۱۴۶۶			
		۱۴۶۷			
		۱۴۶۸			
		۱۴۶۹			
		۱۴۷۰			
		۱۴۷۱			
		۱۴۷۲			
		۱۴۷۳			
		۱۴۷۴			
		۱۴۷۵			
		۱۴۷۶			
		۱۴۷۷			
		۱۴۷۸			
		۱۴۷۹			
		۱۴۸۰			
		۱۴۸۱			
		۱۴۸۲			
		۱۴۸۳			
		۱۴۸۴			
		۱۴۸۵			
		۱۴۸۶			
		۱۴۸۷			
		۱۴۸۸			
		۱۴۸۹			
		۱۴۹۰			
		۱۴۹۱			
		۱۴۹۲			
		۱۴۹۳			
		۱۴۹۴			
		۱۴۹۵			
		۱۴۹۶			
		۱۴۹۷			
		۱۴۹۸			
		۱۴۹۹			
		۱۵۰۰			

صفحہ	خلاصہ معانی	صفحہ	خلاصہ معانی	صفحہ	خلاصہ معانی
۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا	۱۴۹۹	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۴۹۹	آحضرت کا شوق مومنوں سے آپ کی شفقت مومنوں کی آپ سے محبت آحضرت کی ازواج مومنوں کی ایم ہیں آحضرت مومنوں کے آپ ہیں	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۴۹۹	آحضرت کی ازواج مومنوں کی مدد عافی پیشکش کرتی ہیں چشمیں کا حمد آحضرت مومنوں میں لائیں ہیں	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۰	جنگ احزاب آحضرت صبر کا معجزہ ذاعت الکابصار	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۱	بلنت القلوب بالحق جبر سے مراد آحضرت کی حدیث تشریف آوری پر سب توجہ کا حدیث شریک آحضرت کی عمر انسان کے لئے اور جبر سے مراد انسانی میں کامل نمونہ ہیں	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۲	ایک بین الثبوت معجزہ صحابہ کی وفاداری کا کمال قبول بیودا و مسلمان سوز و غم کی خدائی	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۳	ان کے حق میں حد کا فیصلہ مطابق توحید تھا ہر ایک باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی ازواج مطہرات بھی موت کیلئے نمونہ ہیں بی بیوں کے مطالبات غامضوں پر واقعہ خیمہ عورتوں کا مبنی مردوں سے کلام کرنا یا نہ کرنا ازواج مطہرات کے گھر میں شہرے کا حکم صدیق اور دو اہل بیت اہل الہیت اہل بیت نبوی سے مراد اولاد نبوی و مطہرات	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۴	آحضرت کی حدیث تشریف آوری پر سب توجہ کا حدیث شریک آحضرت کی عمر انسان کے لئے اور جبر سے مراد انسانی میں کامل نمونہ ہیں	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۵	ایک بین الثبوت معجزہ صحابہ کی وفاداری کا کمال قبول بیودا و مسلمان سوز و غم کی خدائی	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۶	ان کے حق میں حد کا فیصلہ مطابق توحید تھا ہر ایک باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی ازواج مطہرات بھی موت کیلئے نمونہ ہیں بی بیوں کے مطالبات غامضوں پر واقعہ خیمہ عورتوں کا مبنی مردوں سے کلام کرنا یا نہ کرنا ازواج مطہرات کے گھر میں شہرے کا حکم صدیق اور دو اہل بیت اہل الہیت اہل بیت نبوی سے مراد اولاد نبوی و مطہرات	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۷	آحضرت کی حدیث تشریف آوری پر سب توجہ کا حدیث شریک آحضرت کی عمر انسان کے لئے اور جبر سے مراد انسانی میں کامل نمونہ ہیں	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۸	ایک بین الثبوت معجزہ صحابہ کی وفاداری کا کمال قبول بیودا و مسلمان سوز و غم کی خدائی	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا
۱۵۰۹	ان کے حق میں حد کا فیصلہ مطابق توحید تھا ہر ایک باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی ازواج مطہرات بھی موت کیلئے نمونہ ہیں بی بیوں کے مطالبات غامضوں پر واقعہ خیمہ عورتوں کا مبنی مردوں سے کلام کرنا یا نہ کرنا ازواج مطہرات کے گھر میں شہرے کا حکم صدیق اور دو اہل بیت اہل الہیت اہل بیت نبوی سے مراد اولاد نبوی و مطہرات	۱۴۹۸	کفر اور کفر سراسر موتی صورۃ القلم ۱۳۸ تا ۱۴۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن مجید میں باوجود جوت ساقی نہیں قرآن فوکس طرح نثار ہے غذاب دنیا

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
بائیں دھاتی کا اپنی مخلوق کی جسم کھانا	۱۵۵۵	مروج کی ترقیات فخر کجائی	۱۵۶۹	ایسا سین حضرت الیاس	۱۵۸۵
اقسام قرآن		شراور نصیحت		ڈگریا میں ترتیب	
قرآن کی قسم سے مراد		آنحضرت مسلم اور شہری	۱۵۶۰	حضرت یونس کا مچھلی	۱۵۸۸
قرآن دینی اور زہد و مجاہدہ ہے		مسلمانوں میں شکر کا مرض		پارسی کے مصلحت پائیل اور قرآن مجید	
قرآن کا چمکتا ہوا آنحضرت کی مہر	۱۵۵۸	ایمان سے موتی کا کاروبار بنگ استبداد	۱۵۶۱	ایک حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں رہے	۱۵۸۹
ہمدلیل ہے		دوسری خلق		حضرت یونس اور کدھک حضرت	۱۵۹۰
قرآن کی تہذیب علم کے ساتھ ترقی کرتی ہے		سیرت سے آگے	۱۵۶۲	رسولوں کی نصرت اور دشمنوں کا ظہر	۱۵۹۲
آنحضرت کے کام کی مشکلات		صورۃ الصفات - از ۱۵۶۳ تا ۱۵۹۳ سورۃ ص - از ۱۵۹۳ تا ۱۶۱۲			
اسم روح کے طرق	۱۵۵۹	ہم خلاصہ مضمون تعلق بزمانہ نزول	۱۵۶۳	ہم خلاصہ مضمون تعلق بزمانہ نزول	۱۵۹۳
مکمل کے آگے اور پیچھے سستی سے مراد		توحید لکھی یہ کتابیانہ اور مذہب میں کی		قرآن سے شرف نیت کا حاصل ہونا	
قرآن کہیم کا اچلتے موتی کا نظیر ہونا	۱۵۶۰	شبہات		آنحضرت کا عزم اور کفار کا خیال دسی	۱۵۹۵
معجزہ		مشقی ممالک اور مدد عانت	۱۵۶۱	توحید کا سب نام ہے گم گم جانا	۱۵۹۶
انہما کیہ اور حیران میں بیٹے		اسلام پہلے کیوں مشرق میں پھیلا		کفار کی جگہ اور ان کے عقیدت میں تبدیلی	
نقد رسول کا استعمال بطور مجاز		کامیابیوں کا دعویٰ علم مذہب اور ان پر کلام	۱۵۶۵	کی شکست کی بیگم گوئی	
اصل عرب میں یہود اور نصاریٰ کی		خطف شیطان سے مراد		ڈگریا میں ترتیب	۱۵۹۷
کوششوں کی کامی		اہل حق کے مقابل پر باطل نہیں رہ سکتا		جہاں اور طہر کیوں لٹائی ہیں	۱۵۹۸
ادب سے حق کی طاقت کیلئے آسان ہے	۱۵۶۲	کفر کی منہوریت کی بیگم گوئی	۱۵۶۶	حضرت ملو اور ادب کی چوہ کا اطلاق	۱۵۹۹
فرشتے نہیں کرتے		معبودوں سے مراد سواد	۱۵۶۷	حضرت سلیمان اور کھنڈوں کا قد	۱۶۰۲
عرب کی مردہ زمین کے زندہ ہونے پر	۱۵۶۳	غنائے ہفتا میں بیٹھنے کی چیزیں		انبیاء اور اہل دنیا	۱۵۶۸
سب چیزوں میں تعلق نہ دینا		بہشتہ الاسلام سے مراد	۱۵۶۹	حضرت سلیمان کا بیٹا	۱۵۶۹
آنحضرت کے ظہور سے پہلے دنیا پر خلعت	۱۵۶۴	بہشت میں عورتیں ہوگی		آنحضرت کی تقد	
کا چھپا جانا		عورتوں نے جنت میں سے ایک نکتہ		حضرت سلیمان کی دعا و ادب کی صلہ	۱۶۰۳
ستر کتاب		حضرت ابراہیم کی طرف حضرت نوح	۱۵۸۳	لا یبغی لاحد من بعدی	
سباؤں کا لپٹے دو اثر میں گوش کرتا	۱۵۶۵	کرنا منطوبے		سید عفریت	۱۶۰۴
گفتہ بہ الی قوم		ابراہیم کی گالی میں ذلت غصہ میر تقی	۱۵۸۴	حضرت سلیمان کیجئے ہوا کس سوز ہوا	
یعنی ہذا الموعد میں اشارہ دینا	۱۵۶۶	حضرت ابراہیم کو شوق قرآن کرنے کا حکم		سما اور غور و زین خیر طبع انسان کی	۱۶۰۵
دنیا کی طرف		تاریخ ہمیں حقے ذائق		حضرت یروپ	
انہما باؤں کے کلام سے مراد	۱۵۶۸	حضرت اسمیل کے کفر کی کا مضمون	۱۵۸۵	حضرت ایوب کی تکالیف	۱۶۰۶
توبوں کا مروجہ ذہن ال ایک کا فوق	۱۵۶۹	انسان کی ترقی کا مضمون ہونا		شیطان کی تہذیب فیض کا دہر نہیں	
ماقصہ ہے		حضرت موسیٰ اور غار علیہ دونوں کو ایک	۱۵۸۶	ایوب کے درگاہ آنحضرت کا ذکر	
اسلام پر نزول نہیں آ سکتا		مقاب کا مکت		حضرت یوب کے جہاد سے لطف	۱۶۰۷

صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین
۱۶۴۹	آسمان کے دروں میں بننے سے مراد	۱۶۲۹	مصطفیٰ الہی میں ظہیر رحم	۱۶۰۹	ارباب کیا ہیں
۱۶۵۰	آسمانوں کا شیاطین سے محفوظ ہونا	۱۶۳۰	حاصلین عرش سے مراد	۱۶۱۰	حیدرہدیہ باری تعالیٰ
۱۶۵۱	حبیب کا پیغام اور اسخفرت کا جواب	۱۶۳۱	وسعت و رحمت		اختصاص کا اعلیٰ
۱۶۵۲	شمس و دن سے مراد	۱۶۳۲	دو موتیں اور دو زندگیاں		خواہشیں رویت باری تعالیٰ
۱۶۵۳	برہی کا اثر جو اس پر	۱۶۳۳	وضیع اللہ رجعت سے مراد	۱۶۱۱	لٹا اعلیٰ کے اختصاص سے مراد
۱۶۵۴	اندر تعالیٰ کب شیطان کو انسان پر		یوم التلاق سے مراد		انسان کو دو ہاتھوں سے پیدا کرنے
۱۶۵۵	مقرر کر رہے		نقصد اللہ		میں اسداوہ
۱۶۵۶	قرآن کریم کے اثر کو باطل کر کے تباہ	۱۶۳۴	آنحضرت کے بعد عیدین کا موراٹا	۱۶۲۵ تا ۱۶۳۶	سورۃ الشرح از ۱۲ تا ۱۶
۱۶۵۷	استقامت سے مراد	۱۶۳۵	حریف عید		نام خلاصہ مضمون تعلق اندر زمانہ نزول
۱۶۵۸	مومنوں پر ملائکہ کا نزول	۱۶۳۶	رجل مومن کا ذکر	۱۶۱۳	میکے میں انسانی میں داخل ہے
۱۶۵۹	داعی الی اللہ	۱۶۳۷	حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں	۱۶۱۴	غیر لکھی عبادت سے اللہ کا ترس نہیں
۱۶۶۰	جمعی قرآن سے مراد		حق و باطل کی تمیز		دل سکتا
۱۶۶۱	اسلام کا مذہب میں اور اطراف عالم	۱۶۳۸	یوم التعداد سے مراد		حقیقہ نہایت
۱۶۶۲	سورۃ الطور میں ۱ تا ۱۶۵۹		یوسف پہل مصر میں انہیں لئے		ابن اللہ کا استعمال پہلی کتاب میں
۱۶۶۳	نام نہادہ نزول خلاصہ مضمون تعلق	۱۶۳۹	فرعون کو مسکھ فرم نہوت	۱۶۱۵	چاہا چوں کا کارنا
۱۶۶۴	اندر تعالیٰ کی وسیع رحمت	۱۶۴۰	علم بلوغ میں ثواب و عذاب		تین نامہ میرے
۱۶۶۵	یوم الجمع	۱۶۴۱	کھانہ کا دعا	۱۶۱۶	جنت کی غیر تھکا ہی ترقی
۱۶۶۶	انتقالات نامہب کا فیصلہ دی آئی	۱۶۴۲	رسولوں اور روضوں کی نصرت		قرآن کے تشاہد اور دشمنی ہونے سے
۱۶۶۷	سے جو سکتا تھا	۱۶۴۳	آنحضرت کے استغفار سے مراد	۱۶۱۷	قرآن کی ایک اور سلام کو سفر لپچا، کہ
۱۶۶۸	لیس کشلہ شئی سے مراد	۱۶۴۴	دجال ایک گروہ کا نام ہے		بہ ہوش بنانا اور چکر نہ لگنا ناچا
۱۶۶۹	اصل اصول ادیان	۱۶۴۵	انبیاء میں کا ذکر قرآن میں نہیں	۱۶۱۸	موصدا و مشرک کی شال
۱۶۷۰	اسلام کا قیام اسکی صداقت کی دلیل	۱۶۴۶	انبیاء کا علم اور دنیاویوں کا علم	۱۶۱۹	توقی غرض سے مراد
۱۶۷۱	حدوث فی القرنی سے مراد	۱۶۴۷	ہی کی کھلی سزا تو ہی بدیوں پر پڑتی ہے		مردہ زندہ کر کے اس دنیا میں دکھ نہیں
۱۶۷۲	سادات میں چاہا مائل کا ہونا	۱۶۴۸	رجوع کب مقررہ دیتا ہے		بیمیا چاہا
۱۶۷۳	ترقی دیجات کے لئے مصائب	۱۶۴۹	سورۃ الحج المکملہ - از ۱ تا ۱۶۵۸	۱۶۲۳	رحمت الہی کی وسعت
۱۶۷۴	مشہورہ کا حکم	۱۶۵۰	نام خلاصہ مضمون تعلق	۱۶۲۴	اسلام کی تعلیم امتثال بقا بدینہ مذکور
۱۶۷۵	حکومت اسلامی کی بنیاد مشہور ہے	۱۶۵۱	عافیت کے امراض کی حالت	۱۶۲۵	مہلنے
۱۶۷۶	مزاویں کا حصول	۱۶۵۲	حاضری نجات		حقنی فرج کا طور
۱۶۷۷	طاقت کے وقت عفو	۱۶۵۳	زمین کا مذہبی طور پر پختا اور پھر مرتب	۱۶۲۶ تا ۱۶۲۷	سورۃ المؤمنین از ۱ تا ۱۶۲۸
۱۶۷۸	سزا کا فلسفہ	۱۶۵۴	طوعاً واکسہا سے مراد		نام خلاصہ مضمون تعلق اندر زمانہ نزول
۱۶۷۹	عورت کی حریت	۱۶۵۵	آسمان کی طرف وحی	۱۶۲۸	الاحمر

صفحہ مضامین	صفحہ	صفحہ مضامین	صفحہ
لکھنؤ کی ہوشیاری خدمت انشا	۱۶۵۱	سورۃ الزخرف	۱۶۹۶ تا ۱۶۹۷
دعائی کی اقسام	۱۶۵۲	نام: غلام مصطفیٰ تعلقی	۱۶۹۸
دعائی آسمانی سے زندگی	۱۶۵۳	ابتداء سے نزول قرآن	۱۶۹۹
آنحضرت کا قبل از ولادت کتاب اور اس پر ایمان کو رد جانتا۔	۱۶۵۴	حلیۃ القدر اور اس میں قصائے سحر	۱۶۹۹
سورۃ الزخرف ۳۱-۳۲	۱۶۹۹	آنحضرت کی دعا پر اہل مکہ کو خدا کا آنا	۱۶۹۹
نام: غلام مصطفیٰ تعلقی	۱۶۵۴	رفان نشانات قیامت میں سے ہر	۱۶۹۹
قرآن کا علو و حکمت	۱۶۵۵	بطشہ الکبریٰ سے مراد	۱۶۹۹
انسان کی غلامی پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو نہیں روکتا	۱۶۵۶	غلام بناتا حق نہیں	۱۶۹۹
طاہر کو خدا کی سیبیاں قرار دیتا	۱۶۵۷	حضرت موسیٰ کا سنہ رکھ سکون کے وقت پادہونا	۱۶۹۹
فریادوں کا پھینکا	۱۶۵۸	نبی اسوئیل کو فتنوں کا عطا کیا جاتا	۱۶۹۹
جہنم کا زہر مائے بنانا	۱۶۵۹	آسمان اور زمین کا زونا	۱۶۹۹
جہنم کو لاکھ لاکھ نظر قرار دیتا	۱۶۶۰	مرث اولیٰ سے مراد	۱۶۹۹
حضرت ابراہیم کی مثل میں توحید	۱۶۶۱	بہشت میں زوج کا تعلق	۱۶۹۹
اہل دنیا کا میاں و ملت	۱۶۶۲	حور سے کیا مراد ہے	۱۶۹۹
اختلاف مراتب مصالح انہی سے ہر	۱۶۶۳	سورۃ الحجۃ ۱۰۰-۱۰۱	۱۶۹۹ تا ۱۷۰۰
شیطان کس انسان کا قرین بناتا ہے	۱۶۶۴	تفسیر صریح	۱۶۹۹
ہر کسی کی بھی معلوم ہوتی ہے	۱۶۶۵	حورنوں کا کفار کو معاف کرنا حکم	۱۶۹۹
افسوس! ہر ایک سے بہرہ مستفاد نہ	۱۶۶۶	قتال سے نسخ نہیں۔	۱۶۹۹
سوئے کے گہرے چھتے سے مراد	۱۶۶۷	خواہشات کی پیروی بھی شرک ہے	۱۶۹۹
حضرت عیسیٰ اور مسیح وہی عرب	۱۶۶۸	ان اللہ ہوا الدھر سے مراد	۱۶۹۹
حضرت عیسیٰ کا مثل ہوتا	۱۶۶۹	تسارخ	۱۶۹۹
غیر مذہب ان ہی ہو سکتے ہیں	۱۶۷۰	نامہ اعمال کی گویائی	۱۶۹۹
اللہ لعلہ الساعۃ سے مراد	۱۶۷۱	سورۃ الاحقاف ۱-۲	۱۶۹۹ تا ۱۷۰۰
جنت کی نعمتیں اور ان کے اثرات	۱۶۷۲	تفسیر صریح	۱۶۹۹
ہنگ	۱۶۷۳	رسول کا علم بھی محدود ہوتا ہے	۱۶۹۹
مسیحیوں کا عقیدہ انجیل	۱۶۷۴	حضرت عیسیٰ کی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶۹۹
ولد حقیقت پر عمل نہیں	۱۶۷۵	انبیاء کی عمر و موت بہشت	۱۶۹۹
شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۶۷۶	خدا و لباس میں لہو کی ضرورت	۱۶۹۹
	۱۶۷۷	بار بار دہرانے میں حکمت	۱۶۹۹
	۱۶۷۸	جہنم کے وفد کے استحقاق و ایثار	۱۶۹۹
	۱۶۷۹		
	۱۶۸۰		
	۱۶۸۱		
	۱۶۸۲		
	۱۶۸۳		
	۱۶۸۴		
	۱۶۸۵		
	۱۶۸۶		
	۱۶۸۷		
	۱۶۸۸		
	۱۶۸۹		
	۱۶۹۰		
	۱۶۹۱		
	۱۶۹۲		
	۱۶۹۳		
	۱۶۹۴		
	۱۶۹۵		
	۱۶۹۶		
	۱۶۹۷		
	۱۶۹۸		
	۱۶۹۹		
	۱۷۰۰		

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
مسئلہ شہ کے دل میں سچے پیدائش	۱۶۲۸	آنحضرت کی مصروفیتیں اور کام کا مو	۱۶۲۸	حق کی کامیابی پر مناظرہ قدرت کے دل	۱۶۵۴
آنحضرت کا شاہد ہونا	۱۶۲۸	کا مقدمہ رکھنا	۱۶۲۸	اور مذاہبات و فوج سے مراد	۱۶۵۴
سیت رضوان اور اس کی عظمت	۱۶۲۹	خجوں کی تحقیقات	۱۶۲۹	آسمان میں اُسے اور صداقت وہی	۱۶۵۸
یہاں اللہ سے مراد	۱۶۲۹	صاحب کا مقام محفوظیت	۱۶۲۹	پہر ایک دلیل	۱۶۵۸
اعراب کی کردہی	۱۶۳۰	دو مسلمان گروہوں کی جنگ میں جیت	۱۶۳۰	تمام مخلوق میں مذہبیت کا قانون اور	۱۶۶۱
عذاب میں رحمت	۱۶۳۰	اسلامی کا کیا طرز عمل ہونا چاہئے۔	۱۶۳۰	صداقت قرآنی پر ایک دلیل	۱۶۶۱
جہیل کلام احد سے مراد	۱۶۳۱	بابی کا فرہنگ	۱۶۳۱	اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بینکار	۱۶۶۲
ظہور اور اسلام	۱۶۳۲	صحابہ کی باہمی جنگ	۱۶۳۲	حاصل نہیں ہوتا	۱۶۶۲
بیت الرضوان	۱۶۳۲	دوسروں کی حقیر سے بچنے کی نصیحت	۱۶۳۲	منہ پھر لینے سے مراد	۱۶۶۲
بیت سے قوت کا پیدا ہونا	۱۶۳۲	جنگی	۱۶۳۲	انسان کی پیدائش کی عرض	۱۶۶۲
فرخ نیکر کی بیٹھ کوئی	۱۶۳۲	آقویٰ قوت کا مہیا ہے	۱۶۳۲	صورت الخطوط ۵۲۔ از ۱۶۶۲ تا ۱۶۷۱	۱۶۷۱
عص مقصد کے لئے بیت	۱۶۳۳	مومن اور مسلم	۱۶۳۳	تہذیب سورت	۱۶۷۲
صحابہ کے اخلاص کی سند	۱۶۳۳	ایمان کے تین پہلو	۱۶۳۳	سیرت محمد	۱۶۷۵
فتوحات بلوفاں در روم	۱۶۳۴	صورت ۵۰۔ از ۱۶۴۹ تا ۱۶۵۶	۱۶۳۴	نیکیوں کی ذریعہ	۱۶۷۶
آنحضرت کا روکا جانے اور شرف	۱۶۳۵	تہذیب سورت	۱۶۳۵	کسانت کا ملک عرب کے نام و ہونا	۱۶۷۸
طراز صلح میں مسلمانوں پر سختی	۱۶۳۵	کتاب حنیفہ	۱۶۳۵	کسانت اور قوت	۱۶۷۸
مسلمانوں کا خوریزی سے اجتناب	۱۶۳۶	دوسری پیدائش اعمال سے ہے	۱۶۳۶	سہرچو کلمہ	۱۶۷۹
آنحضرت صلی علیہ وسلم کے مویا کے طوائف	۱۶۳۶	آسمان میں تریج نہ ہونے سے مراد	۱۶۳۶	قرآن کی مٹی	۱۶۷۹
پیشگوئی میں اجتہاد کی شرط	۱۶۳۶	بہشت بعد الموت حق عید ہے	۱۶۳۶	شاہین کے آسمان سے آنحضرتی	۱۶۷۹
مدیا کا پورا ہونا	۱۶۳۶	اعمال کے کچھ جانے سے مراد	۱۶۳۶	لانے کی قطعی تردید	۱۶۷۹
اسلام کا خلیفہ کل خدا مہرب	۱۶۳۶	ساقی اور شہید	۱۶۳۶	علم زیب افزا اس کا گستا	۱۶۷۹
صحابہ کے اوصاف جلیلہ	۱۶۳۸	جہی کے بحر تلخ کو انسان کیوں نہیں دیکھتا	۱۶۳۸	جنگ جہی پیشگوئی۔	۱۶۸۰
نیکی کا نشان ظاہر ہے	۱۶۳۸	حاکم آخرت میں ستمیاس	۱۶۳۸	صورت الحجۃ ۵۲۔ از ۱۶۷۱ تا ۱۶۸۰	۱۶۸۰
حق کی مشعل نفع سے	۱۶۳۹	تفہیم کا استعمال و اہد پر	۱۶۳۹	تہذیب سورت	۱۶۸۲
صورت الحجۃ ۵۲۔ از ۱۶۷۱ تا ۱۶۸۰	۱۶۳۹	اللہ کے مومنین وضع قدم سے مراد	۱۶۳۹	نہم خلاصہ مضمون تعلق تاریخ نزول	۱۶۴۰
نہم خلاصہ مضمون تعلق تاریخ نزول	۱۶۴۰	دوزخ کا لہلہ من مزید گستا	۱۶۴۰	افوت اسلامی کی بنیاد و اسد اور	۱۶۴۱
افوت اسلامی کی بنیاد و اسد اور	۱۶۴۱	نوافل بہت ناز	۱۶۴۱	کی اطلاع ہے	۱۶۴۱
کی اطلاع ہے	۱۶۴۱	مناوی کون ہے	۱۶۴۱	تہذیب ادب	۱۶۴۱
تہذیب ادب	۱۶۴۱	ہلکین قریب سے مراد	۱۶۴۱	آواز کی گویا کا اطلاق پراثر	۱۶۴۲
آواز کی گویا کا اطلاق پراثر	۱۶۴۲	صورت الذاریۃ ۵۲۔ از ۱۶۵۶ تا ۱۶۶۳	۱۶۴۲	نما کی گویا کی سیریں کے سحر سے	۱۶۴۳
نما کی گویا کی سیریں کے سحر سے	۱۶۴۳	تہذیب سورت	۱۶۴۳		

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۱۷۷	آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے	۱۷۷	جنگ ہند کی پیش گوئی کی صحت	۱۷۷	آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے
۱۷۸	آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے	۱۷۸	سورۃ الاحزاب ۱-۱۰	۱۷۸	آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے
۱۷۹	ان فوجیہ فوجیت سے لگیا	۱۷۹	تبیہ سورت	۱۷۹	ان فوجیہ فوجیت سے لگیا
۱۸۰	سراجِ ہدیہ غفری سے نہ تھا	۱۸۰	اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت	۱۸۰	سراجِ ہدیہ غفری سے نہ تھا
۱۸۱	آنحضرت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح تھا	۱۸۱	ایک تانہ نیک کا فائدہ کرنے والا ایک ہی خدا ہو سکتا ہے	۱۸۱	آنحضرت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح تھا
۱۸۲	سہلۃ المستی	۱۸۲	میزانِ اجرامِ سموی	۱۸۲	سہلۃ المستی
۱۸۳	آنحضرت کے علم کا اتنا بڑا کمال کہ کون سا	۱۸۳	میزانِ جہان کیلئے قائم کی گئی ہے	۱۸۳	آنحضرت کے علم کا اتنا بڑا کمال کہ کون سا
۱۸۴	سراجِ میں کیا دکھائی گیا	۱۸۴	مشرقین و مغربین	۱۸۴	سراجِ میں کیا دکھائی گیا
۱۸۵	فاتِ حشری - منات	۱۸۵	دوسرے	۱۸۵	فاتِ حشری - منات
۱۸۶	غرائب کا جھوٹا قصہ	۱۸۶	سب مخلوق کا خون منہ کے اقباض پر	۱۸۶	غرائب کا جھوٹا قصہ
۱۸۷	شفا عکس کے لئے ہے	۱۸۷	اللہ تعالیٰ کے شان میں ہونے سے بڑا	۱۸۷	شفا عکس کے لئے ہے
۱۸۸	تو کینفس کا رستہ سہی ہے	۱۸۸	شعلوں اور دھوئیں کی سفر	۱۸۸	تو کینفس کا رستہ سہی ہے
۱۸۹	انسان کا زمین سے پیدا ہوتا	۱۸۹	قیامت میں نکالے جانے والے کا تصور	۱۸۹	انسان کا زمین سے پیدا ہوتا
۱۹۰	اصول سنی اور اہل کس کا بیچ مضمون	۱۹۰	نبی الہی کا کلام کا شمار	۱۹۰	اصول سنی اور اہل کس کا بیچ مضمون
۱۹۱	میت کو ثواب	۱۹۱	اللہ کے خوف سے مراد	۱۹۱	میت کو ثواب
۱۹۲	حالتِ العمل	۱۹۲	سورس کے لئے دو سختیوں کا وعدہ	۱۹۲	حالتِ العمل
۱۹۳	ساعتِ ملاقاتِ اعداء	۱۹۳	قاصراتِ لطف سے کون مراد ہیں	۱۹۳	ساعتِ ملاقاتِ اعداء
۱۹۴	کفار کا سجدہ کرنا	۱۹۴	حقوں اور انسانوں کے تعلق و مناسبت	۱۹۴	کفار کا سجدہ کرنا
۱۹۵	سورۃ القدر ۱-۵	۱۹۵	کیا حق جنت میں جاتی ہے	۱۹۵	سورۃ القدر ۱-۵
۱۹۶	تبیہ سورت	۱۹۶	مشرقین اور مغربین کیلئے جنت	۱۹۶	تبیہ سورت
۱۹۷	شفق القمر پر روایات متواتر	۱۹۷	فوجاتِ ملی کی طرف اشارہ	۱۹۷	شفق القمر پر روایات متواتر
۱۹۸	قربِ ساحل سے مراد	۱۹۸	سورۃ الواقعة ۱-۱۰	۱۹۸	قربِ ساحل سے مراد
۱۹۹	انشقاقِ قمر کا وقوع خلافِ قانون	۱۹۹	تبیہ سورت	۱۹۹	انشقاقِ قمر کا وقوع خلافِ قانون
۲۰۰	قدرت نہیں	۲۰۰	پہلوں میں ساہین کیوں نیا دنیا	۲۰۰	قدرت نہیں
۲۰۱	انشقاقِ قمر اور ضعف	۲۰۱	صحابِ کرام میں تباہی کی کڑی حاکمیت	۲۰۱	انشقاقِ قمر اور ضعف
۲۰۲	ساحلِ وسطی	۲۰۲	کارواہی تھی اور یہی تھی تار	۲۰۲	ساحلِ وسطی
۲۰۳	طغیانِ نوح میں اللہ کا عجز سے مراد	۲۰۳	کشتی پر تمام جہت	۲۰۳	طغیانِ نوح میں اللہ کا عجز سے مراد
۲۰۴	لوح محفوظ	۲۰۴	جنت میں اس دنیا کی جہتیں	۲۰۴	لوح محفوظ
۲۰۵	حضرت علی کی روشنی اور بانی کا قصہ	۲۰۵	جنت میں جہتیں جہاں اللہ کا عجز	۲۰۵	حضرت علی کی روشنی اور بانی کا قصہ
۲۰۶	آنحضرت کا جنگ ہند کا الہامی اثر	۲۰۶	سورۃ القدر ۱-۵	۲۰۶	آنحضرت کا جنگ ہند کا الہامی اثر
۲۰۷		۲۰۷	سورۃ القدر ۱-۵	۲۰۷	
۲۰۸		۲۰۸	سورۃ القدر ۱-۵	۲۰۸	
۲۰۹		۲۰۹	سورۃ القدر ۱-۵	۲۰۹	
۲۱۰		۲۱۰	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۰	
۲۱۱		۲۱۱	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۱	
۲۱۲		۲۱۲	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۲	
۲۱۳		۲۱۳	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۳	
۲۱۴		۲۱۴	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۴	
۲۱۵		۲۱۵	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۵	
۲۱۶		۲۱۶	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۶	
۲۱۷		۲۱۷	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۷	
۲۱۸		۲۱۸	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۸	
۲۱۹		۲۱۹	سورۃ القدر ۱-۵	۲۱۹	
۲۲۰		۲۲۰	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۰	
۲۲۱		۲۲۱	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۱	
۲۲۲		۲۲۲	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۲	
۲۲۳		۲۲۳	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۳	
۲۲۴		۲۲۴	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۴	
۲۲۵		۲۲۵	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۵	
۲۲۶		۲۲۶	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۶	
۲۲۷		۲۲۷	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۷	
۲۲۸		۲۲۸	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۸	
۲۲۹		۲۲۹	سورۃ القدر ۱-۵	۲۲۹	
۲۳۰		۲۳۰	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۰	
۲۳۱		۲۳۱	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۱	
۲۳۲		۲۳۲	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۲	
۲۳۳		۲۳۳	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۳	
۲۳۴		۲۳۴	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۴	
۲۳۵		۲۳۵	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۵	
۲۳۶		۲۳۶	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۶	
۲۳۷		۲۳۷	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۷	
۲۳۸		۲۳۸	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۸	
۲۳۹		۲۳۹	سورۃ القدر ۱-۵	۲۳۹	
۲۴۰		۲۴۰	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۰	
۲۴۱		۲۴۱	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۱	
۲۴۲		۲۴۲	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۲	
۲۴۳		۲۴۳	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۳	
۲۴۴		۲۴۴	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۴	
۲۴۵		۲۴۵	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۵	
۲۴۶		۲۴۶	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۶	
۲۴۷		۲۴۷	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۷	
۲۴۸		۲۴۸	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۸	
۲۴۹		۲۴۹	سورۃ القدر ۱-۵	۲۴۹	
۲۵۰		۲۵۰	سورۃ القدر ۱-۵	۲۵۰	

خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر
اسرار کاظمہ	۱۸۲۸	سورۃ الصفۃ ۱۸۲۴ تا ۱۸۲۶	۱۸۲۷	سیسایں اور دوا لکس سنی میں انسان کے دشمن ہیں	۱۸۵۶
کتاب سے مراد اللات		تہذیب سورت	۱۸۲۷		
سورۃ النبی تائید موعود القدس سے	۱۸۲۹	صحابہ کا مسجد پائی جونا	۱۸۲۳	سورۃ الطلاق ۱۸۶۲ تا ۱۸۶۳	
صحابہ کا مرتبہ		احمد انحضرت کا اسم علم ہے			۱۸۵۷
سورۃ الحشر ۱۸۲۹ تا ۱۸۳۶		حضرت عیسیٰ کی بیعت آنحضرت معلم کے مشق		تہذیب سورت	۱۸۵۷
تہذیب سورت	۱۸۲۹	روح القدس اس شگونی کا مصلحت ہے		سورۃ النبی پر حکمت ترتیب	
نبی فیزیکی جلا وطنی کی وجہ	۱۸۳۰	حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی کے مصداق	۱۸۲۴	عورتوں سے حسن سلوک کی اہمیت	
یہودیوں کی دوسری جلا وطنی کیلئے		آنحضرت معلم ہیں		طریق طلاق تین طلاق	۱۸۵۸
ارشاد		امداد کا غلط اختیار کرنے کی وجہ		طلاق باجمہ کہہ دے	۱۸۵۹
اموال نبی فیر اور حضرت عباس اور	۱۸۳۱	انعام نوے سے مراد	۱۸۲۵	طلاق اور وصیت شہادت	
حلی کا مجبورا		نصرت بن فریر اشاعت		مستی کچھ عجز اور رزق کا دھوکہ	
سبب پھل پر ضرر قزاقی	۱۸۳۲	سورۃ الجمعۃ ۱۸۵۰ تا ۱۸۵۱		حیض دانے کی صورت میں عدت	۱۸۶۰
انصاف کی ترتیب		تہذیب سورت	۱۸۲۷	حائض کی عدت	
صحابہ کی کل دنیا سے بے رشتگی		آحضرت بنیم سے مراد			۱۸۶۱
اہل ثبیت کے خود کے لئے	۱۸۳۳	آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں	۱۸۲۸	حکمت امت کے لئے مثال ہے	
نبی قیامت	۱۸۳۴	طہریں کے مقام سے کہنا		سات آسمان اور سات زمینیں اور	۱۸۶۲
قرآن کی پہچان کو گواہی کے لئے	۱۸۳۵	زندگی کی قدر اور موت کا خوف	۱۸۲۹	ان میں اسراقی کا خوف	
القدس		سب سے پہلا جبر		سورۃ المؤمنین ۱۸۶۲ تا ۱۸۶۹	
آپسے مسلح کا شرک	۱۸۳۶	جمہور کی خیریت		تہذیب سورت	۱۸۶۳
سورۃ المؤمنین ۱۸۳۶ تا ۱۸۴۱		جمہور کے حق کا مدد باکی ممانعت نہیں	۱۸۵۰	لور حقوق ما اعلیٰ اللہ لک میں کس	۱۸۶۳
تہذیب سورت	۱۸۳۷	سورۃ المؤمنین ۱۸۵۰ تا ۱۸۵۲		واقعہ کی طرف اشارہ ہے	
عاطف بن ابی اسد کا دفتر		تہذیب سورت	۱۸۵۰	واقعہ اطلاع	
اسلام کے دشمنوں سے دوستی کی نکتہ		سنا فلقوں کا جھوٹ ہونا	۱۸۵۱	توحید نامہ پر کفارہ	۱۸۶۴
قریش کے اسلام لانے کی پیشگوئی	۱۸۳۸	سنا فلقوں کا ایمان اور مکر		آپ کے اندراج سے حسن سلوک پر	
گناہ سے اعلان اور انصاف کی تعلیم	۱۸۳۹	سورۃ النقاہ ۱۸۵۳ تا ۱۸۵۶		مشادات	
شرک و کفر		تہذیب سورت	۱۸۵۳	آنحضرت کو آپ کی بی بی میں راز	۱۸۶۵
عورتوں کی کر سے محبت	۱۸۴۰	حق سبکی غلط سمجھنے پر گزیر گئی		کی بات	
موجودہ عقول سے نکاح کی مشورہ		پیدا نہیں ہوتا		آنحضرت معلم کا اصل تعلق محبت	۱۸۶۶
حاصلی صورت	۱۸۴۱	مشقی اور سعید مل کی پیش گوئی	۱۸۵۴	حرف اور تعلق سے تھا	
صحت		عزت اور سعید مل کی رعایت	۱۸۵۵	آنحضرت کی اندازہ کے اوصاف	
				محبت میں غیر متاثری عزیمت اور	۱۸۶۷
				قرآن کا امتیاز	
				عزت اور سعید مل کی رعایت	۱۸۶۸

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین
۱۸۹۰	عسکر فرنگیہ	۱۸۷۹	ہمک پندار لکھنے سے مراد	۱۸۶۹	مومن کی روحانی ترقی کے واسطے
۱۸۹۱	روحانی ترقیات	۱۸۷۷	عالمین کے عذاب کی نوعیت کی		نتیجہ ترقی
	پہلی زندگی اور دوسری زندگی میں فرق		صراحت اور پیچیدگی کے اثر پر		اسے سمجھنے اور اہم سمجھ
	دو-سوار-بیٹوں-بیٹوں-سوار		سلمان ہونگے		
۱۸۹۸ تا ۱۸۹۳	سورۃ الحجۃ	۱۸۷۸	کشف عن الساق سے مراد	۱۸۷۳ تا ۱۸۷۹	سورۃ الملک
۱۸۹۳	تہذیبیت	۱۸۷۹	عمل کے مطابق چرنا	۱۸۷۹	تہذیبیت
	مومن بنوں کا فروع انسانی سے ہونا		حضرت یونس کی ہجرت بلقان		موت و حیات پر اللہ تعالیٰ کا تصرف
۱۸۹۴	خداوند کا نام		قرآن سب قوموں کے لئے ہوت	۱۸۷۰	تمام مخلوق پر ایک ہی قانون جاری ہے
۱۸۹۵	شیاطین کے آسمانوں سے دھماکا		کا موجب ہے۔		ہے اور یہ قہر پر دلیل سے
	سورۃ الحاقہ	۱۸۷۹	سورۃ الحاقہ		شبیہ کا استعمال کثرت کے لئے
۱۸۹۷	رسولوں پر کائناتیں غیب	۱۸۸۰	تہذیبیت	۱۸۷۷	عقل سے کام نہ لینے پر گرفت
	نہیں ہوتا		الحاقہ سے مراد۔ ما ادرات		عقل سے علم پر دلیل
	غیر رسول کو غیب پر اطلاع		سے مراد		حاصل مذق کے لئے جہد جہد
۱۸۹۸	سول کے پہلو سے مراد	۱۸۸۷	فرشتوں کے کتا روں پر ہونے	۱۸۷۶	اللہ کے آسمان پر ہونے سے مراد
	سورۃ المزمل		سے مراد		عذاب جو عالمین پر آئے
۱۸۹۸ تا ۱۸۹۱	تہذیبیت		عالمین عرش سے مراد		قانون پر عمل اور اس سے انحراف
۱۸۹۸	وحی کے وقت آنحضرت کی حالت	۱۸۸۳	سزا کی زنجیر		کے نتائج
	میں تبدیلی	۱۸۸۴	منقرض پر گرفت	۱۸۷۳	وحی اور اخلاق کا تعلق
	تہذیب برکات		سورۃ المعارج	۱۸۷۳ تا ۱۸۷۹	سورۃ الفجر
۱۹۰۰	آنحضرت کو طیل موسیٰ قرار دینا	۱۸۸۵	تہذیبیت	۱۸۷۳	تہذیبیت
	سورۃ المدثر		مراتب عالیہ حاصل کرنے کی تہذیب		آنحضرت کی صداقت پر شہادتیں
۱۹۰۱ تا ۱۹۰۷	سورۃ المدثر		مومن سے مراد	۱۸۷۵	عظیم الشان پیغمبری
۱۹۰۲	تہذیبیت		پچاس ہزار سال کا دن		آنحضرت بلکہ خلق عظیم تھے
	زمانہ قدرت۔ بعد قدرت پہلی وحی	۱۸۸۶	صبر جمیل سے مراد		خالقہ القرآن سے مراد
۱۹۰۳	تہذیبیت		دفعہ طاقت کو سلب کر دینا		آپ کی ہفت سے تینیں اخلاق
	تہذیبیت	۱۸۸۷	کون کون صفات کو لہذا دیکھیں تو		طاقت اور اخلاق کا اجتماع کمال
۱۹۰۴	آنحضرت کے متعلق احقرات		کر سکتا ہے۔		اخلاق ہے۔
	کفار		کفار کے آواز مار مار کر دے		آنحضرت کے اخلاق کا ماحول
۱۹۰۵	دوزخ کے داروں		کی طرف آنے کی پیچیدگی۔		پاک ہونا اور دنیا داروں کے کٹاؤں
۱۹۰۷	اہل التقویٰ اہل المغفرۃ		سورۃ الفجر		اخلاق
۱۹۱۱ تا ۱۹۰۷	سورۃ الفجر	۱۸۹۲ تا ۱۸۹۸	سورۃ الفجر		نیز گمان ہم دوزخ کے اخلاق
۱۹۰۷	تہذیبیت	۱۸۸۹	تہذیبیت	۱۸۷۶	تہذیبیت

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
قیامت پر مضامین	۱۹۰۴	عذاب دنیا کا نقشہ عذاب آخرت	۱۹۰۵	قیامت پر مضامین	۱۹۰۶
نفس و امر	۱۹۰۷	کے رنگ ہیں	۱۹۰۸	نفس و امر	۱۹۰۹
ہڈیاں جمع کرنے سے مراد	۱۹۰۹	جہاد کا معنی و اعمال ہونا	۱۹۱۰	ہڈیاں جمع کرنے سے مراد	۱۹۱۱
سورج اور چاند کے جمع ہونے سے مراد	۱۹۱۰	فرشتوں اور روح کا قیام	۱۹۱۱	سورج اور چاند کے جمع ہونے سے مراد	۱۹۱۲
انسان کی اپنے نفس پر شہادت	۱۹۱۱	سورۃ النحلۃ از ۱ تا ۱۹۲۹	۱۹۱۲	انسان کی اپنے نفس پر شہادت	۱۹۱۳
جین قرآن	۱۹۱۲	تہذیب و تمدن	۱۹۱۳	جین قرآن	۱۹۱۴
اہل تشیع اور جمع قرآن	۱۹۱۳	انسان کی ترقیات و معجزہ مرآت	۱۹۱۴	اہل تشیع اور جمع قرآن	۱۹۱۵
بیان قرآن	۱۹۱۴	انسان کی ترقیات روحانی	۱۹۱۵	بیان قرآن	۱۹۱۶
سورۃ النحلۃ از ۱۹۱۲ تا ۱۹۱۵	۱۹۱۵	کامیابی کا راز	۱۹۱۶	سورۃ النحلۃ از ۱۹۱۲ تا ۱۹۱۵	۱۹۱۷
تہذیب و تمدن	۱۹۱۶	راجہ ترقی و ترقی سے مراد	۱۹۱۷	تہذیب و تمدن	۱۹۱۸
انسان کیوں مکلف احکام د	۱۹۱۷	زیبی کیونکر بنی	۱۹۱۸	انسان کیوں مکلف احکام د	۱۹۱۹
نوابی ہے	۱۹۱۸	زیبی کا پانی زمین سے نکلا	۱۹۱۹	نوابی ہے	۱۹۲۰
کاس کا قوری	۱۹۱۹	سورۃ عبس از ۱ تا ۱۹۳۲	۱۹۲۰	کاس کا قوری	۱۹۲۱
خیر مسلم پر خیرات	۱۹۲۰	تہذیب و تمدن	۱۹۲۱	خیر مسلم پر خیرات	۱۹۲۲
نمائے بہشتی میں اعمال حسنہ	۱۹۲۱	ابن ام کثیم کا حاشیہ	۱۹۲۲	نمائے بہشتی میں اعمال حسنہ	۱۹۲۳
کا نقشہ	۱۹۲۲	خاندان قرآن کے لئے عظیم الشان	۱۹۲۳	کا نقشہ	۱۹۲۴
کاس زنجبیلی	۱۹۲۳	طوبی بھری	۱۹۲۴	کاس زنجبیلی	۱۹۲۵
انسان کا ارادہ مشیت الہی	۱۹۲۴	سورۃ التکوین از ۱ تا ۱۹۳۳	۱۹۲۵	انسان کا ارادہ مشیت الہی	۱۹۲۶
کے حالت	۱۹۲۵	تہذیب و تمدن	۱۹۲۶	کے حالت	۱۹۲۷
سورۃ المرسلات از ۱ تا ۱۹۲۰	۱۹۲۰	قیامت کبریٰ اور اس دنیا کی جزا	۱۹۲۷	سورۃ المرسلات از ۱ تا ۱۹۲۰	۱۹۲۸
تہذیب و تمدن	۱۹۲۱	کوٹا نے میں حکمت	۱۹۲۸	تہذیب و تمدن	۱۹۲۹
پچھلے رسولوں اور مومنین کے حالات	۱۹۲۲	آئندہ زمانہ کا عظیم الشان	۱۹۲۹	پچھلے رسولوں اور مومنین کے حالات	۱۹۳۰
سے شہادت	۱۹۲۳	پیشگوئی	۱۹۳۱	سے شہادت	۱۹۳۱
عس نجوم و معجزہ سے مراد	۱۹۲۴	قرآن کا دنیا کی ترقیات علمی سے	۱۹۳۲	عس نجوم و معجزہ سے مراد	۱۹۳۲
پہرستانان صلیب کو خطاب	۱۹۲۵	تعلق	۱۹۳۳	پہرستانان صلیب کو خطاب	۱۹۳۳
تین شاخوں والا سایہ	۱۹۲۶	آقاب صدیقہ کا طلوع اور شہر	۱۹۳۴	تین شاخوں والا سایہ	۱۹۳۴
سورۃ القیامہ از ۱ تا ۱۹۲۲	۱۹۲۲	کی تاریکی کا دور ہونا	۱۹۳۵	سورۃ القیامہ از ۱ تا ۱۹۲۲	۱۹۳۵
تہذیب و تمدن	۱۹۲۳	رسول کی صفات	۱۹۳۶	تہذیب و تمدن	۱۹۳۶
باقا عظیم	۱۹۲۴	سورۃ الکافرانہ از ۱ تا ۱۹۳۷	۱۹۳۷	باقا عظیم	۱۹۳۷
نظام شمسی	۱۹۲۵	تہذیب و تمدن	۱۹۳۸	نظام شمسی	۱۹۳۸
		تہذیب و تمدن	۱۹۳۹		

خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر
آپ کے وجود سے قیامت پر اشارہ	۱۹۴۷	سورۃ الطہ از ۱ تا ۲۷	۱۹۴۸	کی ضرورت	۱۹۴۹
بعض رانوں کا خفاہ رسم جانا ہے	۱۹۴۸	تہید سورت	۱۹۴۹	قرآن میں پہلی کتابوں کی تعلیم	۱۹۵۰
ذات الرحمن . ذات الصمد	۱۹۴۸	اسلام پر عزت کا زمانہ اور خوشخبری	۱۹۴۹	انہی احکامات کی تعلیم ہے	۱۹۵۱
سورۃ الاعلیٰ از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۰	اسلام کی ترقی رک نہیں سکتی	۱۹۵۱	سورۃ الزلزال از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۲
تہید سورت	۱۹۵۱	آنحضرت صلعم کا طالب ہدایت ہونا اور ضلال سے مراد	۱۹۵۲	تہید سورت	۱۹۵۳
لہذا نئے حلو کا ملنا	۱۹۵۱	سورۃ الانشراح از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۲	سورۃ العلق از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۳
خلق و ہدایت کا ملنا	۱۹۵۱	تہید سورت	۱۹۵۳	سورۃ الفاتحہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۴
آنحضرت کا معجزہ کہ قرآن کو مجھولتے نہ تھے	۱۹۵۱	سورۃ التین از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۴	تہید سورت	۱۹۵۵
دنیا کی تعلیم ہمیشہ ایک ہی رہی ہے	۱۹۵۱	تہید سورت	۱۹۵۵	سورۃ الحجر از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۶
سورۃ الفاتحہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۲	انجیر اور زیتون کی شہادت سے مراد	۱۹۵۶	تہید سورت	۱۹۵۷
تہید سورت	۱۹۵۳	انسان کے بہترین صورت پر جانے سے مراد	۱۹۵۷	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۸
سورۃ الحجر از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۴	سورۃ العلق از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۸	تہید سورت	۱۹۵۹
تہید سورت	۱۹۵۵	تہید سورت	۱۹۵۹	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۰
عبادت الہی پر روحانی ترقی کا مدار ہے	۱۹۵۶	آنحضرت پر سب سے پہلی وحی	۱۹۶۰	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۱
اسد حق کی آدائش	۱۹۵۷	زندہ رہی بدوسرے عالم کی طرف انتقال	۱۹۶۱	تہید سورت	۱۹۶۲
جہنم کا لہیا جانا	۱۹۵۸	آنحضرت کا سب سے پہلا پیغام	۱۹۶۲	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۳
سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۵۹	اس میں انقلاب عظیم کی طرف اشارہ	۱۹۶۳	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۴
تہید سورت	۱۹۶۰	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۴	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۵
ترقی درجات کے لئے مشق کا اہتمام ضروری ہے	۱۹۶۱	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۵	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۶
ہمدردی طریق کی تعلیم کی ہیئت	۱۹۶۲	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۶	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۷
سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۳	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۷	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۸
تہید سورت	۱۹۶۴	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۸	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۹
فضائل و کمالات انسان کا مل	۱۹۶۵	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۹	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۰
سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۶۶	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۰	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۱
تہید سورت	۱۹۶۷	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۱	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۲
رضائے الہی کی جنت	۱۹۶۸	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۲	سورۃ البقرہ از ۱ تا ۱۹	۱۹۷۳

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
سورۃ الماعون از ص ۱۹۵ تا ۱۹۸	۱۹۸۵	آنحضرت کے کچھ غیر ہندسی حیل و تدبیریں کی	۱۹۸۸	توحید کی جامع تعلیم اور شرک کی کال تہذیب	۱۹۹۲
تہذیب و سورت		سورۃ النضر از ص ۱۹۸ تا ۱۹۹	۱۹۹۰	سورۃ الطلاق از ص ۱۹۳ تا ۱۹۴	
دین کا سب سے بڑا رکن نماز کی حقیقت سے بے خبری و گمراہی پر مبنی دیکھا دیا ہے۔		تہذیب و سورت	۱۹۸۹	تہذیب و سورت	۱۹۹۳
سورۃ الکوتر از ص ۱۹۸ تا ۱۹۸	۱۹۸۷	الہدوی کی نفرت کا نظارہ	۱۹۸۹	ہر امر کی ترقی کے مختلف مراتب اور انہیں حفاظت ایسی کی ضرورت	۱۹۹۴
تہذیب و سورت	۱۹۸۶	سورۃ المہج از ص ۱۹۹ تا ۱۹۹	۱۹۹۱	سورۃ الناس از ص ۱۹۹ تا ۱۹۹	۱۹۹۵
سورۃ الکہف از ص ۱۹۸ - ۱۹۸	۱۹۸۸	ہرچیز کا واقعہ	۱۹۹۰	تہذیب و سورت	۱۹۹۴
تہذیب و سورت	۱۹۸۸	ام کیل اور اس کا واقعہ	۱۹۹۱	شیطان کا دوسو ستین رنگوں میں آنحضرت کے مسودہ ہونے کی روایت	۱۹۹۵
علی میں توحید اور شرک سے بیزاری		سورۃ الاحقاف از ص ۱۹۹ تا ۱۹۹	۱۹۹۲	دعائے ختم القرآن	۱۹۹۶
تہذیب و سورت		تہذیب و سورت	۱۹۹۱		

تَبَاحُ

يَسْمِعُ اللَّهُ مَن يَدْعُوهُ أَن يَسْمَعُ لَكُمْ أَيْتُكُمْ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار ہم کہنے کے نام ہے

اشتہار و انتہاء کا نام ہے

اس سورت کا نام النور ہے اور اس میں نور کا اور جگہ آیت ہے اس کے پانچویں رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا ایک اعلیٰ درجہ کا معنی دہنی اور کل عالم پر محیط نور کے تشبیہ و توہین کا نام النور ہے +

چونکہ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو کافی نور سے مشابہت دے کر بتایا ہے کہ یہ نور دنیا پر غالب ہو گا اور اس لئے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بادشاہت کی پیشگوئی کی ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ یہ بادشاہت دائمی طور پر آپ کے بعد بھی رہے گی اور چونکہ جب قوم کو ملکہ و عروج اور حکومت ملے ہے تو فتن و فساد کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اس سورت کی ابتدا ان کے زنا و فتنہ و مفسدات سے کی ہے اور اسی پہلے رکوع میں بتایا ہے کہ ان کو ناپاک اپنی قوم میں داخل کرنے دینا چاہئے اور خود اس سے بچے رہیں اور اگر رکوع میں واقعہ ملک کا ذکر کر کے حضرت عائشہ کی تربیت کی ہے۔ تیسرے میں بڑی باتوں کی تشبیہ و توہین کا ہے جو کہتے ہیں وہ علاج بتا رہے ہیں کہ قوم فتن و فساد سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ گھر میں احباب سے داخل ہونا رسوا میں اور کاروبار کے اوقات میں مردوں اور عورتوں کا نظریں نہ پھینکنا۔ عورتوں کا اپنی زینت کے مقابلات کو چھپانا جو خود کے محتاج کر دینا چند تدابیر بتائی ہیں اور اگر کوئی قوم ان باتوں کو امتیاز کرے اور ان کے اختیار کرنے میں دشواری بھی کوئی نہیں تو وہ زمانے میں رونق پانے سے محفوظ رہ سکتی ہے پانچویں رکوع میں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کال ترین نورانی کا ظہور ہے اور وہ دائمی اور کل عالم پر محیط نور ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ کھانا کھانا میں یہ نور نہیں گیا ہے اور اس کے منکرانے آپ کو غفلت میں رکھتے ہیں چھٹے رکوع میں ظہار قدرت کی کچھ مثالیں دیکر بتایا ہے کہ حق تعالیٰ کا کیا ہے جو کہ اس کیلئے ضرورت ہو کہ کچھ دل سے اتباع نہ کرے کیا جانتے ہیں اس میں اطاعت رسول کے معنیوں کو جاری رکھتے ہوئے بتایا ہے کہ اس نور کے قیام کیلئے بادشاہت بھی دیکھنے کی اور وہ بادشاہت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک محدود ہو سکتی ہے بلکہ آپ کے بعد بھی قائم رہے گی اور خلافت کے معنیوں میں خلافت جہانی اور خلافت روحانی دونوں کا ذکر کیا ہے۔ آٹھویں رکوع میں معنیوں کو بھر اس طرح بتایا ہے کہ جو کچھ خائفی اور کو لاپرواہی کی نظر سے نہ دیکھا جائے بلکہ ان میں سے راہ پر چلنے پر بھی انسان کی راحت کا بہت کچھ اور مادہ ہو گا یا یہ رکوع چھٹے رکوع کے معنیوں کی تکمیل کرتا ہے۔ اور نویں رکوع میں اصولی بات بتائی کہ دینی اور قومی معاملات کو ذاتی معاملات پر ترجیح دینی ضروری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امر کی طرف دعوت دینی ہے اسے صحابہ اور فضیلا کیا جانتے بلکہ اسی میں خلاصہ ہے اور اسے چھوڑ کر نتیجہ اس دنیا میں بھی دکھ ہو گا +

اس سورت کا تعلق پہلی سورت سے ظاہر ہے وہاں مومنوں کی فلاح کی اصل باتوں کو بیان کیا تھا تو یہاں یہ بتایا ہے کہ ان کو کونسا طریقہ ہو کہ اس میں قیام کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اصل علاج وحی کا بتایا ہے اسی اثبات میں نہایت صفائی سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کل عالم پر محیط ہو جائے گا اور آپ کے بعد بھی حکومت بھی دی جائے گی +

یہ سورت بالافتقار مبنی ہے اور حضرت عائشہ کے ملک کا واقعہ جس کا اس میں ذکر ہے پانچویں سال ہجرت کا ہے اس لئے صحیح نزول اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بغیر حصہ اس سورت کا پانچویں سال ہجرت کا ہے +

ع
سُرَّانَا وَفَتْحُ

سُوْرَةُ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَاَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ لِّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

۱۲۴۲: ایک سورت ہے جسے ہم نے تم کو اس کے احکام اور خبر کے لیے اُتار دیا اور اس میں کئی کئی آیتیں آئیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۱۲۴۲

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْ بَعْدَ ذَلِكَ بِهِنَّ اِنَّهِنَّ رِجْزٌ

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد کو حکم ہے کہ ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور ان کے بعد کچھ معاملہ میں ان سے

دِينُ اللَّهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا زَنَیْتُمْ بَيْنَ

تم کو ہر دین کے دین کے ساتھ خدا کا دین پر ایمان لائے ہو اور چاہے تم ان کی منکر بات کو سنو کہ ایک جماعت موجود ہو ۱۲۴۳

۱۲۴۳: جس سورت میں اللہ تعالیٰ نے زانیہ اور زانیہ کے احکام کو فرض بھی کیا اور ان کو علی میں لانا ضروری ٹھہرایا۔ خاص طور پر اس سورت کے متعلق یہ الفاظ اچھے فرمائے کہ ان کی طرف سے زیادہ وجہ ہو کیونکہ ان کا حکم کے منظر رکھنے سے رسن کا ٹھکڑا کھینچنے جنت میں جانا جو ادا کی خلاف ورزی سے سبب تمام اور اس تباہ ہو جانا جو گمراہی انسان کا مقام ہو کہ کسی سورت کے احکام کو مسلمان نے منسوب کیا وہ چھوڑ رکھا ہو چاہے ان کی قلیل میں کوئی بڑی مشکلات بھی نہیں ۱۲۴۳

۱۲۴۳: زانیہ۔ زانی۔ زانیہ بصرہ شری کے عورت کے ساتھ جہیز کی تمام جو دیا ۱۲۴۳

اجلدوا جلد۔ جلد چڑھ کر کہتے ہیں جس کی جگہ جلدوں میں جھینٹوں و بہیم (الزَّانِيَةُ ۱۲۴۳) وَاَجْلِدُوا جلد کے معنی ہیں

کتاب جلد چلے گا اس کی جلد پر اور اور ضرب بے باجی لائی اسے چڑھ کے ساتھ مارا ۱۲۴۳ اور یہاں پہلے معنی مراد ہیں اور اور جلدنا معنی ہو کسی چیز کے ساتھ مارنا اور جلدنا کا معنی ہے اسباب جلد کا اس کی جلد بچ چڑھ کر کہتے ہیں ۱۲۴۳ اور دایا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانیہ کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کھٹ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شلخ نہ ہوتی تھی اور یہ بھی لکھا

کہ اس قسم کے کوڑے کے ساتھ مارنا بھی حضرت عرس زانیہ اور اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے اور اس سے پہلے بھی لکھا ہے اور مارا جاتا تھا اور بھی جلدی

۱۲۴۳: زانیہ۔ زانیہ۔ زانیہ بصرہ شری کے عورت کے ساتھ جہیز کی تمام جو دیا ۱۲۴۳ اور دایا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانیہ کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کھٹ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شلخ نہ ہوتی تھی اور یہ بھی لکھا

کہ اس قسم کے کوڑے کے ساتھ مارنا بھی حضرت عرس زانیہ اور اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے اور اس سے پہلے بھی لکھا ہے اور مارا جاتا تھا اور بھی جلدی

۱۲۴۳: زانیہ۔ زانیہ۔ زانیہ بصرہ شری کے عورت کے ساتھ جہیز کی تمام جو دیا ۱۲۴۳ اور دایا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانیہ کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کھٹ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شلخ نہ ہوتی تھی اور یہ بھی لکھا

کہ اس قسم کے کوڑے کے ساتھ مارنا بھی حضرت عرس زانیہ اور اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے اور اس سے پہلے بھی لکھا ہے اور مارا جاتا تھا اور بھی جلدی

۱۲۴۳: زانیہ۔ زانیہ۔ زانیہ بصرہ شری کے عورت کے ساتھ جہیز کی تمام جو دیا ۱۲۴۳ اور دایا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانیہ کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کھٹ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شلخ نہ ہوتی تھی اور یہ بھی لکھا

کہ اس قسم کے کوڑے کے ساتھ مارنا بھی حضرت عرس زانیہ اور اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے اور اس سے پہلے بھی لکھا ہے اور مارا جاتا تھا اور بھی جلدی

۱۲۴۳: زانیہ۔ زانیہ۔ زانیہ بصرہ شری کے عورت کے ساتھ جہیز کی تمام جو دیا ۱۲۴۳ اور دایا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانیہ کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کھٹ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شلخ نہ ہوتی تھی اور یہ بھی لکھا

سورۃ نور کے احکام پر خاص ذمہ داری

زنا

جلد

جلد

زنا پر کیا حکم کا کوئی

استعمال ہو

جلدیں سورتی یا جوتی

کے انا بھی جانتی ہوں

حق پر کئے میں تھے

کروا نہیں چاہتے

مرد نام کہہ رہے تھے

سے وہاں جاتے

اسی ہی نہیں جلد

اور کئی کا کرا

الَّذِي لَا يَكُ لَكُمْ الْآزِلِيَّةُ أَوْ مَغْرِبَةٌ ز

زانی مرد دیگر زانیہ یا شرک مرتکب کسی سے تعلق پیدا نہیں کرتا

چلتی تک صاف کر دی جاتے +

کیا ہم اسلام میں
زنا کر

یہاں ایک نہایت مفید سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مجرم یعنی سنگسار کرنا بھی زنا کی سزا ہے یا نہیں۔ جانتے تعلیم زانی کا تعلق
ہو سوائے اس ایک آیت کے اور کسی زنا کی سزا کا نہیں دیا سوائے اس کے کہ یہ وہ ہے کہ زانیہ اگر زانیہ سے تعلق ہو تو اس کی سزا زنا و عورت سے قطع
اور اس ایک آیت میں اس قدر واضح الفاظ میں لایا ہے اور زانیہ کی سزا بتا دی ہے کہ اسے شہ کی چابیش نہیں اور نہ کا لفظ بھی زبان و لہجہ
دیں جو تہی ہرنا جائز مجبوری پر بولا جاتا ہو خواہ ایسے لوگوں میں جو جگہ زواج یا زوجہ موجود ہوں اور خواہ ایسے لوگوں میں جو جگہ بھی فراخ
نہ ہوئے ہوں نہ تعلق قطعاً دونوں میں کوئی فرق نہیں کرتی لیکن قتال اور عداوت دونوں میں بیاہری ہو تو کیسے سزا مجرم کو اور میں بیاہریا
کے لئے سو جلدی۔ اور پھر بعض نے کہا کہ بیاہری ہوں کیسے جلدی اور مجرم دونوں ہیں اور بعض نے صرف مجرم کو اور ایسا ہی بن جائیں
کیسے بعض نے صرف جلدی سزا دی ہے اور بعض نے کسی حدیث کی بنا پر جلدی کے علاوہ ایک سال کی جلا وطنی بھی بتائی ہے جو اب سب
یہ ہے کہ کوئی شرک کے صحیح الفاظ کے اقبال کی کسی سند جس کی بنا پر سنگسار کی سزا یا سنگسار کی سزا یا سنگسار کی سزا یا سنگسار کی سزا
قول حقول ہے کہ قرآن شریف میں کوئی آیت نہ ہے کہ تعلق ہی ایک حدیث میں جو صحیحین میں ہے کہ حضرت مثنیٰ فرمایا نکاح کیا انکاح علیہ
ایۃ اللہ یفرقنا ہما و عینا ہما و وجہ رسول اللہ صلعم و وجہنا بعدا فاحشی ان یعول بالماناس فاما ان یعول قائل لیس فیہ اثم
فی کتاب اللہ فیصلو ابتر ذریعۃ فاما نزلی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسول یا تاراس میں آیت درج ہے مٹی سوہمے سے
پڑھا اور اسے یاد کیا اور رسول اللہ صلعم نے مجرم کیا اور آپ کے بعد بھی مجرم کیا سو میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر لعنہ ادا کر جائے تو کوئی کہے
والا کہ کہہ آیت مجرم کتاب اللہ میں نہیں پائے نہیں ایک فریضہ کے ترک کی وجہ سے گراہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے انکار فرمایا اور امام احمدی
روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم حکم کتاب اللہ میں نہیں اس میں جلدی ہو... اور اگر کوئی
یہ کہنے والا نہ ہو کہ عمرؓ کتاب اللہ میں وہ بات بڑھادی جس میں سے نہیں ہے تو میں اسے لکھ دیتا جس طرح اس کا نزول ہوا اور امام احمد
کی ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کوئی کہے دے کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں ایسی بات بڑھادی کہ اس میں نہیں ہے تو میں قرآن شریف کے
ایک کو دے دوں یہ لکھ دیتا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایک کو لکھنے بھی قبول نہیں کی جاسکتی اور حضرت عمرؓ کی طرف منسوب ہو سکتی ہے تو قرآن شریف
میں ایک آیت آتی ہے کہ اسے وہ کہتے ہیں یا وہی کہتے ہیں پھر حضرت عمرؓ کہتے ہیں اسے قرآن میں نہیں لکھ سکتا کیونکہ لوگ کہیں گے
عمرؓ کتاب اللہ میں بڑھا دیا بظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس سے شک ہو نہیں سکا کہ لوگ ایسا کیسے نہ حضرت عیسیٰ جی علیہ
السلام ان لوگوں سے تو اگر کسی طرح اس بات کو ترک کر سکتا تھا اور پھر یہ کہ نہ ترک کر سکتا تھا کہ اس نے حضرت عمرؓ کی اس آیت کا
علم بھی نہ ہوتا اور یہ جو دن ہے یعنی انفاذ کی توجیہ کی گئی ہے کہ اس کی حکمت شیعہ چوتھی اور حکم باقی رہ گیا تھا تو یہ اصل قول سے بھی دیگر
جہ سے ہے تو اس کا مطلب کیا ہو کہ ایک حکم تو باقی ہو کر نہ لکھنا باقی نہیں یا کہ ترک کر دینا جائے تو قرآن کریم کا حصہ نہیں ہے جو حکم
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے جو جسکے دنیا میں ہی انفاذ میں ہی آتا ہے اس بات کی ایک حکم انفاذ میں آتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حکم تو باقی ہے کہ حضرت
نہیں رہے پھر بھی بغیر نقصان کے آتا ہے تو بھی کچھ بات ہے ہر ایک یہ کہ وہ کہہ دے کہ وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا کہ حکم نقصان میں آتا ہے کہ
بغیر نقصان کے ترک کر سکتا تھا پھر لفظ شیعہ ہو گئے اور حکم نہ گیا کیا وہ حکم تھا وہ لفظ علیہ السلام آیت وہ کسی کا چاہے جو حق انسانی کی
اور شیخ الاسلامؒ کے اسے میں جگہ حکم مذکور اتفاق میں ہے قول حق تعالیٰ کیا ہو کہ میں روایات سب فراموش اور خبر امداد سے ذرا دل نہ
نات چاہتا ہے اور اس کا شیخ احمدی نے مذہب متقول ہے

آیت مجرم کی کتاب
شیخ الاسلامؒ کا خیال

وَالَّذِينَ لَا يَتَّبِعُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ

اور زانی اور کافر الٰہیت کیساتھ جو سہ زانی یا مشرک کو اپنی عقل پیدا نہیں کرتا

حضرت علیؓ آپت جرم کہ
دان رہے

کہا بہت سہل گند

سنت زون کی تفصیل
کشتی سے سرخ
نہیں کر سکی

اعادینہ اور دیگر جرم

اجل سے قوت نہ فرما
نہیں ہو سکتا
جرم زینہ میں

نصف
نصف ہو کر نہ رہتا
دیکھئے، مشکل کہ
جرم نہ رہتا نہیں
ہو سکتا۔

مذہب عقل ہی باہر بہت اس بات کو غلط نظر کرتی ہو بلکہ صحابہ میں سے حضرت علیؓ جیسا انسان کی شہادت اس کے خلاف ہو کر کیا مومنوں نے جب ایک شادی شدہ عورت شرعاً ہر بعد نکاحی و قبلہ اور زچہ دونوں کا حکم دیا اور زانی یا کتاب، لشکر کے ساتھ میں سے اسے چلو کیا، اذیت معلول لشکر کے ساتھ جرم کیا، اگر کتاب، لشکر کی آیت کا حکم باقی ہوتا تو حضرت علیؓ اس طرح سے بھیج رہ گئے تھے جس، اب دو سال بعد یہ کہ آیا جرم واقعی سنت رسول اللہؐ اور اس کے کتاب، لشکر کے حکم کو دربار محسن کے نسخہ کرد یا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم نے بعض حکم کی تفصیلات بیان نہیں کیں تو سنت رسول اللہؐ ان تفصیلات پر ہم کو آگاہ کر دیا مثلاً اقبوا الصلوات حکم قرآن پر سنت سے بتا دیا کہ کون کونسی غازیں کن کن اوقات میں ہیں اور کتنی تسبیح گمات ہیں لیکن یہاں تفصیلات کا کوئی سوال نہیں۔ ایک حکم ہجو دی اور مصافحہ اضافہ میں مروجہ ہر زانی مرد ادا نہائی عورت کو سرفہرہ جلد کر یا سر کو شے لگاؤ۔ تو یہاں تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ مرنے کا مقصد ہو اور وہ بتا دی ہو یاں اگر کسی ہوتا کہ انہوں کو کچھ سزا دوا نہ سنت تشیع کو جتنی تو ٹھیک تھا وہیں ہوتا کہ زانی کی سزا جلد اور جرم سے ادا نہت تفصیل ہو جاتی کہ جلد نہ لایا کیلئے ہر جرم جلد کا کیلئے تو بھی ہو سکتا تھا یا اگر یہاں زانی کی سزا کے علاوہ کہیں اور بھی زانی کی سزا کا ذکر نہ کرنا، دودھ عورت سے جرم دھرتا اور سنت اسے جرم قرار دیتی تو یہی لاشع کے قابل یا جتنی یہیں سنت قرآن کو نسخ کر سہ یا قابل تسلیم بات ہو اسکے یہی ہے کہ، لاشع قابل قرآن شریف میں ایک حکم نازل کرنا ہو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے خلاف حکم دیتے ہیں یہ جرم کا عادی نہیں جرم کی نذر کا ذکر ہو کر یہ عین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک خاص جرم کا خاص آیت کے نزول کے بعد کا ہو اور جینک سے ثابت نہ ہو اس وقت تک یہ دعویٰ ثابت نہیں کہ سنت قرآن کو نسخ کر دیا۔ اتنا عظیم انسان دعویٰ کوئی کرے کہ لاشع قرآن کو نسخ کر سہ حالانکہ قرآن میں صاف لکھا ہوا ہے ان ایتہ الا لا یجوز الی۔ ایسی فرضی باتوں سے ثابت نہیں ہو سکتا جس میں علم نہیں کہ جرم کا حکم جرم کی صلیع ہے اس آیت کے نزول کے بعد دیکھنا ہم تو تسلیم کر لیتے کہ جب قرآن شریف میں زانی کیلئے جلد کا حکم آگیا تو پھر ہی کر صلیع ہے، اسکے خلاف میں نہیں کیا، اسکے نزول کے بعد شریعت سابقہ کے مطابق اگر جرم کیا ہو تو یہ امر دیکھ کر لوگ، الگ، الگ عادیث پر بحث کی یہاں کچھ باتیں ہیں۔

تیسری بات جو اس بابہ میں کی جاتی ہے وہ اطلاع ہو۔ اطلاع اصل میں کوئی دلیل نہیں اور کم از کم اس پر تو اتفاق ہو کر اجل عام نہیں ہو بلکہ نسخ کے کام نہیں جتنا ۱۰۰ اور دوسری بات یہ کہ جرم پر اجل کیونکر کیا جا سکتا ہو جب صاف معلوم ہو کہ جرم کی عادت ہو کر نہ رہی بعض لوگ ایسا کہتے تھے کہ جرم کا حکم کتاب، لشکر میں نہیں، اسکے سزا سے جرم نہیں دی جا سکتی۔ ان انا ما یقولون مالا یحکم فی کتاب اللہ فانما فیہ الجدل یہ روایت احمد کے الفاظ ہیں۔ مرقان کے ساتھ بھی کوئی ایسی ہی ذکر ہو پر فوراً قبل لغز کے ساتھ بھی یہی قصہ پیش آیا پھر فراموشی سے اس کے ساتھ جرم کے سنگریں دیکھ کر اس طرح کہنا صحیح نہیں۔ اس چوکیں ہو کہ ایک بات کتاب میں ہے ہر ماہ میں۔ اگر کتاب اللہ میں موصوف ہو تو کوئی حدیث اسکے خلاف قبول نہیں کی جا سکتی۔ اگر کتاب، لشکر میں اجل ہو یا سند نہیں تو حدیث سے ٹکٹ ۱۰ اسکے بعد قیاس ہو تو وہیں عورت پر کہ جرم نہ لایا سزا ہو چکے سیاق پہ غلط نظر کرتی ہو کہ حدیث کی حرمت ہو تو قیاس کی۔ وہ خطرات

تبعیہ کریم کریم حدیث یا قیاس ہو وہ قبول نہیں کیا جا سکتا اور جامع معنی ایک دفعہ ملاحظہ فرمائیے
قرآن کریم کہ ہر موصوف مقام ہے اس نتیجہ کی تائید ہر موصوف نہاں میں جان تو نہیں کے طرح کے احکام ہیں ورنہ بھی ذکر کر کے کرنا
نہیں گئے بعد از کتاب ہر زانی کو اپنے اپنے اس کی نصف سزا ہو محضات کیلئے ہو ناذا احسن فان ایتین بغا حشہ فیلینہ نصف اعلی
الحصنات من اللہ اب واللسا ۲۵۰ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لاشع کی نذر ایک صرف جرم جلد ہی سزا ہو چکا نصف ہو
ہو۔ اگر جرم بھی لاشع تھا تو نذر ایک اس شریعت میں نہ لگنا ہوتی تو نصف ماحلی الحصنات کا نصف استعمال نہ کیا جا تا پس قرآن کریم کی یہ نذر

وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

انہی مضمون پر حرام کیا گیا ہے ۲۳۰۷

آیت بھی صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جسم زمنا کی سزا نہیں ہے۔

اور چونکہ نیا ایک منزل کے وقت سرسبز کی ایک جاوت موجود ہو تو میں اس اقل تعداد بعض کے نزدیک ایک بعض کے نزدیک دو بعض کیونکہ اور بعض کے چار ہے۔ ملائکہ کا لفظ جو کرامت کو چاہتا ہے اس کے تین یا زیادہ ہے، اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

۳۳۱ء اس آیت کے معنی میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ اس میں یہ حکم ہے کہ پہلی تبدیلی سے ہرگز نہ کرے، اس کا نفع سوائے ذاتیہ بشر و مسکن کے دوسری سے نہیں ہو سکتا یعنی ایک پالماں میں صحت و صحت کے نفع میں نہیں دی جا سکتی اور دوسری ہی ذریعہ غیرت ایک پالماں میں نفع میں نہیں دی جا سکتی اور اس کا نفع صرف ذاتی مرد یا مشرک سے ہو سکتا ہے۔ اور ایک حدیث بھی ہے کہ لا یجوز ان یزالی العجلود الا مثله ذاتی ہے سزا سے بدلہ کا کوئی پودہ اپنی ہی مثل کسی وقت نفع کر سکتا ہے اور یہی مسلم ہے کہ ذاتیہ ایک ایسا عیب ہے کہ کن و شوہر میں ایک کوئی اگر نہ آ کر صاحب کرے تو نفع باقی نہیں رہتا چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اور خواب نہ کیا اور اس پر حد قائم ہوئی تو حضرت علیؑ نے حکم اس کی بی بی کو ایک کر یا اور مزایا لا ینخرج الا جلود مثلاً تو اپنے یہی کسی نہایت عورت نفع کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہ ایک شخص ایک عورت کے نفع کو اس کے پھر اس پاس کا ذاتی ہر آفات ہو جائے تو اسے اختیار کر لے نفع میں دے دی بلا طلاق لیکن اس میں وقت ہے کہ وہ یہاں نہایت یا مشرک دونوں سے نفع کا بظاہر جو نہاد حالانکہ مشرک عورت مسلمان مرد کا نفع با جائز نہیں۔ ذہبی مسلمان عورت کا نفع مشرک مرد سے جائز ہے اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ کسی عورت کو جس کی عورت سے نہ کرے پھر اس کا نفع اس کے ساتھ جائز نہیں گو حضرت عائشہؓ نے جو حدیث رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے بیان کی ہے وہ اس کے خلاف ہے یعنی آپ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عائشہؓ سے اس شخص سے متعلق دریافت کیا گیا جو ایک عورت سے نہ کرے اور پھر اسے نفع میں لانا چاہے تو آپ نے فرمایا وہ ام حلال کو حرام نہیں کر دیتا۔ اور بعض لوگوں نے اس معنی کو لیکر یہ کہا ہے کہ یہ آیت کا حکم الایامیہ منکر کے حکم سے نسخ ہو گیا اس مسئلہ میں صحیح راہ یہ نظر آتی ہے کہ جب ایک ذاتی یا ذاتیہ تو یہ کہہ یا نہ کہہ کر کسی کی عورت سے نہ کرے نام اس پر باقی ذہبی تو ہے شخص کا معاملہ جو تو بے ایک کے مسلمان کی طرح ہو نا چاہے اور آیت کا نسخ ہونا غلط ہے لیکن ہر حال مشرک اور مشرک کو ذاتی اور نہ اپنے کے حکم میں رکھنے سے جو حدت پیش آتی ہے وہ یہی آیت یعنی ہر

دوسرا قولیت کے معنی میں ہے کہ یہ صرف ان زانیہ عورتوں کے بارہ میں ہے جو ایام جاہلیت میں دنیا کا پیشہ کرتی تھیں جس کو جب لوگ مسلمان ہوئے، انہوں نے اس سے قطع تعلق کر لیا تو بعض کے دل میں یہ خیال آیا کہ ان عورتوں سے خلق کر لیں تو ایسے خلق کا آئینہ کی رو سے بنایا گیا، لیکن آیت کے معنی اس حد تک محدود کرنے میں یہ وقت ہے کہ اگر زانیہ عورتوں سے اس حد صرف پیشہ و عورتیں ہیں تو ان کی رو سے نہ اس حد تک کہ وقت جس کا ذکر ہے اس کو بھی طبع باقی رہتی ہو گی۔ بلاشبہ درست ہے کہ مفہوم آیت کا ایسی پیشہ و عورتوں کے طبع کو شامل رکھنا چاہیے اسے ناجائز قرار دینا یہ جتنا کہ وہ پیشہ سے تو یہ کہ ایک ایسی نیک زندگی بسر کر لیں جو دنیا کے نام کے واسطے وہ درگاہ ادا کر لیں جو عین عین سے متعلق ہے اور جس پر آیت ان سے طبع کر لیتے ہیں اس سے قطعاً نفی کرتے ہیں۔

[illegible]

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَا يَأْتُوا بَدَلَةٍ شَدِيدَةٍ فَاجْلِدُوهُمْ ۴

اور جو لوگ ایسے عورتوں پر ہمت لگاتے ہیں جو چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اس

تین جلد ۵ وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۶

کو دسے لگاؤ اور ان کی کوئی بھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان ہیں ۲۳۰۵

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۵

سوائے ان کے جو پھرتیں تو بہ کر لیں اور اصلح کر لیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ ۶

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر ہمت لگاتے ہیں اور سوائے اپنے آپ کے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان (ہمت لگانے والوں)

فَشَهَادَةُ أَحِلَّ هُمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

میں سے ایک کی گواہی یہ ہو کہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ وہ سچوں میں سے ہے

اللہ تعالیٰ نے یہاں چار گواہیوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ دوسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ تیسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ چوتھی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔

اس آیت میں چار گواہیوں کا ذکر ہے۔ پہلی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ دوسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ تیسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ چوتھی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں چار گواہیوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ دوسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ تیسری گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔ چوتھی گواہی یہ ہے کہ میں نے اپنے کسی نامی یا بیگم کو بے حیاءت کی حالت میں نہ پایا ہے۔

۲۳۰۵ یہ صحت۔ کوئی کا قلعہ چاہے پر چلا جائے تو بھی تیرا کنگرا پھینکنا و بادھیت اذ دھیت والالغالی ۱۰۰۰ اور کسی کی حق بات کہنے پر بھی اس کا استعمال کر جب یہ گالی دینے کے معنی میں ہوتا ہے جیسے تمہارا گالی ۱۰۰۰ اور یہاں مراد نہا کی تمہارے

رحی

جس طرح مراد نہا کی صحت رکھی ہو اس طرح اس بات کی تائید بھی ہو کہ خواہ وہ دوسروں پر الزام دیا جائے اور وہ بیان صرف محضات پر ہمت دینے کا ذکر ہو کہ وہ بھی یہی حال ہیں۔ صرف عورتوں کا ذکر نہ کیا کہ عورتوں کے متعلق بھی باتوں کی بنا کو زیادہ سختی سے روکنے کی ضرورت ہے اور چار گواہیوں کو دیکھ کر خود ہی ٹھہر دیا تاکہ اس بات کے سچ ہوے میں کوئی شک نہ رہے اور یہ خاص فی عیالہ کی بات ہے۔ ہر شخص پر یہ سوال ہے کہ کیا وہ اس بات کی شہادت کر سکتا ہے کہ اس نے اس شخص پر یہ گالی دیکھی اور اسے گواہ نہیں تو وہ کیا کرے۔ حکم قرآنی یہ ہے کہ یہی صورت میں اسے تشہیر کا کوئی حق نہیں سوائے ان کے کہ وہ اپنی عورت کے لیے فعل کا ارتکاب

زنا کی ہمت

وَالْحَامِصَةُ اَلَّتِیْ عَلِمَتْ اَللّٰهُ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ وَیَدْرُوْۤا

اور پانچویں دہائیہ، کہ اللہ کی لعنت اس پر ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو اور عورت سے یہ

عَنْهَا الْعَدَابُ اَنْ تَشْهَدَ اَلرَّیْعَمَ شَهِدَتْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝

بنا کر نالہ کرے کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار بار گواہی دے گا کہ وہ صحرانوں میں سے ہے

وَالْحَامِصَةُ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَلَا فَضْلَ لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ

اور پانچویں دہائیہ، کہ اللہ کا غضب اس پر ہو اگر وہ سچوں میں سے ہو ۲۳۰ اور اگر تم پر اللہ کا فضل

وَرَحْمَتُهُ وَاَنَّ اللّٰهُ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۝ اِنَّ الدِّیْنَ جَاءَ وِیْلًا فَاِذَا فَاِذَا غَصْبَةٌ مِّنْکُمْ

اور اس کی رحمت جو حق اور اللہ کا رجوع جت کرنا اور حکمت والا ہے ۲۳۱ جو جھوٹ بنا لے

ع

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

دیکھیں کہ علاج آیت ۲ میں بتایا گیا ہے کہ اگر اس طرح پرے سے تشریف لے جاتے تو پھر ہر شخص کو چاہیے کہتا ہے کہ وہ اس کے معذرت

زیادہ ہیں۔ اور ایسے محنت لگائے لوں کہ میرا حلالہ کوڑوں کے پیچھے ہو کر ان کی شہادت کسی معاملہ میں قبول نہ کی جائے سوائے اس کے کہ

تو بکریں اور زمین لوگوں سے یہاں تک کہا کہ تو یہ کام نہ کرنا اللہ تعالیٰ سے ہر شہادت پہلے قبول کی جائے گی مگر یہ دوست معلوم نہیں ہوتا کہ

۲۳۲ ان کا پانا میں جو صورت بیان کی گئی ہے وہ لعان کی صورت ہے۔ اور پانچ مرتبہ اٹھانا اٹھنے ہو کر تادل پیدا کرنے کے جوش

ہوسنے کی صورت میں خوف طاری ہو لہذا اس کے ساتھ شوہر اور عورت میں مفارقت لازم ہے اور ان کا طلاق دوبارہ نہیں ہو سکتا سوائے

پہلے لعان چار بن اُمیہ کا اس کی بی بی سے ہوا اور لکھا کہ یہ آیات اسی کے معاملہ میں نازل ہوئیں

۲۳۰ وَلَا فَضْلَ لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ وَحِجَّتْہُمْ بَیْاں بھی بنی ہو چکے مذکور ہوا اور دو ستر رکوع کے آخر میں بھی جو ایک مذکور ہے یعنی آیت ۲

میں ۱۰ دوسرے رکوع کی پہلی آیت میں بھی یہی الفاظ دوہرا کر جواب دی گئی وَلَا فَضْلَ لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ وَحِجَّتْہُمْ مَّا ذَکَرْتُمْ اَصْحٰبِ اٰیٰتِ

یعنی اللہ کے فضل اور رحمت کے آنحضرت معلوم بحث ہوئے اور وہیں پاک کیا گیا۔ ورنہ فرما سے ملک عرب کی حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اگر

فرمایا جاتا تھا کہ

۲۳۱ یہ وہاں تھیں کہ طرف میں انشا رہے حضرت عائشہ صدیقہ پر وہ بتانے پر جو منافقین نے یا مذہب اور چند مسلمان بھی ان کے دہریہ

طریقہ کو کہ جھوٹ اور منافقین بتایا ہوا ہے کہ طرقت و فطرت میں انشا رہ گیا۔ انا ۱۰ حصہ۔ انا ۱۰ وہ چیز ہو جس میں حالت پھر

لیکن یہ جس پر اسے ہونا چاہئے ۹ شہادت سے باطل کی طرقت پھر یہی برقی بتائے ایک سب سے سادہ واقعہ کو کہ مردوں کو اس پر پاک

باطل بنکر دیا گیا۔ اور حصہ ۱۰ وہ گروہ ہو جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں معلوم ہوا یہ منافقین کا گروہ تھا جو اسلام کے خلاف

ایک دوسرے کے دغا کرتے۔ اور مذکور اسلام کہ منافقین بظاہر اسلام کا اقرار کرتے تھے

یہ وہاں تھیں کہ طرف انشا رہے پانچویں سال ہجرت کا یہ جب نبی کریم صلعم قرہ و بی بی سلیمان سے واپس آ رہے تھے اور حضرت

کی زبانی بتا دی تھیں کہ مذکور یہاں با مختصار درج کیا جاتا ہے نبی کریم صلعم جب سب سے بڑے بھارتیہ کو قرا خا زاری سے ایک بی بی کو ساتھ لے

اس فرد میں قرہ و بیسہ نام کا خطا ہو جس رسول اللہ صلعم کے ساتھ علی اس کے بعد کہ آیت حجاب نازل ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوا

کہ حجاب مرد و بات جنگ و دو گروہ مردوں کیلئے عورتوں کو باہر نکالنے سے نہیں روکتا، وہاں یہی سبب ہم مدینہ کے قریب و مہات کی مہرت

۱۲ وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا

جب تم نے اسے سنا تھا کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پر بہک نہیں کیا اور کہا یہ

۱۳ اِفْكٌ مُّبِينٌ لَّوْ لَّا جَاءَهُ وَعَلَيْهِ بَارِعَةٌ شَهَادَةٌ فَإِذْ لَمْ يُاتُوا بِالشَّهَادَةِ فَذُكِّرُوا وَلِيَّا

مجھ بھٹ یو ۲۳۲ کیوں نہ اس پر چار گواہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو اللہ

۱۴ عِنْدَ اللَّهِ هُمْ الْكَذِبُونَ ۝ وَلَوْ كَفَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا

کے نزدیک یہ یقیناً جھوٹے ہیں ۲۳۳ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور

۱۵ وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَنتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسَّلَامَةِ وَتَقُولُونَ

آخرت میں نہ پرتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اسکی وجہ سے تمہیں بھاری عذاب پہنچا پرتا جب نہ پرتی اسے بھیجتے اور پرتی

بِأَنفُسِهِمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتُحْسِبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ

تو وہ بات کہتے تھے جتنا تمہیں کوئی ظن نہ تھا اور تم اسے آسان سمجھتے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی

۱۶ عَظِيمٌ ۝ وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا فَا

جاری بات مٹی ۱۳۴۲ اور جب تم نے اسے سنا کیوں نہ تم نے کہا جس پر مناسب نہیں کہ اس کے متعلق باتیں کریں

۱۳۴۱ مومنوں کو کہیں جس جن میں سے کام لینا چاہئے اس سے کہہ دو کہ ایک دوسرے کے اخروی حالات کا علم رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایک
سرس جو خدا کی رضا کو چاہئے والا ہو اس قسم کے شیعہ فعل کا ارتکاب نہیں کر سکتا اور پھر آگے بڑھ کر اس کے گھنے کی عیدگی میں بدون کسی بظاہر
کے ظہور ہو رہا ہوتا ہے بندہ پروردگار سے جیسے کہ حدیث میں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی بی بی یا بزرگ صدف جیسے پاک
کی بیٹی سے کس طرح ایسے گندے فعل کا ارتکاب ہو سکتا تھا جو ایک بد معاش خبیث انسان کا کام تھا پھر اس کا بندہ والا خداوند
بن ابی جہل دشمن اسلام دلتا تاں بھی بنا سکتا تھا کہ یہ ایک بہتان ہو اور یہ کہنا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شک ہو گیا تھا یہ
مجی آپ پر بہتان ہے آپ نے نزول آیت سے پہلے وعظ فرمایا کہ میں اپنے اہل کی نسبت مجھ کی کا ہی صبر کر سکتا ہوں +

۱۳۴۲ ایسے معاملہ کی تشریح کرنا جس پر ایک ایسی شہادت نہیں کہ ذب کے سوا اسے اور کسی کا کام ہو سکتا ہو اور اللہ کا حکم ہے کہ
کہ ایسے آدمی کو کہ ذب سمجھا جائے جو غیر شہادت کے پا کر اس میں عروق پر ہمتیں لگاتا اور ان کی تشریح کرتا ہو +

۱۳۴۳ تعلقہ اصل میں متعلقہ ہے وہ دیکھو کہ بہت سے گناہ ہیں کہ انسان انہیں جوئے سمجھ کر ان کا ارتکاب کر دیتا ہے۔
اور ان کے نتائج بہت برے ہیں بری بات کو گھسی سہل نہ سمجھا جاتا ہے +

سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۚ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِلشِّرْكِ إِنْ كُنْتُمْ

تو پاکیزہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس جیسی بات پر کبھی (نہ) کہہ اگر تم

مُؤْمِنِينَ وَبَيَّنَّ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ

مومن ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہو، اور اللہ علم والا حکمت والا ہو وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ جیسا

تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُعَلِّمُ

رک باتیں، ان لوگوں میں پھیلیں جو ایمان لائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ زَعُوفٌ رَجِيمٌ ﴿٢١﴾

النصف

اور تم نہیں جانتے ^{۲۳۱}۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور کہ اللہ ہر ان رحم کر مینا لا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

بُھارت کی تشہیر

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو کوئی شہنشاہ کے قدموں کی پیروی کرتا ہو

فَإِنَّهُ يَا مَرْيَمُ الْفَحْشَاءُ وَالْمُنْكَرُ وَلَوْ أَعْضَلُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكَ مِنْ

تہذیب و جہان بینی اور برائی کیلئے ہی کہتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو کوئی بھی تم میں سے کبھی

أَحَدًا بَدَأَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَا يَأْتِلُ أَوَّلُ الْفَضْلِ مِنْكُمْ ۝

پاک نہ ہوتا لیکن اللہ جے چاہتا ہی پاک کرنا ہو اور اللہ بخشنے والا جاننے والا ہے۔ ۱۲۴۱ھ میں میرے بزرگ بڑی ہمدوست ڈاکٹر

۳۳۳۔ حدِ جان پر ننگی جاسے وہ دنیا کا عذاب الیم نہیں کلا سکتی بالخصوص جب کہ اس کے ساتھ ہی آخرت میں عذاب الیم کا ذکر ہو

بلکہ کہینہ ادھ حسد وغیرہ مراد ہیں جو انسان کے دل میں آگ کی طرح بھڑکتے ہیں اور اس کے لئے دردناک دکھ کا موجب ہو جاتے ہیں ایسے

انسان کو راحت اور آرام میسر نہیں آتا۔ یا راویہ ہر کہ جو جھوٹے الزام دوسروں پر دیتے ہیں خود ان کا فکڑا ہوتے ہیں اگلی آیت میں

لولا کا جواب یہی ہے جو آیت ۲۱ میں مذکور ہے :

۲۳۱۴۔ یہ رکوع پہلے دونوں رکوعوں کیلئے بھرتہ کے ہے۔ وہ ہر قسم کے افعالِ شنیعہ کے ارتکاب کی وجہ سے شیطان کے چبھنے لگا ہوا اعضاء۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مڑکی بھیج کر کس طرح ان تمام ناپاکیوں سے اسے صاف کیا تو جس راستہ باز انسان کی قوت قدسی سے سارا ملک پاک ہو گیا

کیا اس کا گھر اس کی قوت قدسی سے پاک نہ ہوا تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے انک کے ذکر سے پہلے ہی یہ لفظ آئے

ہیں دیکھو آیت ۱۰ اور اس ذکر کے خاتمہ پر بھی یہی لفظ آئے ہیں دیکھو آیت ۲۰ •

وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالسَّائِكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَ

اور اسٹدی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دینگے اور

چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ حفاظت کرے اللہ اللہ کریم کریم اللہ ہے۔ جو لوگ

يُرْمَوْنَ فِي الْحَصَنَةِ الْغَفْلَةِ الْمُؤْمِنَةِ يُخَوِّفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَلَهُمْ عَذَابٌ

بالکامن بے خبری میں عورتوں پر ہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا

[Handwritten musical notation]

عظیم کہ یوم شہد عظیم الہم الہم وایلیکم والجمہم بماکوا یعمون

[illegible]

يَوْمَئِذٍ يُرْفَعُونَ لِلَّهِ دِينُهُمُ الْحَقُّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ

اگر کسی کو شک ہو کہ وہ اپنے حق میں ہے یا نہیں، تو اسے اپنے حق میں ہونے پر یقین دلانا چاہیے۔

[illegible]

منتهی که در این کتاب که به دست خود من نوشته شده است و در آنجا که هر چه از کتب قدما و اجداد مندرج گردیده است بر آفات

حضرت ابو بکر کفیل والا نعم الحافظ دین زرنگ والا اور وصیت والا بی بی مال دنیوی کے لحاظ سے فراخ دست

فرمانی داد کہ ہر ایک راہرو کے ساتھ دو کسے اور چار رکھی گئیں تو دروازہ ان کی یہ تقریر کو دناں ہی کی نظر

طبی مسئلہ ہے محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ کسی نبی اس راستہ پر اتنا ہمارے باوجود نہیں تھا اور محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ

کی مرادیت کیلئے نمازوں ہوتی ہر کہ طوفانِ باندھے والوں کی امداد سے مانتے نہ ہو کہ کسی قدر شرفِ دل کا امتنان یہ رسولِ ہر جس کی ملی

یہ طوفان باندھا جاتا ہے اور اسی پر وحی نازل ہوتی ہے کہ طوفان باندھنے والوں کی امداد سے کنارہ کشی نہ کی جائے اور کس قدر

وسعت قلب اس کے اس شاگرد کی ہو کہ بیٹھ پر بہتان باندھنے والے کی معاونی کرتا ہو آج کسی شخص کے متعلق اویسے ہی بات کی

منہ سے غل جاسے تو عمر بھر کینہ کو نہیں چھوڑا کیا اس وسعت قلبی کی جو آنحضرت صلعم اور ابو بکر صدیق میں نظر آتی ہے

دنیا کوئی اور نظیر بھی پیش کر سکتی ہے۔

۲۲۱۹۔ غفلت۔ غفلت کیلئے دیکھو ۱۵۱۷ ب ایک چیز کا احساس نہ ہونے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہاں مراد ایسی پاکیزگی کا

عورتیں ہیں جنکے دل میں بدی کا وہ سم بھی نہیں گزرتا اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال بریت کا بھی انھار نہ پایا ہو کہ وہ ایسی پاک عین

کہ ان کے دل میں جی کا وہ ہم بھی نہیں گزرا +

۲۴۱۶ المبین۔ ا جان لازمی ہے کہ تو معنی ہونے کے اظہار جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ا جان متعدی ہے تو جیسے معنی ہے اس ایک

بات کو واضح کر کے بیان کیا تو مراد ہستی ہی کو واضح کر کے بیان کر رہا اور الحق اور ربیبین وعدوں اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں +

٢٨ فَإِنْ تَمَّ جَلُّ فِيْهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَارْقُبُوا أَنْفُسَكُمْ

پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اجازت ہی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو

[illegible]

وہ تھکے زیادہ پائیزہ سزا اور جرم کہتا ہوا تھا اسے جانتا ہوں۔ تم یہ کوئی کتا نہیں کہ تم غیر آباد گھروں میں داخل ہو جاؤ۔

۳. فِيهَا مَاءٌ كَماءُ اللَّهِ يَعْلَمُ مَا يُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ إِلَّا لِمُؤْمِنِينَ يَعْنُونَ إِبْرَاهِيمَ

جن میں تمہارا اسباب ہوا اور منہ جاتا ہے جو ظن ظاہر کرتے ہوا بد جو تم چھپاتے ہو مومنوں کو کہہ دو اپنی نظریں نیچی رکھنا کریں

۳۱ وَيَحْظُوا فِرْعَوْنَ هَذَا الَّذِي كَذَّبَ عَنْكَ آيَاتِنَا يُنصَبُ ۖ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کیلئے زیادہ پاکیزہ ہے اللہ اس خبردار ہی جودہ کرتے ہیں ۲۳۲ اور مومن عورتوں کو کہدو

اور گو یہ غرض اس طرح بھی ہو سکتی ہو کہ جدید تحریک کے یا علاقائی کارکن کے اطلاع دہری جائے یا کھڑے سے بیشتر وقت ملے اور اگر یہ غرض اس طرح بھی ہو سکتی ہو کہ جدید تحریک کے یا علاقائی کارکن کے اطلاع دہری جائے یا کھڑے سے بیشتر وقت ملے اور اگر یہ غرض اس طرح بھی ہو سکتی ہو کہ جدید تحریک کے یا علاقائی کارکن کے اطلاع دہری جائے یا کھڑے سے بیشتر وقت ملے

بغداد سے غلبہ اجازت دل کو بھی پاک رکھنے والی چیز ہو اور خطبات بھی اس سے دور ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ درویش کے عین سادگی

کھڑے نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ایک طرف ہنسنے لگے کہ اندر نظر نہ پڑے اور حدیث میں ہے کہ جو شخص بغیر اطلاع کے دوسرے کو جھانکے تو اس کو کنگر مارنے میں

ہرچ نہیسی ایسا ہی اجازت لینے میں نام بتانا چاہئے، اور حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ کہنی ماٹوں اور بہنوں کے گھروں میں جاؤ تو بھی اجازت لینا

۱۲۔ اس قدر پاکیزہ اور سادگی کی تعلیم پر تمام اہل توہماتوں میں ماہم تحقیقات محبت کی جگہ بغض زیادہ پھیل گیا ہوا ہے پھر اگر کوئی کسی کی طاقت

کو جانے اور وہ اس وقت کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ مل سکے تو یہ ہمیشہ کے تعلقات کے منقطع ہونے کیلئے کافی سمجھا جاتا ہے بعض مہاجرین

کا قول مل گیا تھا کہ انہوں نے اپنی ساری عمر اس بات کو چاہا کہ وہ کسی سے غصے جانیں تو انہیں کہا جاتے ہیں ہر جاؤ، اگر اس علم الہی

۳۳۱ غنیمت! غنیمت! غنیمت! کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم کو عطا فرمایا ہے۔

فصل فی بعض اعضاء اور ادوائیں کی ہجو و اعصاب من حیثات (طہ - ۱۹) (۲) اور بعض اعضاء کی ہجو و اعصاب من حیثات (طہ - ۱۹) (۲) اور بعض اعضاء کی ہجو و اعصاب من حیثات (طہ - ۱۹) (۲)

چھایا۔ اور حدیث میں ہے کہ جب ہی کہیں صلعم میں ہوتا ہے تو اسے ہی ریختے کے (دے) +

مردوں کے گھمے گھمے آسار سے آسار میں تباہی تھی۔ یہ نیا کھنڈر تھی، جس کی گرا گئی سی ابتدا کسی جسم پر ہو کر گرواں سے اسے روکا جائے

تو آسانی سے رک سکتا ہے اس کی استدعا منظر سے ہوتی ہے لیکن صرف جتنی نظر سے سمجھنے کی حرات بھی ناکمل ہوتی اس لئے زمانہ کار کو من مرد اور

اچھی بات میں بھی حکمرانوں کو عورتوں کو بھی رکھنے کی عادت ڈالیں۔ جہی کے موقع سے دینے آپ کو بچا تاہم اسلام کی اساسہ میں تغیر کا عملی

اصل الاصل ہر شخص دہی کے مرقعہ سے اپنے آئینہ کا تاج اس میں دہی کے گھنے کی ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہو کہ ہر اگر دہی بھاری ترغیب کا

بھی مرقہ بہرہ تو وہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ زمانے کے کھیلنے اور اپنے اندر رخصت کی قوت پیدا کرنے کیلئے یہ علاج تباہیا کا نظریہ رکھنے کی

عادت ڈالی جائے جب انسان غم اپنی نگاہوں سے دھو کر رکھے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شہرت کی نظر سے عورتوں کو دیکھنے سے بچ جائیگا اور یوں

اس کے قرائے شہوانی اعتدال کی حالت میں آجائیکے اور اگر کوئی تریف کا موقعہ بھی اس کے سامنے پیش آئے گا تو اس کے اندر پاکیزگی کی اس قدر

قوت پیدا ہو چکی ہوگی کہ وہ اس ترغیب پر آسانی سے غالب آسکے گا۔ یہی اللہ بالخصوص زمانے کے بچے کا یہ ناسفہ قرآن کریم سے مخصوص اثر

وَلْيَضْرِبْنَ

اور چاہیے کہ

کس سے مراد منہ اور لہہ ہیں اور اس میں سرور اور انگلی اور گٹھے اور خضاب داخل ہیں اور ہم اس کو صحیح تر قول ائمہ قرار دیتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اجماع ہو کہ ہر نازر اپنے واسطے کیلئے یہ ضروری ہو کہ نازیں اپنی عورت یعنی چھپانے کی جگہ کو دکھانے رکھے اور عورت کیلئے پھر یہی ہو کہ نازیں اپنا منہ اور لہہ کھلے رکھے اور اس کے سوا سب اپنے سارے بدن کو چھپانے کے سوا اس کے کہ بٹھا سکے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلا ادا نہ کر دی کہ عورت اپنا نصف ذراع یعنی آدھی کلائی کھلا کر رکھ سکتی ہو پس جب اس پر اجماع ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے بدن کے اس حصہ کو کھلا کر رکھ سکتی ہو جو عورت میں داخل نہیں کیونکہ جو عورت اس کا ظاہر کرنا بھی حرام نہیں اور جب وہ اسے ظاہر کر سکتی ہو تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے قول الا ناطھونہا سے بھی میں مراد یہی ہو کہ یہی وہ چیز ہے جو اس سے ظاہر نہیں ہو دقت ۱۰

اور روح المعانی میں الا ناطھونہا کی تفسیر میں یہی معنی سوائے اسکے جو عادتاً اور طبعاً کھلا رکھا جاتا ہو اور اس کی اصل حالت یہی ہو کہ وہ کھلا رہے جیسے انگلی اور سرور اور خضاب ہیں ان کے اجنبیوں کے سامنے ظاہر کرنے پر کوئی گرفت نہیں اور گرفت اس ترتیب کے ظاہر نہ کرے جو چھپائی چاہیے جیسے گٹھے اور جھانچ اور باندہ بند اور گلاب اور بالیاں اور دل کی نیت کا کیا اعلان مقامات کا ذکر نہیں کیا تاکہ چھپانے کے حکم میں مبالغہ کا اظہار کیا جائے کیونکہ یہ نیت ایسے مقامات پر جو جن مقامات کیلئے دیکھنا جائز نہیں سوائے ان کے جن کا بعد میں استثناء کیا گیا ہو اور وہ کلائی اور نڈلی اور بازو اور گردن اور سر اور سینہ اور کان ہیں اور ان کے چکر لکھا ہو کہ وہ جو عورتی سے لکھا ہو وہ امام ابو حنیفہ کے مشہور مذہب یعنی ترک ظاہر ہوتی تھی رہنے والی نیت کے ساتھ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مطلقاً عورت یعنی چھپانے والے مقامات میں شامل نہیں ان کی طرف دیکھنا بھی حرام نہیں ۱۱

اور عورت پر کراہت نہیں
لکھا جاتا ہے

اولیٰ کے بعد ابو داؤد وابن مردودہ اور بیہقی کی حدیث ذیل کو نقل کیا ہو جو حضرت عائشہ سے مروی ہے ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی النبی وعلیہا ثیاب رقاقی فا عرض علیہا وقال یا اسماء عان المأثرة اذا بلغت الحيض لم یصلح ان یروی منها الاخذ والاشمالی وجہ وکلفہ صلعم یعنی اسماء بنت ابی بکر نے یہی کہہ کر صلعم کے پاس آئیں اور انہوں نے بہت بار یکبڑے کیے جو سب تھے تو نبی صلعم نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اسماء جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر نہ سبب نہیں کہ اس کے بدن کا کوئی حصہ سوائے ان کے نظرسے اور آپ کے اپنے منہ اور لہہ کی طرف اشارہ کیا ہو نبی صلعم کی یہ حدیث اس بحث میں فیصلہ کن ہے اور اپنی دوسری احادیث کے ساتھ یہ حدیث قطعی فیصلہ کر دیتی ہو کہ الا ناطھونہا میں جو حصہ چھپنے کیلئے لگا ہوا ہے وہ منہ اور لہہ ہیں ۱۲

عورت کا پردہ کو کھینچنا

ہاں اس حدیث کو نا بھی ضروری ہے جس سے بعض وقت ایک غلط استدلال بھی کیا گیا ہو یعنی ابن ابی کثیر م کہ ما اذقوا متنا تے کہ وہ نبی صلعم پر داخل ہوئے اور انھیں لکھا کہ آپ اس ام سلمہ اور امیرہ تھیں تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس سے قیاب کرو تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ ناپائیدار ہیں نہیں دیکھتے اور نہ چھاننے میں تو اپنے فرمایا کہ کیا تم دونوں ناپائیدار دو اسے نہیں دیکھتے جو اس حدیث سے یہ قطعاً معلوم نہیں ہو تا کہ عورت کیلئے کرنا حصلاً مرکب جائز ہو اور کرنا جائز نہیں ان اس سے یہ استدلال کیا گیا کہ عورت کیلئے اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے نہ شوہر نہ بھی جو جائز نہیں چنانچہ ابن کثیر نے بھی استدلال اس سے کر کے اس کے مقابلے میں صحیح بخاری کی حدیث کو پیش کیا کہ عورت کا مرد کو بلا نظر شوہر دیکھنا جائز ہو کیونکہ صحیح بخاری میں جو کچھ کے دن جنتی مسجد میں اپنی بیوی کھینچ دیکھا ہو تے تو حضرت عائشہ صدیقہ بھی کر صلعم کے پیچھے کھڑی ہو کر انہیں دیکھ رہی تھیں اگر ان دونوں حدیثوں میں تناقض پایا جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنی اوصفیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں ۳۲۲۳

توسیع بندہ کی حدیث کو ترجیح دی لیکن اگر ہم حدیث اول کی یہ تفسیر کریں کہ جن ام کمترم کے لباس میں اس وقت کچھ نقص تھا جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوفی بیسیوں کو توجہ دلائی کہ تم بتایا دینا نہیں چاہو اور اسے دیکھ کر اس حال میں ہو تو تقاضا بھی باقی نہیں رہتا۔ البتہ یہ ظاہر کہ انہی ضروری ہو کہ عورت کا پوشا نہ نکھلا اور دیگر ہر اور دوسرے لوگوں کا اسے دیکھنا اور دیگر اوصاف میں سے بعض وقت غلطی ممکن تھی جس طرح ہر ایک حکم کو جو کہ تو نے دیکھیں یعنی نظریں نیچیں رکھیں، کسی طرح عورت کو حکم ہو کہ مردوں کو نہ دیکھیں لیکن ان دونوں حکموں میں سے نہ سب سے حکم سے یہ لازم آتا کہ عورت کا پوشا نہ نکھلا نہ ہو اور نہ حکم بتایا ہو کہ دنیا ہی بتا ہو کہ کوئی چیز ہے جو دیکھی جا سکتی ہو اور اسے دیکھنے سے روکا ہو اور حضرت عائشہ کا دیکھنا ایک ضرورت کیلئے تھا یعنی ان کی کھپن دیکھنے کیلئے تھا اور حکم یہی ہو کہ اگر مرد اسے سامنے دیکھتا ہے تو مرد کی آنکھیں نیچے ہو جاتی چاہئیں عورت کے سامنے مرد آجائے تو عورت کی آنکھیں نیچے ہو جاتی چاہئیں۔ اور یہی بعض اہل بیت و انما شافعی نے لکھا ہے یعنی عورت کیلئے منہ اور ہاتھ کھلے رکھنے جائز ہیں لیکن جیبوں کا انہیں دیکھنا جائز نہیں اور اسے جیب تو رو دینا صحیح کون تھا جس پر تعجب ہو کہ یہ ایک نہایت کھلی بات ہے اور یہ دو الگ الگ فصل ہیں منہ اور ہاتھ کھلے رکھنا یہ عورت کا فعل ہے جو جائز ہے اور اگر مرد کا ہاتھ عورت دیکھنا یہ مرد کا فعل ہے جو جائز ہے اور بعض شافعیہ کا مذہب یہ کہ عورت کے منہ اور ہاتھ کا دیکھنا بھی جائز ہے اور جی بات یہ ہو کہ یہ نظر تو پڑ جاتی ہے اور یہ انسان کے اختیار سے باہر ہے لیکن محض دیکھنا ہوتا ہے جائز ہے جیساکہ پہلے نوٹ میں بیان ہو چکا ہے

عورت کی منہ نکھلا کر دیکھنا جائز ہے اگر مرد اسے دیکھتا جائز نہیں

۳۲۲۴ عورت پر حجاب کی ہر اور وجہ اور اسے ہر جگہ ساتھ عورت اپنے سر کو ڈھانکتی ہو دینا یعنی اوصاف کیونکہ جس کے معنی دھانکنا ہیں +

بنیاد

عجب وہ عجب کی بات ہے کہ بعض کا اگر بیان اور نا احم العجب میں جیب سے مراد قلب اور سینہ ہو (د) +

جیب

بعض وقت یہ کہا جاتا ہے کہ اگر منہ نکھلا رہا تو پھر پردہ سے معنی تو اس سے نکل کر الفاظ دلیلیں بن گئیں ہیں جیو بہن صاف نہ کرے ہیں رب میں بعینہ وہی دستہ و مقام ہے جو میں عورتوں میں ہو کہ وہ گردن اور کندھے اور سینہ کا بعض حصہ بھانجیں کیلئے کھلا چھوڑ دیں۔ تو اسلام نے ان مقامات کو عورت میں داخل کر دیا یعنی جیب سے مقامات میں اور بعض وقت کرؤں کے گردیاں انکھیں ہوں تو ان میں سے سینہ نظر آسکتا ہے۔ علاوہ ان میں عرب کی عورتیں بعینہ وہی کی طرز پر چھاتیوں کو کپڑے وغیرہ کے ذریعہ اُٹھا کر رکھتی تھیں اور یہی اپنے آپ کو حاسن کا اظہار کرتی تھیں جو مردوں میں کڑا ایک شہوت پیدا کرتے ہیں اور جو بلا ضرورت بھی ہیں اسلئے جب اسلام نے سوسے ظاہر رہنے والے مقامات کے باقی مقامات کو جیب سے کا حکم دیا تو اس کی طرز بھی ساتھ ہی بتادی اور وہ یہ ہو کہ اپنی اوصافیں گردیاں پر ڈالیں۔ اب اگر اصل میں وہ چیز ہو جو سر کو ڈھانکتی ہو جیسا کہ تشويع النور سے ظاہر ہو گا تو معنی ایسے رنگ میں ہیں اور بھی جا سکتی ہو کہ اس پر حکم باقی تھا ظاہر ہیں جیسا کہ بعض روچن عورتیں ایک بار ایک دو بندہ سر کو ڈھال رہی ہیں کہ کندھوں کے نیچے پڑا ہوتا ہے اسلئے حکم دیا کہ اوصاف بھی صورت میں ہیں اور بھی جاسے کہ گردیاں کو ڈھانکتے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ گردن اور سینہ اور کان کے حاسن بپردہ کے نیچے آجائینگے اور اسلئے کہ نیشیاں زلفیں اور وہ بالی کو زینت دیتے ہیں وہ سب ڈھانک جائینگے عرب کی اسلام سے پہلے کی حالت وہی تھی جو قج پر وہی کی حالت تھی اور عورتیں اپنے حاسن مردوں کو دکھانے پر غور کرتی تھیں اسلام سے اسی بات کو روکا ہو کہ عورت اپنے حاسن کی نمائش کرے اگر باہر نکلے اور لوگوں کیلئے جو سب قدر ہم کاروبار کی ضرورت کو نہیں روکا جن کے سامنے منہ اور ہاتھ کھلے چھوڑنے پڑتے ہیں اس باہر نکلنے وقت لباس زہرات جس کے حاسن کو حق اوس چھپائے خواہ موٹی اور حق سے یا برقع سے یا اور کو شے جس کے ساتھ سر کا نوں گردن و ذیوہ کے ڈھانکے کا بھی انتظام ہو اور عورتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں باہر نکلتا اس حکم کے بعد ثابت ہے اور پانچ وقت نماز میں بھی مسجدوں میں آتی تھیں اور کھیتی وغیرہ کا رو بائیں اپنے خاوندوں کے معاہدہ بھی ہوتی تھیں۔ یہ انھن کو کہ کوئی ثروت اس پر دے کہ شہ

عرب کی عورتیں ظاہر کیا کرتی تھیں اور اسلام کا اس کو منع

ان مقامات نہایت ہی ہونا زمانہ

وَلَا يُدِينُ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أُولَآئِ بُعُولَتُهُنَّ أَوْلِيَّاتُهُنَّ

اور اپنی زمینت کو (اور کسی کے سامنے) ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے باپ کے یا اپنے خاوند کے یا اپنے باپ کے یا اپنے بیٹوں کے

وَأَبْنَاءُ بَعُولَتِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ

ہائے خاوند کے پیش کے ہائے بھائی کے یا اپنے بھائی کے پیش کے یا اپنی بہنوئی کے پیش کے یا اپنی جھوڑے

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَالْتَّابِعِينَ غَيْرَ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنْ رِجَالٍ وَالْطِّفْلَ الَّذِينَ

ہا اس کے جنگے انکے دانے اپنے اٹھ مالک میں یا مردوں میں ایسے غلاموں کے جو اصلاح کی حاجت نہیں رکھتے یا رٹکوں کے جو عورتوں کے

لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبُونَ بِأَرْجُلِهِمْ لِيَعْلَمَ بِالنَّجَسِ

اور اپنے پاؤں کو (اسطرح) زمین پر نہ ایسی کر جو کچھ وہ اپنی زینت چھپاتے

مِنْ رِزْقِهِمْ ۖ وَتُؤْتَوْنَ إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا ۖ إِنَّهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ہوتے ہیں وہ معادہ ہو جائے اور اسے سونے کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کا میاب ہو جاؤ ۲۳۲۴

جہاں ہندوستان کے اچھے طبقہ میں مروجی، جنگ میں باہر نکل سکے اور پھر زمینوں کو پانی پلانے اور رہائشی کالام کر سکے اور صحابہ کی جگہ

میں بھی عربوں کا ساتھ نہ لیتا بلکہ بعض وقت دشمن کے مقابلہ میں تیار ہونا تاریکی واقعات ہیں +

اور یہ جو دوسری جگہ آتا ہے کہ اگر تم نے ٹھہرے اندر سے کوئی چیز مانگی ہو تو سن در اندھ جاب انکو یعنی پردہ سے نیچے سے تو گریہ کرو

اللہ صلیم کی بیویوں کو حکم ہے کہ اس میں بھی مومن عورتیں شامل ہیں اور اس میں عورتوں اور مردوں کے اس خلاط کو رد کا ہے جو بہت سے

بدستاج کا موجب ہوتا ہے، عورت جب کھرے باہر نکلے گی تو کالی احتیاط سے اپنے محاسن کو چھپا کر رکھے گی لیکن کھرے کھرے انداز میں احتیاط

ہر وقت رکھنا سکل ہو اور اسے علاوہ بی جوئے غیر مردانہ عورت کے پاس گھر کے اندر اس کے پیدا ہو سکے جس وہ عورت کے باہر

پیدا کیے ہوئے ہیں۔ انکار کو تو حضرت ائمہ و مومنین نے پاس جانے سے روکا اور یہ کہ یہ عالمات میں ضرورت پس پروردگار

تہنائی میں ملے جانے پر تاجہ اس سے مفصل بحث لے کر گری ہوئی۔

١٢٢٢ تاجين. اتباع الزوج من غداً، مثل السقم الغالي والعجز الكبير لا دل، يعني قد مثله مراد به.

اربابہ۔ ارباب بہت حاجت کو کھتے ہیں جس کا اقتضاء یہ ہو کر اسے دور کرنے کیلئے حیلہ کیا پاتے ہیں ہر ارباب حاجت کو مگر مریض

ارباب نہیں اور ارباب الی کذا کے معنی ہیں اس کی تحت حاجت محسوس کی اور اربابہ اور اربابہ اس کے معنی ہیں وہی یہاں اربابہ

(ظہ-۱۸) اور اولی الاربۃ سے مراد ہے نکاح کی حاجت والے ۔

۱۔ لیٹر روزانہ خبر علی اسٹی کے معنی اطلع علیہ بھی ہو سکتے ہیں یعنی اس بات سے واقف ہوا اور قوی علیہ بھی یعنی سپر علیہ ہوا

عورت، عورہ سترنگا، لوتے ہیں اور یہ کہنا ہے ہر اداس کا اصل عاد سے ہو گیا اس لئے ظاہر کے میں انسان کو نہ سمجھتا

ازادہ جیسے ہرگز کسی مورخہ کے لئے اس کے نزدیک کوئی نیا پتہ نہ ہو، اور نہ وہ اس کے لئے کسی نیا جہان کا پتہ دے سکتی ہو، اور نہ اس کے لئے کوئی نیا جہان کا پتہ دے سکتی ہو۔

من وراء حجاب کا حکم
مردوں کو خردوں میں
آنے سے روکتا ہے نہ
طور تزکیہ باہر نکلنے سے

٢٤

ادرس

1

اولى، لارعة

٥٠

وَاتَّخَذُوا الْآيَاتِ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ

۳۲

اور جو تم سے جو دین کے خارج کر دو اور تمہارے ظالموں اور نڈیوں میں جو صلاحیت رکھتے ہیں (انکے بھی) اُتر دے

يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

مساں پر گئے قرآن اُنہیں اپنے فضل سے انکو غنی کر دے گا اور اللہ بڑا وسیع والا علم والا ہے ۲۳۲۵

عورۃ والا حدیث ۱۳۵۱ یعنی ان میں ایسے شے ہوں کہ جو کوئی ان میں آن چاہے آ سکتا ہو اور شرف و عزت اور شرف کے لئے وہ میں عورتوں سے مراد ہیں جو دنیا، مین پروردہ کا وقت ۶

کی روئے کے ساتھ عورت اٹھاری اس ایک کٹی ہوئے

اس حصہ بنایا کر دو دین میں جس کو عام ہو پر ظاہر نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ لباس یا زیورات کی زینت ہو خواہ جہان جو خیر جو جس میں ظاہر کر کے کی عادی ہیں اس کا اظہار ایک تو چند شرف و داروں پر ہو سکتا ہو۔ خاندان، باپ، خیر خاندان، دنیا، بھائی، بیوی، بھائی، دو دھاروں کے لئے کیساں ہیں۔ پیچے اور ماسوں کا ذکر نہیں کیا اسلئے کہ وہ آ پار کے حکم میں ہیں اور اب کا لفظ قرآن کریم میں چار پر گلیاں جو اس کے بعد نسا، اھن، آتاکر، مینی پختی عورتیں اس سے مراد اگر شرف و داروں عورتیں ہیں تو یا غیر خدا جب کی عورتوں کے ساتھ ہی اٹھا حاسن نہیں چاہئے۔ اگرچہ جن سے معلوم ہو کہ یا غیر خدا جب کی عورتیں بھی صلہ کی میسر ہیں اس آتی جاتی تھیں (۱) اور اس لئے امام رازی کہتے ہیں سب عورتیں مرد میں سے نزدیک مطلب یہ ہو کہ اپنی طرف کی عورتیں ہوں یا جن سے تعلقات ہوں کیونکہ بعض مذہبی عورتیں یا ناواقف ختمہ کا سبب ہر جاتی ہیں۔ پھر مملکت یا مائمن ہیں جن سے مراد بعض کے نزدیک نوذیاں ہیں اور بعض کے نزدیک دنیا اور ظالم دونوں اور یہ دو سر ائیالین درست ہوا اسلئے کہ نوذیوں کے ذہن کی ضرورت بھی نہ تھی پھر ایسے خاندان ہوں جو حاجت غنی نہ کر تھے جو جیسے خانی وغیرہ اور غیر بائع لڑکے، مملکت یا مائمن ہیں ایسے اوسے درجہ کے لوگ آتے تھے جیسے خاک و پر۔ لیکن لازم باعام مذمت کے ہوں کہ ذکر تابعین کے لفظ میں جو ان عورتوں کے اس احتیاط کے ساتھ جو باہر کھنے کے شوق پر مبنی ہو ان کو ان سے کام لے لیں کسی چیز نہیں اور ایسا ہی دوسرے نیز یا رشتہ داروں سے احتیاط کے ساتھ عورتوں کے ساتھ آتے تھے جن کے باہر کھنے کے شوق پر مبنی ہوں۔ ہندوستان میں اگر ایک طرف مسلمانوں نے آؤاؤاؤ کے پردہ کو ایسا سخت بنایا ہو کہ وہ قرآن کریم کا اشتناؤ تھا تو دوسری طرف ایک نیک گھر نہیں جہاں سوائے ان لوگوں کے جکا ذکر اس آیت میں ہوا اور کوئی عزیز یا رشتہ دار اسے نہ آتا ہو کہ یا افراد کے ساتھ نہ آتے بھی ہو جو یہ اسلئے کہ قرآن شریف کی اصلاح کے لئے جو ثواب اور اپنے خیالات کا متبع مقصود ہے ۲۳۲۵

پر وہ اس آواز سے

آئیم

مردوں کے لئے کلام

۲۳۲۵۔ آیاتی۔ آجیم کی تبع ہو اور وہ غیبت ہو جس کا خاتمہ نہ ہو اور اس مرد کو بھی کہ یا جاتا ہو جس کی بی بی نہ ہوا ۶

آجیم کا لفظ جو مرد پر عادی ہو مرد جو باعوت۔ نجات کے اپنے کو کچھ چھوڑا بھی خواہ ہی دیکھا ہو۔ جو کھوڑو صیغے کا مذکر اور مذکر پر ہوا جاتا ہو اور صیغہ ہی ہوا اور مرد ہی ہو کہ کھوڑو سے بدکاری پیدا ہوئی ہو اور یہاں چونکہ اس اسباب کا ذکر کیا ہے جن سے بدکاری اور ذلالت کا ریا کر کے اس لئے یہ بھی بتا دیا کہ حق الوصی خواہ ہو جسے بدکاری پیدا ہوئی ہو اور وہ نڈیوں کے بھی ہونے چاہئیں۔ جو لوگ بیوہ عورتوں کو فحش سے دیکھتے ہیں۔ وہ اس حکم کو آئی کی خلاف ورزی کی گئی ہیں اور نتیجہ اس کا بہت برا بنتا ہے جو بوب کی زنا کاری کا علاج بھی اس حکم کی تعمیل سے ہو سکتا ہو اور یہ لوگ اگر بدی کو چری بھگت اس اسلامی ہدایت کو قبول نہ کریں تو یہ نڈیوں کی کمی جو بدکاری کے بعد جاسے گا لازمی نتیجہ ہو نہیں سکتا جو کہ اس طرف لائے گی نہ ان کی فحش و غنیمت اللہ سے فضلہ میں سمجھا کہ جن کے ساتھ بھی بعض کلام کے ساتھ ان پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ دل تو عورت بہتے کا وہاں میں مرد کی عادت ہو جاتی ہے دوسرے ذمہ دار کے احساس بھی مرد میں زیادہ ہوت پیدا کر دیتا ہے ۶

۳۳ وَلَيْسَتَ عِزُّ الدِّينِ لَا يَحْدُلُ عَنْ نِكَاحٍ حَتَّى يُعْطِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ

اور جانتے کہ وہ چڑھا دی (سامان) نہیں پاتے اپنے؟ پکڑ لیتے رکھیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں کوئی دے ۲۳۲۳ اور اللہ

يَتَنَقُّونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكُلُوا مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ زِينَةَ الْبُرْجِ وَالْزُخْرُفِ

تمہارے اپنے ہاتھ مالک ہیں ان میں سے جو آوازی کی تلازمیں (زینیں) لکھو اور اگر تم میں سے کھلائی جاتے ہو اور انکو اللہ

مِنْ قَالِ اللَّهُ الَّذِينَ اتَّكُمُ وَلَا تَكُونُوا أَقْنِيَكُمْ عَلَى الْبُعَاثِ إِنَّ أَرْدَنَكُمْ حُسْنًا

مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہو ۲۳۲۴ اور اپنی نو ذمہ میں کوئی تا پر مجبور نہ کرو جب وہ بنا چاہتی ہیں تا کہ تم

لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ أَلْوَاهِي عَفْوٌ رَحِيمٌ

دنیا کی زندگی کا سامان چاہو اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو اللہ اللہ کر کے بعد بخشنے والا رحیم کرے والا ہو ۲۳۲۵

۲۳۲۶ لَا يَجِدُ دُونَ خُلَافَتِهِ مَرَادٍ مِثْلَ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ

میں طرح کیسے سامان ضروری پھر آیا ہو اگر وہ مرد نہیں - اور مستغاث سے مراد ہو کہ وہ اپنے آپ کو بدکاری سے روک کر اس میں شکی

کے خلاف جدوجہد کریں اور بعد میں مردہ بھی اس کا علاج بنایا ہو ۲۳۲۷

۲۳۲۸ الْكَلْبُ بَنَاتُهُ بَعْدَ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ

مراد غلام کو کوئی لکھنا یا کہ وہ اس شرط پر آنا ہو اسلامی نفاذ پر اہل جاہلیت اسے نہ جانتے تھے (د) ۲۳۲۹

خَيْرُ اخْتِيارٍ مَعْنَى ۲۳۳۰ وَفِيهِ مِثْلُ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ بَرِّهِمْ

بشر میں جو انہیں خود اور ان کے آواز کرنے والوں کو ان کی آواز سے پہنچے (د) اور صورت اولیٰ میں بھی مطلب یہ نہیں ہو گا کہ ان کے پاس

مال بھی ہو بلکہ یہی ہوئے کہ وہ الیٰ بھی کہنے یا کہنے کی قابلیت رکھتے ہیں اور چونکہ خدا کا لفظ اس مال پر عموماً بولا گیا ہے جو وہ جو کہنے لگا

جائے جیسے وصیت کا حکم دینے وقت انہیں خیرا (البقرة - ۱۸۰) فرمایا جیسے قُلْ مَا نَفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ (البقرة - ۲۱۵) وما تفتقروا من خیر

والفقا ۱۳۴۳ اس کے مطلب یہ جو ان میں یہ قابلیت دیکھو کہ وہ جو جو پر مال کا کہتے ہیں کیونکہ اگر وہ مال کا کہنے کی اہلیت نہیں رکھتے

تو ہر جی کہے گا ادا نا جائز طریق پر اپنا گزارہ کریں لہذا یہی وہ صورتوں میں مطلب ایک ہو ۲۳۳۱

خَلْعُ كَافِرِينَ غُلَامُونَ كَاسَاتُ كَافِرِينَ غُلَامُونَ كَاسَاتُ كَافِرِينَ غُلَامُونَ كَاسَاتُ كَافِرِينَ غُلَامُونَ كَاسَاتُ كَافِرِينَ غُلَامُونَ

کاسات کی شرط یہ کہی ہو ان علمت فہم خیرا اگر ان میں سے کوئی علم ہو یعنی یہ دیکھ لو کہ وہ آزاد ہو کر اس کے لئے بھی اور تم کیسے بھی خیر

ہو سکتے ہیں یا پہلے آزاد کیا غلامی انسان کو بعض وقت ثابت ذلیل حالت تک پہنچا دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے جیسے بڑے کو بھی نہیں

سچ سکتا اور چہرہ ان کو صرف تو یہ دیکھنے کا حکم یہ نہیں بلکہ یہ بھی ہو کہ اللہ کے دینے ہوئے مال میں سے کچھ ایسے ہی دینی مال ہو

بھی ان کی ادا کر دے اور ہر حکم سب مسلمانوں کو ہو اسی بنا پر بیت المال سے بھی ان پر صرف کرے گا حکم خداوند کو اے کہ سعادت میں سے

ایک صرف غلاموں کی آوازی ہو قرآن کریم کے اس حکم سے غلاموں کی آوازی کا کچھ کام کر کے دکھایا ہو ۲۳۳۲

۲۳۳۳ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ بَعْدَ

مسلم دوا بوا دے میں ہو کہ عید اللہ بن ابی کے پاس دو نوٹیاں تھیں جن سے وہ منا کرنا تھا اس پر یہ بیت نامزد ہوتی اور

نہاں

كَيْسَكُوفٍ فِيهَا مَصْبُوحٌ الصَّبَاحُ فِي رُجَاةٍ الزُّجَاجَةُ كَانَهَا كُوكِبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ

جیسے ایک طاق جس میں ایک چراغ ہو۔ چراغ ایک شیشہ میں ہو
شیشہ تو یا کہ ایک چمکتا ہوا تار یا سو د چراغ ایک بابرکت

مِنْ شَجَرَةِ الْمُبْرَكَةِ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكْدُرُ بِهَا يَصْنَعُ وَالِدُ

لڑتین کے دخت سے روشن ہو رہا ہے جو نہ شرق ہو اور نہ مغرب

لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نَوْراً عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ

بھئی نہ چھوئے روشنی پر روشنی ہی اللہ اپنے نور کیلئے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے

الْأَمْثَالِ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ فِي يَوْمٍ إِذْ نَادَىٰ

مثالیں بیان کرتا ہوں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۲۳۳ (یہ نور) ان گھروں میں ہر جگہ تسبیح اللہ کے اور نذرین

روشن دینے والا بھی اور معاون بصیرت روشنی دینے والا بھی جیسا کہ ہن ایئر نے لکھا ہے اور گو نور کے یہ معنی بھی درست ہیں کہ وہ فی

نفسہ ظاہر و دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہے مگر سیاق اسی کو چاہتا ہے کہ یہاں مراد ادا کی ہی ہے چنانچہ اگلی آیات میں اس کی ہدایت

کا ذکر کئے الفاظ میں ہے۔

۱۳۳۔ شَكَوْا اور شِكَايَةِ اور شَكُوْی مِمَّا اَلَمَّا بِهَا اَنَا اَشْكُوْا اِنِّیْ وَحَزَنُیْ اِلٰی اللّٰهِ (یوسف - ۸۶) شَكَوْا اِلٰی اللّٰهِ شَكَوْا

(الحجۃ ۱۰) اور شکر۔ اہل میں شکرۃ کا کھولنا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ظاہر کرنا ہے اور وہ چھوٹے سے شکرہ کو کہتے ہیں

جس میں پانی رکھا جاتا ہے اور مشکوٰۃ اس سوراخ کو کہتے ہیں جو دوسری طرف نہ نکل گیا ہے یعنی طاق اور یہ دل کی مثال ہے اور

چراغ سے مراد نورِ انسانی ہے جو اس میں ہو (خ)، اور بعض نے مشکوٰۃ سے مراد وہ نور بھی لیا ہے جس سے قندیل نکلانی جاتی ہے (د)، و

صبح صبح اور صبح اولیٰ النہار ہے یعنی دن کا پہلا حصہ اور وہ وقت ہے جب اتنی سورج کی روشنی سے چمکا رہا ہے صبح صبح

۱۲ اور مصباح چرخ کو بھی کہتے ہیں جیسے یوں اور ستارہ کو بھی وزینا السماء الدنیا بمصباح (حم السجدة - ۱۲) (غ) + مصباح

نجا جاتا۔ شفا یافتہ کو کہتے ہیں +

دُؤی - دُؤی - دودھ اوتا سنو کے بجے پر ہوتا جاتا ہے اور دودھ کھائی دلاکتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ اپنے ذوات اللہ

فرع کرنے سے منع کیا یعنی ان جانوروں کے فرع سے جو دودھ دے رہے ہوں اور دُڑکے بڑے ہوتے ہیں اور دُڑکی دُڈ کی طرف منسوب ہے۔

یعنی بہت جگہ والا دل، +

زیتونہ اور زیتون شجر اور شجرہ کی طرح اور زیت زیتون کا تیل ہے (ع) ۶

اللہ تعالیٰ جو مژدہ اور ہدیہ ہر اسکے نور کی یہاں نشان بیان کی ہو اور اس کے نور سے مراد اس کی ہدایت یا اس کا رسول ہے،

لہذا حضرت صلعم کو بھی نور کا ہر قد جاؤ کہہ من اللہ نور و کتاب مبیین (المائدہ - ۱۵) اور انکے الفاظ میں جو مثال بیان کی

یہ وہ اسلام کے لائیو ایبل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہی ہے اور اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ناکبے مردی ہو (ج، پ، ک)

کو پہلے مثالِ طاق سے دمی جو جس میں چراغ رکھا جاتا ہو اور اس سے اشارہ قلبِ رسول کی طرف ہو کہ وہ ایک طاق کی مثال پر پھراگا

طاہر یعنی قلب میں چراغ موجود ہے اور اس سے مراد فطری نورانی ہے۔ اور وہ فطری نور نہایت صاف ہے کیونکہ وہ شیشہ میں ہے

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ

۵۶

ادھر تازہ تازہ کر دو

ہیں قائم بالا معنہ یعنی دوسرے سے بیکر حکومت کا تقاضا کیا خواہ اسکے ساتھ ہو یا اسکے بعد اور اسے مختلف خلافت من خلافت کے معنی میں اس کی جگہ قائم کیا اور مختلفہ میں سے پانچویں جانشین بنایا اور استخلافہ اسے خلیفہ بنایا اور خلافت امارت پہنچ کر گئے ہیں اور جلیج کا قول پر کرنا یہ کہ وہ بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کے خلیفے کا جگہ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے انما جلیج خلیفۃ فی الارض (ص ۲۶۰) اور دوسرے کہ خلیفۃ سلطان المظہر ہوا اور اللہ تعالیٰ جلیج کو خلافت فی الارض (داخلہ ۳۹) میں فرما دیا کہ تو اس کی جگہ پر کھڑا ہو اور خلافت فی الارض کے یہودی کو گئے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ جانشین بنے رہتے ہو اور بیٹے کو جب اپنے باپ کی جگہ میں پرکھا جاتا ہو کہ وہ اپنے باپ کا خلیفہ ہوا دل ۱۰

استخلافہ
خلافت

اس آیت میں تین دعوے ملتے دیکھ گئے ہیں۔ اول دعوہ استخلافہ۔ دوم تکلیف دین۔ سوم خوف کی جگہ میں قائم کر دینا۔ اختلاف سے عموماً مراد صرف حکومت اور بادشاہت کا لٹا ہوا ہے جو بادشاہت میں کسی کی زبان سے نہیں اس میں کوئی عسکری حکم ان پیدل سے دیکھو کہ وہ استخلافہ کی الارض والا عرفہ ۱۲۹) اور کسی کی طرف کا استخلافہ الذین من قبلہم میں اشارہ ہے یعنی تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دینا اور تیس زمین میں بادشاہ بنا دینا چنانچہ ابن جریر میں ہے لیونتم اللہ انما المشاکلین من العرب۔ البقیہ فیہم ملوکا یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشرکین عرب و جہم کی سرزمین کا دلوں کو ہلاک کر دینا اور انہیں بادشاہ بنا دینا ہے ایسے ہی اقوال میں ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ انہیں ملک میں ایسا تصرف دینا جو بادشاہوں کو دیا جاتا ہے اور کفار کو ہلاک کر کے ان کا جانشین بنائیں اور بادشاہت کا نقطہ وسیع ہو اور یہاں کفار کے اختلاف کا ذکر نہیں۔ اور یہ بیان ذکر امت ہو کہ رسول سے الگ کر کے کیا گیا ہو کیونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور بعد بھی طاعت رسول کو فلاح اور فوجیہ ضروری قرار دیا ہے تو پس یہاں مراد یہی ہے کہ امت محمدیہ کو آنحضرت صلی علیہ وسلم کی خلافت دینا یعنی ابو بکر خلیفہ رسول اللہ کی جگہ سے اور آنحضرت صلی علیہ وسلم سے امت کو خلافت دینا خلافت کے دونوں حصوں کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی امارت یا حکومت بھی اور ولایت بھی جیسا کہ خلافت خلیفہ میں یہ دونوں مفہوم شامل ہیں کیونکہ نبیائے سے مراد ہے کہ جو کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو دیا گیا وہ آپ کی امت کو بھی دیا جائیگا اور آپ کی امت بھی دیکھی اور ہدایت اور ارشاد حق کا کام بھی دیا گیا اور نبی اسرائیل کو جس کی طرف یہاں الفاظ کا استخلافہ الذین من قبلہم میں اشارہ کیا گیا ہے اور نبوت دونوں دینے گئے انجیل فیکم انبیاء وھلکم ملوکا (المائدہ ۲۰) بلکہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی خلافت میں یہی صاف مفہوم موجود ہے کہ وہ سلطنت جو آنحضرت صلی علیہ وسلم کو دی گئی اور وہ جہانی اور روحانی دونوں رنگوں میں ملتی تھی اسے دوام حاصل ہو کر یعنی بادشاہت اور ولایت مسلمانوں میں ہمیشہ رہے گی۔ کیونکہ امت کا وجود قیامت تک باقی ہو امت محمدیہ کی جگہ دوسری کوئی امت دنیا میں نہ ملے گی۔ البتہ پہلے سلسلہ نبی اسرائیل میں خلافت میں نبوت شامل تھی اصلۃً اور حضرت موسیٰ شریعت کامل دینی بلکہ اپنے اپنے اوقات میں انبیاء نبی اسرائیل ہدایت و رشد اپنے اپنے زمانہ کے سلطان لاتے ہو دیا یہی حضرت موسیٰ اپنے امت کیلئے کوئی نر نہ دیکھ بلکہ الگ الگ اخلاق کے الگ الگ نرے ان میں ہوتے تھے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت موسیٰ کی کہنت بنو اسرائیل سے ہم الامام کلہا صلح بنو خلفہ بنو داود بعدای و سبکین خلفاء یعنی نبی اسرائیل کی رہنمائی ہو کر گئے تھے جب ایک نبی فوت ہوا گا اور اس کا جانشین ہو جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلفاء ہر گز میں داناں بادشاہ اور نبوت تھی یہاں بادشاہت اور ولایت میں ہر کوئی کیونکہ بادشاہت کی عزت و تہذیب ہو اور نبوت کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی جگہ دے دی کہ ایک جگہ ولایت کا سلسلہ جاری فرمایا اور نبوت آنحضرت صلی علیہ وسلم کی ذمت بابرکات میں کمال کو پیش کرتے ہیں اس آیت میں بھی نبی کی جگہ نبی

دعوہ استخلافہ
حکومت اسلامی

دعوہ مختلفہ
خلافت آنحضرت صلی علیہ وسلم

دوام خلافت

نبوت کی خلافت بیک
ولایت

وَأَنَّا الزُّكْوَىٰ

اور ذکاوت اور

کی ضرورت باقی رہی کیونکہ زہرِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں کمال کو سمجھا ہر اہم وقت موجود رہی تو اس کی نیا بت دلائی جسے ہی پرستی تھی +

اسی دوسری خلافت میں بعض دور دو ایسے برسے کر وہ دونوں امور میں سلطنت اور رشد و ہدایت کو جمع رکھتے تھے۔ جیسے

خوف راشدہ

خلفائے راشدین مدبرین یعنی خلفائے اربعہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہانی اور روحانی دونوں قسموں کی بادشاہت کو اپنے وجود میں

جمع کیا کیونکہ یہ وہ پاک و پاکستے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جگ کو کمال اپنے اندر لے لیا اور اسکے بعد عوامی بادشاہت اور ولایت کا سلسلہ

الک ایک جلا رسوائے اسکے کہ کسی کسی بادشاہ کو اللہ تعالیٰ نے تجویز دین کیلئے بھی کھڑا کر دیا جو بھی حضرت عرب بن عبد العزیز اور یحییٰ بن

خلافت تیس سالہ

اس حدیث کے میں الخلافة بعدی ثلاثی سنۃ خم تکون خلفاء عضواً فی خلافت میرے بعد تیس سال اس کے ہی ہر بادشاہت ہر خلافت

میں لوگوں پر ظلم بھی ہو گا۔ اور وہ بادشاہت چونکہ صرف ایک حصہ خلافت کا اپنے اندر رکھتی ہو اور اس میں بعض کردہ امور بھی شامل ہیں

خلافت دیکھ بادشاہت

ہیں، اسکے سے خلافت کے الگ کر کے ذکر کیا اور اس بادشاہت والی خلافت میں ملک عرب کی بادشاہت قرار ملا نہ ہو اسکے کردہ

خلافت دیکھ بادشاہت

بادشاہت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی میں ضرور کہ وہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں میں ہو اور احادیث کے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دائرہ وسیع ہر جگہ ایک

حدیث ان بنی زیدی علی الارض ہیں اور کثیر تفسیر ایسی وہ خلافت عرب جس کا مذہب مسند ہر ناج کی مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

مسلم تو یک طرف ہر وہ بادشاہت جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی اور جو دین اسلام کے قیام اور تکمیل کیلئے اللہ کے

بعض ارکان کی حفاظت کیلئے ضروری تھی غیر مسلمانوں کے اقداس میں مداخلت نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت جہانی کے دار

جہی مسلمان ہیں ہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کی اسکے خلاف کوشش اسکے ملک عرب پر صرف کرنا کی تباہی دہی کیلئے ہیں کہ وہ دہرہ آہی

کو باطل کریں مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے خلافت نہیں ہو سکے اور اس وعدہ آہی کے خلاف تمام منصوبے انجام کار نیت و ناپو ہو گئے۔

خلافت کی کڑی بات

ہاں اس وقت مسلمانوں کا بھی فرض ہو کر جو ذرا شیئ کے اختیار میں ہیں وہ ان نا پاک منصوبوں کے خلاف مستقل کریں گراں فریب

خلافت کی کڑی بات

ہو کہ مسلمانوں نے خود راہبان فرشتی کے کسی طریقہ کو نہ دیکھا ہو۔ اگر وہ ایسا کو اذیت سے دیتے تو کوئی غیر مسلم طاقت دانا کی قسم کا شرف

حاصل نہ کر سکتی تھی۔ واقعی حقیقت ایسا ہی حالت کی گزری ہے خلافت جہانی کو کچھ کر دیا ہے۔ اور اس کی وجہ مسلمانوں کا خود خلافت

روحانی کے بدلہ کو ترک کر دیا ہو یہاں تک کہ اسکے نزدیک ملک مصر جس ہی سب کچھ ہو۔ اور یہ خیال کہ خلافت جہانی صرف قریش میں ہونی

چاہیے صحیح نہیں۔ اسلام سب قوموں کیلئے آیا جو قوم ہنہ اعمال کے لحاظ سے زیادہ قدیم ہوگی وہی خلافت کی مالک ہوگی اور حدیث

خلافت صرف قریش

الائمة من قریش کی اصلیت دوسری حدیث سے معلوم ہوتی ہو جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ائمہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ ہم من قریش

یہ بارہ امام قریش میں سے ہونگے اس سے یہ مراد تھی کہ جنگ دنیا قایم ہو قریش میں سے خلفاء ہونگے بیچنے کے خلافت و اتعات ہو اور

قرآن کی ہر طرف امان اور صلح صالح کی شرط دیکھی ہو قسبت کی شرط نہیں دیکھی اور قسبت کی شرط اصول اسلام کے خلاف ہو +

خلافت روحانی

خلافت روحانی میں اگرچہ اصل ولایت ہی ہو مگر کسی شخص کے مسلح نبوت پر کمر ڈالنا بدلہ کا ذکر بھی صحیح حدیث میں موجود ہے اور یہ حدیث

ابو داؤد نے بیان کی کہ ان اللہ بیعت لفظ والا علی راس کل امۃ سنۃ من بعد دھا دھا یعنی اللہ تعالیٰ اس است کیلئے ہر صمد

کے سر پر ایک جہد و جہت کرتا اور ہیکہ اودا نام یہی تھی کہ میں اتحق الخلفاء علیہم یعنی حدیث کے حاکم اس کی اہمیت پر اتفاق رکھتے

ہیں جہاں سے زمانہ سے قریب حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی اس حدیث کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ محمد بن ابی انصاری

خلافت روحانی کی طوٹ لوگوں کو جو مردے والے ہوتے ہیں چارے سے نہ مانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے عبد محمد کو جو دوسری صدی کے

کھڑکیا ہو اس نے اس امر کی طرف توجہ دلائی جو مسلمانوں کی تمام بیاریوں کی اس جڑ سے بات کو تیز کر دیا جو کہ وہ دین کی کھڑکی کا

مسلمان کی بیاری کی جڑ

وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ ۝

اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۲۲۴۲ دنہ خیال نہ کرو کہ جو کافر ہیں وہ زمین میں عاجز نہ ہیں

فِي الْأَرْضِ وَمَاؤُهُمُ النَّارُ وَلَيْسَ الْمَصِيرُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

والمسبحین اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ یہی پھر آجائے گی جگہ پر اسے لوگو جو ایمان لائے ہو

لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ

چاہئے کہ وہ جسے تمہارے دانے آئے ملک ہیں اور وہ جو تم میں سے بچے کہ انہیں پہنچے ہیں انہی تم سے دانہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ

آٹھ کی اجازت لے لیا کریں، نماز فجر سے پہلے اور جب تم گرمی کی دو پہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو

اور تبلیغ دین اور شاعت اسلام کو ہی اصل مطلق قرار دیا ہو

اس کے بعد دو دوسرے ہیں ایک تلمیذ دین میں دین کا ایسا مضبوط کار دنیا کو دنیا کی کوئی طاقت اسے برباد نہ کر سکے۔ اور دوسرے

بعد اس اور ایک خوف وہ وہاں نہ ہو جس میں تمہارا تیک کو صاحب نے نبی کریم صلعم سے شکایت کی کہ اس میں دن رات تمہارا

رہتا ہے اور کیا کوئی ایسا وقت بھی تھا کہ ہم اس میں ہر گز نہ ملے تھالی سے فوت کی جگہ سن کر دیکھ کر دیکھ کر ہر حال میں ہر حالت میں

بعد اس ہر حال میں اور اسے دین کا خوف مسلمانوں کو نہ ہو گا یہ آیت اہل تبلیغ پر مطلق جہت پر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں ہو سکتی کہ

قرآن کریم نے جو مسابہ خلافت کا قرار دیا تھا وہ کال طور پر اپنی دو خلافتوں میں پورا ہوا یعنی تلمیذ دین اور بغیر خوف اس

وہید یعنی لا یتقوا اللہ فی شیتانہ اللہ دین امن سے حال ہو یعنی یہ وعدہ ان کے ساتھ ہو میری عبادت کرتے ہیں وہ بھی کر سکتے ہیں

شریک نہیں کرتے اور یا اختلاف کی علت ہو یعنی چونکہ یہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں اسلئے میں انہیں زمین میں بھی بادشاہ بناؤں گا اور یا

میں بھی ایک پیغمبر کی ہر کس ملک کے اندر میری ہی عبادت ہوگی اور شرک مٹ جائیگا

من کفہ بعد ذلک میں خط بقا بدایان میں ہو سکتا ہے اور بقا بدایان میں ہو چکا ہے کہ مسلمانوں پر مفتوں کا ذکر ہو مطلقاً

نفت ہی پر یعنی اگرچہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے خرچ کریں تو پھر وہ ناسخ ہیں اور یہی حد سکون کے ساتھ خدا کا وعدہ

کیونکہ اگر ہم یہ سکتا ہے سو یا یہی ہو اور خلافت کی کڑوری یا انکی برادری سلطانی یا انکی برادری سلطانی کی جگہ پر غرض کہ وہ وقت میں ہی

۲۲۴۲ حبیب سلام کو اپنی انگریز اور دشمنی سے مصائب آجائیں تو ان کا مطلق بتایا ہو نماز رکوع۔ اطاعت رسول نماز

نکوع چونکہ وہ بڑے رکن ہیں اسلئے ان کا ذکر بالخصوص کیا ہے اور اصل رسول اللہ صلعم کی اطاعت ہی یعنی اس ماہ میں چپا

جس پر پچھلے چلا یا تھا جو ان مصائب کو دور کر سکتی ہو دوسری قوم کی فعل اسلام کی مصائب کو وہ نہیں کر سکتی۔ انکی

آیت میں بتایا کہ ان کا کٹنا بھی غلبہ غور سے وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے

دع

تاکہ میرا لڑائی ہو

تلمیذ دین

یعنی تلمیذ دین

یعنی چاہتا ہوں

جسے شریک بناؤں

کی پیغمبری

تاکہ میں کی ناشکی

تاکہ میں کی ناشکی

مصائب کا مطلق

مِنَ الظَّاهِرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور نماز عشاء کے بعد تین وقت تیسارے پورے کے ہیں انکے بعد نہ تہ پہ

وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے نہ ایک دوسرے کو پاس پھرتے پھرتے ہی رہتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے

۵۱ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَةُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِذْ أُنذِرَكُمْ أَنْ تُقَالُوا كَذِبُوا

لئے آیتیں تم کو کہ میں کرتا ہوں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے کہ ۲۳۴ اور جب تم میں سے کہے جانے لگے کہ تم نے کذب کیا اور تمہاری باتیں

كَمَا اسْتَدْنُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

جس طرح وہ جاننے والے ہیں جو اس سے پہلے ہیں اسی طرح اللہ اپنی آیتیں تمہارے لئے تم کو کہہ کر بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

۲۳۵ ۝ ظَنُّوا أَنَّهُ مُبْرَأٌ مِنْ دِينِهِمْ وَأَنَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اللَّهُ غَفُورٌ ۝

کو خود کو معلوم ہو جاتا ہے اور یہ کہ وہ کسی کے گناہ سے بچے زیادہ ظاہر ہو اور بعض کے نزدیک یہ کہ وہ پہلی نماز ہو ظاہر ہوئی

۲۳۶ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

میں ان کے دن میں پتھر پھینکے جاتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بڑے بڑے پتھر پھینکے جاتے تھے جو ان کے

۲۳۷ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۳۸ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۳۹ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۴۰ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۴۱ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۴۲ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۴۳ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

۲۴۴ ۝ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُرْمَىٰ أَثْقَالًا ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ بِغِلْمٍ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

سرس دیہی جس و شہادہ اس کے رسول پا یات لاتے ہیں

۹

دلی اور کوی سادات کوئی سادات پڑھیں

بیلۃ العالج کیرتوہ

عج

صدقہ فکصدیق

شبت ۱۰ شتات

شقی

مذہب و گنگہ سادہ

لکھا کھا کھا

توہی فرزند شقی

دور کھا کھا

مذہب کی تباروہ

علاج خزان کیرتوہ

ہیں۔ ذی الخراج (المعارج) اور دلیۃ العالاج اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں دعائیں اور پڑھتی ہیں ہر صلیط اس آیت میں اشارہ ہوا یہ نصیحتا کلہ الطیب (فاط) ۱۰۱۰ صحت کے معنی ہیں صحت چلا جس طرح اور پڑھنے والا چلتا ہے، درموج کے معنی ہیں اس کے ساتھ ایسی پڑھی اسلئے اخرج نکتہ ہر

صدیق۔ صدقۃ کے ایک معنی محبت میں صدق و اعتقاد ہیں اور انسان سے خاص کر دعا، ولا صدیق حیم (الطہ) ۱۰۱۰ اشتاتا۔ شتۃ تہی کے پرکندہ ہوجانے کو کہا جاتا ہے اور اشتات کے معنی ایسی حالت ہیں کہ نکتے نظام میں پرکندگی کی ہو مشتمل یصدرا لئاس اشتاتا والوالوال ۱۰۱۰ اور نبات شقی (طہ) ۱۰۱۰ میں راد مختلف نزاع کی سبب یوں ہیں اور مقلوہ شقی (الحشر) ۱۰۱۰ میں مراد ہر کون میں باہم الفت نہیں

اندھے اور لنگشتے اور باہر صحت نہ ہونے سے کیا مراد ہے کہ جو میں ایک قول تو یہ ہے کہ اندھے لنگشتے ہمارے ساتھ کھا کھاتے ہیں۔ صفا نقد کرتے تھے اس خیال سے کہ انکے طعام کا کی حصہ نہ کھا جائیں تو یوں اجازت دیتی ہے کہ تم اندھوں کے ساتھ بھی کھا کھا سکتے ہو اور اسلئے کہ اہل جاہلیت اندھے وغیرہ کے ساتھ کھا کھا پزند کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اندھے کے ساتھ لکھا کھاتے کی اجازت دیتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آیت کی رو سے ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لکھا کر دوسروں کے گھروں سے کھا کھا جاتا ہے کہ اپنے گھر میں نہ ہو اور ایک یہ کہ ایسے لوگ چونکہ غزوہ میں بھیجے رہ جاتے تھے تو انکی اجازت دی ہے کہ وہ ان کے گھروں سے کھا کھا سکتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے غزوات میں بھیجے رہ جاتے ہیں جو کافر یا ہر میرے مذہب جس بات میں ہرچ نہیں اسے خود بیان فرما دیا جو ان نا کھوا من جو حکم اور بیعت امانت یعنی اس بات میں ہرچ نہیں کہ ایسے مذہب لوگ اپنے قریبی عزیزوں کے گھروں سے کھا کھا لیں اس فرض تو اس بات کا بیان کرنا ہے کہ کسی شخص پر نہیں ڈالی گئی کہ وہ اپنے عزیزوں اور قریبوں کے گھر سے کھا کھا نہ کھائے کیونکہ جب اوپر غریزے عزیز یا ننگ کرمان اور باہر میں کھر جائے لیکن اجازت فردی ہے نہ عمومی تو اس سے یہ خیال گزرتا مکن تھا کہ انکے ساتھ معاملہ فردوں کا سا اور اسلئے کسی قسم کی تعلیف بھی جائز نہیں اور اسے تعلیف میں بڑا حصہ یہ ہے کہ انسان دوستی کے گھر سے کھا کھا سلائے فرمایا انکے گھروں سے کھا کھا ان کی حاجت نہیں ہے کہ یا بتایا کہ اجازت لینے کی ضرورت اور دھڑات پر ہے کہ اس کو غیر سمجھا لیا ہے اور اسکی ابتدا اس بات سے کہ کہ اندھے لنگشتے ہمارے کوئی ننگ نہیں کہ وہ اپنے عزیزوں کے گھروں سے کھا کھا تیں اسلئے کہ وہ مجھ کو ہونے اس بات مستحق تھے کہ انہیں ایسی اجازت دیکھائی اور انکے خصوصیت کے ذکر میں یہ اشارہ ہے کہ وہ اس بات کے اہل ہیں کہ انہیں کھا کھایا جائے اور یا جس بات میں ہرچ نہیں اس کا ذکر لیس علیکم جناب من تا کھلا جمعا او اشتاتا میں کیا ہوتی ہے انکے ساتھ کھا کھا میں بھی ہرچ نہیں اور اگر کوئی صورت کر بہت وغیرہ کی ہر تو اس میں بھی ہرچ نہیں کہ ایسے مذہب لوگوں سے صلہ کھا کھا یا سنا ہے جو تکر کے معنی ہے گھر میں یعنی جہاں انسان کے بی بی بچے ہوں اور اس کا ذکر اسلئے کیا کہ قریبی رشتہ داروں کے گھر سے ہیں جسے اپنے گھر گراس کا مطلب نہیں کہ انسان دوسرے رشتہ داروں پر وجہ نگرش دہر یا مطلب صرف اس قدر ہے کہ انکے گھر سے کھا کھا سلائے کا وقت ہر تو رہا ہے کہ کھا کھا لینے میں ہرچ نہیں۔ دعیان مذہب کیلئے نہیں کہ باپ بیٹے کے گھر جائے اور یا اپنے تو اس کا بھی لیا اور کا پڑھے بہت دلوں میں یہ خیال گزرتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بھی لکھا ہے کہ میں میں میں وہ حق پرست کھات کو کہیں تو نہیں معلوم ہے کہ قرآن شریف کا ایک ایک لفظ موجودہ مذہب کی تباروں کے علاج کیلئے نازل ہوا ہے اور

وَأَذَانُكُمْ مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ بَاطِلٌ يُسْتَأْذَنُ مِنْهُ إِنَّ الَّذِينَ

اور جب کسی اہم معاملہ میں ان کے ساتھ ہوتے ہیں تو حجامت نہیں یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لیں۔ وہ لوگ جو

يَسْتَاذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا أَسْتَاذَنُوكَ

تجربے اجاتے لیتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں

يَبْعَثُ فِيهِمْ فَأَذِّنُ مَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

تجد سے انگیں تو تو ان میں سے ہے چاہر اجازت دیدے اندام کیلئے استغفار کر اشباح خفہ والا رحم کر نیا لا ہر ۳۳۷

۶۳ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ

رسول کے لئے کو آپ میں یہ ایسا فرقہ وود جیسا ہمارا ایک دوسرے کو چاہے

يَسْأَلُونَ مِنْكُمْ لِيُؤْذُوا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ

ہمیں سے چکرش جاتے ہیں پس چاہئے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں تک پہنچے

۶۴ فِتْنَةً أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَافِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ

یا انہیں دردناک عذاب پہنچے ۲۳۵ سن رکھو اللہ کیلئے ہی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہر وہ جانتا ہے

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَرجعون إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

جس (حال) پر تمہارا وہ دن اُس کی طرف لوٹتے جاؤ گے تو وہ انہیں کی خبر دے گا جو وہ کہتے تھے اور انہیں ہر چیز کو جاننے والا ہے

فَإِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنْهُمْ تَوَاعَيْهِمْ كَفَرَ كَفْرًا كَبِيرًا ۚ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

پھر اگر وہ نہ روکے گا تو ان کی کفر بڑھ جائے گا اور انہیں بڑا کفر ہو جائے گا اور انہیں ہی کفر کا بڑا نمونہ ہے

۶۵ وَلَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ مِنْكُمْ لِيُؤْذُوا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةً أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَافِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَرجعون إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

کو؟ نہ جیسے تمہارے کیے بعد دیکھتے تھے حال کے (۶۵)

یہاں صاف فرمایا کہ رسول اللہ کا بلانا تمہارے ایک دوسرے کو بلائے کی طرح نہیں کہہ سکتا ایک دوسرے کو بلانا ذاتی یا دنیوی

مذہب یا تعلق کیلئے ہونا اور رسول کا بلانا محض اللہ تعالیٰ کیلئے جو بعض نے دعاء الوصل سے مراد رسول کا امدد والی سے دعا کرنا بیکر

آحضرت صلعم کی استیجاب دعا کا یہاں سے استنباط کیا ہے۔ اور بعض نے دعاء الوصل سے مراد یہاں لوگوں کا رسول کو بلانا اور اس سے

استنباط کیا ہے کہ صلعم ایک دوسرے کو بلانا بیکر جارا جاتا ہے صلعم آحضرت صلعم کو نام لیا نہیں پکارنا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ یا

نبی اللہ بیکر پکارنا چاہئے مگر حقیقت میں دعاء الوصل سے مراد رسول کا دین حد کی طرف دعوت دینا ہے اور ہم "روایتی کیلئے" بلانا میں

آجائے اور سیاق ہی میں ہے کہ چاہتا ہے اور رسول اللہ صلعم نے جو دعوت دی تھی تو اس کا منشا یہ تھا کہ دین حق دنیا میں پھیلا جائے

اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دی جائے اور ہر ایک سے روکا جائے۔ آج مسلمان رسول اللہ صلعم کی اس دعوت کو ایک دوسرے کی دھڑ

کیلئے ہی قرار نہیں دیتے۔ ایک دوسرے کو جس کام کی طرف بلائے ہیں اور ہر ایک کو انسانی جو راہی مگر رسول اللہ صلعم کی دعوت

کی طرف توجہ نہیں کرتے الا ماشاء اللہ اسی کا نتیجہ فتنہ یا عذاب الیم ہے جس میں اس وقت مسلمان مبتلا ہیں +

سبحان اللہ
تسلسل
واذ

رسول اللہ صلعم کی
دعوت اور اس کی
طریقہ سہل و آسان

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَرَحِيحُهَا سَبْعُونَ آيَةً وَرُكُوْعَاتُهَا ثَلَاثٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِسْمُ اللّٰهِ اَمَّا جُزْءُ اَمَلِ بَارِئِ رَحْمَتِہٖ وَسَلَمَہٗ كَيْفَہٗ اِسْمُہٗ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَلَ الْفُرْقَانُ عَلٰی عَبْدٍ لَّیْكُوْنَ الْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

وہ ذات، باریک جو جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام سنیں کیسے ڈرائے والا ہو ۲۴۵

اس سورت کا نام الفہقان ہے، اور اس میں چھ رکوع اور ۲۵ آیات ہیں۔ الفرقان کے نزول کا ذکر اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ہوا۔ اس سورت میں جو کچھ لکھا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے کیا کھلا کھلا فرق حق و باطل میں ہو گیا ہو اس لئے ہکا نام الفرقان اسی معنوں کی طرف اشارہ کرتے کیسے ہو۔

پچھلے رکوع میں یہ تبارک نزول فرقان تمام قوموں کیلئے ہوا، اکثر معنوں کا ذکر کیا ہے جو مخالفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھتے تھے دوسرے رکوع میں ان اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ جس رنگ کا فرقان یہ چاہے ہیں کہ رسول کو دنیا میں حکومت و بادشاہت حاصل ہو وہ بھی تایید کیا جیتا کیسے کہ حق میں کذب نہیں کیسے کہ یوم فرقان یعنی جنگ بدر میں قوت توڑا جاسے کی چٹائی کی اور آخر تک میں بتایا کہ قرآن کریم میں سب اعتراضوں کا جواب موجود ہے جو چاہتے ہیں کچھ ذکر پہلے قوموں کا کر کے جب کی اس حالت کا ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پیشتر تھی اور بتایا کہ ان لوگوں کی حالت جارہیوں کی طرح ہو چکی تھی یا پھر ان میں سے کچھ لوگ قدرت کی طرف توجہ کرتے ہوئے ان کتابت کے طبع سے کس طرح غفلت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہو اور بڑی بادش سے پہلے کس طرح ہوائیں بتا دی ہیں کہ بارش آ رہی ہو۔ بتایا کہ انقلاب روحانی کا آغاز ہو چکا ہو اور چھپے میں اس عظیم الشان انقلاب روحانی کا ذکر کیا کہ اس حالت کے نکلنے کس بلند مقام پر یہ رسول اپنے مقیمین کو اس تھوڑے سے عرصہ میں پہنچا چکا ہو۔

اس سے پہلے سورۃ فوج گذری ہے جو حالانکہ مدنی ہے مگر چونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کائنات کے ذریعے شیعہ تھی کسی تھی جس کے متعلق یہ مشکوک کی کسی تھی کہ وہ فوج مشرق و مغرب پر طبع ہو جائے گا اس لئے اس کے بعد اس سورت کو رکھا ہے جو بتاتی ہے کہ وہ کون یا بتائیں جو قرآن کریم اپنے مقیمین کے اندر پیدا کرنا جو ادروں کا ہر طور پر ایک فرقان یعنی حق و باطل میں فرق پیدا کر دیتا۔ اس سورت کے نزول کے متعلق جہور کا قول ہے کہ یہ مدنی ہے اور حضرت ابن عباس سے تین آیتوں جو والذین لا یذعنون صم اظہار اخذہ شرح ہے کہ اس میں کیا ہو چکا تھا، اس کا زمانہ آخری کی زمانہ ہے اور غالب صحابی کی جوت کے بعد سے کچھ پیشتر کا ہو۔

۲۴۵ آیات قرآن کے مجھے فرقان کا لفظ اختیار کیا ہے یہ اشارہ ہے کہ وہ حق و باطل میں علی طور پر فرق کر دے گا اور پچھلی سورت میں لفظ فرق کی نسبت سے جسے عالم میں تشریف پہا ہوتی ہے یہاں قرآن کریم کا نام فرقان حمید ہی مروجہ ہے۔ دوسری آیت میں اول کذب کی حالت کا ذکر کر کے آخر پر معنوں کی حالت بیان فرمائی ہے بتایا کہ یہ کتاب جس نے انشا انقلاب روحانی پیدا کر دیا وہ بشر کا کلام نہ ہو سکتی تھی اور عالمین کے لفظ میں تمام قومیں بجا جگہ مکان بھی شامل ہیں خواہ وہ کہیں ہوں اور تمام سنیں بجا جگہ زمانہ بھی شامل ہیں خواہ وہ کہیں پیدا ہوں ان سب کے لئے نذر آپ ہی ہیں +

۱۴

نزول فرقان اور اس پر اعتراض

۴

خلاصہ مضمون

مکتب

نہا نزول

فرقان نام پر لکھا

تمام قومیں جو انسان کے لئے نذر ہیں

وَقَالُوا سَاطِرُ أَوَّلِينَ كَتَبْنَا فِي مِثْلِ عَلَيْهِ بَكْرَةً وَاحِدَةً ۖ قُلْ أَتَزَكَّىٰ ۚ

اسکے ہیں پہلوں کی کہانیاں ہیں جس سے لکھوائی ہیں سورہ اس پر چھ لو شام پڑھی جاتی ہیں ۲۳۵۳ کہ اس سے اس نے

الَّذِي يَعْلَمُ الْغَيْبِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا

آنا مہر جو آسمانوں اور زمین کے جہیدوں کو جانتا ہے ان وہ بچنے والا جو رکھنے والا ہے اس کے ہیں یہ کیا رسول

الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشَرُ فِي الْأَسْوَاقِ ۖ أَوَلَمْ يُزَلِّ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكْتُوبُ

ہے (جو) کھاتا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے کیوں اس کی طرف فرشتہ نہ آ گیا تو وہ کسے شہر گوارا

نَذِيرًا ۚ أَوْ لَقِيَ إِلَيْهِ كَزْزَابٌ وَكَانَ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ لِلْمَلَكِ

دہا ہوتا یا اس کی طرف خزانہ بھیجا جائے یا اس کا بلغ ہوتا جس سے وہ کھاتا اور کالم لکھتے ہیں ترجمہ ص

يَتَّبِعُونَ إِلَّا جَاءَ السَّمْعُورَاءُ ۖ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَبْدِيلًا ۚ

ایک سحر سے آدمی کی پیروی کرتے ہو ۲۳۵۵ دیکھتے ہیں یہی شاہیں میان کرتے ہیں سورہ گراہ چھگے ہیں اس سے نہیں پانکتے

صلعم کی آیت میں کام کر رہا تھا اور جاہل اور اسی مہر قل تھا جو درود اور آیت آخرت سے مراد صرف یہی ہو کہ چاند لوگوں سے لکھ رہا تھا

سہ اور کہا ہیں کا ذکر اعلیٰ آیت میں ہو

۲۳۵۴ اَلْكِتَابُ بِالْكِتَابِ فَلَا تَمْنَأُ عَنْهُ هُنَّ ۚ هُنَّ لَكَ مَكْنُوعَاتٌ ۚ اَلَيْسَ لَكَ بِهِنَّ حَاجَةٌ كَيْفَ هُوَ اَوَّلُ

مستحق کتب آیت میں دل اور اگر لکھنا بھی مراد لیا جائے تو یہ اسناد و مجاز کے مار پر ہو کہ یہ ثابت ہو کہ یہی کہ صلعم خود لکھ سکتے تھے

وَلَا تَحْطُ بِحَبِيبَتِ الْعَلَمِ ۚ اَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَهْمٌ مِّنْ مَّا مَلَاحَتْ عَلَيْهِمْ ۚ وَهُوَ فِي مَرْحَلَةٍ

پڑھ کر سنا کے کا ذکر ہوتا جس قدر بعض کا یہاں ذکر ہو کسی کے قریب قریب ایک جہنم ہر شے لکھنے والی کتاب نیو لیسر چر یعنی نئی تحقیقات

میں لکھا ہو اس کا خیال ہو کہ بائبل کے اس قدر خدا میں قرآن شریف کے اندر بھیجے دوسے ہیں کہ ضرور ہو کہ یہی کہ صلعم نے اس کتاب

کو چھڑ کر دوسری صفحہ میں کے نوٹ اپنے پاس رکھ لئے ہوں اور پھر اپنی نوٹوں کو قسماً و قسماً قرآن شریف میں داخل کر دیا ہو جو شخص

لکھے جو سہ کو پڑھ نہیں سکتا وہ نوٹس طرح رکھ سکتا ہو قرآن کریم کے الفاظ اعلیٰ علیہ صاف بتاتے ہیں کہ مخالفین نے بھی

یہ خیال نہیں کیا کہ یہ خود لکھ لیتا اور پڑھتا رہتا ہو بلکہ وہ دوسروں سے لکھو آتا اور پھر وہ دوسروں سے پڑھ کر سنا ہو پس جو من

برو فیہ کے خیال کو توجہ باطل کرتی ہو اور جو اعتراض اس وقت مخالفین نے لیا اس کا جواب یہی کافی ہو کہ جو لوگ کہانیاں اس طرح لکھ

دیتے اور سناتے تھے وہ آنحضرت صلعم پر ایمان کینہ کر لاسکتے تھے اور ایمان بھی تمام دنیا کے مصائب کے مقابلہ میں اس کے کائنات کو

کو اپنی بالخصوص غلاموں کو کشت سے سخت مقام کا تحفہ مشق بنایا گیا اور دوسرا جواب اعلیٰ آیت میں دیا ہو کہ اس قرآن میں ایسی

اسرار کی باتیں ہیں جنہیں انسان نہیں جان سکتا ہیں یہ بنا دینی بات کس طرح ہو سکتی ہو

۲۳۵۵ بازاروں میں چلتے پھرتے سے مراد معاش کھانے کا کام کرنا ہو

ج

انتساب

رسول صلعم خود لکھ پڑھ سکتے تھے

بائبل کے مقابلہ میں

كَانَتْ كُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ۝ لَعْنَةُ مَا لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ لَّنْ كَانَ عَلَىٰ بَنَفٍ وَعَدًا ۱۷

وہ ان کیلئے بدلہ اور انجام کا جو کچھ کہنے کی جگہ پر، لیکن جو چاہئے اس میں جو دوسری چیزیں ہیں، یہ تیرے رب پر آگاہی کے ساتھ

مَسْنُونًا ۝ وَلَوْ يَكْفُرْهُمْ وَلَا يَعْبُدُونَ لَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّهُمْ خَلَّوْا عِبَادِي ۱۸

وہ دوسری چیزیں ہیں جو وہ نہیں سمجھتے کہ ان کو بھی جس کی وہ اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہیں، لیکن ان کی تائید

هُوَ لَا إِيْمَانَهُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا اسْبِغْكَ مَا كَانِ يَتَّبِعِي لَمَّا كَانَ يَتَّبِعُ مَرْدُوكَ ۱۹

گوئیہ کیا تھا یا وہ غور سے بہت گئے کیلئے تو اب کچھ ہمارے لئے یہ نمایاں نہ تھا کہ تیرے ساتھ

مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَعْنَاهُمْ وَأَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ سَوَّاءُ الَّذِينَ كَرُّوا قَوْمًا بَوْرًا ۝ فَقَدْ ۲۰

کامیاب بن گئے لیکن تو نے انہیں امانت کے باپ اور ان کو سامان دیا یا ایک کدوہ ذکر کو بھول گئے اور وہ ایک کدوہ بن گئے

لَكُنْ بُوْكُمُ مَا يَقُولُونَ ۝ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا كَنْزًا ۝ وَمَنْ يَضْلِمُ مَثَلًا لَّنْ قَدْ عَلَا ۲۱

تو اس بات میں مبتلا کیلئے جو کہ تھے جو کہ تم کو نابالغ اور کمزور کر دے اور جو کوئی تم میں سے ظلم کے ہم سے بڑھتا

كِبِيرًا ۝ وَأَوَّلُنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا كَلُومُنَ الطَّعَامِ وَمَسْنُونًا ۲۲

بڑھنے کیلئے اور پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ یقیناً کھانا کھاتے تھے اور ہزاروں میں

الْأَسْوَاقِ وَحَلَّلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۝ أَتَصْبِرُونَ ۝ وَكَانَ لَكُمُ الْبَصِيرُ ۲۳

چلنے پھرنے کے اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کیلئے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا یا کیا تم صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہے

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

وَيَوْمَ تَشْقَى السَّمَاءُ بِالنَّعَامِ وَنَزَلَ الْمَلَائِكَةُ نَزِيرًا ۝ أَلَمْ أَكُ يَوْمَئِذٍ بِالْحَقِّ ۝ ۲۷

اور جس دن آسمان کا فوجی اور فرشتے آسمان سے جائینگے اور نازل ہوں گا اور فرشتے آسمان سے آسمان کو نازل ہوں گے اور میں اس وقت بالحق

لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ الْكَافِرُونَ عَصِيًّا ۝ وَيَوْمَ يَعْزِلُ الْعَرْشُ عَلَیْهِ ۝ ۲۸

حق پر اور وہ دن کا فوجی پرست ہوگا ۲۳۶۸ اور جس دن عرش اپنے دونوں اُتارے گا

يَقُولُ لِيَأْتِنِي أَخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَيَأْتِيَنِي لَمْ أَخُذْ فُلَانًا ۝ ۲۹

کہے گا اسے کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ۲۳۶۹ اور میں اس وقت کاش میں نے فلاں کو

خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۝ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ ۝ ۳۰

دشمن ہوتا ۲۳۷۰ اس نے مجھے دُور سے ہٹا دیا اسکے بعد کہ وہ میرے پاس آیا تھا اور شیطان (آخر) انسان کے ساتھ

خُنُوءًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي أَخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝ ۳۱

چھڑ دیتا ہے ۲۳۷۱ اور رسول نے کہا اسے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھڑی ہوئی چیز کی طرح (قرآن دیا مٹا دیا)

۲۳۷۲ تَشْقَى اصل میں تَشْقَى ہو اور شَقَّ الحَجْرُ اور اَشْقَى صبح کے طلوع پر چلا جاتا ہوں اور آسمان کے بادلوں سے پھٹ پڑے

تَشْقَى

سے مراد بادلوں کا ٹکڑا ہوا چھٹا ہوا ہے

یوم فرقان کی پیشگوئی

اس میں جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ بادلوں کا ٹکڑا ہونا اور فرشتوں کا نزول اس جنگ میں ہونے لگا اور یہودیوں نے بھی کہا ہے۔ یوم الفرقان یوم التقی الجمع والافتال ۱۴۱۰ اور گو غفرین اس کو قیامت پر لگائے ہیں لیکن آگے آیت ۲۳۷۳ میں اور اس کے بعد جانِ عالم کے اُتارنے کا ارکان کو دوست بنانے وغیرہ کا ذکر ہوا ہے اور جنگ بدر کا یہی ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیات جنگ بدر کے متعلق ہی ہیں جو مذہبوں کیلئے یوم فرقان تھی کیونکہ اس دن انکی طاقت توڑ دی گئی ہے

۲۳۷۴ یَوْمَئِذٍ لَيَأْتِيَنِي لَمْ أَخُذْ فُلَانًا ۝ ۲۳۷۵ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۝ ۲۳۷۶ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خُنُوءًا ۝ ۲۳۷۷ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي أَخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝ ۲۳۷۸

عَصَا اب

یہ آیتیں غلطی سے عسیر اور اس دن کے متعلق فرمائی ہیں

۲۳۷۹ بعض الظالمین علیٰ یوم غصص کیلئے دیکھو لُغَت اور اُتارنے سے مراد اٹھارہ نعمت ہے کیونکہ ہر آیت کے تحت لوگ ایسا کر رہے ہیں (۲) آیت پر یہ میں نے خدا داد عطا ہے

مفسرین نے یہاں ظالم سے مراد عقوبت بنی امیہ کو لیا ہے اور انکی آیت میں نازلانے سے مراد یمنی بن حنفیہ ۱۵۰۵ اور یہ واقعہ لکھا ہے کہ حنفیہ بن ابی بن خلف کے کہنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پر حق کیلئے تیار ہو گیا تھا بعد کے دن قیدیوں میں پکڑ لیا اور قتل کیا گیا اور بن عباس سے اور کئی اوروں سے یہ آیت ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیات جنگ بدر کے متعلق ہیں اور آیت ۲۳۷۹ میں شیطان سے مراد وہی گمراہ کنیوالا دوست ہے

۲۳۸۰ یہاں تو میرے مراد کفار قوم ہیں کیونکہ اکثر حصہ قوم کا ہے پر تھا پہلی آیت میں بھی انکی کا ذکر ہوا اور انکی بھی جو بڑے کا ذکر

وَقَوْمٌ نَوْجٌ لِّتِلْكَ اَبْوَالِ الرَّسْلِ اَعْرِقْتُمْ وَجَعَلْتُمْ لِلنَّاسِ اِيَةً وَلَعَدْتُمْ نَا ۳۷

اور فوج کی طرف سے جب رسولوں کو جھٹلایا جس نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں لوگوں کیلئے نشان بنایا اور ہم نے ظالموں کیلئے

لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ وَعَلَا اَوْ مُوَدَّا وَاصْبِحْ لِرَبِّ قُرُونًا يِّنْ ذَلِكَ ۳۸

اور ظالموں کے عذاب تیار کیا ہے اور عداوت اور دشمنی والوں کو اور اس کے دو بیان بہت سے سنائیں

كَثِيْرًا ۚ وَكَلَّا ضَرَبْنَاهُ اَلْاَمْتَالَ وَكَلَّا تَبَرَّنَا تَبِيْرًا ۚ وَلَقَدْ اَنۡوَعْنَا الْقُرَيۡهَ ۳۹

کو بڑھایا، اور جی کیلئے بہت سے نشانیں بیان کیں اور جی کیلئے طاقت کو بڑھایا اور یقیناً وہ اس بات پر غصہ تھا کہ

اَلرِّقُّ اُطِرَتْ مَطَرُ السَّوۡءِ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُوْنَهَا ۚ بَلْ كَاۡنُوْا لَا يَرُوْنَ شُورًا ۴۰

جس پر تیار بنے ہوا کیا کیا وہ اسے نہیں دیکھتے ہوں بلکہ وہ دوبارہ جی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے۔

وَاِذَا رَاوْهُ اِنْ يَّتَّخِذُ وَنۡكَ اَلَا هُرُوْدًا هٰذَا الَّذِيۡ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۴۱

اور جب تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے ہر طرف ہنسی مانتے ہیں کیا یہ وہ ہے جسے اللہ نے رسول بنایا اور

اِنْ كَاۡدِلِيْضُنَا عَنْ اَلِهِيۡنَا اَلَا اَنْ صَبَرْنَا عَلَيۡهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حٰلِيۡنَ ۚ ۴۲

قریب تھا کہ وہ ہیں ہمارے معبودوں سے ہٹا دیتا اگر ہم نے اپنے آپ کو ہر طرف نہ رکھا ہوتا اور وہ جان لیگے جب عذاب

اَلْعَذَابُ مِنْ اَضَلِّ سَبِيْلًا ۚ اٰتَيْتَ مِنْ تَحۡتِ اَلِهٰهٖ كَهۡوَةً ۚ فَانۡتَ تَكُوْنُ عَلَيۡهَا كِيۡلًا ۴۳

دیکھتے کہ ان سے گرا رہا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا آج تو کیا تو سے پہنچان ہر سنا کر ہے

۲۳۷۲۔ احباب اللہ۔ دقت ایک طوفانی کا نام ہے اور دقت اصل میں تھوڑا اثر ہے جو کسی چیز میں موجود ہو اور دقت اللہ کے

کے معنی ہیں ہریت کر دہن کیا گیا دفن، تغایر میں مختلف، قال ہیں بعض کہتے ہیں خود میں سے ہے بعض اسے جامعہ کہ ایک بات ہے یا نہیں۔

بعض کہتے ہیں انہوں نے اپنے ہی کو ایک کنوئیں میں گرا دیا تھا جس کا نام دقت تھا، ابن جریر نے ذی قول کو ترجیح دیتے ہیں کہ یہ

دقت نام عرب میں ہر ایک کھردھی ہوئی جگہ کنوئیں کو کہا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ اپنے سے دم پر اور جو منہ ان پر پڑا گیا وہ پتھروں کی بادشہی جڑا نش نشان ہاڑے ہوئی ۲۳۷۴

۲۳۷۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کے دھکا کا اثر کیا تھا، اس قدر حفظ کہ بت پرستوں کی ہر منزل تو کر دیا بلکہ دشمنان سے ملنا

نے اپنے بڑے کو نہ چھڑا یہ بھی معلوم ہوا کہ کس قسم کا خطرناک عقیدہ بت پرستی کا ان میں مروج تھا۔

۲۳۷۶۔ بیان تو کھانا ہر کار معلوم ہیں انہوں نے اپنی خواہش کو معبود بنایا ہوا کہ وہ بت کی خدائی تو ٹوٹ چکی ہو لیکن توحید کی تعلیم میں

ایک نہایت ہی لطیف اصول بیان کیا ہے اور بتا دیا کہ شرک یا بت پرستی میں نہیں کر سچو کہ یا ہر اول کو یا اور چند لوگوں کو یا بعض

اشنان کو خدا مانا جائے بلکہ یہی شرک ہے کہ انسان اپنی حرص و ہوا کے اتباع میں کسی حق بات کی پروا نہ کرے کہ اسے اللہ نے ہدایت

احباب اللہ

عرب کی بت پرستی

انتخاب حرم و ہوا کا شرک

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ شُغْرًا ۚ

ادہ دہی ہے جس نے تمہارے لئے راستہ کو پروہ اور نیند کو (موجب) آرام بنایا اور دن کو آٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ ۲۳۸

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا لِّبَنِي إِدْرِيسَ إِذِ انزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۝۸

اور یہی سچ ہوا تو کہ اس نئی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر سمجھا ہو اور ہم ادھر سے پاک کر نوالا پانی آتا ہے

طهوراً لئلا يلهي به بلدة ممتنة وسقيته فما خفنا علما وأنا سبي ٢٩

۲۳۸۱ میں تاکہ ہم اسکے ساتھ مردہ شہر کو زندہ کریں اور ان میں سے جو ہم نے پیدا کئے ہیں بہت سے چار پائیں اور بڑے گنواے

كَثِيرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيهِ لَكُم مَّا لَيْدٌ لَّزُوا ۖ وَآبَى الْآثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفْرًا ۝ ٥٠

پیش ۴۳۸۶ اور ہرے اسے ان کے درمیان طبع طرح کے پیروں میں بیان کیا ہوتا کہ وہ طبیعت حاصل کریں گریٹ کو ٹو ٹوٹا غنائی کچھ سنگونیر

۲۳۸۔ سبب اتنا۔ حقیقت کے اصل معنی کاٹنا ہے ۱۹۲۱ء و حقیقات سے مراد ہر قطع عمل (غ)۔

[illegible]

۱۸۳۱ء جلوسا ادا دیا کہنے کو کچھ ۱۲۹ روپے دیا وہاں دھوڑ و مصد بھی ہو سکتا تھا اور اس چیز کا نام بھی ہو سکتا ہے جس کے ساتھ دوسری چیز کو لایا جائے اور صفت بھی اور بعض کے نزدیک جلوسہ بھی مٹھو پر اور اسے خاف سے دست پر کر کاٹھا مٹھ پر کر ایک جس کی حالت دوسرے کو پہنچے جیسے کپڑا دوسرا دھجن کی حالت دوسرے کو پہنچے کی یاں جلوسہ اس میں سی پی (خ) و مقیم دھم شہر یا جلوسا (۱۸۳۱ء) ۲۲۰ +

چراؤں کے بھیجے میں یہ اشارہ ہر کہ پہلے اس کا اثر ٹھہرا، پھر معلوم ہوتا ہے اور پھر زندگی کا بارش ہوتی ہے تو وہ شہرچہ ٹھٹھا ہر مہیا کہ لکھی تہ میں ہر اور یہاں عجب کے روحانی آدمیوں کے اُٹھنے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اسی کے یہاں عالم طوطا فرمایا کہ آسانی دہی کا بارش سے ہر شہر کی پلید ہاں اور ہر روحانی جس میں روح پانی ہر شہر کی غلاف کو نکال دے اور کہتا ہے +

۲۳۸۲ انا مہی یا حیاضان یا اُمّی کی جمع ہو اور عجب کے مردہ ملک کے زہرہ کرنے کے بعد پھر چار پاویں اور انسانوں کے اسے ملانے میں یہ اشارہ ہو کہ دنیا کی دوسری قوم کو بھی یہ پیغامِ اسلامی وضاحت آیت اہل میں کی ہو۔

اور مطلب یہ کہ اس فرق کے ذریعہ کے جو انتساب عظیم آئمہ الکرامہ صرح علیہ کے یہاں سے بیان کیا ہو۔ یہاں بھی دو مختلف پیرائے اختیار کئے ہیں پہلے طعن آفتاب کے رنگ میں پھر بارش کے نزل کے رنگ میں۔

۵۲ وَلَوْ شِئْنَا لَبعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ۚ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جَدًّا

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شہر میں ایک ڈرنا دینا بلا سمجھتے ۲۳۸۲ سو کافروں کی بات نہ ان اور اس فرقہ کے ساتھ (یعنی اچھا کر)

۵۳ كِبِيرًا ۚ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْخُحُوفَ هَذَا عَزَبَ قُرَاتٌ وَهَذَا لِمَنْ لَجَّ لَجَاجًا ۚ وَ

بڑا چاؤ دے گا ۲۳۸۳ اور جس کی قبر سے دور باغی ہو ہیں یہ میٹھا ہو بہت میٹھا اور وہ کھادی ہو بہت کھادی اور

۵۴ جَلَّ بَيْنَهُمَا بَرْحًا وَجَحْرًا فَخُورًا ۚ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

ان دونوں کے درمیان ایک آبی دریا ایک حائل ہوئی روکنا دے گا ۲۳۸۴ اور جس کی قبر سے پانی سے انسان کو پیدا کیا

۲۳۸۲ شروع سورت میں فرمایا تھا کہ قرآن اسلئے اتنا داری کہ سب قوموں کیلئے انحضرت معلوم پذیر ہوں اور یہاں فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو ہر شہر میں ایک ایک نذیر آکرتے تو مطلب یہ ہے کہ باری شہیت نہ تھی بلکہ ارادہ ہی تھا کہ بالآخر تمام قوموں کیلئے ایک ہی نذیر ہو اور اس کی وجہ ظاہر ہو تاکہ نسل انسانی میں وحدت پھیلے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تسلسل مضمون قرآن شریف میں سطح چلتا رہو ۛ

۲۳۸۳ یہاں پہلے میں خیر قرآن کی طرف ہونا ہوا عباس سے اہل اسلام کی طرف ہونا ابن زید سے مروی ہے (۵۴) اور اول سورہ کی کہ نہ قرآن شریف کا ہی ذکر ہو بھی ہے اور قرآن شریف کی طرف خیر یہ اس کا پہلے ذکر کرنے کے بھی وجہ اس کی غلط اور شہرت کے آئی ہو جیسے انا انزلناک فی لیلۃ القدر والقدۃ ۹۱ یا ان علینا جمہ وقہ انہ (القبۃ - ۱۷) اور یہاں قرآن کریم کے ذریعہ سے حق پھیلانے کا جاوید کبر کے نام سے سرسرم کیا ہے کہ نام بھی جمل اور بڑا چاؤ دے گا ہر وقت قائم رہتا کہ اور چاؤ دینے کی ضرورت کبھی کبھی پیش آتی ہو ۛ

۲۳۸۴ مہاج - مہاج کی اصل غلط ہے یعنی غلا دینا اور اسی سے ہر فامہا مہاج (۵۵) یعنی جس میں التباس اور اختلاط واقع ہو گیا ہے (۵۵) اور مہاجان چھوڑنا مٹی ہو کا نہیں الیہا وقت والہم جان والموت (۵۸) اور مہاج من نار (الرحمن - ۱۵) مہاج سے مراد غلط متعلقہ رہنا اور مہاج الہا بقہ کے معنی ہیں جاؤ کہ چڑھاؤ میں چھڑو یا تاکہ وہ چسے اور مہاج کے معنی اچھا بھی ہیں یعنی جاسی کر دینا اور یہاں دونوں معنی کئے گئے ہیں یعنی غلا دیا اور جاری کیا یا چلا یا دل ۛ

۵۴ فہات - بہت میٹھا پانی کو کہتے ہیں جسطرح اچھا چمکت کھادی کو ۛ

دریاؤں کا پانی میٹھا ہوتا ہے اور سمندر کا کھادی پس دور یا ایک میٹھا ایک کھادی جو باہر ملتے بھی ہیں ان کے درمیان روک بھی ہو اس طرح ہمیں کہ دریاؤں کا پانی سمندر میں جاملتا ہو یا پس وہ کھادی جو اوریہ میں ہے اور پھر اسی سمندر کا پانی اڑ کر خشکی پر رہتا ہے اور اس سے دیا بنے ہیں مگر سمندر کا کھادی پن ان میں نہیں آتا یہ ان کے درمیان برف اور بھجرو اور اشارہ یہاں جہاں دور دوری کے شہر ہوں کی طرف ہو دنیا پر گرنا ہو اس کی حالت یہی ہوتی ہے جیسے کھادی کا پانی چنے دانوں کی کہ وہ پاس کیا اور بڑھا آتا ہے اور جو رعایت کے چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرتا ہے تو ان کی خیریں تکوین پیدا کرتی ہے اور اس کو اطمینان قلب میرا آتا ہے کہ غلاب دنیا کو اطمینان قلب نہیں ملتا ۛ

جاوید کبر کیا ہو

مہاج

مہاجان مہاج

فہات اچھا

میٹھا اور کھادی دیا

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَجِهَةً لِّأَوَّلِيهِ ۝ وَلِعَبْدُؤُنْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا

چرا سے نسب اور سبب (دعا) بنایا اور تیرا وہ قدرت والا ہے ۲۳۸۸ اور اسے کچھ مردوں کی عبادت کہتے ہیں جو

لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

انہیں نفع نہیں دیتا اور نہ ہی انہیں نقصان پہنچاتا ہے اور کافر اپنے رب کے خلاف (دور مردوں کا مددگار بننا ہی ۲۳۸۹ اور ہم نے تجھے صرف نبی

مُتَّبِعًا وَذُرِّيَّتًا ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ

شیفہ والا اور ذریعہ (ان کا) بھیجا ہے کہ میں تم سے اس کچھ نہیں مانگتا جس سے اس کے کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ

سَبِيلًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَىٰ بِهِ بُدُوءَ

اختیار کی اور زندہ (خدا) پر بھروسہ کرو جو مرنا نہیں اور اس کی حمد کرنا ہر اس کے کہ وہ اپنے بندوں کے قصور سے بچے

عِبَادِهِ خَيْرٌ ۚ وَالَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ

رہے کو کا ہے ۲۳۹۰ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور کچھ ان کے درمیان ہے

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَىٰ الْعَرْشِ الرَّحْمٰنُ فَسَلِّ بِهٖ خَيْرًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

پیدا کیا پھر وہ عرش پر قابض ہو ۲۳۹۱ بے شمار رحم والا سو اس سوال کر جس سے خبردار ہو ۲۳۹۲ اور جب انہیں کہا جاوے

السُّجْدِ السُّجْدِ أَلَّا تَرْكَنُوا إِلَىٰ أَصْنَابِكُمْ وَلَٰكِن يَّرِثُنَا وَإِنَّ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمَرْجِعُكُمْ فَأَسْمِعُوا

۲۳۹۰ کہ جن کو سجدہ کر کہتے ہیں اور مرنے لگے ۲۳۹۱ کیا ہم اسے سجدہ کریں کیونکہ تم کہہ رہے ہو کہ اسے نہیں نفرت میں پڑھایا

۲۳۸۸ نسب اور جھیل۔ نسب بھی قرابت ہے اور جھیل بھی مگر نسب آباؤ امین مردوں کی طرف سے ہے اور جھیل عورت کی طرف سے ۲۳۸۹

۲۳۸۹ ذوالنسب اور ذوالجھیل۔ ذوالنسب اور ذوالجھیل کے یہ الفاظ اس کے استعمال کے لئے کہ ان کے پہلے یہ لفظ بھی اشارہ ہو رہا

۲۳۸۹ ظاہر۔ ظاہر ہے کہ معنی میں ہے اس کی مدد کی اور ظاہر ہے کہ معنی مردوں کا ہے ۲۳۸۹ ظاہر ہے کہ معنی مردوں کا ہے ۲۳۸۹

۲۳۸۹ وان تظاہر اعلیہ (۲۳۸۹) فلا تكون ظہیرا لِّلْكَافِرِينَ وَالْقَصَصُ ۹۹ وَالْمَثَلَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (۲۳۸۹)

۲۳۸۹ اور یہاں ظہیر سے مراد ہے شیطان کا مددگار اور بعض نے ظہیر کے معنی مظہر دیا ہے کہ جس میں اپنے رب کے سامنے ذلیل ہو گیا ہے

۲۳۸۹ کے کچھ مجھ کو دیا ہے ۲۳۸۹

۲۳۸۹ فاسئل بہ خیرا کے معنی کے ہیں فاسئل بالرحمن خیرا (ج) یعنی جن سے سوال کر جو اپنی خلق سے خیر دے

۲۳۸۹ بہ غیر جن کی طرف جاتی ہے ۱۰ اور یہ سوال کس سے مراد حاجات کا مانگنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی یاد رکھنا ہے کہ اس میں

۲۳۸۹ فرمایا تو کہ علی اللہ لا یحیو ولا یموت اور یہاں بھی بتایا ہے کہ مخلوق کا خیال مت کر کہ کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگ ۲۳۸۹

۲۳۸۹ انما بالرحمن کہنا تمنا ہے کہ جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ کو کہا ما رب العالمین (الاشعرا) اور یہ بعض

مع

السُّجْدِ

نسب۔ جھیل

ظاہر۔ ظہیر

۱۶
غیر ملکی انقلاب

٤١ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ رُجُومًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِي
٤٢

وہ ذاتِ ابلیس پر جس نے آسمان میں سناہنے اور اس میں سوچ اور دشمنی کرنے والا غاغر بنایا ۲۳۹ اور وہی ہے

٢٣ جَلَّ الْبَيْلُ وَالنَّهَارُ خُفَّةٌ لِّسَنِ الرَّادِّانِ يَذْكُرُوا أَوَّارَادَ شُكْرًا ۝ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

جس نے دن اور رات کو ایک دوسرے کے چہرے آئینہ لٹایا اس کیلئے جو چاہتا ہے کہ ضیوتِ عالم کو یہ یاغلوگ زور کا زادہ کرے اور گن گنندہ

الَّذِينَ يَشُونَ عَلَى الْاَرْضِ هُوَاْ ذَا خُلَاجَةً لِّمُجْرِمُوْنَ ۚ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

وہ ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام ۲۳۹۳

مفسرین نے لکھ دیا کہ انہوں نے مسیلہ کتاب کو مراد لیا ہے جو حق یا امر کہتا تھا تو یہ صحیح نہیں اسلئے کہ یہ سورت کی ہے اور اسلئے کہ
کا واقعہ بہت بعد کا ہے ۛ

۱۹۱۱ء سماجی چارنگ کو کہتے ہیں، اور پھر روشنی دینے والی چیز کو بولاجاؤ، اور جعل الشمس سماج (فوج ۱۶) (۲۰) سماج اور سوج دن کا سربلے ہو، اور حدیث میں ہے کہ سماج اھل الخیۃ یعنی عمرانی حست کے سوج ہیں، کیونکہ انکا اسلام میں داخل ہونے سے خوف یا ناروا لوگوں سے اسلام کو ظاہر کیا اور اپنے سربلے کام دیا۔ اور سماج کے معنی بھی سچی ہیں، وجعلنا سماجاً وھاداً النبیۃ (۱۰) وادعی الی اللہ بأذنتہ وھما احابنا (۱۱) (الاحزاب ۳۶) (۱۲) دل) ۱۰

سہا جہا (النبأ ۳۰) ودا عیالی اللہ بادۃ وسہا جہا مبعدا الاحواب (۳۶) و (۵) +
 قہا چاند کو کہا جاتا ہے جب وہ حالت استیلا میں ہو اور یہ تیسری راگت بعد ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اسلئے کہ کوہ مشرق
 و شام کو ایکو تیار (قہا) قہا کا معنی میں خدا عظمیٰ (ع) اور حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا اور فرمایا **ہجھان** قہا
 قہا کا معنی میں نہایت سفید رنگ (ہجھان و قو قو) اور چاند کو پہلی دورا توں میں اور آخری دورا توں میں **ہلال** کہا جاتا ہے
 اور اس کے سوائے اقی میں قہا (۶) +

جس خدا سے روشنی سینہ واسطہ اجرام اس عالم ظاہری میں بنائے ہیں اسی سے عالم روحانی میں بھی روشنی دینے والے بنائے
 اعدائے کی طرف یہاں اشارہ ہے کہ آپ کو آگے دیکھنا اور اللہ کا نام سنا کر اس میں صلہ حاصل کر لیں یہ آپ کو آگے اور
 اصحاب رسول کو جہنم حدیث میں کہا ہے اور اھلبائی کا لفظ معنی سارے اوقاف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے کہ اس آیت میں شانہ
 ہر والہ شمس وضحاہ والفقہ والظہار اور قہر آپ کو اس لحاظ سے کہنا گیا ہے کہ آپ کا ہر نور نور خدا سے ہے ذرا ہی روشنی اس
 کے کہ آپ کی روشنی دیکھنا ہے ستارہ ہر کل عالم پر محیط ہو گئی۔ اور یہ آیت میں انقلاب کیلئے بطور تشبیہ کی ذکر کرتے ہیں کہ

۲۷۹ خلیفہ اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ وہ سب کے پیچھے آئے، دغا و دھوکہ خلیفہ نمازات کو رہ جائے اسے دیکھ کر خلیفہ پر ہار کرے، یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے و برائے میں نکلیں اور اللہ کے سامنے عبادت کیلئے بیشتر حصہ عبادت کرات میں ہی آجائے۔

۲۳۹۹ - سلام بخن سلامتی بود عقل و خرد و نفس و عین و جسم تم سے سلامتی چاہتے ہیں اور یہ سلام صفت بود و مطلب سلام
ہو سلامتی کا قول یعنی اصلاح کی بات یا اچھی بات ۛ

اس آیت سے لیکر آئینک صحابہ یعنی اللہ علیہم السلام کا نقشہ کھینچا جو اور یہ کہ کا آخری زمانہ جو اور دین کی بنیادیں ہیں اور ان آیات میں یہ بتایا جو کہ چند سال کے اندر اس ملک کے اندر جو کہ انسانوں کی حالت چار پاؤں کی کسی قسمی بنی کریم مصمم کی تھی تھی۔ اور ان کے ان کر کے آیت پاک نے کتنا بڑا انقلاب پیدا کر دیا۔ اور ہر ایک کی جو اس کی گئی جو وہ کسی پہلی ہی کے مقابل پر ہو تھی۔

وَالَّذِينَ يَبَيِّنُونَ لَهُمْ سُبُلَ دِينِهِمْ ۖ وَقِيمَا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ إِنَّمَا أَعْرِضْنَا

اور وہ جرات بسر کرتے ہیں اس حال میں کہ اپنے بچے کی گھبراہٹ کو ختم نہ ہوں اور کھڑے ہوں۔ اور وہ جانتے ہیں اسے ہمارے ہم سے افریقہ کا

عَذَابُ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

عذاب پھیر دے کیونکہ اس کا عذاب جہنم جانیوالا ہے بیشک وہ بڑی قراکھ اور شہر کی جگہ ہے اور

الَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝

११९०

وہ جب بچہ کرتے ہیں نہ بچا بچہ کرتے ہیں اور نہ (موقعہ برائے) کرتے ہیں اور (نہا خراج) اس (وہ حالت) کے درمیان اقبال پر،

تنبیہ: روش کی جلد
انکسار
جہالت کی جگہ سدا

عرب میں ہر مہینے میں دو جنس پڑھ کر کیا تھا اصل ان کا انکساری سے چند روز اور یہ انکی پہلی شکرانہ روش کے مقابل پر جب ہر ایک کے حقوق کو پامال کرنا تھا تو پھر کیا ہر ماہ حائل انہیں کبھی بات کہیں نہ وہ سوچا کہ جواب برائی سے نہیں دیتے بلکہ جالت کے مقابل میں سوت رومی اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا یہ فخر تھا کہ جالت کے مقابل پر اور زیادہ جالت دکھاتے تھے جیسا کہ شمس نے ظاہر فرمایا لیکن اہل حدیث نے انھیں غفلت میں مبتلا کر دیا اور عباد الرحمن کا لفظ بیان اس اشارہ کیلئے استعمال فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رحمانیت سے ایسا بھی کر دیا کہ انہیں اس مقام پر پہنچایا اور نہ اپنی سعی سے وہ کبھی غرور کر سکتے تھے۔

شیرازی و ریاضی
کتابت است

۳۹۹، اہل عرب راتوں کو شراب پینے کی بجائے صرف کھاتے جس طرح اہل یورپ آج کرتے ہیں یہ فسرانہ کہ تعلیم کا ارتقاء کہ صرف راتوں کی عیاشی کو چھوڑ کر دیکھ جائیں، اب عبادت الہی میں صرف ہوسے لگیں۔ کھانا بڑا انقلاب ہو گیا تھا یورپ میں اہل اور سینا اور تھیسفیر کو دور کر کے وہ انہیں تھیسفیر کے بنائے کا خیال دل میں لاسکتا ہو ہی وہ مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں لکے دکھایا۔ اس سے بڑھ کر کاش شخص کے منہ پر شراب پلانے کا کیا شیوہ ہو سکتا جو وہ شراب پیکر عیاشی کرتے تھے اور شراب اور عیاشی چھوڑ کر محبت الہی کی ایسی شراب پلائی اور سوئے تھم پر ہم شہما بواہلو را کہ ساری ساری رات عبادت الہی میں صرف کرتے تھے کہاں سے کہاں پہنچا جا۔

معاصی میں خچ کرے
بجایا طاعت میں خچ
کرنا سکھایا

۲۳۹۹ اسراف حاصی میں خچ کرنا، غنما طاعت میں خچ کرنے سے رکنا قوام وسطیٰ (د) اس کے قوام یہ ہے کہ ائمہ نقابی کی طاعت میں خچ کرے اور اس کے تمام میں خچ کرنے سے رک جائے پہلی حالت یہ تھی کہ کیا رسوم دروچ میں۔ نمونہ کیلئے عیاشی میں سب کچھ کی ناسدی تھے۔ بیکسوں غریبوں پر نیک کاموں میں جہاں نام نہ نہ رکھ کر تھے۔ آج بھی مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ غریب آدمی جو رسم دروچ کے ماتحت اور نمونہ کیلئے خچ کرے کہ گستاخ کے مکان اور جائے دروچ سپر لیکسی امریکی خچ کرنا ایسے امیر آدمی سے فی سبیل اللہ خچ کرے کیلئے کہ جہاں نمونہ ہو تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے جو کچھ کوئی غریب آدمی نہیں۔ مال کو خچ جوتا ہے اس خچ کو حالت اعتدالی میں لانا ہی سب سے مشکل کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدس ہے اس خوبی کو پسند کر کے قوم کی طاقت کو برحق لگایا۔

۸۸ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

اور وہ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو جسے اللہ حرام کیا ہو قتل نہیں کرتے سوائے اس کے کہ انسانی

۶۶ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ

اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے وہ اپنے گناہ کی سزا پائے گا ۲۳۹۶ اس کیلئے تیس سال کا دن و چند عذاب ہو گا اور

۷۰ يَخْلُدُ فِيهَا مُتَمَرَّةً ۚ إِنَّ الْأَنْتَابَ لَمَنْزِعٍ عَلَى الْأَصْلَاحِ ۚ وَالَّذِي يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

وہ اس میں دیر تک ہر گز گرجے نہ تو یہ کی اور پان لایا اور اچھے عمل کا راتو ایسے لوگوں کی راہنمائی کرے گا ان کی بدیہیوں میں بدلے گا

۷۱ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝

اور جو توبہ کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۳۹۷ اور جو توبہ کرتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف (واپس آجائے) اور جو گناہ کرتا ہو پھر توبہ کرے

اثام

۲۳۹۶ اور اس کے ایک حصہ میں ہیں مثلاً اور یہاں عذاب کو اثام کہا ہوا اسلئے کہ اس کی وجہ سے عذاب آتا ہو اور یہ بھی

معنی ہو سکتے ہیں کہ ان باتوں کا ارتکاب دوسرے گناہوں کے ارتکاب میں جتنے کرے گا دفع ۱۰ اور اثام یعنی عقوبت یا جنتی انعام (۱) کا نام

ہیساں ان میں باتوں کا ذکر کیا ہوا جن میں عرب سے پہلے ہلکا ہوتا تھا اور جن کی وجہ سے وہ نہایت ذلت کی حالت میں گئے ہوتے

تھے یعنی شرک قتل زنا و شرک کی حالت تو یہ تھی کہ ان کے لئے چھروں و دستوں کا زور نہ تھا کہ یہ پریش کرتے اور بت پرستی کی تو کوئی انتہا

ہی نہ تھی ہر قبیلہ اپنا پیغمبر بت رکھتا تھا۔ تین سو ساٹھ بت غارت گری میں رکھے ہوئے تھے۔ کوئی کام نہ کرتے تھے جب تک مال نہ ملے

تھے۔ اس کی بجائے کسی قید بیچنے کی کسی چیز کو خدا کا شریک نہ چھڑا بلکہ آدمی مرتبہ کمال توحید کا کھدھر دھوا کے اتباع سے الٹا

نیکوئی کے لئے لڑا یہ توحید کی آگ ان کے سینوں میں ابھی مشتعل ہوئی کہ اس کے پھیلنے کیلئے دین کے کناروں تک پہنچے اور کوئی تعریف

خدا کی راہ میں انہیں تعلیف معلوم نہ ہوئی۔ عقل کی یہ حالت تھی کہ انسان کی زندگی کی قدرچڑیا کے برابر بھی نہ تھی۔ اسلئے انے باتوں پر

ایک دوسرے کو قتل کر دینا سمری کام تھا۔ ذرا ذرا بات پر قتل میں باہم جنگ چھڑتی تو سالہا سال تک ختم نہ ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے انقباض قدسی نے اس بلا سے نجات دی۔ زنا کی کثرت کی یہ حالت تھی کہ علانیہ شرعوں میں زنا کرنے پر فرما کر آدھ زنا دم کے ننگے

تعلقات کو شرعوں میں غور سے بیان کرتے جس طرح آج بلی بوجھ بجائے شرعوں کے تصویروں میں انہیں نما پر کرتے ہیں اور فقرے ایسی تصویر

سے اپنے کھونکوں کو سمجھتے ہیں اسی طرح اہل عرب فتنہ شرعوں سے اپنی مجلسوں کی رذقی بڑھاتے تھے اس تو م کو درست کرنا اور اس

ہی تھا جب آج تک شخص اہل دین سے زیادہ زنا کاری چھڑا کر ان میں وہ قوت پیدا کر دے کہ دوسرے کی بلی کی طوف نثار اٹھا کر بھی نہ کھیر

یہ وہ کام تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے کیا گیا

۲۳۹۷ برائے لوگوں کی نیکیوں میں بدل دینے سے کیا مراد ہے؟ یہ انہیں کہ اگر ایک شخص بچے زنا کرنا دے تو توبہ سے زنا کی جگہ عبادت تک

لی جاتی ہو تو بعض لوگوں نے یہ معنی بھی کر لئے ہیں مگر ظاہر ہے کہ یہ کسی صورت میں دوست نہیں۔ حدیثات سے مراد یہاں جو بھی کی تھیں

یا ظاہر یہ حدیثات سے مراد ان کی قوتیں یا ظاہر یہ (۱) اور مطلب یہ ہے کہ توبہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کی جگہ نئی کی طاعت پیدا ہو جاتی

اور یہ غفلت انسانی کا اتفاق تھا جو کہ جس طرح وہ اپنے آپ کو لگاتے وہی خیالات اس پر غالب آتے شروع ہو جاتے ہیں +

شرک قتل زنا و شرک
باجہت اور بعض دیگر
پیدا کرنا

ہرگز نہ لائیں اور نہ
حدیثات اور نہ
حدیثات اور نہ

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا بِالْعُقُورِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ لَا يُدْعَوْنَ إِلَىٰ جَيْدٍ مِّنْهُم ۚ

اور وہ جو جھوٹ گواہی نہیں دیتے اور جب لغو پر گواہی دے تو ان کے لیے سب سے بڑا گناہ ہے اور وہ کو بی بی بی کے رب کی پستی سے بچنے کے لیے

لَمْ يَخْرُوْا عَلَيْهَا مُطَاعًا وَعِيًّا ۚ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَدْوَارِنَا

تو ان پر جبر وادانہ ہے جو کہ نہیں کرتے اور وہ جو کہتے ہیں اے ہاں سے رب ہمیں اپنی بیسیوں سے اور اپنی

ذُرِّيَّتِنَا نَقْرَةً أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِمَن يَكُونُ الْغُرَفَتَيْنِ لِمَا مَاءٍ ۚ أُولَٰئِكَ يَجْزَوْنَ الْغُرَفَتَيْنِ

اور اسے آنکھوں کی راحت عطا فرما اور ہمیں تنقید کا امام بنا ۲۳۹۹ نہیں بلکہ مقام بلایا جائیگا اس کے کہ انہیں

صَبَرُوا وَيُلْقُونَ فِيهَا سَحِيحَةً وَسَلَامًا ۚ خُلِدَ الَّذِينَ فِيهَا حَسَنَتٌ مُّسْتَقَرًّا

صبر کیا اور اس میں انہیں دعا اور سلامتی ملے گی اسی میں رہیں گے اچھی قرار گاہ اور ٹھکانے کی

مُقَامًا ۚ قُلْ مَا يَعْبُورُ بِكُمْ رِبِّيُّ لَوْلَا دَعَاؤُكُمْ فَقَدْ لَازَبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَوَا

جگہ سے کہو یہ رب تمہاری کچھ پروا نہیں کرنا اگر تمہاری دعا نہ ہو تو تم نے جھٹلایا پس اس کی نرا تمہارے لازم حال ہوگی ۲۴۰۰

الرح

جھوٹ کی طرح ہے اور
کچھ غیب کا ہے جس کا

۲۳۹۹ اما دَا بِالْعُقُورِ مَا كُنَّا نَعْلَمُ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ

شغل ہاں سے جس کو تے ساتھ شال نہیں ہوتے دعا، خاص خاص آدمیوں کو چھوڑ کر عام حالت اہل رب کی یہی تھی کہ انہیں جھوٹ کی کچھ پروا نہ تھی۔ وقت ضرورت جو سے معاہدے بھی کر لیتے تھے منافقوں کا کہنا بڑا گرو تھا جو جھوٹ میں تھا کہ اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلاتے تھے انکی جگہ یہی صداقت کی محبت پیدا کی کہ جو روایت صحیح طور پر صحابی کے پہنچ جائے وہ جھوٹی نہیں اور نہ کوئی بیوی اور نہ غفلتوں میں مبتلا قوم کو ایسے مفید کاروں میں لگا یا کہ نہ صرف نیکی میں ہی دنیا کے دہرہ چھوٹے بلکہ ہر قسم کے علوم میں بھی کمال حاصل کیا اور حق کے ساتھ ظلم و ستم کی کو کمال تک پہنچایا ۶

۲۳۹۹ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ

تقا کا ۷ ترجمہ

۲۴۰۰ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ اَلَمْ نَكُنْ بِرَبِّكَ شَهِيدًا ۚ

جہا

یہاں تیار کیا کہ انسان جس قدر اپنا شوق خدا سے پیدا کرتا ہو اسی قدر شوق الٰہی کے نزدیک اس کی عزت ہوتی ہو اور وہ عسوق کو جہاں بھی جاتا ہے حق باطل کی طرف انہیں بلا یا گیا تو انہوں نے تکذیب کی پس جب وہ عزت کے مقام کی طرف نہیں آتے تو زمان کا دل کو پہلو صاف کا آئینہ وہ اگر سو گا۔ اس کے کہ قرآن یہی کہ نیکی کو بلند مقام پر پہنچایا جائے اور بدوں کو جہی کی نرا دیکھائے تاکہ وہ حق میں کھلا فرق نہ کرے اس کے ان کے والوں کی حالت کا ذکر کر کے اور یہ بتا کر کہ وہ کس ذلیل حالت سے نکلے اس کے بلند مقام پر پہنچے جس اب تک میں کا ذکر کیا ہو کہ ان پر سزا آئے گی ۶

کندوں کیلئے زمان

سورة الشعراء مائة وستة وعشرون اية الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم

اشہد انہما رحمہ اللہ بار بار رحم کرنے والے کے نام ہے

اس سورت کا نام الشعراء ہوا اور اس میں گیارہ رکوع اور ۲۲۷ آیتیں ہیں اور اس کا یہ نام اس کے آخری رکوع سے لیا گیا ہے جہاں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی جو جس طرح پہلے انبیاء کو وحی ہوئی اس بات کی تردید کی کہ یہ کہانہ نہ ہو یا شاعر ہی ہو اور بتایا ہو کہ شاعر کی عام حالت کسی بھی طرح کی ہو اسی سبب سے اس کا نام الشعراء ہے۔
پہلے رکوع میں اس بات کا ذکر کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر غم اس وجہ سے تھا کہ لوگ ایمان نہیں لاتے بتایا ہو کہ مسلمانوں کو کایا سب ہو گا اور لوگ اسلام لے آئیں گے اور چکر شروع سورت میں مقطعات میں حضرت موسیٰ کی وحی کی طرف اشارہ کیا گیا تھا اسلئے اسلام کی کامیابی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیکر پھر انبیاء کا ذکر بطور مثال کیا ہو ان میں مقدمہ حضرت موسیٰ کے ذکر کیا ہو اور یہ ذکر دوسرے مرتبہ سے اور چوتھے رکوع میں پلٹتا ہو یا پھر اس وحی میں حضرت ابراہیم کا ذکر ہو کہ نہ کہ وہ حضرت موسیٰ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔ اور ہر دو سلسلے یعنی سلسلہ موسیٰ اور سلسلہ محمدی انیس سے چلتے ہیں اس کے بعد تاریخی ترتیب سے چلتے ہو کہ حضرت نوح کا ساقی میں حضرت ہود کا ٹھوڑی میں حضرت صالح کا۔ نویں میں حضرت لوط کا۔ دسویں میں حضرت شعیب کا ذکر ہے اور گیارہویں رکوع میں بتایا ہو کہ قرآن منجانب اللہ وحی ہو اور یہ کہ ان میں یا شاعر کا کام نہیں ہو سکتا۔

اس سورت اور اس کے بعد کی دو سورتوں کا مضمون قریباً جلتا ہے تیوں میں زیادہ توجہ حضرت موسیٰ کی حالت پر ہے سلسلہ موسیٰ کی طرف دلائی ہو اور گونگہ کنیزوں سورتوں میں کیاں نہیں مگر تیوں میں حضرت موسیٰ کے ذکر کا خاتمہ ذہن کے فرق ہونے پر کیا ہو اور یہ حضرت موسیٰ کا فرقان تھا جو سورۃ فرقان کے بعد فرقان موسیٰ کا ذکر کیا ہو اور اس میں بھی اصل مقصود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا ذکر ہی ہو کہ نہ کہ حضرت موسیٰ سے آپ کو خاص مشابہت تھی جس کا ذکر قریمت اور قرآن کریم دونوں میں صاف الفاظ میں ہو۔ چہ گونگہ کنیزوں سورت یعنی فرقان میں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی جو قرآن کریم اپنے متبعین کے افہام پیدا کرتا ہو تو ان تیوں سورتوں میں سلسلہ موسیٰ کا ذکر کر کے یہ بتایا ہو کہ ضرور ہو کہ یہ پیغام حق دنیا میں کامیاب ہو جس طرح حضرت موسیٰ کامیاب ہوئے اور مخالفین تباہ ہو جن طرح حضرت موسیٰ کے مخالف تباہ ہوئے بلکہ اس شدید مشابہت کے لحاظ سے جو حضرت موسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو ضرور تھا کہ تاریخ اسرائیل کے واقعات تاریخ اسلام میں دہرائے جاتے اور ان تیوں سورتوں میں تاریخ اسرائیل کے انہی واقعات کا بالخصوص ذکر کیا ہو جو تاریخ اسلامی میں دہرائے جاتے اور اس کے نتیجے میں سورت میں فرقان کے مقابلہ اور اس کی ہلاکت کو بالتحقیق بیان کیا ہو سورۃ النمل میں اس شان و شوہر کا ذکر کیا ہو جو آخر کار سلسلہ اسرائیل کو ملی۔ سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ کی ہجرت کا ذکر ہو اور یہ تمام باتیں اسی طرح تاریخ اسلام میں دہرائی گئیں۔

یہ تیوں سورتیں کی ہیں اور خاتماً لہ کے آخری ایام کی ہیں۔ بالخصوص اس مجموعہ کی آخری سورت میں جو چوتھے بعد لکھیں واپس لائے کا ذکر ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ سورتیں اس زمانہ کی ہیں جب ہجرت شروع ہو چکی ہو۔

كَمْ أَتَيْنَاهُم مِّنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

اس میں ہم نے کتنے ہر قسم کے عہدہ جوڑے اُگائے ہیں ۲۵۰۲۰ یقیناً اس میں نشان ہر اور ان میں سے اکثر ایمان

۱. مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ إِنَّ

لائیو اے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحم کرنے والا ہے ۲۴۰۵ اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو بچا رہا کہ

۱۳ اَمَّا الْقَوْمُ الظَّالِمِينَ ۝ قَوْمٌ فَرَعُونَ الْاَيَّتُوقُونَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ خَافُ

ظالم قوم کے پاس جا : فرعون کی قوم (کے پاس) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟ اس کہانی سے رب میں ڈرتا ہوں

١٥ أَنْ يَكْدِبُونِ ۖ وَيَضِيقُ صَدْرِي ۖ لَا يَطْلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَرُونَ

۲۴۰۶ کہ وہ مجھے جٹلا دیں اور میرا سینہ تنگ ہو جائے اور میری زبان نہ چلے تو ہاروں کی طرف (میری دہکائیے) پھیناں لیجئے۔

وَلَهُمْ عَلَىٰ ذُنُوبٍ فَأَخَذُوا بِأَنفُسِهِمْ فِي الدُّنْيَا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ

اور وہ میرے ذمے ایک قصور دھرتے ہیں سو میں ڈرنا ہوں کہ وہ مجھ کو قتل کر دیں تاکہ ۲۴ لاکھ ہرگز نہیں سود و فوہاری آیتوں کے ساتھ جاہل

مُسْتَعِينُونَ فَلْيَاوَعُوهُ نَقُولُ إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ إِنَّ رُسُلَنَا بَيْنَايَ إِسْرَارٌ ۖ

سننے والے ہیں سو فرعون کے پاس دو دون حاد اور کوہم جاناؤں کے بھیجے ہوئے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے

۲۴۰۰ کویم۔ ہر شے سے اکثر فائدہ کو کما جاتا ہے اور مرد وہاں منفعت والی اشیاء وہی کہ جسے چڑے جوئے پیدا کرتے ہیں اور

[illegible]

نہایت اہم و نفع بخش ہے۔ جن کے ازواج ہیں سہا تک کہ سلا و راہی روز بھی دوزخ میں جیسا کہ وہیں فرمایا ہے تو انسان

توی دیگر حوالت سے بڑھ کر رکھے گئے ہیں ان کا نشوونما صحیح طریق پر نہیں کسی ذریعے سے تعلق کے کیونکر ہو سکتا ہے اور اس صورت

ماں باپ، جو انسان کے واسطے روحانی نشوونما کرتا رہی ہو وہ نشانِ رحمت کی طرف سے اشارہ کیا ہو۔ اور اسی لیے

ہوں میں انبیاء کا ذکر کر کے جو عقیدہ پیدا کرتے ہیں اور ان کی کامیابی کا ذکر کر کے یہ لفظ ہر بار دہراتے ہیں +

ان دو صفات کے انتخاب میں یہ اشارہ ہے کہ مخالفین حق پر اللہ غالب آتا ہو مگر ذرا کی بجائیں کئے لئے بلکہ ان پر رحم کرنے کیلئے اس میں

شہد صلعم کو تسلی دی ہو کہ آپ ان لوگوں کیلئے زیادہ غم نہ کریں اللہ تعالیٰ غلبہ کے بعد ان سے رحم کا معاملہ کرے گا +

یہ لفظ "طلق" اللسان فیض کو کہتے ہیں اور انطلاق کے معنی سہرۃ الذہاب ہیں یعنی تیر چمنا (ل)۔

یہ فتویٰ جلی کا قتل تھا جس کا قصص ذرا سورہ قصص میں ہے اور بیان عجائے پھر ذرا تاہی یہ مطلب میں کہ واقعی قصور کیا تھا بلکہ یہ

عوی میرے خلاف ایسا ہو +

دوسری جگہ پر انارکسول (پٹہ ۴۷) میں واحد اسیاریہ کی کمی سے ہر ایک رسول (۱۰ رسول) سے

۲

۶
مشت موی سفید
گفتار

کے

ہر خیر کے ازواج پیدا کرنے
میں تھکنا

غنائین کے مغلوب کیا گیا
کے بعد رحم کی خوشخبری کا

طلق - انطلاق

قَالَ لَمْ تُزِيكْ فِينَا وَلَيْدًا وَلَكِنَّتَ فِينَا مِنْ غَيْرِكَ سَيِّئًا ۖ وَقَعَلْتَ فَعَلَكَ ۱۹

دفعہ ۱۹، کیا یہ ہم نے تیرا کیا، نہ بچپن سے بدوش نہیں کیا اور تو بھڑا مذہبی عسکر کوئی اسلام لانا اور تو نے اپنا وہ فعل کیا

الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۖ قَالَ فَعَلْتُمْ أَزْوَاجًا ثَمَرًا ۚ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفُوا أَفْجَرُوا ۚ ۲۱

جو تو نے کیا اور تو نافرمانی میں ہے کہ کیا جتنا ہے اس حال میں کیا جبکہ میں نے اور انھوں نے جس کا ثمرہ نہیں ہے

مِنْكُمْ لَمَّا خَضَكُمُ نَوَاصِبَ بَنِي رَبِّي حُكْمًا وَخَلَقْنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ ۲۲

بجائے کیا جب میں تم سے ڈرا سیر کر رہے تھے فہم مٹا فرمایا، ورنہ مجھے رسولوں میں سے بنایا اور یہ وہ نعمت ہے

مِنْهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَدْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ قَالَ فَرِعَوْنُ مَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ قَالَ رَبُّ ۲۳

جسے تو مجھ پر جتنا ہی کرتا ہے، بنی اسرائیل کو غلام بنالیا ہے، انھوں نے کہا اور جانوں کا رب کون ہے؟ کہا انہوں نے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا يَشِينُهُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۚ قَالَ لَيْسَ حَوْلَكَ إِلَّا نَسْتَعِزُّ ۲۵

اور زمین کا رب اور جو کچھ ان دونوں کے وہ بیان ہے اگر تم یقین کرتے ہو دفعہ ۲۵، انہیں جو اسکے اندر رکھے کیا کہتے تھے

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۚ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أَسْلَى إِلَيْكُمْ لَكَاغِبٌ ۚ ۲۶

دوستی، کہا تمہارا رب اور تمہارے باپ دادا کا رب (دفعہ ۲۶) کہا تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یقیناً مجبور ہے

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مَا يَشِينُهُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۚ ۲۸

دوستی، کہا مشرق اور مغرب کا رب اور جو کچھ ان دونوں کے وہ بیان ہے اگر تم عقل سے کام لو

وہ احد جمع میں یکساں بھی ہو جائے گا

۲۷ ۹ پہلی آیت میں کا خدا سے مراد کافرت ہے اور یہاں ضال سے مراد جاہل ہے اور عرب جبل الطریق اور جبل الطہارین ایک ہی

ضال

معنی میں استعمال کیے ہیں (ج) اور جاہل سے مراد اس فعل کے نتیجہ ہے اور وقت کی تکرار اور وقت قرآن کا جگہ صرف مٹانا تھا تو کیا

مومن (القصص ۱۵) اور یہ انہیں کس طرح ہو سکتی تھی کہ ایک کلمے سے ایک شخص مر جائے گا۔ اور اہل آیت میں چھٹے تک فرمایا

وَمَطْلَبٌ ہے کہ تمہارے ظلم کا خوف تھا اس لئے کہ چھٹے مارا گیا وہ قبلی تھا اور دوسری قوم کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو کوئی توقع نہ

تھی کہ ان کے ساتھ اس دعا میں اضافہ ہو گا

۲۸ ۱۱ عیدت کے معنی ہیں اسے عید یعنی غلام بنالیا ہے، یعنی ایک میرے پلے کا تم احسان جتا ہے جو اور دوسری قوم کو تم نے

تعبیل

غلام بنا رکھا ہے

۲۹ ۱۲ مجنون اس لئے کہ حضرت موسیٰ نے اس کی بات کی پروا نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت ربوبیت کا ذکر جاری رکھا

اور یوں بھی انبیاء کو جو اس پر جس کے جو انہیں حق کیلئے دیا جاتا ہے کہ وہ بالحق اہل کسی طاقت کی ہدایت کرتے تھے ان کے لوگ جتنے ہیں

۳۱ قَالَ لَیْنِ اتَّخَذْتَ الْهَآغِرِیْ لَاجْعَلَنَّكَ مِنَ السَّجُوْدِیْنَ قَالَ اَوْكُوْ

دفعوں کا اگرا کر تیرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے گا میں یقیناً تجھے قیدیوں میں سے بناؤں گا کہا بھلا اگر میں

۳۲ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَ فَاَبْرَہٖ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ فَلَمَّ

تیرے پاس کوئی کھلی چیز لائے؟ کہا تو وہ آ اگر تو سچوں میں سے ہے پس اپنا

۳۳ عَصَاہُ وَاِذَا هِیَ تُعْبٰنُ مُبِیْنٌ ۝ وَنَزَّیْدُکَ اِذَا هِیَ بِیَضَآءٍ لِلْظُّلُوْمِ ۝ قَالَ

عصاؤں! تو وہ نہ لگائیں کھلا اور ڈھلا ۱۲۳۱۱ اور اپنا ڈھلا تو وہ نہ لگائے والوں کیلئے سفید تھا اور غروب اپنے
ضربت پڑی اور سارے
کھٹا بد

۳۵ اِلَیْمَا حَوْلَہٗ اِنَّ هٰذَا السَّحْرُ عَلَیْمٌ ۝ یَرِیْدُ اَنْ یَّجْزِکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ سَحْرًا

اور گردے سرواویں کو کہنا یہ علم والا جاوہ گر ہے جانتا ہے جو اپنے جاوہر تیرے لئے سے کمال سے

۳۶ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْا اَرْجِہٖ وَاَخَاہُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَیْنِ حٰضِرِیْنِ یَاْتُوْنَا

سو تم کیا حکم دیتے ہو انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں قیام بھیجے وہ میرا کیا

۳۹ بِکُلِّ سَحْرٍ عَلَیْمٌ ۝ فَجِئَتْ السَّحْرَةُ لِیَقِیٰتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ

علم والا جاوہر کو تیرے پاس آئیں سب جاوہر ایک مقرر دن کے دھمکے پر جمع ہوں گے اور لوگوں کو کہا گیا کیا تم

۴۱ مُّجْتَمِعُوْنَ لَعَلَّآ نُنْفِیْ السَّحْرَةَ اِنْ کَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ فَلَمَّ جَاءَ السَّحْرَةُ قَالُوْا

جمع ہوں گے شاید ہم جاوہر گردن کی پیروی کریں اگر وہ غالب ہوں سب جاوہر اکٹھے انہوں نے فرمایا

۴۲ لِفِرْعَوْنَ اَمْ یَنْتَیْلُا جُرْا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَاَنْتُمْ اَدْرِیْسَ الْقَرِیْبِیْنَ

سے کہا کیا ہمارے لئے کچھ اچھے اگر ہم غالب رہیں کہا ہاں اور تم میں سے قریبوں میں سے ہوں گے

۴۴ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی اَنْتُمْ تَقُوْنَ ۝ وَالْقَوْلُ اِجَابَا لَهُمْ وَعِصِیْتُمْ ۝ وَقَالُوْا بَعْرِہٗ

موسے نے ان سے کہا ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو سوا انہوں نے اپنی رسیاں اور لٹھیاں الٹیں کہنا فرعون کی شر

۴۵ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَالْقَوْمُ اَنْتُمْ ۝ قَالَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَا فِرْعَوْنُ

کیا تم میرے مقابل ہوں گے تب فرعون نے اپنا عصا ڈالا سونا کہاں وہ تجھے لگا جو وہ جھوٹ بنا ہے تجھے --

۱۲۳۱۱ شعبان، قصبہ بانی دفن جاری کیا اور شعبان بہت مرے اور شعبان کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک مہربان پندل ہے

فَالْقِي السَّحَرَةُ سِجِّينَ ۚ قَالُوا أَمَّا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ رَبُّ مُوسَى وَهَارُونَ ۚ

پس جادوگر جگہ کر کے کہنے لگے کہ ہم جانوں کے رب پر ایمان لائے ہو خدا اور ان کے رب پر

قَالَ أَمْنَمُّ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنُ لَكُمْ أَنَّهُ لَكَبِيرٌ كَمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السَّحَرَ فَلَسَوْتُ

دفعوں کہ تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تم پر اجازت دوں یقیناً یہ تمہارا بڑا بڑا جس نے تمہیں جادو سکھا یا اگر ستم

تَعْلَمُونَ لَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَا وَصَلَتَكُمْ

جان لوگے میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف طرفوں سے کاٹ دوں گا اور میں تم سب کو صلیب

أَجْمَعِينَ ۚ قَالُوا لَا صَبْرَ لَنَا إِلَىٰ رَبِّنَا مَقْبُورُونَ ۚ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا

وہ دینا انہوں نے کہا کچھ صبر نہیں ہمارے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۳۴۲ ہم آندہ دیکھتے ہیں کہ ہمارا رب

رَبَّنَا خَطِئْنَا أَمْ كُنتُمْ تَأْمُرُونَ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي

ہماری خطا میں ہیں یا تمہیں کہ ہم پہلے ایمان لاؤ اسے جس اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ رات میں میرے بندوں کو لے جا

إِنَّمُ مَسْبُورُونَ ۚ فَارْسَلْنَا نَحْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۚ إِنَّ هَؤُلَاءِ

کیونکہ تمہارا ہم کیا جانتا تو ذرّوں کے شہروں میں نقیب بھیجے کہ یہ بھڑکے ہوئے

لَشَرِّ ذِمَّةٍ قَلِيلُونَ ۚ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۚ وَإِنَّا لَجَمِيعُ خُنُودٍ

ذلیل جانتے ہیں ۳۴۳ اور وہ ہیں غصہ میں لائیں گے ہیں اور ہم ایک جماعہ جانتے ہیں ۳۴۴

حضرت علیؑ اور جن
ہمراہ تھے ان ذرّوں
کے جیسے

ضیاء
شہادۃ

تیس
ذرّوں کا جی لڑنے والا
تیار کر کے لاؤ گے
فیصلہ

۳۴۲ حشر۔ کے معنی حضرت میں دفعہ ان تمام میں پہلے افضل کھٹ کر دی گئی ہے

۳۴۳ شہادۃ ایک قطع ہوتی ہوئی جاعت (دعا) یا بھڑکے ہوئے جاعت اور ثیاب شہادۃ پرانے پٹے ہوئے کپڑوں کو کہتے ہیں (دل)

۳۴۴ شہادۃ جمع شہادۃ جو، اور کہا گیا جو کہ شہادۃ سفلہ یا خیس لوگوں کو کہتے ہیں (۱) اور جو کہ قلیل کا لفظ مرکب دو اچھے ہی آخری

معنی ٹھیک سلام پڑنے میں اور ثیاب شہادۃ کا محاورہ انکی تانید کرتا ہے

۳۴۵ جمیع جہنم اور جمیع اور جماعۃ کے ایک ہی معنی میں درجے سب

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذرّوں سے نبی اور انیل کو باہل تیار کر دینے کی طاقت لی معنی میں لے وہ کہتا ہے کہ ہم جماعہ لوگ ہیں نبی

قبل اس کے کہ نبی اور انیل جاری یا نبی کا دعویٰ کریں اور مفسرین جاتیں ہیں ان کا کام تمام کر دیا جائے۔ دوسری جگہ نبی کا دعویٰ نبیوں

وہا مان و جنودھما منہم باکا تو ایچا ذرّوں (القصص ۶) غصہ لانے سے مراد یہ ہے کہ ہم شہادۃ لوگ ہیں یہ ایک سخت اور

ذلیل قوم ہے کہ جب جاری یا نبی کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں غصہ آتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہاں نبی کا ذکر ہے تو یہی آدمی اور جنود

اور نبی، امراؤں کا سر سے نکلنا اور چیز نبی یہ مطلب نہیں کہ نبی اور انیل مہبت سے عمل کرنے کے ذرّوں کے شہروں میں نقیب بھیجے۔ بلکہ

حضرت ابراہیم

وَأَن لَّعَلَّكُمْ بَنَاءُ بَرِّهِمْ إِذْ قَالُوا لَبِيدٌ وَقَوْمُهُ مَا تَعْبُدُونَ ۖ قَالُوا نَعْبُدُ

اور ان پر ابراہیم کی غور و خور ۱۳۶۱ جب اس نے اپنے بزرگ اور اپنی قوم سے کہا تم کسکو پوجتے ہو انہوں نے کہا ہم بتوں کو

أَصْنَاءَ مَا فَطَرَ لَهَا عَرَفِينَ ۖ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكَ إِذْ تَدْعُونَ ۖ أَوْ سَمِعُوا

پوجتے ہیں، اور اسی کی عبادت میں لگے، چنگے کہا کیا یہ تمہاری د بات، سنتے ہیں جب تم پکارتے ہو

يَسْمَعُونَكَ وَيُفْعَلُونَ ۖ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۖ

تو میں فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان دیکھتے ہیں انہوں نے کہا جلد ہی ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا

قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۖ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ۖ فَإِنَّكُمْ عَدُوٌّ

کہا کیا تم دیکھتے ہو کہ جس کی تم عبادت کرتے ہو تم اور تمہارے پہلے باپ دادا تو وہ میرے لئے

لِيَ آدَاءُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۚ وَالَّذِي هُوَ يُطِيعُنِي فَيَسْقِينِ ۚ

دشمن ہیں لیکن جانو غار کیا ایسا نہیں، ۱۳۶۲ وہ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھ کو ہدایت دیتا ہے اور وہ جو مجھ کو کھانا پکاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے تو

کا بڑا ہونا غلط ہے اس لئے تم سب پھاڑوں میں بڑا ہونا مراد نہیں ہے، ۱۳۶۳

۱۳۶۲ اور ستورہ کو بیان ہے خیا و سو

سمندر میں حضرت موسیٰ کو رستے کے متعلق فصل ۱۳۶۱ میں بیان ہو چکا ہے، یہاں سے حضرت نے بارہ رستے نکالے ہیں حالانکہ

یہاں بارہ کا ذکر نہیں، کسی حدیث میں ہر اور محل فرق سے مراد باقی کے تعلمات بھی ہو سکتے ہیں، اور دونوں فرق باجماعتیں بھی ہو سکتی ہیں

اور اس دور میں صورت میں مراد یہ ہوگی کہ فرقوں کے پیچھے پیچھے بنی اسرائیل سمندر کو عبور کر گئے اور سمندر کے دونوں کناروں پر یہ دونوں

جماعتیں بسے تو وہ کی طرح نظر آئے لگیں اور انھیں انھیں سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر فرقوں سے وہی رستہ لیا جس پر بنی اسرائیل چلے

گئے، یونین ہونا پاٹ کی لاف میں سے ایک واقعہ پڑھا ہے دینہ بحر قزاق کے اسی مقام پر جب جوار بھائے کی وجہ سے سمندر دیکھ

ہوا ہوا تھا، ۱۳۶۲ جب یونین اپنے ساتھیوں سمیت داخل ہوا اور تاریکی شروع ہوئی پہلی کی چٹان شروع ہوا یہاں تک کہ رستہ

نکلا محال ہو گیا آخر یونین نے چاروں طرف چنوا دی رو دکئے اور جدھر جدھر پانی گرا ہوتا گیا اس طرف گئے، ۱۳۶۳ جب اس جانب کا رخ

کیا جدھر پانی کم ہوتا چلا گیا آخر تیرہ سو چھی نوٹھ سمیت فرق ہو گیا، ۱۳۶۴ ہر سمت کا جو کچھ تعاقب میں فرقوں نے پڑھا دئے وقت کا مینا

دیکھا ہوا وہ سمندر کی کھڑکیوں کی طرف دیکھا، ۱۳۶۵ غازی طبر پر سمندر سے رستہ دیکھا، ۱۳۶۶ غریقی دہان فرق ہو گئے، ۱۳۶۷

۱۳۶۸ اس سرت میں سب پہلے حضرت موسیٰ کا ذکر کیا ہے، ۱۳۶۹ اصل مقصود یہ ہے کہ جیسا کہ کتب میں کی تشریح میں دکھایا ہے اس کے بعد

حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے حضرت ابراہیم میں حضرت موسیٰ اور حضرت سلیم نے ہیں اس کے بعد چند انبیاء کا ذکر کیا جو دیکے اور

آئے کے دشمنوں کو مانگ کیا گیا، ۱۳۷۰ دور و ترتیب، ۱۳۷۱ بنی سے کریمین، ۱۳۷۲ اصل فوج، ۱۳۷۳ پھر ہود، ۱۳۷۴ پھر شعیب، ۱۳۷۵

۱۳۷۶ حضرت ابراہیم کا بتوں کو دشمن کہنا اس لحاظ سے تھا کہ وہ بت پرستی کو مٹانے آئے تھے، ۱۳۷۷

یونین کا واقعہ بیان

وَأَذْهَبْتُ لَهُمْ يُسُفِينَ^{١٠} وَالَّذِي يُبَيِّنُ لِمَنْ يَحِينُ^{١١} وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ^{١٢}

۱۰: جب میں بیمار ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے، ۱۱: وہ مجھے مارچھا پھر مجھے زندہ کر لے گا، ۱۲: وہ جو میں امید رکھتا ہوں کہ میری

خطائیں جزا و سزا کے دن معاف کرے گا۔^{۲۴۱۹} میرے رب مجھے حکمت عطا فرما اور مجھ کو صالح لوگوں کے ساتھ ملا اور میرے لئے پھلوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سچائی کا ذکر پھر نہ کیا اور مجھے تعین وال جنت کے وارثوں میں ر

إِنِّي أَنَا كَانُ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ وَاتَّخَذْنِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ يَوْمَ لَيْسَ

۱۰۔ یہ سچے اس دن رسوا نہ کیجئے جس دن لوگ اٹھائے جائیں جس دن مال کچھ نفع

(Musical notation)

مَالِ الْزَّبُونِ إِلَى اللَّهِ لَقِيبٌ سَلِيمٌ وَالْأَعْيُنُ بِجَدِّ الصَّبَاحِينَ

نہ دیکھا اور نہ بیٹے سونے اسکے جو سلامتی والے دل کے ساتھ اللہ کے حضور اسے ۱۶۲۱ء حجت نبویں سے قریب کیا جائیگا

وَرَزَتْ الْحَمِيمَ لِلْغَوِينِ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

اور وہ خود گواہوں کیلئے ظاہر کیا جاتے تھا ، اور انہیں کہا جاتا تھا کہ وہ کہاں سے ہیں جن کی ترہات کرتے تھے ، مذکورہ ٹرک

Handwritten musical notation on a five-line staff, featuring various notes, rests, and a double bar line.

هل ينصرونكم أو يبدعونكم ۝ فليبدعوا فيهم والعاون وجود

کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا (پینے) مدد طلب کر سکتے ہیں تو وہ اور مکرار کرنے والے اس میں اوجھ سے منہ ملے جائیے۔ اور یہ

أَلَيْسَ أَجْعَلُنَا قَالُوا وَهُمْ فِيهِ مَخْصَصُونَ ۖ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک نیا راستہ بنائے۔

۲۱۔ قضا کا نفاذ سے روک کر ۱۰۵ برس جانے دوں گا، اس میں داخلہ حاصل کر دوں گا وہ نہیں۔ اس قسم کی غلطی

نہیں، بلکہ تقاضائے شریعت ہے۔ اسی معنی میں حضرت مسیحؑ نے کہا تھا تو مجھے تک کیوں کہتا، ہر نیک سوائے خدا کے کوئی نہیں

ریشترے فسطی ہو سکتی ہے +

۱۱۱۔ آخرین سے مراد یہاں بعض کے نزدیک آخری امت (دور) یعنی خاتم النبیین کی امت جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ درود شریف

ت ابراہیم کا ذکر اسی طرف اشارہ کرتا ہو۔

۱۱۔ سلیم تمام بات باطنی سے محفوظ، مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے چارہ اور بکثرت کیلئے مال و دولت اور کام میں ایسے بزرگ و بزرگ کام میں ایک

[illegible]

۱۰۹ اِذْ سُوِّيَكُمْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَمَا ضَلَّكَ الْاَلْبُحُرُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝

جب ہم تمہیں جہان کے رب کے برابر کر دیتے تھے ۱۳۹۲ اور جس سوائے جبریل کے نہ تھی گواہ نہیں کیا پس ہمارے کوئی شافعی نہ تھیں

۱۱۰ وَاصْدِقْ جَمِيلٌ ۚ لَوْ اَنْ لَّنَا كَرَّةٌ فَتَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ اِنْ فِي ذَلِكَ لَايَةٌ ۝

اور ذرا کوئی تم کا پیارا دوست ہے سو کاش اگر ہمارے لئے تو کما جائے تو ہم مومنوں میں سے ہو جائیں یقیناً اس میں نشان ہے

۱۱۱ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَنْ رَبِّكَ لَهٗوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ ۝

اور ان میں سے اکثر ایمان نہ لائے تھے اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور رحم کرنے والا ہے قریح کی قوم نے

۱۱۲ نُوْحٍ ۚ اَلْمُرْسَلِينَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوْحٌ ۙ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ ۝

رسولوں کو بھیلا ۱۱۲ جب ان کے بھائی قریح کے لئے سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میں تمہارے لئے رسول

۱۱۳ اَمِيْنٌ ۝ فَاَنْقَضَ اللّٰهُ وَاٰطِعُوْنَ ۚ وَمَا سَأَلْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا ۝

امین ہوں سو اللہ کا تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو میں تم سے اسے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف

۱۱۴ عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَاَنْقَضَ اللّٰهُ وَاٰطِعُوْنَ ۚ قَالُوا اَلْوَيْلُ لَكَ وَابْنَعْنَا لِلْاَدْنٰى ۝

جہانوں کے رب پر جو سو اللہ کا تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو انہوں نے کہا اے بھتیجے ایمان لائیں اور تیرے پہرہ والے رہے تو کہیں

۱۱۵ قَالَ مَا عَلَيَّ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُكُمْ اِلَّآ عَلٰی رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝

ابن کہا اے بھتیجے کیا علم ہو وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب صرف میرے رب پر ہے کاش تم سمجھو

۱۱۶ اَفَنْ يَّمْسِيْ سَآءٌ لِّمَنْ اٰوٰجِهَ (الملائکۃ) اور کتبۃ کسی چیز کا گہرائی میں پھینکنا ہے ۱۱۶ اور اس کی حقیقت لغت میں یہ ہے کہ

انکباب یعنی اونڈنا چھینکے کو برابر کیا جانے والی ۱۱۶

۱۱۷ اِنَّمَا تَزِدُّهُمْ عُقُوْبًا ۚ جَزَاؤُا الَّذِیْنَ اٰتٰیَتْ اٰیٰتِیْ مِنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ لَشٰطِیْنٌ کٰرِہُوْنَ ۝

جو جبری کے ٹوک ہیں اور عذاب یا گمراہ کسے والے لوگ سردار ہیں جو دوسروں کو گمراہ کسے ہیں ۱۱۷ اور ہم سے مراد ان کے متبعین

۱۱۸ اِنَّمَا تَزِدُّهُمْ عُقُوْبًا ۚ جَزَاؤُا الَّذِیْنَ اٰتٰیَتْ اٰیٰتِیْ مِنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ لَشٰطِیْنٌ کٰرِہُوْنَ ۝

۱۱۸ اور یہاں تیرے کے آگ میں ڈالنے کا کوئی ذکر نہیں ۱۱۸

۱۱۹ اِنَّمَا تَزِدُّهُمْ عُقُوْبًا ۚ جَزَاؤُا الَّذِیْنَ اٰتٰیَتْ اٰیٰتِیْ مِنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ لَشٰطِیْنٌ کٰرِہُوْنَ ۝

۱۱۹ کو وہ اشد تنائی کے احکام کی تلخ راستے تھے ۱۱۹

حضرت نوح

کتبۃ

ابیس کائنات

۱۱۴ وَمَا أَطَارِدُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۚ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَهُودُ ۱۱۵

اور میں مومن کو خیر بھیجے گا نہ وہ ایمان میں ہوں ۲۳۹۴ میں صرف کہ کثرت راہ پر لاہوں انہوں نے کہا اسے نوح اگر تو نہ کر

۱۱۶ لَتَكُونَنَّ مِنَ الرُّجُوعِينَ ۚ قَالَ رَبِّ اِنْ قَوْمِي لَكَ مُبُونٌ ۚ فَأَنقِزْنِي وَبَنِيَّ ۚ النصف

تو تو خدا میں سے ہو گا اور لوٹنے والے بنوں میں اس نے کہا اسے میرے رب میری قوم نے مجھ کو جلا دیا ہے میرے بچے اور ان کے دربار میں کھلا

۱۱۷ فَتَحَاوِيَجْنِي ۚ وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَجْنِئْهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفَلَاحِ ۱۱۸

فیصلہ کر دے اور ان میں سے جو مومن ہیں میرے ساتھ ہیں نجات دے اور ان میں سے جو میرے ساتھ تھے میری قوم کی نجات

۱۲۱ الْمُشْكُونِ ۚ ثُمَّ اغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَاقِينَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ ۱۲۲

میں نجات دی ۲۳۹۵ پھر اسکے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان

۱۲۳ مُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ كَذَبَتْ أَعَادُ الرُّسُلِ ۚ

لائیے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غائب رحیم کرنے والا ہے عداوت رسول کو جھٹلایا

۱۲۴ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۚ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۚ فَانْقَرُوا ۱۲۵

جب ان کے بھائی نے ان سے کہا کہ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو اٹھ کر اپنی قوم کی

۱۲۶ اللَّهُ وَاطِيعُونَ ۚ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ

کرنے اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس پر اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف جہان کے

۱۲۹ الْعَالِينَ ۚ أَتَبْنُونَ بَلِ رِعَايَةُ تَجِبْتُمْ ۚ وَنَتَّخِذُ مِنْ مَصَانِعِ لَعَلَّكُمْ تَخْلَدُونَ ۚ

رب پر ہر کیا تم ہر ایک کی نگہ بند عمارت بناتے ہو جتنے کام کرنا ہوتے ۲۳۹۶ اور کیا تمہاری کلام نہیں ہے کہ تم ہمیشہ رہو گے

۲۳۹۷ طارود طارود ۱۰ اختلاف کہ بعض نے بھیج دیا اور دوسرے کو دیا ولا تظنوا الذين (الانعام ۵۳) (غ) ۱۱

۲۳۹۸ مشكون مشكون کے معنی ہیں کسی کا بھڑنا اور اسکے سامان کا تیار کرنا (اول) اور شفاء اس دشمن کو کہتے ہیں جس سے نفس بھولے

۲۳۹۹ ربع ربعہ یعنی چوبیس ہر ایک کی جو جو در سے نظر آئے (تا) اور ستارہ داوی بھی اسکے معنی کئے گئے ہیں (ج) آیۃ ہاں یعنی اقامت

معلوم ہوتا ہے کہ غنڈہ قوس صرف شہرے اور سرنگی یادگاروں کے طور پر بنائی جاتی تھیں اس لئے ان کو ایلیہ یا نشان کہا گیا اور ان کی

غرض صرف اپنے نام کی بڑائی اور دعویٰ ۱۲

۲۳۹۹ مصاصم مصاصم سے مراد جو وہ بناتے تھے اور اسکے درجہ کے سرنگوں کو بھی مصاصم کہتے ہیں (غ) اور مصصمۃ

اور جنم جنم کو کہتے ہیں یا کلاب بنو فہر کو جن میں بادش کا بیٹی تھا کیا جاسے اور عمارتوں کو جو لوگ بنائیں اور محلات کو بھی اور مصاصم

حضرت ہود

طبار
شحن
ربعہ
نور کلمہ یا کلام یا

مصاصم مصصمۃ

۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۖ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۖ وَتِجَارَاتٍ مِّنَ الْجِبَالِ

(یعنی) باغات و چشمیں اور کھجوریں جن کا خوش ہنسا ہوتا ہے، اور اترے ہوئے پہاڑوں پر گھر

۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
يَوْمَئِذٍ فِيهِنَّ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ وَلَا تَطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ

تراش لیتے ہو اور اس کا تعزیری کرو اور میری فرمانبرداری کرو اور جس سے بڑھنے والوں کی بات کو نہ مانو

۱۴۳
يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَصْلِحُونَ ۖ قَالَ أَلَا أَنَا أَنْتُمُ الْمُسْكِينُ

زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے انہوں نے کہا تو صرف کھائے پیتے اور بیمار ہیں ایک کج

۱۴۴
۱۴۵
مَا أَنتُمُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَإِنِّي بِآيَاتِكُمْ كُنْتُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ قَالَ

تو مجھ میں گمراہی کی طرح ایک انسان ہو سو کوئی نشان لا اگر تو پہچان میں سے ہو

۱۴۶
هَذِهِ نَاقَةُ آلِهَاشْرَبُوا لَكُمْ شَرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۖ وَلَا تَمْسُوْهُا بِسَوْءٍ

یہ اونٹنی ہے جس کے لئے (انکے) بانی کا صدقہ اور تمہارے لئے ایک معلوم موت بانی کا صدقہ ۲۳۳ ازلے کوئی تکلیف نہ پہنچانا

۱۴۷
فَيَاخُنْكُمْ عَنْ آبِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۖ فَعَقَرُوْهَا فَاصْبِرُوا نَذِيرٌ مِّنْ

اور تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب آپکے لئے ہو پس انہوں نے اسے مار ڈالا میری نشان دہی

۱۴۸
فَاخْذِ هُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ لَأَكْثَرِهِمْ

سزا میں عذاب پہنچنے کا کچھ یقیناً اس میں ایک نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لائے

۱۴۹
مُؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

والے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحم کرنے والا ہو

دفعہ ۳۰۰۔ ۱۳۷ و ۱۳۸ اور ۱۳۹ میں معنی طبعیت و صورت باطنی کا وصف کر رہی تھے ہیں یعنی خلق عظیم (الطالیم) ۱۳۷ اور اس کے اس کے

معنی عادت بھی کہ گئے ہیں (۱۳۸)

۱۳۹ ہضمیہ ہو گی کہ ۱۴۰، اس کے معنی حشرین نے تکلیف اور کثرت بھل سے بھکا ہوا بھی کہے ہیں (۱۴۱)

۱۴۲ ہضمیہ۔ خوراک کے معنی آٹھا ہیں یعنی اترنے والا اور یہی معنی فارغ کے ہیں اور عاذن بھی معنی کہ گئے ہیں (۱۴۳) +

۱۴۴ ہضمیہ کیلئے دیکھو ۱۴۵ عام معنی جاو کیا گیا بھی ہیں گریبان ابن جریر نے ابن عباس سے مخلوق معنی کر کے اسی کو وحش دیکھا

اور لکھا ہے کہ ہر ایک کھائے اگلے پر انسان جو پا چار پا یہ مصی ہو لی جا تا ہو +

۱۴۶ شہاب۔ شہاب پہنچنے کا صدقہ مکمل شہاب مختص (الطالیم) ۲۸ (غ) شہاب جو ہم معلوم سے مراد مقرر وقت بانی

شہاب

هضمیہ

خود - فارغ

مصحف

شہاب

14

حضرت لوط

كَذَبَتْ قَوْمٌ لوطًا الْمُرْسَلِينَ ۚ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطُ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي

لوٹ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا
جب انکے بھائی لوٹے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میرا

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۚ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ

تہا کئے رسول امین ہوں سوا اللہ کا تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو اور میں تم سے اسیر کوئی اجر نہیں مانگتا

۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱

میرا اجر صرف جانوں کے رب پر ہے کیا تم تمام جان سے (الگ) مردوں کے پاس جاؤ گے اور اچھڑتے ہو

وَمَا خَلَقَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ قَالُوا لَنْ نَمُوتَ أَبَدًا ۖ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ السَّاعَةَ ۚ

جو تمہارے رہنے تمہارے بچے بیسیاں پیدا کی ہیں بلکہ تمہارے گزر جانے والے لوگ ہو انہوں نے کہا اے لوط اگر تو بڑا نہ آیا

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قَالَ إِنِّي لَعَلِمْتُكَ مِنَ الْفَالِقِينَ ۖ كَرِيبٌ نَحْنُ وَهَٰؤُلَاءِ

تجھے نکال دیا جائے گا۔ اس نے کہا میں تمہارے عمل سے سخت بغض رکھوں والا ہوں میں ہوں میرے رب مجھے اور میرے والد کو اس بات

مَيَّاعِلُونَ ۝ فَجَنَّدَهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ الْأَعْمَى زَا فِي الْغَيْبِينَ ۝

جہیہ علی کرتے ہیں۔^{۲۴۳۶} سو سمجھئے اسے نجات دی اور اسکے اہل کسبے سب کو سزا ایک بڑھیا کے لہجے میں دیا کہ تم سب بچاؤ والوں کے دشمنی

ثُمَّ دَرَسْنَا الْآخَرِينَ ۖ وَامْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٤٣﴾

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے انہیں مینہ برسایا
سوان کا مینہ پرا تھا جو ڈرائے گئے

یہاں پر گویا وہ معلوم ہو رہا ہے کہ عام ہر یعنی وقت ہر مہلک سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک دن اس کی

سے بانی ہے کے لئے موصوفی اور ایک دن ساری قوم کیلئے ادا ہوئی باری میں سارے سہرا بانی بانی عالمی کی یہ کہیں گان

شریفین میں ذکر نہیں بلکہ کتاب حبیب (القمیہ ۲۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ خیر ایک معین وقت پر کھٹا تھا (کوئی نہ کہ ہمارے

کے پاس جانے کے تمام دروں کے پاس جاسے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کو توفیق سے متصل دیا جائے تو طلب پروردگار کو تمام ایک ایسا

۴۴۵۵ تا الین بقیہ شہادت نبض کر کہتے ہیں۔ اور مدد رب و ماقبل (الضی ۳۰) (۴۴) اور قالی نبض کہنے والا۔

۲۳۱ جنی: انکے اعمال کے پڑتا ہے اور جس طرح سید کو غور رکھو

[illegible]

۱۴۲ ۱۴۳ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں اکثر ایمان لائے دے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غاب و مع

۱۴۴ ۱۴۵ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَ أَصْحَابُ لَيْكَةِ الرُّسُلِ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ ۝

کرنے والا ہے جن کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شیعب ان سے کہا کیا تم

۱۴۶ ۱۴۷ تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ ۝ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ۝ وَإِنِّي أَخَافُ ۝ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ۝ وَآتَيْنَاهُ ۝

تقویٰ ہتھیانہیں کرتے ہیں تمہارے رسول میں ہیں سوائے کہ تقویٰ کا (یعنی فرمانبرداری کہہ) اور میں اس پر تم سے کوئی اجر

۱۴۸ ۱۴۹ مِنْ أَجْرِهِ ۝ إِنَّ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَوْفُوا الْكَيْلَ ۝ وَأَلَا تَتَّقُونَ ۝

نہیں لگتا میرا اجر صرف جہانوں کے رب پر ہے چاہے پورا دیا کروادے دینے والوں میں سے نہ ہو

۱۵۰ ۱۵۱ وَزُورًا ۝ لِقِطَارٍ السَّعِيدِ ۝ وَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ ۝ شَيْءٌ ۝ وَلَا تَعْتَرُوا فِي الْأَرْضِ

اور خشک ترازو سے تو لا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے

۱۵۲ ۱۵۳ مُفْسِدِينَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ ۝ وَالْجِلَّةَ ۝ الْأَوَّلِينَ ۝ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُحْجَرِينَ

نہ بھرو اور اس کا تقویٰ کرو جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ۲۴۳۸ مہوخی تمہارے چاہتے اور میں ایک ہے

۱۵۴ ۱۵۵ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ ۝ مِثْلُنَا ۝ وَإِنْ نَظُنُّكَ ۝ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ فَاسْقِطْ ۝ عَلَيْنَا سِقَاطَ

اور تو کچھ نہیں مگر ہماری طرح ایک انسان ہے اور ہم تجھے یقیناً بھڑکاتے ہیں سو ہم پر کوئی آسمان کا ٹکڑا

۱۵۶ ۱۵۷ السَّمَاءِ ۝ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ رَبِّ ۝ إِنِّي أَخْلَعُ ۝ بِمَا عَمِلُوا ۝

گمراہی سے اگر تو سچوں میں سے ہے اس سے کہا میرا رب غیب جانتا ہے جو تم عمل کرتے ہو ۲۴۳۹

۱۵۸ ۱۵۹ فَكَذَّبُوهُ ۝ فَآخَذَهُمْ ۝ عَذَابٌ ۝ يَوْمَ الظُّلَّةِ ۝ إِنَّهُ كَانَ ۝ عَذَابٌ ۝ يَوْمَ عَظِيمٍ

سو انہوں نے اسے جھٹلایا پس بدل دے دن کے تاریکے انہیں اچھلایا وہ بڑے دن کا عذاب تھا

۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰

۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰

۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰

۱۴۶
حضرت کلید

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَىٰ لَهُوَ الْعَزِيزُ ۝

یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لائے نہیں اور متعجب یقیناً وہی غالب رہم

الْحَجِيمُ ۝ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّهُمْ الْعَالِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَى قُلُوبِكَ ۝

کوشہ الہی اور یہ جانوں کے رب کی طرف سے آیا وہاں جو جبرئیل میں سے نیکو تر ہے تیرے دل پر

لَتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ وَإِنَّ لَقُلُوبَ ذُرِّ الْأَوَّلِينَ ۝

تا کہ تو انہی میں سے ہو ۲۴۳۲ کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں ۲۴۳۱ اور وہ یقیناً پہلے صفحوں میں درج ہو کر

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ آيَاتُنَا عَمَّا يُحْكُمُ الْإِسْرَآئِيلُ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ

کیا ان کیلئے یہ نشان نہیں کہ جنی اسرائیل کے عالم اسے جانتے ہیں ۲۴۳۳ اور اگر ہم اسے جمیع میں سے

بَعْضِ الْأَعْرَافِ ۝ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝

کسی پر ۲۴۳۴ اور وہ اسے ان پر پڑھتا اس پر کہیں ایمان نہ لاتے ۲۴۳۵

۲۴۳۵ اور دوم الامین سے مراد جبرائیل ہوئے پہلے صفحوں کو کر کے اول کے صفحوں کی طرف لوٹا یا پھر اور کیا ہو کر جس قدر کہ وہ ایمان میں انبیاء کا جو احاطہ شامل کے طور پر اور جنی کہ یہ صلیبی کی شکل کیلئے ہو اور وہی کام جو ان رسولوں کے دل ایک کر کے سپرد کیا گیا وہ سب کام آپ کے سپرد کیا گیا جب وہ کامیاب ہوئے تو آپ کیوں کامیاب نہ ہو گئے

۲۴۳۶ یہ لفظ پڑھانے میں تاکہ اولیٰ یہ معلوم ہو کہ رسول اللہ صلیبی کے قلب پر قرآن کے نازل کرنے سے یہ مراد نہیں کہ اس کے معانی ایک ایک کر کے نازل ہوئے بلکہ الفاظ آیت سے ہیں اور دوسرے اس میں اشارہ حضرت مرثیٰ کی اور دیگر ان پیشگوئیوں کی طرف ہر جن میں ایک نبی۔ مرثیہ میں آئے گا ذکر کیا اور یہ اس آیت کو تعلق بخوبی آیت جس پر اور اچھی آیت سے بھی جس میں یہ ذکر ہو کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں سب خطے صفحوں میں تھیں

۲۴۳۷ پہلوں کے صفحوں میں موجود ہونے سے مراد یہ ہو کہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلیبی کی پیشگوئیاں پہلی کتابوں میں موجود ہیں اور یہ خیال کہ صرف بعض صفحوں میں یہ پیشگوئیاں ہیں صحیح نہیں بلکہ ان کی پیشگوئیاں تو ان دنیا پر آئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے صحیفے ہی دنیا سے نکلے ہوئے بعض میں یہ پیشگوئیاں بھی جاتی رہیں مگر اب بھی بالخصوص مجروحہ بائبل ان پیشگوئیوں سے بھر پور ہو

۲۴۳۸ ملاحظہ فرمائیے اسرئیل کا بالخصوص ذکر کیا ہوا اسلئے کہ جس قدر پیشگوئیاں بائبل میں ہیں اور کسی کتاب میں نہیں ملاحظہ فرمائیے اسرئیل انہیں جانتے تھے اب بھی جانتے ہیں خواہ ایمان لائیں یا نہ لائیں بعض ان میں سے جہاں جی لائے ہیں جہاں سے نبی کریم صلیبی کی زندگی پر جہاں سے ۲۴۳۹ اسلئے کہ یہ ایک آئی کے خلاف تھا جس وقت کے مطابق پیشگوئیوں میں بھی اس کا ہی ہونا ظاہر کیا جا چکا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے اللہ تعالیٰ کا آخری کلام جو مذکورہ قسم کی خبروں کو کیا ظاہر کیا اور کیا باطنی لہجے اندر بیج کرنا لایا تھا اس لئے اس کے لئے زبان بھی عربی ہی ہو گئی تھی جو ان خبر کو لے کر اندر بیج کر کے فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے کوئی زبان عربی کو نہیں پہنچا اور جس قدر اسکے الفاظ میں معانی تھے

ہو جاتے ہیں دوسری کسی زبان اس کی شکل نہیں ہو سکتی

بسم
قرآن مجید
اللہ تعالیٰ
شاہد کا جواب

کہ تمہیں الفاظ میں
نماں ہوا

خطے صفحوں میں
کے متعلق پیشگوئیاں

ملاحظہ فرمائیے

۲۰۰ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوْا الْعَذَابَ

اس طرح ہم نے اسے مجرم کے دلوں میں داخل کیا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لاتے یہاں تک کہ وہ نہ انک عذاب کو

۲۰۱ اَلْكَلِمَةَ ۙ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۚ يَقُوْلُوْا اٰهْلُ خَنْ مُنْطَرُوْنَ ۙ

دیکھ لیں سو وہ ان پر چانک آجائگا اور وہ محسوس بھی نہ کرے یہی جب کہیں گے یہیں مدت دی جائے گی

۲۰۲ اَفَعَدَلٰ رَبًّا يَسْتَجِيْءُوْنَ ۙ اَفَرَبَّيْتُ اِنْ مَعْتَمِدُوْهُمْ يَسِيْرِيْنَ ۙ ثُمَّ اَخْرَجْتَهُمْ مَّا كَانُوْا

تو کیا ہمارے خدا کے لئے عدلیہ کرتے ہیں تو کیا میں نے ان پر سہارا دیا کہ وہ اپنے پیروں پر چل سکیں پھر ان کے پاس وہ آجائے گا انہیں

۲۰۳ يُوْعَدُوْنَ ۙ مَا غَفَرْتُمْ مَّا كَانُوْا يُمْتَنُوْنَ ۙ وَمَا اَهْلَكْنٰ مِنْ قَبْلِهٖ الْاٰلِهَآ

وہ وہ دیا جائے گا تو جو سامان انہیں دیا تھا ان کے کسی کام نہ آئے گا اور ہم نے کوئی ایسی ہلک نہیں کی مگر ان کے لئے

۲۰۴ مُنْذِرُوْنَ ۙ ذٰلِكُمْ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۙ وَمَا نَزَّلَتْ بِهٖ الشَّيْطٰنُ

ڈرانے والے تھے یاد دلانے کیلئے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور شیطان اسے نیک نہیں کرتے

۲۰۵ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَضِيْعُوْنَ ۙ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ مَعْرُوْلُوْنَ

اور یہ ان کے مناسب حال نہیں اور نہ وہ کر سکتے ہیں وہ یقیناً لاعلمی ہیں، سننے سے دور کر دیئے گئے ہیں

۲۰۶ ہجرت وہ ہر جس نے جناب الہی سے قطع تعلق کر لیا اور حق کے مقابلہ پر کھڑا ہو گیا۔ ایسے شخص کو کوئی جہل کو نہیں دیتی

اس لئے ہر شخص مجرم بن جائے گا جس نے اپنے تئیں تائید الہی پر کسوئے عذاب دیکھنے کے باوجود نہیں لگایا

۲۰۷ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معذرت کیے واسطے بہت ہی کم سیاہ باطن تھے کیونکہ وہ آپ کے حالات سے واقف تھے اور آپ کی دستبازی

اور نیکی کا ان میں شہرہ تھا۔ آج بھی یہی حال ہے کہ وہ دُشمنوں میں سے سینکڑوں بھی نہیں جہلے حالات کا سرسری علم رکھتے ہوئے

بھی آپ کو معذرت کہہ سکیں جی کہ عیسیٰؑ کی پادری بھی اپنا دیہ بدلتے جا رہے ہیں۔ اس وقت بھی آپ پر وہی بے عزت اصرار ہے

اور آج بھی وہی دہی دہیں۔ ماہر بقول شاعر علیہ السلام لا تؤمنون ولا بقول کاہن (الحاقہ ۳۴-۳۵) آج مذہب عیسائیوں کی

نئی سے نئی تعانیف کو خاک و کھیر تو بڑا زور سہاوت پر رکھتے ہیں کہ عیب میں کام نہیں لے اور کمانت کا روج تھا جبکہ علم حق پر سرچشم

لی ہوئی ہر دیکھ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمانت کے الزام کی تردید ہیں ان الفاظ میں ہر دو باتوں نے بہ الشیاطین۔ یہ

تو دعویٰ ہوا کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے مضامین ایسے ہیں کہ یہی یہ کاموں کے موزوں حال ہر دورہ انکی طاقت میں ہے۔

موزوں حال تو سامنے نہیں کہ کمانت کو نیکی اور راستبازی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ عروبان کو نیکی زندگیوں بلوشت ہوتی ہیں بلکہ

قرآن کریم میں سارا زور نیکی اور راستبازی اور تقویٰ پر دیا گیا ہوا وہی نے اس سہرت میں بالخصوص جملہ انبیاء کی تعلیم کے اس

حصہ پر زور دیا گیا تو کوئی تقویٰ اختیار کریں اور کہہ دیں کہ اس سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہ دونوں باتیں وہ ہیں جو کاموں میں انہیں

پائی جاتیں کام میں اپنے لئے کمانت کو کافی کارز یہ بھی بات ہے اور وہ تقویٰ نیکی اور راستبازی پر بھی زور نہیں دیتے کیونکہ اگر وہ

فَلَا تَدْعُمُهُ لِّلّٰهِ الْآخِرَتُكُوْنُ مِنَ الْمَعْدِيْنَ ۝ وَلَئِنْ رَعَيْتُمْ اٰتِیْنَ

سوا شک کے ساتھ دوسرے بعد کو نہ بچار ورتہ تو عذاب یا سنے والوں میں سے جو کچھ اور اپنے قریبی رشتہ واروں کو

الْاَقْرَبِیْنَ ۝ وَخُضُّ حَمَلًا لِّمَنْ اَتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ فَانْعَصُوْكَ فَقُلْ اِنَّ رُبِّیْ

ڈرا ۲۶۳ اور اپنے باڈو کو اس کیلئے بچا کرے جو مومنوں میں سے میری پیروی کرتا ہے سوا اگر میری تاؤ زانی کرتے تو میں بھی اس کی

رَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ فَوَوِّكُلْ عَلٰی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ الَّذِیْ یُرِیْكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝

جو تم عمل کرتے ہو اور غالب رہ کر تو اسے پروردگار ۲۶۴ جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے

ایسا کہیں تو انکے پاس کوئی نہ آئے اور میری بات جس پر اس سورت میں زور دیا گیا ہے وہ رسول کا امین ہونا یعنی اسکی پہلی زندگی بھی اسی درجہ کی راستبازی کی ہوتی ہے صرف کاہن نہیں بلکہ شاہ عظیمی ان باتوں سے خالی ہوتا ہے وہ طلب اجرت ہوا کہ ہم سے کہ وہ واہ کا خواں ہوتا ہو اس کی پہلی زندگی ایسی نہیں ہوتی کہ وہ دین کھلا کے افسار کا بھی کئی اور ہتھیار ہو کوئی تعلق نہیں ہوتا

عن الصّٰمِ لَمَعَ وَجْهٌ مِّنْ یَّمَا یَا کُنَاکَ لَوْکَ قَرَسَ اِیَّکَ کَلَامُ کَسَنَ مَعِیْ نَفْسِیْ سَکَّهَ اِیَّکَ قَلْبُ پَرَسَ اِیَّکَ نَزَلَ کَیْرُ کَبْرَکَکَ

شائین و شرفی کا
کھلم کھلم سن گئے

ہو یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ شائین ملاء علی کی باتوں کو سن نہیں گئے نہ استراق کے طریقہ نہ کھلم کھلم

۲۶۴ عَشِیْرَةٌ کَیْفَ وَکَیْفَ ۱۳۳ و حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت آئی تو حضرت صلعم نے بھارا یا صغیفہ بنت عبد المطلب یا فاطمہ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم مع اللہ شیئا ۱۳۴ صغیفہ آپ کی چھوٹی بھینس اور

آنحضرت کا اپنے اقربا
کو ڈرا

فاطمہ صاحبہ زادی تو اپنے انیس اور بنی عبد المطلب کو خطاب کر کے فرمایا کہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور بخاری میں ہے کہ جب یہ آیت آئی تو حضرت صلعم صفا پرچہ گنوار بلند آواز سے پورا شروع کیا اے بنی

نضر اے بنی عدی اور قریش کے مختلف بطنوں کو بھارے دیو بیانیہ کسب جمع ہو گئے اور جو شخص خود آسکا اس نے اپنی طرف سے ایک آدمی بھی دیا کہ وہ دیکھے کہ کیا سالار ہوا ہر سب بھی آیا اور قریش بھی تو اپنے فرمایا تاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں

کہ ۱۰۱ میں ہی ایک لشکر جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو تم میری بات کو سچ ان لوگوں کے کہا ان ہمارا ہمیشہ کا بھروسہ ہے کچھ تعقل میری روئے بچ ہوئے ہیں فرمایا تو میں نہیں ایک سخت عذاب کے ڈرا ہی ہوں جو تمہارے سامنے ہو تو اوروں کے کما بچہ پریش برداری ہو

کیا اس بات کیلئے تو نے نہیں اٹھایا کیا قاضی بن عباس کی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے بنی عبد مناف اور عباس کو صغیفہ اور فاطمہ کو بھار کر کہا کہ میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اے میری بھاری میں ہوں

اس کی مدد پر

اس انداز میں ہی ایک حکمت تھی کہ نہ لوٹانے کے قریب سب ٹھہرا سکے حال کو جاننے جس اسلئے انکو ڈرا تاؤ اعلان میں سے بہتے لوگوں کا آپ کے ساتھ ہوجانا ہر ایک کوشش اپنی طالب میں کل بنی ہاشم کا آپ کے ساتھ قید کی محنت کو برداشت کرنا بتا ہوا

کہ جو لوگ آپ کے قریب ترین تعلقات رکھتے تھے ہر ایک کی صداقت کے معترف تھے

۲۶۵ اِیَّاهِیْ اِنِّیْ وَصَفْتُ اَنِّیْ کَا اَعَادَہُ لَیْسَ اَجْرُ جَرَحِیْ کے ذکر کے آخر میں لائے گئے تھے اور عزیز و صمیم ہر دوکل میں اشارہ کرنا معنای آپ کو غالب بھی کرنا ادا اپنے رحم سے لوگوں کو جان کی توفیق بھی دینا اگر خدا کے کلام پر ایمان ہو تو ان ہی بشارت

کا بیان کی بشارت

ہمارے لئے بھی ہوگا

۲۱۹ وَتَقْبَلُكَ فِي الْيُسْعَيْنِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ هَلْ يَنْدُبُهُمْ عَلَىٰ مَنْ
۲۲۰
۲۲۱

اور جوہ کر رہے ہیں، پھر دیکھتا ہے کہ اس نے وہ سننے والا جاننے والا ہے کیا میں نہیں بتاؤں شیطان

۲۲۲ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۖ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ فَكَّارٍ أَتَيْنَا بِكَ الْيَقُونُ السَّمْعُ وَالْكَذِبُ ۖ لَيْسَ بِي
۲۲۳

کس پر آتے ہیں وہ ہر جھوٹ بنا جو اسے گنہگار پر آتے ہیں ۲۲۴ وہ کان دگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹ ہیں

۲۲۵ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أَلَمْ تَرَأَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ ۚ
۲۲۶

اور وہ شاعر بھی پیروی کرتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ ہر وادی میں سرگردان پھرتے ہیں ۲۲۷

تقلب فی الساجدین
سے

۲۲۸ تَقْلُبُ فِي السَّاجِدِينَ ۚ أَفَغَفَرْتُ لَكَ مَا تَكْفُرُ ۚ أَفَغَفَرْتُ لَكَ مَا تَكْفُرُ ۚ أَفَغَفَرْتُ لَكَ مَا تَكْفُرُ ۚ

ہیں تو آپ کے غفلت حالات رکھیں جو وہ دیکھتا ہے کہ اس نے تمہاری کفر کو غفرت کیا ہے اور مراد یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر

اور قیام میں کرنا کہ غلط ہیں وہ انہیں اس حالت میں نہیں چھوڑتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ صاحبان سے مراد انہیں وہ علم اسلام

۲۲۹ اور مراد یہ ہے کہ جو کس طرح غلطیوں کے غفلت حالات کو جو انہیں تبلیغ میں پڑا آئے تھے دیکھتا تھا اس طرح آپ کے حالات کو بھی

دیکھتا ہے اور آپ کو کامیاب کرے گا اور ان عباس سے ایک معنی مروی ہیں، التقلیٰ فی اصلاہم حق ولہ الامہ معنی نیک لوگوں کی

پیشروں میں آپ کا متقل ہوئے رہنا یا تنگ کر لیں اس نے انہیں جانی آپ کے آباد و جاد صاحبان میں سے تھے اور اس سے آپ کے

والدہ اور والدہ کے سونے پر استلال کیا گیا ہے ۲۳۰

۲۳۱ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

اور ہر قسم کے گناہوں میں لوث ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لایک ایک واقعہ بتا ہے کہ ایک شخص مصیبت سے تھکا ہوا

۲۳۲ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۳ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۴ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۵ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۶ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۷ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۸ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۳۹ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۰ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۱ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۲ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۳ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۴ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

۲۴۵ یٰٰسَٰی بَنَیٰ دَاوُدَ الشَّاطِیْنِ کَالْعَلَقِ تَرَسَانِ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ لَیْسَ لَکُمْ فِی الدُّنْیَا شَیْءٌ ۚ

شاعر اور نبی میں اختلاف

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

وَأَنْتُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۚ أَلَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ذُكِّرُوا وَلَهُمْ أَجْرٌ

اور کہہ دیتے ہیں جو کچھ نہیں سوائے انکے جو ایمان لائے اور اچھ عمل کرتے ہیں اور اللہ کو بت یاد کرتے ہیں

وَأَنْتُمْ رَوَّامِينَ بَعْدَ مَا ظَلَمْتُمْ أَوْ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

اور انکے بعد جو اپنے ظلم کی گتیاں دہرا رہے ہیں اور جہنم میں جان لیجئے کہ کون سی پھرتی کی جگہ پھر کر جاتے ہیں

غیب اس میں چن کر دیتے ہیں ان کی تعلیم ان باتوں سے پاک ہوئی ہو، کیسے کیسے حج و عمرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ انکے سامنے ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور اس کی ساری تعلیم اسی مقصد پر زور دینے کیلئے ہوتی ہے اور ان کی ساری جدوجہد اس کو حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے اور دوسری بات کا ذکر اگلی آیت میں ہو، شاعریوں۔ لایفعلون کا مصداق ہوتے ہیں کیلئے کچھ ہیں کہتے کچھ ہیں اس میں اس بات کی طوطی دہرائی ہو کہ خدا کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں وہ کچھ دوسروں کو کہتے کیلئے کچھ ہیں جو دہی کہتے دہاتے ہیں وہ نیکی کی تعلیم اگر تم سے دیتے ہیں تو ان کی اپنی زندگی بھی اس نیکی کا عکس منہ ہوتی ہے ان میں کوئی شائبہ نہ ہو کہ تم سے تو بہت کچھ نہیں ہوتا پھر اگر وہ کوئی اچھی بات کہتے بھی ہیں تو خود اس پر عمل نہیں کرتے۔

مومن شاعر

اگلی آیت میں مومنوں کو متنبہ کیا ہے یعنی مومن اگر شعر بھی کہے تو وہ ان باتوں کا مصداق نہیں ہوتا بلکہ کسی امر حق کا اظہار یا نشانہ ہوتا ہے اور انصاف و امن بعد ملاحظہ کریں، اشارہ یہ ہے کہ جب انہیں بہت بڑا کہا جاتا ہے تو وہ بھی کسی مداخلت کے طور پر نہ لے کر عیب یا ذکر اشعار میں کر دیتے ہیں۔ اور یہ ضرورت مسلمانوں کو دینہ میں پیش آنی حالانکہ یہ سورت کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ شعر کا ممانع نہیں اور مومن بھی شاعر ہو سکتا ہے مگر اس کی شاعری عام شاعری کی ہیرو گئیں سے پاک ہونی چاہیے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ وَتِسْعُونَ رُوْتًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمِنْ اٰیٰتِ الْکُرْاٰنِ

اللہ ہے اہتمام رح و اسے

بار بار رح کرنا اس کے نام سے

اس سورت کا نام النمل ہے اور اس میں سات رکوع اور ۹۹ آیات ہیں اور اس کا نام نمل اس واقعہ سے لیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان کے متعلق اس میں بیان ہوا ہے یعنی حضرت سلیمان کو اس قدر قوت اور عجب کا دیا جانا کہ تو میں ان کی مخالفت کرنے کی بجائے ان کے سامنے سر جھکا کر نکلیں اور اس سورت کے اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ ایسی ہی شوکت بنی کریم علیہ السلام کو بھی ملے گی۔

پھر رکوع میں بتایا ہے کہ یہ قرآن نجات بخش دے گا اور حضرت موسیٰ کی وحی کا ذکر کر کے اور اس کے مخالفین کا انجام بتا کر اشارہ کیا ہے کہ اس کی مخالفت بھی سرسبز نہ ہوگی۔ دوسرا اور تیسرے رکوع میں حضرت سلیمان کا ذکر ہے جن میں بنی اسرائیل کا سلسلہ اپنی بنیادی شوکت کے کمال کو پہنچا اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ شوکت جو بنی اسرائیل کو اس قدر مدت کے بعد ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دی جائے گی جو حق کی میں حضرت صالح اور لوط کا ذکر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو سمجھا دیا ہے کہ ان پیروں کے مخالفین کی تباہ شدہ بستیوں کو ترمیم بار ایشام کو جاتے ہوئے دیکھ چکے ہو اس سے سبق لیا جائے کہ رکوع میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لئے برگزیدہ کیا ہے وہ اپنے مخالفین کے ہاتھ سے سلامت رہیں گے اور ملک میں بادشاہ بنائے جائیں گے۔ پھر رکوع میں مخالفین کے انکار اور ان کی مزاحمت کا ذکر ہے اور ساتویں میں بتایا ہے کہ بڑے بڑے مخالفین کو سزا دے کر ان کی شرارت کو روک دیا جائے گا اور بالآخر لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

چونکہ ان میں سے تینوں سورتوں کے یہاں رکھا جائے پھر پچھلی سورت کے شروع میں بحث گزرنی ہی اس لئے یہاں مزید تفصیل کی ضرورت نہیں اس قدر بڑھا دینا ضروری ہے کہ سورۃ النمل اور اس میں فرعون کے حضرت موسیٰ سے متعلقہ پروردگار کا نام اور اس کی آخری ہدایت کا ذکر کیا تھا اور وہاں اشارہ یہ کیا تھا کہ سلطنت و شوکت کی وہ فتنیں جن سے فرعون کو خود مکیا گیا وہ ہم سے آخر کار بنی اسرائیل کو دیں اور وہاں بنی اسرائیل اور ایل و الشفاء آء۔ ۵۹ اور اب اس سورت میں ان فتنوں کا مفصل ذکر کیا اور بتا دیا کہ اسے کمال کو حضرت سلیمان میں جا کر پہنچیں۔ کیونکہ انبیائے بنی اسرائیل ایک دوسرے کے کام کی تکمیل کرتے تھے اس لئے شوکت بھی سلسلہ اسرائیل کو فوراً حضرت موسیٰ کے ساتھ نہیں ملی بلکہ اس کا کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اسی سورت میں فرمایا کہ ہم آپ کو اور آپ کے صحابہ کو بھی بادشاہت عطا فرمادینگے جس معنی کا تقاضا تھا کہ سورۃ النمل کو سورۃ الشفاء کے بعد رکھا جاتا ہے۔

نماز نزل پر بھی سورت میں لکھا جا چکا ہے اس سورت کی آیت ۷۲ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نزول قریب نماز عورت میں ہوا۔

۲

حضرت سلیمان اور
سلطنت ہوسری کی
شوکت ظاہری

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَ الْخَمْدُ لِلَّهِ الذِي فَصَّلْنَا عَالَمًا كُنَّا بِرَبِّهِمْ

ادھم نے دَاوُد اور سلیمان کو علم دیا اور انہوں نے کہا سب تعریف اس کی ہے جس نے ہمیں اپنے سب سے بڑے اور

عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَرِّثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا

فضیلت دی اور سلیمان دَاوُد کا وارث ہوا اور کہا اسے لوگوں پر ہندو کی بولی سکھائی گئی تھی اور میں ہر ایک چیز

نطق - منطق

۲۳۵ منطق - نطق، تعارف میں ایک ایک آواز میں جو زبان سے نکلے ہیں اور انہیں کان سمجھ کر رکھتے ہیں یا کر کے لاٹھوں

الطَّيْرِ (۲۳۵) اور نطق صرف انسان کیلئے کہا جاتا ہے اور وہ سب کیلئے بطور مجاز بولا جاسکتا ہے اور منطق صرف انسان کے نزدیک نطق

ناطیق

توت گزائی کو بھی کہتے ہیں۔ اور ناطق اسے بھی کہا جاتا ہے جو کسی چیز پر دلالت کرے اور ماخولہ یا منطق (الانجیاء ۱۶۵)

انطق

میں اشارہ ہو کہ وہ ناطق ذی العقول کی جنس سے نہیں اور انطقاً اللہ الذی انطق کل شیء (علم السجیۃ ۲۱) میں مراد

اعتبار دینا دلالت ہی سے کیونکہ یہ ظاہری کر کے کہا گیا ہے اور علینا منطق الطیر میں پرندوں کی

آہ زروں کو منطق سلیمان کے لحاظ سے کہا ہے کیونکہ وہ انہیں سمجھتے تھے پس جو کہ کسی چیز سے کچھ سمجھتا ہے وہ اس کے لحاظ سے نطق

برجائی ہو کہ وہ صامت ہو اور جو نہیں سمجھتا اس کے لحاظ سے وہ صامت ہوتی ہو کہ وہ ناطق ہو اور علینا منطق الطیر علیہم

بالحق (الانجیاء ۱۶۵) میں کہا گیا ہے کہ کتاب ناطق ہوگی لیکن اس کے نطق کو آنکھ پائے کی دینی انسان کا اس کو پرکھنا تو بالکل بگا

نطق ہوا دغا اور کتاب ناطق سے مراد واضح کتاب ہو گیا کہ وہ کلام کرتی ہو (۱)۔

سلیمان کے وارث اور دوسرے سے مراد بادشاہت اور عزت میں وارث ہونا ہے اور ال کی وارث مراد نہیں کیونکہ اگر

ایسا ہوتا تو سلیمان کو حضرت داؤد کی ساری اولاد میں سے مخصوص نہ کیا جاتا اور انجیاء کا مال بطور وارث نہیں لیا جاسکتا

بھی کہ سلیم نے فرمایا جو نفع معاشرا الانجیاء لافوت ماتر کتنا کا صدقہ ہم انجیاء کے گروہ سے وارث نہیں لیا جاتا جو کچھ

چھوڑی وہ صدقہ ہو دغا اور یہ ظاہری ہے۔

سلیمان کے وارث اور دوسرے سے مراد بادشاہت اور عزت میں وارث ہونا ہے اور ال کی وارث مراد نہیں کیونکہ اگر

۲۳۵ یہاں حضرت سلیمان کہتے ہیں علینا منطق الطیر یعنی میں پرندوں کی منطق یا بولی سکھائی گئی تھی جو معشرین نے اس پر نیا

کر کے بعض نے نام حیوانات کو اور بعض نے درختوں اور نباتات کو بھی شال کیا ہے۔ گو یا حضرت سلیمان تمام جانوروں کی اور

درختوں اور نباتات کی بولیاں بھی سمجھتے تھے جس کے لئے قرآن شریف میں کوئی سند ہے نہ حدیث صحیح میں۔ اور یہ کہ منطق طیر

کے سکھانے جانے سے کیا مراد ہے۔ سہلی بات یا درکھنے کے قابل ہے کہ یہاں حضرت سلیمان علینا کہتے ہیں علت نہیں کہتے یعنی ضر

ابتی ذات کی طرف متوجہ نہیں کرتے ہیں علینا سے یا تو مراد ہے کہ ساری قوم کو منطق طیر سکھایا گیا اور اس کے کہہ توں بادشا

کی حیثیت میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت سلیمان ہیں اس میں تو مراد شال ہے جس طرح آیتیا میں کل شیء سے مراد کل قوم ہے

پس جس طرح بادشاہت کے سامان کے دے جانے سے مراد کل قوم کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح منطق طیر سکھایا جانے سے

بھی مراد کل قوم کو سکھانا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ پرندوں کی منطق سے یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ ہر پرندہ انسانی فہم کی طرح سب علوم سے

دانش ہے اور صرف ان ہی کی مختلف ہی جس طرح مثلاً ایک انگریز ایک ہندوستانی کی بولی کو کچھ سکھایا ہے اور ایک ہندوستانی ایک

انگریز کی بولی کو اس طرح کی بولی پرندوں کی نہیں بلاشبہ جب ایک مرغی اپنے بچوں کو دانہ دینے کیلئے کہتی ہے تو اس کی اور دانہ دینے

سے اور جب کسی چیز کا خوف ہوتا ہے تو اس کی اور آواز ہوتی ہے۔ یہ اختلاف آواز پرندوں میں پایا جاتا ہے صرف دو چار

باتوں تک محدود ہوتا ہے اور ان میں ہر ایک وہ شخص ذوق کر سکتا ہے جسے ان پرندوں کو بار بار دیکھنے کا موقع

حضرت سلیمان کے علم
منطق الطیر سے مراد

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ○

وہی کچھ یقیناً یہ مرجع فضل ہے

ظاہر لیکن نہیں ہوتا کہ ہر بعض وقت اپنے بچوں کو کچھ دیتی ہو کہ تم اپنی صحت کے تحفظ کیلئے فلاں قسم کی غذا کھاؤ فلاں نہ کھاؤ فلاں قسم کے جانور سے اپنے آپ کو بچاؤ فلاں سے نہ بچاؤ۔ اور نہ ہی اس خیال کے بچے کوئی حقیقت ہو کہ جانوروں کو غیب کا علم ہو تا رہے اور انسان کو تو معلوم نہیں کہ کل کیا ہو گا مگر ایک گھر سے کہ علم ہوتا ہو اس لئے ایک انسان جب گھر سے کی بولی سمجھ نہ جانتے تو اس کو متہنگ جاتا ہے کہ اس کو یہ حیثیت پیش آنی چاہیے اور فلاں بات سے اس کو نفع حاصل ہو سکتا ہو یہ اس سے منسلک لکھا ہو کہ منطق الطیر کے علم سے اکثر لوگوں کے خیال میں اس قسم کی باتیں ہیں علم غیب تو اللہ تعالیٰ ہر انسان کو بھی نہیں دیتا ہے اس سے خلیفہ بنایا جسے کل مخلوق پر حکمران کیا فلاں نظموں علیٰ غیبہ احد الا من ارتضى من رسولہ پر نذر اور حیوانات کو علم غیب کا مٹا فلاں عقل ہی نہیں بلکہ سارے اصول و دین کو باطل کرنا ہی اور فلاں نص قرآن ہی اور تفسیروں میں جو ایسے ذرا ہیں کہ حضرت سلیمان ایک فاختہ پر گزرے تو اپنے فرمایا کہ یہ کسہ رہی ہے بہت ذرا الخلق لم یخلقوا کاش یہ غنونا پیدا ہوئی ہوئی مادہ قوس بولا تو کیا یہ کسہ رہا یہ کیا بتا دین تھان جس طرح تو معاند کرے گا یہی حج حجے سے کہا جائے گا اور ہر دہکہ رہی حق استغفر واللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ سے حفاظت چاہو اور کوئی جانور کسہ را خاصا من سلک مسلم ویرہ نہ رہے سب سے بنیاد باتیں ہیں تو جانوروں کی بولیوں سے لوگوں نے سارا قرآن بھی بنالیا ہے کمر سوال یہ کہ یہ باتیں حضرت سلیمان کو اللہ تعالیٰ نے نہ بتائیں حالانکہ علم بھی دیا جنم بھی دیا تربت بھی دی اور جانوروں سے ان حقائق کا پتہ نہ لگا کیسی بھی بات ہو ہاں یہ جانور خدا کی تسبیح کرتے ہیں لیکن لا تقفون تسبیحہم (یعنی اسما ائیلہم) ارشاد خداوندی ہو انسان ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتا ہر چیز اپنے رنگ میں تسبیح کرتی رہے اور قرآن کریم کے بیان سے ظاہر ہے کہ منطق الطیر کوئی سلطنت کے سامانوں میں جس کو اتینا من کل خلق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یعنی پہلے فرمایا کہ میں منطق الطیرہ یا گیا ہے جہ سلطنت کے سامانوں میں سے ایک ہے پھر فرمایا کہ قسم کے سامان دیتے گئے ہیں یہی مراد اتینا من کل شئی سے ہے جیسا کہ آگے حکم کے بیان میں ادیت من کل شئی (۴۴) سے ہر حال یہ کوئی عظیم الشان نعمت ہے جس کا یہاں ذکر ہے جیسا کہ ان ھذا لھو الفضل المبین سے بھی ظاہر ہے اور اگلی آیت میں پرندوں کو فوج کا حصہ قرار دے کر یہ صاف بھی کر دیا گیا ہے یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ کبھی چڑیا کی چوں چوں کو سننے بیٹھ جاتے تھے اور کبھی کسی کی کاش کاش کو حفظ منقہ کی غرضی تشریح سے ظاہر ہے کہ اس سے مراد کسی چیز کی حالت سے فہم کا حاصل ہونا بھی ہے جیسے کتاب ناطق سے مراد بولنے والی کتاب نہیں بلکہ تین کتاب ہے جس کے پڑھنے سے مطلب واضح ہوتا ہو اور یہ بھی دکھایا جا چکا ہے کہ اصل منقہ کے لحاظ سے منطق کا لفظ صرف انسان پر بولا جا سکتا ہے اور ہر زبان منطق الطیر کا منطق سلطنت کے سامانوں سے جو اور سلطنت کے سامانوں میں بالخصوص قدیم زمانہ میں سب سے بڑا کام جو پرندوں سے لیا جاتا تھا وہ نامہ بری کا کام تھا۔ تو جائزہ نامہ جو پرندہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیا جاتا ہے منطق الطیر ہی کہلاتے گا اگر نامہ بری مراد ذوقی و طبعی منطق کا بالخصوص کیوں ذکر ہوتا دوسرے جانوروں کا ذکر کیوں نہ ہوتا پس سیاق اور معنی دونوں اسی معنی کو چاہتے ہیں فی الواقع پرندوں کی آوازوں کے نیچے کوئی ایسا مفہوم نہیں ہوتا جس طرح انسان ایک بولی بولتا ہے اور بعض خاص قواعد کے لحاظ سے جس کو زبان کی صرف و نحو کا جانا ہے اور الفاظ کے خاص مفہوم کے لحاظ سے جسے لغت کہا جاتا ہے وہ آوازیں نکالتے ہیں ۔

وَحِفْظُ لِسَانِكُمْ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

اور سلیبان کیجئے اسکے لشکر جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اکٹھے کئے گئے اور انہیں روکا جاتا تھا۔

وزع

۲۳۵۸ یوزعون، وزع فعل کو ہوا و حصر سے روکنا ہے۔ بجز مطلق روکنا۔ اور لشکر میں وازع وہ شخص ہوتا ہے جو صفوں میں آگے پیچھے ہونے والے کو روکے اور یہاں یوزعون کے معنی ہیں کہ لٹکے پھلے ان کے پتھروں پر روکے جاتے تھے اور یا یہ کہ انہیں بازو جاتا تھا۔ اور حدیث حسن میں ذی قعدة کے معنی ہیں وہ لوگ جو دوسروں کو مقدی اور فساد اور شر سے روکیں اور اُذوع کے معنی ہیں اُظہم اور وہی ان اشکنا ففتن الثی انعت علی (۱۹) میں الہمی مراد ہو یعنی تھے ایسا الہام کر دیں) وَذُعْنَهُمْ کذا میں ہے اسے اس چیز سے روک دیا اور یہاں یوزعون میں اشارہ ہے کہ وہ باوجود اپنی کثرت اور قناعت کے بے ترتیب اور ایک دوسرے سے الگ چرسے بہتہ ڈالتے بلکہ حکم اور ضبط کے ماتحت تھے اور یہ بھی لگایا ہے کہ مراد اس سے پہلوں کو پکچھلنے کی خاطر روک دینا ہے اور یہ دم عشی اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون وقیم الحجۃ (۱۹) میں عقوبت کے طریقہ پر روکنا ہے جیسا کہ فرمایا ولیم مقام من حدایہم (۲۱) اور اوزع اللہ فلائک کے معنی ہیں اسے الہام کیا۔ اور اوزعی ان اشکنا میں اصل مراد یہ ہو کہ کچھ ایسا بنا کر اپنے نفس کو کھڑا سے روکوں (۲۱)۔

یہاں لشکروں کا جمع ہونا صاف بتا کر کسی بھاری جنگ کی تیاری ہو اور فہم یوزعون سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ منزل منزل چلتے چلتے چاہتا چاہتا چرسوں میں ایک قول کی سیاق و اور منزل منزل چلتے چرسوں میں روکنے کے معنی ہائے جاتے ہیں اور غالباً یہاں ولیم علی آخر ہم کے یہی معنی ہیں جو اکثر مفسرین نے قبول کئے ہیں لیکن اگلی آیت کے مفسرین کے لحاظ سے اور لفظ وزع کے اس معنی کے لحاظ سے یہ معنی بہتر معلوم ہوتے ہیں کہ ان لشکروں کو فساد یا ناحق لوگوں کا الی لینے سے روکا جاتا تھا۔ اور یہی مراد امام راغب کی نکتہ ضبط کے نیچے ہونے سے معلوم ہوتی ہے یعنی ان میں ایسا ضبط تھا کہ وہ لوگوں پر لوٹ مار کرنے نہ جانتے تھے۔ گویا بتایا ہے کہ جنگ کے وقت اوزع کو کام لوگوں پر زیادتی کرنے سے روکنا چاہیے۔

حضرت سلیمان کا بیچ کونیا دینی سے روکنا۔

سلیمان کے لشکروں کو تین قسم لگایا ہے جن میں جنس۔ طیر۔ و حیوان۔ مراد تو وہی معلوم ہوتا ہے جو پہلے نوشتہ میں ذکر ہوا یعنی پرندہ جو نامہ بری کا کام دیتے تھے ایک بڑے لشکر کی یہ ایسی ہی سخت ضرورت تھی جیسے آج کے تاریخ نویس کی ورنہ یہ ایک بے معنی بات ہو کہ ساری دنیا کے پرندوں کے جنڈے کے جنڈے حضرت سلیمان کی فوج میں شامل ہوں اور کوئے اور چڑیا اور فاختہ اور طوطے سب دنیا سے لائے ہو کر وہاں پہنچ گئے ہوں اس وقت کی وجہ سے مفسرین نے یوں کہا ہے کہ ہر قسم کا ایک ایک پرندہ لگایا تھا ظاہر ہے کہ یہ بھی لشکر کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتا قرآن کریم نے انہیں لشکر کا ضروری حصہ قرار دیکر صاف بتا دیا ہے کہ مراد اس صفت نامہ پرندہ ہو سکتے ہیں۔ مفسرین نے پرندوں کی دو غرضیں بتائی ہیں ایک یہی نامہ بری دوسرے سب سے سارے کرنا (د) یعنی جب دبار لگتا تھا تو ہر ایک قسم کے پرندہ اپنا کر سارے کرتے تھے یہ دوسری سب سے معنی بات ہے کہ پرندوں کا سایہ ہو کر کوئی چڑیا کوئی بڑا اور بارش آتی تھی تو پھر کیا کرتے تھے اور کیا ان کے پاس خیر نہ تھے وہ تو فرماتے ہیں وادینا میں کل شئ۔

حضرت سلیمان کے لشکر میں پرندوں کا کام

دوسرا سوال یہ ہو کہ جنوں کے لشکر سے کیا مراد ہے اس کو بھی قرآن کریم نے صراحت کر دیا ہے۔ یعلون من محاریب و تائبیل و حجاب کا طراب و قن و زلیمات (النمل ۱۳) گویا حضرت سلیمان کے بڑے بڑے صنایع کے کام یہ لوگ کرتے تھے۔ اور کچھ غیر اسروش اور پہاڑی اقوام کے لوگ تھے اس لئے انہیں جن کہا ہے اور لشکر میں ایسے کارکنوں کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

جنڈے لشکر کا کام

۱۸ حَتَّىٰ إِذَا تَوَاسَىٰ وَاِذِ الْمَثَلُ قَالَتْ نَسْلَةٌ يَأَيُّهَا الْمَثَلُ ادْخُلُوا مَسَكِنَكُم

بیانک کہ جب وادی میں آئے ایک نسل کے ایک نسل کے گھر میں داخل ہو جاؤ

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٌ وَجُنُودُهُ ۖ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل نہ ڈالیں اور تمہارا لیکر وہ جانے نہ دیں

۲۴۵۴ وَاِذِ الْمَثَلُ - وادی الغل بین جبورین و عسقلان، وَاِذِ الْمَثَلُ جبرین اور عسقلان کے درمیان ہوا اور قنادہ اور عسقلان

سے مروی ہے کہ وہ ارض شام میں ہے کعب کا قول ہے کہ وہ طائف میں ہے اور بعض کا قول ہے کہ وہ نواح بین میں ہے اور وہ عرب کے نزدیک ایک شہر ہے جگہ جس کا ذکر ان کے اشعار میں آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وادی الغل کے معنی چیتوں کی وادی نہیں بلکہ چیتوں کی خاص وادی ہے اور اگرچہ بلکہ یہ ایک وادی کا نام ہے اور یہ کبیر زبک ترجیح دیتی ہے کہ یہ وہ نواح میں ہے اور کبیر کا مطلب ہے کہ سب پر حضرت سلیمان کی یہ چڑھائی تھی +

غلام - غل چیتوں کو کہتے ہیں جس کا وہ غلام ہے مگر یہ کسی قوم کا نام بھی معلوم ہوتا ہے اور یہ صرف وادی الغل سے ظاہر ہے جس کی قوم کا نام یہی ہو سکتا ہے بلکہ اس میں ہے اور الا فرقہ صا صیبا غلام یعنی برتر کے یا بنوں سے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غلام کا نام جس کے یا بنوں کا یہاں ذکر ہے اور عربی میں اس کا معنی برتروں کے امر آتا ہے جس مثلاً یا بنوں کے انڈوں کو بھی کہتے ہیں اور ایک قوم کا نام بھی ہے اور ان کے نام سے دہشت کی ہو کہ اس غلام کا نام جس تھا اور وہ قبیلہ جوالہ الشیصا سے تھی دث، اور نام اور قبیلہ انسانوں کے ہو، کہتے ہیں +

جہانک الفاظ کا تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت سلیمان کا گزیر چیتوں پر ہی ہوا ہو اور چیتوں کا کہنا کہ اسے چیتوں سے گھروں میں داخل ہو جاؤ زبان سے نہیں بلکہ حالت سے ہو گا کیونکہ قول کا لفظ اس طرح آجائے اور کھیرے اور چیتوں کو لنت عربی سے و انیت نہیں نہ وہ زبان کے فہم سے واقف ہیں کہ اس طرح پر کام کریں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ان کا لنت تھا کہ وہ انسانوں کی آہٹ پا کر اپنے سر اور خون میں گھس گھس لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ ایک جنگل میں رہنے والی چیتوں یا بنوں نے سلیمان کو کبھی دیکھا نہیں انہیں یہ علم ہو گیا ہو کہ یہ حضرت سلیمان ہیں۔ انسان کو تو بغیر تبا سے کے پتہ نہیں سکتا کہ حضرت سلیمان کون ہیں اور چیتوں سے جھٹ پھان یا اور پھر ایک چیتوں کو جس کی نظر چند گز سے آگے نہیں جا سکتی حضرت سلیمان کے جہاز متحرک بھی نظر آتے یا یہ کہنا ہے کہ اس خاص چیتوں کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر دی لیکن اللہ تعالیٰ کی ہر کامیابی اس رنگ میں شریعت سے ہے اور وہ سب کا زادوں کو وحی دیتی ہے وہ رنگ کی جیسے وادھی دیکھ الی الغل میں۔ اور ایک قول ہے کہ حضرت سلیمان نے کوئی ڈونڈ نہیں سنی بلکہ اسے تھلائے لایا یا آپ کو اطلاع دی ہے اور ایک قول ہے کہ چیتوں کا اپنے سوراخ کا رخ کرنا ہی کو باطنی حالت یہ کہنا تھا اور یہ خیال بھی کہ یہ منطق الطیر کے علم کی مثال ہی سمجھ نہیں آ سکتے کہ چیتوں کی طبعیت کا کیا ہو گا بعض چیتوں کے پر بھی غل آتے ہوں پھر یہ کوئی مفید کام نہیں جس سے حضرت سلیمان کو کچھ علم حاصل ہوا ہو اور سب کے بڑھکے یہ وقت ہو گیا حضرت سلیمان کے آتے ہینار نہ سکتا تھے بغیر کسی چیتوں کو پاؤں کے پیچے سے کچلے جا رہے تھے یہ نامکمل تھی۔ پھر ایک چیتوں کا کلام تھا جو کہ رڈوں رستہ میں گئی ہو گی وہ کیوں نہ ہو اس میں شکلات کو نہ نظر آتے ہوئے دوسرے سے زیادہ دیکھا تھا یا اس کی کہ کوئی قوم تھی جن کو علم ہوا کہ حضرت سلیمان اپنی افواج کے ساتھ آ رہے ہیں تو انہوں نے کہا ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں غلام سمجھ کر اسے جاؤں گے اور گھروں میں داخل ہو جانا اس بات کا نشان ہے کہ ان کا ارادہ مقابلہ کا نہیں بلکہ فرار یا فرار کا ہے

ان کے گھروں میں داخل ہونے سے مراد

فَتَبَسَّمْ مَضْجًا مِمَّنْ قَوْلُهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ

تو میں نے بات پر خوش ہوتا ہوا مسکرایا اسے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر بار

عَلَيَّ وَعَلَىٰ اٰلِ دِيٍّ وَاَنْ اَعْلَمَ صَالِحًا نَّفْسَهُ وَاَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ رَعِيًّا وَكَ

برسہ ان باپ پر انعام کیا اور کہیں اچھے عمل کروں جن کو تو رحمتی ہو اور مجھے اپنی رحمت کے اپنے صالح بندوں میں

الصَّالِحِينَ وَتَقَفُّوا طَيْرًا فَقَالَ مَا لِيَ لَا اَرَىٰ اِلَهًا هَذَا اَفَرَا كَانَ مِنَ الْمُقَابِلِ

وخلع فرما ۲۷۶ اور پرندوں کو طلب کیا تو کہا کیا بات ہے میں ہم پر کو نہیں دیکھتا یا وہ غیر حاضر دوسے ہر ۲۷۷

اور یہی وجہ ہے کہ اس بات کو سنکر حضرت سلیمان خوش بھی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بھی کیا کہ لوگ آپ کی فراہم کردہ ہستی پر ہمت کر رہے ہیں ورنہ چند چوٹیوں کا اپنے سر اور آغوش میں گھس جانا کوئی شکر نعمت کا سوتلہ تھا جب ہزاروں چیزیں ان اور لاکھوں کپڑے لکڑی سے ڈھانڈے تھے ان کے پاؤں کے نیچے سٹے جاتے ہوئے تھے۔ ہم لایستہ دینی ہیں یہ نہ جانتے ہوں کہ یہ تو ہماری دشمن نہیں کیونکہ یہ وادی نوح میں تھی اور ملکہ سبا پر یہ چڑھائی تھی جس سے قرین قیاس تھا کہ اگر وہ کسی قوم کو بھی دشمن سمجھا جاتا چاہے کبھی جاسوے و راست ہو کہ حضرت سلیمان بن کے اما وہ بیت المقدس سے روانہ ہوئے اور وہ بندہ دیکھ کر بے گھر سے اور چلے گیا تاکہ آپ وادی نوح میں پہنچے اور اس میں اشارہ یہ کہ جس طرح حضرت سلیمان کے مہر کے سامنے وہیں پہنچا تھیں اسی طرح یہی کریم کو بھی رعب دیا جائیگا بلکہ آپ کا رعب اس سے بدرجہا زیادہ ہوا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے نہایت بالوہب مہینہ شہری ہوا ایسے رعب کی گئی ہے جو ایک مہینہ کی مسافت پر آنکڑنا ہی اور سلسلہ موسیٰ میں اس قدر زامنا اس رعب اور حکومت کرنے میں لگا لیا کہ وہ سب بنیاد ایک دوسرے کے کام کی تکمیل کرنے والے تھے مگر اسلام کی تاریخ میں وہ شوکت و رعب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی شروع ہوا اسلئے کہ یہاں آپ کے بعد کوئی نبی نہ تھے والا تھا جو آپ کے کام کی تکمیل کرنا جس طرح تکمیل دین آپ کے ساتھ کوئی تھی اسی طرح انا نہایت اچھے آدمی کے گھر گیا اور کوئی حالت خطرہ اس کے لئے باقی نہ رہی تھی +

حضرت سلیمان کا سفر

حضرت سلیمان کی اور بھی

۲۷۶ تبسم۔ تبسم۔ اور تبسم کے معنی ہیں مسکرایا (۱) اور ضاحک سے مراد یہاں خوش ہو کر ہنسنے والا (۲) ۱۴۱۲

تبسم۔ ضاحک

نبی کی طاقت پر شکر گزار

قرآن مجید ص ۱۸۶ لفظ۔ غلظہ ہوا مراد وہ قوم ہے حضرت سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو وہ خوش ہوئے اور اس نعمت پر شکر اُسی کیا کہ ان کے بے غاۃ خوریزی نہیں ہوتی۔ اور بعض ان کی فوج اور سامان کو دیکھ کر تیس اطاعت اختیار کرتی تھی جاتی تھیں اسی سے اعلیٰ صلح کی توفیق بھی نائی کہ اس بادشاہ کو وسیع حکومت کے خیال میں کوئی عمل خلاف رضائے اُسی ہو جاتے۔ اس میں یہ بھی غلظہ ہو کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کا اصل مقصد بادشاہت و حکومت کے خوشوں اور فحشوں کی ہر وہی کے غرض سے اُسی کا حصول ہی رہتا ہو نہ کہ وہ۔ ان میں ملک گیری کی ہوس کوئی نہیں ہوتی اور اصل غرض تو یہ بتانا ہو کہ ایسے ہی واقعات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے والے ہیں اور سوائے سخت ضرورت کے آپ کے ہاتھ سے خوریزی نہ ہوئی +

۲۷۷ تفقد۔ تفقد۔ ووجدہ بعد کسی چیز کا عدم ہونے کی کسی چیز کا کم ہونا۔ پس وہ عدم سے خاص تر ہونا تفقد و تلافی تفقد ص ۱۸۷ (پوسٹ ۱۰) اور تفقد کے معنی تھکا چن ہیں لیکن اس کی اصل حقیقت کسی چیز کے کم ہونے کو پہچاننا (۲) اور تفقد اس چیز کا طلب کرنا ہو جو غائب ہو (۱) +

تفقد۔ تفقد

حضرت سلیمان اور

مغربن تھے جس کہ پر حضرت سلیمان ہر سال کیا کرتے تھے تو کیا حضرت سلیمان دیکھا کرتے تھے کہ ہر ایک پر نماز کرتے

لَا عَذَابَ لَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوَلَا أَدْبَحْتَهُ أَوَلَيْكَ يَتَىٰ سُلَيْمٰنُ مَبِينٌ

ہیں اسے سخت مراد تھا یا اسے قتل کر دیا یا میرے پاس کوئی کھلی دلیل ملے۔

کیونکہ آگیا ہو، جس شکل کی خاطر یہ کہانی بنائی گئی ہے کہ حضرت سلیمان کو بانی کی حروف پیش آئی تو کوئی نے کہا بانی کا پتہ جتن بتا سکتے ہیں جڑوں سے کہا پرند بتا سکتے ہیں پرندوں سے کہا پرند بتا سکتا ہو تب معجز ہو گا کہ وہ غائب ہو گا، اور کہا ہو گا کہ وہ پرندوں سے کیجیے بانی دیکھ لیا کہ تھا اور جہاں بانی ہوتا وہاں سے زمین گرد مانتا بانی دلی سے غفلت لیا جاتا ماسراں یہ کہہ اب کہیں پرند کو زمین سے کیجیے بانی نظر نہیں آتا، اور اگر یہ حضرت سلیمان کا معجزہ تھا تو تا شب معجزہ دیکھ کر یہ بڑا حاکم حلیج ہی رکھا، جبکہ وہ نہ آئے تب سب شکر پیاسا مرے یہ ساری شکلات اس بات کا نتیجہ ہیں کہ وہ دس مراد یہاں پرند پرند جاتا ہو گا کہ ہر پرند ذکر کیاں پرند وہ صاف بتاتا ہو کہ وہ انسان تھا چنانچہ اس کا یہ کہنا کہ میں سب سے یقینی خبر لیا ہوں اور ان لوگوں پر ایک حرکت حاکم اور اس کے پاس سب قسم کے سان ہیں اور کہ وہ قوم سوچ کی پرستار ہے پھر اس کا حفظ کرنا یہ باتیں پرند کی نہیں انسان کے نزدیک حال ہیں۔ یہ تمام باتیں علم کے متعلق رہتی ہیں جو انسان کیلئے، اللہ تعالیٰ نے بتایا جو پرندوں کیلئے، اگر پرندوں میں بھی اس قسم کا شعور ہوگا کہ ایسا علم وہ حاصل کر سکتے تو وہ بھی انسانوں کی طرح مکلف ہوتے اور ان کی طرح بھی نبی مبعوث ہوتے اور اگر کہا جائے کہ یہ حضرت سلیمان کا معجزہ تھا کہ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی حالتوں کو تبدیل کر دیا تھا اور پرندوں کو انسانوں کی طرح اور انسانوں کو انسانوں کی طرح پرندوں کی طرح بنادیا تھا۔ تو یہ لایا میں خلق اللہ کے خلاف ہو گا، اور پھر اس قسم کے کلام کر کے کیلئے، ان کو زبان بھی انسانوں والی دیا گئی ہوگی اور ظاہر ہوگا کہ انسان زبان کا علم دوسروں سے حاصل کرتے ہیں ان پرندوں کا علم کون تھا یہاں تک کہی باتیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ نامہ پرند پرند یہاں ہلکے کسی شخص کا نام ہو جو اس فکر پر زبانی سے متعلق رکھتا ہو، اور جس کی موجودگی جائزہ کے وقت ضروری تھی، کیونکہ پرندوں سے خبر زبانی کا کام لیا جاتا تھا تو حضرت سلیمان نے جب پرندوں کو طلب کیا تاکہ سب سامانوں کی حالت کے واقفیت حاصل کریں تو آخر فکر کو غائب پایا تو فرمایا پرند کہاں پر اور پرندوں اور جانوروں کے ناموں پر انسانوں کے نام عام طور پر رکھے جاتے ہیں نکس (نومر)، اور دلفن (دھیرٹا)، وغیرہ تاج مذہب قومیں بھی اپنے نام رکھتی ہیں اور ہندوؤں میں طوطا رام اور ماناؤں میں شیر اور بانجیر شیراز عام نام ہیں۔ عرب میں بھی ایسے نام رکھے جاتے تھے جیسے اسد اور باتیں میں اسلامین بیویں یا ب میں ایک شخص بن ہو گا کہ کر اور پرند کے ملنا جلتا نام ہو اور انھیں کے باپ کا نام پرند لکھا ہو، وستی (باب)، اور ان العرب میں ہر کھڈا کھڈا کھڈا لکھا جاتا ہو اور پھر لکھا ہو کہ اعدا اور کھڈا دین کے قبیلے کا نام ہو (دل)، تو یہ کوئی عجیب بیگ کہ سلیمان کے کسی اضر کا نام پرند ہو اور جنت میں سب جابجا یقین صاف بتا سکا کہ یہ فکر زبانی کا اضر تھا جو خود سب سے یقینی خبر دیکر پہنچ گیا ہو۔ دنیا کی یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف کہا جائے کہ پرند حضرت سلیمان کے معجزہ کو دیکھ کر طرف پاتا جاسکے گا، ایک پرند حضرت سلیمان کے علم کے بغیر ڈر گیا۔ بھلا حضرت سلیمان کا یہ فرمان کہ میں اسے سخت مراد ہوگا پرند کی صورت میں یہ معنی نہیں ٹھہرا کر کہ جو پرند پچھ آگیا ہو وہ وہاں کیوں آگیا، وہ یہ جو زبانیوں سے نہیں دیکھا یا کیا وہ غیر حاضری تو مراد یہ ہو کہ کہیں میری نظر سے ہی اور جہاں پر پانچ پنج خبر حاضری پر ہو

۲۴۶۳ مفسرین کہتے ہیں عذاب شدہ سے مراد تھا پر فوج دینا۔ مگر ایک پرند پر ایک عظیم ارشاد بادشاہ کی تہی ننگی اور کے لئے ایسے نفاذ کا استقبال کہ سخت مراد ہوئی، یا اسے قتل کر دیا جائیگا یا وہ کوئی دماغ دلیل نہیں کہ انسان کی سمجھ سے باہر باتیں نہ ہو دماغ دلیل؟ اور دلیل طلب کرتے اسے سلیمان بادشاہ اور پھر مینار پرندوں میں سے ایک دہی پرند حضرت سلیمان کا حکم تھا کہ وہ ہر طرف گئے کہ انھوں نے معنی پر اگر اسے ہر طرف سے تو بانی نے کھلے کیلئے ایک پرند دہی دوسرے کو بلایا ہوتا۔ پھر علی کا مطلب یہی ہے کہ

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ حُطُّ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بَنِيًّا ۲۲

سودہ بہت دیر نہ ٹھہرا دیا، تو کمائیں نے ایک ایسی خبر معلوم کی جس کا مجھے علم نہیں، اور میں سہلے تیرے پاس یقیناً خبر

یقیناً لائی و جدتاً مرآۃ ملککم و اوتیت من کل شیء و لها عرش عظیم و جدتاً ۲۳

لا یا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو ان پر بادشاہی کرتے پایا اور اسے ہر چیز ملی ہوئی اور اس کا ایک بڑا تخت ہو گیا اور میں اسے

و قومہا بئسہ و ن للتیس من دون اللہ و ذلک لہم الشیطان اعمالہم

اپنی قوم کو بدترین گروہ کے طور پر رکھ دے گا اور انہیں اپنے کئے کے عمل انہیں اپنے کئے کے دکھائے

فصلتہم عن السبیل فہم لا یفتدوون ۲۴

اور انہیں راستے سے روک دیا سو وہ سیدھی راہ پر نہیں جھٹکتے کہ وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور

الخب عن السموات والارض و یعلم ما تخفون و ما تعلون ۲۵

زمین کی چھپی چیزوں کو نہ سمجھتے اور وہ جانتے کہ جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

۲۴۲۳ سبأ ایک شخص کا نام ہے جس میں یمن کے قبائل عامریع ہوتے ہیں اور یمن کے اس شہر کا نام ہے جو ان قبیلے کی حکومت کرتا تھا۔ یہ امر یہ صفا و صفات کے ساتھ ہے کہ اسے

سبأ بن ربیع

سبأ یعنی خبر کا نام اس بات کا مرید ہے کہ حضرت سہیل اس ملک کی طرف آرہے تھے، انکے افسران کا فرض تھا کہ وہ یمنی خبردار کو دیکھ کر اس کے معاملات لیتے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے کسی حکم کی تیسری کی حضرت سہیل کو پہنچی ہے جس کی وجہ سے وہ تیاری کر کے ان کی سرحد پہنچے تھے۔ احاطت بالمخطیہ یعنی وہ صحیح خبریں جو میں نے اس ملک میں جاری کیا ہیں وہ ابھی تک آپ کو نہیں پہنچیں۔ اچھا کہ یہ دیکھ کر ۲۳ کو غیرہ ایک پرندہ دعوائے نہیں کر سکتا کہ اسے دوسرے انسانوں نے سلطانہ وہ علم حاصل ہو جو وہ انسانوں کو حاصل نہیں، معصرت لیتے ہیں اس پرندے کا کہ اس ملک کے کسی پرندے پر باخبر دریافت کرنا نہیں گویا اس زمانہ میں سب پر ہی انسانوں کی طرح واقعات کا علم حاصل کرنا کہتے تھے۔

۲۴۲۴ اوتیت من کل شیء سے مراد سلطنت اور حکومت کے سارے سامان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو کہ ان کی دوزں سامان جنگ وغیرہ کی بھی خبر لی گئی تھی۔

۲۵۲۵ خبہ ہر ایک ذخیرہ کی خبر لی جیڑو لکھتے ہیں جو نظر سے چھپی ہوئی ہو (غ)۔

خبہ

یہ وہاں پرندہ کا نام نہیں ہو سکتا۔ اسے یہ بھی خبر ہو کہ بعد حقیقی و خدا پرورد انسانوں نے کچھ اور بعد وہی بنائے ہیں اور وہ سوجھ بوجھ کر کہتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ شیطان بھی جو انسانوں کو درغلا تاہو اور اعمال پر انہیں اچھے کرکے دکھاتا ہے جو گویا اسے اعمال حسنہ اور اعمال سیئہ کا بھی پتہ ہے، اور انہیں خود درماتخلیوں میں توصیف انسانوں کو خطاب کرنا اور بتانا ہے کہ جس طرح انسانوں اور زمین کی مخلوق تو ان کو خدا تعالیٰ کا ظاہر کرنا ہے، اس لیے کہ ان کے اعمال پر بھی وہ نتائج مترتب کرتا ہے۔

ہر ایک دفعہ

بَلْ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْرَحُونَ ۖ رِجْعُهُمْ إِلَيْهِمْ فَلَئِنْ أَتَيْتُمْ بِمُجُودٍ لَا تَبْلُغُونَ

بلکہ تم اپنے تخت پر اڑتے ہو ۲۳۶۔ ان کی طرف ٹوٹ جاؤ گے، چاہے تم نے شکر کیجے، جن کا وہ تعالٰیٰ ذکر کیجئے

بِهَا وَخَرَجَهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۖ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُا أَيُّكُمْ

اور ہم نہیں اس سے ذلیل کر کے نکل گئے اور وہ محکوم ہو گئے ۲۳۷ (سیدنا) کہا، اے اہل دیار ہم میں سے کون بڑھ

يَأْتِيهِمْ بِعَرِشٍ مُّبَارَكٍ ۖ قَالَ يَأْتِيهِمْ مِنْ مُسْلِمِينَ ۖ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْبَنِي

۲۳۸۔ اس کا تخت لائے گا، اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرما دیں اور مکر میں نہ پڑیں ۲۳۹۔ جنوں میں ایک فریاد کرتے تھا

أَنَا أَيْتُكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ

میں اے تیرے پاس لے آؤں گا، اس سے پہلے کہ تو اُٹھ کر اُٹھ جائے ۲۴۰ اور میں اس کے اٹھانے کی قوت رکھتا ہوں، میں اس کی قوت رکھتا ہوں ۲۴۱

جو سادگی اختیار کرنی چاہتے ۲

۲۳۸۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تخت سے اس نے جی بڑی ڈال کر اٹھا رکھا اور حضرت سلیمان کی کچھ تحقیر بھی کی، مگر امراء کے مشورہ کا بھی یہی نشانہ معلوم ہوتا ہے کہ یہیں سلیمان کی کیا پروا، اگر ہم بڑے طاقت والے اور سخت جنگ کرنے والے ہیں جس میں جنگ کی جگہ پر جھڑپ ہو گئی، مگر یہاں تک کہ صغیرین کے بڑے بے غیب غصے نہ گھینے ہیں، یا چھوٹے لوگوں کے لباس میں اور یا چھوٹے لوگوں کے لباس میں اور پھر اور عجائبات پھر اسی کے مقابل پر حضرت سلیمان کی تیاری کی غلط ظاہر کی ہے، یہ سب فرضی خیالات ہیں، قرآن کریم نے ان کی باتیں خود بتا دی ہیں کہ وہ یہ کیا تھا، یہ ایک ڈرامہ میں تخت تھا جس پر کچھ تھا، ورنہ یہی ہوتی نہیں ۳

۲۳۹۔ قبل برقیل عند العند کے معنی میں آتا ہے یعنی اس کا سامنے غایب الذین کہنا، اُن کے اٹھانے والے (المعارفہ ۳۶۹) اور بطریقاً مقابلہ کی حالت پر بھی بولا جاتا ہے اور لا قبلی فی مکنا کے معنی میں میرے لئے اس کا مقابلہ کرنا، مگر یہ معنی یہاں نہیں (۲۴۰) اگر یہ تخت دوستانہ جنگ کا ہوتا اور اس میں اٹھا روکتی ہوتا تو حضرت سلیمان بوجہ نہ دیتے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی

جو پہلے ٹوٹ میں بیان ہوئی ۴

۲۴۰۔ وسیاتی واقعات کو یاد دلایا، جو حضرت سلیمان کے غم اور ان کی طاقت کا حال معلوم کئے، ان لوگوں کا ارادہ جنگ گزور ہو گیا اور انہوں نے فرمانبرداری اختیار کی اور اپنی فرمانبرداری کے خلوص کا یقین دلانے کیلئے حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارادہ کیا، تب حضرت سلیمان نے اس کا تخت لائے کیلئے کہا، اس کے تخت سے یہ راہ نہیں ہو سکتی کہ وہاں جس تخت پر وہ بیٹھا حکومت کرتی ہو، وہ اس کا مال جو وہ لایا جائے وہ سب کے چیر کی اس کی اجازت کے بغیر حضرت سلیمان اندر نکالنے کی بجائی ہو کہ اگر یہ کمرنگ گائے کا بیٹا کر سکتے ہے بلکہ وہی تخت پر جو اس نے بیٹھا تھا، اسی لئے اسے اس کا تخت کہا، جو اس تخت پر آپ ناراض کیوں ہوئے تھے اور اس کو اب منگو لائے کی عرض کیا، جو اس کا ذکر آگے آتا ہے ۵

۲۴۱۔ عفتیت عفتی کہتے ہیں اور عافہ کے معنی ہیں اسے مٹی میں ڈالنا۔ اور عفتیت کے معنی تخت اور عفتیت ہیں (الصحیح شیطان کا لفظ انسان پر لایا جاتا ہے، عفتیت بھی بولا جاتا ہے، ۲۴۲) اور علاج کا قول ہے کہ عفتیت مردوں میں سے وہ ہے جو عفتیت اور شدت کے ساتھ کسی معارف میں گھس جاتے اور اسے کمال کو پہنچانے دل ۶

۲۔ نزلہ ۱۰۰

قبل

۱۔ کا تخت حضرت سلیمان کے پاس سے لے آیا

عفتیت

۲

حضرت صالح علیہ السلام

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فُرْقَانٌ يَخْتَفِمُونَ ۝

اور ہم نے ہی ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ۲۳۵۷

قَالَ يَقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ

اس نے کہا اے میری قوم کیوں تم جھلائی سے بچنے والے کو جلد ہی مانگتے ہو کیوں تم اللہ سے استغفار نہیں کرتے

لَعَلَّكُمْ تَرْجِعُونَ ۝ قَالُوا أَطِيعُوا بَنِيكُمْ وَبَيْنَ مَعْكَ قَالَ طَئِبٌ كَرُّ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ

تاکہ تم پر رجوع کیا جائے انہوں نے کہا میں میری دھم دیتی ہوں کہ جو سے جو شریعت میں صیبت ہو چکی ہو اس کا تمہاری صیبت نہ لیتے ہو بلکہ

أَنْتُمْ قَوْمٌ فَتَنُونَ ۝ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ لَسْعَةٌ رَهْطٌ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

تم لوگ جو جواز دے جاتے ہو اور شہریں ان شخص سے جو ملک میں فساد کرتے تھے

وَالْيَصْلُحُونَ ۝ قَالُوا نَأْمُرُ بِاللَّهِ لِبَيْتِنَا وَآهْلِهِ ثُمَّ لَقَوْنَا لُوطِيَّ هُوَ

نہیں کہتے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم کیا ذکر کرو رہم اس پر اور اس کے اہل ہر ایک وقت حاکم تھے چہرے کے دلوں کی طرح

شَهِدْنَا لَهْجَتِكَ أَهْلُهَا إِنَّا الصَّادِقُونَ ۝ وَكُرُوا مَكْرًا وَمَكْرًا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

اے اہل کی بات کو نہیں دیکھا اور ہم باہل سے ہیں ۲۳۵۸ اور انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اور ہم نے بھی ایک شخص کو دیکھا اور وہ ہم کو خبر دیتے تھے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مُكْرِهِمْ ۝ إِنَّا أَنَا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

سو دیکھ ان کی تدبیر کا انجام کیا ہوا کہ ہم نے انہیں اور ان کی قوم کو سب کو تباہ کر دیا

اس کی غلطی کا انکار کیا یعنی نہایت معصافیشوں کے نیچے پانی چھایا۔ مگر نے ان نیشوں کو پانی سمجھ لیا۔ وہ پرستار سوچ سوچ کی طاقت

پڑی تھی تو ان کی فکر حقیقی طاقت جو اس کے نیچے کام کر رہی ہو وہ اسی طاقت پر نظر فرماتے کہ کام نہ لینے والے خود سوچ کو ہی اسی طاقت سمجھ لیتے ہیں

پس اس قصہ پر زبان میں کشیش کو پانی نہ سمجھو یہ سمجھا کہ سوچ کو خدا نہ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی سبب پر جس کی طاقت اور قوت کے

مناظر ہیں۔ مظهر ہیں قدرت کو خدا کی غلطی پر اس سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہو اسلئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا کہ وہ کسی

عورت کی چند پیروں پر باؤں کا چونا نہ پڑنا کوئی ایسا واقعہ نہیں جسکے ذکر کی خدا کے کلام میں ضرورت ہو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت

زبان میں کسی حقیقت کا روشن کرنا مایہ ناز اور اسلئے تھا کہ اس کے ساتھ علم کا بڑھانا مقصود نہیں ۲۳۵۹

۲۳۵۹ اس کی نوع میں صرف حضرت صالح اور حضرت لوط کا ذکر کیا ہے۔ ان دو پیغمبروں کو یہ خصوصیت حاصل ہو کر ان کی قوموں کی

بستیوں اس رستہ پر ہیں جو کہ شام کو جاتا تھا اور صبح کے لوگ جو شام سے تھکتے آتے ہیں بستیوں میں سے ہرگز گزرتے تھے۔

۲۳۶۰ اس اور اس سے پہلی آیت میں حضرت صالح کے ذکر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء اور ان کے منصوبوں کا ذکر ہے تسعة دھبے بڑے

دھبے بڑے آدمی ہیں جنکے ساتھ تھے تھے۔ یہ حضرت صلعم کے بھی بڑے دشمن تھے جن میں سے آٹھ برس مارے گئے اور نو اس

آخر تک درجہ نہیں
اور آج کل غلام غلام

۵۲ قَوْلِكَ يَوْمَهُمْ كَالْيَوْمِ الَّذِي فِي ذَلِكَ لَا يَنْفَعُهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَ

سوئے ان کے کھرویان پہلے ہیں، اسلئے کہ انہوں نے ظلم کیا اس میں یقین ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو جانتے ہیں اور

۵۳ أَجْمِنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَلَّمُوا يَتَّقُونَ ۚ وَلَوْ طَلَّ الْقَوْمُ لِقَوْمِ الْفَلَاحِشَةِ وَالْمُتَّبِعِينَ ۝

ہم نے انہیں نجات دی جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کئے تھے اور لوگ لوہا جیسا جب اس اپنی قوم سے نکلیا تو یہ ایمان کے کام کرتے ہوئے لوگ تو دیکھتے ہو

۵۴ أَيْدِيَهُمْ لِيُؤْتُوا لِرِجَالِهِمْ شِمُوهُ ۚ مَن دُونِ النَّسَائِلِ ۚ لَمُ قَوْمٍ يَجْمَعُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ

کیا تم خودوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو بلکہ تم جاہل قوم ہو۔ مسوس کی قوم کا جواب

قَوِيَّةٌ ۚ لَّآ أَنَا قَالُوا الْخِرُجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَوْمٍ قَرِيبٍ ۚ إِنَّهُمْ إِنَاسٌ يَّتَطَفَّرُونَ ۝

کچھ نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا لوگ کو اپنی قسمن سے نکال دو یہ ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا چاہتے ہیں

۵۵ فَاجْنِبْنَاهُ وَاهْلَآءَهُ ۚ لَّا أَهْرَآتُهُ ۚ قَدْ رَزَقْنَاهُمُ الْغَيْرَ ۚ إِنِ وَامْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

سو ہم نے اسے اور اس کے اہل کو نجات دی ہے اس کی بی بی کے ہم نے اس کے لئے کچھ دینا دیا ہے جو ہر قدر کیا تھا اور ہم ان پر ایک مینہ

۵۶ مَطَرًا ۚ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ

برسایا تو کیا یہی بُرا غمازینہ تھا جو ڈرا ہے گئے کہ سب طرف سے اصرار کیلئے اور اس کے بندوں پر سلامتی ہے

الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ مَّا يُشْرِكُونَ ۝

جنہیں اس نے چنا کیا اللہ بہتر ہے وہ جنہیں یہ شریک بناتے ہیں ۲۴۹

ابو سب بد کی نفی کا حال سنا کر گیا یعنی ابراہیل علیہ السلام بن آدمی - شیعب بن ربیعہ - عقیب بن ربیعہ - ولید بن عقیبہ - امیر بن خلف - نضر بن الحارث - عقیب بن ابی معیط - ابو سب - اور راستہ کے وقت حلقہ کے کام شروع : اعلیٰ ایسا ہی تھا جیسا یہاں حضرت صالح کے ذکر میں ہے یعنی بنی کریم کے متعلق آخری فیصلہ دارانہ : وہ میں بھی کیا کیا تھا کہ وقت : آپ کے کھرا کا عرصہ کر دیا جائے اور جب رات کو آپ نخلیں جیسا کہ تبر کے لئے آپ کی نخل کی عادت تھی تو اس وقت چند کس پکرتے جارہے تاکہ کسی ایک برا الزام قتل نہ رہے ۔

۲۴۹ آیت میں قرآنہ جو اصلاً اصل میں ام ماہیہ +

۲۴۹
اصحاب رسول کا مصطفیٰ

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کے اصطفا کا ذکر فرمایا جو وہ اصحاب رسول اللہ صلعم ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت کی اور ظاہر ہے کہ یہاں سلامتی کا وہ بھی یعنی دشمن ان کو تباہ نہیں کر سکتے اور ان کے مقابل پر سادہ ہی مشرکوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کا اصطفا بھی انبیاء کے رنگ میں تھا اسلئے کہ ان سے کام بھی دیا گیا جو انبیاء سے لیا جاتا تھا +

الحجرات العشر

۴۰ اَمِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاصْبٰتْنَا بِهِ

بھاسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے اُبل سے پانی اتارنا پھر ہم نے اسے سادہ خوش

حَلٰلِیْقٍ ذَاتِ بَہْیَۃٍ ؕ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُبَدِّلُوْا اَنْحٰرَہَا ؕ اِلَیْہِ مَعِ اللّٰہُ بَلِّغْہُمْ نَوْمٌ

برخ آگاہے ہیں تمہارے لئے (مکمل) نہ تھا کہ ان کے دھڑوں کو گھٹائے یا اللہ کے ساتھ دکنی اور اسی طرح پھر ان کے

۴۱ اَمِنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَہَا اَنْہَارًا وَجَعَلَ لَہَا وِیۡسًۢی وَ

جایگزین بن گئے اور زمین کو درگاہ بنایا اور اس کے اندر دریا بنائے اور اس کے لئے بہار بنائے اور

۴۲ جَعَلَ بَیۡنَ الْخَوَیۡنِ حَاجِزًا ؕ اِلَیْہِ مَعِ اللّٰہُ بَلِّغْہُمْ اَلَّذِیۡہُمْ لَا یَعْلَمُوۡنَ ؕ اَمِنْ

دو گروہ کے درمیان روک بنائی کیا اللہ کے ساتھ دکنی اور اسی طرح پھر ان کے

یُجِیۡبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیُکْشِفُ السُّوۡءَ وَیَجْعَلُ لَّکُمْ خَلْفَہَا الْاَرْضَ

اضطرار سے کو جواب دیتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرنا ہے اور زمین ملک کے حاکم بناتا ہے

۵ اِلَیْہِ مَعِ اللّٰہِ قَلِیۡلاً مَّا تَذٰکُرُوۡنَ ؕ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو بہت ہی کم تم نصیحت قبول کرتے ہو؟

حقیقۃ

۲۳۸۵ حدیث اُنی۔ حقیقۃً کہ جب ہر آدمی وہ قطعہ زمین پر جس میں پانی ہو گیا ہے اسے آنکھ کی پتلی بھنکاتے ہیں، شکل اور پانی کے

موجود ہونے پر تشبیہ پر (غ)

جب خلق اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہو تو دوسرا معبود بھی نہیں ہو سکتا

۲۳۸۶ یہاں بتایا ہے کہ وہ زمین پر بحال کا داردہ دار ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں ان کی اور کے دو سمندروں

میں روک پر دیکھو ۲۳۸۷

۲۳۸۷ سے پہلے خلق انبیاء کا ذکر آیا ہے پھر قرآن کے اس آیت کا یہ وہی کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے جو دکنی اور اسی طرح پھر ان کے

اللہ تعالیٰ کی رحمت پر جن وہاں خلق اور انہی قرآن میں

۲۳۸۸ یہاں بتایا ہے کہ وہ زمین پر بحال کا داردہ دار ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں ان کی اور کے دو سمندروں

ہاؤں اور زمین کے ذریعے

۶۳ اَمَنْ يَبْدُ يَكْمُ فِي ظَلَمَاتٍ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيْحَ بُشْرًا لِلَّذِينَ

بلا کو جس میں غشی اور تاریکیوں میں رستہ دکھا کر اور کوئی اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے

۶۴ رَحْمَتِهِ عَالَهُ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ اَمَنْ يَبْدُ وَالْخَلْقُ تَمَّ

بیمینا ہو گیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اور معبود نہیں ہے جو وہ (اللہ کے ساتھ شریک نہ ہو) جس سے امن یعنی کون مخلوق کو کچھ پیدا کرتا ہو

يُحْيِيهِمْ وَمِنْ تَرْفَعُ مَنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَالَهُ مَعَ اللَّهِ قُلْ هَانُوا بَرَاهَانُكُمْ

اسے لوٹتا رہتا ہو اور کوئی تمہیں آسمان اور زمین سے رفیع دیتا ہو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہ جس کی روشنی دلیل لاؤ

۶۵ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

اگر تم سچے ہو ۲۳۸۲۲ کہہ دو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اللہ کے کوئی غیب کو نہیں

۶۶ اللَّهُ ۝ وَمَا يَشْعُرُونَ اِيَّاكَ يَشْعُرُونَ ۝ يَلْ اَذْكُ عَلِمَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قُنْبُلُ

جانتا اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیگے بلکہ آخرت کے بارے میں انکا علم نہایت کم ہے اور کیا

۶۷ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا تَذْبُلُ هُمْ مِّنْهَا عَمُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِذَا

وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ۲۳۸۵۵ اور وہ جو انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کیا یہ ہم

كُنَّا رَبًّا وَّاٰبَاؤُنَا اِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝

تو کیا ہم نے اپنے باپ دادا کو پیدا کیا ہے یا ہم کو نکال دیا جائیگے

موتی ہو، ہر انکی آیت میں اپنے قرآن کا ذکر کر کے بظہر فرمایا، اسلئے کہ قرآنین کا متفق علم ہے ہر آدمی ان قبرت و دعا کے ذکر میں مذکور فرمایا اسلئے کہ اس کا تعلق ذکر ہے جو یہ

۲۳۸۳۳ یہاں اس تعلق کو ادبی کمال کو پہنچایا وہ نہ صرف مصیبت کے وقت انسان کو تسلی کو دیتا ہو بلکہ انسان کی بہتری کیلئے اپنی ہر آیت میں ایسا ظاہری معنوں کے ذکر میں ایسی باتیں ہیں کہ ہر طرف اشارہ ہوا اور رحمت کے آگے ہر شے سمجھ میں اشارہ ہو کہ اس کا خیالی کے آثار اب بھی نظر آتے ہیں ۶

۲۳۸۳۴ خلق کے احادہ میں یہاں اشارہ کرتے قانون کی طرف سے ۷۰ درآسانی رفق وحی الہی ہر پس اپنی تینوں باتوں کا پھر ایک جگہ کر کے اعادہ کیا ہے جو اوپر کی آیتوں میں ۱۱ ایک ایک کر کے بیان کی ہیں ۶

۲۳۸۳۵ اذہم کے پیر کے بعد ۹۹۲۲۲ علم کے ساتھ کہ سچا کلمہ جس سے مراد ہر کہہ جاہل رو گئے یعنی ان کا علم وہاں تک پہنچ سکا اور پھر فرمایا بلکہ ہم قتل نہ کیا یہاں ان کا اپنا علم وہاں تک پہنچ سکا لیکن جب انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ علم دیا تو وہ شک میں نہ گئے اور پھر اس شک میں ترقی کرتے کرتے باطل اندھے ہو گئے یعنی اسکے قبول کرنے سے عقلی انکار کر دیا ۶

۲۳۸۳۳
خاموشی کا اظہار اور
امن کی تسکین

لَقَدْ وَعَدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ ۲۸

یہ وعدہ ہمارے ساتھ کیا جاتا ہے اور پہلے ہمارے باپ دادوں کے بھی دیکھا گیا ہے یہ صرف پہلوں کی کہانیاں ہیں

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ ۝ ۲۹

کہو زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو مجرموں کا انجام کیسا ہوا اور نہ پرہم نہ

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ ۝ ۳۰

کھا اور اس سے تنگی میں ہو جو یہ تدبیریں کرتے ہیں ۲۹ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے

إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدٌّ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ۳۱

اگر تم سچے ہو کہو شاید اس کا کچھ حصہ تم سے نزدیک ہی آگیا ہو جسے تم جلد چاہتے ہو ۳۰

وَلَنْ رَدِّكَ لَنَا وَفَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَلَنْ نَبْكَ لِيَعْلَمَ ۝ ۳۲

اور تیرا رب یقیناً لوگوں پر فضل کرنے والا ہو لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے اور تیرا رب یقیناً اسے جانتا ہے

مَا تَكْذِبُهُمْ وَهُمْ يَوْعِلُونَ ۝ وَمَا مِنْ غَافِلَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝ ۳۳

جو انہیں سینے چپاتے ہیں اور وہ دغا ہر کرتے ہیں اور کوئی چھوٹی جڑ آسمان اور زمین میں نہیں مگر وہ واضح کتاب میں ہو ۳۱

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقْضَىٰ عَلَىٰ نَبِيِّ أَسْرَٰئِيلَ ۖ إِنَّ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ۳۴

یہ قرآن بنی اسرائیل پر بہت سی جہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۳۲

۳۴ آج کل کے مسئلے تھا کہ یہ لوگ بجائے حق کو قبول کرنے کے غافلت میں پڑے جاتے ہیں اور ان کی تدبیروں کے ذکر کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حق کا فرض جو حق کو تباہ کر دے گا کی تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں ۳۳

۳۵ اردف لکھ۔ ردف کیلئے دیکھو ۳۵ اور ردوت لکھ کے مستحق قہر لکھو یا دنیا لکھ کے کہتے ہیں میں تمہارے قریب آگیا ہوں ردف لکھ اور ردف لکھو ایک ہی ہیں جیسے جمعہ اور جمعہ لہذا ۳۴

۳۶ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہی ہو گیا ہے کہ خدا کا آواز آج کل کے بدلے کے بدلے خدا کا خدا لیکن ہم ذات فہم والا غافل ۳۶ جو نگراں اب کسے جانے والے تھے اسلئے فرمایا کہ خدا کا بھی ایک حصہ قریب ہی چلے گئے بعض اسلئے کہ ان کا مشاغل سے اس قوم کو روک رہا تھا لیکن کی بدولت پوری تہذیب سے بچا گیا ۳۵

۳۷ غائبہ جو چیز جو اس سے مخفی ہو یا علم انسان سے مخفی ہو اسے غائب کہا جاتا ہے غور، اور اس میں سیالہ کیلئے ہر (د) اصل مقصد یہ ہے کہ جس سے اس میں زمین کی کوئی چیز مخفی نہیں اس سے تمہاری تدبیر کیونکر مخفی رہ سکتی ہیں ۳۶

۳۸ بنی اسرائیل کے مراد بیان یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ تفسیر سے مراد ہی ہر (د) کیونکہ کتب کے اختلافات انہی کا تھا پس کہیں ۳۷

قرآن پر دو تفسیر ہیں، تفسیر کرنا ہے

۸۸ وَإِنَّهُ لَكُمۡ وَرَحْمَةُ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِيۢ بَيْنَهُم بِحُكۡمِهِۦ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اور وہ یقیناً مومنوں کے لئے رحمت ہے۔ تیرا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کرے گا اور وہ غالب

۸۹ الْعَلِیۡمُ ۚ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیۡنِ ۝ اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوۡتٰی وَ

علم والا ہے۔ سو اٹھ پر پھر دوسرے رکھ۔ تو بھلے حق پر ہے۔ ان تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور

۹۰ لَا تَسْمِعُ الصُّمَّ اِلَّا مَا عَلِمُوۡۤا اَوْ لَوۡا مَلٰٓئِیۡرَیۡنَ ۝ وَمَا اَنْتَ بِهٰدِیۡ الْعُیۡنِ عَنۡ مَّضٰلِمَتِہِمۡ

نہ تو مردوں کو آواز سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھے پھرتے ہوئے وہیں ہو جائیں اور نہ تو اندھوں کو ان کی گراہی سے غمگین نہ دکھائی دے گا

۹۱ اِنَّ تَسْمِعُ لَآ اَمِّنٌ یُّؤْمِنُ بِآیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلَمُونَ ۝ وَاِذَا قُمۡ الْقَوۡلُ

تو صرف اسے سنا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتا ہے سو وہ فرمانبردار ہیں علیحدہ اور جب قول ان پر واقع

عَلِیۡہِمۡ اُخۡرَجۡنَا لَہُمۡ دَآبَّةً مِّنۡ اَلۡاَرۡضِ

ہو جائے گا ہم ان کیلئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے

ہی یہ دعویٰ ہی کیا تھا کہ یہود و نصاریٰ کے ایمان اختلافات کا فیصلہ قرآن کریم فرماتا ہے +

۲۳۹:۱ دگر وہ بھلے درمیان فیصلہ کی ضرورت ہو، عداوت دین اور دین میں کسی نے اٹھائی تبت میں فرمایا کہ اللہ پر پھر دوسرے حکم کا میں ملے گا +

۲۳۹:۲ ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صرف ڈرائز الابرہ۱۰ چسٹنا چاہے ہی کہنا سکتا ہو اور انکی کفر پر اہلکار کی حالت یہاں تک

ترقی کر گئی ہو کہ کسی انسان کی طاقت میں یہ نہیں کہ انہیں راہ راست پر لائے۔ اذالو اعداہ بین اصل حقیقت کو واضح کر

ہے۔ مردے ہیں ہرے ہیں باہیں پیغمبر کی آواز پر پیٹھے پھیر کر چل دیتے ہیں ایسوں کو پیغمبر نہیں سنا سکتا۔ انہیں ہیں اور پھر گراہی

میں ہی رہنا پسند کر لیتے ہیں ایسوں کی ہدایت پیغمبر نہیں کر سکتا کیونکہ وہ عموماً ڈرائے والا ہو اور یہ لوگ ڈرائے کی پروا نہیں

کرتے لیکن اس کا مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ کیلئے ایمان سے بے ہرہ رہتے کیونکہ وہ مری جگہ فرمایا کہ اللہ ان کو بھی سنا سکتا تھا اللہ

یہ ہم میں نیشا اور خاطر ۲۳۹:۲ دیکھو ۲۳۹:۲ ان جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ پیغمبر کی ہر بات کو سنتے اور مانتے ہیں

اسلئے انکی طاقت پر پہنچ جاتے ہیں سنا سنا اچھے اعمال کی طرف بلانا ہے پیغمبر کے بلا سے پرانے اعمال کی طرف دی رنج کر کے لا جو

پچھے اس کے منجانب اللہ ہرے پر ایمان لاتا ہے۔ یہی مضمون سورہ ذوقم ۵۲-۵۳ میں ہے دیکھو ۲۳۹:۲ جہاں سنا سونے پر ہی

بحث ہو اور یہ بات کہ فی الحقیقت یہاں جہاں مردے مردے روحانی مردے مردے ہیں۔ سورہ خاطر ۲۳۹:۱۹ سے واضح ہے جہاں

یہ ذکر ہو کہ تمہارے اور دیکھنے والے۔ انہیں راہ اور روشنی۔ سایہ اور دھوپ۔ زعفران اور سرسبز ہوا پر انہیں اور پھر اس کے ساتھ ہی

وَاللّٰتِ یَعۡبُدُوۡنَ مِنَ الْفِیۡثُوۡۤاۃِ اِنَّتِ الْاِلٰہُ اَنۡ یَّرۡتَوِیۡ قُرۡوٰنَ دَالُوۡنَ کُنۡتِیۡنَ سَاۡکِنَۃً ۚ وَتُحَرِّکُہُمۡ مِّنۡ فِیۡہِۭ یَۤاۤاۤیۡہِۭ ۚ

حج
نمازت دوم چو گئی
اور لوگ اپناں لکھتے

۸۳ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ

اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گروہ ان میں سے اکٹھا کریں گے جو باتیں کو جھٹلاتے ہیں پھر وہ روکے جائیں گے ۲۳۹۲

۸۴ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَوَّلُ قَالَ أَلَمْ يَأْتِيَ بَلَدَهُمْ بِآيَاتٍ وَلَمْ يَحْضُرُوا بِهَا عُلَمَاءُ أَتَادَا لَكُنْتُمْ

یہاں تک کہ جب آئیے گی گینگا کیا تھے میرے قریب تو کہ جھٹلاتا یا حالانکہ تم نے اپنے علم سے ان پر حاظر دیکھا تھا بے لاس

۸۵ تَعْمَلُونَ ۚ وَوَقَّعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

کیا کرتے تھے اور ان پر قول واقع ہو جائے گا اسنے کہ انوں نے ظلم کیا پس وہ بات نہ کریں گے کیا وہ غرض کریں

أَنَّا جَعَلْنَا الْفَلَاحَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِن فِي ذَلِكَ لَايَةٍ

کہ ہم نے رات کو بنایا جو تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن دینا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشان ہے

۸۶ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۚ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفِرْعَمُ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ

جو ایمان لائے ہیں اور جس دن صوریں پھر بھجا جائیں گی پس جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور

۸۸ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمْسَاءُ شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلُّ تَوَكُّدٍ آخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ

جو کوئی زمین میں ہیں گھر جائیں گے سوائے اسکے چاند چاہے اور رب عاجز ہو کر اس کے پاس آئیں گے اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے

جسے تباہی گرفت میں اور اگر اُپڑا پڑا زمین سے مراد انسان نہ بنے جائیں تو پھر مراد وہ تمام اسباب ہونگے جو زمین سے جی پیدا ہو کر انسان کی پاکت کا موجب ہو جائے ہیں خواہ وہ طاعون اور وباؤں کے رنگ میں ہوں جیسے کیڑے زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور خواہ جنگوں کے رنگ میں ہوں ۶

۲۳۹۳ فَيُجِجُ اس جماعت کو کہا جاتا ہے جو گزرنے والی جلدی کرنے والی ہر چیز افواج ہو چکا خلوت فی دین اللہ افواج (المصاحف) ۱۱۰

فوج
لئے الکر کے منرا

یہ دھون کے منی ہیں شرات اور فضا سے روکے جائیں گے یا گے جیسے ہوسے روکے جائیں گے اور یا پہلوں کا روکنا ہے

یہاں تک کہ چھپنے سے آئیں جسے نزدیک پہنچے یعنی کو تزیج ہو اور اس اکٹھا کرنے کے دن سے مراد ان کی سزا کا دن جو اچھا ہے ادا جھوٹا کی تا تیار کرنا ہے اس لئے کہ یہ جھٹکا ذکر ہے اور میں یکذب بتاتا ہے کہ کو تکذیب کرنے والوں میں سے بعض کو سزا دی جائے گی

اور یہ ان کے سردار ہیں چنانچہ حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ابو جہل اور ولید بن مغیرہ اور شعبہ بن ربیعہ کا نام ہے (کر دور)

و مطلب ہے ہر اکسرو اور ملکر سردار کے کوئی شرات سے روک دیا جائے گا اور باقی لوگ آخر کار ایمان لائیں گے اور اہل طبع اس

آیت سے دھت پر دلیل دیتے ہیں یعنی امام ہدی کے ظہور کے وقت ان لوگوں کو جنہوں نے ان کے خیال میں امتہ اہل طبع کے سوا

نہی دئی گئی کہ ہر دوبارہ اس دنیا میں لایا جائے گا اور درمیان کو بھی تاکہ ان کو سزا دے تو میں خوش ہوں اس سے بڑھ کر خوشحال کیجیے

ہو سکتا اللہ شمسہ تو مومنوں کے ساتھ خلاص کا وعدہ اس دنیا کی زندگی میں کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ مومن رہتے تو ناکام ہیں میں البتہ

ایک خاص زمانہ میں جب ہمدی غاصب سے غلبہ کیا تو اس وقت تھکیت پہنچائے والوں کو سزا دے کر مومنوں کا دل خوش کر دے گا

مسند حجت

تَحْسِبَهَا جَامِدَةً وَهِيَ ثَمَرُ السَّيِّبِ صُنِعَ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَضَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ

جنیت و جے ہرے بھٹا ہر دورہ بادل کا گزنا گزرا جانیگے اللہ کا کام ہر جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا وہ اسے

خَيْرٌ مَّا لَقَّيْنَاهُ ۖ مِنْ جَاءٍ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ وَهُمْ مِنْ قَرْعِ يَوْمِئِذٍ ۝۸۱

خبردار: جو تم کہتے ہو ۱۳۹۵ء کو کوئی نیکی لاتا ہو اس کیلئے اس سے بہتر ہے اور وہ اس دن گھبراہٹ سے

أَمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكَيْتَ وَجْهَهُ فِي النَّارِ هَلْ يَخْرُجُ إِلَّا ۙ

اس میں ہونگے اور جو بھی قاتل ہو تو ان کے منہ آگ میں اوندھے کئے گئے
تم کو بد رو نہیں دیا جاتا مگر اس کا

وَالنَّمُ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدِ ۚ الَّذِي حَرَّمَهَا ۙ

جو تم علی کرتے تھے مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے مسرت دلایا

وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأَمْرُهُ أَنَّ كُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَأَنْ أَسْأَلُوا الْقُرْآنَ ۖ فَمِنْ ۱۲

اور ہر چیز اسی کیلئے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔ ۲۳۹ اور کہ میں قرآن کی پیروی کروں سوچو کہ کتنی

اِهْتَدُواْ اِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنذِرِيْنَ ۝ ٩٣

ہدایت اختیار کرنا وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے ہدایت اختیار کرتا رہی اور جو کوئی گمراہ ہوتا رہا تو کہیں صرف ڈرائیو ایلوس نہیں ہوں اور

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سِيرَتُكُمْ إِلَيْهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

کہو بے تعریف! اللہ کیلئے ہر وہ تمہیں اپنے نشان دکھا چکا تو تم انہیں پہچان لو گے اور میرا اب اس سے غافل نہیں جو تم عمل کرتے ہو۔^{۲۴۹۶}

جائے گا۔ پس رجت قرآن کریم کی ان آیات صریح کے خلاف ہم جنہیں مردوں کے اس دنیا میں واپس آنے کو منع کر دیا گیا ہے دیکھو ۴۳:۳۲

۲۹۲؎ جاں بقہ جہاں کے مستقل کیا جا تا ہے جب وہ جمع ہوتے ہیں بے فکر شمس ہو جاتے اور وہ ڈوب چکے ہیں کافقر شمس ہو جا تا اور جہاں تخت پر تکیہ کر

حاجی

آتقن۔ مادہ تقن پر اور اتقان کے معنی اٹھارہ معنی مضبوط کرنا ہیں دل، ۴

القانون

مخالف کے

اس آیت میں بظاہر پیادوں کی مضبوطی اور ان کے آخر کار جہانے کا ذکر ہے لیکن آیت کا خاتمہ ناخبر یا تفتنون پر کیا ہے یعنی افعال انسانی کی خبر

دوسرا پراسٹے جادہ پھاؤنکے گزرجا نہیں، اشارہ ان بڑے شعبہ علم انیس کے گزرجا کے کیطوف ہر جوحق کی فاعلت کرسے ہیں اور اسی لحاظ سے صمٹ اللہ الذی یقن

کلاسی بھی درست ہو جس میں یہ اشارہ ہو کہ حق اس قدر مضبوط چیز ہو کہ پہاڑ بھی اسکے سامنے نہیں ٹھہر سکتے اور بعض نے دھی تم میں واؤ کو واؤ کا یہ لیا سار

اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ وہ باندی کو اپنی جگہ پر بیکر دے۔ بھگتا جرح ہے کہ میں اور وہ بادل کی تیری کے ساتھ چل رہی ہیں لیکن

۱۰۲۵۹۵

۱۱۹۹: یہ تھمر لہو، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحمت کو اپنی طرف منسوب کیا اور اس تھمر کے رب کی عبادت میں انسان کو لہو یہ تھمر انجودیا جائیگا۔

کے لیے

مسجد کھانی کے سائوں کو پھانسی کے پیر بسات کر دیئے گئے اور کھانہ کے اچھے

تَتَوَاعَلِكُ مِنْ بَنِي مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اِنَّ فِرْعَوْنَ

ہم پر مبنی اور فرعون کی خبر سے کچھ حق کے ساتھ بڑھتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں ۲۳۹۱ فرعون نے

عَلَانِي اِلَى الْاَرْضِ وَجَعَلَ لَهَا شَيْعًا يَسْتَضِعُّ طَائِفًا مِنْهُمْ يَذْرَؤُ

ملک میں سرکشی اختیار کی اور اس کے رشتہ والوں کو گردہ گردہ کیا ان میں سے ایک گردہ کو گردہ کرتا جاتا تھا ان کے بیٹوں کو

اَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَعِجِي نِسَاءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ وَزَيْدًا اَنْ تَمُنَّ عَلٰٓى

نار دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا وہ خدا کرنے والوں میں سے تھا ۲۳۹۲ اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر اس کا

اَلَّذِيْنَ اسْتَضَعُّوا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَهُمْ اٰمَةً وَجَعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ ۝

کے جن میں سے ان کو رکھنے گئے تھے اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث بنائیں ۲۳۹۳

۲۳۹۴ فرعون اپنی اسرائیل کے قصہ کو مومنوں کیلئے بیان کرنا صاف بتا رہا کہ اس میں مسلمانوں اور ان کے اعداؤ ذکر کر اس میں ایک شہر

کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ بھی قریش نے وہی سلوک کیا وہ حضرت موسیٰ کے ساتھ کیا اگر جیسی صفائی سے فرعون اور موسیٰ کی تاریخ تو

زمانہ میں وہ ہر ایک کی پر وہ اپنی نظیر ہو کہ معلوم ہوتا ہو کہ اس زمانہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرمائی تھی قلع مذہب مکرلوں نے

مسلمانوں کو گردہ گردہ کیلئے عیب طبعی یا کجی کے ہیں آج انہیں ہر حق سے محروم کیا جاتا ہو مذہب تو اس کیلئے خاص ہے

جائے ہیں اور بایں حیثیات اپنے ساتھ سامانوں اور ساری شان و شوکت کے ساتھ اسلام کے نام سے غافل ہیں اور اس کی

تاریخ مسلمانوں کی تاریخ میں بڑھ گئی ہے

۲۳۹۵ فرعون کے اس ملک کے چنے والوں کو گردہ گردہ کرنے سے یہ نشا ہو کر ایک ہی ملک کے بدعہ والوں کے قتل گروہ بنا دیتے

ایک گردہ کے حق بہت قرار دینے اور دوسروں کو ذلیل رکھنا چاہا یہ وہ سرگراہ بنی اسرائیل کا تھا جنہیں اس ملک میں بڑھ ہوئے عورت

دراز کر چکا تھا اب فرعون نے ان کو ملک میں بچے کا مرنے اور اعلیٰ عہدوں سے محروم کر کے طبع کی ذات کے کامران کے پر

کئے یہ وہ نہ کہ سبب العذاب ہوا تک کہ اس ساری قوم کو غلامی کی حالت میں رکھنا شروع کیا ان عہدات بھی اسماعیل اور

اپنی قوم کو حاکم اور مالک بنایا اسی وجہ سے اسے مفید لگا ہو خدا صرف یہی نہیں کہ ملک میں بدعہ پھیلائے بلکہ کسی قوم کو

انسانیت کے حق سے سادی سے محروم کرنا بھی خدا ہی پر ہی وہ خدا ہی جس کا ارغاب کچھ دنیا میں مٹتی تو اس کی پر ہی گردہ شرف

توں کو گردہ زد اور بہت سے حق سے محروم کر رہی ہیں

۲۳۹۶ آیت سے مراد وہ دین میں پیشہ و ہیں اور ان سے مراد ملک و حکومت کے وارث ہیں یعنی اہل ارادہ یہ تھا کہ ان میں دین و دنیا

کی دونوں دنیاں ہی کرسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا میں کمزوروں کو طاقتور بنا کر اور اپنی طاقت پر غرور کرنے والوں کو خوار رکھتا کہ اپنی قدرت

کا اذکار دکھاتا رہا یہی نظارہ بنی اسرائیل میں دکھایا یہی محمد رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں دکھایا جس کی طرف یہاں اشارہ ہو

اور یہی وہ اب چرخی دکھائے گا کیونکہ اب بھی بعض قومیں دوسری قوموں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے گردہ گردہ کرتی ہیں

فرعون اور موسیٰ کی تاریخ
موسیٰ کا بیٹا اس میں
گردہ گردہ کیا

فرعون اپنی اسرائیل کی
حق سے محروم کرنا
اور اس سے ذلیل کرنا

گردہ گردہ کرتے رہا
کا وعدہ بھی

وَمُكِّنْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمْ تَأْكُلُ أَمْوَالَهُمْ

اور انہیں زمین میں طاقت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر ان سے وہ چیز رکھائیں جس سے وہ

يَحْدَرُونَ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِمَامٍ مُّوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ وَأَدْخِلْتِ عَلَيْهِ نَالِيقِيۃً

ڈرتے تھے ۲۴۹۹ اور موسیٰ کی ماں کی طرف سے دودھ پلا کر جب اس کے متعلق کچھ خوف ہو تو اسے دریا میں

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا آدَاؤُكَ الْيَلْبُكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

ڈال دے اور نہ ڈرنا اور نہ غم کرنا ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے اور اسے مرسلوں میں سے بنائیں گے ۲۵۰۰

۲۴۹۹ ہامان فرعون کا کوئی سر لشکر یا کوئی اور بڑا عہدہ دار معلوم ہوتا ہے۔ بائبل میں اس کا ذکر نہیں مگر یہ ان کے ایک بادشاہ کے معتمد چین سے ایک کا نام ہا مان تھا۔ اسلئے پادری صاحبان اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن نے غلط واقعات کو دیا ہے۔ بائبل میں تو کچھ ہے کہ وہ بھی قابلِ اعتماد نہیں۔ چین یا یوں کا اس میں ذکر نہیں۔ ان کو فرضی قرار دینا بھی عقلمندوں کا کام ہو سکتا ہے جو حقین کے ایک سے برابر ہو سکتے ہیں۔ یہ کہیں نامکین ہو کر فرعون کے کسی سردار کا نام بھی ہا مان جو قرآن کریم ایسے ایسے واقعات بیان کر کے جنہیں دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا اور جن کی صداقت پر آج واقعات نے منہ نکا دی ہو اپنے بیانات کا ہر قسم کے شبہات سے بالاتر ہونا ثابت کر دیا ہے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فرعون کنی اسرائیل سے کچھ خوف تھا یعنی یہ کہ یہ قوم کسی دن غالب آجائے گی حالانکہ ظاہر ہو کر انکی تعداد دوسروں کے مقابل میں کچھ بھی نہ تھی۔ عینہی حالت آج مغربی اقوام کی ہو کر اسلام اور مسلمانوں کو خوب پامال کر کے اور انکی طاقت کو جانتا لیکن تقاریر کرنا اور انہیں دنیا بھر میں اپنے غلام بنا کر بھروسہی ان سے ہر وقت ڈرتے ہیں اور ہمیں اسلام مزہ کا نام ہو کر پکینے ایک چوڑا بنا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آخر جو چیز غالب آئے والی ہوئی اس کا خوف بڑھ بڑھ سے طاقتوروں کے دلوں میں ہوتا ہے خواہ وہ کتنی کمزور نظر آئے اسلام کا جو مذہب ہے، دلوں میں یہی اس بات کی کافی شہادت ہے کہ اسلام غالب آجوا لا ہو۔

۲۵۰۰ حضرت موسیٰ کی ان باتوں نے انہیں گمان کو دی ہوئی جس سے یہ یقینی بنو چکے تھے کہ فرعون کا وہی ہونا جو اسی کے دربار میں آیت بنوت نہیں مگر وہی کا سلسلہ جاری ہو اور فرعون یا اسی کا یقینی ہونا جو وہاں سے ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو بذریعہ وحی اطلاع دی گئی کہ جب فرعون کی طرف سے کچھ جاسے گا تو فرعون کو روک دیاں ڈال دے دوسری جگہ ہر صندوق میں بھکر دیاں ڈال دے ان اقتدا فیہ فی التابوت جیہ فی الیم دیکھ ۳۹۰ اگر یقینی وحی نہ ہوتی تو ان اپنے بچے کو ہلاکت میں نہ ڈالتی۔ خدا تعالیٰ جسے کاغذ شہر اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بچنے کا وعدہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کا غم نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسے واپس لائے گا وعدہ کیا۔ آسمانی میں یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف سے وحی کی تھی بلکہ اس کے اپنے خیال کی طرف مشوب ہو۔ قرآن کریم اس حقیقت کو ظاہر کر کے اسے واضح کرنا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل بنا دیا ہے۔ بائبل میں یہ ایک بھاری نقص ہے کہ اس نے ان تذکروں کو محض قصوں کا رنگ دیدیا ہے اور وہ چیز جس سے بڑے بڑے روحانی یا اخلاقی تہجد حاصل ہوتے ہیں وہ اس میں نہیں پائی جاتی یہ کمال قرآن کریم کا ہے کہ بائبل کے ان قصوں کو دور کر دیا ہے۔

فرعون کا کنی اسرائیل کا خالق ہونا

اسلام کے غالب آنے کی ایک دلیل

فرعون یا اسی کا ہونا

فَالْقِطْعَةُ أَلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا مِمَّنْ دَلَّاهُ فِرْعَوْنَ وَهَامُنَ جُؤْثَمًا ۙ

پس زمین کے ٹکڑے اسے لے لیا تاکہ ان کے لئے دشمن اور عیب آجھ جو فِرْعَوْن اور ہامان اور ان کے لشکر

كَأَنَّهُ أُخْطِئَ ۚ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنِي وَلَئِنْ لَا تُقَاتِلَهُ ۙ

جاشب خطا کرتے ۱۲ اور فِرْعَوْن کی بی بی نے کہا میرے لئے اور تیرے لئے آنکھ کی راحت ہو اسے قتل نہ کرو

عَسَى أَنْ يَفْعَلْنَا أَوْ نَفْعُنَا ۚ وَلَكِنْ هُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَاصْبِرْ فِرْعَوْنُ ۙ

شاید وہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم سے بیا بنائیں اور وہ نہیں جانتے تھے اور سہیلی کی ان کا دل

مُوسَى فِرْعَوْنُ كَادَتْ تُبْدِي بِهِ لَوْ أَنَّهُ لَبِطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لَتَكُونُ

دُحْمًا ۙ خالی ہو گیا قریب تھا کہ وہ اسے ظاہر ہی کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے تاکہ وہ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَقَالَتْ لِأَخِيهِ فَصِيحَةٍ فَصَرَّتْ بِهِ عَنْ جَنْبِ وَهُمْ ۙ

مومنوں میں سے ہو ۱۳ اور موسیٰ کی بہن اس کی بی بی سے کہا اس کے پیچھے پیچھے جا سہارو اسے دور سے دیکھتی رہی اور انہوں نے

لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَافِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ

محسوس نہ کیا اور ہم نے اسے چلنے والوں (دور) سے روک رکھا تھا اس سے کہا کیا میں تمہیں ایسے

عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۚ فَرَدَدْنَاهُ إِلَى آيَاتِهِ لِيَنْفَرَّجَ بَيْنَا ۙ

گھروں کے بتوں پر اسے تھامنے لے جائیں اور اس کے خیر خواہ ہوں سہمے اسے اس کی کیفیت بتائیں کہ وہ اپنی طرف سے

وَلَا تَحْشَرْنَ فِتْنَةً أَنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

البرع

اور وہ غم نہ کرے اور نہ ڈرے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہو لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے

۱۴ الْقِطْعَةُ لَقِطَةٌ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ ۙ لَقِطَةٌ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ ۙ لَقِطَةٌ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ ۙ لَقِطَةٌ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ ۙ

لقطعہ

لیکن میں سے معافیت کو پریشانی اس کا نتیجہ ہو کہ وہ ان کا دشمن اور ان کے پیچھے پیچھے نہ جاتا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے دشمن یا ہوا
فرمان سے تھا کہ وہ ان کا دشمن اور ان کے پیچھے پیچھے نہ جاتا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے دشمن یا ہوا

ہم عاقبت

۱۵ فَاذْكُرْ لَنَا نَسْرَةَ فِرْعَوْنَ ۙ فَاذْكُرْ لَنَا نَسْرَةَ فِرْعَوْنَ ۙ فَاذْكُرْ لَنَا نَسْرَةَ فِرْعَوْنَ ۙ فَاذْكُرْ لَنَا نَسْرَةَ فِرْعَوْنَ ۙ

نارح

بتائی کہ خوف و حق سے خالی ہو کر انہوں نے کافرتانہ رویہ اختیار کیا یہ بھی قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتیں اگر اللہ تعالیٰ نے دل مضبوط نہ کر دیا ہوتا
اور بعض نے ظاہر کر دینے سے سرا دیا یہ کہ سبب خوشی کے جو حضرت موسیٰ کے پیچھے جانے سے حاصل ہوئی اس واقعہ کو ظاہر کر دیتی رہا

۱۴ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ يُجْزَى الْمُحْسِنُونَ

اور جب دوسری اپنی جوانی کو پہنچا اور کمال حاصل کیا ہم نے اسے غم اور علم دیا اور اسی طرح ہم احسان کرنا انوں کو بڑے دیکھتے ہیں

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلًا يَقْتُلُ ١٥

اور وہ شہر میں اس کے باشندوں کی پیچیدگی کی قوت میں داخل ہوا تو اس میں وہ شخصوں کو ملے

هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عِدْوَةٍ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ

وہ (ایک) اسکی قوم سے تھا اور وہ (دوسرا) اسکی دشمن (قوم) سے تو اسنے جو اسکی قوم سے تھا اس کے خلاف اس سے بدوائی کی

عَدُوٌّ لَكَ فَوَكَرَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ

۲۵۴۔ اکل دشمن دوقم کے اٹھایں عورتی نے ہے ایک نکامارا اور ہکا لام تھام کردہ ایک بار شیطان کے اکل کی وجہ سے توتہ کھلا کر نہ کر خوالا دشمن ہے۔

۲۸۳۱ ۲۸۳۲ یہ حکم یعنی قسم (دیکھو صفحہ ۹۸۸) اور علم نبوت سے قبل ہیں، اسی لئے فرمایا کہ ہر ایک نیکی کرنے والے کو ہم قسم اور حکم دیتے ہیں نبوت

آپ کو بہت بعد میں ملی +

۲۵۰۴۔ دکن، فکٹا بند کئے ہوئے ہاتھ یعنی گے سے مارنا اور روکنا جو دغ، +

مكنه

تقاضی، ویکیم، ایڈیٹرز وغیرہ، اگر قضاے مراد موت بھی لی جاتی ہے جیسے من تعفاجہ (الاحزاب: ۴۳) میں بعض نے تعفاجہ

۳۶ پروردگارنا اور بعض نے سمیرت مراد لی ہے اور مروت کے معنی میں ہر طبیعت کا انتقامیہ تھا۔ (۲۶) لیتے ہیں عیناً وہی (المختار) ۴۴

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۱۷

کہا میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا میری غفلت فرما سو اللہ نے اپنی غفلت فرمائی وہ حفاظت کرتا ہے کہ میرا اللہ نہ ہو ۱۷

رَبِّ مَا أَلَمْتُ عَلَىٰ قَلْنِ الْوَنَ ظَهِيرُ الْبَحْرِ مَيْنَ ۝ فَأَصْبَحُ فِي الْمَدِينَةِ ۱۸

میرے رب اللہ کو تو نے مجھ پر انعام کیا میں کبھی بھی مجرموں کا دروگاہ نہ ہوں گا ۱۸ پس وہ شہر میں داخل ہوا

حَافِيًا يَرْقُبُ فَإِذَا الذِّئْبُ اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ اسْتَضْرَحَهُ قَالَ لَمْ يَمُوتِ

کرنا تھا کہ انہیں یہ شخص جس نے کل اس سے دو ٹوٹی تھی اسے روک لیئے پکارے لگا۔

إِنَّكَ لَتَوَفَّىٰ يَمِينُ ۝ فَلَمَّا كَانَ آدَانُ يَبْطِشُ بِالْذِّئْبِ هُوَعْدٌ وَلَهُمَا ۱۹

تو یقیناً گھلا کر دے گا ۱۹ پس جب اس نے ادا دیا کہ اسے کپڑے

قَالَ يَوْمَئِذٍ أَتُزِيدُكَ لَمَّا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنَّ تَزِيدُكَ إِلَّا

اس نے کہا اب میں تو بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کر دے جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا

أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ مَا تَزِيدُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۲۰

کہ میں زبردست ہو جائے اور تو نہیں چاہتا کہ تو اصلاح کرنے والوں میں سے ہو ۲۰

۲۵۰۵ جان بڑھ کر پڑھئے مراد ہے آپ کو مشکلات میں ڈالنا کہ کھڑے رہنے کے واسطے ظالموں کو مرنے کا ایک موقع دیا اور خود سے مراد حفاظت ہو اور اگر اسے کوئی غلطی بھی مانا جائے تو یہ غلطی راہ و اور سے نہیں نہ گناہ کہ کھٹکتی ہو کہ ایک خط تھی کہ اس کا تو مستحق ہو گئی۔ شہر تھائی کا حفاظت فرماتا یہ ظاہر صحت برسی کہ ایک خط لکھا کہ قوم کے اہل سے بچا دیا ۲۵۰۵

۲۵۰۶ انعام و تحسنت برسی تو علی کے نقل سے بہت بچے سے تھا پس مراد میں ہو کہ تیسرے انعامات کو پا کر میں مجرموں کا درجہ کبھی ہو سکتا نہیں یہ مطلب نہیں کہ ایک جو کیا سو کیا آئندہ مجرم نہ رہا کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شخص کے جسم میں اسکی اعانت کو بھی جو ہم پر ۲۵۰۶ اس کے گرد سے نہ کو گتے میں مگر قریب گزشتہ زمانہ نہ ہوگی بلکہ تا بہ چارچہ صحت سیرہ میں ہو چھل غفلت سے ان کے انجان اور اشارہ کسی پر غائی کی طرف ہو جو جیسے دے ایام جاہلیت میں کسی قوم سے کہ تھی اسکو بیان اس کے کہ یہ نہیں کرتے ایسا کیا تھا ۲۵۰۶

یستصمہ منہم کہیے و کثیر ۲۵۰۷ اور استصباح اور استغناء کے ایک ہیں میں میں ہیں مراد چاہتا (د) ۲۵۰۷ یہاں پر بھی اس کی تا کر کہ جس کی مدد بچے حضرت یونس نے کی تھی اس کا ذکر کرتا ہے کہ وہ کسی سے لڑائی کر رہا ہے اور دوسرے شخص سے جو یہاں پر تھے ان میں سے کو اس سے مقدمہ دونوں جہاں تھے جو باہر سے آئے تھے اور یہی وہ صحت میں صحت ہے کہ یہ کہ یہ زیادتی کر رہا ہے حضرت یونس کو آواز دیتے ہیں کہ کل والا صحت میں ہو اور ایک حکوم سر تلی کا حکم صریح ہے زیادتی کا جہاد قیاس ہے ۲۵۰۷ یہاں عد و لہا کو نہ چینی و نہ دشمن نظام ہو کہ یہ وہی شخص ہے جو حضرت یونس نے قوی کیا کہ یہی غلطی ہو کر دیا کہ وہ اپنے جانی پر زیادتی کر رہا تھا پھر دل تو وہ اس شخص کا دشمن تھا چہرہ زیادتی کر رہا تھا اور پھر حضرت یونس کو بھی دشمن ہوا اسلئے کہ وہ ناحق تھا۔

نفس پڑھ مراد

جسم میں اعانت

اس

استصباح

بِحَافَتِهِ أَحَدٌ مَّا تَمَشَّى عَلَى اسْتِمْيَازٍ قَالَتَانِ ابْنُ يَدْعُو لِيُغَيِّرَنَّ لِحْرًا ۲۵

ہم ان دونوں کو ایک جیسے چلتی ہوئی آئی کھنکھائی برادپ کچھ بلانہ ہو تاکہ کچھ اس کی اجرت ہو میں دے

سَقِيتَ لَنَا فُلْمَنَاجَاءً وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ فَبَجُوتَ مِنْ

تو تھو بارے کے پانی یا سو جب اسکے پاس آیا اور سرگزشت اس سے بیان کی اس نے کہا ڈر نہیں تو عالم لوگوں سے

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ قَالَتْ أَحَدُهَا يَا بَتَا سَتُرَاحِرُهُ إِنَّ خَيْرَ مَنْ اسْتَأْجَرَ

نیکو ۲۵۱۱ دونوں لوگوں میں سے ایک نے کہا میرے باپ اسے ڈاکر کھائے بہترین ڈاکر تو رکھنا چاہی

الْقَوْمِ الْأَمِينِ قَالَتْ لِي يَدْعُو الْخَلْدَ أَحَدُ ابْنَيْ تَهْمَيْنِ عَلَى أَنْ تَحْرِيَهُ ثَمَنِي حَجَّةٍ ۲۶

منصوب امین ۲۵۱۱ اس کا میں چاہتا ہوں لا پختن دو مشورہ ایک کا نوح پچھتے کو اس مشورہ پر تو اللہ سال میری دھاری کے

فَإِنْ أَتَيْتَ عَمْرًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ وَمَا لِي بِذَلِكَ شَوْعَلِيكَ سَتَمُدُّ لَكَ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّخْرِ

پھر اگر وہ رسول پورے کہے تو یہ تیری ذات ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تجھے تکلیف ڈالوں اگر اللہ چاہے تو تجھے نیکو کا روکا جائیگا ۲۵۱۲

اور باہل میں اس شخص کا دین کا لاجن دعوائ نام قرار دیا ہوا دینی نام مفسرین میں سے ہیں جن سے خدا ختم کیا ہو یہی فطرت انبیاء کا نقشہ

ہو کہ وہ کفر ووں اور ضعیفوں کے حامی ہوتے ہیں حضرت موسیٰ باطل و اور وہی ہیں کرب و اور کفر کی بکری کو دیکھا تو ان کی ظریفی ہمدردی

انسانی نے جوش مارا اور جہاں کی کریم صلی نے تیسری ہواؤں عورتوں غصوں کے حقوق والے نہیں وہ کام کیا وہ دنیا میں کسی نے نہیں کیا

۲۵۱۱ اس میں تعلیم دینی ہو کر عورت کی چال میں خصوصیت سے جاہل ناچاہتے اپنے کام کو چھوڑ کر جو کلمہ باہر غنا پڑتا ہو اور ان کے باہر نکلے

میں چڑھ کوئی نہیں لیکن وہ اگر جیسے اپنی آنکھ کو نیچا لکھیں اور صرف اپنے کام سے کام لیں تو دوسروں پر بھی ایک اثر ڈال سکتی ہیں اور

یہ بھی کہ کوئی کچھ کام کرے تو اس کی اجرت دینی چاہئے۔ اسی لحاظ القصص سے جو اس آیت میں آیا ہے اس سورت کا نام لیا گیا ہو کیونکہ اس

سورت میں اس بیت اسی واقعہ کو دیکھی ہے اور اس میں اس کو وقعت دیکر شاہد بنی کریم صلعم کی حجت اور ظالموں کے لٹکے کے نکات پائے

دفعہ کی صورت کیا ہو۔ گویا تو جہولانی کو اس سورت میں ہم واقعہ جس کی طرف توجہ دلا مقصود ہے حضرت موسیٰ کی حجت دین اور اس سے

بالآخر اس آیت کو دیکھو ۲۵۱۲ و ۲۵۱۳

۲۵۱۱ استأجر ساجد الخوارج وہ جو جرح کے بدلے دیکھتا ہوں جو دینی ہو یا خودی ان اجماعی اصطلاح (دیفنٹا ۲۰۷) انہما

اجتہاد (الاعتبار) (الاعتبار) ۱۲۷ اور آج کے کسی کوئی چیز اسے آج کے بدلے دی اتنا جہاں مثنیٰ حج (۲۷) یعنی لازمات اختیار

کرنا تو بالافتقار یہاں جو وصف ہے اور اسٹیج کسی چیز کا آج کے عوض طلب کرنا ہو پھر اجرت پر کسی چیز کا لینا بھی اس سے مراد لیا جاتا

ہو اور یہی ہاں مزدور (ظ) ۲۵۱۲ حج حجة کی حج کے معنی سال ہیں

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جی دینے کے عوض میں خدمت نہیں کی گئی بلکہ اس خدمت کا ذکر نوح سے پہلے ہی ظاہر ہے

کریجہ کی صورت پر کوئی اس کا لازم ہوا اور حضرت موسیٰ کو بھی خدمت پر کہ کوئی صورت ان کے معاش کی ہر ایک خود پیشہ یا تجارت پر

مشاء کا فکر کا ذکر اور حافی ہونا

حوت کی چلاں جیا

لام کی اجرت

اجہ

استئجار

حجة

رہی کے نوح میں دیکھ

عوض لینا ہلا نہیں

۲۸ قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ إِنَّمَا الْأَكْلَابُ كَفَنِيْتُ فَلَا عُدَّ وَإِنْ عَلَيَّ مَوْلَا اللَّهِ

(ترجمہ: کہہ یہ میرے اور تیرے درمیان (جہد) ہو، جو نہی دہت میں پوری کردوں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور اشر

۲۹ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَىٰ الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ

اسپر جو کہنے پر اس کا سامنا کر سوجھ ہوئی نہ دت پر ہی کر لی اور اپنے اہل کے ساتھ چلا پہاڑ کی طرف

الطُّورِ يَذَّارِقًا لِّأَهْلِهِ لَمَكْتُورًا ۖ إِنِّي أَخَشْتُ نَادَا الْعِلَىٰ لِيُنَكِّمَ مِنْهَا أَخْبَرًا ۖ وَجَدَ مِنْ التَّنَادِرِ

سے آگ دیکھی ہے اس نے اپنے اہل کا ٹھکانہ دیکھا اور وہ دیکھی پر شہادت میں تھیں، یہی سے کچھ خبر لا دوں اہل کا آگھارا (دلا دیا)

۳۰ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاقِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ

تاکہ تم سنیکو ۲۵۱۳ سوجب اس کے پاس آیا وادے کے دائیں جانب میں درخت والی

الْمُبَرَّكََةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَمُوسَىٰ إِنَّ اللَّهَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

برکت جگہ میں آواز آئی کہ اسے موسیٰ میں اسد جانوں کا رب ہوں ۲۵۱۳

ہیں کہ حضرت موسیٰ کو لازم رکھ دیا جائے۔ نوح کرنا انک سالہ تھا اللہ یہ ضرور تھا کہ لڑائی کے واسطے آیا کہ کم زور کچھ مدت اغوا دیا انک میں رہی سنے آٹھ سال کی شرط لگائی، اور اس ملازمت کیلئے اجزا اور اسٹاجا، انکسا لکھ کے خود بتا دیا کہ اور اس سے کوئی کام ہی اہرنگے کرنا لینا پر پس کام کی اجرت لگے پر جس سے نوح کو کوئی تعلق نہیں جن لوگوں نے اس سے یہ نچلا ہو کہ یہی علاج میں دیکھا اور اس کے کچھ وصول کر لیا جائے پر اس نے سخت غصے لکھا فی پر وہ پر رواج پر بعض قوموں میں پایا جاتا ہو اسے م کی تعلیم کے مزل صرف ہو فی عن خدا کے مراد ہو کر یہ بہنا اسے انکسا لکھ کی بات ہو پر خبر نہیں کرتا۔ یہ مطلب نہیں کہ پھر تم جس سے چاہو نوح کے کہ

حضرت موسیٰ کی پانچ بیوی تھیں حضرت صلعم اور اسام کی بیوی کا ہونا خود تو ان کریم سے ثابت ہو لیکن بعض پلواس تاریخ کے نہایت جوفہ ہیں یہ آٹھ اور دس سال حضرت موسیٰ کے مین میں رہنے کا واقعہ بائیں میں ذکر نہیں مگر وہ نہ کہہ سکتے ہیں کیا ہو اور اس کی سچائی پر اسے بھلا کر کیا شمار ہو سکتی ہو کہ یہ بیوی یہ واقعہ حضرت صلعم کچھ آتا ہو یہ سورت کی پر پور کے قریب کہ اس کی ایک آیت میں عبرت کے اندر ازل ہوئی جس میں یہ وعدہ ہو کہ اس وقت تو تم کہہ سکتے ہو کہ میں تم سے واپس بھی ہو چکے ۱۰۱۱ الہی فرض عین القرآن لراۃ فی المعاد (۸) تو حضرت موسیٰ کے مین میں آٹھ اور دس سال کا واقعہ اسلئے بیان کیا کہ مین سرت دین پر وہی مدت حضرت صلعم کے مین میں رہنے کی آٹھ سال بعد آپ کہ مین بحیثیت نوح واپس آ جاتے ہیں اور دس سال آپ کی گل دت کا سمت دین پر چکے ہو آپ فین مکی سے جاتے ہیں کیا اس واقعے صاف معلوم نہیں ہونا کہ آٹھ اور دس سال کا واقعہ عالم الغیب خدا کی طرف سے بائیں میں اسے اور قرآن کریم اس کے قصوں کی اصلاح کی پر اسے یہ بھی عجیب بات ہو کہ گو آج یہودی اسکالہ پڑ سے ہیں اس بات کی شہادت مین پر حضرت موسیٰ مین دس سال پر گنا آٹھ سال کا ذکر دین بھی نہیں کیا یہ عالم الغیب خدا کے سوا کس کا کام ہو سکتا ہو

۱۱۱۱ جن وقت چھ شعلہ کے بعد رہا تاہر مین آگھا یا کو کس

۱۱۱۱ شاعری جانب یا گنا ہو اور شعلہ آگئے والی چیز کی سورتی رخصت جو چیز اس سے غل کر دے خودوں میں پس جاتی ہو دغا

ع

حضرت موسیٰ کی بہت بڑی بھانجیاں تھیں

میں میں حضرت موسیٰ کے آٹھ اور دس سال کی مدت میں انکس تعلیم کی فائز دین کا بیجا

بکری کی ایک اصغر

جن وقت

شاعری

وَأَنْ لِّيْ عَصَاكَ فَلَمَّا رَأَاهَا فَهَمَّ بِكَانَهَا جَانٌ وَلِيْ مَلِكٍ بَرٍّ أَوَّلَهُ بِعِقَبِ يَوْمِنَا أَقْبَلُ ۝۳۱

اور کہ اپنا عصا ڈال دے سو جب اسے ہوتا ہوا دیکھا کہ وہ ہمنا سائب پر بیٹھ پھیرتا ہوا آگیا پھر کیا اور ہم نے فرما دیا کہ اس کو لے

وَلَا تَخَفْ إِنَّا نَاكَ مِنْ الْأَمِينِ أَسْلَفَ يَدَلُّنِيْ جِبِكَ خَرَجَ سَيِّئًا مَنْ لَّمْ يَسْوَءِ ۝۳۲

اور ڈر نہیں قرآن پانچوں میں سے ہر اپنا لفظ اس کے گریبان میں ڈال دو بطور کہ وہ مجھے مضید ہو کر نہ گئے

وَأَضْمُ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَلِكْ بَرَّهَانٌ مِنْ رَبِّكَ الْوَاقِعُونَ

اور خوف میں اپنا بازو اپنی طرف ملا دے یہ دو دشمن دلیلیں تیرے رب کی طرف سے خوفن اور اس کے برادر

وَمَا لِيْذِلُّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِيقِينَ ۝۳۳ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَنُحَا نَ اَنْ

کی طرف میں وہ تافران لوگ ہیں ۳۵ اس نے کہا میرے رب میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کیا تھا سر میں ڈالنا ہے

يَقْتُلُونَ وَابْنُ هَرُونَ هُوَ أَهْمُ مِمَّنْ لَّسْنَا فَاَسْلَمَ مَعِيَ ۝۳۴ اَيُّصِدُّ قَبْلِيْ اِنِّيْ اَخَانُ

وہ مجھے قتل کریں اور یہ لہجائی لہجہ وہ مجھ سے زیادہ فصیح زبان والا ہے سو اسے میرے ساتھ دو گنا کرنا کہ مجھ کو بری تصدیق کرو

اَنْ يَكُنْ بَوْنٌ ۝۳۵ قَالَ سَفْسَدُ عَصُدَكَ بِأَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

کہو مجھے جھٹلاؤں ۳۶ کہا ہم تیرا بڑا دوست بن جائیں گے ساتھ مضبوط کرینگے اور تیرا سارے مضبوط دلیل ٹھہریں گے سورہ

يَصْلَوْنَ إِلَيْكُمَا بِأَيْتِنَاءِ اِنَّمَا وَمِنْ اَتْبَعَكُمَا الْغٰلِبُونَ ۝

تم نہ کہ پیچھ لینگے پھر تمناؤں کے ساتھ (باقی) تم دونوں اور جو تمنا ہی پیروی کرے غالب ہو گئے

میں سے ہر ایک

بقعة

بقعة بقعة اور بقعة رنگ کا اختلاص ہر قسمی ایک رنگ میں دوسرے رنگ کا ہونا اور بقعة اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جو اپنے

پاس والی زمین کی حیثیت سے صلحہ پر مشتمل ہے

من شاطیء اَوْ اَمَّا لَمِنْ اَمِنْ كَعْنِي اُكْرَدَا بِلَا بِيَا حَاسَ قَوْشَاطِي كَلْ صَفَتْ بَرِّي عِنْدِي اَوْ جِسْ جَانِبَكَ اَوْدَا اُكْرَدَا كَعْنِي اُكْرَدَا

ہر من شاطیء یا دھاری دونوں کی صفت ہو سکتی ہے اور فی البقعة المباركة شاطیء سے حال ہر قسمی ہے اس مبارک قطعہ میں زمین

اور من الصفا قبل اشتغال بر شاطیء سے منہ وہ جانب دختروں والی تھی اور منی یوں بھی ہو سکتے ہیں کہ منی کو دوسرے آواز آتی ہو

معلوم ہوئی اور یوں بھی ہو سکتی ہیں کہ منی کو دواز آتی جب وہ اس جگہ تھانوی کا متافی شاطیء الوادی در ہے

۲۵۱۵۔ جنم ایٹ جناح جناح سے مراد آواز یا بازو ہے دیکھو ۱۸۲۲ اور جنم الجناح کہنا یہ کہ جنم اور جنم سے مراد ہر جنم کے جنم

ہر کوئی جنم کے بعد حالت میں ہو تو وہ ایسا کہ تو (در) مطلب یہ ہر کوئی جنم کے وقت گھبراؤ نہیں اور من الہب سے مراد من الجناح الہب

۲۵۱۶۔ یاد آج دوسرے کچھ اس کا مددگار ہو کر جیسا کہ اور مددگار بھی ہیں ہی کی طرح ہر ایک اس کا استعمال بھی ہے یا نولہ ہر

پر ہر اور زدی بلاکت ہر دغا، چ انفع قطع کسی چیز کا لٹ سے نرا من ونا قطع اس کا نامہ جیہ ہے یا سے صیغ ہے (غ)

جنم الجناح

دعا

عندی نصیم

۳۶ فَلَمَّا كَلَّمَهُمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُقَرَّرٌ وَمَا نَحْنُ بِمُؤْمِنِينَ

سورج و سنی ہادی واضح آیتوں کے ساتھ انکے پاس آیا انہوں نے کہا یہ سحر نہیں مگر بتایا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے

۳۷ بِهَذَا فِي آيَاتِنَا الْأُولَى ۝ وَقَالَ مُوسَى إِنِّي أَخْلَصْتُكُمْ مِنَ جَاءٍ بِالْهَكَمِ مِنْ عِنْدِ

پہلے باپ دادوں میں یہ نہیں سنا ۳۷ اور موسیٰ نے کہا یہ رب سے خوب جاتا ہے جو انکی طرف سے جہالت لایا ہے

۳۸ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَ

اور اے جو کہیں اس گھبراہٹ اچھا انجام ہے ظالم کا سیاق نہیں ہوتے اور فرعون نے کہا اے سردارو

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي ۚ فَأَوْقِدْ لِي يَهَامُّ عَلَى الْغَلِيظِ ۚ فَأَجْعَلَ خَصْعًا

میں تمہارے لئے اپنے سوا کون سا معبود نہیں جانتا سوائے اُن ان میرے لئے مٹی پر تھک جلا پھر میرے لئے ایک محل بنوا

۳۹ لِيُوقِدَ لِي إِلَى إِلَهِ مُوسَى ۚ وَإِنِّي لَأَكْظَمُهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ وَاسْتَكَبرَ هُوَ وَ

تا کہ میں میری طرف اطلاع پاؤں اور میں اسے یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں ۳۹ اور اس نے اور اس کے ٹکڑا کر

۴۰ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُوا أَنَّهُمُ الْبَائِسُونَ ۚ فَآخَذَهُ

نے ملک میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ وہ ہماری طرف سے لوٹاتے جائینگے۔ سوہم نے اسے

۴۱ وَجُنُودَهُ فَبَدَنَهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۚ وَ

اور اس کے لشکر میں کو کچا اور انہیں سمندر میں ڈال دیا سوہم کچھ ظالموں کا انجام کیا ہوا اور

جَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعَوْنَ إِلَى الثَّأْرِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يُنصَرُونَ ۚ

ہم نے انہیں پیش رو بنا یا جو آگ کی طرف جاتے ہیں اور قیامت کے دن انہیں مرد نہیں دی جائیگی

۲۵۱۶ غاباؤں سے مراد حدیث نبوت وغیرہ اور ان کی باتوں میں۔ ساحروں کا رعبہ کے ساتھ وغیرہ بتایا ایسا امر میں جھکے منتقل

وہ کہہ سکے کہ اپنے باپ دادوں میں ہم نے یہ نہیں سنا

۲۵۱۷ شہر آگ میں اے مرادو اینٹ کا پکا ہوا ہر باعلیت لکھو کہ اللہ غنی سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت اوقاف کیلئے وہ بادشاہ کو بھی

کیلئے ہاتھ دے اور بتا دے کہ شہر کی پیش کی جاتی تھی بادشاہ کی عتق بہت بڑھ کر ہو گی اور فرعون نے موسیٰ کے رب ظالمین کے تعالٰی پر

اپنے آپ کو پہنچایا جس سے معلوم ہوا کہ اول مقام بلد توجید باری تعالٰی پر ہی تھا اور کل بنو انام بطور استعزاز تھا یا وہ صحیح خیال کرتا ہو کہ لکھ

میں کے ذریعہ سے آسمان کی حالت کو دیکھا جاسکتا ہے اور کہ حضرت موسیٰ کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالٰی آسمان پر ہے

ع

حضرت موسیٰ کی نصرت
صلی اللہ علیہ وسلم

وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذَا الدُّنْيَا لَعَنَهُ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۚ وَلَقَدْ

اور ہم نے ان کے پیچھے اس دنیا میں لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ جسے جان والوں میں سے ہونگے ۲۵۱ اور ہم

اٰتَيْنَا مُوسٰى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُولٰٓئِ بِصَٰلٰتِنَا لِنَاسِ

موسیٰ کو کتاب کے بعد کہ ہم نے پہلی نسلوں کو ہلاک کر دیا (جو) لوگوں کے لئے روشن دلیلیں اور

هٰذِیْ وَرَحْمَةً لِّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرِيِّ اِذْ

ہدایت اور رحمت (تھی) تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور تو مغربی جانب میں نہ تھا جب

قَضَيْنَا اِلٰی مُوسٰى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّٰهِدِيْنَ ۚ وَلٰكِنَّا لَنَشْكُرُ فِرْعَوْنَ

ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور تو حاضر ہونے والوں میں سے نہ تھا لیکن ہم نے دکنی انہیں پیدا کیں

فَعَاوِلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرَ وَمَا كُنْتَ تَاوِيًاۤی اَہْلِ مَدْيَنَ تَتَلَوْا عَلَیْهِمْ

بھڑتا ہوں پر انہیں باندھ کر کیا اور تو اہل مدین میں ٹھہرا ہوا نہ تھا کہ ان پر ہاری آیتیں

اٰتَيْنَاہُ وَلٰكِنَّا لَنُرْسِلُنَّ ۙ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوٰی اِذْ نَادٰی نَاۤیۤا وَلٰكِن لَّشَمْرَ

پڑھتا ہوں لیکن ہم ہی رسول بھیجتے تھے جس اور تو طوے کے کنارہ پر نہ تھا جب ہم نے آواز دی لیکن یہ قریب سے

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اٰتٰہُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

کیونکہ رت ہوئی تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جسے پہلے ڈرائے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۲۵۲

۲۵۱۔ عقبہ صحن قبیلہ خزندہ میں سے وہ بچے سے نظر نفرت کی وجہ سے) اور ہوتی ہر احوال میں سے وہ جس سے دل دوری

اختیار کرتا ہو۔ اور عقبہ وہ جو کسی حالت شکوک سے برسوم ہوا اور قحط سے غنہ الخیر کے معنی ہیں اسے بھلائی سے ایک طرف یاد

کر دینا (۱) اور عقبہ کے معنی مطہر و بھلی ہیں یعنی خیر سے دور کیا (کر دینا) ۲

۲۵۲۔ ان آیات میں جس بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہو حضرت موسیٰ کے ساتھ حضرت صلیح کی مشابہت ہے اس مشابہت

کا واضح الفاظ میں آیت ۱۴۸ میں ذکر پڑھوات نظر ہوا یعنی حضرت موسیٰ اور صلیح علیہما السلام دو جاوہر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے

ہیں یعنی موسیٰ اور حضرت صلیح علیہما السلام کی چنگی کی کر کے آپ کے ساتھ چلے اور حضرت صلیح علیہ السلام کی تقدیر کرتے ہیں اور یہاں

انہی چنگیوں کی طرف اشارہ ہوا اور صلیح یہ کہ حضرت موسیٰ نے جو چنگیوں میں آپ کے متعلق کہیں اور وہ دو چار سال بعد ہو رہی ہیں

تو کہ تو اس وقت مرے کے پاس تھے کہ وہ کسی چنگی کی کر کے آکر مشرق والی نے انہیں صلیح دیا جو تباہ موسیٰ کے جو حالات اب تو

کر رہیں بیان کئے جاتے ہیں اور صلیح کی تعلیم ایک عرب کا تھی دینا یہ صلیح کی تعلیم موسیٰ نے دی تھی یہ بات تو ایسی ہیں کہ شاید کو

جانتی ہیں لیکن تم تو اس موجود تھے جس حضرت موسیٰ کا وہ علم غیب اور اب اس کے مطابق اور یہی تعلیم دیتے ہوئے وہ ہرگز

حضرت صلیح اور حضرت
خضر علیہما السلام
دوسری کتابوں میں

۴۷ وَ لَوْ كَانَتْ قُصَيْدُهُمْ مُصِيبَةً لِّمَا قَدَّمَتْ آيَاتُ يَوْمٍ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْ كَانَتْ

۱۱۱ تاکہ ایسا نہ ہو کہ انہیں اس کی وجہ سے جہنم کے آگے بھیجا جو کوئی مصیبت پہنچے وہ کہیں ہلکے نہ ہوں نہ

۴۸ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنُثَبِّمَهُ آيَاتِكَ وَ نَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

ہماری طرف رسول بھیجا سو ہم تیری آیت کی پوری کرتے اور مومنوں میں سے ہوتے سبب ہماری طرف سے حق آنے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْ كَانُوا فِي مِثْلِ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَّلِمَهُمْ يَكْفُرُوا وَإِنَّمَا

پاس آگے کہنے لگے اے کیوں اس کی مثل نہیں دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا

أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكَ لَكِفْرُونَ

پہلے موسیٰ کو دیا گیا کہنے لگے یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم آپ کے سحر پر

ملک عرب میں ایک نبی کا آنا، اس بات پر شہادہت ہے کہ یہ دونوں باتیں دونوں وجوہات سے آئی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ تم میں سے
نہیں رہو تو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ موسیٰ کا ذوق کے ادا و تمس سے بھاگنا اور پھر دین میں جا کر دس سال بھر تامل کرنا یہ نہ کہیں
اسی طرح پیش آیا ہو گا کہ تم میں سے وہی تھے حالانکہ دین میں نہ تھے۔ اور انشا نا قہ و مائیں اس سے دوسرے ذکر کیا جو حضرت مسیح
اور حضرت صلعم کے درمیان گزرا تھا۔ اور ماہنامہ من مذہب میں، اہل عرب کا ذکر کیا جن کیلئے پیشگوئی موجود ہے کہ ایک طرف نبی ہرگز
ہیں جن میں پہلے رسول آئے ہو دوسری طرف نبی نہیں ہیں جن میں ایک نبی رسول نہ آیا۔ اور یہ کہنا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف رسول
آئے ہیں، اس سے کہ نبی اسماعیل کا ملک عرب میں پھیلنا اور قوم بننا تو حضرت اسماعیل کی موت کے بعد قریب سے آیا ہے

۱۵۴ کچھ نکاح کی آیت میں آنحضرت صلعم کی حضرت موسیٰ سے ماثلت اور حضرت موسیٰ کی پیشگوئیوں اور ایک دوسرے کی تائید و تصدیق
کا ذکر ہے اور آنحضرت صلعم کی حضرت موسیٰ سے ماثلت پر قرآن کریم میں بہت زیادہ بھی دیا گیا ہے باری باری اس کی بار بار موسیٰ اور فرعون کا قصہ
پاؤں دلا جاتا تھا، انا انزلنا البکور رسولاً شاہداً علیکم کما انزلنا الیٰہ فرعون رسولاً والمثل ۱۵۴ اسلئے وہ مطالبہ کرتے ہیں
کہ چرچہ حالت فرعون کی موسیٰ کے مقابل بہت ہی تھی وہی باری حالت کیوں نہیں بہت ہی مثل ماہی و مسمیٰ میں ہی اشارہ ہے کہ ایسا ہی
نشان پاکستہ ہے کہ یہی مثل موسیٰ سے جیسا اس کا دعویٰ ہو تو پھر ہم فرعون کی طرح غرور کیوں نہیں ہوتے اور جیسا کہ
تعلیم کی ماثلت پیشگوئیوں کے پورا ہونے و تربت میں آنحضرت صلعم کا ذکر ہونے وغیرہ اسوہ کبریٰ کی توجہ دلائی جاتی کہ کیا ماثلت
کے لئے یہ کافی نہیں تو نہ کہہ سکتے کہ یہ قوما دگر کی سے دو جادو گر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں سحران تظاہرنا سے
یہ مراد ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عباس سے بخاری سے ناویج میں یہی سنی مذہب کے ہر گز اس سے مراد موسیٰ اور آنحضرت
صلعم ہیں اور ان کی آیت میں ناویج ہوا اللہ ہوا اللہ فی منہما میں صاف ہی کہنا ہے کہ سحران سے ان کی مدد
تربت اور قرآن ہی میں پس جاتا تہ و تقدیر تعلیم اور پیشگوئیوں سے ہوتی تھی اس کی پر دہ کرتے، دوسرے مطالبہ کرتے تھے
کہ ہر ہم فرعون کی طرح ہلاک ہو جائیں

یہ نبی نہیں ہیں کوئی
یہ نبیہ آیا

ماہنامہ موسیٰ رزوقی
ہاگت جبرائیل علیہ السلام

قُلْ فَالْوَيْكَ بِمَنْ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ أَعْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَبَعُونَ ۝٣٩

نہر تو اللہ کی طرف سے کوئی کتاب لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ دہایت دہلی پر ڈاکہ میں اسکی بڑی کروں اگر تم

صَدِيقَيْنِ ۝ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِבוْا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمَا يُبْعَدُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۝ ٥٠

سچے ہو ۲۵۲۲ پس اگر وہ کچھ جواب نہ دیں تو جان لو کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور

مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هُودَ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

اس سے بڑھ کر گراؤ نہ ہو گا۔ اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر نئی خواہش کی پیروی کرتا ہو، اس کا ظالم ہونے کو

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

درایت نہیں دیتا اور یقیناً ہم نے (اس نے) کلام میں باہم بہت تعلق رکھا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے۔ ۲۵۲۳

١٥

۱۵۲۴ یہاں قریب اور قزاق کا باہر تھا بدینیں بلکان کی اس حیثیت کا ذکر کر چکر وہ ایک دوسرے کی سوجا اور مصدق ہیں کفار دونوں کے اٹھا پھرا گیا کہ ان دونوں کی شہادت کو روک دے تھر تو تیار ان سے زیادہ دھمیت والی اور کونسی کتاب پرچم کی سپردی کیستہ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ قزاق کریم کے بعد جو مرتبہ قریب کو حاصل ہو وہ دنیا کی اور کسی کتاب کو نہیں تو تیرید کی تسلیم صفا اور دونوں کے ساتھ اور بت چستی سے نفرت کی قطعیہ قریب میں پائی جاتی ہو وہ شیویدوں میں ہو نہ دنیا کی اور کسی کتاب میں اور اصولی اور اصل تسلیم تو تیرید ہی پرچم پر صداقت کا دھارہا رہی سکتے زانیا کو قریب و قزاق جو ایک دوسرے کی تائید کر سکتے ہیں اور ایک ہی قطعیہ اصولی رنگ میں رہتے ہیں باوجودیکہ دونوں میں زنا اور ایک دوسرے کا اتنا بڑا فرق ہو گا کہ انکی تائید ہی شہادت کو قبول نہیں کرتے قزاق تے بہتر کوئی اور کتاب بتا دے گا انکی آیت میں فاعل الیستخیر الایم بتا دیا کہ اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے ہیں تو کسی حق کی سپردی نہیں کرتے اپنی خواہشات کے سپرد ہیں

۳۲۲ وصلنا یصل اور بائصال اشیا کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنا ہوا، اور اشیا اور مادی ذروں میں اسکا استعمال بڑا ہوتا ہے۔
 ویقطنون ما امر الله به ان یصل (البقرہ ۱۲۷) لا الذین یصلون لی قوم بینکم و بینکم ینیاق (الفصل ۹۰) جہاں یصلون
 کے معنی میں پیچھون یعنی کسی قوم کی طرف منسوب ہیں کیونکہ جب دو آدمیوں کے درمیان نسبت یا معاہدہ ہو تو کہا جاتا ہے جو خلقت
 متصلہ علیہا اور یہاں وصلنا کے معنی ہیں اکثر ما لہم الذل مراد ہجرت ہجرت کے معنی میں ہجرت ہجرت کے معنی میں ہجرت ہجرت کے معنی میں ہجرت
 ملنا ہوا، اور بائصال اشیا کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنا ہوا، اور اشیا اور مادی ذروں میں اسکا استعمال بڑا ہوتا ہے۔

وَحُصِّلَ

قول اور اس کی توضیح سے کیا مراد ہو چکے ہیں۔ قرآن کریم اور تورات کے ایک دوسرے کے مصدق اور ہر دوسرے کا ذکر کیا ہے۔ اسی کو عام کہہ کر احادیث پر ذکر کی حقیقت دہی گئی۔ کہیں ہوتی تو ہر ادھر بھی ہوتی اور وہ اب ایک قول کے حکم میں ہو اور اس میں باہم بہت تعلق پایا جاتا ہے۔ اگر باوجود تورات و قرآن ہی ایک دوسرے کی تصدیق اور دوسرے میں بلکہ سب دہی ہی ایک دوسرے کی تصدیق اور دوسرے میں صداقت ہی پر ہی ہے۔ دلیل یہ کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانوں میں مختلف زبانوں میں جو جواں ہوتی ہیں اب تک کے غرض ایک ہو انسان کے اخلاق کو سزاوار اور افضلہ خلقی سے اس کا تعلق پیدا کرنا ان کے لیے اصول ایک ہیں انسان کے لیے ایک اور جنت کا ہونا اور اعمال کی جزا و سزا کا حق ہونا کا حق دے دے ایک ہی قسم کی سزا و زندگی بسر کرتے ہیں مخلوق کے کمال اور دھوکے پر ہر دوسرے

مختلف وجہوں کا ہمارے
مخلوق وحی انہی کی صفات
پر دلیل ہے

النصف

ۛۛۛ الدِّينَ اتَّيْتَهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ۖ وَإِذِ اتَّخَذْتُمْ عَلَيْهِمْ

چھپیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دسی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں ^{۲۵۳} اور جب ان پر (قرآن) پڑھا جائے

۳۴ قَالُوا أَمْنَابِهٖ ۖ إِنَّهُ أَحَقُّ مِنْ رَبِّنَا أَنْ نَكُونَ مِنْ قِبَلِهِ مُسَلِّمِينَ ۚ وَلَيْكَ

کہتے ہیں ہم اس پیام لانے کے یہ ہمارے رب کی طرف سے جو ہم اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے یہی ہیں

يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَآيِدُونَ بِأُخْرَى السَّيِّئَةِ وَمَا

جنہیں ان کا اجر و جہد دیا جائیگا اسلئے کہ انہیں صبر کا پادار وہ بہ کا کوئی نیک کے ساتھ دور کرتے ہیں اور اس جو جہنم

رَزَقْنَاهُمْ يَفْقُونَ وَإِذِ اسْمِعُوا اللُّغُورَ صَوَاعِنَهُ وَقَالُوا إِنَّا نَعْلَمُ نَاوَكُنَا لَكُمْ

انہیں دیا کہ فرج کرے جس میں^{۲۵} اور جب لغزات سننے ہیں اس کے سُنہ پھیر لیتے ہیں اور کتو ہی ہمارے ہمارے مل میں تیار ہو گئے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

نہ پر سلاستی ہو۔ ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے تو اسے ہدایت نہیں دے سکتا ہے تو دوست رکھتا ہو لیکن اللہ جے چاہتا ہے

۴۴. مَنِ يَشَأْ ۖ وَهُوَ عَلِيمٌ بِالْمُتَشَدِّينَ ۝ وَقَالُوا إِنَّ نَبِيعَ الْهُدَىٰ مَعَكَ

ہدایت دستاویز اور وہ ہدایت مانوالہ کو خوب جانتا ہے ۲۵۲ اور کہتے ہیں اگر تمہارے شاگرد کو کہ ہدایت کی پیروی کریں

رکھتے ہیں۔ لاکسی، احمد علیغز کے کام کرتے ہیں۔ بحر سے ٹھاکر، کہ ایک کی وحی میں دو برس کے آئے تھا: کہ اُن کو انھوں میں جہل انبیاء نے چارے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تہ:

۵۲۴ مفسرین دس یہودیوں یا چالیس عیسائیوں وغیرہ کا یہاں ذکر کرتے ہیں مگر اس میں لاکھوں اور کروڑوں وہ انسان

ہیں جو ہر مذہب میں سے اسلام میں آئے ہیں اور آتے رہیں گے۔ کروڑا ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار اور کافر و مشرک کے پیروکار

کے پیرو۔ حضرت یحییٰ اور حضرت موسیٰ کے پیرو۔ جب اس میں داخل ہیں کوئی مذہب نہیں جس میں سے اسلام نے ایک صحیح مایا جلاورد ہی اس آخری خبر

۲۵۲۵۔ مہدیین یعنی دودھ یا دودھنڈا چرکی وجہ مفسرین یہ دیتے ہیں کہ ایسے لوگ پہلے اپنی کتاب پر ایمان لائے پھر قرآن کریم پر۔

وقت ایکے جو دو درجہ بیان کرنا، یہ وہ ان کا صبر کا بعد کی روئے کے درجہ قدر مانا کا خاصہ ہے کہ ان کے بیان میں چھ کرمانی اور یہی

صرف امانت دینے سے، اسے ایک امانت کہ ذریعہ اعلیٰ کہاں تک پہنچا سکتا ہے۔

۲۵۲۶ اس آیت کے شان نزول میں مغات ابرطاب کا ذکر لکھا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس محبت کے جوار طاب آگے کو حق اسلئے کہ

اس نے آپ کا ساتھ سخت ترین مشکلات میں دیا چاہتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائے مگر انہوں نے ظاہر طور پر اقرار تو قید نہیں کیا۔ تو اس پر مختصر

مطلع کو تسلی دے گئی کہ انسان کے یہ اختیار کی بات نہیں کہ: مگر قلب کی حالت کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہوتا ہے اس لیے تجھے وہ چاہتا ہے کہ اہمیت و

یہ اور ہر ایک شخص کو بھی خطاب ہے جو دوسروں کی ہدایت کا کام اختیار کرتا ہے کہ وہ ایک یا دوسرے کے ایمان نہ لانے سے گھبرائے نہیں۔

تُخْتَلَفُ مِنْ أَضْنَاهُ أَوْ لَمْ تُنْكِنْ لَمْ يَحَرِّمْ أَمَّا يَنْبَغِي إِلَيْهِ تَشَرُّتُ كُلُّ شَيْءٍ زَرْقًا

ترانے کا معنی یہ ہے کہ کیا ہم نے انہیں امن دے کر حرم میں جگہ نہیں دی جبکہ طرف ہر قسم کے سبب کیجئے آئے ہیں وہ یہ ہمارے

مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ أَطْرُثُ مَعِيشَتَهُ ۝

ہذا کہ ہم سے اکثر نہیں جانتے ۲۵۲۲ اور کتنی بستیوں ہم نے ہلاک کیں جو پہلی روزی کے سامان میں لڑائی

فَتِلْكَ مَسْکِنُهُمْ لَمْ يَنْتَكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ وَمَا

سربان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آیا وہ نہیں ہوسے مگر بہت کم اور ہم ہی وارث ہیں ۲۵۲۳ اور تیرا

كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمَمٍ لِّسُوْلٍ لِّتُنَادُوا عَالِمَهُمْ إِنِّيْنَآ وَمَا

ربا بیتوں کو ہلاک کر دینا لانا تھا جب تک کہ ان کے مرکز کے تمام میں رسول دنا بھیجتا چہ پھر ہمارے آئیں پڑھنا اور ہم

لِنُنَادِيكَ الْقُرَىٰ لَا وَاٰهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ وَمَا أَوْثَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَنُدَّعَا

بیتوں کو ہلاک کر دینا اسے نہیں گلاس حال میں کہ ان کے پہلوئے عالم ہوں ۲۵۲۴ اور جو کچھ چڑھو، دیکھنی ہر قوم وہ دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَابْقِ ۝ اَلَا تَعْقِلُونَ ۝

سامان اور اس کی زینت ہو اور جو اللہ کے پاس ہو وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہو تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

اسلام تو ان کا دنیاس میں قبل ہر گاہاں یہ غرور نہیں کرے آج نہ یہ باکیر چاہتا ہو وہ بھی فوراً سلطان ہو جائے گا

۲۵۲۵ کہیں بہت لوگ ایسے تھے جو صداقت اسلام کا دل سے اعتراف نہ کرتے مگر یوں یہ تھاکر سلمان ہو کر اسے جاننے کے باوجود

غصے جانیئے تو ان کو کسلی دیکر ہر کس حد سے ترجمہ میں امن والی جگہ نہیں دی کیا وہ انہیں کفار کے ہاتھ سے بچانیں سکتا اور بھیجنا اللہ شہداء

کل شخص میں بنا ہو کر کہ ایک آدمی غیر ذی ذریعہ میں آو اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کیا ثبوت ہو کہ ہر قسم کے عمل وہاں پہنچے ہوں

۲۵۲۶ پہلوت معیشتہ کیلئے دیکھ ۲۵۲۷ امن تو سونگہ روزی کا سامان کچھ اچھا لیا جائے کہ وہ اتنا کر کہ سے طعنا جاتی ہیں اس کا قیام

پاکت ہو گا جو آج بھی کوئی نہیں اسی سامان روزی پر اتنی چوٹی ہیں کہ انہیں کھاسے اور بیٹے کو اچھا جانا ہوتا ہے میں فرما کر کہ عرفی

زندگی کی خوشی کو انسان کو خوش اسبات پہننا چاہئے جو حکمانہ اس کیلئے وہ باہر بھی اور ان میں بتا یا کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک قوم کے لیکر دے تو تم کو

۲۵۲۸ ان کے اس مطالبہ کا جواب دے کر کہ جس طرح غنم ہلاک ہو کر ان کیلئے ہوتے تو اسے جو اب میں فرما کر بلا شہر کے ایک ملک کی

میں نہایت فدا کر کے چکائی کا شہوت بھیجنا انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہر دوں نے بھی انکی اصلاح پر غصہ کیا اور بہت دیر سے یہاں بھی انکی اصلاح

بلا و علم اور دین ترقی کر کے گئے مگر یہ کہ وہ قوم حق کو خود انہیں اندر کوئی رسول نہ آیا تھا تہیت ہم اسلئے ضرور تھا کہ ان میں رسول بھیجا

جانا جو انہیں ڈرنا کہ اسے بھیجنا سے مراد یہاں امن القاری یعنی کہ جو اور پھر دوبارہ جو فرمایا تھا کہ اسلئے القاری الذاہلہا ظلمون تو کہا

ہو کہ بھی نہیں ہونا کہ اور رسول مبعوث ہو اور کہہ دیں کہ ہلاک کر دیا جائے جب تک وہ ظلم ثابت نہ ہوں اسان کا ظلم کمال کو نہ پہنچے

اس وقت تک بھی نہیں ہلاک نہیں کیا جائیگا

مداب ہلاکت اور تفت

۶۱

گمراہ کرنے والوں کا ہجوم

اَفَسِنْ عَدْنُهُ وَعَدْلًا حَسَنًا فَهُوَ لَا يَفِيهِ كَسَنٌ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعًا اُحْمُوهُ الَّذِي بَنِيَا

بھلا جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے پھر وہ اسے اچھے والا بھی ہو اس کی طرح جو جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا ساقی بنا دیا

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَاضِرِينَ ۝ وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ يَقُولُ اَيْنَ شُرَكَائِيَ

پھر وہ قیامت کے دن حاضر کئے گئے لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اور جس دن انہیں پکارے گا کہ میرے وہ شریک کہاں

الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ قَالَ الَّذِينَ يَحَقُّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ لَبِئْسَ الْاَعْدَاءُ ۝

وہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے جن کے خلاف بات ثابت ہوئی وہ کیسے ہمارے رب یہ وہ ہیں جنہیں ہم نے

اَعْوَيْنَا ۝ اَعْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَارَكَ اِلٰكَ مَا كُنَّا اِلَّا نَاعِبُدُكَ ۝ وَقِيلَ

گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے ہر جسے سامنے بے تعلقی ہوئے ہیں یہ ہماری جہالت نہ کیسے تھے ۲۵۳ اور کہا گیا

اَدْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۝ لَوْ

اپنے شریکوں کو بلاؤ سو وہ انہیں بلائیے گمراہ انہیں جواب نہ دیئے اور عذاب کو دیکھ لیئے کاش

اَلَهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ يَقُولُ مَاذَا اَجْتَمِعْتُمُ الْمُسْلِمِينَ ۝

وہ ہر اہمیت اختیار کرتے اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہیں گے تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا

فَصَبَّحَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ فَاَمَّا مَنْ

پس اس دن خبریں ان پر مشتبہ ہو جائیں گی سو وہ ایک دوسرے سے سوال نہ کریں گے ۲۵۴

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَحَسْبَىٰ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝

توبہ کرتا ہو اور ایمان لاتا ہو اور نیک کام کرتا ہو تو امید ہے کہ وہ کامیاب ہو نہیوں میں سے ہو گا

۲۵۳۔ مضمون: دیکھو ۲۵۳ میں مراد عذاب میں حاضر کئے گئے لوگ ہیں خلافت فی العذاب مضمون (۱۲) اَلَّذِينَ بَنِيَا

۲۵۴۔ مضمون: اوپر کی آیت میں شاکہ کیا تھا کہ انہیں یہاں گمراہ کرنے والے خود گمراہ ہوئے ۱۰ اور اللہ تعالیٰ حق علیہم القول کیا جس سے صاف

علوم ہوا کہ وہ ان شرکاروں کو صرف شک نہ سنا، جس ۱۰ اور انہیں یہاں گمراہ کرنے والے خود گمراہ ہوئے انہیں مجبور کیسے گمراہ نہیں کیا بلکہ صریح

ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے وہ بھی اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے ہماری عبادت نہیں کیسے تھے بلکہ اپنی ہوا و حرص کو پوجتے تھے ۲۵۵

۲۵۵۔ مضمون: علیہ السلام کی ہر شبہ ہو گیا ۱۲۵۵ انباء: نبأ کی جمع ہو چکے معنی خبریں اور درویشان وہ طالبہ ہر چوں کے کیا کیا یا ہر قسم

باتیں اور ایک دوسرے سے سوال نہ کرنے سے یہ مطلب ہو کہ سب یکساں کی حالت میں ہو گئے ۱۲

مضمون

شرکاء کے درویشوں کو

انباء

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٧٦

اور تیرا وہ جہاں تھا ہی پیدا کرنا تو اور جسے جہاں تھا ہی چن لیتا ہوں چن لینا انکا دکا میں نہیں، اللہ اس سے پاک اور بلند ہر جود

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّاصِرَتِ ۖ قُلْ إِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْهُمَا ۚ إِنِّي خَشِيتُ أَن يَأْتِيََنَّكُم مِّنْهُمَا نَافِلَةٌ ۚ

شُرک کرتے ہیں۔ ۲۰۲۲ء اور تیراب جانتا ہو جنکے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اسٹیم کے سوا

الْأَمْوَالُ الْحَدِيثُ فِي الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةِ: وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُجْزَوْنَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ ۚ

کرنی معبود نہیں اسی کیلئے دنیا اور آخرت میں تعریف ہی اور اسی کا حکم دے اور اسی کی طرف تم لوٹنا ہے جاؤ گے کہو کیا تم دیکھتے ہو

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْقِلَافَ لِمِزْمَلٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ إِلَهِ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ

اگر اللہ تم پر ہمیشہ کیلئے قیامت کے دن تک رات ہی رکھے تو اللہ کے سوائے کون معبود اور جو تین دشمنی

بُضِيَاءُ أَفَلَا تَشْعُرُونَ ۚ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرَجًا ۚ

لائے تو کیا تم سنے نہیں مگر کہو کہ تم دیکھتے ہو اُراشدہ تم ہر جہت سے

إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ إِلَهُ غَيْرَ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ لَبِيلٌ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ

دن بھر کے قوتہ کے سواستہ کون مجبور دوزخ و قہر برسات لائے جس میں تم آرام کر لے ہو

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتُزِيلُوا

تو کما کر دیکھتے نہیں اور اپنی رحمت سے اسے کتنا حسنے رات اور دن نلے تاکر اس میں آرام کو اور

۲۵۳۳ اختصار کتبہ امجدیہ بلاخبر سے نسبتاً فقارہ اور اس کے بعد سے آج اور صفحہ ۱۱۱ کو دیا گیا ہے کہ کتاب

مریضیت اور اختار میں مرقہ سبعین رحلا بقائتا (الاعراف: ۱۵۵) جہاں مراد میں قمرہ اور اس کا صلہ

علیٰ ہمدانیؒ کو کچھ جہت سے دور میں بر فضلت: اے عالمی ہر اختر! ہم علی علیہ السلام (الرحمٰن ۲۱) اور خیرۃ اور خیرۃ

اس سے ہر حدیث میں ترجمہ کے ساتھ معنی و علم خیرۃ اللہ سے خلقہ یعنی انھوں نے سب مخلوق کو جو بہترین سب مخلوق پر فضیلت رکھنے والے

اور خیریت یعنی خیر یعنی چھنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور (میتھاقہ) کسی چیز میں خیریت کا طلب کرنا (دول) اور اختیار کے معنی کا طلب

زبان ہی آپ جو خیر خواہ اور سفاک زبان بھی دعا، نیز و کعبہ ۲۵۰ تک بنا نا بھی اس کے معنی ہیں اور یہاں چن لینے سے مراد رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چن لینا

بھی ہوسکتا ہے اور شفا کیلئے چن لینا بھی اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بعد اعلیٰ اسے خاص بندوں کو نیک بنانا کہو یا انہیں دوسرے

[illegible]

وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری زندگی میں میری قوم پر ایسا ہی کرے جیسے آپ نے فرمایا ہے۔

[illegible]

۴۷ لَتَبْنَؤُا مِنْ فُضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ

تاکم کے فضل سے فخر نہ دو اور تاکم شکرت کرو اور جس دن انہیں پکارتا ہوا پھر کہتا میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم

۴۸ لَتَمَّتْ زَنُوعُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

دوسے کہتے تھے اور ہم ہر ایک قوم سے ایک گواہ نکالتے تھے پس کہتے اپنی روشنی دلیل لاؤ

تبارک

۴۹ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَصَلَّاهُمْ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْتَرُونَ ۝ إِنَّ قَادِرُونَ كَانُوا

تب جان گئے کہ حق اللہ کے لئے ہے اور ان سے ان کا سب کا جو وہ انکار کرتے تھے ۵۰ قارون مرنے کی

مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَأَتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مِمَّا نَافَا حَتَّىٰ لَمَّا جَاءَهُ لَتَنُورُوا

قوم سے تھا اور ان پر زیادتی کرتا تھا اور ہم نے اسے آسمان پر اترایا کہ اس کے خزانے ایک طاقتور جماعت

بِالْعَصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ أَذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝

کے لئے ان کے خزانے مشکل تھے جب اس کی قوم نے اسے کہا اتر نہیں آئے والوں کو پسند نہیں کرتا ۵۱

۵۲ شہیدانِ گواہ سے مراد ان کا نبی ہی ہے

تبارک

۵۳ تَنَزَّلُوا ۝ وَبِجَهْلِهِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ وَتَفَتَّ سَ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝

قادران کا ذکر اس کا نام بائبل میں ہے ۵۴ و تَفَتَّ سَ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝ بَرِي كُشْنُشِ تَبَوَّءَ ۝

تبارک

۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

وَاتَّبِعْ فِي مَا آتَاكَ اللَّهُ الْكَرَّ الْآخِرَةَ وَلَا تَتَّبِعْ أَصْبَابَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنُ ۚ

اور اس سے جو اچھے کچھ دیا ہو آخر تک ٹھہر کر بہتری تلاش کرو اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلا اور احسان کر

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہو اور ملک میں فساد نہ چاہ اور فساد کر کے والوں کو

الْمُفْسِدِينَ ۚ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۖ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ

پسند نہیں کرتا ۲۵۳۵ اس سے کہنا یہ مجھے اپنے علم سے ملا ہو کیا اسے علم نہ تھا کہ اللہ اس سے

أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَلْوَنُ حُمْرَ النَّارِ ۚ

پہلے ایسی ایسی نسلوں کو ہلاک کیا جو اس سے طاقت میں بڑھ کر اور جسیت میں زیادہ تھیں اور دھرم

يُسْأَلُ عَنْ دُئُوبِهِمْ أَتَجْزِيهِمْ عَلَىٰ زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ

سے اٹکے کتاہوں کے متعلق سوال نہیں کیا جائیگا ۲۵۳۶ سورہ اہقہ قوم کے سامنے اپنی آوازیں سن کر لوگ دنیا کی زندگی

يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَلِيتَ لَنَا مَغْلَقٌ أَوْ رُبِّي قَارُونُ ۚ إِنَّهُ لَكَ رَحِيطٌ

چاہتے تھے انہوں نے کہا اسے کاش ہمارے لئے بھی اس کی مثل ہو تا جو قارون کو ملا ہو وہ بڑے

عَظِيمٍ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَكَمَلَ

خیر والا ہو اور جس میں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا تم پر انیس اللہ کا دیا ہوا بدلہ کے لئے بہتر ہو ایمان لانا ہو اور نیک

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلْقِمُ إِلَّا الصَّابِرُونَ ۚ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبَلَارِ الْأَرْضِ قَدْ

عمل کرتا ہو اور یہ سوائے صبر کر کے والوں کے کوئی کچھ نہیں دے گا اور اسے گھر کو زمین میں ناپور کر دیا ۲۵۳۷

۲۵۳۷ اگر سمجھا کہ مال دنیا کا بیج کرنا تو کوئی غرض زندگی نہیں یہ مال کسی اور غرض کے حصول میں معاون ہو سکتا ہو سو آخر تک

کی بہتری چاہو اور نصیب بڑے صابرانہ سے مراد یہ ہو کہ دنیا کی زندگی زحمت کی تیاری کیلئے ہر سے مست بھلا

۲۵۳۸ علم عندی سے مراد بعض مفسرین نے علم کہیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کو بھی کہیا کہ علم میں سونا بنا آتا تھا

تفسیر کے نام سے بنیاد و حقوں سے ہشتکے مسلمانوں کو نیکو فکاروں میں نکال کر دیا جو جن کی ساری ساری زندگی اسی امید میں گزر جاتی ہو کہ

ایک آگ کی کمرہ کی رہ گئی ہو اس کا مطلب صرف اس قدر ہو کہ میں نے اپنے علم سے اسے کہنا ہو

مومن سے سوال ذکر نا اچھے ہو کہ کھجور میں کا اٹھو وان پر ظاہر ہو گا سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی

۲۵۳۹ خسف کیلئے دیکھو ۲۵۳۹ ہوسکتا ہو جیسا کہ بائبل میں ہے کہ لڑاکے زمین چٹ کر زمین میں دھنسی گیا یا کسی اور طریق سے نابود

فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُوهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ النَّاصِرِينَ ۝

ذکوئی گروہ اس کیلئے نہ جو اللہ کے مقابلہ پر اس کی مدد کرتے اور نہ وہ مدد طلب کرنے والوں میں سے ہوا

۸۲ وَأَصِمَّ الَّذِينَ تُشْرِكُونَ مِمَّا كَانَتْ بِالْأَنْفُسِ يَقُولُونَ وَيَكَانَ اللَّهُ يَسْطُرُ الذِّقِّ

اور جو لوگ اس کی جگہ کی آرزو کرتے تھے کھٹے لگے اسے اندوس اندوس اپنے بندوں میں سے جبرائیل پاتا

لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ كَانَ مِنْ اللَّهِ عَلَيْنَا الْخَسْفَ بِنَاءِ

ہے رزق فریق کرنا ہے اور جبرائیل چاہتا ہے کتنا ہی اگر اللہ ہم پر احسان ذکر نہ کرے میں بھی ذلیل کر دیتا

۸۳ وَيَكُنْ لَهُ لَا يَفْعَلُ الْكَفْرُونَ ۚ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا

اسے کار کا سیلاب نہیں ہرے ۲۵۴ یہ آخرت کا گھر ہم سے ان لوگوں کیلئے بنائے ہیں جو

يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

زمین میں بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد (چاہتے ہیں) اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے ۲۵۵

۸۴ مَنْ جَلَّ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

جو نیکی کا ہر ایک اس کیلئے اس سے بہتر ہے اور جو برائی لانا ہے تو ان لوگوں کو

۸۵ الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ

جو برائیاں کرتے ہیں وہی بدلہ بھی دیا جائے گا جو وہ کرتے ہیں جس نے تجھ پر قرآن

عَلَيْكَ الْقُرْآنُ

فرض کیا ہے

کر دیا اور اگر تیرے میں خستہ سے مراد ذلیل کرنا ہے معلوم ہو جائے گا

۲۵۴ اصبح اصبح سے ہی نکلنا اور اصباح بھی صبح کو کہتے ہیں فائق الاصباح (الاعلام ۱۰۹) وہ اصبح کے معنی صبح کی یا صبح کے

وقت میں داخل ہوا اور صرف مبارک معنی میں بھی آتا ہے جیسے اصبح فلیتک عالمائے معنی فلاں شخص عالم ہو گیا دل، +

وہیکان۔ ووت اندوس اور نہ است اور عجب کا لکھنا یہ اور کائنات کا تحقیق کیلئے پڑھا یا ہو، اور بعض کے نزدیک ویت

اصل میں ویت ہے اور لام حذف ہو گیا ہو دفع، +

۲۵۵ فزعن ہو جو کافر کھانا تھا یا قارون جو مسکن کھانا تھا جو کوئی زمین میں تکبر اور ظلم اختیار کرتا ہو وہ دارا خست سے

خود مرہ جاتا ہے +

۹
۱۳
انحضرت صدر کی
بھی کلمہ پڑھ کر

كَرَّادَكَ إِلَى مَعَادٍ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَلَّ بِاَلْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ

وہ یقیناً تجھے لوٹکر اپنے جگہ پر آئے گا میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے (بھی) جو گمراہ کر دے

مُتَّبِعِينَ ۝ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۝ ۸۶

میں جو پیغمبر ہوں اور تو امید نہیں رکھتا تھا کہ تیری طرف کتاب بھیجی جائے گی مگر تیرے رب کی رحمت کے لئے (اور اس کی)

فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ۚ وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ

سو تو کسی صورت میں کافروں کا مددگار نہیں ہو سکتا اور وہ تجھے اس کی آیتوں سے ہٹانے میں مدد نہ کر سکتے

إِذَا نَزَّلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الشُّرَكَاءِ ۚ

جو وہ تیری طرف آتا ہے تو ان کی گواہی دے اور اپنے رب کی طرف بلا اور مشرکوں میں سے نہ ہو

معاد

معاد کے واسطے کہ جو

۲۵۴۲ معاد۔ خود کے لئے دیکھو کہ کسی چیز سے پھر جانے کے بعد اس کی طرف رجوع کرنا اور معاد کے معنی میں بھی ہے اور
لوٹ کر آنا بھی اور لوٹ کر آنے کا مکان بھی اور یہاں معاد کے معنی کہ کھٹے پھل (دب) اور اس کا معاد کھٹے کی وجہ سے
نزدیک ہے جو کہ آپ وہاں پیدا ہوئے یا اس لئے کہ وہ آپ کا وطن تھا (د) اور حضرت ابن عباس کہتے ہیں معاد کے مراد وہاں
کہ جو دنیاوی (۲) اور معاد کے مراد کہ جو دنیا جہاد اور ضحاک سے بھی مروی ہے اور انسان کا اپنا شہر یا وطن اسلئے معاد کہلاتا ہے کہ وہاں
طرف پھر پھر کر وہ اپنے شہر کی طرف واپس آتا ہے۔ ۱۰۔ کہ کہ کا نام معاد اسلئے بھی ہے کہ وہ ہر سال لوٹ لوٹ کر اس کی طرف
آتے ہیں (د) اور اصل بات یہ ہے کہ خود قرآن کہہ رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ معاد کہ کا بھی نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و
اذْجَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَالْبُقْعَۃَ (۱۲۵) اور مثلاً یہ بھی ہے اسی لئے کہ وہاں لوٹ لوٹ کر آتے تھے دیکھو کہ
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے کر کے مدینہ کو جا رہے تھے تو حضرت عیسیٰ بن ماریا آپ پر نازل ہوئی اس سے بھی پہلے
کی ۱۲ نذر ہوئی ہے کہ معاد کے مراد یہاں کہ جو آفت یا جنت میں آسانی اور سستی نہیں کیونکہ یہ مقدمہ آفت یا جنت کے

عین جنت میں حضرت
کو کہ وہاں پہلے ہی جنت

کا تھا۔ علاوہ ازیں اس سورت میں حضرت موسیٰ کا مرن کو بھاگ کر جانا اور دوس سال وہاں رہنا اور پھر مصر کو واپس آنا اسلئے
بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہیں باقی پیش آنے والی تھیں اسی لئے جب ابتدائے نبوت میں حضرت موسیٰ کے ان واقعات
کو بیان کیا تو ان میں صحت کو صاف کرنے اور تکمیل کو پہنچانے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین ہجرت کے مقدمہ و بعد و یا کہ آپ ہی کہ میں
واپس آئیے گا اور یہاں سے آپ کا بھاگ کر جانا عاقبتی ہے۔ میں اس وقت جب آپ کی سبکی کی حالت انتہا کو پہنچتی تھی یہ وعدہ
کہ آپ اسی شہر میں واپس آئیے گا (۱) وہاں ہر روز کو عیشیت فلاح آئیے گا (۲) اللہ تعالیٰ کی زیر دست قدرت اور علم کو ظاہر کرنا (۳) اور
۲۵۴۳ انا لکنت تجرہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو بشت سے پیشتر یہ علم نہیں ہوتا کہ انہیں منصب نبوت پر فائز کیا جائیگا یا نہ کیا جائیگا

انبیاء کو قبل بشت پہنچے
ہوئے یا بعد بشت پہنچے
ہوئے

گوئی کہ میں خبر دے رہا ہوں اچھی آیت میں خلاصہ لکھا ہے یعنی خبر دے رہا ہوں کہ وہاں ہر سال کفار کو حکم نہیں ہو سکتا بلکہ پیشگوئی کے طور پر بتایا
کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات انہی میں سے یہ کہہ کر ہو سکتا ہے کہ ان آیات کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

تقدیر لازم

۸۸ وَلَا تَجْعَلْ مَعَالِكُمْ مَعَالِكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَدْ مَنَعَ هَذَا لِكَلِّهِ

اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود نہ بنادے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز پاک ہوئے والی ہر شے کو اسے جس سے اس کا اللہ ہو گیا

الثالثة

لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اسی کا حکم ہو اور اسی کی طرف تر توئے جائے گا ۲۹

وجہ

کاشتہ ہالک ہو

۲۹ ۲۸ کاشتہ ہالک الاوجہ یعنی بعض نے وجہ کے معنی ذات کہنے ہیں معذرت میں ہے کہ عبادت اللہ کے ساتھ کسی پرستی یا کاشتہ ہالک کے لئے کوئی چیز یا ایمان اور بہت بڑی بات کہتے ہیں یہاں مراد وہ وجہ ہے جس کے کسی چیز کی طرف آیا جائے یا مراد اس سے ہے کہ ہر کہہ بدوں کے اعمال سے ہر چیز پاک ہوئے والی ہو اللہ باطل ہو سوائے اس عل کے جس سے اللہ تعالیٰ کا ارادہ کیا جائے ۱۰ امر راغب نے یہی دو صورتیں وجہ کے دیکھے ہیں اعمال صالحہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ۱۰ درسیاق بھی یہی معنی چاہتا ہے اس لئے کہ یہاں فرمایا کہ اللہ کے لئے کسی دوسرے کوست کا رو اور معبود دوسری ایک ہر معنی حقیقی مقصود اور مطلوب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس اور جس چیز کو تم مقصود بناؤ گے وہ پاک ہوئے والی ہو کہ باطل ہو اسی لئے آخر پر پھر یہاں اسی کا حکم ہو اور اسی کی طرف تر توئے جائے گا اور حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہر نہ وہ چیز جسے والی ہر معنی باقی سب زمینوں پر سرت لئے والی ہر ایک اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ اس پر سرت نہیں آسکتی اللہ اس معنی پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے

۳ وَلَقَدْ قَتَلْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ

اور یقیناً ہم نے انہیں مصائب میں ڈالا جو ان سے پہلے تھے پس ضرور اللہ انہیں دیکھ لے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو

۴ الْكَذِبِينَ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا

بھی ضرور دیکھ لے گا ۲۵۳۳ کیا وہ لوگ جو بدیاں کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم سے آگے غن جائیگے بنا ہے جو بد

۵ يَحْكُمُونَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ

فیصلہ کرے گا ۲۵۳۴ جو کوئی اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور قیلا ہو اور وہ سنے والا

۶ الْعَالِمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدْ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

جائنے والا ہے اور جو کفر کی جادو کرے وہ اپنی ہی جان کی بھائی کھینچے جادو کرے اور یقیناً جانوں سے بے نیاز ہے ۲۵۳۵

۷ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ

اور جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ہم یقیناً ان سے ان کی بدیاں دور کر دیں گے اور ہم ضرور انہیں اس کا بہترین بدلہ

۸ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنًا وَإِنْ

دیجئے جو وہ کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ابا کے ساتھ نیکی کرنے کا تاکید و حکم دیا ہے اور اگر وہ

جَاهَدَكَ لِتَشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

تجھ پر زور دین کہ تو میرے ساتھ (دوسروں کو) شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی بات نہ مان ۲۵۳۶

۲۵۳۷ خفی پر دیکھو ۲۵۳۷ اصل معنی ایسے دکھوں میں ڈالنا ہیں جو انسان سے کمزور یاں دور کر کے اسے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیں کیونکہ سب سے

کوڑا گ میں اسی فرض کیلئے ڈالا جاتا ہے اس اصول کو یہاں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو بھیجے کی فرض یہ ہنس کو لوٹ منہ سے کہیں

کہ ہم ایمان لاتے ہیں بلکہ اصل فرض انسان کو اپنے گناہ سے شک پہنچانا ہے اور وہ بغیر دکھوں اور مصائب میں پڑنے کے نہیں سکتا

علم کے معنی کیلئے دیکھو ۱۹۹ و ۲۵۳۸

۲۵۳۹ یعنی چارے قانون جزا و سزا سے بچ نہیں سکتے

۲۵۴۰ یہاں بھی چارہ سنی مراد میں کیونکہ یہ سرت کی ہر فکر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرنا ہے خواہ اپنے نزدیک کے لئے خواہ

دوسرے لوگوں کو کی طرف بلانے کیلئے۔ دونوں کا فائدہ انسان کو پہنچتا ہے۔ دعوت الی اللہ کی نہیں کیلئے بہترین جاد ہے

۲۵۴۱ وصیانا الانسان بالوالدین یہ حسنات ۱۳۱ میں حسنات کا مفہوم یہ نہیں بٹھا یا اور حسن صبر اور ایسا فعل ہے جو حسن

والا ہو اور بعض نے ایسا مذہب مراد لیا ہے۔ وہ ایسا حسن کی وجہ سے ہر فعل یا ایسا کہ کہہ دیا ہے کہ یہ قول الناس حسنات میں

وان جاهد الخ۔ دوسری جگہ یہی الفاظ کے ساتھ بٹھا یا وصا جہا فی الدینا معہ وفادار تعان ۵۰ یعنی والدین کی

إِلَىٰ تَرْجُحِكُمْ فَإِنَّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ

میں میری طرف سے لوگوں کا ہر پس میں میں ضرور تم کو جو تم عمل کرتے تھے امداد جو تم کو ایمان لاتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا

ہم ان کو ضرور صالح لوگوں میں داخل کرینگے اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں

أَوْذَىٰ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنَ

اللہ کیلئے ذکاء اٹھا پڑتا ہر تو لوگوں کے ذکاء دینے کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں اور اگر ترے رب کی طرف سے

رَيْكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا لِلَّهِ أَعْمَىٰ ۖ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۚ

مدد تے تو وہ ضرور کہیں گے ہم بھی تمہارے ساتھ نظر کیا اللہ سے خوب نہیں جانتا جو بل جان کے سینوں میں ہے

وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

اور اللہ یقیناً انہیں دیکھ لیگا جو ایمان لاتے اور وہ منافقہ کو بھی ضرور دیکھ لیگا اور جو کافر ہیں

كَفَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا سَبِيلَنَا وَلَنَحْمِلَ خَطِيئَتَهُمْ يَوْمَ تَنجَلِينَ

وہ انہیں جو ایمان لاتے سمجھتے ہیں ہماری راہ کی پیروی کو ادا ہم ضرور تمہاری خطاؤں کو اٹھائیے اور وہ ان کی خطاؤں

مِنْ خَطِيئَتِهِمْ مَنْ شِئْنَا لَهُمْ لَكِن بُونٌ ۝ وَلَكَيْمَنُ أَقْبَلَهُمْ وَاتَّقَا ۚ

میں سے کچھ بھی اٹھائے والے نہیں وہ یقیناً جھوٹے ہیں اور وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیے اور اپنے وجہوں

مَعَ اتَّقَا لَهُمْ وَيَسْتَئْذِنُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

کے ساتھ اور بوجھ دیکھ، اور تیار کرکے دن ان سے اسی کے متعلق باز پرس ہوگی جو وہ انکار کرتے تھے ۲۵۵۰

نافرمانی صرف اس خاص بات میں جو جو شرک سے خلق رکھتا ہو اور دنیا میں پھر وہی اس سے حق سلو کرکے نہ چاہے فالگیر کی اطاعت تمام

اطاعتیں پر مقدم کرے اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا حکم میں تو نہیں اتنا چاہتے یہ قرآن کریم کی ہر تعلیم جو حکم ہے عالم باہر

کسی کا وہ حکم جو خلاف شریعت ہو کسی صورت میں نہ اتنا چاہتے اطاعت کے خلاف فی معصیۃ اللہ اور گویا خدا کے شرک کو جو حکم ہوا

جو حق پر محبت کی بات مراد یہ وہ زمانہ تھا جب والدین اور اولاد کو یور کرکے تھے کہ وہ اسلام کو قبول نہ کریں ۲۵۴۴

۲۵۴۴ فی اللہ سے مراد لاجل اللہ یا فی سبیل اللہ جو اس سے معلوم ہوا اگر اللہ کی راہ میں ذکاء اٹھائے تھے گھر کی برائی مانت

منافقانہ ہر اور توجہ سمجھتے مسلمان ہیں جو اللہ کی راہ میں ایک شکار اٹھا نا بھی بوجھ سمجھتے ہیں ۲۵۵۰

۲۵۵۰ یہ باتیں جو خدا رکھتے تھے آج ان لوگوں کے منہوں سے سنی جاتی ہیں جو اپنے آپ کو دوسروں پر ور شدہ بتاتے ہیں اتقوا

اللہ تعالیٰ کی محبت جو
خلق کا خاصہ ہے

۲

حضرت نوح اور ابراہیم

۱۴ وَلَقَدْ ارسلنا نوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَاٰتٰهُمْ اٰلَافٌ سَنَةً لَّا مُغْنِيْنَ عَنْهُمْ

اور ہم نے نوح کو اپنی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں پچاس برس کم تر ارسال را

۱۵ فَآخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝ فَاجْنَبْنَاهُ وَاعْبَدَ السَّيْفَةَ وَجَعَلْنَاهَا

اور انہیں طوفان سے آکھڑا اور وہ ظالم تھے ۲۵۵۱ سو پہلے اسے اور کشتی دلوں کو نجات دی اور ہم نے جہاڑ

۱۶ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتٰهُمْ اٰلَافٌ سَنَةً لَّا مُغْنِيْنَ عَنْهُمْ ۝ وَاجْنَبْنَاهُ وَاعْبَدَ السَّيْفَةَ وَجَعَلْنَاهَا

کئی نشان بنا دیا ۲۵۵۱ اور ابراہیم کو بھیجا جب اس کی قوم سے کہا اللہ کی عبادت کرو اور نہ بتاؤ کہ یہ بتاؤ کہ بتاؤ

۱۷ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اِنَّا نَعْبُدُ رَبَّنَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَوْ اَنَّا وَنَخْلُقُونَ

اگر تم جانتے ہو اللہ کے سوا ہم صرف بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ بتاتے

۱۸ اَفَاَكْفُرُ اِنْ اَلَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَاتَّبِعُوا

ہو۔ وہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہارے لئے رزق کا اختیار نہیں رکھتے سو

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقُ وَاعْبُدُوْهُ وَاَشْكُرُوْا اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

کی جانب ہی رزق جا چاہے اور اس کی عبادت اور اس کا شکر کرو تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے

مما اٹھا امام اپنے بوجہ قرآن سے شہادہ ہیں اور دوسرے بوجہ گمراہ کرنے کے بوجہ ہیں دونوں آجوں کا مطلب یہ ہے کہ گمراہ کرنا نہ
گمراہ شدہ پیروں کے بوجہ ہیں جو کچھ کی نہیں کر لیں یعنی گمراہ شدہ جو دوسرے گمراہوں کے بوجہ آپ اٹھا چکے ابتر سب سے گمراہ
کے ساتھ گمراہ کرنے کا مزید بوجہ انہیں اٹھا نا چاہئے گا

۲۵۵۱: پہلے ہی حضرت نوح کی کوساڑھے سو سال بیان کی گئی تھی جو کہ حضرت نوح کی کوئی تاریخ ہمارے سامنے نہیں اور بائبل

نے بزرگ تو بتایا ہے سات ہزار سال خوار دی جو وہ قابل اعتقاد نہیں اور قرآن کریم میں ہر قوم میں نوح و عاد و ثمود والذین من بعدہم
لا یعلمہم الا اللہ ۱۱ براہیقہ ۱۱ جو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت قدیم زمانہ ہر اور کچھ بھی عید نہیں کہ اس زمانہ میں انسان کی عمر
زیادہ ہزار اور حضرت نوح کی عمر سب سے زیادہ میں خصوصیت سے مبنی پر ہے اس زمانہ میں جو انسان کی اوسط عمر ۶۰۰ سال کی بعض لوگوں

عمر دو سو سال تک بھی پہنچتا تھا تو لیکن ان حفاظ کی ایک اور تفسیر بھی ہو سکتی ہے یعنی یہ کہ حضرت نوح کی شریعت اور رسالت
ساڑھے سو سال میں ہو کر ایک پیغمبر کی مدت بہت دور کسی جاسکتی ہے جو اس کی فانی تھی فی شریعت باقی ہو جیسا کہ ہم کہہ سکتے
ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت بہت دور کسی جاسکتی ہے جو اس کی فانی تھی فی شریعت باقی ہو جیسا کہ ہم کہہ سکتے
کی پیدائش میں سو سو ہزار سال تھے

۲۵۵۲: کہتے ہیں کہ کئی ایک مدت تک جہودی یہودی یسوعی اس کا نشان ہونا اس لحاظ سے ہو کہ اس کے ذکر میں لوگوں کی بہت بڑی

وَأَنْ تَكُنْ بَوَاقِدْ كَذِبًا مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ أَنْ يَبْلُغَ الْبَيِّنَاتِ ۝

اور اگر تم جھٹلا سے ہو تو تم سے پہلے تو میں نے جھٹلایا اور رسول کے ذمے کھول کر پہنچانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

کیا وہ غور نہیں کرتے کہ لوح اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہی پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے یہ اللہ پر آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ

مومن میں چلو پھرو کہو زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا پھر اللہ ہی آخرت کی پیداوار

النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَعِزُّبُ مَنْ يَشَاءُ ۝

پیدا کرے گا اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور

يُرْحِمُ مَنْ يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ۝ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۝

جس پر چاہے رحم کرے اور اسی کی طرف تم لوہیں پھیرے جائے گے اور تم اسے زمین میں عاجز رکھنے والے نہیں

وَلَا فِي السَّمَاءِ ذَاكُمْ لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٌ ۝

اور نہ آسمان میں اور نہ تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی ولی نہیں اور نہ کوئی مددگار ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَا بَنِي اللَّهِ وَلِقَابُهُ أُولَئِكَ يَسْأَلُونَ رَحْمَتِي ۝

اور جو لوگ کفر کر گئے اللہ کے لئے اور اس کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں وہ میری رحمت سے باز ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۲۵۵۳ یہ حضرت ابراہیم کے ذکر کا حصہ ہے جو سستا اور اور سستا ہو کر اس آیت سے لیکر اگلے رکوع کی پہلی آیت تک کلام کا رخ
آحضرت صلعم اور آپ کے مخالفین کی طرف سے لیا جائے۔

۲۵۵۴ یعنی زمین کے اندر گھس کر اللہ تعالیٰ کی گزشت سے بھاگ سکتے ہو نہ اوپر بندہ ہی میں پڑھ کر۔

۲۵۵۵ یہ مطلب یہ آیا ہے کہ وہ قیامت کے دن ہمت سے باز ہونگے۔ میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ہونا
کھنڈہ ناگوار رحمت اسی سے باز ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی کے مقصد کو نہایت ذلیل کر دیتا ہے۔

۲۲ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اتَّبِعُوا أَوْ حِرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

سرس کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا سسے اسکے کو انہوں نے کہا کہ اسے قتل کر دیا اسے جلا دو سوا شہدے اسے آگ سے نجات دے

۲۵ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِثْلَ دُفِّ اللَّهِ

اس میں یقیناً ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اس لاکھاتم نے ایشیہ کے سوا سسے تلوں کو صرف

أَوْ تَأْتِيهِمُ مَوَدَّةٌ بَيْنَكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ

دنیا کی زندگی میں آپس کی محبت کے طور پر اختیار کر لیا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار

وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا زُومًا وَلِكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ أَصْحَابِهَا

اور تم میں سے بعض بعض پر لعنت کرینگے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا ۲۵۵۷

۲۶ فَاَمَّا لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ

سروط اس پر ایمان لایا اور کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر گیا ہوں وہ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

غالب حکمت والا ہے ۲۵۵۸

۲۵۵۹ مودۃ بینکمر کے معنی دوطع پر ہر سکتے ہیں ایک یہ کہ تمہاری بت پرستی آپس کی محبت کی وجہ سے ہر بعض بعض ایک دوسرے کی محبت

وجہ سے اس غلط راہ پر چلے جاتے ہو، دیکھی غور نہیں کیے، اور دوسرے کہ اس بت پرستی کو آپس کی محبت کی بنیاد بنا رکھا ہے جسے تم

جانتے ہو کہ یہ بت کچھ چیز نہیں مگر ایک قومی اتحاد بننے کیلئے ایک مذہب کا ڈھانچہ بنایا ہوا ہے جیسے آج کل عیسائی اقوام نے۔ حالانکہ

بت پرستی کو لوگ ہیں جو رویت و انجیل میں جو کچھ لکھا ہے اسے صحیح مانتے ہیں لیکن عیسائیت کے ڈھانچہ کو انما بدعتی اور غرض ملی کیلئے

تایم رکھا ہوا ہے تبسہ معنی یوں کہتے ہیں کہ بت پرستی کی ابتدا انسانوں کی ایک دوسرے سے محبت پر یعنی اول ان لوگوں کے بت

بنانے لگے جنہیں لوگ، متنازعہ کران سے محبت کرتے تھے پھر ان کی موت کے بعد ان کے بت بنائے۔

۲۵۶۰ مہاجر الی ربی سے مراد الحجۃ القبلۃ الی ربی بالجہۃ البیضاء یعنی اس طرف جہرہ سے پہنچنے پر بت کا حکم دیا ہے اور

ملک شام تھا، وہ صحن سے مراد الی ربی کہ اسے ان لوگوں کو ترک کر کے جو میرے مخالف ہیں اپنے رب کا خرب حاصل کرنے والے ہوں۔

بعض نے اسے لوط کا توں کہا ہے اور حضرت لوط بھی ایک دوسری قوم کی طرف گئے تھے مگر ہجرت عمر کا ایک ملک سے نکلا یا جانے

پر ہوتی ہے، اور حضرت لوط کے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم کے خلاف منصوبہ قتل کرنے یا جلانے کا ہوا تھا، اور یہاں ذکر بھی حضرت

ابراہیم کا ہی چلتا ہے اور دوسری جگہ الی ربی ذالھب الی ربی (الضحیٰ - ۲۶) پس یہ حضرت ابراہیم کا قول ہی ہے

۲۹ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (عکس کیا) اور موسیٰ انکے پاس مکمل دلائل لیکر آیا پر انہوں نے زمین میں

الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۚ فَلَمَّا أَخَذْنَا بِنَبِيِّهِ فَبُذِلَ مِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

مکبر کیا اور وہ (ہم سے) آگے بنے والے تھے سو ہر ایک کو ہم نے اپنے نیکو کردہ سے بکڑا اور ان میں سے کسی پر ہم نے

حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا لَهُ الْأَرْضَ وَ

چھر برسائے اور ان میں سے کسی کو سخت آواز آچکھا ۱۰ اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں ناپود کردیا اور

مِنْهُمْ مَنْ عَرَّفْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

ان میں سے کسی کو ہم نے عرف کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ اپنے ظلم کرتا ۱۱ لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے ۱۲

مَثَلُ الَّذِينَ أَخَذُوا مِنَ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ إِذَا أَخَذَتْ

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے سوائے کسی اور کی مثال کی طرح جو ۱۳ وہ ایک گھر

بَيْتًا وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَبِيتَ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

دقت لازم

بناتی جو ۱۴ یقیناً سب گھروں سے گزردہ گڑھی کا گھر جو ۱۵ کاش یہ جانتے ۱۶ اللہ کو

يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ وَتِلْكَ

جانتا جو وہ ۱۷ اُسے سوائے کسی چیز کو بھی پھارے ہیں ۱۸ اور وہ غالب حکمت والا جو ۱۹ اور یہ

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۚ خَلَقَ اللَّهُ

مثالیں ہم لوگوں کیلئے ۲۰ بیان کرتے ہیں اور انہیں سوائے علم والوں کے اور کوئی نہیں سمجھتا ۲۱ اللہ نے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ

آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ۲۲ یقیناً اس میں مومنوں کے لئے نشان ہے

۲۳ کیا یہاں ذکر تو گزشتہ قوس کے مذہب کا ہی کیا ہو گھر کا مثال یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین پر یہ سب قسم کے مذہب آئینہ ہیں ۲۴

۲۵ اس میں ایک نہایت زبردست پیشگوئی کی ہو کہ شرک اگر کار دنیا سے آٹھ جا بجا کیوں کر ٹھیکرتی یعنی کڑی سے جانے کی طرح ہو جاتا ۲۶

گزرے چیز جو ۲۷ ایک طرف مسلمانوں پر سخت خطرات اور مصائب کا زمانہ ہو کہ اگر کار دوسرے مسلمان کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے ۲۸

طرف اسی کا فائدہ کرتا یا جانے کو ان کے شریک نہیں وہ اپنے مددگار سمجھتے ہیں انکی کردہی کڑی سے جانے کیلئے جو عجب ہوا کے جھرنکے

مضامین اللہ کی عزتی
کی مثال - عنکبوت

٢٥ أُنْزِلَ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ فَرَّقِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْتَهِي عَنِ

(۱۷) پڑھ جی تیری طرف کتاب کی وجہ کیا گیا ہے اور ناز کو قائم رکھ کر نانیچائی اور

الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَئِنْ كَرِهَ اللَّهُ لَكُنْزَكَ وَبَلَغَ أَكْبَرُ مَا تَصْنَعُونَ ○

برائی سے روک دیتی ہے اور اللہ کا یاد کرنا بلاشبہ سب سے بڑھکر ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۲۵۹۲

مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس مثال میں ایک لطیف اشارہ بھی کر شرک بلکہ دیگر غلط عقیدہ کا پرمکھی ایک حالت پر قائم نہیں رہتا۔ جتنی کڑی بالا واجب ایک اشارہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور دوسری دفعہ ایک اور بھی رنگ میں تنقید کی ہر کسی طرح جب شرک پر کسی غلط عقیدہ پر ایک دلیل سے الزام قائم کیا جاتا ہے تو پھر اس کا پرمکھی اور سرانگ اختیار کر لیتا ہے اور ایک حالت پر اس کا قیام نہیں ہوتا کہ یہ ممکن چیزوں کی بنیاد کسی علی دلیل پر نہیں اور دوسری طرف اور پرمکھی غلطی، بنیاد کے انجام کا ذکر کر کے یہ بتا دے کہ غلطیوں سے کمال کی تدبیر اسلام کے خلاف ایک کڑی سے جانے سے شرک نہیں اور یوں اسلام کی آخری کاسیائی کی روشنی بھرا ہوا ہے۔

نماز کے جہ سے روکنے
پر عقلی دلیل

[illegible]

وَلَا تُجَادُوا الْقُلُوبَ بِالْقُلُوبِ ۚ هِيَ أَحْسَنُ إِلَٰلِ دِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَقُولُوا ۚ

اور ابن کلبہؓ جھگڑا نہ کر دیا یہی طریق سے جو نہایت اچھا ہو سوائے اسکے جو ان میں سے ظالم ہیں اور کہو ہم

أَمَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ لَنَا وَإِنْزَالُ الْيُنُكُمُ وَالْهَذَا الْهُكُمُ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ سَلِيمُونَ

اس پر ایمان لائے جو جاری طوف آسمان را گیا اور تہا ری طوف آسمان را گیا اور ہمارا معبود اور تہا را معبود ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں

کے باوجود جس وقت اسے نکالا گیا حاصل ہوتی جو چھ لوگ دوسری ناکا ہی پرست آردیتے ہیں وہ اس چند مرتبہ کے حاصل کرنے کے طور پر
جہاں سے کبابیاں کھانے لگیں ہرگز ہر ناکا ہی کے بعد انہیں توراہ پچھلے سے چھک کر کوشش کی جائے، ایک مدت کے بعد جہاں بعد انسان دیکھ گیا
کہ ان کے لئے اس مقام پر پہنچاؤ یا جس کا وہ قرآن کریم کا تہا رہی ہو چھائی آردہ ہی کے، انکی طبیعت متغیر ہو جاتی ہے عورت میں ہی
کہ جس شخص کی ناکا سے وہی سے نہیں ہو سکتی اس کی ناکا نہیں ہوتی فوس کو آج کے مسلمانوں نے نیشہ اعمال سے ناز کرکھی ہذا کرکھا کرکہ

اسی وقت قحط کی شہادت

دوسرا سوال یہ تھا کہ کبھی خانہ، یہاں کے لوگوں یا بھی سوسائٹی نہایت کھلی مثال دے تھیں یا نہیں؟ حضرت کی زبانوں میں اس طرح اس خانہ میں نہیں گناہ کی بغاوت سے ذہن حالت سے نکال گئے۔ اسے نہ خاتہ سر کیا یہ بے شمار ہم پر پکڑا کر، جن کا اعتراف اس کے اسلام شہم کو کرنا ناچو، اس کے علاوہ اسلام میں سینکڑوں نہیں چڑھوں کی تعداد میں وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی زبانوں میں اس پاک بھولہ کی روشن و قلیں +

اللہ نے اسے شرف عظیم بخشا

[illegible]

طریقہ کا دہ

۲۵۶۳ جب تک کہ نفس مٹا ہی نہیں غرض قرآن جو قوت راہروں سے پیدا ہوئی ہے اس کی غرض کو نقصان پہنچانے ایک ضرب کی طرف روت دینے میں لوگ اکثر سرگے کر دے دوسرے مذہب اور ان کے بزرگوں کی پیروی کرنے لگتے ہیں بلکہ نہایت ناپاک اور ناشائستہ المخلوقات کے متعلق ہمنوائی کرتے ہیں اس کی مثال جیسے اس مذہب زائد میں عیسائیت میں اور ان کے کشش قدرہ پر علیحدہ درجہ کی مٹی

جنوری سے جوش تبلیغ میں وہ طریقہ دل کا اختیار کیا جو جس سے مذہب کی اصل فرض ہی مفقود ہو گئی ہے اس لئے ایک مسلمان کو تیار کرنا ہے کہ یہ دھوت دیتے وقت اس بات کو مدنظر رکھے کہ اس فرض میں نہ کہ بغیر اس نقصان نہ پہنچے اور وہ جہاں میں پہلی بات یہ بتانی کہ اصل

کتب بینی ہر مذہب کے پیروں کے ساتھ احسن طریق سے بجا کر دل کو جس میں یہ سکنا یا کر دوست مزا جب کہ یہ قسمی زیادتی نہ کر دے ان کے بزرگوں کے حق میں کوئی برکات نہ ہو کہ اس کو دل کی وجہ سے ساتھ ہی باوجود حق پر کہ تم سب بھی یقین لاتے جو ان پر نہ انکار کیا اور جس پر

انسان ایمان کا تاج ہے اس کی چٹک چٹک نہیں کر سکتا، ورنہ ایک حقیر انسان بالذی اترل الیسا و اترل الیکم میں یہ بھی بتا دیا کہ جسے

چنانچہ صرف بعض بھیجی، بیش جیسے دوسرے مزاج محمود بھیجی، وہ انسان اور اختیار کر لیتا، جو اسے اللہ اور اللہ کے واحد میں حصول مزاج کی طرف توجہ دلائی کہ حقیقی عبودیت اور ادوار ایک پر اسے کہ ایک خدا کے تم بھیجی کہ تہ ہو۔ اور یہ جو تہنا کیا، اللہ

۴۴ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمِنْ

اور یہی طرح ہم نے تیری طرف کتاب اتاری۔ سو وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان پر ایمان

۴۵ هُوَ الَّذِي يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۚ وَمَا كُنْتَ

وہ ہے جس پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کے سوا اسے جاری آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرتا ۲۵۱ اور تو اس سے

تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخْطُهُ يَمِينُكَ إِلَّا أَلَّا رَتَابَ الْمُبْطِلُونَ ۚ

پہلے کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا اور مڑے ہونے والے اس سے لکھتا ہے جس میں نہ اس کا بطلان کرے نہ اس کا

ظلم اس میں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ تو میرا چاہئے مگر بعض وقت ظالم مخالف جب مدرسہ گزارے گا تو اس کو مستحب کر لیتے
کچھ غلطی کا طریق بھی اختیار کرنا پڑتا ہو گا ظالم نہ تو دلائل کی پروا کرتا ہو اور نہ نرمی سے کچھ غلطی اٹھاتا ہو اس لئے اس کو مناسب طریق پر
اور مردود کے اندر پکڑتی ہے سمجھا جائے ضروری ہو جائے یہاں جنگ اور جزیہ کا خیال باطل ہے معنی ہر کسی میں جنگ اور جزیہ کا
کیا تعلق! اور یہی الفاظ اس خیال کی تردید کرتے ہیں ۴

۲۵۲ كَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي الْكِتَابِ الْقُرْآنَ فَاسْمِعْ بِهِ سَوَاءً مِمَّا كُنْتَ تَسْمِعُ ۚ وَمِنْ قَبْلِكَ أَنْزَلْنَا لَهُ ذِكْرًا فَاسْمِعْ بِهِ سَوَاءً ۚ

۲۵۳ خَفِظَ خُطُّهُ سَوَاءً مِمَّا كُنْتَ تَسْمِعُ ۚ وَمِنْ قَبْلِكَ أَنْزَلْنَا لَهُ ذِكْرًا فَاسْمِعْ بِهِ سَوَاءً ۚ

خُطُّهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پہلے سے قرآن کی خط
سبب سے لکھیں

قرآن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہربانی اصول قائم کیا ہو چکا ہے کہ سب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور سب بالآخر ایک مہربانی
حقیقی کو تسلیم کیا ہو گیا ایک اصول ہو چکا ہے کوئی شخص سوائے اسکے کہ دنیا کے تمام مذاہب خود اذیت حاصل کرے معنی خود ان کی
کتابوں کو چھپا کر نہیں کہہ سکتا۔ آج عیسائیوں کو کس قدر حیرت ہے بعد دنیا کے حالات کو دیکھ کر اور ان کی اصل کتابوں کو دیکھ کر اس کے
قریب قریب انہی کو جو کلام مذاہب میں کچھ نہ ملتا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو سال بعد اس دنیا میں پیدا ہو کر مدینہ
کتابوں کو پڑھ کر ان لوگوں کو جو اس کو تسلیم کرنا چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں پہلے سے کوئی کتاب اپنے پاس نہیں رکھی۔ اس لئے اس اصول کو
بیان کر کے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پڑھنا نہ جانتے تھے اگر پڑھنا جانتے ہوتے تو کوئی کتاب کی کتاب نہیں کہتی
تھی کہ یہ اصول انہوں نے خود بنایا ہو اور لا تخلہ جبینا سے ساتھ پڑھا یا لکان اصولی عابد کے علاوہ جو قرآن کریم نے قائم کئے
ہیں اس میں ہر چیز کی تعلیم بھی جو پہلے نہ دینے کے قابل تھی جمع کر دی ہو اور یہ کام صرف ایسے شخص کا ہو سکتا تھا جو پڑھنے کے علاوہ لکھنا
بھی جانتا ہو ورنہ وہ ایک کتاب میں اسے جمع کر کے لکھنا تھا جیسا کہ انہیں ادھیس سے لکھا جا سکتا تھا اس بات کا دعویٰ تو ایک ایک جن
فاضل سے کیا ہو کہ اس کے قدر و ثبات اور مضامین قرآن کریم میں موجود ہیں کہ سوائے اسکے نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بائبل کو پڑھ کر اسکے نوٹ لکھتے ہوں اور پھر دقتاً و قسماً مناسب مرقعہ انہیں قرآن میں داخل کر دیا ہو ۴

مذہب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لکھنا پڑھنا جانتے تھے
بائبل میں

بیان ایک اور مہربانی جو چھپ چکی ہو مہربانی اس پر تو اتفاق ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا سائل
ہو کہ آیا یہ مہربانی آپ پر پڑھنا یا لکھنا جانتے تھے یا نہیں اس بحث کے ایک یا دوسری طرف فیصلہ ہونے سے کچھ حال نہیں لیکن یہ کہیں
معلوم نہیں ہوا کہ بعد نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنا پڑھنا سیکھا ہو بطور اٹھانے اگر آپ کو آپ کا حق ہو تو انہی میں کی بات دینی کے
بارے میں بھی معلوم ہوتا ہو کہ آپ پہلے دوسرے کا کتاب کو لکھ کر لکھو! یا کرتے تھے۔ اگر خود لکھنا جانتے ہوتے تو خود ہی لکھ دیا کرتے۔

۸۹ بَلْ هُوَ آيَتٌ بَیِّنَةٌ فِي صُذُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يُجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ

بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں کھلی آیتیں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ظالموں کے سوا ہادی آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرتا

۹۰ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنَا نَذِيرٌ

اور کہتے ہیں اس پر اپنے رب کی طرف سے نشان کیوں نہ آ رہے گئے کہ نشان صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں نذر

۹۱ أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ رَبَّ

کہہ کر دکھلا دے والا ہوں کیا ان کی یہ کافی نہیں کہ ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے جو پڑھی جاتی ہے یقیناً

۹۲ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةٌ وَذِكْرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

میں میں ان لوگوں کی رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لا سکتے ہیں ۲۵۶۶ سورہہ اور تمہارے درمیان اللہ کافی

شَهِيدٌ ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ

گواہ ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور

۹۳ كَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ

اللہ کا انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اور تجھ سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں

اور حادثہ میں جو حفظ کتب آیا زکوٰۃ اس سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہو کہ آئیے ایسا لکھو یا ایسا ہی حدیث بخاری کے الفاظ لایمیں
یہ کتاب بھی خط و سبیل نہیں اس لئے کہ نہ یہ بھی مطلب ہو سکتا ہو کہ آپ لکھنا نہ جانتے تھے۔ ہاں اگر بعد میں آپ کا لکھنا چاہنا آجائے
تو یہاں جو دلیل دی ہو کہ وہ اسی طرح ثابت ہو کر ہو

۲۵۶۷ اکثر مفسرین نے یہاں ہوئے مراد قرآن شریف کو اور ذوق العلم سے مراد نبی صلعم اور علمائے صحابہ کو کیا ہو اور یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن العلم عام ہو اور مطلب یہ ہو کہ قرآن کریم میں نہ صرف وہ صدائیں ہیں جو پہلی کتابوں میں پائی
جاتی ہیں بلکہ اس میں وہ باتیں بھی ہیں جو کسی کتاب میں نہیں اور صرف اہل علم کے سینوں میں ہیں یا اہل علم آئندہ ان کو
دریافت کر سکتے ہیں

۲۵۶۸ اچھی آیت میں مطالبہ نشانہ تھا اسکے جواب میں اولیٰ وہیں فرمایا کہ نشان جن سے ڈرا یا جاتا ہے وہ تو انکر چیلے۔

جن کی مزید تصریح آیت ۵۴ میں موجود ہے مگر یہاں ایک نہایت لطیف بات کی طرف توجہ دلائی کہ کیا یہ نشان
کافی نہیں کہ قرآن کو قبول کر لے اور اس پر عمل کر دے ان لوگوں کی زندگیوں میں پاک ہو جاتی ہیں اور مذہب کی جو غرض دیتا ہے وہ ہو کر
ہو جاتی ہے۔ ایک صداقت کے صداقت ہوئے کا اصلی نشان تو یہی ہو کہ اس کو قبول کر لے والے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس
سیدھی راہ کو لوگ اختیار نہیں کرتے

ع

مذہب و ہجرت

قرآن میں ان باتوں کا
جو جو نسب سابقہ
میں نہیں

قرآن کو تسلیم کرنا

وَلَوْلَا اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب پہنچ چکا ہوتا اور وہ انہیں آجائیکہ اگر سہجہ کا اور وہ محسوس نہ کرتے ۲۵۶۵

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ جَمَاهُمْ لِحِطَّةٍ ۖ إِنَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ يَوْمَ يَنْظُرُهُمْ

تجہ سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور یقیناً وہ غفرت کا ذکر کر رہے ہیں (گھبراہٹ سے) ۲۵۶۶ جس دن عذاب انہیں

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُووُا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

انکے اوپر سے اور انکے پاؤں کے نیچے سے ڈھانک بیٹھ ۲۵۶۷ اور وہ کہے گا چلو جو تم عمل کرتے تھے ۲۵۶۸

يُعَادِي لِيْذِيْنَ اٰمَنُوْا اَرْضِيْ وَاَسْعَۃُ فَاَيَايَ فَاَعْبُدِيْنَ ۚ كُلُّ نَفْسٍ ذٰۤىقَةُ

اسے میرے بند جو ایمان لائے جو میری زمین داغ ہو سو میری ہی تم عبادت کرو ۲۵۶۹ ہر شخص مرے دکانہ کیلئے

الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ

والا جو پھر تم ہماری طرف ہی واپس آئے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ہم ضرور انہیں جنت کے بندہ

الْجَنَّةِ عَرَفًا جٰۤىزِيٍّ مِّنْ تَحْتِهَا لَا تَصْرِفُ خُلْدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

مقامات میں جلد دیئے جکے نیچے نہریں بہتی ہیں اسی میں رہینگے کیا ہی اچھا کام کرنے والوں کا اجر ہو

۲۵۶۸ اجل سہی یا وقت مقرر سے مراد قیامت لینا یا کل عذاب جو وہ عذاب جس کیلئے وہ جلدی کر رہے تھے عذاب قیامت نہ تھا

بلکہ وہی نشانِ ہلاکت تھا جس کیلئے وہ بار بار مطالبہ کرتے تھے کہ جب تم تمہاری گداز کر دے تو ہم ہلاک کیوں نہیں ہوتے چنانچہ

یہ تفسیر بن جریج نے کی کہ اور اس آیت کو نقل کیا ہے اللہم ان کان هذا هو الحق من عندك فاعطني عذابا جازا من السماء

او آتشا عذاب الیم بلا انفعال ۳۲۰ اور اجل سہی کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ یا کان اللہ یعذبہم دانت فہم دما کان اللہ

معلوہم وھم یستغفرون (الانفال ۳۳) اور ایک قول یوم ہر کے تعلق پر (د) ۳۲۱

۲۵۶۹ ایمان میں جس عذاب کیلئے جلدی کرتے ہیں وہی عذاب دنیا ہو گرجا جس میں فرمایا کہ جہنم کا فروع کا احاطہ کیا ہوا ہے یعنی

یہ عذاب دنیا تو کیا ہوا اس سے بڑا عذاب بھی ان کیلئے موجود ہو گا یا بتایا ہو کہ دنیا کا عذاب تو صرف بطور پیش خیمہ ہے اور یا جہنم

سے روایاں انکے اعمال کے نتائج ہیں جو فی الحقیقت تو انکو گھیرے ہوئے ہیں گمراہ انہیں دیکھتے نہیں انکی آیت سے دوسرے

معنی کی تائید ہوتی ہو ۳۲۲

۲۵۷۰ مفسرین نے عرفا اس سے عذاب جہنم روایا ہو گمراہ و قزان کریم میں دوسری جگہ یہی لفظ اسی عذاب دنیا پر آئے ہیں قل

ھو القادھ علی ان یبعث علیک عذابا مآمن فتکلم وامن تحت ارجلکھ اویلہ سکھ شیعاف ویدن بعنکھ ماں بعض

الانفال ۶۵۔ جکے لئے دیکھو ۳۲۳

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ إِيَّاهُمْ يُتَوَكَّلُونَ ۚ وَكَانَ مِنْ دُونِهَا لَحْزِمًا لِّرِزْقِ اللَّهِ ۚ ۵۹

جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کتے جاندار ہیں جو اپنا ذوق اٹھانے نہیں پھرتے اور

يُرْزِقُهَا ۚ وَإِلَّا لَهُ زَوْهٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ ۖ ۶۱

نہیں رزق دے دیتا تو وہ بھی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ۲۵۵۶ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو

الْأَرْضِ وَخَلَقَ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ لَقَوْلُ اللَّهِ فَمَنْ يُولِّقُهُمْ ۚ اللَّهُ يُسَبِّحُ الرَّزْقَ ۖ ۶۲

پیدا کیا اور سرج اور جاندار کو کام میں لگا تو کہیں گے اللہ نے پھر کہاں سے لئے پھر جاتے ہیں، اللہ نے بندوں میں جس کیلئے

لَئِنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرْ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ ۖ ۶۳

چاہتا اللہ سے خواہ کرے تو اسے اور کہیں گے کہ ہر چیز کو پیدا ہوتا ہی اللہ ہی کے ہوتے ہوئے جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے پوچھے

مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ

کون بادل سے پانی آتا ہے پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی مرئی کے بعد زندہ کرنا ہے تو وہ کہیں گے اللہ

قُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۚ وَمَاهَذِهِ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ ۖ ۶۴

کہو کہ تعریف اللہ کی کہیں گے جس کو ان میں سے بہت عقل سے کام نہیں لیتے اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف بے حقیقت شغل

وَلَعِبٌ ۚ وَلَئِنْ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَئِي الْحَيَوَانِ لَمَلَكُوا نَوْا يَعْلَمُونَ ۚ

اور کہیں گے اور آخرت کا گھر وہی جتنا دھل (زندگی سے) کاش وہ جانتے ہیں ۲۵۵۷

۲۵۵۵ ایک خدا کی عبادت کو وسعت نہیں سے کیا عقل پر اس میں صاف اشارہ ہجرت کی طرف یعنی اگر ایک جگہ تکبر و کھٹنا تو دوسری جگہ چلے جاتا ہے جو خواجہ والا و جاحد والا اور ابن زید سے جو کہ اس سے مراد ہر من کان بقلۃ من المؤمنین ہے اور یا مرد تو کہ بدوں کی صحبت سے الگ ہو جاتا ہے

۲۵۵۶ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا کہ وہاں ہمارے معاش کی کیا سبیل ہوگی حسیہ ریت نازل ہوئی اور ایسی اس کا مطلب یہ ہو کہ رزق جہاں جاؤ گے مل جائیگا۔ رزق ساتھ اٹھائے پھر تاخیر ہی نہیں ہے

۲۵۵۷ حیوان - حیاء یعنی زندگی کی حالتے قرار ہو اور یہ دو طرح پر ہو ایک وہ جس کیلئے حواس ہیں اور دوسرا جس کیلئے بقائے ابد کی پروا نہیں ہیں اور دوسرا جو بعض اہل سنت کے نزدیک حیوان اور حیاء ایک ہی ہے (۴) +

دنیا کی زندگی سے مراد کھانا پینا اور بچ جانے والا چیز ہے اور آخرت کے گھر سے وہ امور ہیں جو اخلاق اور روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں اول الذکر دین کے ساتھ متعلق ہو جائیگا اور دوسرے صرف اٹھنے سے نہیں کو غرض زندگی بھر اللہ سے وہ گویا اللہ سے معروف ہو گیا کہ یہ حقیقی غرض زندگی سے محروم ہو گیا پس حقیقی غرض زندگی کا اختیار کرنا ہو ہی کا سیاق ہو گا +

نیکو کار کا حال

نیکو کار کا حال

۶۵ فَأَذَرَكُو فِي النَّارِ دَعْوَا اللَّهِ مٌخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا خُتِمَتْ لَهُمْ أَلْيَتَا ذَا هُم

سوج دے تھے میں سدا رہتے ہیں اللہ کو چاہتے ہیں اسی کیلئے دینہواری کو خاص کرتے ہوئے مجرب انہیں چار کھلی برے آثار تو

۶۶ يَشْرُونَ ۚ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَمْتَعُوا وَقَدْ فُتِنُوا فَعَلِمُونَ ۚ أُولَٰئِكَ

شریک کہتے تھے ہیں تار کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دیا پر دیکھو کہ وہ ماضی فائدہ، تھامیں سربان بیٹے کیا انہوں نے غور کیا

أَنَّا جَعَلْنَا حُرًّا عَيْنًا وَنَحْنُ كُفَّاءُ لِّلنَّاسِ مِّنْ حَوْلِهِمْ أَقِبَالٌ بَاطِلٌ يُّؤْمِنُونَ ۚ

کہہ رہے تھے کہ اس کو بنا دیا اور لوگ ان کے اور گرد سے اکٹھے جاتے ہیں تو کیا باطل پر ایمان لائے اور

۶۸ يَنْصُرُهُ اللَّهُ يَكْفُرُونَ ۚ ۚ وَنَظَّمْنَا مِمَّنْ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

اللہ کی نعت کا انحراف کرتے ہیں ۲۵ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہی اللہ پر جھوٹ بناتے یا حق کو

۶۹ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۚ ۚ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

جہاد میں آئے ان کے پاس آگیا ہو کیا وہ جہنم کی آفتوں کیلئے ٹھکانا نہیں ہے؟ ۲۵ اور جو لوگ ہمارے لئے

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْحَسِينَينَ ۚ

جہاد کرتے ہیں ہم تقیہ انہیں اپنے رستوں پر چلائیگی اور اللہ یقیناً نیکو کثیرانوں کے ساتھ ہو گا ۲۵

۲۵۶ عرب میں عام طور پر پڑتا ہے اسی قسمی اللہ کی شخص کی جان محفوظ نہ تھی اسی کی طرف تھلنے انسانوں میں حولہ میں

اشارہ ہوا ایسے ملک میں جہاں جانبداروں سے اسی جو حدود و حریم کے اندر کسی شخص کا دوسرے پر ہتھ ڈالنے کی جرأت نہ کر سکتا اللہ

تعالیٰ کی قدرت کا نشان تھا جس کی طرف بیان توجہ دہانی ہو +

۲۵۷ گویا دونوں فریقوں میں سے جب ایک تنازعہ ظلم و فساد کے باعث تفرق ہو گیا تو دوسرے اور دوسرا اپنی کامیاب ہو +

۲۵۸ پس جس کے ساتھ اللہ ہو وہی کامیاب ہو گا +

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ عَلَيَّتْ وَهِيَ سِنُوْنٌ اَيْتٌ وَسَّكَوْنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الْمَرْءُ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝

۲۵۶۶ میں شہ لامل علم رکھنے والا ہوں رومی مغلوب ہو گئے

۱۰
روسیوں اور اہل اسلام
مظلومیت کی حالت کو غور کر
غائب ہو جا
نام

اس سورت کا نام انوروم ہے اور اس میں چار کلمے اور ساٹھ آیتیں ہیں۔ یہ سورت شروع اس مضمون سے ہوتی ہے کہ روم کے جس وقت عیسائی تھے، ایرانیوں کے لڑتے سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن نو سال کے اندر اندر وہ ایران پر غالب آجائیں گے مگر صرف اس خبر کا اذیتنا مقصود نہیں بلکہ اصل بات جو بتائی ہے کہ وہ یہ ہے جو کہ جو وقت رومیں گے ایرانیوں پر غلبہ کا جو وہی وقت مسلمانوں کے اپنے دشمنوں پر غلبہ کا اور دونوں کو اکٹھا کرنے کی وجہ یہ ہے جو کہ بیٹنگوں کے وقت یہ دونوں قویں مغلوب تھیں اور غلبہ بھی اسی کران کے آئے۔ اور اب طاقتور دشمن پر غالب آئے۔ اور خلیفہ کے خلیفہ قریب ہی نہ تھا اس تعلق کی وجہ سے اس سورت کا اناجر میں غلبہ اسلام کی تیج بیٹنگوں ایک عین وقت کے اندر پورے نوال کی ہر انوروم رکھا گیا۔

پہلے رکوع میں روہیوں کے مغلوب ہونے کے بعد غالب آنے کی پیشگوئی کر کے اور اس کی میناد و نساں تراء دیکھ کر اذیت سے فرمایا کہ میں وہی وقت مسلمانوں کی کامیابی کا بھی ہو گا۔ دوسرے میں بحسن اور کافر کے انجام کا مقابلہ ہو تب میرے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات کی طرف توجہ دلائی ہو۔ چوتھے میں بتایا کہ اسلام فطرت انسانی کا مذہب ہو اور اس میں بھی یہی اشارہ دیا کہ جو یقیناً بات ہو کہ جو مذہب فطرت انسانی کے مطابق ہو وہ آخر کار دنیا میں مقبول ہو۔ پانچویں رکوع میں بتایا کہ کل عالم میں خدا و رسول کا کلام ابواب اسلام کے آنے سے ایک عظیم الشان انقلاب روحانی کی بنیاد رکھی گئی جس کے آثار و مظاہر ہو رہے ہیں۔ چھٹے رکوع میں بتایا کہ حق کی مخالفت آخر کار روگردانی کا سبب بن جائیگا۔

ان چاروں سورتوں کا مضمون تو ایک ہی جو یکن میاں اسلام کی آخری کامیابی کو دو پہلوؤں سے واضح الفاظ میں بیان فرمایا جو اول مسلمانوں کا ایک عین مینا کے اندر اس وقت کے دشمنوں پر غالب آئے گی خبر سے دوسرے یہ بتا کر کہ اسلام مذہب عظمت پر اور عظمت انسانی آخر کار اس کے سامنے سر جھکائے گی +

یہ سب باتفاقہ کن کمال کبر اور اس کا زمانہ نزول یقین کے ساتھ پانچواں یا چھٹا سال ہجرت کا کہنا جا سکتا ہے کیونکہ انہی دو قوت
ہر جہت رو میں ان کی عظمت انتہا کی پہنچ گئی اور ان فارسی نے ان کے تمام صریحات کیے بعد دیگرے لے لئے ۔

۲۵۷ الروم۔ سلطنت روم کے لوگ اپنے آپ کو رومی کہتے تھے اور یہ عیسائی تھے۔

سلطنت روم کی ریاضیت جس کا بیان ذکورہ ایرامیوں کے لکھ سے وقوع میں آتی، ان دونوں سلطنتوں کا مقابلہ مدت سے
 چلا آتا تھا۔ آخر حضرت عیسیٰؑ میں وہ خطرہ نشانِ جنگ شروع ہوئی جو حضرت ناسی شاہِ ایران نے مدیہوں کے ساتھ شروع کر دی۔

”اس کی توجہ سیریا اور ایشیائے کوچک کو ڈرا، اور مشرق وسطیٰ میں ایک صدیوں پر چڑھیں۔ ۱۹۱۶ء میں جولائی شہزادہ نے دمشق اور درگم کو لے کر آیا اور دمشق میں صلیب کے نیگا۔ حملہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ رومی کو اپنی مخالفت کے لیے کیونکہ ایک طرف اندر

الموسم
خاص كاروم ريخالب آتا

معلق

زمانہ نزول

وَعَدَ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ وَعْدًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا لَّ

اللہ کا وعدہ ہر اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہ دنیا کی زندگی کی

مَنْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنْ الآخِرَةِ مُغْفِلُونَ ۝ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِمْ ۚ

ظاہر باتوں کو جاننے ہیں اور آخر تک وہ باطل غافل ہیں کیا انہوں نے اپنے اندر غور نہیں کیا

مَخْلَقَ اللَّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ إِنَّ الْإِلَاحَ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا

اسٹڈئے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہر حق کے ساتھ اور ایک وقت مقدس کے پہنچنے ہی پہ لیا ہوا ہے۔

مِنَ النَّاسِ بِلِقَائِي يُكْفِرُونَ ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ

اچے رب کی ملاقات کا آغاز کرنے والے ہیں ۲۵۴۹ کیا وہ زمین میں چلے پھر نہیں ؟ ہمارے ہمیں کو ان کا

كَانَ عَرَابِقَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُ الْأَرْضِ وَ

انجام کیا ہوا جان سے پہلے تھے وہ ان سے قوت میں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین کو زلزلت کیلئے ہلایا اور

عَمْرُوهَا لَتَرْمِ عَمْرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اسے آباد کیا اس سے بڑھ کر جو انہوں نے آباد کیا اور انکے پاس انکے رہیں کھلی فصل کے ساتھ ساتھ سواشتہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا

وَلٰكِنْ كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

بلکہ وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے

و مجھے ورنہ اس سے ایک سو اونٹ لیتے چنانچہ خروج العالیٰ میں فیل ہی راہیت۔ بیان کی گئی کہ اور ترمذی کے حوالہ سے جس قدر یہاں علیہ السلام کا نام یوم

بغير ظهري الروم على فارس فاخذ ابر بكر رضى الله عنه الخطر من ورثة ابي وجاءني الى النجف اسعجتم حال سبيله الصبر

والسلام فصلحاق بہ (۱) یعنی جب بدر کا واقعہ ہوا تو رسولی ایران پر غالب آئے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ باقی کے راہنوں سے

شرط کا مالی لینا اور اسے نبی مسلم کے پاس لاتے تو آنحضرتؐ فرمایا کہ یہ صدقہ کرو پس یہ مشکوٰۃ کی تھارہیں بھی خوب شہرت پا چکی تھی

اور پھر اس کا پورا ہونا بھی اس پر اچھی طرح ظاہر ہو گیا تھا،

اس سے بڑھ کر کہ نسا سچرہ ایک نبی کی صداقت کو ظاہر کر سکتا ہے، جن معجزات پر حضرت عیسیٰ کی خدائی کی نیابتی حقائق ہر انسان ایک

کا جس کوئی ثروت اس وقت مروج نہیں مگر یہ صلیحہ کا یہ معجزہ آج بھی ایسا ثابت ہو گیا آپ کی زندگی میں پیشین گوئی پورا ہو گئی

وقت ثابت تھا۔ اپنی صفائی کے لحاظ سے آنحضرت صغیر کا یہ ایک ہی معجزہ قیامت تک آپ کی عصمت کو ثابت کرتے کیونکہ کافی عرصہ

۲۵۶۹ اس سے معلوم ہو کہ کشن اور یہ نظام عالم بھی ایک ہی تہ مقرر کیئے ہیں اور اس پر بھی فنا کا ایک وقت آئے گا۔

دنیا کا عظیم ترین معجزہ

نظام - معادلات

۱۰ نَسَمُ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ اسَاءُوا السَّوْءَ اِنَّ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا

پھران لوگوں کا انجام جہنم سے ہے جس کی بہت براہی اسلئے کہ انہوں نے اللہ کے آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر

۱۱ بِهَا يَسْتَمِرُّوْنَ ۝ اللَّهُ يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ لِيَرْجِعَنَّ

ج

سورہ روم کا آغاز

ہوئے کہتے ہیں ۲۵۵۰ اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا اس کی طرف سے لوٹنے کا وقت ہے

۱۲ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ

اور جب وہ بھڑکے گا آئے گی مجرمین کا عذاب کا دن اور ان کے شریکوں سے کوئی نہ

۱۳ شَفَعُوا ۝ وَكَانُوا ابْرَءَ كَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْبَضُ

مذہبی نہ ہونگے اور وہ اپنے شریکوں کا انکار کر دینگے اور جب وہ بھڑکے گا آئے گی ان سے

۱۵ يَتَفَرَّقُونَ ۝ فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ

انکے ایک ہر جگہ ۲۵۸۱ پس وہ ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ سرسبز جگہ میں خوش ہوئے ۲۵۸۲

۱۶ وَاَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَائِ الْاٰخِرَةِ ۝ فَلَا يَكُونُ لَهُمْ

اور وہ جو کافر ہیں اور جہنم کی آفات کو جھٹلاتے ہیں وہ عذاب میں

۱۷ مُخَضَّرُونَ ۝ فَسُبْحٰنَ اللَّهِ حِينَ تَسْمُونَ وَحِينَ يُنَادُونَ

سودا ہوئے ۲۵۸۳ سو اللہ کیلئے پاک رکھتا ہوں جب تم اس کا وقت پڑا اور جب تم اس کا وقت پڑا

سورہ

۲۵۸۰ سو اے اللہ! بیشک تو ہی بہت براہی

۲۵۸۱ یعنی اچھے اور برے اللہ ایک ہر جگہ ہے اس کے تفصیل سے ظاہر ہے اس دنیا میں ہے جگہ رہتے ہیں

۲۵۸۲ روضۃ - روضۃ وہ جگہ جہاں پانی بہتا ہے جو جگہ اور بہتی ہوئی ہیں جہنم کے روضوں میں سے روضہ مزید اور وہ ان کے بہت

اور لذت والے مقام ہیں اور روضۃ الجنات (الجنات) ۲۵۸۳ میں اس کی طرف اشارہ ہے جو عقیقی ہیں ظاہر طور پر ان کیلئے تیار

کیا جائیگا اور کمالیہ ہرگز اشارہ ان علوم و فطرت کی طرف ہے جن کا انہیں اہل بنایا اور جن کے ساتھ جو شخص مخصوص ہو اس کا دل خوش

اور پاکیزہ ہوتا ہے اور روضۃ حقیقت میں کہ جو لوگ جوہر اپنے اخلاق اور علم و آئیں کے میں طیب نفس حاصل کرتے ہیں وہی ان کیلئے

آخرت میں ظاہری روضات کی شکل میں ظاہر ہو جائیگا فی الحقیقت مومن ہیں اور روضوں میں خوش ہوتے ہیں اور نیاست میں بھی

ہونگے ایسی ہی کفار میں بھی عذاب میں ہوتے ہیں آخرت میں بھی ہونگے ان میں ان کی خوشیوں میں عذاب کی شکل میں ہونگے ان کے وقت میں

۲۵۸۳ مفسرین - مفسرین - ضیاح کی ضد ہے اور انفساً - ضیاح کی دل میں مفسرین کے معنی ہوتے ہیں ان کے وقت میں

داخل ہوتے ہیں

۲۱ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

اور اس کے نشانوں میں سے ہرگز تبار سے تبار کے نفسوں سے بیسیاں پیدا کیں تاکہ تم تکلیف پڑھو تبار سے دسیاں محبت

۲۲ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً طرآن فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُو الْقَوْمُ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ

اور ہم تم پر کیا اس میں یقیناً ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو فکر کرتے ہیں ۲۵۸۴ اور اس کے نشانوں میں سے

خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتَلَفُ السِّنَتِكُمْ وَالْوَالِكُمْ إِنَّ فِي

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اور اس میں یقیناً

۲۳ ذَلِكَ لَا يَتْلُو الْعَالَمِينَ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

علم والوں کے لئے نشان ہیں ۲۵۸۵ اور اس کے نشانوں میں سے رات اور دن کو تیار کرنا اور تیار کرنا غفلت کو

۲۴ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَتْلُو الْقَوْمُ يَتَمَعُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمْ الْبَرْقِ

تلاش کرنا اور اس میں یقیناً ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو سمجھتے ہیں اور اس کے نشانوں میں سے ہرگز تیار کرنا اور

خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي

کیلئے بھی دکھانا اور بارش پانی آنا تیار اور اس کے ساتھ زمین کو اس کی مرگنے بعد زندہ کرنا اور اس میں یقیناً

۲۵ ذَلِكَ لَا يَتْلُو الْقَوْمُ يَعْقِلُونَ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَرْبَعِ

ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اس کے نشانوں میں سے ہرگز آسمان اور زمین اس کے قیام میں

۲۵۸۶ یا ان مردوں کے لئے ان کے نفسوں سے بیسیاں پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفس سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ہو نہ ہو بلکہ جبکہ ان کے نفسوں سے پیدا ہوتی ہیں اور مرد و اس جس سے پیدا کرنا تاکہ تم ہر صبح ہی حضرت آدم کے نفسوں سے پیدا نہیں

ثُمَّ إِذَا دَعَا لِدَعْوَةِ نَفْسٍ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوتِ ۲۶

پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک آواز دیکر پکارے گا تو تم خود اُٹھ کر پڑو گے ۲۵ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں

وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ

اور زمین میں جس سب اسی کے فرمانبردار ہیں اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرنا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرتا ہے یہ اسی پر

أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَوتِ وَالْأَرْضِ ۚ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲۷

الربع

ہست آسان ہے اور اس کی شان آسمانوں اور زمین میں بہت بلند ہے اور وہ غالب مکت و ادا ہے

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ ۲۸

وہ تمہارے لئے تمہاری اپنی مثال بیان کرتا ہے کیا تمہارے لئے ان میں سے جیسے تمہارے دہنے والے ایک ہیں اس میں جو پہلے

مَا لَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُوهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذَلِكَ نَفْصَلُ

تمہیں دینی دیا جو کوئی شریک ہیں کہ تم اس میں برابر ہو گے نہ پہلے، دے کہ جو جس سے نہ ڈرتے ہو اسی طرح ہم تمہیں ان سے

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۚ بَلْ أَبْغَىٰ إِلَيْنَا أَهْلَ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونُوا قُلُوبُهُمْ مُّغَيَّرَةً ۚ ۲۹

کیسے کہہ سکتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں نہ ۲۸ بلکہ جو ظالم ہیں وہ اپنی خواہشات کی پیروی بغیر علم کے کر رہے ہیں سو اسے کون پائے

مَنْ أَضَلُّ لِّلَّهِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّصِيرٍ ۚ فَاقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۳۰

جسے اللہ گمراہ کرے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا سراسر راست روی اختیار کرنا ہوا اپنی توجہ کو دین کے قائم

فَظَرَّتْ إِلَٰهَ الْبَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَنُفِثَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ فَطَرْنَا لَهُمْ آيَٰتٍ ۚ وَلَا تَكْفُرُ بِهَا الْقُلُوبُ ۚ ۳۱

اللہ کی بنیائی ہوئی، فطرت پر ایمان نہیں جس پر اسے دیکھ کر ان کی حالت میں پیدا کیا ہو، اللہ کی پہلی حالت کو کوئی بدل نہیں سکتا

الَّذِينَ الْقِيَمَةُ تَوْمَ لَٰكِنَّا أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

قائم رکھنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۲۵۹۱

۲۵۸۹ اس سے مراد قرآن ہے جس کا چارٹ کس رنگ میں ہو گا اسے دی ہتھکڑیاں ہوں

۲۵۹۰ فطرت، انسانی کو اپنی ہی پرکھ کر جب اللہ اور مخلوق آقا اور نوکر مقرر کرے تو ایک بار ہمیں حالانکہ ایک ہی جیسے انسان ہیں۔

فطرت کو اپنی

قرآن کو ان کے برابر میں نظر آئے ہوں

۲۵۹۱ چھٹی۔ فطرت کیلئے دیکھو ۱۹۱۲ اور فطرت اللہ الخلق سے مراد ہے نہ خدائی ایک چیز کو ہم دیکھ لیا اور اسی شکل پر بنا یا جس

فطرت

مُتَّبِعِينَ الْإِيمَانَ وَالْقُوَّةَ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اس کی طرف مہم کر خیر اے (درجہ) ۱۱، اسکا تقویٰ کرو اور ناز کو قائم کرو اور مشرکوں سے نہ بچو ۲۵۹۲

الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شَفِيعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝

جنہوں نے اپنے دین کو ثابت ثبوت کر دیا اور رزق فرماتے ہوئے سب کو اس پر جانکے پاس کو اترارے ہیں ۲۵۹۳

[illegible][illegible]

پس قرآن و حدیث صرف حجت کے ساتھ اسلام کا خطرات کا ذہب قرار دیتے ہیں یعنی وہ ذہب جسے فطرت انسان ہی نے اصل حالت میں شہادت دتی ہے اور یہاں پہلے اس ذہب فطرت کے اصل الاصول یعنی توحید الہی کا ذکر کیا یعنی یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی شریک کا نہ ہونا ہر انسان پر ظاہر ہے جو فکر و عقل سے کام لیتا ہے علم رکھتا ہے سنا ہوا ہے اور اگر کچھ پھر توحید کا صاف الفاظ میں ذکر کرے گا تو اس میں غلو نہیں ہے بلکہ خدمت کا ذکر کیا جو اس فطری ذہب کا دوسرا اصول ہے وفات ذالقرنی حق ہے +

لا تبتغوا دیناً من اللہ سے یہ مراد یہ کہ وہ پہلی فطرت پر حاکم تھا نہ کہ پہلی ہمارے کو فی ہر حال نہیں سکتا چنانچہ اس کی تہذیب و
 محض سب نما جب میں نے دیکھا کہ جو دین طے کر رہا تھا وہ عقائد کے تعلق سے کوئی حد نہیں رکھتا تھا جو میں نے اس کو خدا بنا لیا اور عیسائی
 کی فطرت تبدیل نہیں ہوئی تھی، خدا ایک انسان بنا دیا گواہ کے لئے عقلمندانہ فیہ کے خلاف تھیں کہ یہ بھی کہتا تھا اگر فطرت کی روشنی
 بھی نہیں گویا اس طرح کے مردے کو ال دین دیتے تھے۔

۲۵۹۲ یہاں توحید کے عمل پہلو کو بیان کیا یعنی صرف اللہ کو ایک ان لینا کافی نہیں بلکہ ہر شے کی طرف رجحان کی طرف مڑنا اور اس کا تقویٰ کرنا یعنی اس کے فایز کردہ حقوق کو خود رکھنا اور نماندگار کے ساتھ تعلق پیدا کرنا کہ اللہ درویش ہے اسے قائم مقام ضرورت

۲۵۹۳ بھٹی آیت میں فرمایا تھا کہ شرکوں میں سے نہ ہر باں اسی کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان کا دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا یہی شرک و تعدیل ہے جو اصل اصول تھا قاہرہ نے ہر یک بائیس فریب کے ساتھ شرک کو ٹکڑا کیا۔

کسی نے کسی کو، اور کسی نے کسی کو، اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا اگر دین کے اصل الاصول پر قائم رہتے تو ایسا ہر یہ تفرقہ بھی نہ ہوتا مصلحتین

اہل ذراہب کا توحید کے
ساتھ شریک پارک دین
میں فرقہ پیدا کرتا

وَأَدَّأَسَّ النَّاسَ ضَرْعًا بَعْدَ بَعْثِ نَبِيِّنَ إِلَيْهِمْ إِذَا تَوَلَّوْهُمُ رَحْمَةً لِّأَنَّ

و جب لوگوں کو بھینچا اور اپنے رب کو پکارے ہیں اس کیلئے نہ شروع کرتے ہوئے پھر جب انہیں اپنی طرف رجعت چکا آ رہی ہے

فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَرْجِعُونَ ۖ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَهُمْ فَيَقْتُلُوا الْمُؤْمِنِينَ وَتُفْسَدَ

میں میں سے ایک فریق اپنے آپ کے ساتھ شریک بننے لگے ہیں تاکہ اس کی ناشکرہ کریں جو ہم نے انہیں دیا ہے سو فائدہ اٹھاؤ پھر تم جلد

تَعْلَمُونَ ۝ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ فَهُمْ لَا يَخِفُونَ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ فَهُمْ لَا يَخِفُونَ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۝

جان لوئے یا ہم نے ان پر کوئی مضبوط دلیل نہ تھی کہ سو وہ ان کا بیان کرتی کہ جن میں وہ ان کے ساتھ شریک تھے اس کے

وَلَا أَزْنُقُوا النَّاسَ حِمَّةً فَوْحُوا بِهَا وَإِنْ نَضِبُهُمْ سَيِّئَةٌ يُنَادِلُكُمْ أَيدِيَهُمْ

اور جب ہم لوگوں کو حجت چکھاتے ہیں اسپر اترتے ہیں اور اگر انہیں اس کی وجہ سے جانکے انھوں نے آگے بڑھا دیو حجت پہنچتی ہو

إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۚ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ

۱
 قزو ایہ سب ہو جاتے ہیں کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اسٹریس جس کیلئے چاہتا ہے، ذوق کو فروغ کرتا ہے اور دھجکے لئے چاہتا ہے، آگ لگ کر کتاب اس

فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ فَإِنَّ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَسِيرُ إِنَّا

میں تھناؤں کو گوں کیلئے نشان میں جو امان لاتے ہیں سوتیلی کو اس کا حق ہے اور میرکین

السَّبِيلَ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

مسافر کو بھی ۱۰۰ روپے لوگوں کے لئے ہتھوڑا جو انہیں رکھا جاتے ہیں اور وہی کامیاب ہوئے لوگ ہیں ۲۵۹۵

سارا زور حضرت مسیح کی مدافعت پر لگتا ہے اور یہ توحید کو تین ایک کی طرح سامنے نام رکھتا ہوا ہے۔ ایک ہندو اپنے بتوں کو کچھ سمجھتا ہے۔

انہی سے دعا کرتا ہوں کہ انہی کی عبادت گاہوں اور ایک اللہ کی مہبت پر اسے نامہ تسلیم کی ہوئی جرح

۲۵۹۴ تکمیل۔ دہلی کا کلام کرنا بطور مخارجہ (و) اس سے ولایت کرنا ہے (و) جیسا دوسری جگہ ہے۔ اُردو کتابنا

ينطق عليهم بالحق (الحجامة - ٢٩) +

مطلب یہ ہو کہ قدرتِ انسانی کی وس رودستی کو وہ کیوں قبول نہیں کرتے کیا کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے ہماری جرح نے اگلے روز تسلط

۲۵۹۵ حَقُّهُ سے مراد کو بعض ذہنوں میں گمراہی حرکت سے اس کا حَقُّهُ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالْعَرَسَةِ کی جہاں دوسری صراحت الفاظ

بھی حاہوتی ہو۔ اس سے ظاہر ہو کہ ہر شخص کے دل میں اس کے قریبیوں کا درجہ محتاج ہوں، اور سفر یا بہانہ کا اور عام سائین کا بھی حق ہو اور

ان کا کہنا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ایسے فقہ کو واجب قرار دیا کہ اور یہاں مراد زکوٰۃ مفوضہ نہیں بلکہ مکمل ہے جس کو کہ یہ سورت بالاتفاق کائی

بلکہ کہ میں بھی ابتدائی زمانہ کی ہی اور ابو سعید خدریؓ کی روایت کی کہ اس آیت کے نزول پر آنحضرت ﷺ نے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دیدیا

تھا کوئی اصلیت کا نہ ہونا اس سے ظاہر ہو کہ یہ میں آنحضرت صلعم خود باغ فدک کے مالک نہ تھے ۔

ایک ال میں روسو کا

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ

کمزور ہیں چلو کر زمین پر جائیں اور دیکھیں کہ ان سے پہلے تھے انجام کیا ہوا ان میں سے اکثر

مُشْرِكِينَ قَالُوا وَمَا لَنَا مِنْ الْقِيَمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ

مشرک تھے سو انہی کو قائل کر دینے والے ہیں کیلئے سیدھا کر س سے پہلے کہ وہ دنیا میں آئیں کیلئے انہی کو فرستے روزگار نہیں

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُونَ مَنْ كَفَرَ صَاحِبُهِ لُغْمٌ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسَ لَهُ

اس دن وہ الگ الگ ہو جائیں گے جو کفر کرتا ہو اس کا لفظ، کفر ایسی چیز ہے جو کوئی تکمیل کرتا ہو وہ اپنی ہی باتوں کیلئے (اچھا)

يَهْدِيهِ ۖ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

تبدلی کیلئے تاکہ وہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرے ہیں اپنے فضل سے بدلے وہ کا زوں کو

الْكُفْرِينَ ۚ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مَبْشُرَاتٍ وَلِيَنْبِقِعَنَّ مِنَ ذُرِّيَّتِهِ

پہنہ نہیں کرتا اور اس کے نشانات سے یہ کہ وہ ہواؤں کو کھینچ دیتے ہوئے بھیجتا ہو اور تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت سے پہچانے اور

لِيَجْزِيَ الْفَلَاحُ بِأَمْرِهِ وَتَتَبَتَّعُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

تاکہ کشتیاں اسکے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو طلب کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور یقیناً تم سے تمہارے پہلے

مِنْ قَبْلِهِ سُلَّالًا لِقَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَأَنقَضْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرُ مَوَاهِدِ

رسولوں کی قرون کیلئے بھیجا پس وہ ان کے پاس کھلی دلائل سے لکرائے سو ہر سہے انکو سزا دی جو مجرم ہوئے

روایت یہ کہ یہ سلا قبل از بعثت بنی تھا۔ اور خدا سے یہاں اس حالت میں شرک اور ہر ایک قسم کی بدی کا دور دورہ ہوا اور ان کے

عالم اس پر شاہ ہو کر رہی اور جماعت اور بدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور سے پہلے اپنے کمال کو پہنچ گئی تھی۔ مگر وہ ہم سے جیسے متعصب

جیسا کہ گوہر اقرار ہو کہ یہاں یہاں کہ جو دنیا کا اس وقت کا آخری ضرب تھا اس وقت نہایت ذہین حالت تھی چنانچہ ان کے یہ نظائر

سزاؤں صدی کی عیسائیت بہت ہی گری ہوئی اور خدا کی حالت میں تھی "باقی خرابی کا جو پاس سے بھی زیادہ نشانہ دیکھا تھا

اسی سے قیاس ہو سکتا ہو۔ مثلاً ان میں اس وقت جماعت کا اس قدر زور تھا کہ جسے جسے ایک آدمیوں اور بدی کا کوئی طرف نہ رہتا

یہ کامیوں کا ان کا یہ ضرب کیا جاتا تھا غرض تمام مالک روشنی سے خالی ہو چکے تھے اور خدا و عظیم کی طرف بیان اشارہ

اور اس صورت میں لیفہ ہیچ میں لام عاقبت کا جو درج انسانی میں ہو کر اس آیت کا حکم ہر اس خدا کیلئے عام ہو جاتا تھا

لیکن ظاہر ہو اس صورت میں جو فسادات عظیم آج عالم میں بپا ہو رہے ہیں ان کی طرف اشارہ ہو سکتا ہو

۴۸ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي بَرَّسَ لِرَسُولِهِ فَنَزَّلَ سَحَابًا

اور رسول کی مدد کرنا ہمیشہ ہم پر لازم ہے اللہ وہ ہے جو ہر اذن کو بھیجتا ہے سودہ بال و نواٹھانی

فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَجَعَلَهُ كَسَفًا تُرَى الْوُدُقَ يُخْرِجُ مِنْ خِلَالِهِ

سودہ سے بچھ چاہتا ہوا آسمان میں پھیلاتا ہے اور اسے تہ بند کر دیتا ہے پھر دیکھتا ہے کہ اس کے اندر سے غبار کی

۴۹ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَإِنْ كَانُوا

سوچ رہے ہوں میں سے جو چاہتا ہے پھر اسے پہنچاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں گو وہ اس سے

۵۰ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبَشِّرِينَ ۝ فَانْظُرْ إِلَى إِلَهِ رَبِّكَ حَتَّىٰ يَبْعَثَ اللَّهُ كَيْفَ

پہلے چاہتا ہوا کہ اس سے پہلے وہ بالکل ماہر تھے سوا اللہ کی رحمت کی ہرگز دیکھ کس طرح

۵۱ يُجِئُكَ لِأَرْضٍ بَعْدَ مَوْتِكَ إِنَّ ذَلِكَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَ

زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا پھر دیکھ کہ وہی مردوں کو زندہ کرے گا پھر زمین پر قادر ہے ۲۵۹۸ اور

۵۲ لَئِنْ أَسْأَلْتَهُمْ لَيُحْفَظْنَ أَوْهَ مُصَفَّرًا الظُّلُمَاتِ مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ۝ وَإِنَّكَ

اگر ہم سے پوچھیں پھر وہ اسے زرد دیکھیں تو اس کے بعد بھی کفری کرتے رہیں ۲۵۹۹ پس تو

لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَوْ أُمِرُوا ۝

مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ مردوں کو اور نہ صم کو اگر وہ چاہیں پھر کہیں کہیں ہو جائیں

۲۵۹۹ ۱۰ کو ع کی ابتدا زمین میں خدا کے ہر سننے کی غنی اور ہر کاروں کے انجام کی طرف توجہ دلائی غنی پھر ہر اذن اور ہر شے کو

ذکر کے نہایت لطیف پیر میں بیان آکر اصل مطلب کو واضح کر دیا کہ جس طرح قدرت تعالیٰ کی رحمت ظاہر دنیائیں کام کر کے مردہ

زمین کو زندہ کر دیتی ہے اسی طرح اب یہ روحانی مردہ سے زندہ ہونگے اس سے بھی معلوم ہوا کہ آیت ۴۸ میں خدا سے مراد

روحانی مرد کی بھی ہے ۱۰

۲۵۹۹ ۱۱ زادہ میں ضمیر نہایت کی طرف لگتی ہے جو سابق کا مفہوم ہو یعنی کوئی نہیں جو اصلے جو نہایت کو زندہ کر دے گدا ایک قول پر

کو ضمیر صحابہ کے لئے ہو یعنی بدل کو زندہ کر دے کیونکہ زندہ ہونے والی باتیں برساتا اور ایک اور قول پر کہ دیکھ کہ خدا کی ہدایت

کا نام ہے اور نہ صرف اسی اور بیان ضمیر دیکھ کی طرف بھی ہر (۱۰) اور میرے نزدیک یہ آخری قول ہی صحیح ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ کی رحمت کے آثار تو ہر نیاں ہیں لیکن اللہ، بخاری کی وجہ سے اگر عذاب کی ہر بھی آیت تو بھی کہتے ہر آیتیں اور زندہ ہونے

مرا دیں عذاب کی ہر بھی اور وہ یہ کہ کفر یا ایمان کی حالت کا بیان ہو جیسا کہ انجلی آیات میں واضح کر دیا ہے ۱۰

وَمَا أَنْتَ بِهَادٍ الْعُمَىٰ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ

۵۳ اور نہ تو اذہوں کو اگر کسی سے درک کر پا دیتے کہ سکتا ہو تو صرف انہی کو سنا سکتا ہے جو ایمان لائے ہیں

مُسْلِمُونَ ۚ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضِعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْضٍ ضِعْفٍ

۵۴ فزاد وہی نسبتاً شدہ چیزیں کہہ کر ان کی حالت سے پیدا کیا پھر دوسری کے بعد قوت

قُوَّةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْضٍ قُوَّةً ضِعْفًا وَثَنِيَّةً ۚ خَلَقَ مَا يَشَاءُ ۚ وَهُوَ

۵۵ وہی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا بنایا ۵۵ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ

الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقِيمُ الْجَحِيمُونَ ۚ مَا لِلشَّوْاعِظِينَ

۵۶ جنت والا قدرت والا ہے اور جب وہی آئے گی مجرم ہیں کھا پیٹنے والا وہ ایک گلوں سے زیادہ

سَاعَةٍ ۚ كَذَلِكَ كَانُوا يُفَكَّرُونَ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

۵۷ دیکھو اس طرح انہی پر جائے تھے اور وہ جنہیں علم اور ایمان دیا گیا ہے کہیں

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ ۚ لَكُمْ كُنْتُمْ

۵۸ تم ان کے حکم کے مطابق بنائے گئے تھے کہ ان تک ٹھہرے رہے سر پہ چھانٹنے کا دن ہو لیکن تم

لَا تَعْمَلُونَ فَيُؤْمِنُ الَّذِينَ لَا يَنْفَعُهُمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَعَصُوا ۚ وَلَا هُمْ يَسْتَعْبِقُونَ

۵۹ نہیں جانتے تھے پس اس دن انہیں جو ظالم تھے ان کا عذر کوئی نفع نہ دے گا اور نہ انہیں ماری کی دور کرنے کا سوتہ دیا جائے گا

۲۶۵ ان دونوں آیتوں میں اسی کے اصرار کو بڑی ذکر ہو دیکھو ۲۶۵ نیز ۲۶۱

سارے

یہاں ظاہر الفاظ کو لینا شروع کرتے پہلی بحث لی گئی ہے اور اس حدیث سے کہ جس کے دن اہل قلیب کو چار گزریں ملے گی فرمایا تھا
قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقاً فقل ما وعدكم ربكم حقاً اور حضرت عمر کے سوال پر فرمایا اگر تم ان سے بہتر نہیں سنئے
اس بات کا استدلال کیا گیا ہے کہ اگر وہ سنئے ہیں حالانکہ ظاہر الفاظ کو پس تو قرآن کریم صاف فرمایا کہ اگر وہ سنئے ہیں سنئے اور
اصولاً بھی یہ بات قبول کرنے کے قابل نہیں کہ مر کر انسان کے اس لیے ہر جگہ ہیں کہ کہیں کوئی زندہ دنیا میں کچھ بات کرے تو مردہ
اس سے نیتا ہو۔ بات صرف اس قدر کہ خاص حالات میں اللہ تعالیٰ کے بھون سے ایک بات مردہ کو زندہ کی طرف پہنچا دی
جاتی ہے اور یہی مطلب اہل قلیب والی حدیث کا ہے یعنی اس وقت وہ اس بات کو ایسا سن رہے ہیں جیسا کہ تم نے جو دینا کیا تھا
مردہ پر اگرچہ ہم اللہ حق اسمعہم اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا مینا تک کہ یہ بات ان کو سنا دی گئی تھی بلکہ وہ کہہ سکتا
ہو کہ کس نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ انہیں پہنچا دیا ہو

۲۶۵ ضعف انسان کی ابتدا کی حالت ایسی کمزوری کی کہ اس پر غور و غلط ضعف بولا ہے۔ غلط کی حالت میں تو ایسا کمزور

جنگ
خلافت حق و دھرم کی
جسٹس

۵۱ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جَسْتُمْ بِآيَاتِنَا أَنْ يَقُولُوا

اور یقیناً ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں اور اگر تو ان کے اس نشان کا توجہ کا فر

۵۲ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۚ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ

ہیں وہ کہہ گئے تم صرف دھوکا دینے والے ہو ۲۰۰؎ اسی طرح اللہ ان کے دلوں پر سرنگا دیتا ہے جو

۶۰ لَا يَعْلَمُونَ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفُّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۚ

نہیں جانتے سو صبر کر، شد کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ تجھے خفیت نہ کریں جو یقین نہیں کرتے

ہرگز نہ ہی نہیں آتا پھر ہم میں پھر بھی جو سنے کی حالت میں بھی کس قدر کمزور ہو۔ اس میں توجہ انسان کی دوسری زندگی کی طرف

دہائی ہے اور ساتھ ہی بتاؤ کہ اب بھی قوت پکڑیں گے کہ اس قوت کے بعد پھر ایک دفعہ کمزوری ہے +

۲۶۰؎ مبطلوں کے مراد یہاں مٹا دیوں یا فریب دینے والے یعنی فریب دیکر حتیٰ کہ باطل کر کے داسے میں +

مبطل

ع

لقمن کی نصیحت قرآن
مقتضی ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَنَ الْحِكْمَةَ إِذْ لَمْ يَكُنْ أَكْثَرُ شَاكِرًا ۖ وَكَرِهْنَا لَهُ أَنْ يَكُونَنَّ فَتًى زَاهِقًا بِذُنُوبِهِ ۚ وَأَن يُدْعَىٰ لِلنَّاسِ إِلَى الْفِتَنِ ۖ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ مُرْسِلُونَ ۚ

اور یقیناً ہم نے لقمن کو حکمت عطا کی کہ شکر کا شکر کرے اور ہم نے تمنا کی کہ وہ اپنی جان کی بجائے اپنے شکر کا اور

مَنْ كَفَرْنَا لَنَعْلِمَنَّ اللَّهُ فِيمَا يُمْسِكُهُ وَيُمْسِكُ بِأَمْرِ اللَّهِ ۚ وَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ كَافِرِينَ ۚ

جو کافر ہو گا تو ہم نے اللہ سے پوچھا کہ کیا کیا ہو گا اور جب لقمن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اس نصیحت کو نہ مانا تو ہم نے

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۚ وَوَعَيْنَا الْإِنْسَانَ بُولَ الدِّيَارِ ۚ

شک کے ساتھ شکر نہ کرنا شریک پختہ بڑا بھاری ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اپنے ہاں بچے متفق تاکہ وہ کہہ دے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفَصَّلَهُ فِي عَامَيْنِ ۚ إِنَّ الشُّكْرَ لَبُذْءٌ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ مَالَهُمْ هَدًى ۚ

اس کی ماں صنف پر صنف کھالتی رہی اسے اٹھاتی رہی اور اس کا دودھ پھڑپھڑاتا دوسال میں ہوتا رہا اور شکر کر دینے میں ہاں بچے

إِلَى الْصَّيْدِ ۚ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ وَصَلِحْهُمَا فِي الدِّينِ مَا عُرِفُوا ۚ إِنَّتَبِعْ سَبِيلَ اللَّهِ ۚ

میری طرف انجام لانا کہ اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے شریک کہے جس کا تجھے علم نہیں تو انکی

تُطِعْهُمَا ۚ وَصَلِحْهُمَا فِي الدِّينِ مَا عُرِفُوا ۚ إِنَّتَبِعْ سَبِيلَ اللَّهِ ۚ

بات نہ مان اور دنیا میں ان کا بھی صلح ساتھ دے اور ان کے رستے کی پیروی کر جو میری طرف

إِنِّي أَنذَرْتُكُمْ الدَّيْنَ ۚ إِنَّ الدَّيْنَ عَظِيمٌ ۚ

رجوع کرتا ہے میری طرف متبادر اور نہ آنے والا ہے میری طرف سے ایک نذر ہے جو تم پر مل کرے گی اسے میرے بیٹے!

بعض مسلمانوں میں تو ایسی لاطینی طرح سے ہی ایسی ہی دکھا کر کہیں کہیں میں مجھوں کے سے اعمال مرتب ہیں جیسے ناچا اور چھٹا اور

روح المعانی میں یہ کہ یہ نذرین کے آئنا میں سے ہر بندہ بھی کہ یہ اسلحہ منع ہو کہ اس میں دقت نہ ہو

۱۴ لَقْمَنَ ۖ عَلَّمْنَاهُ زَاكِيَّ دِينِهِ الْإِسْلَامِ ۖ فَذَرَانَا ۚ وَكُنَّا لَهُ ناصِرِينَ ۚ

کہ لقمن کو ہم نے زکی دین کے اسلام کی تعلیم دی اور ہم نے ان کو چھوڑ دیا اور ہم نے ان کی مدد کی

تھے دینا پھر اس نے ایمان اختیار کیا اور وہ بھی اس کی تعلیم دی اور ہم نے ان کی مدد کی اور ہم نے ان کی مدد کی

کے خلاف زور دینے والی ایک سری تو ہم نے ان کی مدد کی اور ہم نے ان کی مدد کی اور ہم نے ان کی مدد کی

ایسا ہے ہی خاص ہے اور یہاں یہ بتا کر کہ شکر کر رہی ہے انسان خود غافلہ اٹھتا ہے اور ناشکر سے اللہ تعالیٰ کا کہ نہیں کرنا

اسے ضرورت نہیں کہ کوئی اس کا شکر کرے اور ہم

وقفہ النبوی
صلی اللہ علیہ
وسلم

النصف

لقمن

إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي سُحْبَةٍ أَوْ فِي سَمَكَةٍ أَوْ فِي لَافٍ

اگر وہ دھول، رانی کے دانے کے برابر بھی ہو مگر وہ کسی چھوٹے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں

يَأْتِي بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَظَلِيمٌ خَبِيرٌ يَسْتَعِزُّ الْفِرْعَوْنُ وَالْمَلَكُ وَالْغُرُورُ

فلکے لاتے گا، اشد با، بیکوں سے واقف خود سے ۲۷۰۰ خبر سے بیٹے نماز کو قائم کر اور نیکی کا علم دے

وَأَنذَرِنَا النَّارَ وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَ

اور بات سے رک اور تمہیں تجھے پہنچے اس پر صبر کر یہ بہت کے کاموں میں سے ہے اور

لَا تَصْرُخْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ لِأَتَمْسِكَ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

کبیرے لوگوں کے منہ نہ پھیرا دو نہ زمین میں اگر تانا ہوا چل اور کسی خود پرست شیخ خود کو پسند نہیں کرتا ۲۷۱

وَأَقْصِرْ مِمَّنْ شَبَحَكَ وَأَغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ الْأَصْوَاتَ لَصَوَاتُ الْخَوَارِ

اور اپنی چال میں زیادہ دبی اختیار کر اور اپنی آواز کو خفا رکھ۔ یقیناً سب آوازوں سے بری گھر صوں کی آواز ہے ۲۷۲

۲۷۰ انہیں میں ضمیر و اکتم تعلیم سے جو عمل مفہوم ہوتا ہے اس کی طرف جاتی ہے اور صفت یا چہرے پر اس کا خاصہ ہے اس میں

صلابت ہوئی ہے۔ اور آسمان میں ہونا اشدی کے لحاظ سے جو اور زمین میں ہونا اشدی کے لحاظ سے جو

۲۷۱ لفظ نقص، صفت، شہ کا ایک طرف جھکا ہوا اور کیا گیا ہو کہ یہ رضا کے ایک طرف جھکانے سے انصاف پر اور بعض کے نزدیک گروں کے سیلان پر ہونا جھکا ہوا اور صفت کے معنی کبیرے جیوں اور کبیرے کو کہا جاتا ہے یہ صفت اور صفت میں صفا یعنی شکیو اور اور نقص خدا کے معنی ہیں کبیرے اعراض نہ کرنا

خدا صفا رضا سے کہتے ہیں اور خدا اور خدا دو زمین میں ایسے شق کو بھی کہتے ہیں جو تھیل اور گہرا توکل صاحب الحداود (البروج - ۴۷) (۲۷۲) +

۲۷۰ چلنے میں قصد یا نیتا نہ دینی سے یہ راہوں کو اسان دیکھتے ہیں قدم سے نہ چلے حضرت عایشہ کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ لاغری سے مرگے قریب پہنچا ہوا تھا آپ نے پوچھا کہ یہ کوئی بے کاروں میں سے ہے یا پسے فرمایا عرسہ الجرامتے اور جب چلتے تھے تیز چلتے تھے اور جی کو یہ معلوم کی صفت میں ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پسے چلے کی طرف آ رہے ہیں تیز چلتے تھے اور جھکا ہوا تھا صفا فی السحی سے مراد صفا نہ چل لی (۲۷۱) +

جسایت کی طرح کی تعلیم پر فرخہ لیکن قرآن کریم نے ایک جیٹی بنی کے ذکر میں ان اعلیٰ درجہ کے اصول کو بیان کر کے جب کی تعلیم کا ہر جہاں سے کچھ بڑھ کر ہے بتایا کہ اگر مشرقی سے کسی قوم سے بنیں گے یا ملک ب قوم کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل فرمائی اور جن بات پر آپ کے سینہ منہ والوں کو فرخہ ہوئی تعلیم جنس کے ایک سیاح قوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اختلاف الان اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا +

فَلَمَّا بَلَغَ أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْهُمْ مَقْصُودَهُمْ وَنَحَا بِالسَّاعَةِ الْكُلَّ خَتَرَ لِقَوتِ يَوْمِهِمْ

پھر جب انہیں غشی ہو گیا تو ان لوگوں میں سے بعض سیانہ روئی اختیار کر کے بہت بڑی ہمت سے اس پر غماز کیا اور ان کے لئے یہ فرمایا کہ

النَّاسُ لَشِقْوَاتُكُمْ وَأَحْصُوا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدُكُمْ وَلَوْلَا أَمْرُ اللَّهِ لَفَعَلْنَا

لو کہے کہ آپ کا توئی کہ اور اس دن کے لئے جو آپ اپنے بیٹے کے لئے کر رہے ہیں کہ

عَنِ الْقَوْمِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

کہ قوم کے لئے کہ اور کلام وہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی نہیں دھوکا دے اور دنیا دھوکا دینے والا

بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ

اللہ کے سامنے نہیں کہ دھوکا دے گا اور وہ اس کے لئے جو اس کو چاہے اور وہ اس کے لئے جو اس کو چاہے اور وہ اس کے لئے جو اس کو چاہے

وَمَا لَنَا مِنْ نَفْسٍ نَأْكُتُهَا غَدًا وَمَا لَنَا مِنْ نَفْسٍ نَأْكُتُهَا غَدًا وَمَا لَنَا مِنْ نَفْسٍ نَأْكُتُهَا غَدًا

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کا کس زمین میں مرے گا اور کون سا دن اس کا جزا ہے

خَارُ خُفَايَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ إِنَّ إِلَهَنَا يَوْمَئِذٍ غَدِيرٌ رَوِي

خثار

عُرُونَ غُرُوتٌ كَثِيرَةٌ أُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

غہود

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

پانچ ہزار سال کے لئے

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ وَأُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا أَعْيُنٌ تُدْرِكُ الْبُصُرَ

۳۵۲ ہر معلوم ہوا شیئ میں سے ایک انسان پر نہ تھا

سورة شمس

بسم الله الرحمن الرحيم

بار بار پڑھ کر کے دل کے کام سے

دل سے انتہاء رحم و رحمت

الشمس نزلنا للرب ربنا فیه من رب العالمین اَمْ یَقُولُونَ اَنْزَلْنَاهُ عَلٰی سُلٰسِلٍ

یہ سورہ انزل کرنے والا میں اس کتاب کا آنا انہیں جس میں جہان کے سب کیلئے ہے کہ یہاں تک کہ یہ سورہ میں سے غصہ بنالیا ہو کہ وہ سب کیلئے ہے کہ

قَوْمًا اَنَّا نُمِدُّ مِنْ تَحْتِ رِیْقِکَ لَعَلَّہُمْ یُحَدِّثُکَ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِی

اس سورہ میں جو کچھ ہے اس سے پہلے کوئی قرآن نہیں لے گا کہ وہ ہایت پائے ۲۹۱۰ شہدہ جو جس آسان اور لذت میں کوہ و کچھ کے درمیان ہے

یَسْتَفِیْہِمْ اَنَّا نَسْتَعِیْ عَلِی الْعَرْشِ مَا لَکُمْ مِّنْ ذُوْہِ مِنْ قَبْلِیْ وَلَا شَیْءٌ اَفَلَا تَتَذٰکُرُوْنَ

دشمنوں میں پیدا کیا جو وہ عرش پر غالب ہے سے چھوڑ کر تباہی لے کوئی کامسا نہیں لے کوئی شفاعت کو کرنا ہو تو کسی تم نہیں پہنچے

اس سورہ کا نام السجدہ ہے اور اس میں تین رکوع اور تیس آیات ہیں اس نام اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی تلاش اور کامیابی قرآن کریم کی کامل فراخ برداری سے وابستہ ہو اور یہی اس سورہ کا مضمون ہے

پچھلے رکوع میں بتایا ہے کہ اسلام جو دنیا کی ہایت کیلئے نازل ہوا ہے اس کے بعد اس پر ایک ہزار سال کا زمانہ ایسا آئیگا جس میں اس کی ترقی میں روک پیدا ہو جائیگی دو سو رکوع میں سورن اور کا ذکر تھا بلکہ کے بتایا کہ جان اس بات کا نام کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فوراً فراخ برداری کی جائے اور تیسرے میں سورن اور کا ذکر ہے درمیان فیصلہ کا ذکر ہے

یہ عالم کے کئی جہرہ کی آخری سورہ ہے اور اس میں اسلام کے غلبہ اور استحکام کے ذکر کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ ایک وقت اس کی ترقی میں رکاوٹ کا بھی ہو گا مگر وہ ایک محدود زمانہ ہے جس میں گویا اس کی آخری کامیابی کی بشارت بھی ہو اور یہ بھی کی سورہ اللہ اس زمانہ کی ہر جہت نامہ کی اس سورہ میں ہے

۱۱۵ و کبریا و عظمیٰ ۱۱۵ یعنی انہیں میں کوئی شبہ نہیں آیا اور جان ذیہ سے مراد منجانب اللہ و ما ینزل الہ و ہاں تو اہل قرآن کو یہود و نصاریٰ اپنے اپنے دین کی طرف بلا رہے اور یہ دین ہر دین میں سادہ و خوب دین سے سستی ہے اور خدا کے دوسروں کو بھی توحید کی تعلیم دیتے ہیں مگر ان کی طرف سے نبی نہ تھے اور یہی وجہ ہے کہ انہیں کامیابی میں جوتی بلکہ مشقت رسول سے بھی مستقل اس قسم کے آدمیوں کا ظاہر ہوا اور ان کے ذریعہ سے عرب کی حالت میں ادنیٰ فتح کا یہ انتہا ہوا اور چھوڑا صلح کی بشت سے ایک انقلاب عظیم کا وقوع ہوا اس صاف بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید نبی آنحضرت صلح کیلئے کام کر رہی تھی در نہ انسان کی طاقت قضا وہ نہ تھی جو آپ کے دکھا یا اور خالد بن سنان العسبی اکثر کے نزدیک نبی نہیں اور بعض روایات میں جو لفظ نبی اس کے متعلق

نابینہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بطور مجاہد ہو گا

۱۱۵ تہ نزل اس سے کہ کی ترقی ہو

خود صبر مضمون

تعلق اور نہ اور نہ

یعنی انہیں میں ذیہ نہیں

ذہین ہر دین ہونا

نابینہ بیان

۹ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ سُلْكَ مِنْ سُلْكِ مَنْ يَكْفُرُونَ ۖ ثُمَّ سَوَّاهُ وَكَفَّرَ قِيَمَهُ مِنْ رَوْحِ

پرس کی نسل، ایک خاصے شرفی روح، کزادہ، پانی میں دبا جاتا ہوا۔ پھر اسے ٹھیک بنایا اور پھر روح سے اس میں پھر عطا اور

۱۰ جَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مِمَّا تَشْكُرُونَ ۚ وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي

کھانکے اور دل انگیز اور دل بنانے ہوتے ہیں کہ تم شکر کو کچھ نہ دیتے کہ تم نے کیا ہم پر ہیں ہم

۱۱ الْأَرْضِ ذُنُوبًا أَفَرُّ خَلَقَ جَدِيدًا ۖ بَلْ هُمْ بِلِقَائِي يَوْمَ الْآخِرَةِ كَانُونَ ۚ

ہر جگہ کے تریا پھر ہم نے پیدا کر دیں زمین دہ دہ گئے بلکہ وہ اپنے سبکی عاقبت کا ٹھکانہ نہیں کہیں ہمت کا شوق نہ دے

۱۲ الَّذِينَ قُلُوبُهُمْ مُصَيَّرَةٌ ۚ لَكُمْ تَرْحُومُونَ ۚ وَلَوْ رَأَوْا إِذْ يَخْرُجُونَ ۚ نَزَّلَ السَّوَادُ فِيهِمْ عِنْدَ

جہنم پھر تریا گیا اور پھر تم نے سب کی طرف ڈالنے جانے اور اگر تو دیکھے جب ہم اپنے ایک سائے اپنے سر جھکے ہوئے

۱۳ رَوْحِهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا لَعَلَّنا مَوْفِقُونَ ۚ وَكُوِّشْنَا لَعْنَتَنَا

ہو گئے ہمارے سب ہم دیکھتے ہیں اور ہم نے ہم پر ہمارے ہمارے لکھنے اور ہم میں سے کیا اور اگر ہم جانتے ہیں ہمارے

كُلِّ نَفْسٍ هَذَا سَوَاءٌ لَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

جہنم میں دیتے لیکن میری طرف بات بھی ہوئی میں جہنم میں دے دوں گا اور انسانوں سے سب سے بھر دوں گا

فَعَدَّ خَلْقًا لَلْآنْسَانِ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۚ أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ سُلْكَ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ

مسئلہ یعنی ظاہر بتا ہوا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بعد از روح کی بنیاد پر یا اگر اللہ تعالیٰ کی روح ہر انسان میں ہے پھر بھی

۱۴ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ

توجہ اور انسان میں مشترک ہو پس وہ مرد و عورت کی شکل میں انسان کا ذکر کیا کہ اس کا ذکر کیا جاتا ہے یہ روح وہ چیز ہوتی

کو دیکھنا یا نہ دیکھنا کہ تو کہتی ہوئی نفس امارت اختیار دیکھ کر اس کی صفت جس کی طرف سے تھکے آخر تو وہ دانی ہو کر اس سے پیڑا ہوتی ہو کر

مخلوقات کو نہیں کہ وہ دیکھ کر کہتے ہیں یا نہیں کہتے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دہی کی اضافت جہاں تشریف لے کر جیتے بیت اللہ ناہ

میں پیدا ہوں کو فخر کو کھڑے صیغہ کو روح من اللہ کہا جاتا ہے ہر انسان میں اللہ کی روح کے کھانکے ذکر کرے

۱۵ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ وَرَبَّنَا ابْنِ لِي سُلْكَ ۚ

فرما کر خالق و خلق اقول لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين (۱۵) پس اللہ تعالیٰ کا قول جو واقع ہوا وہ یہ تھا

کہ شیطان اور ان کے پیروں میں جس میں جا چکے اور لو شتمنا میں تباہ کر اگر ہمارے شیت ایسی ہوئی کہ انسان کو پیدا ہوئی اور اس کے ہاتھ

حکم کی مخالفت نہ کر سکتا اور ایک راہ اختیار کر کے پھر ہرگز تباہ اور ہر کسی مخلوق پھر ہر قوم میں ایسا ہی کر سکتے تھے



سرس اور فاسق

ہر انسان میں روح اللہ

جہنم کو کھڑے شوق

۲۰ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ

اور جو فاسق ہیں وہ ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کسی جاہلے کس سے نکل جائیں اس میں تڑا دیے جائیگے اور انہیں کہا جائیگا

۲۱ ذُوقُوا عَذَابَ آتِ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بِهِ تَكِينٌ ۖ وَلَنْ يُقَنَّاهُمْ مِنَ الْعَذَابِ

آگ کا عذاب چکھو جسے تم بھلاستے تھے اور یقیناً ہم انہیں نزدیک کا عذاب دے گئے

۲۲ الْأَذَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۖ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِهِ

عذاب سے پہلے بھلائیگے تاکہ وہ رجوع کریں ۲۶۲۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کو ان پر ہے جو ان کی آیتیں

۲۳ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مِنَ الْجُزْءِ يُنْتَقَبُونَ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ

پھر وہ ان سے متوجہ نہ رہا اگر تم جزیرے سے منتخب ہوئے اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کی تلاوت

۲۴ فِي زُرِّيَّةٍ مُنْقَلَبَةٍ وَجَعَلْنَاهُ هَدًى لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ إِمَّةً لِّيَهْدُوا بِأَمْرِنَا

حقائق کتاب ذکر اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت بنایا ۲۶۲۴ اور ان میں سے ہم نے امام بنائے جو ہمارے حکم سے گشت

۲۵ لِمَا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۖ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ فَصْلُ عَيْنِهِمْ ۖ يَوْمَ

جلیانوں نے صبر کیا اور وہ جاری آجیں یقین رکھتے تھے تیرا ہی تیرا ہے دن ان میں اللہ باخبر میں

۲۶ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۖ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمَا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

نہد کر جو میں وہ اختلاف کرتے تھے کیا ان کیلئے یہ واضح نہیں ہو گا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنے نسلوں کو

۲۷ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ

ہاں کیا کچھ رہنے کی جگہ میں چلتے پھرتے ہیں یقیناً اس میں نشان ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں

عذابِ نیا، عذابِ آخرت

۲۸ الْعَذَابُ الَّذِي فِي سُلُوسِ أُنْفُسٍ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ ۖ لَقَدْ جِئُوا بِحُجَّتِكُمْ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ ۖ لَقَدْ جِئُوا بِحُجَّتِكُمْ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ

عذاب کا ۳۱ اور العذاب الاکبر سے مراد اکثر سے عذاب آخرت ہے اور بعض سے مراد اس دور کو کہ وہ فوجی عذاب وغیرہ ہیں

ہوں ایک چھوٹے پھرتے عذاب اور ایک وہ عذاب جس نے ان کی فطرت کا استحصال کر لیا کہ عذاب اونی سے مراد عذاب دنیاوی و عذاب

اکبر سے مراد عذابِ آخرت زیادہ ترین قیاس ہے گو یاد و عذابوں کا اکٹھا وعدہ دیا ایک اس دنیا کا عذاب و سرا آخرت کا دنیا کے

ضابطے، یہ قیاس طبعاً ثابت کر دیا کہ دو سولہ بھی سچا ہے

۲۹ لَقَدْ جِئُوا بِحُجَّتِكُمْ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ ۖ لَقَدْ جِئُوا بِحُجَّتِكُمْ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ ۖ لَقَدْ جِئُوا بِحُجَّتِكُمْ كَمَا فِي سُلُوسِ عِلْمٍ

یہ الحاق کی قیامت کو لیا ہے جو مجرہ دونوں باتیں کر رہا ہے اس میں جہاں خطاب عام ہے یعنی ہر مخاطب کو کہا کہ جو دینی صلہ کر کے

۲۷ اُولَئِكَ رَوَّاءُ اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاءَ اِلَى الْاَرْضِ نَجْرُهُ فَيَخْرُجُ بِهِ زَرْعًا نَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ

اور یہ وہ بجزینیں کرتے کہ ہم بانی کو پہری سے خالی زمین کی طرف چلاتے ہیں پھر لکھ ساتھ کھیتی نکالتے ہیں جس سے انکے چار پائوں

۲۸ اَنْفُسُهُمْ اَفَلَا يَنْصَبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتَىٰ هَذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

الثلثة

خود کھاتے ہیں تو کیا دیکھتے نہیں ۲۶۲۵ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو

۲۹ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

کہو فیصلہ کے دن انہیں جو کافر ہیں ان کا ایمان نفع دے گا اور نہ انہیں صلت دی جائے گی

۳۰ فَاَعْرَضْ عَنْهُمْ وَاَنْظِرْ اَنَّهُمْ مُّنتَظَرُوْنَ ۝

سو ان سے منہ پھیرے اور دیکھا کر کہ وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں ۲۶۲۶

انہیں شک نہ کرے اور تھا ایک ہی جہز کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اور اس کا ذکر یہاں بھی آچکا ہے اور یہاں ہم بقیہ انہیں کفر

یعنی فساد میں بھی حضرت موسیٰ کو کتاب دینے کا ذکر کر کے جملہ حضرت کے طور پر بیان فرمایا کہ ان باتوں سے انہیں استعجاب و حیرت ہو

وَقَالُوا اِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ اَوْ اَنَا نَفِيْ خَلْقٍ جَدٍ يَدِيْنِيْ حِيَاةٍ بَعْدَ الْمَوْتِ هِيَ مَرْسِيْ كِي تَغِيْرُ عَلَيْنَا اَمْ اَنْتُمْ شَكَّ ذِكْرُهُ

۲۶۲۵ یہ تو یہ اللہ تعالیٰ کا عام قانون ہے کہ یہاں خاص، اشارہ عرب کی بجزین کی طرف ہے جو کسی اثر کو قبول نہ کرتی تھی تو فرمایا

کہ یہاں بھی کبھی آگائیے یعنی اس زمین میں زندگی پیدا کریں گے، ان لوگوں کے وہ حالی تو کمال نشوونما پانچے یہاں تک کہ وہ نہ صرف نہ

ہی فائدہ، ٹھانیٹے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیے اور انہیں بھی جو صلاحت اور نگرانی میں چارہ یوں کی طرح ہیں اس سے پہلی

آیت میں ابتداء سے حق کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے تو یہاں نیکوں اور راستہ بازوں کی جاعت کے قیام کی طرف اشارہ ہے وہ کفار

ہیں یہ یوں کہنے لگی آیت میں اِنْفِصَالُ الْفَتْحِ کا سوال ہے یعنی باطل کی ناکامی اور حق کی کامیابی کا فیصلہ کب ہوگا کجا نہ یہاں ہر وہ

۲۶۲۶ انتظار سے مراد ہر وہاں نہ صرف کا انتظار کر یعنی انکی ہلاکت کا انتظار کس طرح وہ تم پر غلبہ یا تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتے ہیں

سورة الاحزاب ثلث سبعة وتسعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے

ابا بدر رحمہ فرماتے کے نام سے

اس سورت کا نام الاحزاب ہے اور اس میں جو رکوع اور آیتیں ہیں اس کا نام الاحزاب اعداد سے اسلام کی ہر عظیم کائنات جو تکمیل پائی ہو جس میں بہت سی عرب کی قومیں شامل ہیں اور ایک جہاد شکر سنانوں کو کچلنے کیلئے تیار کیا گیا مسلمان جن کی تعداد ان کے سامنے کچھ بھی دینی مدد نہیں مہم جو کے مگر ان کے پاسے ثابت ہیں اور بھی جنبش نہ آئی اور کسی نصرت سے یہ لشکر خود ہی جھاک اٹھا۔ اس سورت کا اصل مضمون یہ ہے کہ نبی کریم صلیم ایک کامل نمونہ ہیں اور مسلمانوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور جنگ احزاب کا ذکر جس پر اس سورت کا نام ہے اس غرض سے لایا گیا ہے کہ کوئی طاقت اس حق کو نہیں مٹا سکتی +

پہلے رکوع میں بتایا کہ نبی کا تعلق سونوں سے کیا ہونا چاہئے اور جہانی تعلقات کی نفی کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے ساتھ مومنوں کا روحانی تعلق ہے۔ وہ آپ کی محبت سب محبتوں پر فائز ہو جاتی ہے۔ دوست اور قریبہ اور غائب میں جنگ احزاب کا ذکر اور اس میں بھی اصل غرض ایک طرف توجہ دہانا ہے کہ مخالفت کی ساری طاقتوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو جو صدمہ نہیں اڑانا چاہئے اگلے تیسرے رکوع میں شروع میں بتایا کہ حضرت صلعم مسلمانوں کیلئے ایک کامل نمونہ ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کا نمونہ کام دیتا ہے جو جتنے رکوع میں خلافت مطہرت کا ذکر کیا اور بتایا کہ نبی کی زندگی میں ان کے آئے کی غرض یہ نہیں کہ ان کی توجہ دوسری عورتوں کی طرح دوسری زیب و زینت کیلئے ہو بلکہ حضرت ایک دینی غرض کو تکمیل کو پہنچانے کیلئے ان کا جو کردار انہوں نے بھی دنیا کی عورتوں کیلئے نمونہ بننا ہے۔ پانچویں رکوع میں پہلے صلعم کی طرف توجہ دہانی کہ حضرت صلعم کی اہمیت جہانی نہیں روحانی ہے۔ زینت سے جو آپ کا بیٹا نکلا کرتے تھے جب اپنی بی بی کو حلاق دے دی جو نبی صلعم کی بہت قریبی رشتہ دار تھیں اور جن کا غرض نبی کریم صلعم سے توجہ دہانے سے گرایا تھا تو نبی کریم صلعم کیلئے اس بی بی سے خود حلاق کرنا ضروری تھا اور اس تعلق میں بتایا کہ حضرت صلعم سونوں ہونے کی حیثیت میں نہ صرف ان لوگوں کے باپ ہیں جو سورت آپ پر بیان لائے ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو کوئی نبی آئندہ انہیں اسے قیامت کے جس قدر مسلمان ہو گئے آپ کے روحانی باپ ہیں۔ چھ رکوع میں حضرت صلعم کا انتقال آنحضرت صلعم کی زندگی کی طرف کیا اور آپ کی زندگی پر ہندی کا ذکر کیا۔ ساتویں رکوع میں بتایا کہ منافقین و غیر مسلمین صلعم کی باتیں کر کے ان کو اذیت دیتے تھے اور ان ایذا دہی کی باتوں کا طالع بھی بتایا اور ایسی باتیں کہیں اور تو تیبہ بھی لے آتھیں رکوع میں بتایا کہ ایسی باتیں کرنا تو سنا ہی اور ان کا وہیں اور وہ اس کی سزا دیکھ چکے تھے۔ نویں رکوع میں بتایا کہ منافقین اور کافروں میں خیانت کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کی ہر ذرہ اس خیانت کا نتیجہ یقیناً دیکھ رہی ہے +

عبر و حاکم کی چار سورتیں جو یکے کے بعد ہیں اسلام کی کاسینالی کی جنگیں تھیں اس سورت میں ان جنگیں تھیں کو پورا ہوتے دیکھا گیا کہ صلعم کی طرح کفار اپنا پورا زور بیچ کر کے ٹکڑے ہو رہے +

اس سورت کا زبرد جنگ احزاب کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے اسلئے پانچویں سال ہجرت میں اس کی ابتدا ہے اور ساتویں سال ان کے واقعات کی طرف اس میں اشارہ موجود ہے بلکہ وہ اقوال و احوال تحریر جو پانچویں سال ہجرت کا ہے وہ بھی اس میں مذکور ہیں اس لئے اس کا زبرد پانچویں سال سے دیکھو پانچویں سال تک ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُطِيعُوا الْكُفْرِينَ وَالنَّفُوتِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اے مومنو! اللہ کے تقویٰ پر قائم رہنا اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ ماننا اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۲۶۶

وَاللَّهُ مَالِكُ يَوْمِ الْبَاقِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

اور اس کی چودھری گزارہ جو تیرے رب کی طرف سے ہے اور اس سے خبردار ہو اور اللہ پر

عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۝

بھروسہ رکھ اور اللہ کا رسالہ اس پر اللہ کے دشمن نہیں بناسے

وَمَا جَعَلَ لِرِجَالِكُمُ الْفِتْرَةَ وَفِيْهَا يُمْنُونَ آمَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ وَمَا جَعَلَ لِرِجَالِكُمُ

اور نہ تمہاری بیویوں کو جن سے تم کا رشتہ ہو تمہاری مائیں بنایا ہو اور نہ تمہارے سے بائیں کو تمہارے

أَنَّكُمْ لَكُمْ لَكُمْ بِأَنفُسِكُمْ وَلِلَّهِ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

بیٹے بنا یا ہو نہ تمہاری اپنی منہ کی بات ہو اور اللہ ہی گستاخی اور وہی سیدھے راستہ پر چلا دے ۲۶۷

۲۶۶ بعض مفسرین نے یہ روایت بیان کی کہ ولید بن مغیرہ وغیرہ نے آنحضرت صلعم سے کہا کہ نبیؐ کی قوم کے لئے

اموال سے انہیں حصہ دیجئے اور بعض نے یہ کہ ابوسفیان سے صلح ہر مہینے کے نام میں رسول اللہ صلعم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے جن کا ذکر ہے

اور یہ کہیں کر دے شفاعت کر دیجئے تو ہم آپ کی کچھ مزاحمت نہ کریں گے اور اس پر یہ آیات نازل ہوئیں مگر آنحضرت صلعم کے مدینہ شریف آمدی کے

بعد اور اس قدر جنگوں کا سلسلہ ہوا جو جانے کے بعد کہنا کا ایسا کہنا پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے سے صلح بات نہ ہو کہ یہ

انسانی شکلات کا زنا نہ تھا جنگ کا جو مسلمان بہت کچھ نقصان اٹھا چکے تھے اور عرب جیسا کہ ان کے رکنی کے ظاہر ہو گا کہ ایک جوار شکر

کے ساتھ جیکے مقابلہ کی طاقت مسلمانوں میں نہ تھی حالانکہ درجہ سے تھے اور منافقوں نے شب و روز دینے دو دنیاں کر دی تھیں اور ان کی باتیں

کا نتیجہ تھا کہ یہ جو تھا یہ وہاں کی دو تین اپنی پریشان کن حالات میں آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کی تسلی کیلئے نازل ہوئیں کہ اللہ کا مہذب

اور دشمن کشا بھی طاقتور ہو کہ نہیں کر سکتا آنحضرت کا تقویٰ اللہ جس پر قائم رہنے کی یہاں تک بغیر باقی ہوئی تھا کہ اس کام میں کہیں نہ ہٹتا

تھے کھڑا کیا ہو پر راندھا کر کہتا تھا میں اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ کریں کہ یہ وہ دن گروہی جانتے تھے کہ آپ تبلیغ حق کو چھوڑ

اور یا اللہ! یہ اعتراضات کی طرف جو کافروں اور منافقوں کی بات نہ کرتے تھے کھلے مقابلہ سے بڑھ کر بعض وقت اعتراضات سے انسان

گھبراٹھا جاتا اور وہ دنوں میں کتنی تھکا ہوا ہوتا تھا کہ ان کی اطاعت نہ کرو اس حالت پر ثابت کیلئے ہیں +

۲۶۷ جو فہم بہت زہین کہتے ہیں اور انسان کا جو فہم اس کا پیش یا سارا وہ حصہ جس پر کندھے اور بازو اور پسلیاں اور ہڈیاں

پرستے ہیں اور ہر چیز کا جو فہم اس کا اندر کی ہڈی +

نہا ہون۔ ظاہر میں پتھر سے ہو اور نہ ظاہر یہ تھا کہ ایک شخص اپنی موت کو لگا کر تو کچھ نہیں جانتا کہ جسے وہ اپنے جسم کے

کما جاتا تھا کہ میں ائمہ اربعہؑ، دو مطلب یہ تھا کہ تو پھر جاسم پر وہ دنیا کی طرف سے کہتے تھے کہ ان کی باتیں سن کر تو میری نگاہ

ادھیلا ہو دیکھ کر جو فہم کے ذہن پر ہو اور دفعۃً علماس میں ہو اور دفعۃً نسب میں ہو اور دفعۃً ... جو کچھ ایک سٹوڈنٹ کی

تقریب اور طاقت
دلالت کا حکم

جوف

ظہار

ذوق

۵ اَوْعَمَّ لَابَيْكُمْ هُوَاطَّعُنَا عَنْ شَتَّىٰ قَانِ لَمْ تَكَلَّمُوا ابَاءَكُمْ فَاَوْفَاؤُكُمْ فِي الدِّينِ وَ

ہمیں لگے ہاں کی طرف ضرب کر دینے کے نزدیک یا وہ مصافحہ کی بات پر آمیز گئے یا تو وہ دین میں برابر جانی اور برابر
مواکف نہ بنیں علیکم جارحہ فاعلم انہم ولکن انتم لکم وکان اللہ غفوراً رحیماً
دوست ہیں اور تم پہلے ساریں ہو گئے انہیں جس سے خطا ہو جائے لیکن وہ گناہ ہی جو تمہارا دل صبر کرے اور اسے بخشتے اور اللہ رحم کرنے والا ہے

منوب کیا جائے اور شیشی کو بھی قوت کیا جائے گا ۱۰

اس آیت میں اول الفاظ باصل اللہ اجل من قبلین نے جو فعل ہیں، لگے متعلق بعض مفسرین کا تخیل پر کھاتھیں نے حضرت صلعم
کی نازیہم سو پر یہ بات بھی کہ آج کے دور میں اس کی تردید یہاں ہی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک شخص ابو عروہ نام تھا جو ان کی فنی و طبعیز
کے نام سے مشہور تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ میرے دور میں اس سے سے ایک کے ساتھ میں محمد رسول اللہ صلعم نے زیادہ سمجھا تھا نہ گڑا
قرآن کے نزول کو ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات پر محمد کو دیکھنے سے ان کے نزول کی اصل فرض ہی غلط دہرائی جو اصل بات پر
کئی صلعم کو اتباع و حق کا حکم پر تو اس میں ساری اہمیت مخاطب ہو، اور ہمیں سمجھا یا ہو کہ انسان کے اندر اللہ نہیں کر ایک طرف
تو دعویٰ یا ان کے اور دوسری طرف ان کے احوال، اس ایمان کے مطابق نہ ہوں یا ایک دل سے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کاربائے ہر اور
دوسرے دل سے رسم و رواج اور حرص و ہوا کی اتباع ہو اور یہ منافقان کی طرف اشارہ ہے جو ایک طرف دعویٰ ایمان کرتے اور
دوسری طرف کفر کو لگا لگاتے توجہ تھے کہ مسلمانوں کو تباہ کریں ۱۰

ظہار کے مضمون پر فصل بحث سورہ قمر میں آئے گی یہ آیت، سکے بعد کی نازل شدہ ہوا اور اس میں صرف اس قدر فرمایا ہو کہ
لی لی ان میں بن گئی۔ رواج جاہلیت یہ تھا کہ بی بی کو ان کہہ یا جائیگی وہ کسی بھی تعلقات زوجیت کے لحاظ سے یہ طلاق ہی نہ
حالت کو کہ جو نہ سکتی تھی نہ دوسرے جگہ نکاح کر سکتی تھی وقت کر کہنے سے اسے ناجائز قرار دیا اور دوسرا صلح چاہنے تو ریں ابھی بیابا ہوا
کسی کا دوسرے شخص کو شیا کہہ دینا تھا اور یہ وہ قدرداشت سمجھا جاتا تھا قرآن کریم نے باوجود مسلمانوں میں کمال دھرم کی افوت پیدا کرنے
کے تعلقات جن میں اس افوت کو مان کر نہیں دیا اور جاہلیت کے پرانے رواج کو کہاں وہ خصوصاً میں سوا خات برائی تو ایک دوسرے کی
وفات پر بعد میراث پاتا منسوخ کر دیا آیت ۱۰ جس طرح منہ کی افوت کو لحاظ داشت منسوخ کیا اس طرح اس آیت کی افوت کی افوت
واقعہ میں نہیں ہو سکتی جو واقعی دنیا میں ہو سکتا۔ یہ لفظ عام میں ایمان باقوں کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیا، اور مفسرین نے جو لکھا ہے کہ یہاں
زید بن حارثہ کی طرف خاص اشارہ ہے تو یہ بھی صحیح ہے کہ زید بن حارثہ بن حاتم کو لگے زید بن حارثہ کہہ کر اسے لکھتا تھا اور اسے لکھتا تھا کہ زید بن حارثہ بن حاتم
کیا اس وقت حضرت صلعم سے جا کر نہ پتا تھا اسے اسی آیت کی نزول میں یہ بھی بتا دیا کہ زید کا حضرت صلعم سے یہ باقی حق و حلالی
ہو جو دوسرے مسلمانوں کا جو جہاں فی حق کوئی نہیں اس مدعا کی تلقین میں جس قدر چاہے زیادہ ثابت پیدا کرے ۱۰ حضرت صلعم کے
اہل و عیال، بیعت، جملہ حارثہ جاہلیت ہوا اور یہ کا دراپ کا بیٹا وہی کہہ لکھا گیا جو شدید مدعا کی تلقین کیجیے پیدا کر کے آپ کی صفات
روحانی کو اپنے اہل و عیال کی طرف آیت ۱۰ میں اشارہ کر ۱۰

۲۹۹۔ بخاری میں ہو کر وہ زید بن حارثہ کو زید بن حارثہ کہہ کر لکھتا تھا یہ آیت نازل ہوئی مینہی اور ہم لایا ہم اور دنیا خطا ہم
اور انھوں نے قتل کیا کہ حق صرف اس بات سے نہیں کہ فعلی سے کہ کسی کو شیا کہہ کر دیکھتا ہم اور اسے یہ جہیز، اللہ تعالیٰ نے فعلی سے ایک
کام کے جو جہیز ہے کہ لکھنا کا نشانہ نہ تھا مگر وہ نہیں کرتا۔ بلکہ جو کام محمد سے کیا جائے اس پر مقررہ ہو رہی تھی آیت میں
فرمایا کہ انہوں نے سینہ میں وہ دلی تھیں ہر گز کہ ایک دلی سے ایمان کا اقرار کرے اور دوسرے دل سے اس کے خلاف فیصلہ کرے یا

الَّتِي أُوتِيَ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَفْسِهِمْ وَأَزْوَاجَهُمْ أَهْلَهُمْ وَأُولَ الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

نہج سوسنوں پر انکی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے اور انکی جساں انکی نائیں ہیں اور رشتہ دار ائمہ کے حکم میں سوسنوں اور

أَوْ يَعْطَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُحْسِنِينَ إِلَّا أَنْ تَقْعَلُوا إِلَيَّ

مہاجروں کی نسبت ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں مگر یہ دوسری بات یہ کہ تم

أُولَئِكَ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ

اپنے دوستوں سے کچھ اچھا سلوک کرو۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ۲۶۳ اور جب ہم نے بیوی سے نکاح کر لیا

تباہی کوک یا ضحہ ہونا، امر و گہری نیند، بات، ایمان کے منافی نہیں لیکن خدا کسی فعل کا ارتکاب جو خلاف ایمان ہو نہیں ہونا چاہئے۔

۳۶۳: اولیٰ کے معنی ادنیٰ اور قناب میں یعنی قریب تر۔ اور اونیٰ بکذا کے معنی ہیں اُحق بہ یعنی اس کا زیادہ حق دار دل۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انہوں کے باہمی تعلق کو بیان کیا ہے اور اس کے دو حصہ ہیں۔ اول یہ کہ نبی مومنوں سے نسبت

ان کی اپنی جانوں کے اعلیٰ پر بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! لَا تَمُوتُوا وَأَنْتُمْ لَا تَدْرِي**

به في الدنيا والاخرة ائمه وان شئتم النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم ما يأمرون من ترك ما لا يلائمونه عصبته من كانوا

خُوش دُنياً اَوْ ضیاً عَالِیاً بَی؟ وَا مَوْلَاةُ کَوْنِی مَوَسَّسِی نَہیں مَکرمِ دُنیا اور اُخِرَت میں سب و کُوں سے بڑھ کر سکا خُدا ارہوں اگر جاپو تو بڑھ

الباقی المؤمنین من انفسہم سو جو کوئی ترمس مال چھوڑے تو اسکے رشتہ دار جو کوئی ہوں، اسکے وارث ہوں۔ اور اگر وہ قرضہ چھوڑے یا

”دور، بال بچے جھڑے تو چاہئے کہ وہ میرے پاس آئے میں اسکا مولیٰ ہوں۔ یہ باپ بڑھکے شفقت کرو اور جب آپ کو مومن پر شفقت

ہو تو مومنوں کی محبت بھی آپ کے ایسی ہی چاہئے کہ اس کی نظیر بھی کسی دنیوی رشتہ میں نہ ہو اس لئے فرمایا لا یؤمن احدکم حتیٰ یشہد بانہ

من دالہا مولیٰ والناس اجمعین تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بننا جب تک کہ میرے ساتھ اسکی محبت باپ اور بیٹے اور تمام لوگوں

مے بڑھ کر تھکا ہوا اور اس تعلق کا ذکر اس نے کیا کہ اس مسلمان نے جان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم دیتے ہیں وہ انکی بھلائی کیلئے ہے اور

اس کی تعمیل میں انہیں جلدی کرنی چاہئے +

دوسری بات جو مان نے فراموش نہ کی کہ آغوشِ صلہ کی معیار پر مشدک، گناہ پر مبنی، مساوی ہوا منزل پر پہنچا ہوا تاج کو اچھڑا تو فراموش

کوسرے کے گدھے کے کہ: غنیمت! ہاں میں جن جانوروں اور درختوں کی سب سے اونگھوں کی ترقیب سے کہنا ہوا ہے، وہاں

خال کا ماحت غلط ہے اور تو ان کے ساتھ خطرات نفس اور موت کے قمار کے اسات ہے رو کا کہ جو ان میں سے اسے اور کہ اور میں انہیں ہے

شاکستہ اساتذہ، معلمین، تلامذہ، اراکین تعلقات نسبیہ، محض جانی ہیں، اس عزت کے ساتھ تعلقات روحانی کا اعتراف کر لیں، ہر مذکر کے رسول

اللہ صلوات مشک برمنوں کے تعلقات نہ، کو انھیں لکڑی تعلقات نہیں ہے، بلکہ یہ تعلقات روحانی ہیں اور اس لئے وہ سب

اب کشفیات کا اظہار کرتا ہے ساتھ ہی بتاتا ہے کہ شغقت اس روحانی نقطہ کا دور ہے جس میں کہ تبار کے ساتھ ہی اور سارے وجود

فاما کہ وہ تیار ہے اس میں لگے فاما کہ اس کو اس قدر تیار کیا ہو کہ نہ اس سے وہ مقصد حاصل کرنے میں ایک ذرا کوتاہی

اس سے اسی ہی نجات ملی مجھے ان صرک الفاظ سے برقی حواش لکھ اور بعض فقراتوں میں جہاں یہ لفظ آئے ہیں تو ان کے مطالب

یہ رسم پہ کی گئی مسجد کے سرمنوں کا، ان کو کھانا دیا گیا، ہر حصہ آٹھ سو ملیر کے سرمنوں کے اس قدر روٹا، دو دو سو مقصد اور ان کے

مہاجروں کی طرف سے ان کی کمزوریاں مٹائی گئیں اور اس سے بھی شکر کہ ان کی کمزوریاں مٹ گئیں۔

الحمد لله

آنحضرت کا تعلق عرب سے ہے

پکی شفت

موسیقی کی آپ بے محبت

حضرت کا ذوالحجہ
کی آیتیں ہیں

آنحضرتؐ کی
باب ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اے نگر جہان! لے جا اپنے اور ہر مذہب کی فتح کا کدو جب تم پر شکر آئی ہے سو ہم نے ان پر ہوا کو اور ایسے



رِيحًا وَجُنُودَ الْمُزَوَّهَاتِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۚ اذْجَبُوا لَهُمْ مِنْ

لشکروں کو بھیجا جنہیں ترمیس دیکھتے تو اور اٹھ اسے جو تم کہتے ہو دیکھتا ہے۔ ۲۹۳۳ء جب وہ تھراہے اور پے

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ زَلْزِلَةً عَظِيمًا

اور تمہارے نیچے سے ترپ اُٹے اور جب آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور دل (دھڑکتا رہا) محسوس نہ ہو رہا تھا

وَقَظَنُونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۚ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا ۝

ادبیات اور مختلف قسم کے فن کے فنکاروں کی ۱۹۳۳ء میں ہونے والی نشست

شَدِيدًا ۝ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۚ

ٹارے گئے اور جب منافق اور وہ جن کے دلوں میں پیری مٹ گئی تھی

۱۶۶۶ یہاں سے جنگِ اخاب کا ذکر شروع ہوتا ہے اور اسی پر سرورت کا نام ہرچا دیا اس دن کو کہ لانے کی غرض یہ دکھانا ہے کہ یومنون کا

جنگ اُخریٰ

ایمان آغھڑت ملع کس قد قعا کہ چاروں طرف دتسوں کے زغمیں آجلے پری اکلایان آخری کا سیا بی پراس قد مضبوط قعا کہدہ

بول اُٹھے ہذا ما وعدنا اللہ ورسولہ جنود سے مراد یہاں اخواب ہی ہیں اور یہ ذیل کی قومیں تھیں۔ قریش، دوسفیانہ

اقت) بنواسد غطفان بنوعاص بنوسلم بنی خضیر بنی قرظہ اور مویزا الذکر رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے عہد شکنہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو

اور ان کی کل تعداد بعض روایات کی رو سے دس ہزار اور بعض کی رو سے پندرہ ہزار تھی۔ رسولی امہ صلعم کو جب ان کی چڑھائی کی خبر ملی

توسلمان فارسی کے متورہ سے اپنے درینہ کے گرد و خن لحدوالی اور چائیں چائیں کز کا لکڑا دس دس آدمیوں کے سپرد کیا اور

۱۲۔ ساہیو میں ہزار آدمی تھے۔ یہ واقعہ سن ۱۸۵۷ء میں ہوا۔

چند رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ یہ لوگ اٹھ کر جائیں اور جو قوم کروڑوں سے ملو وہ بھی جہنم میں آئیں۔

آئینہٴ حیات

خطه میرزا ابوالفتح محمد علی خان کمالی است که در تاریخ ۱۲۸۵ هجری قمری در شهر تبریز نوشته شده است. این خطه به خط نستعلیق و با مرکب سیاه بر کاغذ سفید نوشته شده است. در این خطه، میرزا ابوالفتح محمد علی خان کمالی به شرح حال و خاطرات خود در تبریز پرداخته است. در این خطه، میرزا ابوالفتح محمد علی خان کمالی به شرح حال و خاطرات خود در تبریز پرداخته است.

میخیزد و کف میزند و در سراسر گوشه گیسو دو رنگ است من شدیم به او

نور را تا اوقات محال گشتیم زیرا که هر صبحی که آسمان

معجزہ ہم کہ اس قدر کشتہ دشمن ہے ایک آندھی کے ذریعہ سے مسلمانوں کو کھالسا حالانکہ آندھی تو دونوں فریقوں کے مابین

گراہم گروہ کیلئے نجات کا اور دوسرے کیلئے ہلاکت کا موجب ہو گئی پیغمبر حضرت موسیٰ کے حق پر کے نسخہ سے گم فہم نہ

۲۶۳۲۔ زاعت۔ ذیق کیلے دیکھو ۲۶۶ اور زاعت الابصار کے معنی ہیں، ہنسی جگہ سے اہل مگوینہ یعنی ایک طرف بھٹک

زراعت الاثمار

گئیں جیسا کہ انسان کو حالت خوف میں پیش آتا ہو سکے، اور ہو سکتا ہے کہ یہ اشارہ خوف کی طرف ہر عصب کی وجہ سے آنکھوں

اندر حیرت آجاتا بجز احد ہو سکتا ہے کہ یہ اشارہ اس کی طرف ہو جو فرمایا بیرون ہم مثلہم اے العین (غ) +

وَالْوَلَدُ لَكُمْ لَكُمْ وَدِيَارُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَطَوُّعًا وَكَانَ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۲۷

اور تمہیں ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال کا وارث بنایا۔ یہ سب تمہاری مرضی سے ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۱۲۷

اپنی جان و مال سے اس کا مقابلہ کریں گے مگر بعد میں آپ کی ترقی کو دیکھ کر ان کا حسد مٹ کر گیا اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی دشمنی ہو گئی۔ بنو قینقل، ان سب میں چھوٹی قوم تھی پہلے انہی کا جھگڑا مسلمانوں کے ساتھ ہوا آخر علان جنگ کے لیے قلعہ گزین ہو گئے پندرہ دن تک محاصرہ رہا اس کے بعد رسول اللہ صلعم کے فیصلہ پر راضی ہو گئے آپ نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دوں۔ چنانچہ یہ شام کے علاقہ میں جا آئے وہاں پہلے یہ جنگ چرے ایک ماہ بعد کا قلعہ بنو نغیر سے باوجود معاہدہ کے شروع سے دشمنی کے ساتھ ساز باز رہی تھی ایک وفد انہوں نے بنی کریم صلعم کو قتل بھی کرنا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی ان کے کھلے دشمنی کے فعل و لیکھ رسول اللہ صلعم نے قہر و معاذہ کیلئے انہیں کہا مگر انہوں نے انکار کیا آخر ان کے ساتھ بھی جنگ کی ہوتی تھی۔ اور وہ محصور ہوئے تعقیب اس پر ہوا کہ مدینہ چھوڑ جائیں اور جو مال وغیرہ ساتھ لے جا سکتے ہیں لے جائیں ان کا ایک حصہ خیر میں جا آدھرا۔ جنگ احزاب میں قریش اور قبائل عرب کو اکٹھے کر کے ان لوگوں نے بڑا کام کیا بنو قریظہ کو بھی جنگ سے چھوڑ دیا پہلے انہوں نے ان کا کیا اور پیچھے ان کے سروانے بھی لے کر مسلمان اس جزا دے کرے جن پر آ رہا ہو یا نہیں سکتے بنو قریظہ بھی آخر مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ مل گئے ان کا مدینہ کے اندر ہرگز قریظہ کو نہ چھوڑا تھا وہاں سے ہم سے صاف ظاہر ہو گیا تاہم اسے صلعم چھوڑ کر انہوں نے مسلمانوں کی سورات پر بھی حملہ کرنا چاہا۔ یہ ہر قسم مسلمانوں کیلئے نہایت نازک قیام تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت بخشی کہ یہ صلعم بنو قریظہ کی سزا کیلئے فوراً ان کا محاصرہ کیا کوئی پچیس دن تک ان کا محاصرہ رہا آخر انہوں نے ذی ہجرت کی کر سجدہ معاویہ فیصلہ کریں وہ میں منظور ہی۔ سعدان کے حفاظ سے تھے۔ اگر بنی صلعم کے فیصلہ پر یہ لوگ راضی ہو جاتے تو آپ بنا ان سے وہی سلوک کرتے جو بنو قینقل اور بنو نغیر سے کیا تھا مگر سعدان کی مخالفت فساد پرست بچ تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کی حور و رن اور بچیوں تک کو تین گنے کا غم کر لیا تھا اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کے مدعو جنگ کے تالی ہی نہ قتل کیے جائیں حور و بچے قید ہوں یہ فیصلہ وہی تھا جو یودا نے دشمنوں کے حق میں عاید کر رکھا تھا۔ چنانچہ ذریت میں جو کب محاصرہ جنگ وقت پہنچ جائے اور خداوند تبارک و تعالیٰ اسے تیرے پیچھے کر دیوے تو وہ ان کے ہر ایک مرد و کتوار کی و حارے قتل کر گھر و رن اور لوگوں اور عورتوں کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے گا۔ استثنائاً ۱۳: ۲۰ اور ۱۴: ۱۱) اسلئے بنی کریم صلعم نے اسی فیصلہ کو جو صرف ان کے اپنے پیش کردہ منہج کا تھا بلکہ ان کی اپنی آسمانی کتاب کے مطابق بھی تھا ان کے حق میں عاید کیا اور اختلاف رد کیا پر تین حکم کیلئے فرمایا کہ کسی کو قتل نہ ہو اس فیصلہ کی بنا پر رسول اللہ صلعم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا نہ یہ آپ کا فیصلہ تھا نہ آپ کی شریعت کے مطابق تھا۔ بلکہ یہ دیوں کے مندر کردہ نالٹ کا اور انہی کی شریعت کے مطابق فیصلہ تھا۔

بنو قریظہ کی مذمت

دیکھیں میں نے سدا کا مطابق ذریت تھا

دیکھا ہر کی زمین کی بچہ کی

۱۱۲۸ وہ زمین جس پر تم نہیں چلے کسی نے کہا کہ کسی نے خیر کسی نے خارس و دم ۱۱، اور ظاہر ہو چکا ہے دونوں خیال درست نہیں رہتے کہ اگر اور خیر دیکھ مٹا نہیں جہاں مسلمان چلے چلے وہیں مراد اس سے صاف طور پر وہ دور واد کے حاکم ہیں جن پر ان عرب حملہ جاتے تھے۔ اس چٹائی کا ایک ایسے وقت میں کرنا جب جنگ احزاب میں وہیں تھا کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹ جاتا ہے نہایت اندہ ہونے کا تین ثبوت ہے ایک طرف دشمن اس کثیر تعداد میں حملہ آور ہوتا ہے کہ جس کے حملہ کرنے کی مسلمانوں میں کوئی طاقت نہیں اور دوسری طرف چٹائی یہ کی جاتی ہے کہ تم ایسے لوگوں کو خیر کر کے جن پر تمہارا دم نہیں کبھی نہیں گیا۔

ॐ

٢٨ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَوَيْلٌ لَّكُمْ مِمَّا كُنتُم تَعْمَلُونَ

مے بنی اپنی پیسوں کے کدے کو گرہم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتا ہوں تو اویس نہیں

اُمْتَعَنْ وَسِرَّ حَكْمٌ سَرَّاحٌ جَمِيلٌ ۝

ساتھ دوں اور تمہیں اچھی طرح سے رخت کردوں ۲۶

آیت
از دایع عظمت یسوع
کے لئے تشریح ہیں

۱۹۴۶ء بغا ہو یا سلطنت چڑھ کر نہ زنج و سلاطین کے شوق و یغیظ میں ہے یغیظ نثری ہو گیا ہو یا نہیں، ایک خلق و اس میں کوئی بھی چیز کو اس میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے آگے سامان و دیوبندی یعنی اچھے کپڑے زور دات و غیرہ طلب کرنے کا ذکر ہی اور اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں میں فتنات سے اور مال غنیمت کے آنے سے کہ آسودگی آگئی تھی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے بھی چاہا کہ ان کو بھی اس آسودگی کے حصہ سے آپ کے گھروں میں کوئی سامان نہ تھا یہ بیویوں کے پاس کوئی قیمتی کپڑے یا قیمتی زیورات نہ تھے گزرا تھی تنگ قیاد یا تنگ کعبض وقت غلط بھی برداشت کر کے نہ ہڑتے تھے۔ تو اس لحاظ سے بھی یغیظ میں ہاں آیا تو یہ یکن پہل تعلق میں یغیظ کا اس سے بھی زیادہ گہری جھگڑا کا ذکر درمیان میں بطور حلیہ عرضہ آ جانا ہو۔ پچھلے گروہ میں نمایا تھا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم است کیلئے آسودہ حسنہ بھی اور اگر آپ سب حالات میں سے گزرنے اور ہر حالت میں انسانوں کیلئے آسودہ حسنہ بنے گروہ امر جو خاص عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آپ پر دار و نہر سکتے تھے اس لئے اس حصہ میں بھی کی بیبیوں بھی است کی عورتوں کیلئے نرزد ہی شفا پر وہ کے احکام کی تعمیل میں آفات المؤمنین نام مسلمان عورتوں کیلئے نرزد ہیں یا ان احکام کی تعمیل میں جو عورتوں کے مال کے ساتھ سلوک کے متعلق ہیں یا اس بات میں کہ بار و رحمت کے فرائض خاصہ داری کا ادا کرنے کے عرصے میں کسی طبع تری اور دینی ضروریات میں حصہ لے سکتی ہیں اس کے علاوہ دیکھتی اور وہیں جو خصوصیت سے عورتوں سے شوق میں ہی ہو چکر یا نہیں است کی باتیں نثر دیا جو یعنی است کی روحانی تربیت کا ایک حصہ الخ بھی سپرد تھا جس میں علاوہ اس خاص حصہ کے اور بھی بہت سے امور تھے جو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر پیش آتے تھے اور جن کا تعلق مسلمان مرد اور عورت سے تھا اسلئے اس طرح میں بن کو ان کا یہ منصب یاد رہا جو آسودگی سے زندگی بسر کا خلاف شریعت نہیں ضرور دیکھتے عورتوں کیلئے یہیں جس طرح مردوں کیلئے تھے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ کا خاصا ہی ضروری تھا کہ عورتوں کیلئے آپ کی بیبیوں کا نرزد سادگی کا ہونا اور نہ سادگی کی تجلیم اسلام نے ہی تھی اور چرکا نرزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھا یا تھا وہ بیکار جانا اور سچ دیکھ کر بہت سے اخلاق فاضلہ انسانی کے اندر عورتوں کے آئے تھے وہ لوگ جبرے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو عزت نہیں دی اس سے بڑھ کر عزت ہوگی کہ ایک حصہ میں انہیں خلیفہ اور وہ حاکمیت کا سلطنت قرار دیا اس اصول کو امتیاز کی مسلمانوں نے خوب سمجھا تھا وہ نہ بزرگ و نہ بچہ اور نہ بزرگ و نہ بچہ سے کیلئے کہتے کہیں جانتے عرض جب ان پاک پیروں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی تعیضات زندگی کسی قسم کے ہوں اور وہ بھی کسی قدر آسودگی سے زندگی بسر کریں اور دنیا کا چر مال ان کے گھروں میں بھی آئے تو حکم ہوا کہ اس سے متنازعہ بنی کی بیبیوں پر کی اس طرح بھانپو کہ عورتوں کی زندگی دنیا کے سامان یا جتنی ہو تو وہ سامان دیکر تہیں رخصت کر دیا جائیگا اور اگر وہ دل میں کہیں رہنا چاہتی ہر اور نرزد کے عمل کو نہ دیکھ کر کہ عورتوں کی اصل دنیا چاہتی ہیں تو یہیں رہیں لیکن ان کے اندر زندگی بسر کرنے کی آگاہی ایک جہت سے وہ کوئی نرزد نہیں رہا تا کہ خصوصیت دیکر کو بھی کیا کہی کہی کا طالب خاصہ مذہبی زیورات اور کپڑوں کیلئے سب زیادہ گروہ میں خلیفہ کا رجب ہونا اور نہ بڑا بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر کی ہو گیا تھا کہ وہ اپنے خاندان سے لیے سلطنتات ذکر کر جائیں کیلئے خلیفہ کا رجب ہوں ان اگر کسی کو خود بھانپے تو بیشک اس سے فائدہ اٹھائے اپنی سلطنتات سے اپنے شہر مردوں کو شادی سے متعلق کرنا لازمی کو کر دیا ہو گا

جیسوں کے مطالبات
خاتمہ ہو رہے۔

وَأَنْ لَّنْزُودَنَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَاللَّهُ لَا آخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ الْمُحْسِنِينَ ۲۹

اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کو ابد آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو ایشے تم سے بڑی کہنے والوں کے لئے بڑا

أَجْرًا عَظِيمًا ۚ يَسْأَلُ النَّبِيُّ مِنْكُمْ نَفَاحَةً مِثْلَهُ يَصْنَعُ لَهَا الْعَذَابُ مُغْفِرِينَ ۳۰

اجتہاد کیا ہے؟ اسے نبی کی پیروی کوئی ترجیح کھلی عبادت کی ہے اسکے لئے عذاب دہ چند کر کے بڑھا یا جائیگا اور

كَأَنَّهُ لَكَ عَلَى اللَّهِ سَيِّرًا ۚ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَفَعَلَ صَالِحًا مِنْهُمَا ۳۱

یہ اندیشہ برآسان ہو ۲۹-۳۰ اور جو کوئی تم سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اور اچھے عمل کو ہم سے کاجر

أَجْرَهُمَا تَبَيَّنَ وَأَعْتَدْنَا لَهُمَا زُكْرًا كَرِيمًا ۚ يَسْأَلُ النَّبِيُّ كَسْتُنَّ كَأَيِّهِ مِنَ النِّسَاءِ ۳۲

لے دو چند دیئے اور پہلے اسکے لئے نریت والا مذکر بتایا گیا ہو اسے نبی کی پیروی اور عورتوں کی طرح نہیں ہو

إِلَّا التَّقِيَّانِ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْغَبٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا

اگر تم دونوں تکیہ کردہ عورتوں اور اس بات ذکر ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں یہاں سے بے عمل کرے اور نبی کی بات کہہ دے ۳۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہ قد تحریر

۳۲-۳۱ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں جن میں پیغمبر کو رسول کے گھر میں بیٹو

یا طلاق لینے کا اختیار دیا گیا تھا تو آپؐ مجھے اتھار کی اور فرمایا کہ میں ایک بات تم سے کہتا ہوں مگر اسکے جواب میں حدیث ذکرنا بلکہ اپنے

ہاں اپنے مشرہ کرینا تب آپؐ نے آیتیں پڑھیں تو میں نے کہا میں ہاں ہاں کہیں بات کس بات کا مشرہ کروں میں اللہ اور اس کے رسول اور

دار آخرت کو چاہتی ہوں آپؐ باقی پیغمبروں سے بھی اسی طرح دریافت کیا اور کہنے میں جواب دیا ایک روایت میں یہ کہ

حضرت عائشہ نے یہ جواب دیا کہ حضرت صلعم سے عرض کیا کہ میرے اس جواب کی اطلاع دوسری بیویوں کو دینا نہ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر

میں نے اگلے میں بھیہا کر دوں تو غلیف میں ڈالوں بلکہ مجھے صلعم اور مشرہ بنا کر بھیجا ہو اگر مجھ سے کوئی بی بی دریافت کرے کہ میں بتاؤں

اور یہ واقعہ تحریر کے واقعہ سے متعلق لکھتا ہوں جب نبی کریم صلعم ایک ماہ کیلئے اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو گئے تھے اور واپس نہ آئے تھے

۳۲-۳۱ ناحتہ مہینہ سے یہاں مراد بعض سے نبی صلعم کی ناؤانی بی بی اور بعض سے وہ اس طرح آپؐ کی غلیف اور جن کا موجب

ہوئی اور اس سے مراد شہزادہ اور مدح حق بھی ہے جس دیکھ ۳۲-۳۱ اور نہ یہاں مراد جنس کی کہ نبی کریم صلعم کی نصرت آپؐ کو جس سے

بند تھا کہ نبی کریم آپؐ کی بیویوں سے ایسے امر کا انتخاب ہوا اور بعض سے بطور فرضیت اس کو جائز رکھا ہو اور ایسی حالت میں وہ

عذاب اسکے کہا کہ وہ تو دوسروں کیلئے تھوہیں ۳۲-۳۱

۳۲-۳۱ ان اہل تحقیق نے نقلی شہادت کیلئے شہرہ کرینے کی تھی کہ وہ ترمہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں ۳۰-۳۱ تھوہی سے مراد یہاں ان ڈھانچے

کا دھنکر کہنا ہے جو ان کے اس منصب کے لحاظ سے کہ وہ نبی کی بیویاں ہیں ان پر عاید ہوتی ہیں اور بعض نے اہل تحقیق سے بھی استفسار کیا

اسے اگلے حصہ کے متعلق کیا ہے نبی اگر تہار سے سامنے کوئی شخص آجائے اور وہ بھی مطلب نہ ہو سکتا ہو کہ اگر تہار دھمت و غیرہ سے بچنا

چاہتی ہو تو بات میں بھی حالت اختیار نہ کرنا اور موضع بالقول کیلئے دیکھو ۳۲-۳۱ اور جو عورتوں کی طلاق میں عورت کی اور طلاق

ہوتی ہو اگرچہ کہ ان کا منصب تعلیم دینا تھا اور اس کیلئے ہر قسم کے لوگوں کا انکے پاس آنا ضروری تھا اسکے فرمایا اگر طلاق میں ایسی چیز کہ

میں توں کا اجنبی ہونا
ہے کہ اگر ان کا تہار
مگر ان کا تہار نہ ہوتا
ہوتا چاہیے

وَإِذْ كُنْتُمْ

اور اے یاد رکھ

۳۳

اور جب حضرت ام سلمہؓ سے درخواست کی کہ انہیں بھی شامل کیا جائے تو آپؐ فرمایا کہ تم زوجہ میں سے ہو۔ اور دالۃ ابن الاسفم سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت فاطمہؓ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہاں حضرت علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بیکر و مالکی اور بعض اور بھی رہا کرتے ہیں ان کے مقابل حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ یہ آیت خصوصیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہی حکم کا قول ہے وراثت لیکن اگر ہم خود قرآن کریم پر غور کریں تو بات صاف ہو جاتی ہے۔ یہاں ساری وہ ہدایات جو موجب تطہیر و تسبیح ہیں یعنی زینت و دیوبی کا ترک کرنا اور رسول کی اطاعت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں کھڑا رہنا جس کی غائش نہ کرنا، نماز کا قیام کرنا وغیرہ سب بیبیوں کے لئے ہیں اور اس شلٹہ سے کچھ بھی ایسی کا ذکر ہے اور بعد میں بھی ایسی کا ذکر ہے اور انکساریت یا حق تعالیٰ کی سیاق میں خیال کرو کہ اگر یہاں مرد و عیال نہیں، پھر نفقہ کی رو سے اہل بیت کا نفقہ دل ہی بی بی پر آتا ہے اور انہیں دینا اور دینا تو قرآن کریم میں خود بی بی پر یہ لفظ ہوا ہے اور یہ لفظ ہوا ہے ۴۰ روحہ اللہ و برکتہ علیہم اھل البیت جاں اہل بیت سے مراد حضرت امیر المومنینؓ کی بی بی ہیں اور یہ خیال کہ لینا حسب حکم اور لیکن کہ میں ضمیر ذکر ہے اس لئے بیبیوں مرد و عیال نہایت ہی بدواری ضمیر محاط لفظ ذکر ہے جسے حضرت امیر المومنینؓ کی بی بی لیتے فرمایا برکتہ علیہم اھل البیت اہل وہ احادیث جن میں حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حضرت علیؓ کا ذکر ہے اس میں بی بی بھی برکتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی اور ان کے ساتھ اس بی بی کی اولاد اور خاندان کیلئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس شلٹہ کا مصداق بنے اور انہیں بھی جن سے پاک رکھے اور ایسی وسعت لفظ کے معنی میں باطل جائز و صحیح ہوا اور بعض روایات میں جو اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ کے دربارت کہنے پر آپؐ فرمایا کہ اللہ ای خیر انت من ادراج النبی لاصطلاح کی طرف دیکھو کہ تو نبی کی بیبیوں سے جو قریشی ہی نتیجہ کی بی بی پر یعنی آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم تو چھ بی بی اس آیت کی مصداق ہو اور اہل بیت کے لفظ کو اور وسعت دیکھو کہ آیت کے بلایہ لوگ بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہر اہل بیت میں سے ہوتا جیسا کہ خود اللہ کی حدیث میں ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی آپ کے اہل میں سے ہوں تو آپؐ فرمایا انت من اھل ہر حال اولیٰ مصداق اس آیت کی اور زوجہ مطہرات ہیں اور نہ انہیں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیؓ اور ان کے خاندان اور زینت کو بھی داخل کیا، اور نہ انہیں آیت کے بارگاہ پر وہ لوگ اس میں شامل ہیں اور نہ انہیں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ مطہرات نے اپنے آپ کو امتیاز کر لیا کہ مصداق ثابت کیا۔ کیونکہ اگر سب بی بی ناپاکی دنیا کے الیٰ کی محبت جو ایسی طرح حلق کی دیوان پیدا ہوتی ہیں اور وہی الیٰ کی محبت ہی دل میں خدا کی محبت کی جگہ لے لیتی ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے متعلق جس بات کا یہاں ذکر ہے وہ یہی تھی کہ انہوں نے الیٰ کا مطالبہ کیا تھا جس اھل مقصد ہی پر کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہو کہ اس جس اور ان کے ساتھ ہر قسم کی برائیوں سے اہل بیت نبویؐ کو پاک کر دے، انہیں انہیں آیت مجھے معنی میں بنائے تاکہ وہ بھی رسول کے ساتھ امت کی روحانی پرورش کرنے والی بن جائیں اور امت کیلئے نمونہ بن جائیں اور وہ آپؐ کی خاندان ہی کی بیبیوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا کا مال دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو جائیں تو انہوں نے مال دنیا پر ملاقات ماری اور غربت و فقر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت اختیار کیا، اور نہ انہیں سے بھی ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے دل میں مال دنیا کی ایک تھلک کے برابر بھی وقعت نہ تھی خلفائے وقت جب اگلے پاس کچھ مال بھیجے تو وہ فوراً اسے اللہ کی راہ میں دیتیں اور حضرت عائشہؓ کے متعلق یہاں تک ثابت ہے کہ بعض وقت رات کیلئے بھی انہوں نے اپنے گھر میں کچھ نہیں رکھا اور سب کا سب اللہ کی راہ میں دے دیا۔ آج مسلمان بیبیوں اگر زوجہ مطہرات کے نمونہ پر عملی ہوں تو مسلمانوں کی حالت دلوں میں پٹ پٹکتی ہو۔

اور ان مطہرات میں سے
سب کا کیا جائے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَا الْمُؤْمِنَاتُ إِذْ أَقْبَضَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمْ ۳۶

اور نہ یہ کسی مومن مرد کو شاید یا نہ نہ کسی عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا فیصلہ کرے تو وہ اپنے معاملہ میں

أَخِيرَ قَرْنٍ أَوْهُمْ وَمَنْ بَعْضُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُبِينًا ۳۷

بکھ اختیار نہ پائے، سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہو وہ کھلی گمراہی میں دور غل گیا ۳۷ اور چنے

تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ

اسے جبرائیل اللہ کی نعمت کی یاد دہانی کہ تم نے کیا کیا نعمتیں حاصل کیں ہیں لیکن تم کو اپنے پاس روک رکھ اور اللہ کا

اللَّهُ وَتَخْشَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَا تَزِفِي ۳۸

تغوی کر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپاتا ہے جسے اللہ ظاہر کرے گا اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے اور اللہ زیادہ حقارت پر کرتا ہے تو

قَضَى لَيْدٍ مِمَّنْ كَوْنُ طَرَارٍ وَجَنَاحُهَا لَيْدٌ لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ

زیستہ اس سے قطع تعلق کر دیا تو ہم نے اسے جس طرح میں دیدیا تاکہ مومنوں پر پانچ نہ ہوے بیٹوں کی بیبیوں کے بارہ میں کسی کی

أَرْغَبَ آيَةٍ إِنْ قَضَوْا مِنْهُمْ وَطَرَّ وَكَانَ مِنَ اللَّهِ مَفْعُولًا ۳۹

شر ہے جب وہ ان سے قطع تعلق کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا تھا ۳۹

قرآن مجید میں یہ رنگ لگاتے ہیں کہ اسلام سے غیبت کی عزت نہیں کی اور اسلام کی تعلیم کی رو سے عورت میں زوجہ جی نہیں

۲۶۵۹ اس آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی جی

غیبت میں کسی عورت کو

کی بیٹی اور اس کے بھائی عبد اللہ کے حاملین باہر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کے زمرے میں سے غیبت کیلئے دیکھا است کی تو زینبؓ کے نکاح کر دیا

اور اپنے خاندانی شرف کو پیش کیا اور ایک آزاد کو وہ غلام سے نکاح پر رضی نہ ہوئی اور اس کے بھائی نے اس کی تائید کی (اللہ) چونکہ اسلام کی

غرض ان غیبتات کو شامانا تھا اور سب مسلمانوں کو خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں ایک کرنا تھا اسلئے یہ آیت نازل ہوئی جو ان

ہر ایک مسلمان کو اختیار کر دے جہاں چاہے اپنی لڑکی کا نکاح کرے لیکن جو نکاح اس کا خواہے اسلام میں نفرت پیدا ہوئی تھی اسلئے اللہ تعالیٰ

نے اس کی اصلاح فرمائی اور اس آیت کے زمرے میں زینب اور اس کا بھائی رضی اللہ عنہما جو آیت میں یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کر مسلمانوں کے

تعلقات میں خاندانی اور قریبی تعلقات پیدا نہ کریں۔ نیز کہ آزاد کو وہ غلام تھا مگر بھلاہذا شرافت اخلاقی کے وہ قریش سے نہ تھا اور

ایک عورت نے خاندانی شرافت کو اخلاقی شرافت پر ترجیح دی تو اسے اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے ہر ایک خیال کو قرآن کریم کے سامنے قربان کر کے تھے۔ حق کئے مسلمان ہوں تو حق اور اخلاقی شرافت خیال کو قربان

کر کے تعلیم کے سامنے قربان کر کے ہیں اور یہاں خطاطی قضا دے ہیں تاکہ تمام حالات پر عادی ہو سکیں اور مرسلہ ایکے آخر

حدود و ہر

۲۶۵۹ تعلیم ہی حاجت رکھتے ہیں وہ نہیں تھا خطاطی کے معنی حاجت کا پورا کر لینا ہے اور یہاں مراد اس سے قطع تعلق باطلاق

منا

فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ

جوانی میں اس کیلئے مقرر کیا ہے

ہر جرم قصور ذیہ کا تلسہ جی پس جو ات ذیہ دی میں چھپا ہے وہ میں نے جب تمام ملحد و فحش کا خیال تھا اور اللہ اسے طاعون کرنا
 تھا اسلئے کہ اس سے شر کا مقام حفظ کا یعنی نہ کر مہم کی بیہوش میں داخل ہوئے کا شرف اور فحش الناس میں بھی کسی شاہد کو
 یسین ذیہ نہ جب کی عزت کرے اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ کیسے کی عزت کرے اور اللہ اس حق ان تفس حالہ کا خلق ہے تھا کہ
 لوگوں کی باتوں کی بدوائے بغیر جہنم کی بی کے ان کے لئے تھے انہیں مناسب طریق پر اور ان کا چاہئے تھا

آبِ حیات کے ذریعے
خدا کا دم اُتات

نیک کے خلاق دیدنیے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس لئے صلہ کو زیبِ نواح کا حکم دیا اور یہی دو بات برجے یہاں دو جنگا لہا کر
ورنہ یہ مطلب نہیں کہ حضرت زینبؓ آپ کا خلق کسی ایک فرد پر ہوا تھا اس نواح کی ایک عرض تو یہ تھی جسے یہاں بیان کیا جاوے کہ منہ پر
کی باقی طاق یا واقعات نے بصورت میں شاندار چھویدا عرب میں رواج تھا اور جنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس سرگرم عامل سے ورنہ
آئے اس کا دور ہرما شکل تھا بعض باتوں کے خلاف قوی میلان ایسا ہوتا جو کہ جنگ کسی بڑے آدمی کو، اسکے خلاف کام کرنا بدھیا
جائے مقصد و درمیں ہوتا، لیکن دوسری بڑی بات یہ تھی کہ یہ صلہ کی ازواج میں جس قدر بیباں تھیں وہ سب سامنے حضرت کا
کے یہ وہ تھیں لیکن چونکہ آپ کی دنیائی میں ہر قسم کے فتنے ہونے شروع ہوئے تھے اور بیجا زور و باتوں کے خلاق کے واقعات کا پس منظر
تھا اسلئے خلاق عورت کے نام پھر ایک داغ سا لگ جاتا ہوا کہ آپ کو یہ حکم ہوا کہ ایک مطلقہ عورت سے نواح کر کے یہ بھی است کے لئے
شرعہ قائم کریں کہ خلاق حالات انسانی میں بعض وقت عورت کے قصہ کے بغیر موافقت حالات سے پیش آجاتی ہوا اور مطلقہ عورت
سے نواح کرنا کوئی عیب کی بات نہیں۔ علاوہ ان دو باتوں کے ایک یہ بھی ضرورت تھی کہ زینب کا نواح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سے
کرنا تھا اور آپ جو اس خلاق سے جس میں وہ بے تصور تھیں انہیں صدر پر پہنچا اس کا ازالہ سوائے اس کے نہ ہو سکتا تھا کہ جیسا کہ ابراہیم
میں زینب اور ان کے بھائی کا مشافہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اسے نواح میں لائے ۴

آئینہ کا ریت کا
کے سلسلہ جہان کے

اور جو ایک مختصر بیان پر بعض مضمین سے حسبِ حاجت حالاتِ باقیین مکتبہ یا ہرگز دینے مطلق اسکے دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب کے خوج کا ہر گیمان تھا۔ اور بعض نے اس پر ادبی نوع تعلیماتِ فروعی میں کہ کوئی کریم صلعم کی یہ خبر حاضری میں آئے تھے تو آپ نے زینب کو بجے برسے دیکھا اور نہ کہ خیال ہوا کہ آپ زینب کو چاہتے ہیں تو اس سے مطلق دینے کا ارادہ کیا۔ اہم تمام یہود و نصیر کو ترانہ کریم کے صریح الفاظ اور حقائق تاریخی باطل کر کے جس بجلا اور نبی صلعم کا شفاء و خدو خلق کا ہر گیمان آپ نے یہ کہہ کر دیکھ کے اور اگر یہ کہا جائے کہ لوگوں کے خوف سے رد کا تھا تو ساقا حق اللہ کی چاریت علیٰ حق سرورہ یعنی تعویذ باللہ من ذلک خلاف تعویذ باللہ کی خود کبریٰ اور یہ کہ کہیں حق اللہ کیا ایسے الفاظ قرآن کریم میں دیکھنے کے بعد یہ ایک لکھ کیجئے بھی آپ کی معیت میں رہ سکتا تھا اور صحابہ جن کے سامنے یہ واقعہ ہوا وہ کب ایسی بات کو دیکھ کر اپنی جانب سے آپ پر فدا کر سکتے تھے اس حال میں کہ اسے خدا کا کلام نہیں ہوں اور یہ کس قدر ہیودہ بات ہو کہ یہ صلعم نے زینب کو کچھ کیا تھا۔ زینب آپ کی پیغمبری کی یقین ادا کیا وہ نہیں ہزاروں دفعہ آپ نے انہیں دیکھا اور ان کا زینب اور ان کا بھائی خود چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خوج کر لیں اور آنحضرت نے خود ان کا رد کیا کا خوجا نہ یہ سے کرنا پھر اس سے ہر گیمان ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زینب کو دیکھ کر اس پر فرقتہ ہو گئے تھے جسے گنوا کی حالت میں قبول نہیں کیا اسے مطلقہ ہونے کی حالت میں اپنے خوج میں نہ لاسے اس کی پیغمبری کے نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ یہ وجوہات اور بیان ہو چکی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کی خواہش اور کوئی تھی تو زینب کے خوج کے خلاف تھی۔ اسی وجہ سے تعویذ کی تفسیر کر کے ناول کے متعلق سورہت کے آخری دیکر میں یہ لفظا میں یہ لایا اللہ ان امور الانکروا کا لائن انذا امور اللہ

اے لوگو! ایمان لائے ہو اللہ کو بہت یاد کرو۔

آحضرت کی ازدواجی زندگی

اور میں خاتم النبیین ہوں۔ ۱۰ اور دوسری حدیث متفق علیہ میں فقط خاتم النبیین کی تفسیروں کی کراہت نہ سیکون فی امتی ثلثون کذابا کلہم یزعم انہ بنی وانا خاتم النبیین لاجلہ بعدی یعنی میری امت میں تیس کذاب ہونگے ہر ایک میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ بنی زکریا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی بنی نہیں اور تیسری حدیث میں جو مسلم ترمذی سنائی کی نزد ذکر کرکے کہ مجھے چھ چیزیں ہیں جو دوسرے انبیاء و رسلات سے ہیں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ۱۱ البتہ ان میں سے کئی نہیں ہوں۔ جانے خاتم النبیین کے یہ فقط رکھ کر بتا دیا کہ خاتم النبیین سے یہی مراد ہو نہ کچھ اور۔ دو احادیث جن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہوا وہ بھی درحقیقت خاتم النبیین کی تفسیر ہیں یہی ہست نبی ہونے کا ایک حدیث میں ہے کہ میں سرزمین میں سے نبی کے بعد نبی آتا تھا لیکن میرے بعد نبی نہ آئے گا بلکہ خلفا ہونگے۔ ہر ایک حدیث میں ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بنی ہوتا۔ ایک میں ہے کہ کوئی کی نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو آدمی کے ساتھ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ایک میں ہے کہ میرا جہ عاقب ہے اور عاقب وہ جو جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوا ان کا عقب والد عقب الذی لیس بعد کا بھی۔ ۱۲ اور ایک میں ہے کہ کہ نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر مشرکات۔ ۱۳ اور ایک میں ہے کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی اور دس حدیثوں میں ہر لاثنبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ۱۴ اور یہی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے وہ ہیں۔ اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلی علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بیانات اور اصول دینی سے انکار ہے۔

نوعاش ابراہیم کا
نمایا رکھو

اور اس کے خلاف جو کچھ عارض ہو گیا اور وہ بن ماجہ کی ایک حدیث ہو تو عاشق ابراہیم لکھن نبیا، مگر اول اس سے انکار
نہ ہوتا نہیں تختہ بلکہ اس کی مثال ایسی ہی ہو جیسے لو کہ ان اللہ اللہ لعنہ تاج محل پر جان دو خداؤں کا ہونا اور
مٹنا اور دونوں متفق امر میں اسی طرح وہاں ابراہیم کا زندہ رہنا اور اس کا مٹی ہونا دونوں متفق امر میں۔ دوسرے اس حدیث کی
سند میں ضعف ہو کر نہ مگر اس میں اوشیعیہ ابراہیم جو بے ضعیف کہا گیا ہو تیسرے اس کی تشریح دوسرے اقوال سے ہوتی ہو
مثلاً بخاری میں عبد اللہ بن ابی اوفی کا قول تو بھی بعد محمد صلعم بنی عاشق ابراہیم، لیکن لاجبی بعد یعنی اگر حضرت
صلعم کے بعد کوئی بھی مقدّم ہوتا تو آپ کا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا مین آپ کے بعد کوئی بھی نہیں یا اس کا تولد بھی لکھن نبیا
لیکن ظلم بتی لادن نبیکم اخرا لا نبیاء یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ہی پوتا مین وہ باقی نہیں رہا اگر نہ کہ تارکے بنی آخری ہی پیر
اور ایک توں حضرت عائشہ کا پھر کیا جانا جو کچھ کی سند کوئی نہیں تو خواہ خاتم النبیین و لا تقولوا لاجبی بعد خاتم
النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی بھی نہیں۔ اور اس کا مطلب یہاں جانا کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک خا
النبیین کے معنی کچھ اترتے۔ عاشق وہ معنی بھی نہیں مذکور مرتے حضرت عائشہ کے اپنے قول میں ہوتے کسی صحابی کے قول میں
ہوتے۔ بنی کریم صلعم کی حدیث میں ہوتے۔ مگر وہ معنی و بطین قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں خاتم النبیین
کے معنی لاجبی بعد یا کئے گئے ہیں ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جانی تہیہ یہ عرض پرستی جو خدا پرستی نہیں کہ رسول اللہ
صلعم کی تین حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی تو۔ اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اسکے معنی
یہ نہ گئے جاتیں کہ حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں باتیں اکھی گئے کی ضرورت نہیں خاتم النبیین کا فی ہر جیسا کہ نیزہ
بن شعبہ کا قول ہو کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا خاتم الانبیاء و لا نبی بعد تو آپ نے کہا خاتم الانبیاء، کہنا گئے ہر ج
اور یہ یہ ممکن ہو کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ خاتم النبیین واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظ قرآنی کا لفظ

حضرت عائشہ کا قول
تولوا حاتم النبیین

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُكَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَلَأِئِكَةِ لِتُؤَيِّدَ وَكَانَ ۲۳

وہی جو حجہ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تانہ تہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف نکلتے اور وہ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۚ نَّحْيِيْكُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامًا ۚ وَاعَدَ لَهُمُ أَجْرًا كَرِيمًا ۚ ۲۴

مومنین پر رحم کرنے والا ہے۔ جیسا کہ وہ چاہے۔ ملائکہ جوں جوں وہ اس سے ملنے کے واسطے ہوں گی انہیں کثرت سے ملا کر پائے گا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُخْبِرًا وَنَذِيرًا ۚ وَدَاعِيًا إِلَى طَاعَاتِنَا ۚ ۲۵

اے نبی! ہم نے تجھے گواہ بنا کر بھیجا ہے اور خبر دینے والا اور ڈرانے والا اور اس کی طرف سے حکم کے بلانے والا

وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۚ وَنَبِّئِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۚ ۲۶

اور روشنی کا چراغ اور مومنوں کو نجات دہانہ اور ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے فضل سے

۲۷ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۲۸

۲۷ اے اللہ کے رسول! تو نے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لئے دعا کی طرف سے رحمت ہے۔ اور منبر شہادت کی طرف سے استغفار

یعنی حفاظت اتنی کا طلب کرنا اور مسلمانوں کی طرف سے دعا اور اللہ کی صلوٰۃ کا اٹھانا اور اس کے لئے دعا اور اس کے لئے دعا اور اس کے لئے دعا

کی دعا سے ہے جو تانہ تہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اور وہ جو تانہ تہیں کو نکالنے کی غفلت سے غمے تو لگا کر اس کے دل میں نیکی

کی تحریک کرتے ہیں اس میں ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا بھی ہر گز نہیں ضرورت کی طرف، تبدلے رکوع میں پھر ترجمہ دے گا

جو اور مومنوں کا تزکیہ ہر فرض و عبادت نبوت ہے

۲۹ ۚ اِنَّمَا صَلَّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۳۰

۲۹ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۰ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۰ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔

۳۱ ۚ اِنَّمَا صَلَّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۳۲

۳۱ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۲ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۲ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔

۳۳ ۚ اِنَّمَا صَلَّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۳۴

۳۳ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۴ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۴ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔

۳۵ ۚ اِنَّمَا صَلَّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۳۶

۳۵ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۶ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۶ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔

۳۷ ۚ اِنَّمَا صَلَّوْا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ ۳۸

۳۷ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۸ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔ ۳۸ اے مومن! تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دعا کرو۔

اسی فرض کے حصول کیلئے ہیں +

اللہ کے رسول کی صلوٰۃ

آنحضرت کا شاہد

آنحضرت کی نبوت

آنحضرت کی نبوت

۴۸ وَلَا تَطْعَمُ الْكُفْرَيْنَ وَالتَّيْفِيقِينَ وَدَعَا ذُرِّيَّتَهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا

اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان اور لگے اور اپنے کی پروا نہ کر اور اللہ پر بھروسہ کر اور اللہ کا سزا پس ہے

۴۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ

اے لوگو جو ایمان آئے ہر جب تم میں سے عورتوں سے نکاح کر دے اور تم ان سے کہ تم انہیں چھوؤ

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَيَعْوَدُوهُنَّ وَسِرَّوَهُنَّ سِرَاحًا

تو تمہارے لئے انکے عہد میں کوئی مدت نہیں ہے تمہارا کردہ سرائیں سامان وہ اور انہیں غریبی کے ساتھ

۵۰ جِيْلًا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَخْلَصْنَاكَ زَوْجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجْرَ رَهْنٍ نَمَا

رضعت کر دے اے نبیؐ ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیویاں جائز رکھی ہیں جنہیں تو نے انکے دیوے دیئے ہیں اور جس کا

مَلَكَتْ رَيْمُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكَ بُنَيْتَ عَمَّكَ وَبُنَيْتَ عَمَّتِكَ وَبُنَيْتَ

تیرا دایا اہل انکسہر اس سے جو اللہ نے تجھ پر کھانا ہے، لڑکیا اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھر بیوی کی بیٹیاں اور تیری پھر لڑکی

خَالِكَ وَبُنَيْتَ خَلَّتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ

بیٹیاں اور تیری خالہ کو بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور مومن عورت اگر وہ اپنے تئیں نبیؐ کو

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

بخشن دے اگر نبیؐ ارادہ کرے کہ اس سے نکاح کرے خاص تیرے لئے مومنوں کو الگ کر کے

۲۶۱۲ اس آیت کو اس مضمون کے اندر باطل سے تعلق خیال کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج کا ذکر تھا

اور انکے مطالبہ کا کہ انہیں بھی مال دینے سے حصہ دیا جائے جب حکم ہوا تھا کہ اگر دنیا کی زندگی اور اس کا سامان کثیر نہ نظر ہو تو تہیں

طلاق دے کر اور سامان دینے سے حصہ دیکر رخصت کر دیا جائے گا۔ اور یہاں میں اور کئی باتوں کا ذکر کر کے اب مضمون کو پھر

ازواج مطہرات کے مضمون کی طرف لوٹا تا کہ وہ یہ آیت تعلق کو قائم کر کے کیلئے ہو۔ ابھی ذکر مومنوں کے اہل بیت کی تھا

تو چونکہ طلاق کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج کیلئے متاع دینے اور ابھی طبع رخصت کرنے کا حکم تھا۔ اسلئے اب فرمایا

کہ اس میں بھی مومنوں کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسوۂ حسنہ ہیں وہ حکم نبیؐ اور اس کی ازدواج سے منحصر نہیں بلکہ جب کسی

مومن عورت کو طلاق دی جائے تو اس سے بھی طبع متاع دینا اور خوبی کے ساتھ رخصت کرنا ضروری ہو یہاں تک کہ اگر بی بی

کو اس کے ساتھ تعلق پیدا ہوئے ہے تو بشرط طلاق دی جائے تو بھی یہی حکم ہو اور عدت کا حکم مضامین آیا ہو یہ بتائے کیلئے کہ

جب یہاں بی بی والا تعلق نہیں ہوا تو عدت بھی کوئی نہیں۔ غرضت صحیحہ سے سراسر لازم نہیں آتا اور جب تک احساس نہ ہو عدت نہیں

وَمِنْ أَتَمِّتَ مَنْ عَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

اور جسے تو نے چھپا کر جن سے تو نے طلاق کی اختیار کی تھی تو تم پر کوئی گناہ نہیں

کہ جس خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی ہو وہ عام نہیں ہو سکتا۔ اور ایک عورت کی طلاق اسے کو اپنی ازواج میں داخل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وصیت قلبی کا ثبوت دیا اور مسلمانوں کو دوسری قوموں کا احترام سکھا دیا۔

بکس عورت کی طلاق
کیا وہ اصل میں
سے ایک تھی

تیسری قسم کی عورت جن کا یہاں ذکر کیا ہوا آپ کی قومی تعلقات والی ہیں چچا اور چچی اور اسوں اور خالا کی بیٹیاں جن سے یہاں توسیع کے طور پر دوادانہ ذکر سے قریبی بیٹیاں اور بھانجیاں ذکر سے بنی زہرا اور اس کے چچے جن کے ساتھ یہ شرط لگائی ہو کہ وہ ایسی عورت ہوں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی ہو اور بعد ہجرت سے مراد اسلام لانا یا یا ہو مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وصیت پر ہیں اور ان تعلقات تک آپ کے ازواج کو اس لئے مقرر کیا ہو کہ ان کی بزرگاری آپ کے ذمہ تھی۔ اور اسی لئے ہجرت بھی ساتھ شریک کی ہو کہ یاد دوسرے رشتہ داروں سے ان کا قطع تعلق ہو چکا ہو اس سے معلوم ہوا کہ بعض صورتوں میں آپ کے خلع کی فرض نہ ہوگی بیسیوں کو پناہ میں لینا بھی تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ تبلیغ اٹھائیں اور ان کو ازواج میں لینا، اخلاقی فرض اس لئے بھی ہو گیا تھا کہ بنگلوں کی وجہ سے مرد کی قطع ہو گئی تھی اور خال کے بعد معذور میں اس کوئی بی بی آپ کی زوجیت پر نہ تھیں البتہ قرابت میں سے چھ بیٹیاں آپ کے خلائ میں آئی تھیں حضرت خدیجہ جو فوت ہو چکی تھیں۔ عائشہ بزرگوارہ جن سے کہیں بھی خلع ہو چکا تھا، حفصہ، ام حبیبہ ام سلمہ، مخرمانہ کرچا رہی ہو تھیں اور ان کا خلع میں لینا بعض ان کی بزرگاری کیلئے تھا۔

چوتھی قسم کی وہ عورتیں جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش خلع کریں۔ جب نبی کے گھر کو دنیا کے مسلمانوں اور اس کی زینتوں سے پاک کر دیا گیا اور یہ بتا دیا گیا کہ نبی کی بی بی وہی ہو سکتی ہو جو دنیا پر اور آخرت کو ترجیح دے اور آپ کے اوتار والی فعل کو منع نہ کر دے اور ایک پہنچائے تو کا پرہیز کرے اور اجازت شخص ہی لئے ملے مگر اگر کسی بی بی کے دل میں یہ ترش ہو تو اس کیلئے یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس بات کا الہام نہیں کریں کہ نبی کی بی بی کے آپ کے خلع میں ہونے سے بعض لوگوں نے مطلقاً انکار کیا ہے بعض نے کہا میری بنت الہام ہے ان میں سے تھیں بعض نے کہا زینب بنت خدیجہ جو ام المومنین کے نام سے مشہور ہیں۔

ازواج مطہرات کی
زوجیت آنحضرت میں
آپ کی نارہمیں۔

ایک اور سوال یہ ہو کہ یہ آیت کب نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلع میں جن قدر بیٹیاں آئیں وہ سب مشن تک آپ کی اختیار تھیں حضرت عائشہ جو مردہ کہیں حضرت حفصہ بچہ جن کے بعد نبی مشن میں۔ زینب بنت خدیجہ جنگ اُحد میں ہو کر کے بعد مشن میں۔ ام سلمہ مشن میں۔ یہ چار ہونے کے بعد حضرت زینب مشن میں مطلقہ ہونے کے بعد جو پر یہ مشن میں۔ فزہ بنت خلیفہ میں یہ ہر کردار ام حبیبہ جن میں غالباً مشن یا مشن میں ہو کر ان کا خلع جن میں ہوا اور مشن کے خروار میں وہ یہ بیچ گئیں حفصہ مشن میں فزہ جو درمیان میں ہو کر کے بعد ما یہ تطہیر مشن میں۔ میری بنت الہام مشن میں۔ اب سرورہ ام ابیہ کا نزلہ فزہ ان کے بعد کا ہے یعنی مشن کے بعد کا۔ سورہ نساء کی آیت تعدد ازواج جس کا یہاں حوالہ ہے اس کے متعلق تین بی بی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا نزلہ مشن کے بعد کا ہے اب اس آیت زیر بحث کا نزلہ مشن کے بعد کا مانا جاتا ہے تاہنا بعض خلع جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آیت کے نزل کے بعد ہوئے اور وہ یا ما انا واللہ علیہ میں آئے ہیں۔ جیسے جو پر یہ حفصہ اور ابیہ اور یا ما انا واللہ علیہ میں آئے ہیں جیسے میری بی بی کو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلع پر جو بعد نبی اس آیت کی رو سے کی گئی وہ یہ تھی کہ خاص خاص عورتوں سے آپ کو خلع کی اجازت تھی جن میں کوئی نہ کوئی فرض دینی تھی۔ اسی کی طرف اشارہ ہو کر لیا کہ لیکن علیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میں اور نبی میں تھی۔ یہ دو یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ مومنوں پر ازواج کے بارہ میں تکی ہو اور نبی پر ہر ایک کیلئے ایک ضرورت تھی جو مومنوں کیلئے نہ تھی۔ مطلقہ فرما کر تاکہ پراس ضرورت دینی میں تکی ہو اور وہ حقاً علینا ما خا ضنا میں اشارہ تعدد ازواج

ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ تَقْرَءِیْہُمْ وَلَا یَعِزُّنَ بِمَا اٰتٰیہُمْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ وَاللّٰہُ

یہ بہت مناسب ہو گا کہ ان کے لئے جو چیزیں اور وہ عین نہیں اور جس کی سب سے پہلی میں جو چیزیں اور وہ

یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَكَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا عَلِیْمًا لَا یَحِلُّ لَکَ الْفِسَاۗءُ مِنْ بَعْدِ ۵۲

جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جانتے والا ہے وہاں سے (۵۲) (۵۳) بعد میں سے (اور) اور (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

کی جائزہ دے دیتی ہے کہ وہاں سے (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت پر میرا تیری کوئی اعتراض ہو گا تو اے میرے پیغمبر میں ہی کی پسند کی ابتدا ہو گا اس سے پہلے یہ
پہنچنے اور حضرت ابراہیم سے لیکر جس قدر شے ہے نہیں کا ذکر قرآن میں ہے وہ سب ہی قدر اور اچھے پر حال تھے۔ رہے حضرت
عیسیٰ سوان کا منہ بھی ایک ہی کی نہیں بلکہ اس نے مذہب میں کیا جائے جو ان میں سے ذکر کر دینا کا ہی غایت ہے جو ماننے والوں کی
نے کھل کر بتا دیا کہ جو علم کی غرض ان پیغمبر کو زودیت میں لایا کی حفاظت نہیں کیونکہ اگر خدا غرض ہوتی تو ان پیغمبر کے
خوب سامان آدین بھی ہوا کرتے مگر وہ ان میں سے مسلمانوں کے گھروں میں جو آسودگی تھی وہ بھی میرے آئی۔ علاوہ ازیں فرمایا جیسے تو
آنحضرت کے لئے کہ کھانے کے سوائے عایشہ صدیقہ اور سوسو کے صرف چار پانچ سال کے اندر محدود ہیں یعنی سترے لیکر تک
اور یہ وہ زمانہ ہے جب اسلام کے خلاف چاروں طرف جنگ و جدال کا سلسلہ جاری ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو
کی شکست کی وجہ سے مردوں کی تعداد کم ہو جائے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے یہ ضرورت پیش آتی تھی کہ ایک
مرد کو کئی بیویوں کا تحفظ ہو۔ اسلامی سوسائٹی بغیر اس کے پاک نہ ہو سکتی تھی وہ لوگ جو سیدہ سے شہوانی افواض کو ان
کا اصل محرک بناتے ہیں وہ تاریخ کی طرف سے باطل آنکھیں بند کر لیتے ہیں جو شخص ۲۵ سال کی عمر تک تجربہ ہو کر ۵۰ سال کی عمر
تک ایک ہی بی بی پر کفایت کرے کبھی زندگی کی پاکیزگی اور اپنی عصمت کا بین ثبوت دیتا ہوتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ اس قدر حکومت
اپنے قوائے شہوانی پر حاصل ہے کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں قوائے شہوانی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ قوائے شہوانی کی غلامی کا وقت
نوجوانی تک ہی بڑھاپے میں خود وہ قوائے شہوانی کے گزند پر جاتے ہیں ان بڑھاپے میں اس بیویوں کے حقوق ادا کر کے ہر مسئلہ
صلح سے یہ بین ثبوت بھی دیدیا کہ وہ قوائے شہوانی پر کھڑی ہے۔ پھر ایک نتیجہ زمانہ تک ایک ہی بی بی سے اعلیٰ درجے کے خلق محبت کا بغیر
ضرورت قدر اور زوج کا بھی نوز و کھانا میں اگر سب سترے آپ کی زندگی میں نہ ہوتے تو آپ بھی لوگوں کیسے اسوۂ حسنہ نہ ہو سکتے تھے

آنحضرت کی زندگی
کثرت پر میرا تیری کوئی
اعتراض ہو گا تو اے میرے

ان کی قوائے شہوانی پر
کھڑی ہے

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت پر میرا تیری کوئی اعتراض ہو گا تو اے میرے پیغمبر میں ہی کی پسند کی ابتدا ہو گا اس سے پہلے یہ
پہنچنے اور حضرت ابراہیم سے لیکر جس قدر شے ہے نہیں کا ذکر قرآن میں ہے وہ سب ہی قدر اور اچھے پر حال تھے۔ رہے حضرت
عیسیٰ سوان کا منہ بھی ایک ہی کی نہیں بلکہ اس نے مذہب میں کیا جائے جو ان میں سے ذکر کر دینا کا ہی غایت ہے جو ماننے والوں کی
نے کھل کر بتا دیا کہ جو علم کی غرض ان پیغمبر کو زودیت میں لایا کی حفاظت نہیں کیونکہ اگر خدا غرض ہوتی تو ان پیغمبر کے
خوب سامان آدین بھی ہوا کرتے مگر وہ ان میں سے مسلمانوں کے گھروں میں جو آسودگی تھی وہ بھی میرے آئی۔ علاوہ ازیں فرمایا جیسے تو
آنحضرت کے لئے کہ کھانے کے سوائے عایشہ صدیقہ اور سوسو کے صرف چار پانچ سال کے اندر محدود ہیں یعنی سترے لیکر تک
اور یہ وہ زمانہ ہے جب اسلام کے خلاف چاروں طرف جنگ و جدال کا سلسلہ جاری ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو
کی شکست کی وجہ سے مردوں کی تعداد کم ہو جائے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے یہ ضرورت پیش آتی تھی کہ ایک
مرد کو کئی بیویوں کا تحفظ ہو۔ اسلامی سوسائٹی بغیر اس کے پاک نہ ہو سکتی تھی وہ لوگ جو سیدہ سے شہوانی افواض کو ان
کا اصل محرک بناتے ہیں وہ تاریخ کی طرف سے باطل آنکھیں بند کر لیتے ہیں جو شخص ۲۵ سال کی عمر تک تجربہ ہو کر ۵۰ سال کی عمر
تک ایک ہی بی بی پر کفایت کرے کبھی زندگی کی پاکیزگی اور اپنی عصمت کا بین ثبوت دیتا ہوتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ اس قدر حکومت
اپنے قوائے شہوانی پر حاصل ہے کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں قوائے شہوانی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ قوائے شہوانی کی غلامی کا وقت
نوجوانی تک ہی بڑھاپے میں خود وہ قوائے شہوانی کے گزند پر جاتے ہیں ان بڑھاپے میں اس بیویوں کے حقوق ادا کر کے ہر مسئلہ
صلح سے یہ بین ثبوت بھی دیدیا کہ وہ قوائے شہوانی پر کھڑی ہے۔ پھر ایک نتیجہ زمانہ تک ایک ہی بی بی سے اعلیٰ درجے کے خلق محبت کا بغیر
ضرورت قدر اور زوج کا بھی نوز و کھانا میں اگر سب سترے آپ کی زندگی میں نہ ہوتے تو آپ بھی لوگوں کیسے اسوۂ حسنہ نہ ہو سکتے تھے

خود ایک ہی بی بی پر
اور اچھے سے

۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت پر میرا تیری کوئی اعتراض ہو گا تو اے میرے پیغمبر میں ہی کی پسند کی ابتدا ہو گا اس سے پہلے یہ
پہنچنے اور حضرت ابراہیم سے لیکر جس قدر شے ہے نہیں کا ذکر قرآن میں ہے وہ سب ہی قدر اور اچھے پر حال تھے۔ رہے حضرت
عیسیٰ سوان کا منہ بھی ایک ہی کی نہیں بلکہ اس نے مذہب میں کیا جائے جو ان میں سے ذکر کر دینا کا ہی غایت ہے جو ماننے والوں کی
نے کھل کر بتا دیا کہ جو علم کی غرض ان پیغمبر کو زودیت میں لایا کی حفاظت نہیں کیونکہ اگر خدا غرض ہوتی تو ان پیغمبر کے
خوب سامان آدین بھی ہوا کرتے مگر وہ ان میں سے مسلمانوں کے گھروں میں جو آسودگی تھی وہ بھی میرے آئی۔ علاوہ ازیں فرمایا جیسے تو
آنحضرت کے لئے کہ کھانے کے سوائے عایشہ صدیقہ اور سوسو کے صرف چار پانچ سال کے اندر محدود ہیں یعنی سترے لیکر تک
اور یہ وہ زمانہ ہے جب اسلام کے خلاف چاروں طرف جنگ و جدال کا سلسلہ جاری ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو
کی شکست کی وجہ سے مردوں کی تعداد کم ہو جائے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے یہ ضرورت پیش آتی تھی کہ ایک
مرد کو کئی بیویوں کا تحفظ ہو۔ اسلامی سوسائٹی بغیر اس کے پاک نہ ہو سکتی تھی وہ لوگ جو سیدہ سے شہوانی افواض کو ان
کا اصل محرک بناتے ہیں وہ تاریخ کی طرف سے باطل آنکھیں بند کر لیتے ہیں جو شخص ۲۵ سال کی عمر تک تجربہ ہو کر ۵۰ سال کی عمر
تک ایک ہی بی بی پر کفایت کرے کبھی زندگی کی پاکیزگی اور اپنی عصمت کا بین ثبوت دیتا ہوتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ اس قدر حکومت
اپنے قوائے شہوانی پر حاصل ہے کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں قوائے شہوانی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ قوائے شہوانی کی غلامی کا وقت
نوجوانی تک ہی بڑھاپے میں خود وہ قوائے شہوانی کے گزند پر جاتے ہیں ان بڑھاپے میں اس بیویوں کے حقوق ادا کر کے ہر مسئلہ
صلح سے یہ بین ثبوت بھی دیدیا کہ وہ قوائے شہوانی پر کھڑی ہے۔ پھر ایک نتیجہ زمانہ تک ایک ہی بی بی سے اعلیٰ درجے کے خلق محبت کا بغیر
ضرورت قدر اور زوج کا بھی نوز و کھانا میں اگر سب سترے آپ کی زندگی میں نہ ہوتے تو آپ بھی لوگوں کیسے اسوۂ حسنہ نہ ہو سکتے تھے

خود ایک ہی بی بی پر
اور اچھے سے

وَاِذَا سَأَلَ الْمُسْلِمُونَ مَتَاعًا فَسَلُّوْهُمْ مِنْ رِزْقِكُمْ اِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ اَنْتُمْ تَقْلُوْنَ

اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو ہنس کے نہ چپے سے ان سے مانگو یہ تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے اور ان کا موجب ہے ۲۳

یہی مذہب سوسائٹی میں ہے، اور یورپ کی نقل میں مسلمانوں کی دعو تو یہ کہ کسی شخص پر اقدار میں ضابطہ ہونے میں اور داخلی لوگوں کو اگر کہا جائے کہ ہمیں خدا کے آگے بھی سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ دعوت نہیں ملتی تو اس ہدایت میں صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی تہذیب سکھائی بلکہ مسلمانوں کو اپنے وقت کی قدر بھی سکھائی، اور ایک اعتراض یہ ہے کہ ان چھٹی چھٹی ہدایات کی قرآن شریف میں کیا ضرورت تھی؟ یہی چھٹی چھٹی باتیں ہیں جن سے انسان کی زندگی مفید یا غیر مفید ہو جاتی ہے، یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آقا مہم کے لئے یہ ہدایات قرآن میں داخل کر دیں حالانکہ اگر آپ کے اشغال پر ایک سرسری نظر بھی ان لوگوں کی ہوتی تو انہیں معلوم ہوتا کہ آپ کے کونوں پر توجہ تھی، ایک انسان کے کندھوں پر تنابوچ نہیں ہوا، ایک طرف بادشاہت ہو اور ایک طرف فخر و شرف ہو، طرف تھیں ہیں ان کا انتظام تو سن جاں جہاں بھی جاکر جھڑکا، اور ان کے اندر دیکھتے تھوڑے کر کے میں لانا، انتظام میں علی کا یہ تمام کتنا تناسبات کا فیصلہ کرنا، قانون بنانا، پھر تمام کی ساری مذہبی اور روحانی ضروریات کا انتظام، مطلق سکھا، امتداد اور معاشرہ کے اصول بنانا، ہر قسم کی بدیوں کو اور بد رسوم کو جڑ سے کھینچنا، غازیوں پر عذاب، بیادوں کی خبر گیری، عیسویوں کی نکر، اگس کثرت کار میں جس کی نظروں میں کسی اور انسان کی زندگی میں نہیں ملتی آپ کے اشغال کی خاطر ہی یہ ہدایت دی جاتی تھی اس کی سخت ضرورت تھی کہ ہمیں علی پر ہر ہدایت کو دے کہ چھ سالوں کو اپنے وقت کی قدر کر سکے، اور بتایا ہو کہ اپنے اوقات کو فخر میں ضابطہ دیکھ کر اس اور بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جانتے جہلی کو یہ سب بڑی تحریف، تضلیع تھے لیکن دوسروں کو کچھ کہنا پسند نہ کرتے تھے کہ انہیں ناگوار خاطر نہ ہو، مگر وہی اسی ایک خارجہ تھی، اس آیت کا نزول اس دعو پر ہوا جو زینب بنت جحش کے ساتھ غلام کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ۲۳۶۶ کہ میں ازواج مطہرات کا ذکر نہیں کرنا، وہ بیعت اللہ کے ذکر کی وجہ سے یہاں انہی کا ذکر کیا گیا ہو۔ روایات میں ہے کہ حضرت عمر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، ایک بھی اور بدکار بھی اسلئے آپ اہمات المؤمنین کے مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیں، اور اس میں شک نہیں کہ یہ خاص ضرورت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، لیکن جس بات کا حکم اہمات المؤمنین کو دیا گیا اور جس طرح انہوں نے اس کی تعمیل کی وہی حکم سب مسلمان عورتوں کیلئے ہوا، اور اہمات المؤمنین کے فائدہ پر ہی ان کو بھی چل کر دکھانا چاہئے، واقعی یہ حکم جو ثابت دہ تہذیب کی پاکیزگی کا موجب ہو۔ مردوں اور عورتوں کا وہ کھلاسل چل کر جو یورپ میں مروج ہوا، اس قدر عام قلوب کو تاہم کر دیا، جو اس کا نتیجہ زمانی کثرت میں کھلا نظر آ رہا ہو۔ اسلام کے احکامات علیہ دہ کی حکمت پر مبنی ہیں، جان عورتوں کے مردوں کے سامنے آتے بغیر کام پر نہ جاتا ہو، انگوٹھ سامنے آتے سے روک دیا ہو، اور عورتوں کو ناپاک مردوں کے جذبات کا شکار نہ رہے، سب بچا ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کے وقت بھی وہ نہ ہو کہ نہ بچنے سے منع کیا گیا ہو، باوجود اس حکم چاہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں بنگلوں میں شریک ہوتی تھیں صحابہ کی بیبیاں اپنے ضروری کاروبار کی تھیں، عورتیں سیدوں میں جاتی تھیں، وہ خود مصیبت کی حالت میں جاتی تھیں، اور بخاری کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی آیت کی تفسیر میں صاف طور پر مذکور ہے، اِنْ تَقْتَضِیْ جُنُوبُکُمْ جُنُوبَہُمْ فَاُولٰٓئِکُمْ لَمْ یَجْعَلْ لَّہُمْ مِنْ عَمَلٍ شَیْءًا ۚ سب سے پہلے نازل ہوا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشغال کی

اہمات المؤمنین کیلئے
جب آپ کا حکم اور اس
میں نکتہ کی ضرورت
کی تنوید

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِرُوا آيَاتِهِ مِنْ بَعْدِ

اور تمہیں مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو اور نہ یہ کہ اس کی پیروی سے انکے بعد کسی

۴۰ اَبْدَانًا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝ اِنْ تَبَدَّلْنَا شَيْئًا اَوْ خَفَوْهُ فَاِنَّكَ

نہیں کرو یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے ۴۶۶۵ اگر تم کچھ بدل کر دیا تو

۵۰ اَللّٰهُ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ اَلْجَنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الْيَمِينِ وَلَا اَبْيَاسَهُمْ وَلَا اَخْوَابَهُمْ

اللہ ہر چیز کو جانتے والا ہے ان پر ان کے بالوں کے بائیں میں کوئی ٹٹا نہیں اور نہ انکے پیشوں کے اور نہ انکے بھائیوں کے

۴۶۶۸ اس حصہ میں اولیٰ رسول اللہ کو ایذا دینے سے منع فرمایا اور یہ ایذا دنیا کے مشفق باؤں کے پہلے سے تھا اور یہ کام اصل

میں منافقین کے لئے اور بعض مسلمان اپنی سادگی سے ان باؤں کو پہچان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ بعض اس قسم کے ہمدست بھی منافقین کے مشہور کردہ روایات میں بھی راہ پا گئے مثلاً زینب کو دیکھنا کا قصہ جو صریحاً ایک باطل قصہ ہے ایسا ہی اور بعض باتیں منافقین کے مشہور کردہ مسلمانوں میں پہچلا ہیں ۱۔ فوس ہے کہ آج تک مسلمان اپنے بھروسے سے بعض ایسی روایات کو ماننے چلے جاتے ہیں اور قرآن کریم پر مذہب نہیں کرتے کہ کس طرح انہیں ایسی ایذا دینے والی باتوں کی تنبیہ سے روکا گیا تھا ۲

دوسرے حصہ میں آپ کی ازواج سے غلام سے روکا اس میں عیسائی مقررین کی نکتہ چینی شخص عدوت حق کا نتیجہ ہے جو رسول حضرت عائشہ صدیقہ کے نبی کریم صلعم کی بیبیاں سب یہ تھیں اور ایک بی بی مطلقہ تھیں پس اس حکم میں ذاتی غرض نبی کریم صلعم کی کیا ہو سکتی تھی جب ازواج مطہرات کو اہل ایمانین قرار دیا تو اس بات سے بھی روکا کرنا چاہیے کہ انہیں کوئی شخص اپنے محتاج میں لائے نہ کہ بی بی بننے سے اس مرتبہ بندہ سے گرا کر ایک ذاتی حیثیت قبول کر لی چلی اور یہ ظاہر ہے کہ جو بی بی کسی دوسرے کے غلام میں آجاتی ہیں ان کی وہ حیثیت اہل ایمانین ہونے کی باقی نہ رہتی اور اس کے ساتھ ہی وہ غرض بھی مستفود ہو جاتی جس کیلئے وہ نبی کریم صلعم کی زوجیت میں آئی تھیں پھر وہ نہ نہ نکاح دیکھا سکتی تھیں جو نبی کی بی بی ہونے کی حیثیت میں دیکھا جائے اور علاوہ اس کے زوجہ کی حیثیت میں خاندان کے بعض خیالات کا اثر ان پر ضرور پڑتا اور یہ بات خود مروجہ فتنہ جوتی جب تمام مذہبی آسائشوں کو نبی کریم صلعم کی زوجیت کی خاطر ترک کیا تو یہ بھی ایک آسائش تھی جسے ترک کرنا کیا جلیج ان کا باقی آسائشیں کو ترک کرنا وہیں کیلئے ضروری تھا اسی طرح اس آسائش کو ترک کرنا بھی دین کی خاطر ضروری تھا ۳

حضرت اہل بیت علیہم السلام سے اندراج مطہرات میں ہونا ثابت ہوتا ہے کہ یہ حکم ازواج کیلئے ہو اور نبی کریم صلعم کی وفات کے بعد آپ کو بھی ازواج میں شمار کر کے اس حکم کے تحت سمجھا گیا حالانکہ لوگوں کی حیثیت کو نبی کی ہوتی تو وہ ازواج میں داخل نہیں بلکہ مملکت ایمان میں داخل کر کے انہیں اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا تھا ۴ اس کے علاوہ ان کے ازواج میں سے پہلے کا قطعی فیصلہ کرنا ہے ۵

اس آیت کے طعن ذہول میں جو بعض باتیں لکھی ہیں کہ لوگوں صحابی نے یہوں کہا تھا تو وہ منافقین کی ایسی ایذا دہ باؤں ہیں میں جن کا ذکر وہہر ہوا اور جب بعض روایات میں آیا ہے کہ منافقین ایسی باتیں کہتے تھے کہ میں بھی ۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مطلقہ روایات کی تفسیر
ایک ایسی باتیں ہیں جو

ازواج مطہرات سے
نکاح کی ممانعت

مطلقہ ازواج میں
داخل ہیں۔

وَج

مناقی اور کافران کی

۶۱ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مَا قَالُوا

اسے لوگو جو ایمان لائے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو نیند دی سو اللہ نے اسے اس سے بری کیا جو وہ کہتے تھے

۶۰ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِبَاءٌ ۖ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَفَقُولُوا قَوْلًا

اور وہ اللہ کے نزدیک مرتبے والا تھا ۲۶۹۷ اسے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور سیدھی بات

۶۱ سَلِّدُوا ۖ يَصْلَحْ لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کسو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کرو گی اور تمہارا گناہ تمہیں بخش دے گا اور جو اللہ کے رسول کی

۶۲ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۚ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

اور جو نبی بھی ایمانی حال کی قسم ۲۶۹۸ ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا

فَالَيْنَ أَخْلَصْنَاهَا وَشَفَقْنَا مِنْهَا وَالْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

تو انہوں نے انہیں لے لیا کہ اس کا جو کچھ آفہائیں اور اس کے پورے انسان نے بگاڑ دیا تھا یہ ایک بڑا ظالم اور نادان ہے ۲۶۹۹

۲۶۹۷ یعنی میں حضرت موسیٰ کو نبی اور رسول کے عہد پر لکھا کہ حضرت موسیٰ لوگوں سے شرم کیونکر ہے اسے جس کو

بہت چھپایا کرتے تھے تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰ کو بعض کی بیماری ہو یا کوئی اور بیماری ہو جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے سامنے کھٹے

نہیں ہوتے تو اللہ نے کہنے سے جب ان کی بریت کا ارادہ کیا تو ان پر ایک دن حضرت موسیٰ نے ان میں کھٹے بنا دیے تھے اور کپڑے

ایک چتر پر بکھڑے تھے تو پھر کپڑے لیکر بھاگے تب حضرت موسیٰ ان کے پیچھے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ نبی اسرائیل کے لوگوں کے سامنے

آئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ آپ کو ایسی کوئی بیماری نہیں اور حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پھر کو مارا شروع کیا میں اس

شک نہیں کہ یہ بیماری کی حدیث ہو مگر بخاری میں ہے اور میں نے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا ایک ایک حرف واقعی رسول اللہ صلی علیہ وسلم

مذہب سے ملتا ہے اور اس کے ہر ایک لفظ پر ایمان لانا ضروری ہے جو ممکن ہے کہ یہ روایت ہی غلط ہو یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے الفاظ جو اس

طرح پر محفوظ نہ ہو ہیں اور حضرت علی سے روایت ہے کہ موسیٰ کا یہ ایذا دینا آپ پر ہوا، دن کے قتل کا الزام دینا قصہ اور بعض روایات

میں ہے کہ آپ پر غزوہ بدر کا الزام لگایا تھا اور اس آخری روایت کے مطابق بائبل دیکھیں ۱۱:۱۷ میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی پہلی

بیماری ان کی کوئی بی بی کے متعلق ہے الزام لگایا تھا اور اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے کہ یہ ذبیحہ خانے کے قصص میں داخل ہونے

تو یہ بات بھی بالکل کی بیان کی ہو یہ ہر اور حق بھی ہے کہ حضرت موسیٰ کا ذکر یہاں قطعاً اصل قصہ نہیں بلکہ بتایا ہے کہ نبی صلی علیہ وسلم پر

طرح کا الزام لگایا اور اس میں کچھ شک معلوم نہیں جو کہ حضرت زینب کے متعلق جو بعض قصے روایات میں آئے ہیں یہ منافی ہے

بنا کر شکر کے اور یہی وہ روایت ہے جس کی طرف یہاں اشارہ ہے اور یہ قرآن کریم میں ان پاک قصوں کی تردید کی ہے

۲۶۹۸ اور اس مسلمان ان بات پر حیران مسلمان کی کیا بیانی اللہ اور اس کے رسول کی اطاقت میں ہر دوسری قوم کی نقل سے

کچھ نہیں بنے گا

۲۶۹۹ جہاں جہاں انسانانہ جہاں کا قول ہے کہ یہاں عین تھا کہ معنی میں اس میں خیانت کریں اور امانت یہاں وہ فرائض میں

صلوات سے ملو

حضرت موسیٰ کی بی بی
ذکر اس قصہ کے متعلق
۱۱:۱۷ میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی پہلی
بیماری ان کی کوئی بی بی کے متعلق ہے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْعِزُّ لَكَ وَالْجَلَالُ لَكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار تم کہنے والے کے نام سے

۱ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحُكْمُ فِي الْآخِرَةِ

تاج اعمال میں

سب تعریف اللہ کیلئے ہو جس کیلئے وہ رب کچھ ہو آسمانوں پر اور زمین میں ہو اور اسی کیلئے آخرت میں تعریف ہو

۲ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْحَنِيدُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَلْمِ فِي الْأَرْضِ وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا

اور وہ حکمت والا خیر و شر سے وہ جانتا ہو جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہو اور جو کچھ اس سے نکلے

اس سورت کا نام الحسب ہے اور اس میں چار رکوع اور ۲۵ آیتیں ہیں۔ سب کی قوم ملک میں ہیں۔ یہی تھی اور ان کی تباہی کا ذکر مختصر ہم صلح کے زمانہ کے قریب تریں قصاص میں پہلی یا دوسری صدی عیسوی کا واقعہ ہے اور یوں بھی ان کا سکین حجاز کے باطل و سب تھا۔ اور تزیں کی زمین میں اغراض تجارت کیلئے آمد و رفت بھی بہت تھی پس مکان اور زمانہ ہر دو کے لحاظ سے یہ واقعہ بہت قریب کا تھا اور اس کی وقت خصوصیت سے قریب کر اور پھر مسلمانوں کو وجہ دلائی ہو کہ انہوں نے بعد نا شکری پر اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دیے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے

سب پہلے رکوع میں بتایا کہ تاج اعمال میں ہیں، پچھلے کاموں کا نتیجہ موت اور راحت ہے جس کا سب کا نتیجہ ذلت اور دکھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے، اور توہین کی عزت و ذلت میں ان کے عروج اور بربادی میں بھی کام کرتا ہے اور دوسرے رکوع میں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اس کے اعمال حسد کی وجہ سے انعام کرتا ہے پھر وہ قوم ناشکری کرتی ہے تو وہ بھی اس ناشکری کی منزل پاتی ہے، اور مثال کے طور پر پہلے داؤد و سلیمان کے ماحقت بنی اسرائیل کے غلبہ کا اور پھر سلیمان کے بعد ان کے زوال کا ذکر کیا اور پھر اس قوم پر انصاف اور سبب خاتم کا ذکر کیا تاکہ یہ رکوع میں بتایا کہ جو گناہگار اور روزگار اللہ تعالیٰ کی نصرت میں ہی ضرور غالب ہو گا جو ان کی نصرت کا ذکر کیا اور پھر اس کا ذکر کیا کہ اگر کسی قوم پر انصاف اور سبب خاتم نہیں، اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے پہلی قوموں کو اس قدر حصہ دیا کہ ان کا کفار ہو گیا ان کے مقابل پر الٰہی دنیا کی کثرت کے لحاظ سے کچھ وقت نہیں رکھتے، اور آخری رکوع میں سورت کو یہ بتا کر ختم کیا کہ اے اللہ تعالیٰ انہیں نہیں وہ غالب ہو کر رہے گا۔

جب پہلی سورتوں میں اسلام کے غلبہ کی پیشگویی کی گئی اور آخر سورہ احزاب میں دکھا بھی دیا کہ اسلام کو کفر کی کوئی طاقت تباہ نہیں کر سکتی تو اب ایک ایسی سورت اس کے بعد رکھی ہو جس میں یہ بتایا ہو کہ یہ انعام جو مسلمانوں پر ہر شخص ان کے اعمال کے لحاظ سے ہوا اگر غفلت کے طے پر انہوں نے ناشکری کی تو ان کا انجام بھی یہی ہو گا جو ان سے پہلے قوموں کا ہوا۔

یہ سورت بالاجل کی ہے۔ اس کے زمانہ نزول کی یقینین شکل ہر مفسر شخص مفسر کے لحاظ سے گوہریت ابتداء کی سورتوں میں سے نہیں مگر بہت پچھلے زمانہ کی بھی نہیں۔

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ وَقَالَ الَّذِينَ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ رحم کرنے والا بخشنے والا ہے ۲۶۵۵ اور جو کافر ہیں

كُفْرًا وَلَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَلَيْهِ الْغَيْبُ لَا يَعْزُبُ

وہ کہتے ہیں وہ تمہاری ہر باتیں سب کے ہاتھ میں ہے اور وہ غیب کا جاننے والا ہے وہ غیب کو ہرگز اس کا گھپنا

عَنْهُ مُتَقَالٌ ذَرَّةً فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْعَرُ مِنْ ذَلِكَ

کے وزن کے برابر غائب نہیں رہتا ذرات آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹا اور

وَلَا الْكِبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ لِّيعْرِضَ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ

بڑا تمہیں کچھ ایک بیان کر دیتے والی کتاب میں ہے تاکہ ان لوگوں کو جو دوسے جہاں مان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُجْرِمِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

مغفرت اور رزق والا رزق ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں کوشش کیے ہیں خیال کرتے ہوئے کہ ہمیں کوئی نکتہ

عَذَابٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ وَيُورِي لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

نہایت قسم کا دردناک عذاب ہے اور وہ جنہیں علم دیا گیا ہے جانتے ہیں کہ وہ جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے آتا

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقُّ وَيَهْدِيكَ إِلَى صِرَاطٍ مُّبِينٍ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ

گیا وہی سچ ہے اور وہ غالب تعریف کئے گئے اللہ کے رستے کی طرف ہدایت دینا ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کیا ہم

نَدَّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يَّتِيَنَّكُمْ إِذَا مَرَّ قُلُومُ كُلِّ مَسْرِقٍ إِنَّكُمْ لَبِئْسَ خَلْقٌ كَذِبُونَ

تمہیں ایک آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے ریزہ ہوں اگلے پر گندہ ہو جاؤ گے تو یہ کلام بھی بدیش میں ہی ہے ۲۶۵۹

۲۶۵۹ اس میں ہے چنے جانی اور روحانی قوانین کی طرف توجہ دلائی ہے زمین میں داخل ہونے والی چیز جانی ہے اور اس سے نکلنے

والی سبزی اور روٹیدگی کے توجہ دلائی قانون ہے اور اس کے مقابل پر روحانی قانون ہے جو کہ آسمان سے وحی آتی ہے جو پانی کے شفا

ہے اور اس میں چڑھنے والی چیز عمل کر اور انہی نتائج اعمال کے حق ہوئے کی طرح ہی اس میں روحانی توجہ دلائی ہے کہ

۲۶۵۹ منہا قہم تہم قہم قہم وغیرہ کے بھاڑے کو کھا جاتا ہے اور کھنڈے کو خطا کھنے کی حدیث میں آتا ہے منہا قہم قہم قہم

علیہم ان میں تہم قہم قہم قہم کے معنی بھاڑا اور کھنڈے کو کھنڈے کر دینا ہے اور ان کی تہم قہم سے مراد ان کی برائیتوں کی اور

ذول کعبہ کے دل ۱۰

منہا قہم قہم قہم

۸ أَفَتَرَى عَلَى اللَّهِ لَئِنْ بَاغَرْتُمْ بِهِ جَهَنَّمَ لَنْ يَكُنَ لَكُنَّ يَوْمَئِذٍ بِالْآخِرَةِ فِي

اس نے اللہ پر بھڑکنا یا اسے جہنم سے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لائے وہ

۹ الْعَذَابِ الْعَظِيمِ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى بَالِئِينَ أَيُّهُمُ مَا خَلَقَهُمْ مِنَ الشَّيْءِ

عذاب میں اور وہ کی گڑھی میں ہیں کیا وہ اس پر غور نہیں کرتے جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے آسمان اور

وَالْأَرْضِ إِنْ نَشَاءُ حُصِفْهُمْ أَرْضًا آوَسُقُطْ عَلَيْهِمْ كَسْفًا مِنَ السَّمَاءِ

نہیں سے ہر اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں ناپود کر دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

۱۰ إِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّكُلِّ عِبْدٍ مُّتَّبِعٍ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا لِّجَبَالٍ

یقیناً اس میں ہر ایک عباد کے واسطے کچھ نشان ہے نہ ۱۲۶۸ اور داؤد کو ہم نے اپنی جانب سے بڑی دی اسے پہاڑوں

۱۱ أَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ إِنْ لَعَنُوكَ سَبْعِينَ مِائَةً

اے ساتھ تسبیح کو اور پرندوں کی آواز کا ہم نے بھی کر دیا اور ہم نے تیرے کو نرم کر دیا ۱۲۶۹ کو فرزند زہری بنا اور (کے) بنائے ہیں

فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

نکاح کے اور بچے مل کر جو تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں ۱۲۷۰

۱۲۷۱ مرد پر جو کریمانی یا آسانی عذاب سے پاک کر دیں دیکھو ۱۲۷۱

۱۲۷۲ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ

یعنی تسبیح کو یا تسبیح کرنا دیا اور آواز کی جانب سے بڑی دی اسے پہاڑوں

۱۲۷۳ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ

لوٹ (نگار) ۱۲۷۴ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ اَوْتَيْنَاهُ الطَّيْرَ ۖ وَآلَنَّا لَهُ الْجَبَلَ ۖ

الناہی سے کہ لے کر سننے میں ہیں جو اور اوقات کے معنی دہی ہیں جو لے کر سننے میں ہیں اے ذم کیا

یعنی اسرائیل پر جو انعام ظاہری ہوا یعنی حکومت اور بادشاہت وہ اپنے کمال کو دیا اور سلیمان میں پہنچا پہنچا

انہیں دو کا ذکر کیا ہے۔ پہل غرض تو ہم سب کا ذکر کر سکیں جو نہ سب کی ڈائی ۱۲۷۵ تا ۱۲۷۶ حضرت سلیمان سے تعلق رکھتا ہے

بتیدا چھ دافا اور سلیمان کا ذکر کیا اور یہی بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انعام دیتا ہے اور اس کے بعد قوم ظلم اور زیادتی

کرتی ہیں تو پھر ان کی پاداش بھی ملتی ہے۔ پہاڑوں کی تسبیح اور پرندوں کی تسبیح اور زہریوں کے بنائے گئے دیکھو

۱۲۷۷ اور وہ کہ ذم کے معنی کیا غرض یہ کہ خود بنا یا یعنی یہ کہ وہ بنائے دیا اور وہ کہ ذم کہنے سے ہے

چیزیں بن سکتی ہیں ۱۲۷۸

۱۲۷۹ سبغات۔ سبغت کی چیز اور موقع سبغت کا لفظ ذم کو کہتے ہیں ۱۲۸۰ دیکھو ۱۲۸۰

سابق

۱۴ فَلَمَّا كَثُفْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتُ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَفَ

سر مجب ہم نے اس پر موت کا حکم صادر کیا تو انہیں انکی موت کا پتہ کسی چیز نے نہ دیا کہ ان میں کیلئے کھانے کا کھانا تھا جس کا

تَبَيَّنَتْ إِلَيْهِمْ أَنَّ لَهَا كَأَوْ يَكْمُونَ الْغَيْبَ مَا لِيُؤْفَى الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو رسوا کرتے دے دیکھ میں نہ رہتے ۲۶۸۵

کیلئے بچ رہتے تھے اور مفتح عاقریہ من الغیب (ص ۱۱۱) میں بھی یہی مراد لی گئی ہے اور اسی اب بعض تفسیر میں بھی آتا ہے کہ وہ لوگ کیا کہہ رہے تھے کہ اب وہ جگہ پر جہاں بادشاہ لوگوں سے دور ہے کہ انکے ہوتا ہے اور اس کے جواب کو بھی جواب اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں امام لوگوں سے الگ ہوتا ہے اور دل، +

جضان. حُفَّتْ لِي كَيْفَ هِيَ كَلَّتْ لِي بَرْتَنَ مِنْ مَعْرُوفٍ رَجَعَ أَجْزَالُهَا كَلَّتْ لِي كَلَّتْ لِي ۝

قلہ و قد زلزلت لِي كَيْفَ هِيَ كَلَّتْ لِي بَرْتَنَ مِنْ مَعْرُوفٍ رَجَعَ أَجْزَالُهَا كَلَّتْ لِي كَلَّتْ لِي ۝

تسال یا مجھے جو سلیمان کے لئے بنائے گئے بعض کے نزدیک جو نوات کے تھے بعض کے نزدیک فرشتوں اور انسانوں کے اور ان میں سے کسی سے پاک ترین سلطان میں دو درجوں و نوازش کرنا یا ۲۱۰۱۳ تو تاریخ ۱۱۱۱ اور اگر اس کے نیچے بیٹوں کی صورتیں تھیں اور جو رام سے برتن اور بچا دوسرے اور کھڑے سے بنائے ۲۱ تو تاریخ ۱۱۱۱ اور اگر اس کے نیچے بیٹوں کی صورتیں بنانا جائز تھا مگر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ کسی یا توں کے جوڑا آدم جواد کا انحصار نیات پر ہے +

اعمال داؤد شکوہ میں شکوہ کو بعض سے مفعول کہ قورہ یا جو بیٹی شکر کے لئے مر کر دے اور میر کے لئے اور بعض نے

مفعول مطلق کہ نہ شکر ہی ایک نوع عمل ہے اور شکوہ حال ہے اور مراد ہے شاکیوں معترضین لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان باوجود بادشاہ کے جو کہ روٹی کھاتے تھے اور مڑا پھٹتے تھے +

۲۶۸۵ منسأة. نَسْنَسَ عَنْ هَذِهِ كَيْفَ هِيَ كَلَّتْ لِي بَرْتَنَ مِنْ مَعْرُوفٍ رَجَعَ أَجْزَالُهَا كَلَّتْ لِي كَلَّتْ لِي ۝

جاہا ہو رہا، +

معترضین سے یہاں ایک قصہ لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی جب وفات قریب آئی تو انہوں نے دعا کی کہ میری موت کا علم پہنچے کہ وہ ہر نامہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن علم غیب نہیں جانتے جیسے کہ انہیں دعویٰ تھا چنانچہ آپ ایک عصا کا سہارا لئے کھڑے ہوئے حالت جہالت میں فوت ہو گئے اور اس طرح ایک سال کھڑے رہے یہاں تک کہ دیکھتے عصا کو کھالیا تب آپ گر پڑے اس قصہ کی کوئی اصلیت تو ریت میں نہیں ہے اور اگر بن جیسے اسے حدیث فرقی کے طور پر بیان کیا ہے مگر یہ کثرت ہے کہ اس کی حقیقت میں نظروں اور اسے قریب اور شکر کا اور فریق کو علم غیب کا دعویٰ تھا مگر کیا اس زمانہ میں انسانوں کو بھی سچہ دانا تھا کہ حضرت سلیمان نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ شرب پاؤں نہ کھانے کھاج ہیں پھر اس عرصہ میں امور ملک کس طرح چلتے پاتے تھے حضرت سلیمان بادشاہ تھے اور چھ اندہ نقالی کی عبادت ان پر فرض تھی اور سلطنت کو ان پر چھینا بھی ان کے ذمہ تھا پھر عصا کے سہارے سے لاش کا کھڑا رہنا بھی قیاس میں نہیں آسکتا سوائے اس کے کہ اسے بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی پیش مبارک کا ایک معجزہ بنایا جائے اور ایک نبی کی لاش کی یہ بھی سچی ہو کہ ایک سال تک وہ دفن بھی نہ ہو۔ اور نظارہ پر بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس مضمون کا یہاں کیا تعلق ہے اگر ایسا ہوا بھی تو اس کو اس وقت پر بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی حضرت سلیمان اپنی بیٹیوں کے ڈر کے ساتھ تاقیر چاہتے تھے جیسے آ سہا کے ڈر میں ہوتا ہے کہ جب پچھلے لوگوں سے ناشکری کی تلافی نہ دے تھیں چھیناں جن غیب جانتے تھے یا جانتے تھے

حضرت سلیمان کے عصا کو جب تک کھاتے تھے

سلیمان کی عظمت کا بچے کے اندر جوتا ہوا

۱۸ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي رَزَكْنَاهَا قُرَى مَاحِرَةً وَقَدْ رَزَقْنَاهُمَا السَّيْرَ

اور ہم نے ان میں اور ان بستیوں میں جن میں ہم نے برکت دی تھی تو آئے والی بستیوں میں جن میں ہم نے برکت دی تھی اور انہیں کوئی

۱۹ سَيْرٌ وَفِيهَا لِكُلِّ وَادٍ مَّا مَنِينٌ ۝ فَقَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ اسْفَارِنَا وَظَلَمُوا

ان میں راہوں اور وادیوں کو امن سے چلو ۲۶۸۸ تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب پہلے تو انہیں بستیوں میں اور انہیں کوئی

الْقُسْمُ جَعَلْنَاهُمْ اَحْلَیْثَ وَمَزَقْنَاهُمْ كُلَّ مَرْجَبٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَدِيْدٍ

ظہر کیا ہے ہم نے انہیں فسانے بنا دیا اور انہیں ریزہ ریزہ کر کے باطل بلکندہ روایتیں اس میں برکت کر کے لکھ کر دی ہیں اور انہیں کوئی

اسی سے اعراض کیا تو یہ بندو بخار کی تباہی کا موجب ہو گیا۔ وہ باغوں کی جو کھینچ گئے اس بند کا ڈنکا ایک تاریکی واقد جو چلی یا دوسری صدی عیسوی کا ہر ان لوگوں کی طرف کسی نبی کے آئے کا ذکر بیان نہیں ہو اور یہ زمانہ بھی قدرت کا تھا پس ان کا اعراض ان فتنوں سے اعراض تھا جو ان کو دی گئیں اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کی قدرت کرنے پر مشیر دنیا کے اس کے بھی خطاب آ جا تا ہو اور اگلی آیت میں ان کے لئے مراد بھی ناشکر گزاری ہے جس پر بعد کھدو بھی ہوا اور اس قوم کی تباہی کا واقعہ جو قریب ترین واقعہ حضرت مسلم کے زمانہ سے تھا اس لئے ان کا خوف جان کفار کو تو بدلتا ہے۔ مسلمان کو بھی تو یہ وہی ہو کر کہ فتنوں کے بعد ناشکر گزاری کر گئے تو مراد اس کے نیچے نیچے آئے اور اس کے لئے کسی سے رسول کے بھیجے کی ضرورت نہ ہو گی اس لئے کہ حضرت مسلم کو کافہ فتنوں سے بچا گیا ہو دیکھو آیت ۲۸

۲۶۸۸ اَظْهَرَ خَلْفَهُ مَعْنٰی ہُوں ایک چیز میں کی شیعہ پر نظر آگئی پس وہ خطی نہ رہی پھر اس کا استعمال ہر ایک چیز پر ہر جہاں آگئے یا بصیرت سے نظر آجائے مظهر منہا وما یصلح (الانعام ۱۱۵) الا ما اظھل والکشف (۲۲) یعطون ظاہر من الخلق الا ما والورود ۱۱۵ مظهر الفسادی البعوض (الزکوٰۃ ۴۱) میں پھر سے مراد یہی بہت ہو گیا اور پھیل گیا اور غیظہ ظاہر و باطنی و ظہری (۱۳۰) سے مراد یہی وہ فتنیں جن سے ہم واقف ہیں اور وہ جن سے ہم واقف نہیں (اور اس سے مراد وہی ہے اور وہی ہے) لیکن یہ وہ مناسب ہے اور وہی ظاہر میں ظاہر بھی چل گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ بعض حالتوں کے لئے ایک مثال ہے (دفع) اور مفسرین نے یہاں کسی معنی کے ہیں ایک دوسرے تخی قریب کر ایک دوسری نظرانی تھی یا بلند مقامات پر یا مشہور بستیوں کیونکہ خدا اس ظاہر کے جس جب مراد ہو کہ یہ بات مستور ہو یا مشہور سے یا ہر چہ تو بستیوں کیونکہ ظاہر البتہ سے مراد ہر چہ مشہور ہے ہر دور اور قہار القی بار کا یہاں سے مراد شام کی بستیوں میں ہو جہاں پہنچے فتنوں میں پھیلوں کی کرشمے اور اپنے اہل کی فتنی کے

یہ بھی اہل سب کا ذکر ہے جو بین اور شام میں بڑی بھاری تجارت تھی۔ اہل میں یہ لوگ سمنہ کے رستے ہندوستان اور دیگر ملکات سے تجارت کرتے تھے اور پھر ان تمام ملکات کی اشیاء کو کہ شام میں پہنچاتے تھے گویا تجارت کیلئے دوسری بنکر وادیوں طرف فائدہ اٹھاتے تھے اور تجارت سے دولت اور ان کے ساتھ آسائش میں ترقی ہوتی تھی کہ لوگ دنیا میں مبتلا ہو کر مصلحتی کو بھول جاتے ہیں مگر کہتا ہے کہ یہ تجارت بہت رونق چلتی اور اس سے یہ قوم بہت دولت مند ہو گئی تھی اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت سمرقند میں تھیں اور وہی آج بھی موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیتے ہوئے سامان سے انسان جو کچھ بنانا یا حاصل کرنا جو وہ اللہ تعالیٰ ہی اسے دیتا ہے اور اسے اس سے سحر کرنے کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر رستہ چلتا تھا کہ لوگ چلتے چلتے ہاٹوں کو بھی اس پر غور نہ تھا

۲۶۸۹ دینا با بعد بچن اسفارنا ہر کتا ہو کہ نبیوں کا حال سے کہا اور ہر کتا ہو کہ زبان حال سے کہا اور اور دوسرے معنی

ظہر ظاہر

من اور شام کے چن تجارت

وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اٰیٰتُیْهِ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۱

اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا غیب کر دکھایا سو مومنوں کی ایک جماعت کے سوائے انہوں میں کی ہر ایک کی گتہ اور

كَانَ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلٰطٰنٍ اِلَّا لَنَعْلَمَنَّ یُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنۡهَا فِیْ شَكٍّ

بہر کوئی غیبہ حاصل تھا مگر اس کے برادر اس سے جو آخرت پر ایمان لانا ہر اس سے الگ کر دیں جو ان کے بارے میں شک میں

وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ خَفِیْظٌ ۝ ۲۲ قُلْ دَعُوا الَّذِیْنَ رَعٰیْتُمْ مِّنْ دُوْرِ اللّٰهِ

اور تیرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے کہ ان کو بلا زمینیں تم (مذہب کے سوائے دعوہ) سمجھتے ہو

۳
۹
ہو ان کے کفار سے تھا
اور غیب کی خبر

لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْئًا فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَہُمْ فِیْہَا مِمَّنْ یُشْرٰکُ

وہ ایک ذرہ کے وزن کے برابر بھی ہتھیائیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور شان و دونوں میں ان کی کوئی شرکت نہ

وَمَا لَہُمْ مِنْہُمْ مِّنْ ظَہِیْرٍ ۝ وَلَا تَقْعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَہٗ اِلَّا لَیْسَ اِذْنٌ لَّہٗ فَحَقِّ ذٰلَکَ

اور نہ ان میں سے اس کا کوئی مددگار ہو اور اس کے ہاں شفاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی مگر اس کے لئے جس کے پاس جہاں سے جہاں سے

فِرْعٰنَ عَنْ قُلُوْبِہِمۡ قَالُوْا مَا ذَاہَا قَالَتْ لَکُمْ قَالُوْا الْحَقُّ وَہُوَ الْعَلٰی الْکَبِیْرُ

نکے دلوں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ کیا ہو جو تمہارے کبار کیسے حق (فرمایا ہوا) اور وہ بلند (اور) بڑا ہے ۲۲۹

سورہ میں جہنم کی آتش لگنے والی زبان حال سے پہنچے تھے کہ تباہی آگیا تھا جہنم احادیث میں ان کے قہر باقی رہ گئے اور اس قوم کا نام روشن ہو گیا +

۲۲۹ صدق سے یہاں مراد جو حق یا وجدان صاف عین ثابت کر دیا یا سچا پایا (د) اور ابلیس کا غیب میں تھا کہ انسان بیکر پہنچے ایک کر اور شہادت دینے میں منکب ہو کر تباہ ہو جائیگے اور ان کی آیت میں صاف تباہ یا ان لوگوں پر بھی ابلیس کو سلطان تسلط حاصل نہ تھا عین وہ خود اس کے پہنچے وہ شیطان کو کوئی ایسی طاقت نہیں دے گی کہ وہ فیہوسٹ لوگوں کو اپنے پیچھے لگا سکے +

صدق
شیطان کا تسلط کسی
امکان پر نہیں

۲۲۹ اس آیت کے معنی میں مفسرین کے بہت سے احوال ہیں ان میں سے دو حق ساق کے لحاظ سے ہو سکتے ہیں یعنی ایک یہ کہ جس کی خبر کے واقع ہوئے اور دوسرے کا ذکر ہو قیامت کی گھبراہٹ ہو اور صاف ظاہر دیکھ کئے واسطے مفسرین اس اور ان کے واسطے شائع اور ان کے مراد ان شفاقت ہو اور دوسرے یہ کہ یہ عزت کے بعد منزل دہی کے متعلق ہوا اور اس کی وجہ یوں کی گئی ہو کہ جب دہی کے نزول پر ایک دنیا زاد کر رہا اور بعد ازاں تعالیٰ کی طرف سے دہی کا نزول آنحضرت معلوم ہوا تو بلا فکر سانسے خیال کیا کہ قیامت آگئی ہو پھر جب حق کا خوف دوسرا تو بعض نے کہا کہ کیا علم ہوا ہو تو دوسرے نے کہا الخ یعنی دہی آگئی کا نزول ہوا ہو اور ایک مفسر یوں ہی ہو ہو سکتے ہیں کہ فہم عن قلوبہم اس گھبراہٹ کا دوسرا ہر نامزد ہوا جو قسم کی تباہی پر پیدا ہوئی ہو عین قیامت و علی کے بعد اور طلب یہ ہو کہ ان کی تباہی ہر صفت مخالفت کی تباہی ہو گی اور ماز کا یہ لوگ حق کو پہچان نہیں گئے +

۲۴ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ اللَّهُ وَإِنَّا أَوْ أَيْكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى

ہو کون تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے کہو اللہ اور ہم یا تم سیدھے رستے پر

۲۵ أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ لَا تَسْأَلُونَنَا عَمَّا جَرَمْنَا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

یا کھل گراہی میں ہیں مطلقاً کہو تم سے اس کے متعلق نہ پوچھو گی جو ہم نے کیا ہوا اور تم کے متعلق چشہ زہری کی بات

۲۶ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَقْرَأُ بَيْنَنَا يَاسُوعُ وَهُوَ الْفَتْحُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ رَّبِّي

کہو ہمارے رب میں جمع کرے گا پھر اس کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ خوب فیصلہ کرے گا والا ہے کہو مجھے وہ دیکھتا

۲۸ الَّذِينَ أَحَقَّتْ لَهُمْ شُرَكَاءُ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

جنہیں تہہ شریک بنا کر رکھے ساتھ لار کھا ہو کر نہیں بلکہ وہی اللہ غالب حکمت والا ہے کہو تمہیں تجھے تاریخ

۱۰ لَا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۲۹۵

۲۹ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر تم سچے ہو۔

۲۹۵ یہ نصف و شریف ہے، یعنی ظاہر میں کہ ایک گروہ الیٰ و جید لای، اور ایک ابن شرک کا اب ظاہر و کائنات میں سے ہدایت پر

کون ہو رہا ہے میں کون +

۲۹۶ اللہ تعالیٰ کا سب کو سچ کرنا ایک توقیست کے دو ہے، اور اسی دن سب فیصلہ کھلے ہوئے لیکن جب من الذباب

الاف و السجدة ۳۲ کے وعدہ کھلے تو ان شریف میں موجود ہیں جب کفار کی مسلمانوں پر چڑھا، اور ان کی شکست کا ذکر موجود ہے

میں ہزم و الجوع و یولول الدہر (الفہم ۴۴) اور یہاں آئے آیت ۲۹ میں سوال بھی موجود ہے منیٰ هذا الوعد جو وہ ہمیشہ پختہ

کی پیشگوئیوں پر کہتے تھے تو اس چہ کرنے سے مراد بھی اسی دنیا میں چہ کرنا، ہر قسم کی عیدان میں حریفوں کے طور پر ہر دو فریق کا سنا

ادہ مسلمانوں اور کفار کی جگہوں کی طرف اشارہ ہے +

۲۹۷ ادنیٰ سے مراد یہاں دلائل سے دکھانا ہے، اور عزیز کے لفظ میں اشارہ ہے کہ اس کا نام بھیلائے دوسلے غالب

ہونے اور بت ہمارے کچھ بھی ادا و ذکر کیلئے +

۲۹۸ کافہ کے لئے دیکھو ۳۱۱، اور یہاں اس لفظ کو اختیار کر کے یہ بتایا ہے کہ آپ کی رسالت عامہ سے اب کوئی شخص باہر

نہیں نکل سکتا گویا اس سے فرج جسے روکا گیا ہے کہ نہ کھٹ کے معنی روکنا ہے، یہ آیت بھی ختم ہوتی ہے پس اس کی ہر کہو کہ جب کوئی

شخص اس رسالت سے باہر نہیں نکل سکتا وہ در رسول کی بھی ضرورت نہیں +

النصف

۳۰ قُلْ لَكُمْ مِيعَادٌ يَوْمَ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِرُونَ ۝

کہو تمہارے لئے ایک دن کی میعاد ہے جس سے تم ایک گھڑی بھی نہیں روہ سکتے اور نہ بڑھ سکتے ہو ۲۶۹۷

۳۱ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُوْفَىٰ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

اور کافروں نے کہیں ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے

۳۱
مگر کفاروں کا ارادہ تھے
جبر

وَلَتُورَىٰ إِذَا الظَّالِمُونَ مَوْفُوقُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

اور اگر تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے ایک دوسرے کی طرف بات

بِالْقَوْلِ يَقُولُ لِلَّذِينَ اسْتَضَعُوا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا أَتَوَلَّوْا أَنْتُمْ لَكُمْ

تو نائیکے جو کہہ دیتے وہ انہیں جو شکرتے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور

مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتَضَعُوا الْحَنُ صَدَدٌ لَكُمْ عَنِ

مومن ہوتے جو شکرتے وہ انہیں جو کہہ دیتے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے

الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بِكُمْ لَكُمْ ۖ قَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعُوا ۝

روکا تھا، ان کے بعد کہ وہ تمہارے پاس آگئے بلکہ تم مجرم تھے اور جو کہہ دیتے وہ انہیں

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا أَيْلَ مَكَرٍ أَيْلَ الْتَمَازِ اذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ

جو شکرتے کہیں گے بلکہ یہ تمہاری بات اور ان کی تدبیریں (یعنی) جب تم میں کہتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں

أَنْدَادًا وَسِرُّوا لِلنَّدَامَةِ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَافَ لِقُلُوبِ الْكَافِرِ أَهْلَ

شریک ٹھہرائیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو راست کو چھپائیں گے اور جو کہہ دیتے ہیں ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیا ہے ان کو

يَجْرُونَ ۚ أَلَمْ آتِ الْيَعْقُوبَ وَآلَ يَسَافِرَ فِي قَوْمِهِ مَرْثَىٰ ۖ قَالَ مَرْتَوْهَا إِنَّا آمَاةٌ لِّمَنْ يَشَاءُ ۖ

نہیں لیکن تمہاری اس کا جو وہ مل کر تھے ۲۶۹۸ اور یہ کہ جس کی تدبیر میں یہ لڑا نہیں تھا بلکہ اس کو وہ حال میں لڑا تو اس کا جو نہیں کر سکتا تھا

۲۶۹۹ ہر مکتبہ جو کہ یہاں قوم میں اشارہ ہے جو کہ یہ ہر جگہ کے بعد ایک دن کی میعاد ہو گی جیسا کہ دوسری جگہ چھوٹا ان کیوں نہ

کہ بعض الذی تستجرون (یعنی ۲۶۹۸) اور ان سے گراؤ چٹکائی میں ایک سال لیا جائیگا اور پہلا جملہ مسلمانوں اور کفار کا ہجرت

سے ایک سال گزر جائے گے بعد ہوا +

۲۶۹۹ اسرارہ ذمت سے مراد اس کا انکار بھی لیا گیا ہو دیکھو ۱۴۰۰ اور پیچروں کے گردنوں میں ہوسے پر دیکھو ۱۸۹۹

۳۶ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِدُ لَأَنذَرْنَاكَ وَأَوْلَادَنَا بِمَا كُنتَ تَعْمَلُ ۚ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

اور کہتے ہیں ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں اور جس عذاب نہیں دیا جائیگا کہ میری عزت جس کے لئے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَلَٰكِنَّا نَسْمَعُ لِمَا لَا نَعْلَمُ ۚ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

رزق دینا کرتا ہوں اور جس کیلئے چاہتا ہوں تنگ کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد

بِالْبَاقِي تَعْمَلُونَ ۚ عِندَ نَا لَفِي الْأَمْنِ وَوَعْلًا صَالِحًا ۚ إِنَّا وَلِيُّكُمْ لَمَّا جَزَاءُ

وہ چیز جو تمہاری باتیں ہمارے قریب کہے مگر جاپان لاتا ہوں اور ایک عمل کرتا ہوں ان کیلئے دو چندان ہے اس کی وجہ

الصَّغُوفِ بِاعْمَلُوا وَهُمْ فِي الْغَرْبِ أَسْنُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَيِّامِ مَعِيَ

سے جو انہوں نے عمل کیا اور وہ بلند مقامات میں ہیں جو تھے اور جو لوگ ہماری آیتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کوشش کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُخْتَرُونَ ۚ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ

وہ عذاب میں ماضی کے جائیگے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق کی کثیف دیتا ہے اور جو

وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَهْلَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ خِلْفُهُ ۚ وَهُوَ حَرُّ الرِّزْقِ ۚ وَإِيَّاهُمْ يُحْشَرُونَ ۚ

چاہتا ہے اس کیلئے تنگ کرتا ہے اور جو کوئی چیز تم خراج کردہ اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے اور جو ان کے سب کو

جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهْلُوا لَكُمْ ۚ كَالْوَالِدَيْنِ ۚ قَالُوا بَشَرٌ لَّا نَتَّ

اکٹھا کرے گا پھر دشمنوں کو کہیگا کیا ہے لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے ۲۶۹۹ کیلئے تو پاک ہو تو

وَلَيْسَ لَكُمْ دُونَهُمْ ۚ بَلْ كَالْوَالِدَيْنِ ۚ وَالْجَنَّةِ ۚ أَكْثَرُ هُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۚ

ہمارا ولی نہ ہے بلکہ وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر ان پر ایمان لائے ہیں تھے

۲۶۹۹ اختلاف: اخلف کے معنی وعدہ کا خلاف کیا بھی آتے ہیں یا اخلفوا اللہ ما وعدوا والذی بقیۃ ۲۶۹۹ ان اللہ لا یخلف البیان والتمہان ۱۸۰ اور یا خلاف کے معنی یہ ہیں جن کو ایک دوسرے کے بعد پانی پلانے اور رشتہ کے سچے چھوڑ جانے کے بعد پھر سزا جہنم دیا جائے خلاف النہی ۱۰ اور اخلف اللہ علیہ اس کے متعلق کہا جاتا ہے جس کا مال جاتا رہے اور اس سے مراد ہوتی ہے کہ جتنے بد کردہ

۲۶۹۹ میں نے کوشش کی کہ ان کی بیٹیاں کہتے اور نہیں دے پائیں کچھ کر ان کی عبادت کرتے تھے ان کی بات میں جواب مذکور ہے کہ یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں یعنی شیاقین کی عبادت کرتے تھے کیونکہ انہی ماہرین پر ملتے تھے جن پر شیطان چلا تھا اسی قول میں

وہ سب لوگ آتے ہیں جو ایک بندوں کو خدا بناتے ہیں جیسے پرستار اور یہ ۲۶۹۹ لوگ فی الحقیقت انہیں معبود نہیں بناتے کیونکہ ان کی

بتائی ہوئی مادیوں پر نہیں چلتے بلکہ جنوں یا شیاقین یا اپنی خواہشات کو اپنا معبود بناتے ہیں کیونکہ انہی کے سچے لگتے ہیں +

ع

۱۱
نہی سے محرم نہایت

اختلاف

۲۶۹۹
شیاقین کہہ رہے ہیں

فَأَيُّكُمْ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

سزا قہر میں سے کوئی دوسرے کیلئے نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ نقصان کا اور جو ظلم کرتے تھے ہم انہیں کیلئے آگ کا

عَذَابٌ لَّئِيْلٌ أَلْقَيْتُمْ بُخارًا تُبَدِّلُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَاهُمْ عَلَيْهَا مِنْ آيَاتِنَا يُبَدِّلُهَا وَقَالَ لَوْ أَنَّا

عذاب بکھیر دیتے تھے تم جھلکاتے تھے اور جب انہر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں یہ

هَذَا إِلَّا جُلٌّ يْرِيدُ أَنْ يُبْعِدَ كُفْرًا كَانِ يَعْبُدُ آبَاءَهُمْ وَقَالَ لَوْ أَنَّا إِنْ

صرف ایک دایا انھیں ہر چاہتا ہے کہ ہمیں اس سے روک دے بلکہ عبادت تمہارا باپ دادا کرتے تھے اسلئے کہتے ہیں یہ صرف بنا ہوا

مُفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْحَقُّ لَتَأْتُنَّكُمْ مُبْرَأًا مِنْ هَذَا الْبَعْثِ وَمِنَ الْبَعْثِ

جھوٹ ہے اور جو کافروں وہ حق کے بارے میں کہتے ہیں یہ انکے پاس آگیا یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے اور ہم نے

أَيُّكُمْ مِمَّنْ كُتِبَ إِلَيْهِ الْيُسُوفُ وَأَمَّا الَّذِينَ أُتُوا بِالسُّوْرَةِ فَهُمْ مِنْكُمْ مِنْ دُونِ بَعْضِكُمْ وَالَّذِينَ

انہیں کوئی کتاب میں نہیں دیر جنہیں وہ پڑھتے ہیں اور ہر سورتے سے پہلے ان کی طرف کوئی درجہ بالا نہیں بھیجا اور انہوں ہی جھلکاتے

مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بِالْعَوْمِ عَشْرًا مَا آتَيْنَاهُمْ فَلَوْلَا رُسُلِي لَفُتِكُمْ كَانِ يُكْفَرُ

جہاں سے پہلے تھے اور یہ اس کے کہ میں بھی کو کچھ نہیں پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا سرائی میں سے دو کو جھلکاتے ہیں کہ انہیں

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلَ قِيَامِ رَبِّكُمْ وَتُؤْتُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ

کہو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کیلئے دو دو اور ایک ایک کے طور پر جاؤ اور تمہارے خدا کی

مِنْ حُجَّةٍ تَرَانُ هُوَ لَا يَذَرُكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝

کچھ جزو نہیں وہ صرف تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرائے والا ہے نہ کھلا

ع

حق اور ہکا غلبہ

۱۵۴۳ مفسر کسی چیز کے عشر یعنی دسویں حصہ کہتے ہیں (غ) اور مرد و عقیل میں باغذ (د) ۱۵۴۳

مشار

واقعہ ہو گئے لوگ سامان دنیا کے لحاظ سے بعض پلے توں کے مقابل پر کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے لیکن انہوں نے بھی جب جھٹلایا تو ان کی طاقت دینی انہیں اللہ تعالیٰ کی سزوں سے نہ بچا سکی مطلب یہ کہ کہنے مال دار و لاوار کیا غفر کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو ہرے بڑے جبار بھی اس کے سامنے ہوں گرجاتے ہیں کہ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ ۱۵۴۳ اتنا ہی نہیں انسان کو غرور کا مرتد ہونا ہی مسئلہ فرما یا کہ ایک ایک دو دو ہر کو اس معاملہ پر غرور و مجنون انسان کو دنیا کی بستی کی فکر نہیں ہو سکتی وہ تو اپنی بہتری ہی نہیں سوچ سکتا دوسروں کی کیا سوچ کا

۴۷ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

کہو جس تم سے اجر مانگا ہوں وہ تمہارے لئے ہی ہے میرا اجر صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز پر

۴۸ شَهِيدٌ قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْذِرُ بِالنَّاسِ عِلَامَ الْغُيُوبِ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا

گوہ ہے ۴۸ کہ میرا رب حق فرماتا ہے وہ غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے ۴۹ کہ حق آگیا اور باطل نہ

۵۰ يُبْدِئُ الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيدُ قُلْ إِنْ ضَلَكْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي وَمَا

دکسی امر کی ابتدا کر سکتا ہے نہ نہ کر سکتا ہے ۵۰ کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی اپنی ہی جان پر ہے اور

۵۱ إِنْ اهْتَدَيْتُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ إِلَى دَرْبِي إِنَّهُ لَسُبُحٌ قَرِيبٌ وَلَوْ تَرَى إِذْ فُتِحُوا

اگر میں سیدھے رستے پہوں تو اس کی وجہ سے میرا رب میری فروغی کرتا ہو دہننے والا ہے اور اگر تو دیکھے جب جہاد ہوئے

۵۲ فَلَا قُوَّةَ وَاحِدٌ وَإِنْ مَكَانٌ قَرِيبٌ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ

تو در وقت ہیج نہ کیئے اور نزدیک مکان سے کچھ جانیئے ۵۲ اور کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

۵۳ اَجْرًا تَرَى لَهُمْ لُحْمًا فَهُمْ يَقْنَطُونَ أَنَّهُمْ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۵۴ اِنِ اجْتَمَعَتِ أَلْفُ مَلَكٍ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَأْتُوا بِهِ إِلَّا نُبْحًا يَوْمَئِذٍ يَخْلَعُ

وہ صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے +

۵۵ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ ۵۶ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ

قد ت

تو اشارہ اس کے اطراف و اکناف عالم میں اشاعت کی طرف ہے وہی یا اس لفظ کے اختیار کرنے میں اشارہ و تلمیح ہے

عقل کی طرف ہے جو حق سے بہت دور پڑی ہوئی تھی۔ اور حق سے مراد یہاں وہی یا قرآن کریم ہے اور مابین عباس سے یہ یعنی

مردی ہیں کہ حق کو باطل پر پھینکتا ہو وہ اس صورت میں علام الغیوب میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے کہ باطل حق

کے راستے پر لا ہو جو جائے گا جیسا دوسری جگہ فرمایا فید مغہ فاذا هور احق والا بتیا ۱۸ اور اعلیٰ آیت میں بھی

اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے +

۵۷ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ ۵۸ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ

۵۹ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ ۶۰ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ

وہ ہلک ہو جائے تو اس کے لئے دیکھی امر میں ابتدا کرنا باقی رہتا ہے جو نہ اس کا اعادہ کرنا اور باطل سے مراد یہاں کفر و شرک

+

۶۱ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ ۶۲ قَدْ تَبَيَّنَ رُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ فَحَاظُنَا فَعَسَىٰ أَمْرُنَا لَشَدِيدٌ

مکانہ تہیب سے کچھ اجائے سے مراد یہاں مذاب دنیا کا آنا ہے اور مابین زمین سے ہیں جس کی طرف اشارہ فرمایا ہے

وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاقُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۚ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِمْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ ۵۳

اور ان کیسے دور جگہ سے ان کا پالینا کساں (مکن) ہے ۵۳ اور اس کا پھیلنا نکار کر دیا اور

يَقْدِرُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۚ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ۵۴

دور جگہ سے بن دیکھے (بھی) باقیں کہتے ہیں ۵۴ اور ایک روک انکے دوسرے درمیان ہے وہ چاہتے تھے

كَأَفْعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۚ

حال ہو جائے گی جس طرح پہلے ان جیسے لوگوں کا کیا گیا وہ یقین کر دینے والے شک میں تھے ۵۴

۵۳ تناوش اور تناوش کے معنی تناوی ہیں یعنی ایک چیز کا پالینا اور مطلب یہ ہو کہ ایک اور جگہ سے یعنی مرثکبہ

تناوش

ایمان کا پالینا کس طرح ممکن ہو اور جب قریب مکان دینی اس دنیا میں تھے تو اس وقت ایمان نہ لائے تھے یعنی جب ان کے اختیار میں تھا، اور بن عباس سے اس کی تفسیر رجوع الی الدنیا مردہ مراد ہو چکی تھی وہ عذاب میں گرفتار ہو کر مارے گئے کہ مرے کے بعد وہ چاہینگے

ایمان لائیں اور اگلی آیت میں وقد کفرنا بہ من قبل میں اس دنیا میں کفر کرنا کا ذکر ہے

۵۴ میں ان کے اس دنیا میں کفر اور تکذیبوں کا ذکر کر اور مکان عیسے مراد وہاں معنوی رنگ میں بعید ہونا مراد ہے

۵۴ ایشیتھون سے مراد آیات بالکے لحاظ سے رجوع الی الدنیا یا ایمان یا طاعت و غیرہ معنی سے لیا ہو رہا، مگر وہ چیز کے خفا

چاہتے ہیں وہ خواہش و نیروی ہیں زمین الناس جب الشهوات من النساء و البنین و الضابطہ المقطوعہ (ال عمران ۳۰) میں

مراد یہ ہو کہ وہ عذاب جہنم کی سوت کا سرجب ہو گا ان کی محبوب چیزوں کو ان سے دور کر دیا یا ایشیتھون سے مراد حق کو ناجو کر کے کی

خواہش ہو کہ وہ پھر ہی نہ ہوگی اور وہ ناکام سر ہینگے اور مجاہد نے ایشیتھون سے مراد مال اور دنیا کی آسائشیں ہی لیں ہیں (ج ۱) +

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّيَ هَبْ لِي مِنْ خَشْيَتِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱
مشتعل کی غلے
جہانی و روحانی

اے خداوند مہربان! (جو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر شے کو رسول بنانے والا ہے، وہ دو تین

سب تعریف اے کیا ہے جو؟

مَتَنِي وَتِلْكَ وَرَبِّكَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تین چار چار باروں والے (ہیں) وہ پیدا میں جو چاہتا ہو، اے خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۶۰۹

۲

اس سورت کا نام فاطر ہے اور لاکھوں اس کا نام ہے اور اس میں پانچ رکوع اور پینتالیس آیتیں ہیں اور اس کے تمام الفاظ میں چار اہمیتوں کی صفت ہے: اشارہ ہے کہ وہ خدا جس نے قدرت سنانی کو بنا کر خدا سے غلے کی ٹپ اس میں بھی ہے اس کے لیے پورا کرنا

خلاصہ مضمون

سائنس کی دیا ہے اس سے اس کا مضمون بھی اے خدا تعالیٰ کی بوبیت روحانی ہے جو پھر رکوع میں اے خدا تعالیٰ کی دونوں قسم کی نعمتوں میں یعنی غلے جہانی و روحانی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ شیطان غلے روحانی سے انسان کو محروم کر کے اسے ذل کی طرف بھیجتا ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں بتایا ہے کہ انسان کو عزت صرف غلے سے ملتی ہے جو میں اے خدا تعالیٰ کی بوبیت روحانی کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ اے خدا تعالیٰ نے تمام قوموں کے اندر رسول بھیج کر ان کی بوبیت روحانی کی چٹھے بتایا ہے کہ اختلاف تمام عالم میں ان کے انسانوں میں ان غلے روحانی کے لیے میں اور ان سے غلے سے بھی اختلاف مراتب ہے یہاں تک کہ وہ برکات وہ لوگ جنہیں اب وراثت کتاب میں لکھا گیا ہے وہ بھی سب یکساں نہیں۔ پانچویں میں بتایا ہے کہ غلے روحانی کے غلے سے انسان فری و کھ میں جتنا جوتا ہے مگر اے خدا تعالیٰ بڑا بردبار ہے ہر ظلم پر فوراً گرفت نہیں کرتا بلکہ ایک وقت تک صبر بھی دیتا ہے پچھلی سورت میں مسلمانوں پر پنے افغانیاں کا ذکر وہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے ذکر میں کیا تھا۔ یہاں بتایا ہے کہ وہ خدا جو جہانی طور پر لوگوں کی بوبیت فرماتا ہے وہ روحانی طور پر بھی فرماتا ہے اور تمام امتوں میں رسول بھیجے کہ جب اس نے اپنی روحانی نعمت کا لکھنا کا وراثت است محمد کو کیا ہے۔

۳

سورت کی ہر اور آیت نزول و معلوم ہوتا ہے جو پچھلی سورت کا ہے۔

۴

۲۶۰۹ اے خدا تعالیٰ جتنا کہ چاہے ہر نہ کے بانڈوں کو اور کسی چیز کے دو جانوں کو اس کے دو جہاں کہا جاتا ہے: ۱۱ اور انسان کے ہاں کو بھی جتنا کہ جاتا ہے اور اس کے (۱۲ کو بھی) اور حدیث میں کہ ان الملائكة لَتَقَطِفُ اَجْنِحَتَهُمَا لِيَطْلُبَا الْعِلْمَ جِسْمِ مَنْ تَحْتَهُ كَمَا تَفْعَلُ كَرْتَنُ اَسْمَاءِ طَالِبِ عِلْمٍ كَيْفَ يَسْتَعِجِلُ خَشْيَتِكَ كَمَا سَبَّحَ اور کیا ہے کہ اس سے مراد علمی ہے اس میں ان کا نزول اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ان کے اظہار ہیں۔ اور جہاں میں علم میں بہت سی شائین ہیں (۱۳)۔

۵

دشمن کی رسالت و طرح پر ایک سوزانی میں اے خدا مراد روحانی ہے۔ وہ مراد اسو جہانی ہیں جس میں وہ سنا لکھتے

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَلَا مُمْسِكَ فَلَا مُمْسَلَهُ ۲

جو اللہ رحمت سے لوگوں کیلئے کچھ نہیں کرتا تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں اور جیسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد اسے کوئی

میں بے عزت و هو العزیز الحکیم ۱ یَا أَيُّهَا النَّاسُ ذَكِّرُوا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ۳

کھولنے والا نہیں اور وہ غالب ملک والا ہے ۲ اے لوگو اسے اور پر اس کی نعمت کو یاد کرو

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآفَ ۴

کیا اللہ کے سوائے کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوائے کوئی معبود نہیں سو تم کہاں

تَوَكَّلُونَ وَإِنْ يَكُنْ بَوَكُّكُمْ فَقَدْ كَذَّبَتْ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِكَ وَالِلَّهِ رُجُوعُ ۴

تو تم پر جانتے ہو اور اگر کچھ بھلائے ہیں تو کچھ سے پہلے رسول بھی بھلائے گئے۔ اور اللہ کی طرف ہی دسب اکا

الْأُمُورُ ۵ یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۵

دنیا جانتے ہیں اے لوگو اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی

وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللَّهِ الْعَرُورُ ۶ إِنْ الشَّيْطَانُ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا ۶

اور دنیا دھوکا دینے والا نہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دے شیطان تمہارا دشمن ہے سو اسے دشمن سمجھو

ترجمہ سے نظم عالم حیات قائم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کا کلام اس کے خاص بندوں یعنی اس کے انبیاء و اولیاء

کو پہنچانے والے ہیں اور یہاں فاضل کا لفظ اختیار کر کے میں خصوصیت سے اشارہ اسی کی طرف کر رہا ہوں کہ وہ خدا جس نے قدرت

انسانی کے اندر ایک ہر پاس رکھی ہے کسی ہستی بالاسے تعلق پیدا کرے اس نے لازماً اس قدرت کی پیاس کے بجھانے کا سامان بھی

دیا ہے اس لئے فاضل کے ساتھ ہی ملا کر کی رسالت کا ذکر کیا۔ اور فرشتوں کو اولیٰ اخذ کیا ہے اور جناب پرند میں پرندوں میں

سے وہ پرواز کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتا ہے اور مشاق میں اس کا لفظ یا ازوسہ جس کی مدد سے وہ کام کرتا ہے پرندوں

میں فرشتہ کا جناح اپنے رنگ کا جو کاس کی کیفیت کو ہم نہیں جان سکتے کیونکہ وہ ہم نہیں جانتے ہم دیکھ سکیں انما لانہن جنتہ

و کیفیت (د) اور جو لوگ فرشتوں کے پرندوں جیسے پرکتے ہیں وہ غلط سمجھتے ہیں اور غلطی و ثلاث و دویم کو بعض نے یہ سلوین

مخروف تو دیکر اس کے متعلق آتا ہے (د) یعنی فرشتے دو دو میں تین چار چار بھیجے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اچھے کی صفت

یعنی فرشتوں میں بھی نعمت ہے سب فرشتے یکساں نہیں بعض دو جناح والے ہیں بعض تین جناح والے بعض چار والے اور

یہ دنیا فی الحقیقہ میں یہ اشارہ ہے کہ بعض کے جناح اس سے بھی زیادہ ہیں چنانچہ حدیث متفق علیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے

کو دیکھا اور اس کے قدم سو جناح تھے اور خدا ہر سہ کی طرح انسان کی طاقت اس کے بازو سے ہے اس طرح جن ملائکہ کے جناح زیادہ

ہیں وہ زیادہ قوت اور طاقت والے ہیں اور یہاں اس ذکر کی فرض اللہ تعالیٰ کی نعمتے جہاں اس اور وہ عانی کی طرف توجہ

۷ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهُ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَلِهَمَّ عَذَابُ

وہی اپنا گروہ کو جاتا ہے تاکہ وہ جہنمی ہوں، آگ کے رہنے والوں میں سے ہوں جو کافروں میں ان کے لئے سخت

۸ شَلِيْدٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اَمْسُوْ

غائب ہو اور جو ایمان لائے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے تو کیا وہ شخص

زِيْنٌ لِّهٖ سُوْءٌ عَمَلِهٖ ۚ فَاِلٰهَ حَسْبَاۤ اِنْ اَللّٰهُ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَاِيْضًا مِّنْ

ہے اس کا برا عمل بھلا معلوم ہوتا ہے اور وہ ہر چاہتا ہے کہ ہدایت پا سکتا ہے، سوائے چاہتا ہے کہ گمراہی میں چھوڑ دے تاکہ

يَّشَآءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتًا ۚ اِنَّ اَللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ

ہدایت دیتا ہے پس تیری جان ان پانڈس کہتے ہوئے ہلک نہ ہو جائے، مذہب جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں ۲۷۱

۹ وَاللّٰهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرَّسُوْلَ فَنَبِّئْهُمْ سَمَآءًا فَسَقْنَهٗ اِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اور اللہ وہ ہے جو ہوا کو کچھ جتا ہے سودہ بادل کو اٹھاتی ہیں پس ہم اسے ایک مردہ شہر کی طرف جلاتے ہیں

فَاَحْيَيْنَاۤ بِهٖ الْاَرْضَۙ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتے ہیں ۱۰ اسی طرح اٹھنا ہے ۲۷۲

۱۱ ذٰلِكَ يَـمَنِيْ جَنَّتُوْنَ كُوْنُوْا تَعَالٰی سَمَآءًا فَسَقْنَهٗ اِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ ۚ وَاللّٰهُ تَعَالٰی كَذٰلِكَ
روحانی کی طرف ہے جس میں حق کو اللہ تعالیٰ پہنچاتا ہے تاکہ اسے کوئی روک نہیں سکتا جیسا کہ آیت ۳ میں مذکور ہے کہ ذرا کہے
اس کا انجام بتاؤ ۱۲

۱۲ ذٰلِكَ يَـمَنِيْ جَنَّتُوْنَ كُوْنُوْا تَعَالٰی سَمَآءًا فَسَقْنَهٗ اِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ ۚ وَاللّٰهُ تَعَالٰی كَذٰلِكَ

جہاں انسان گمراہی میں ہوتا ہے وہ عقل جیسے کہ بے ہوشی کو اٹھائے تو اس کا ہدایت پاتا ہے جس کی شکل ہوتا ہے جیسا کہ حالت

کی حیثیت قوم پر چڑھتی ہے کہ وہ جہنم پر چڑھ کر کہتے تھے اور انہیں اچھا سمجھ کر کہتے تھے۔ یہ حالت عقل کی موت کی ہر اور حالت
یہ حالت عرب کی نہیں بلکہ عالم کی ہر جگہ ہوتی ہے، ایسے لوگوں کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بچنے سے چھٹتا تھا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے
باختم فضلك الذی کوئی موت نہیں (الشہادۃ ۳۰) آپ کے قلب کا یہ درد ہی تھا جس نے آخر کار ایسے سخت دلوں کو بھی
موم کر دیا ۱۳

۱۳ اِسْمٰوٰتٍ اَرْسَلَ اِلٰیہِمْ رُسُلًا مِّنْ نَّفْسٍ مِّنْہٖ ۚ وَرَسُوْلًا مِّنْہٖ ۚ وَرَسُوْلًا مِّنْہٖ ۚ وَرَسُوْلًا مِّنْہٖ ۚ وَرَسُوْلًا مِّنْہٖ ۚ
کیے کائنات کی فانی دہی کی جگہ ہر اور مردہ ذہن سے مردہ دلوں کا ذکر مقصود ہے اور مردہ ذہن کا آسانی پانی سے زندہ ہونا بتاتا ہے
کہ مردہ دلوں کی فانی دہی کی تیسرے زندہ ہونا ہے، اور کائنات اللہ تعالیٰ میں اگر مشورے اور قیامت کے بعد ہی پانی جاتے ہیں
یہ ہر جگہ کہیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دہی کی گھٹلیں ایک قیامت روحانی پر پڑے گی اور اسی کا ذکر بادل کے آسمان اور مردہ ذہن کے زندہ ہونے

الحج
تعلق اللہ تعالیٰ سے
مقام ہے

ذہب

وہ کی عقل کی موت
میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم

روحانی قیامت

۱۰ مَن كَانَ يَرْيِلُ لِعِزَّةِ اللَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَ

جو کوئی عزت چاہتا ہو تو سب عزت اللہ کیلئے ہی ہو اسی کی طرف پاکیزہ کچھ چڑھتے ہیں اور

الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

نیک عمل بس (لے کر) اُٹھائے گا اور جو لوگ بری خفیہ تدبیریں کرتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہو

وَمَكَرُوا لَكَ هَوِیُّوهُ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ عَلَمَكُمْ

اور ان کی خفیہ تدبیریں تم پر لگا رہی ہیں اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تھیں جوڑے

أَرْوَاحًا وَمَا خَلَقُكُمْ مِنْ أَنْثَى وَلَا تَضَعُ الْأُولُیَّةُ وَمَا يُعْزَمُ مِنْ مَعْمَرٍ وَلَا يَنْقُصُ

بنایا اور کوئی عزت محل میں نہیں بنتی اور نہ جنتی ہو کر اسے علم ہو تا ہو اور کسی جہنم کو عزیس دیکھائی اور نہ کسی کلمہ

مِنْ عَمْرٍو إِلَّا فَاِنِّي كُتِبْتُ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ

کلمہ ہوئی ہو کر یہ سب کچھ ایک کتاب میں ہو رہا ہے آسان ہو اور دو دریا برابر نہیں

هَذَا عَذَابٌ فَرَاتٌ سَاءَ شَرَكَاؤُهُ وَهَذَا عَلَمٌ جَابِلُ

یہ میٹھا عزیس میٹھا اس کا چٹنا خوشگوار ہو اور یہ کھاری ہے بہت کھاری ع ۱۲۸

یہ ہوا میں طغ قیامت کے رکھی ہو کر رہے گی +

۱۲۸ عزت وہ حالت جو انسان کو مطلوب ہونے سے بچائے دلی ہوش ۲۹ میں بتایا کہ ہر انسان یہ چاہتا ہو کہ اسے عزت حاصل ہو

اور وہ ذلت کی حالت سے بچے تو عزت کا اصل درجہ عزت و عزا ہی ہے جو سب فالبریں پر غالب ہو ہیں اس سے تعلق پیدا کر

اور اس کیلئے دو طریق بتائے ایک کلمہ طیب یا پاکیزہ کلمات جس سے مراد لا الہ الا اللہ لیا گیا ہے یعنی توحید آسمی کا قائل ہونا

یہ تمام پاکیزہ کلمات کی جڑیں اور وہ سب اعمال صالحہ انفاق و دیگر انسان اچھی باتوں کا قائل ہو اور پھر سچے قول کو عمل میں

لانے والا ہو تو اسے رفع ملتا ہے یعنی وہ قرب آسمی حاصل کر تا ہے جو رفع کیلئے دیکھو (۳۴) اور کلمات کے تعلق فرمایا کہ وہ چڑھتے

ہیں اور اصل صالح کے متعلق فرمایا کہ وہ انسان کا مرتبہ بلند کرتا ہو اور اس میں یہ اشارہ ہو کہ اقرار توحید کو بھی اللہ تعالیٰ قبول

فرماتا ہو لیکن مراتب بلند اور اللہ تعالیٰ کا قرب صرف قرار توحید سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ اعمال صالحہ سے اور پھر

میں بعض سے مراد لیا ہو کر کچھ عمل پاک کلمات کو بلند کیے ہیں اور بعض نے یہ کہ پاک کلمات عمل صالح کو بلند کرتے ہیں اور

ضمیر عمل صالح کے کرنے والے کی طرف بھی جاسکتی ہو اور آیت کے دو ستر حصہ میں بتایا کہ جو لوگ اللہ سے تعلق پیدا کر لیں

کے خلاف تدبیریں کرتے ہیں ان کی تدبیریں ناکام ہونگی +

ع ۱۲۹ - اس بات کی کوکتے ہیں جسکا مزہ بدل کر کھاری ہو گیا ہو (غ) اور انک کو بھی لگتے ہیں +

وَمَنْ يَلْ تَاكُلُونَ لِحَاظَاتِيَا وَتَسْخَرُونَ حَلِيَةً تَلَسُّوهُنَّ وَتَرَى الْفُلَاكَ

اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زبور غنائتے ہو جسے تم پسندتے ہو اور وہ کشیدہ دیکھنا سارے

۱۳ فِيهِ مَوَآخِرُ لِبَسْتَعْوَمِنْ ضَلَاةٍ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ يَوْمَ الْاَيْلِ فِي النَّهَارِ

کراتے بھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور نہ تاکہ تم شکر کرو ۲۶۱۲ وہ رات کو دن میں داخل کرنا ہو

وَيَوْمَ الْاَيْلِ فِي الْاَيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذَلِكُمُ

اور دن کو رات میں داخل کرنا ہو اور اس نے سورج اور چاند کو یکساں میں لگا رکھا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر کیلئے چلتا ہے یہ سب تمہارا

اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ

رب ہر کسی کی بادشاہت ہو اور وہ جنہیں تم اس کے سوائے پجارتے ہو وہ ایک ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتے ۲۶۱۳

۱۴ اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا سَجَابُوا اَلَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

اگر تم انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر انہیں تو تمہاری بات قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے دن

۱۵ يَكْفُرُونَ بِبَشِيرِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكُمْ مِثْلُ خَبِيرٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اٰنْتُمْ

تمہارے شرک کا بخبردار ہیں اور خدا نے، باخبر لی کوئی تجھے خبر دے گا ۲۶۱۴ اور تم

۱۶ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ اِنْ يَشَآءْ يُغْنِكُمْ

اللہ کے محتاج ہو اور اللہ سب سے نیاز توریف کیا گیا ہے اگر چاہے تمہیں یہ دے

۱۷ وَيَا تِ بَخْلِقِ جَدِيدٍ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ

اور نئی مخلوق کے آگے اور یہ اللہ پر مشکل نہیں ہے

۲۶۱۴ آیت ۱۱ کے معنی کیلئے دیکھو ۲۳۸۹ اور اس آیت کے معنی کیلئے دیکھو ۲۳۸۹ و ۲۳۹۰

۲۶۱۵ تفسیر: کجور کی شکل میں تھے گڑھے کہتے ہیں اور وہ نہایت تھیں تھے کیلئے بطور مثال بولا جاتا ہے دج، اور بعض کے نزدیک

کجور کی شکل کے چھلکے کو کہا جاتا ہے

۲۶۱۶ یہاں جملہ حصہ کہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے بہت بھی مراد ہو سکتی ہے اور نشان بھی جو گڑبگڑ جیسے حضرت عیسیٰ اور دوسرے

معنی موقوفہ کے لحاظ سے اسب ہے اس کے گرد و ستر حصہ آیت میں ہے کہ اگر وہ تمہاری پکار کو نہیں بھی تو قبول نہیں کر سکتے اور آخر

قیامت کے دن انکار کا کھٹاف بتا کر یہ نشان کی لوگ جہاد کہتے ہیں

۲۶۱۷ مشقہ: اَنْفَعُ لَكَ مَعْنٰی یٰسَ اَوْ رَاجِعْ كَيْفَ دَاوَا فِیْہِم مِّنْ مَّغْرَمٍ مَّشْقُولِیْنَ (الطَّوْر: ۴۰) اور مشقہ: وہ بھی جو اس طرح

اَنْفَعُ لَكَ مَعْنٰی یٰسَ اَوْ رَاجِعْ كَيْفَ دَاوَا فِیْہِم مِّنْ مَّغْرَمٍ مَّشْقُولِیْنَ

اَنْفَعُ لَكَ مَعْنٰی یٰسَ اَوْ رَاجِعْ كَيْفَ دَاوَا فِیْہِم مِّنْ مَّغْرَمٍ مَّشْقُولِیْنَ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِهَلَةٍ لِأَحْمِلَ مِنْهُ شَيْءًا فَلَوْ

اور کوئی بوجھ اٹھائے گا دوست کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور اگر کوئی بوجھ میں دبا ہو اسے بوجھ کے ثقل سے کہے بلائے اس کے بوجھ میں

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ أَمَّا أَتَيْنَاكَ الْيَوْمَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَ

اگرچہ قریبی ہو تو صرف انہیں ڈرنا ہو کہ اپنے رب کی غیب میں ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور

مَنْ تَرَكُهَا فَمَا يَكُنْ لَهَا فَيْدٌ وَلَا مَصِيرٌ ۚ وَاللَّهُ الْمَصِيرُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ

جو کوئی اسے چھوڑ دے تو نہ ہی جان دے گی نہ ہی مال نکالے گا نہ ہی بچ کر رہے گا اور خدا اور خدا کے دیکھنے والا برابر نہیں

وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۚ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ ۚ

اور اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور وضو ۲۶۱۸ اور نہ ہی زندہ اور مردہ

لَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعُ مَن فِي الْقُبُورِ ۚ إِنَّكَ

براہر میں اللہ جسے چاہے سناتا ہے اور تو نہیں سنا دے گا انہیں جو قبروں میں ہیں ۲۶۱۹ صرف

الَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْتَكْبِرُونَ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ ۚ وَإِنْ

جو دیکھتے ہیں کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دی ہے وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دی ہے اور انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَابْرَأُوا جُنًّا ۚ وَإِنَّمَا تَجْعَلُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَيَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

وَالَّذِينَ يَرِئُنَا أَنَّا آتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ يَسْمَعُونَ نَجْوَىٰ سَوِيَّةٍ مِّنْهُمْ

۲۶۱۹ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے جادو سے آواز دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تو نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

خبر خود

نہی و نہی کا حکم

قرون و آثار کی مراد

کفر و کفر کی مراد

تمام قومیں کی مراد

ان کی مراد

۲۵ وَإِنْ يُكَلِّمُكَ بَوَكَ فَقَدْ كَذَّبَ الدِّينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِالسَّلَامِ بِالْبَيْتِ

اور اگر تجھے جھٹلاتا ہے تو انہوں نے بھی (اپنے رسول کو) جھٹلایا جو ان سے پہلے آئے رسول ان کے پاس مکمل دیوں

۲۶ وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ الدِّينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور جو چیزیں اور روشن کرنا والی کتاب کے ساتھ آئے پھر میں نے انہیں پکارا جنہوں نے کفر کیا سو میری ناپسندیدگی کیسے تھی

۲۷ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَخْلًا مَخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ بادل سے پانی نازل کرتا ہے پھر ہم اگلے ساتھ پھل نکالتے ہیں جو مختلف قسموں کے ہیں

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَعَرَايِبٌ سُوْدُ ۝

اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ خطے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں

۲۸ سُبْحًا وَدُجًى سَجَجَ لَمَّا تَجَسَّسَ سَلَامٌ هُوَ أَكْبَرُ مَا تَعْلَمُونَ ۝

۲۹ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ الْمَاءَ فَجَعَلَ مِنْهُ سَمَكًا وَجَعَلَ مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا ۝

۳۰ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۱ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۲ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۳ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۴ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۵ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

۳۶ وَتَبَارَكَ الَّذِي مَخْلَقَ النَّارَ فَجَعَلَ مِنْهَا تَارَةً ۝

ع ۱۶

اختلاف مراتب

اسلام میں نظام قدرت

جدید

مبدأ

مبدأ

غریب

غواہیہ، غریب کی چیز اور وہ سیاسی میں غراب یعنی کو سے مشابہت، غ

وَمِنَ النَّاسِ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ

اور لوگوں میں سے اور جانداروں اور جانوروں سے اسی طرح رنگ مختلف ہے صرف اللہ کے علم

عِبَادِهِ يَعْلَمُونَ إِنْ لَّهُ عَزْوَ غُفُورٌ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ أَقَامُوا

بندے ڈرتے ہیں اللہ غالب بخشنے والا ہے ۲۴۲ جو لوگ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں اور نازکو

الصَّلَاةِ وَالْفَقْرُ مَا رَزَقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْتَوْنَ تِلْكَ آيَاتِ رَبِّهِمْ

قائم کرتے ہیں اور اس سے جو ہم نے انہیں دیا چھپا کر دیا ہر قسم کرتے ہیں وہ ایسی ہی تھیں ابھی دیکھ تباہ نہیں ہو گئے تاکہ وہ

أَجْرَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ وَالَّذِينَ آوَجْنَا إِلَيْكَ مِنْ

ان کے اجر دے دے اور اپنے فضل سے نہیں بڑھ سکے وہ بخشنے والا قادر دان ہو اور جو ہم نے تیری طرف کتاب

الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ

کی ہو وہ حق ہو اس کی تصدیق کرتا ہے جس سے پہلے ہو یقیناً اللہ اپنے بندوں سے خبردار انہیں دیکھنے والا ہو

أَوْزَنَّا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ

ہم نے کتاب کا انہیں وراثت بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا سو کوئی ان میں سے اپنی جان بچ کر یا ہلاک کر لیا ان میں

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذْنَ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

اور کوئی ان میں اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرتا تھا یہی بڑا فضل ہے ۲۴۳

مناظر قدرت کے اختلافات میں مراتب انسانی کے اختلافات کی طرف توجہ دلاتی ہے اور یہاں آیت میں واضح کر دیا ہے کہ

۲۴۲ پہلی آیت میں نباتات اور حشرات کے اختلافات کی طرف توجہ دلاتی ہے یہاں انسانوں اور جانوروں کے اختلافات کی طرف

ان اختلافات کی طرف توجہ دلاتے ہیں ایک طرف عقیدہ توحید کی تکمیل ترقی دینے کے لئے اختلافات صرف انسانوں میں اور جانوروں

میں نہیں بلکہ حشرات اور نباتات میں بھی چونکہ پہلی پیدائش کے احوال کا نتیجہ ہوتا ہے لہذا حشرات کیلئے پہلی توحید بھی

پہلی پیدائش کوئی نہیں مانتے اور دوسری طرف ان تمام اختلافات قدرت کے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل بنتی ہے کہ

ایک جہانم کی ایک چیز دوسری سے نہیں ملتی اسی لئے ساتھ ہی فرمایا کہ علما اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جتنی جس قدر زیادہ کوئی

شخص ان تغیرات عالم مہر کرتا ہو اسی قدر زیادہ خشتہ اللہ اس پر غالب ہوتی ہے اگے انہی کا ذکر ہے

۲۴۳ نظام مذہب کو تسلیم کر کے اور یہ بتا کر کہ سب نبیوں کے آخر پر جو ہے ایسا ہی صحیح جو تمام کلمے انبیاء کی تصدیق کرتا ہے بتایا

اختلافات قدرت کا
ترجیح دینا اور حق
باری پر دلیل

امت محمدیہ کی ہرگز
اور ان کے پیروں کو

ع
تلاوہ کا حکم
اور اس پر گرفت

۳۸ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ غِيبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتے والا ہے وہ سینوں کی باتوں کو بھی جانتے والا ہے

۳۹ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَمنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَلَا

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں حاکم بنایا سوچ کوئی کفر کرے تو اس کا کفر اسی پر ہے اور کافروں

يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ

کو ان کا کفر ان کے رب کے نزدیک صرف بغض میں بڑھاتا ہے اور کافروں کو ان کا کفر صرف نقصان میں

۴۰ الْإِحْسَارَ أَهْلَ قُلُوبِهِمْ شَرَكُوا لِلَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

بڑھاتا ہے کہ کیا تم اپنے شریکوں کو دیکھتے ہو جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو

أَرْؤُنِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ آتَيْنَهُم

مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہو یا ان کیلئے آسمانوں میں شرکت ہے یا ہم نے انہیں

كُتِبَ لَهُمْ عَلَى بَيِّنَاتٍ مِنْهُ بَلْ إِنْ يُعِدُّ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کتابت ہی ہو وہ اس کی کھلی دلیل پر قائم ہیں۔ بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدہ دیتے ہیں صرف

۴۱ الْأَعْرُوزَ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ

دھڑکا ہے اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو روکتا ہے کہ وہ اپنے رستے سے ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر

رَأَيْنَا أَنْ مَسَكَهُمَا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا

وہ ہٹ جائیں تو ان کے بعد کوئی انہیں نہیں روک سکتا وہ بار بار بخشنے والا ہے

۲۶۲۹ قولہ ذال کے معنی ہیں ایک چوڑے رستے سے ہٹ گئی ایک طرف کو آئی ہوتی ہوئی ذات کا ان کو ہم قول منہ لہجہ الی

زال

۱۱۸۰ اور اسی سے ذوال جو چوس چیز کے متعلق کہا جاتا ہے جو بچے ثابت ہو اور ذوال الشمس بظاہر ظاہر کے کہا جاتا ہے اور ذال اور لایزال

لا یزال

خاص محاورہ جو جس کے معنی ہیں ہر شے پر اور اس کی اصل یا سہ ہے و لایزال الوقت مختلفین دھڑکا ۱۱۸۰ لایزال یعنی انہم والقرآن ۱۱۸۰

غافل نہ رہنا فی شکی والوہ ۱۱۸۰ اور یہ گویا وہ غفلت کا اقرار ہے اس کے معنی ثابت کے ہیں ۱۱۸۰

نبی کی وقت مدت

زمین کا رستہ سے ہٹنے کو روکنا صاف بتانا کہ زمین میں حرکت کرتی ہو اور اس کا ایک رستہ ہے اور آسمانوں کا ہنسنے روکنا

اجرام سادی

بتانا کہ آسمانوں سے عوامی اجرام سادی ہیں جو اپنے اپنے رستوں پر چلتے ہیں مطلب یہ کہ وہ قوانین جن سے یہ چیزیں اپنے اپنے

رستوں پر چلتی ہیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں ان کی چیزوں کے معرر رستے نہ ہیں تو عالم تباہ ہو جائے لکن زانیہ میں اشارہ ہے

سَمِيعٌ لِّسْمِكُمْ هِيَ لَيْتَ اَمَانٌ اِنْ خُفِيَ لَكُمْ تَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُدھے ہوتا رحم دانی بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اس سورت کا نام فیہ کو اور اس میں پانچ رکوع اور ۳۸ آیتیں ہیں۔ اس کا نام ایسی پہلی آیت سے لیا گیا ہے کہ اسے خطاب اسے انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ انسانیت کو آپ کے کان تک پہنچایا اور اس لئے آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان کو مل کر گیا ہے اس سریت کا اصل مضمون ہے۔ اس سورت کو خود زبان مبارک نبوی سے خطاب و قرآن کا خطاب بلا ہے اور اس کے فضائل و عاویث میں بہت سے آئے ہیں اور اس کا غلبہ قرآن ہوا کسی لحاظ سے جو کہ قرآن کی اصل غرض انسان کو کمال پر پہنچانا ہے اور اسی کا بالخصوص ذکر اس سورت میں ہے اور بلحاظ ترتیب ظاہر بھی اس کا مقام غلبہ کا ہی ہے۔

۴۴

غلبہ قرآن

سب سے پہلے قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بطور مشاہدہ پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موعودہ قرآن کریم ہے کیونکہ آپ نے جن بات کا دعویٰ کیا ہے اسے قرآن کریم ثابت کر دیا اور وہ ثابت کر دینا کلی طور پر انسانوں کو اس مقام پر پہنچانا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ جن انسانوں کو اس مقام پر پہنچانا ہے ان کی حالت کیسی ہے اور ان میں احساس کو بامقام ہے دوسرے رکوع میں ایک مثال کے شک میں سمجھا گیا ہے کہ وہ قوم جس کی اصلاح کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا درست کیا گیا ہے اس قابل نہ رہی تھی کہ کوئی موجودہ مذہب ان کی اصلاح کر سکتا۔ اور کلی طور پر پہلے مذاہب اس کی اصلاح کی کوشش میں ناکام ہو چکے ہیں۔ تیسرے رکوع میں حق کی صداقت کے کچھ نشانات بیان کرنے پر سمجھا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجہ وجود سے اللہ تعالیٰ ایک مردہ زمین کو زندہ کر دے گا چوتھے رکوع میں آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کی جزا اور آپ کی مخالفت کرنے والوں کی سزا کا ذکر ہے اور پانچویں میں بتایا ہے کہ جو قوم اپنے برسرِ عروج ہونے کی وجہ سے حق کی مخالفت کرتی ہیں انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے بھی آخرِ زوال کا وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی قدرت اور حکومت تمام اشیاء پر ہے حق کو غالب کرے گا اور معبودان باطل اپنے پرستاروں کی کوئی نصرت نہ کر سکیں گے۔

خلاصہ مضمون

تعلق اور زمانہ نزول

پہلی سورت میں انسانوں کی ربوبیت روحانی کا ذکر تھا اور بتایا تھا کہ اس نے تمام قوموں کی ربوبیت روحانی بذریعہ رسل کے کی ہے اب یہاں یہ بتایا ہے کہ اب انسان کا دل بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے تمام انسانوں کی ربوبیت روحانی ہو گئی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چھ سو ساتوں کا ایک مجموعہ ہے جو یعنی السبأ - ظالمین - الصفت حص - الزمر - چنانچہ سورۃ السبأ الحمد للہ وب العالمین سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ الزمر الحمد للہ وب العالمین پر ختم ہوتی ہے۔ ان کا مضمون بھی قریناً ایک ہی جلتا ہے اور زمانہ نزول بھی ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ سورت بھی وہیاتی کی زمانہ کی ہے۔

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتُوا

سیدھے رستہ پر (۱۵) انا غالب رحمدل کے طرف سے جو ۲۴۳۱ھ کو قرآن کو لوگوں کو ڈرانے کے لیے نازل

أَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

نہیں ڈرانے گئے سو وہ غافل ہیں ۲۴۳۱ھ میں سے بہتوں پر بات پوری ہوئی سو وہ ایمان نہیں لائے ۲۴۳۲ھ

إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْيُنِهِمْ أَغْلًا فَمَنْ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَصُونَ

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈالے ہیں اور وہ غور ٹھونک رہے ہیں سوائے سرواچے کے اور کچھ رو گئے ہیں ۲۴۳۳ھ

دی ہو مگر یہ ایسا سچو ہو کہ اس کا اجماع ہی اسکی صداقت کی دلیل ہو اور یہی سیدھی زبردست اور لوگوں کو کھانا بنانا کی دلیل ہو کہ اس کے
ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور وجہ کی ضرورت نہ تھی گو اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کے بھی ہتھیار عجزات آپ کو عطا فرمائے
ایک اور بات قابل غور یہ کہ یہاں قرآن کے حکیم ہونے کو بطور شہادت پیش کیا ہو یعنی یہ ایک ہر حکمت کتاب پر بلاشبہ ایک ہی قوم
کے آدمی انسان کے منہاں اللہ ہونے پر اس سے ہر حکم کیا شہادت ہو سکتی تھی کہ ان پر حکمت باتوں کو پیش کیا جائے تو جس کے منہ سے نکلتی ہیں
گھس گھس سے نہیں کہیں بلکہ ان کو کہہ لیا انصاف و لاف کا واسطی کا ایلی کو طوعا و نہی میں کیا بلکہ اس کی حکمت کو پیش کیا ہو اور غور کر کے
معلوم ہوتا ہو کہ جس طرح قرآن کریم نے مذہب کو ایک سادہ اور علم بنادیا یہ کام دنیا کی اور کسی کتاب نے نہیں کیا۔ اللہ کی بات یہ ہے
پرستاروں کو سمجھ نہیں آتی لیکن جو حد علم ترقی کرتا ہو حکمت کی باتیں خود دلوں میں ٹھکرانی چلی جاتی ہیں ان تیرہ سو سال میں لوگوں
کیا کیا حکمت کی باتیں اس پاک کتاب سے سیکھی ہیں انہیں چھوڑ کر صرف اسی بات کو دیکھا جسے کہ کچھ یورپ کسی طرح باوجود سب باتوں
کے ساتھ سخت ترین صداقت قرآن حکیم کے اصولوں کو تسلیم کرتا چاہتا اور ان کے سامنے سر جھکا پاتا چاہتا ہو تو یہ نتیجہ بھی ہر جا
کو جس حد علم ترقی کرے قرآن کریم کی صداقت خود بخود روشن ہوتی چلی جاتی ہے +

قرآن کو چکرت ہونا
کی صداقت پر دلیل

قرآن کی قرأت میں
کساہت ترقی کرنا

۲۴۳۱ھ تنزیل کی غرض سے ہر آدمی کو تسلیم کرنا چاہتا اور ان کے سامنے سر جھکا پاتا چاہتا ہو تو یہ نتیجہ بھی ہر جا
لے ڈالے بلکہ مراتب کا موجب ہو گا کیونکہ صفت و رحمت مومنوں سے خاص ہو +

۲۴۳۱ھ اس میں شیعہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جازس کوئی رسول نہیں آیا لیکن یہاں ناانند رہا تو ہم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہو
کہ نہ تو ناانند اور قبول نہیں کیا کیونکہ اس کی سخت دلی کا ذکر ہوا یہ ایک رنگ میں ہو و رضائے کے ذریعہ سے کب عیب کوں کو خدا جہاں لگا ہوا
ہے اسی پرور نہیں کیا اسلئے ان کی حالت غافلوں کی تھی یعنی ایسے لوگ جن میں نیکی کا احساس بھی نہ رہا تھو اس وقت کے انداز کو آپ کے سپرد کرنے
میں یہ بتایا کہ اگر کسی قدر شعل و کھار تھا تو حضرت کے سپرد کیا گیا جس قوم کی پہلی کرتے ہیں پہلے غائب کا نام ہے اسکی اصلاح آپ کے ذمے ڈالی گئی +
۲۴۳۱ھ آیا تو ہر امر اور امر کوئی نہیں مراد کیا گیا ہو لاف و غیہ اجماع میں اور ہوجانے کے ایک قول اسکی معنی میں نقل کیا ہو کہ
رسولوں کا قول و جہاد و جہاد سے مراد ہو کہ اس کی ذیل و دشمن ہو گئی (د) اور میرے نزدیک تو فی غم غافلوں ہی پر کہہ کر غافل اسے کہتے
ہے جس چیز کا احساس نہ ہو چاہے جو کچھ بظاہر غائب ہو یا ان کے ذمے لگے ہو یہ ہو کہ ان میں نیکی اور وہ حاکمیت اور افاق
فانہذا کا احساس ہی باقی نہیں رہا +

نہ تو ناانند

۲۴۳۱ھ مقصود تھی۔ دشمن کے مقابل کیا جاتا ہو جب وہ حوض پر سر ہوا کر کے اور پانی نہ پیتے۔ اور مقصود وہ شخص ہو جو اپنا سر و بالا
کئے ہوئے ہو کہ اسے نیچا کر نہیں سکتا اور اقامت کر کے اور نیچا کر کے نیچا کر کے بھی کہا جاتا ہو اور انھیں اللہ کے مدد سے بھی کر

تو مقصود

۱ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ فَيَسُونُ

اور ہم نے ان کے سامنے روک بنا دی اور ان کے پیچھے بھی روک (بنا دی) یوں ان پر پردہ ڈال دیا ہر سوادہ نہیں دیکھتے ۲۴۳

۱۱ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا نُنْذِرُ

اور ان پر برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لاتے تو صرف اسے ڈرا سکتا

مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنََ الْغَيْبَ فَبَشِّرْهُ بِعَفْوَةٍ وَاجْرُكْ رُحْمَ

جو نصیحت کی چرچہ کرے اور دین سے غیب میں ڈرنا ہو سوائے سعادت اور عفت والے دین کی خوشخبری دے دو

طوق کی شکل کی وجہ سے اس کا سر اذنیہ (ذی) اور اُفْتُ البعیر کے معنی میں اونٹ کے سر کی شکل کی طرف کو بانٹ دیا اور مقنون ہمارے ساتھ بطور تیس کے اور دوشال کے طور پر اور غرض ان کے اس وصف کو بیان کرنا ہے کہ وہ حق کی قربانیاں ہی سے اور شد کے قبول کرنے اور مذکر یا دین پہنچ کرنے سے کس طرح، بخار کر رہے ہیں اور کیا کیا ہے کہ یہ قیامت میں ان کی حالت کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔

گردنوں میں طوق کے ہونے سے مراد ان کا دم درواج وغیرہ میں جکڑ ہوا ہونا ہو دیکھو ۱۵۵۹، طوق کا ٹھکانا ایک ہونا یا تلبیہ کے گانا ہے۔ ہم مقنون میں ہے کہ اگر جب حق بخوشی تک ہوگا تو سر ہاں نیچے نہیں ہونے کا اور دلوں میں ہو کہ دم درواج کے طوق نے انہیں ایسے طور پر جکڑا ہوا ہے کہ وہ اپنے سروں کو باطل میں جھکا سکتے اور تیرہ میں ہے کہ اس سے مراد ہے کہ انہیں قبول حق کی توفیق نہیں مہیا کی کہ وہ حق کے مقابلہ میں ٹیکہ اٹھا رکھے ہیں کیونکہ ان کے سر کے متعلق گانا جو کہ اس کی گردن پہنچے ہو اور بعض نے اسے ان کے کفر پہنچتے ہونے سے نہیں لیا ہو گا یا کفر یا اس شخص کی طرح پختہ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں کہ وہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اور صفاک اور خرا کا ڈال ہو کہ گردنوں میں طوق پہنچے سے مراد ان کا فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے رکنا ہو جیسا کہ فرمایا لا تجعل یدک مغفلة فی عقیق (دع) ۱۵۶۰ ایل ۱۵۶۰ اور قیامت میں ایسا ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ جو حالت انسان اپنی اس دنیا میں رکھتا ہو وہی قیامت میں کھلے طور پر ظاہر ہو جائے گی اور اخلاقی اور غیر مافی السور ظاہر ہو رہے نظر آئے لگیں گے۔ آج بھی رسم درواج کے طوق مسلمانوں کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں +

۱۵۶۱ فَأَغْشَيْنَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ فَيَسُونُ ۝ وَأَغْشَيْنَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ فَيَسُونُ ۝

سامنے اور پیچھے روک ہونا اور پردہ ڈانا سب اسی معنی میں ہے جیسا طوقوں وغیرہ کا ہونا اور خلفہم کی روک کی روک کہ وہ عواقب امور پر غور نہیں کرتے گویا ان کی نظر کھٹی ہو رہی ہے اور آگے نہیں جاتی۔ اور ایسا ہی ہم سے مراد یہ ہے کہ کھلی تباہی پر اور قویوں کی حالت پر غور نہیں کرتے گویا اس طرف سے بھی نظر رکھتی ہوئی ہو اور یہی وہ تیس ہیں یعنی عواقب امور میں فکر کرنا اور پہلی قوموں کی حالت پر غور نہ پہلے لوگوں کو جو ایسے ہی افعال پر توجہ نہ تھے ان پر عز کرنا جس سے راہ راست پر چلنے کی توفیق نہ تھی سے جس وجہ سے وہ باتیں نہیں تو گویا ان پر پردہ پڑ گیا اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف ان کو توجہ منسوب کیا اس لئے کہ یہ سب باتیں ان کے افعال کا نتیجہ ہیں +

اُغْشَاءُ

کھلنے والے اور
سجھنے والے

اِنَّا نَحْنُ حُجِّي الْمَرْحَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ ۱۲

ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم کچھ لیتے ہیں جو وہ اُسے بھیجتے ہیں اور اُنکے نشان جو کچھ پہناتے ہیں اور ہم ایک چیز کو ہر ایک کے لئے

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۱۳ وَأَضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْغَرْبَةِ ۚ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۱۴

دلی کتاب میں بخوبی لکھے ہیں ۱۳ اور اُن کے لئے مثالیں رکھنے والے کمال مثال بیان کر جب ان کے پاس رسول آئے ۱۴

۱۲

کتاب رس

۱۳

۱۵۳۵ اعلیٰ الوقت میں اشارہ: نبی اکرم صراحت کرنا کہ ان لوگوں کی طرف بھی ہو سکتا جو جیسا کہ ابھی پہلی سورت میں وہاں سے تھے الاحیاء ولا الاموات (خالفہ ۲۲۰) میں کفار کو مرے کہا ہے اور کیا امت کے ان مردوں کو زندہ کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے مگر یہاں پہلے معنی ان سب میں یعنی اولیٰ انکے کفر پر صراحت اور مردہ ہونے کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ اس تو قرآن حکیم کے ذریعہ ہم کو مراد ہو گیا بھی زندہ کرینگے اور یہ ایسے زندہ ہونگے کہ نہ صرف اپنے لئے اعلان صالحہ اُنکے بھیجیں گے جس کا ذکر مآل میں ہوا ہے بلکہ وہ اپنے بچے عمر اور بچے کے اتنا چھوڑ گئے اسکے وقتا دھرم ہی ساتھ بڑھا یا اور فی حقیقت قرآن کریم نے اپنی صداقت کا ثبوت مردہ عرب کو زندہ کر کے دیا اور یہاں پر ثبوت کسب ان ہی کی زندگی میں ہیں نظریں آتا ہاں اسی طرح پیشتر دوسرے اسے زندہ کئے اور آئندہ بھی لوگ گالیوں جو صریح شروع کر کے ہیں یہی تھا کہ قرآن کریم آنحضرت کا حق ہو اس کا ثبوت یہاں دیا۔ اہام یعنی کتاب کے ۱۵۳۵ +

۱۵۳۶ اس قریب سے مسفرین نے مراد نکال لیا تو اور یہی حضرت ابن عباس سے مروی ہے اور مصطلحوں سے مراد قتلہ اور اہل مسفرین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتلے کو ہی لے لیا ہے جس سے وہاں بعض کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے جو حضرت عیسیٰ کی تائید کیلئے بھیجے گئے اور کہتے ہیں وہ عیسیٰ کی شریعت کی پیروی کرتے والے تھے مگر وہاں تو حضرت عیسیٰ خود حضرت موسیٰ کی شریعت کے پیرو تھے اور دوسرے صرف سے ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلعم کے درمیان کوئی بھی نہیں ہوا اور یہ زمانہ قریم میں پس اگر ان الفاظ میں کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کیا جائے تو مسفرین سے مراد حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے ہونگے اور ان پر غلط رسول بظاہر مجاز ہو گیا ہوں اول تو ایسا کوئی خاص تاریخی واقعہ عیسائیت کی تاریخ میں نظر نہیں آتا اور دوسرے اللہ تعالیٰ نے یہاں صاف الفاظ میں اسے مثال کہا ہے اسکے تاریخی واقعہ مراد لینا درست بھی نہیں بلکہ یہ صرف مثال کے طور پر ایک بات سمجھانی ہو اور اس میں عرب کی سخت دلی کامیابیوں اور یہ بتایا کہ ان لوگوں کے احساس مذہبی کی یہ حالت تھی کہ وہ رسولوں کا پیغام یکے بعد دیگرے انہیں پہنچا دیا گیا مگر اس قوم پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس کا ذکر اسی مناسبت سے کیا کہ عرب کے لوگوں کی سخت دلی کا ذکر خدا کے دشمنوں میں بھی کیا۔ احساس بھی باقی نہ رہا اسکے بعد نے نہ ہوا کہ پیغام کی پروا کی نہ انداز کی۔ انہیں اس کو بطور مثال بنا بیان کیا کہ ایک ایسی ہی سخت دلی جو دوسروں کو جھٹلا جائے تو نبی تیسرا رسول آئے گا پاس بھیجا جائے گا اور اگر اس واقعہ کو غرض آتا نہ تو خود رسول بھیجے ہیں اور یہاں بعد میں بھیجے ہیں کوئی خاص غرض نظر نہیں آتی +

نہا کیا اور اس پر

۱۵۳۷

۱۵۳۸

۱۳ اِذَا ارْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَزَرْنَا بِنَالَتِ فَقَالُوا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّسْلِمُونَ

جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے تیسرے سے قوت دی تو انہوں نے کہا تم ہماری طرف سے ہو

۱۵ قَالُوا مَا اَنَّا بِمُرْسَلَيْنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُونَ

انہوں نے کہا اگرچہ ہمیں اگرچہ ہی طرح انسان جو وہ تمہیں نے کہہ نہیں سکتا تم جھوٹ ہی کہتے ہو

۱۶ قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا لَآلِیْکُمْ لَمْ نَسْأَلْکُمْ وَمَا عَلَّمْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ قَالُوا اِنَّا

انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ تم ہماری طرف سے کیا رسول ہیں اور ہمارے سوا کونسا رسول بھیجے گا اور کچھ نہیں انہوں نے کہا تم

۱۹ طٰیغُرَنَا بِکُمْ لَیْنِ لَمْ تَتَّبِعُوا اَلَّذِیْ جَعَلْکُمْ وَلِیًّا وَلَیْسَ لَکُمْ مِّنَّا عٰدِلٌ اِلَّا لِمَآ اٰتٰیْکُمْ

تمہیں غصہ پا دے گی اگر تم ہمارے آؤ گے ہم تمہیں پھر دیکھیں اور ہماری طرف سے تمہیں سے کوئی عذر نہیں رہے گا نہ کچھ جو تمہاری طرف سے ہو

۲۰ مَعَكُمْ اِنْ ذِکْرُوْا بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِقُونَ ۝ وَجَآءُ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ بِحُلٍّ

تمہارا ساتھ ہی جو کیا اسلئے کہ تمہیں یہ بتائیگی کہ تمہارے قریب سے ایک قوم ہو گئی اور شہر کے پیرے کے ایک شخص وہ وہ پہلے

۲۱ یَسْعٰۤی قَالَ یَقُوْمُ اَتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ اَتَّبِعُوا مَنْ لَا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَهُمْ مُّهْتَدُونَ

آج اس نے کہا اسے میری قوم رسول کی پیروی کرو ۲۲ کی پیروی کرو جو تمہارے اجڑے اور وہ ہدایت پر ہیں

۲۳ وَمَا لِیْ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاَلِیْهِ نَرْجِعُونَ ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا

اور میرا کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا وہ میری طرف لوٹنے کا وہ کیا ہے پھر تمہارا (اور) محبوب و نواز

اِنْ یُّرِیدِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنْ شَفَاعَتِهِمْ شَیْئًا وَلَا یُنْقِذُوْنَ ۝

اگر اگرچہ مجھے کوئی دھم پہنچائے گا اور وہ کسے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے بچا سکیں گے

۲۴ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۲۵ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۲۶ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۲۷ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۲۸ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۲۹ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۳۰ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝ اَفَاَتُخَذُ مِنْ دُونِہٖ اِلٰہًا ۝

۳۲ اَلْمُرُوۡدُ اَكْمَرُ اَهْلِكُنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوۡنِ اَنَّهُمْ اَلِیۡمٌ لَاۡیُرْجَعُوۡنَ وَاِنْ كُلُّ

کیا وہ فوراً ہی گئے کتنی نہیں ہیں ان سے پہلے ہاک کیس کر وہ ان کی طرف رجوع نہیں کرتے ۲۶۴۲ اور کل اس

۳۳
۱۸
حق و سچائی کی بات

۳۳ لَمَّا جَمِیۡعٌ لَّدُنَّا فَنُحْضِرُوۡنَ ۚ وَاٰیۃُ لَهُمُ الْاَرْضُ الْمِیۡتَةُ اَحْیٰیۡنَا وَاَخْرَجْنَا

سب کے ہمیں حاضر کر جائیگے اور ایک نشان کے لئے مردہ زمین کو ہم سے زندہ کیا اور اس میں

۳۴ مِّنْهَا حَآبِیۡمٌ یَّا کُوۡلُوۡنَ ۚ وَجَعَلْنَا فِیۡهَا جَنَّتٍ مِّنْ نَّجِیۡلٍ وَّاَعْنَابٌ وَنَخۡرٌ

انج نکلا تو وہ اس سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں

۳۵ رِیۡحًا مِّنَ الْعِیۡوُنِ لِیَا کُلِّ مِمَّنۡ شَرِبَ مِنْۢهَا عَلَمٌ لِّہٖ ۚ وَمَا عَمِلۡتُمۡۤ اٰیٰتِہُمۡ اَفَلَا تَشْكُرُوۡنَ ۚ

چنے جاری کئے تاکہ وہ ان کے پھل سے کھائیں اور ان کے انھوں نے اسے نہیں بتایا تو کیا وہ انہیں کرنے سے عیب

۳۶ الَّذِیۡ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تَبَتُّ الْاَرْضُ مِنْۢ نَفْسِہُمۡ وَمِمَّا اَلَعَمَلُوۡنَ

ذوات پر جن نے سب جوڑے پیدا کئے اس سے جو زمین اگاتی ہے اور ان کی اپنی جانوں سے اور اس جو وہ نہیں جانتے ۲۶۴۳

۲۶۴۲ اَنۡہُمُ الِیۡمٌ لَّا یُرْجَعُوۡنَ سے مراد یہ ہو سکتی ہے کہ جنہیں ہاک کر دیا گیا وہ ان کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس میں ان کے نہیں آتے

حضرت ابن عباس سے کہا گیا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت علی قیامت سے پہلے کھڑے ہو کر آئینے تو اپنے فرمایا ہر ہم بہت ہی بڑے

لوگ ہیں کہ ان کی عورتوں سے غل کیا اور ان کی میراث تقسیم کر لی تب آئے پھر انہم الیہم لا یرجعون (د) اور بعض نے کہا ہاں اگر کفر

نہ کرتے آتے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ہم نے ان سے پہلے سطوں کو اس لئے ہاک کیا کہ وہ سروروں کی طرف رجوع ذکر سے خود تیر

معنی کی تریخ ہے +

۲۶۴۳ ان آیات سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کس طرح ہم آسانی پانے کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کرتے رہتے ہیں اور اس میں انج

اور پھل نکالتے رہتے ہیں اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو جو پہلے مٹی مردہ مٹی تھی اس پر دھیرہ مٹی ڈال دی اور

نقا زندہ کیا اور اس میں سارے سامان انسانوں کی زندگی کے پیدا کئے اور ان کے اندر بانی کے چشمے بنائے اسے بڑے نشان اپنے

بیان کیا کہ انسان کیلئے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمت سے پیدا کیا انسان کے اعضاء نے ہر چیز میں نہیں بنائیں اور

وہ سامان جو انسان کی روحانی زندگی کا موجب ہیں انسان کے اندر نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمت سے پیدا کرنا

ہو اور یہی ارسال رسول ہے اور یہ بھی ہر کس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر کے اس میں چشمے بنانا اور پھل وغیرہ اگانا

ایسا ہی اب ان کی روحانی بارش سے عرب کی مردہ زمین زندہ ہو جائیگی اور عظم کے چشمے بہ خلیجۃ اور بڑے بڑے عظیم انسان انسان

اس مردہ قوم میں سے پیدا ہو گئے انسان کے اعضاء میں یہ طاقت نہ تھی کہ یہ کام کرے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا لرے پیکر دکھائیگا

۲۶۴۴ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے تاکہ اگر کبھی وہ انسانوں کو کس میں سب جلا

مثالی ہیں اور مالا یہیلوں بٹھا کر بتایا کہ کیسے بھی جوڑے ہیں جنہیں وہ نہیں جانتے اس میں وہ سب چیزیں آجاتی ہیں جن کا علم

انسان بہت آہستہ حاصل کرنا چاہتا ہے جوڑوں کا ذکر اسلئے کیا کہ دنیا میں سب نشہ ناجوڑوں سے ہی ہیں تو انے روحانی

عرب کی مردہ زمین کے
نشہ پر اس میں مٹی

سوجھیں جو حق
زور ہیں

يَبْنِيْ لَهُمَنْ تَدُلُّهُ الْقَمَرُ وَلَا اَيْلَ سِوَانِ التَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكَ يَسْبُحُوْنَ

۲۴۲۸ حاصل کر کے چاند کی غایت کو پہنچے اور نہ رات دن سے آگے نکلے والی ہر اور سب دانچہ پڑی دابہ میں ہیں

وَآيَةٌ لَهُمْ اَنَّا خَلَقْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكِ الْمَشْهُوْرِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهٖ مَا

اور ایک نشان ان کیلئے یہ ہے کہ ہم ان کی نسل کو بھری ہوئی گشتی میں اٹھاتے ہیں اور ان کیلئے اس جیسا کچھ اور پیدا کیا ہے جو

يَرْكَبُوْنَ ۝ وَاَن تَشَافَرْهُمْ فَلَا صَرِيْحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَدُوْنَ ۝

۲۴۲۹ وہ سوار ہو گئے ۱ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں تو ان کیلئے نہ کوئی فریاد رس ہوگا اور نہ وہ چلت جائیں گے

۲۴۲۸ یعنی یعنی بغی کے اصل معنی تو تھا دروس اور اس کا اکثر استعمال مذہب ہر یعنی ہر بات کی طرف تھا ذکر بعض وقت ابھی مرقہ پر بھی اس کا استعمال تھا ہر جیسے عدل سے احسان کی طرف تھا مذہب یا فرض سے نکل کی طرف تھا ذہب اور یعنی بھی دو طرح ہر ایک جب وہ چیز ایک فعل کیلئے سفر ہو جیسے اَنَّا وَضَعْنَاهُ اَنَّا خَلَقْنَا الْاَشْيَاءَ اور دوسرے جب ایک چیز میں ایک اہمیت ہو جیسے فَلَانٌ يَنْفَعُ الْاَشْيَاءَ يَكْرَهُ (اور یہاں) اور وہاں عللہ الشفاء و ما یعنی لہ (۱۹۹) میں پہلے معنی میں ہے +

سورج چاند کی غایت کو نہیں پہنچ سکتا یعنی جو کام چاند کا ہو وہ سورج نہیں دے سکتا ہر ایک کے سپرد اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایک کام کیا ہر رات دن سے آگے نہیں مل سکتی یعنی جب دن آجاتا ہر تو رات باقی نہیں رہ سکتی اُنہا کام کر کے وہ دور ہو جاتی ہیں اور سورج اور چاند دو پر کیا مقرر ہے سب سیارے اپنے اپنے دائروں میں چل رہے ہیں سب کا لفظ جو کدسیاں چیزیں تیرے پر چلا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سب اجرام ساوکی کسی شمس چیز نہیں بلکہ پانی یا ہوا کی طرح کسی رقیق چیز میں گردش کر رہے ہیں اور یہاں بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آفتاب نبوت طلوع ہو گیا تو رات باقی نہیں رہ سکتی اور قرآن سے قلت کا دور ہونا ہی اسکی حقانیت کا کافی نشان ہے

۲۴۲۹ فَلَكَ السُّحُوْر سے مراد بعض نے حضرت نوح کی کشتی کی ہوا درمن مثلاً ماہر کیوں سے اور شتیان جن پر لوگ سوار ہیں ہیں جو کہ با حضرت نوح کی کشتی کے منہ پر نہیں لیکن حملنا ذویہم ہیں و کراں لوگوں کا ہر جو مخاطب قرآن ہیں اسکے دوسرے معنی ہیں یہ کہ فَلَكَ اسم جنس ہر صبح ہیں اور یہ دوسرے معنی بھی حضرت ابن عباس مجاہد وغیرہا سے مروی ہیں اور من مثلاً سے مراد کشتی کی آفتاب کوئی اور چیز ہی اور کہ کیا ہو کہ یہ آفتاب ہیں جو کہ کچھ وہ تو یا سفاخ العربین یعنی خشکی کی کشتیاں لیکن ہوں تو انسان گھوڑوں یا عقربوں بھی سوار ہوتے ہیں آفتاب کی خصوصیت نہیں بلکہ فریاد و الخیل والبعال والحمیر لقرکبھا والخلۃ! اور کشتی سے طاقت صرف اسبات میں ہونا اس پر سوار ہی کی جاتی ہے تو درست نہیں میرے نزدیک اس میں اشارہ ہوا انی کشتیوں کی ہوا کی جہازوں کی طرف سے اور دہی انی کشتیوں کی مثل کھلا سکتے ہیں اور خلقنا اس کے فرما یا کہ جو چیز انسان اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے سامانوں سے بناتا ہے بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف بھی منسوب ہو سکتا ہے اور کشتی اللہ تعالیٰ کے تصرفات عظیمہ میں سے ہونے کے لحاظ سے اور سامانوں کیلئے موجب منفعت ہونے کے لحاظ سے نشان ہر والخلۃ والحق جہی فی البحر یا یغمد الناس والبقرۃ (۱۹۷) اور انکی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں فکر ایک خاص قوم کا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بہت کچھ عطا فرماتے تھا لیکن وہ ایک وقت کیلئے ہوگا اور اگر وہ قبول حق سے انکار کریں گے تو انہیں غرق کر دیا جائے گا رحمة منا و متعالیٰ حمین اور یہ کہ کیا ذکر عرب کا نہیں دو باتوں سے ظاہر ہے کہ ایک تو فَلَكَ مستحق سے ان کا بہت ہی کم تعلق تھا اور دوسرے من مثلاً کوئی اور چیز

وَأَمَّا ذُو الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدُ إِلَيْكُمْ بِبَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا

اور اسے مجرمو قح جدا ہو جاؤ ۱۵۷۱ اے آدم کے بیٹو کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کو پہلو

الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَإِنْ عَابِدْتُمْ ذُنُوبَكُمْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۶۱

ذکر وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر سیری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے

وَلَقَدْ أَضَلُّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَذْأَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي

اور یقیناً میں نے تمہیں سے بہت سی غلوں کو گمراہ کیا تو کیا تم عقل سے کام نہ لیتے تھے یہ وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى

وہ دہ دیا جاتا تھا آج میں دھل ہو جاؤ گے جسکو تم کفر کرتے تھے آج ہم ان کے منہ پر

أَفْوَاهِهِمْ وَنُخَيِّمُنَا أَيْدِيَهُمْ وَنَشَدِّدُ أَرْجُلَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ

ہر لگا دیئے اور انکے اہم سے ہم کھینچ دیئے اور انکے پاؤں اسکی کوڑی دیئے جو وہ کھاتے تھے ۲۴ اور اگر ہم چاہیں

لَطُسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْعِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ

تو ان کی آنکھوں کو ٹپا دیں پھر وہ رستے کیلئے آگے بڑھیں تو کس طرح دیکھیں اور اگر ہم چاہیں

لَنَسْفَحَنَّهُمْ عَلَى مَكَاتِبِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝

تو ہمیں ان کی جگہ پر سح کر دیں پھر وہ نہ آگے چل سکیں اور نہ لوٹ سکیں ۲۵

اور غرضی اذکار کی کہ ہیں فاکان دعوتہم انجا وہم باسنا ولا علف ۱۵۷۱ اور دعا و یا پھر کوئی دامن دعوتہم انجا وہم باسنا ولا علف ۱۵۷۱ (غرضی)

۱۵۷۱ امتنا ازنا۔ بناؤ کہ معنی وہ چیزوں کو الگ الگ کیا اور امتنا ازنا وہ چیزوں کے لئے بطور مطاع کے ہیں یعنی ایک چیز الگ

ہر کسی ایک غرضی۔ تکاد و تمیز من القیظ والملك ۱۵۷۱ (غرضی)

۱۵۷۱ اسنہں پھر لگائے سے راوی ہر کو کلام کر گئے اور اسنہں کی آیات میں بتایا کہ دوسرے عالم کی کیفیات الگ الگ کی

ہیں۔ انسان کلام تو سنے کرنا ہرگز اسنہں سے کلام نہیں ہوگا کیونکہ وہ ان عمل کے نتائج کا ہر وقت کے اور انکار و فیدہ کلام نہیں

بلکہ انسان کی حالت سے چوکایاں انھوں کے کلام کہنے اور پاؤں کے گویا رہنے کا ذکر ہو دوسری جگہ جبر شہد علیہم صحتہم ہمارا

وجہ و ہم با کافرا بعلون (رحم السحابة) ۲۰۰ کان اور انھیں اور چرے گویا دیکھے چہ تفسیر میں بھی یہ قول غزل ہر شہاد و تہا

ولانہ اعنی انشا اولہ و انشا لہا مع علیہا بان بیدل اللہ تعالیٰ تا باخری صحتہا اصل الخ صحتہا و انشا لہا مع علیہا بان بیدل اللہ تعالیٰ تا باخری

۱۵۷۱ مسخا منہ خلق و خلقی لا یخوفا ہر اور ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں بدل دینا اور بعض حکما کا قول کہ

کسبہ و علیہ ہر ایک خلق جس صورت میں ہو اور وہ ملک خلق جو ہر زمانہ میں ہوتا جاہر یعنی انسان بعض احاطہ ق و سبہ

دعوی

امتا از تہیز

نہا و کلام

منہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَخُذُوْا زِيْنَتَكُمْۙ وَكُلُوْا وَشَرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْاۚ لَا يُوْسِدُ لَكُمْۙ شَيْءٌ مِّنْهُۥۚ وَتَذَكَّرُوْاۚ

مناک سے ڈرانے چڑھ رہی اور کافروں پر بات چٹا بہت ہو۔ ۳۷۱ کیا وہ غریبوں کے کٹر دشمن کیسے ہیں؟

وَلَا تُسْرِفُوْاۚ لَا يُوْسِدُ لَكُمْۙ شَيْءٌ مِّنْهُۥۚ وَتَذَكَّرُوْاۚ

ہمارے دشمن بنایا جا رہا ہے کہ وہ اس کے ہاتھ میں اس کے سر پر ہتھیار رکھیں گے۔

اور اس میں سے کچھ بھی بنا کر شاعرانہ بلند پروازی میں نہیں جکڑنا چاہئے اور جس کے اصول کو اٹھا کر جس کے نام میں بیان کیا جاوے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر نہ مانا جائے کہ تاریخ اور روایت میں جو چیزیں ہیں وہ عرب میں شاعروں کے وہی کلام تھے لیکن ان کی طبیعت کو شعر سے ادنیٰ نسبت بھی تھی یہاں تک کہ روایات میں ہر گز اگر کچھ آپ بطور مثال کوئی شعر نہ تھے تو اس کے اول کو خود آزاد و خرد

کو اول کہتے تھے، کچھ بالمشبہ والاسلام تھے، ناہیا کرنا کہنے پر رضا کافی بالاسلام والمشبہ اللہ وناہیا ترحضت اور کہنے کا کہیں گواہ دیتا رہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی نہیں سکھایا (د) یعنی شاعر نے کہا تھا کہ رضا یا

اسلام انسان کو رہی سے روکنے کیلئے کافی ہیں اور چنگ اسلام کو فتح کر کے جو ان کو کیا کہ اسلام اور رضا یا انسان کو رہی سے روکنے کیلئے کافی ہیں کہ ان کو نہ آزاد کرنا کہ آپ کا نام شاعر میں ہرگز مانا جا سکتا تھا کہ اس زمانہ میں وہ ملک برسہ برسے شاعر پیدا

کر دیا تھا کہ شاعر کا خیال اس طرف چھٹکا کہ اس کا لفظی اور روحانی معانی میں شعر کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد نے بالکل بالادب رکھ دیا

اتنے اگلے دور کے معانی بیان کرنے میں شاعروں کے وہم و گمان میں بھی دے گئے تھے کہ شعر کا نام تک نہیں جانتے اور سراسر کلام نہیں پڑھیں جس سے عرب ایک ترشہ لانا شاعری سے بھانپنے خود ایک اچھا لڑکا ہے۔ سوال ہوا کہ کیا شعر کا نام تھا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت

قصی یا دیگر انبیاء میں ایسے ہی تھے قصاص میں دونوں قتل ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی ہی بھی شاعر نہیں ہوا، ان شعر کو دیکھنا

دوسری بات یہ کہ شاعر کا جو کلمہ کا جی ہوتا ہوا آپ کا پیغام دائمی تھا جس سے ہمیشہ کیلئے دنیا کو اٹھا تھا اسلئے یہی یہ شعر سے اچھا کلام کو بالکل پاک رکھا گیا۔

مگر غیب یہ کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو اس پر ایمان سمجھا گیا تھا کہ وہی شعر و شاعری کی طرف کمر لائی ہیں یہ باری مسلمانوں میں خاص نہ ہو سکتی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی حالت روز بروز کمزور ہوتی گئی جس سے مسلمان بادشاہوں نے بھگتے ان کے کلام کو

کوئی دیتے شاعروں کو کہتے تھے انعامات دیکر شاعر کا کوئی ترقی دے دے ان ہی مسلمانوں کی یہ حالت ہو کہ ان کے شاعر کو کسی جگہ سے

نظر بھی جاتی ہو یہ جو سب کام چھوڑ کر بھاگے چلے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی لفظ و فصاحت کی مجلس ہو تو ان کی حکیم کی دہریہ و تدبیر کا سلسلہ ہوتا ہوا لاش و لاشہ ان سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۷۲ اٰیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سَبِيْلَ الْمُجْرِمِيْنَۙ سَبِيْلُهُمْ سَوِيٌّۭۤ اَدْنٰى سَبِيْلِ الْغٰلِيّۡنَۙ

یہاں ہر اندھ گھبراہ زد ہو رہی ہیں، ان کے اندر ہر بات نہیں ہے (۳۷۲) مطلب یہ ہوا کہ جو شخص کچھ بغض سے کام لیتا ہو وہ قرآن کی نصیحت سے فائدہ اٹھا کر اور جو کفر پر اٹھے ہوئے ہیں ان کو

احساس ہی کوئی نہیں۔ ۳۷۳ اَلَّذِيْنَ يَتْلُوْهُ فَاَتٰهُ سُلٰٰتٌ مِّنْ سُلٰٰتِ رَبِّهِۥۚ فَكَرِهَۙ اَنْ يَّتْلُوْهُ فَاَتٰهُ سُلٰٰتٌ مِّنْ سُلٰٰتِ رَبِّهِۥۚ فَكَرِهَۙ اَنْ يَّتْلُوْهُ

تذلیل ذیل یہاں تک کہ اسے سہولت سے میرزا یوسف نے بتائے گئے۔ فاسکلی حلیل و جٹ ذلال و غفل (۱۶۹) میں ذلی کے معنی میں ہیں فخر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر

مسلمانوں میں خاص نہ ہو سکتی

تذلیل ذیل

بِالَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِّنْهُ تُوقَدُونَ ۝ ۸۰

وہ جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنائی تو دیکھو تم اس سے جلائے ہو ۲۶۶۵

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَىٰ ۚ ۸۱

وقد غفران

کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، سب سے بڑا اور نہیں کہ ان (انسانوں) کی مثل بنا سکے

وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۚ إِنَّمَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ ۸۲

اور وہ بڑا پیدا کرنے والا جانور والا ہے ۲۶۶۶ اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرنا ہو تو یہی چیز ہوا کر کے پیدا ہو جاتی ہے

فَبِشَيْءٍ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ۸۳

سہ پاک ذات وہ ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹنا ہے جاؤ گے ۲۶۶۷

۲۶۶۷ سبز درخت سے آگ کا ہونا اس کی طبعی قوت ہے ہر چیز کو لگا کر آگ کیلئے، ایسے ہی کلامِ حق پر مگر یہاں اس ضمن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ بات کہ سبز درخت جس میں آگ ہے اس سے آگ پیدا کرنا قدرتِ ہمدال پر اور ایک قدرتِ قدس پر امتدادی ہے، اس لئے صحیح نہیں کہ ان دونوں باتوں میں کوئی مناسبت بھی چاہئے، اور لفظ اخضر کو ساتھ رکھنا بتاتا ہے کہ یہ ایسے ہی کی طرح اشارہ نہیں جو خشک لکڑی سے ہوتا ہے، مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سبز درخت بھی آپس میں رگڑ کھا کر آگ کو پیدا کرتے ہیں، جو ایک تیسری چیز ہے جس کا وجود ان دونوں میں کوئی نظر نہیں آتا، ایسے ایک انسان کے انسان کا دل کے ساتھ تعلق پیدا کر کے نور و روح کے باہر رگڑ کھانے سے ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے، اور قرآن کریم کے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی جس کی طرف قرآن کریم نے بار بار اشارہ کیا ہے وہ ایک باطنی زندگی ہے جو کائناتِ اعلیٰ انسانی سے ہر جہت تعلق باطنی پیدا کرتے ہیں، انکی دیوخیوں کیلئے باوجود ولایت کے یہ زندگی نہیں لامیت ہے، وہ دلچسپی (ذوق) ہم لایاں وہ بھی، اسی دوسری زندگی کو ان الفاظ سے ایک صاف ہونے کے بعد پانچ لکے میں تعلق باطنی کے قریب سے وہ ملوث ہو گئے ہیں +

۲۶۶۸ مثلاً ہم میں ضمیر انسانوں کی طرف جاتی ہے جو ذوی العقول ہیں یعنی وہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کی انہی شئی مخلوق کو پیدا کیا کیا وہ سب سے بڑا اور نہیں کہ انسانوں جیسی ہستیوں کو جو اس وسیع مخلوق کے سامنے کچھ بھی نہیں پیدا کر سکے اور مثلاً ہم سب بھی صاف بتا دیا کہ وہی انسان نہیں ہو گئے، انکی مثل ہو گئے +

۲۶۶۹ ملکوت کے لفظ میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جس حق کی تکذیب ہو رہی ہے جو اس کی حکومت دنیا میں ہوگی +

سبز درخت سے آگ

ہاں جن چیزوں کی قسم کھائی ہو یا الفاظ دیگر خبیث بطور گواہ پیش کیا ہو دیکھو ملکہ! وہ صف باذخے والی روکنے والی

رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا يَلِينَا وَرَبِّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوْكَبِ ۝ ۹

آسمانوں اور زمین کا زینہ جو کچھ چاہے تو لے لے دے اور مشرق کی زمین کا کھاب ۱۵۴۳ ہم نے درخت آسمان کو زیب دیا یعنی ستاروں اور آسمان کے آسمانوں پر

کلمات قرآن کریم والی جاعیتیں ہیں اور جو اب قسم یا وہ امر جس کی وہ شہادت ادا کرتے ہیں یہ کہ کہ عہود ایک ہی پر جو ان معنی سے مراد اس سے ملانے کے ہیں اور ایسے ہی بعض اور معنی پر بھی فرشتے مراد لے لے ہیں اور یہ معنی حضرت ابن عباس وغیرہ کے معنی ہیں مگر ظاہر کہ لگا کر خود غور فرمائی ہستیاں ہیں اور انہیں بطور شہادت پیش کرنا درست نہیں ہو سکتا اور دو کلمات ذکر کرنا غرض فرشتوں پر صادق نہیں آ سکتا مگر زمین پر جس آسمان پر چاہے تو وہ سے القلیت ذکر کیا کے معنی میں یہی روایت ہے باقی علیکم فی القرآن (۱۵) بنو آدم یتنوں کا یہ کہہ نقلی (۱۵) اور اگر تیسری آیت میں مومنین مراد لے جائیں تو یہی مراد ہوتی ہے اور ہونے چاہئیں ۱۰ اور حضرت عیسا میں مراد نہیں صرف ہاں نہ دے دے لوگ ہیں اور زاجات و خبر میں لوگوں کو معاصی سے روکنے والے اور تالیفات ذکر کیا میں خود اتباع ذکر کرنے والے اور پھر ان کی شہادت و دلچ سپر ایک تو یہ کہ جس قسم کی جاعیتیں دنیا میں ہوتی ہیں انہیں دنیا و ماضیوں کے اتباع و دنیا میں کیسے بھی ہونے ہوں اور کہیں نہ ان میں ہونے ہوں سب کے سب توحید الہی پر شہادت دیتے ہیں یعنی تمام راستبانوں کی جاعیت کی شہادت یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور وہ دوست و دشمن کی شہادت بطور چٹنگی ہو کہ یہ کہ یہ صحت تو ہے وقت کی جب کہ اس آنحضرت علیہ السلام خلافت کلام پر ہو تو کیا بتایا ہو کہ حضرت صلعم کی وفات قس سے اس ملک میں جاعیتوں کی جاعیتیں ایسی پیدا ہو جائیں گی جو خدا کے حضور نامزد ہیں مصلیٰ ہاں خدا کے ہونے کی اور ان کا کام دوست و دشمن کوں کو معاصی سے روکنا اور وہ اتباع قرآن کرنا ہو گا اور ایک ملک سے کیا خاص ہے یہی شہادت آمیزہ کل دنیا بھی ادا کرے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت سے مراد جنگ میں مصلیٰ ہاں نہ دے دے اور پھر سے مراد دشمن کو روکنے والے ہوں مگر دشمن کو چلانے والے اور اس صورت میں بھی یہ چٹنگی ہو کہ حق اور باطل کا مقابلہ ہو کہ آخر حق غالب ہو گا مصدود باطل نیست و نابود ہو جائیگا اور ایک خدا کا نام لیا جائیگا اور ان دونوں معنی کو صحیح تسلیم کیا گیا ہو کہ پھر روح المعانی ۱۵۴۳

شرع ملک و رعیت

دب المشارق میں مشارق سے مراد غور و اطلاع آفتاب کے مختلف نقطے لئے گئے ہیں اس سے مراد مشرق وغیرہ بھی ہو سکتی ہیں اور گو ایسے مرتبہ پر ایک کا نام لینے سے دونوں مراد ہوتے ہیں اور دب المشارق سے مراد دب المشارق والمغارب بھی ہو سکتی ہے غرض مشارق خاص طور پر اختیار کر کے یہ اشارہ معلوم ہو کہ دعائی تربیت میں مشرق غافل رہا ہو چنانچہ انبیاء و ائمہ متبیین ان کے مشرق ملک میں ہی پیدا ہوئے ہیں آفتاب روحانیت کا طلوع جب ہر مشرق سے ہی ہوا اور توحید الہی کا غلبہ ہمیشہ مشرق میں ہی ملندہ اور مغرب ہمیشہ ادا یا ت اور حیاتیات کا دلاوہ ہی رہا اور روحانیات میں مشرق کا دست نگر رہا یہ بات ملک کو دے دے خدا کا پکارا جائے وہ بھی صرف ایک مشرقی انسان ہی تھا اور شاہ اس میں یہ بھی اشارہ ہو کہ جب جو دنیا کی ربوبیت روحانی آنحضرت علیہ السلام کے دھیرے کی جاتی ہو تو اہل اس کا عروج مشرقی ملک میں ہی ہو گا اور نہ ناجی ایسا ہی چاہے تھا کہ صداقت روحانی کو پہلے ہی لوگ قبول کرتے بلکہ روحانیت سے اتفاق زیادہ رہا ہو اور مشرقی لوگ ایک وقت تک جو اپنی مادہ پرستی کے اس سے عہد رہتے اور اس زمانہ میں اس نقطہ میں انصاف مسلمان کہنے پر ہی جائز تھی کہ یہ ملک ان کی مغرب مسلمانوں اور اہل مشرق کو ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا وہ اس خدا کے پیغمبر کے امت میں ہیں جس نے اہل مغرب کو پیدا کیا اور وہ بعض اہل مغرب کی خدمت کیلئے پیدا ہوئے ہیں ۱۵۴۳

اسم کے کہیں فرق ہو سکتا ہے

اس ظاہری تربیت میں اشارہ ہو کہ عالم روحانیت میں بھی بعض وجود اس عالم کی تربیت کا موجب ہو جاتے ہیں اور دست نفوس کے لئے روح کا موجب ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلعم نے فرمایا اصحابی کا تعلیم میرے اصحاب ستادین کیلئے ہے اور سلامہ الدینیاتے مراد وہ بندہ ہی جو ہماری مددگار ہو ۱۵۴۳

وَحَفَظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ قَارِرٍ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيَقْدِرُونَ

اور ہر سرکش شیطان سے (ان کی) حفاظت کی ہر شیطان کی ہر طرف کے سرداروں کی باتیں نہیں سکتے اور ہر طرف سے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ الْأَمْزَجَةُ الْخَلْقَةُ

لامت کئے جاتے ہیں ۝ دھنسا بسے جوئے اور ان کیلئے لازم ہر جانور والا مذاق ہے ۲۵۴۵ اسوائے اگلے جو ایک (ادھر) دھنسا

فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَائِبٌ فَاسْتَفْتَمَهُمْ أَهْمُ أَشَدَّ خَلْقًا أَمْ مَخْلُقَانَا

تو اگلے پیچھے روشن آگیا راتاً راتاً ۲۵۴۵ تو ان سے پوچھ کیا وہ پیدائش میں سخت تر ہیں یا وہ دوست بھائی ہیں ہم نے پیدا کیا

إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ

جسک ہم نے انیس مضبوطی سے پیدا کیا ہر ۲۵۴۵

۲۵۴۳ خلتا خلتا غزوت کا مفعول خلتا خلتا انسان کے شیاطین سے محفوظ ہونے کے لیے ہر آدمی کو کھڑا اور شیطان مارا

مراد ہاں کاہن وغیرہ ہیں جو تاروں سے طرب حاصل کرتے کرتے اور خاک و کون راستہ بنا کر مقابلہ کیا کرتے ہیں اور کھڑا

۲۵۴۴ دیکھو ۱۹۴۹ یہ کاہن وغیرہ ملا اعلیٰ کی باتیں نہیں سنتے اور الاملا الخلفی سے مراد ملائکہ ہیں یا اشراف ملائکہ (د) مطلب یہ کہ

وہ جو ظاہر کرتے ہیں کہ ہر شیب کی باتیں معلوم کرتے ہیں تو یہ باطل جھوٹ پر و انکس انکی رسالتیں خود سن سکتے ہیں اور یقیناً فتن من

کلی جانب دھوا ہیں جو یہ مراد کی گئی کہ انہیں انسان کی چادریں جات سے نکال رہے ہیں جیسے کہ ان کے گڑھا پری شہا

مراد نے جائیں تو ان کا چادریں طرف سے کھینکا جاتا شاد و نا دہری وقوع میں آکر یہاں یہ مراد اسلئے بھی نہیں کرانگی آیت میں ہر لام من

خلف الخلفۃ فاقبہ شہاب ثائب ہیں پیاں شہاب مراد وہ ہیں۔ خذ ف کحضی لامت بھی ہیں دیکھو ۲۵۴۲ اور یہ لامت انہر

اسلئے ہوتی ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ جھڑ ثابت ہوتا ہے اسلئے سب لوگ حتی کہ ان کے متقدمین ان پر طاعت کرتے ہیں اور مذاب لازب

یہاں اور مراد مذاب آخرت کی یعنی دنیا میں یوں ذلیل ہرے ہیں کہ انکی باتیں جھڑی غلطی ہیں طاعت ہوتی ہے اور آخرت کا مذاب انکے ہر

۲۵۴۵ ثائب۔ ثائب سرسرخ کا ہے اور ثائب وہ ہے جو اپنی روشنی کے ساتھ اس چیز میں کھب جائے جس پر وہ واقع ہو الفج الثائب

(الطاریق ۳۰) ۱۵۴۱

کاہنوں کا دعویٰ طبع

خلف شیطان مراد

لازب

اہل حق کے مقابلہ

اہم امثا خلقا ام من خلفنا۔ یہ وظاہر ہے کہ من ذوی العقول کیلئے ہر اور اسلئے دوسری جگہ آج ہے دانت

بَلْ عَجَبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۚ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَسْمَعُونَ ۚ وَإِذَا آوُوا إِلَيْكَ

بل تعجب کرتا ہے اور وہ ہنس کر کہتے ہیں ۲۶۷ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے نصیحت قبول نہیں کرتے اور جب کوئی نشان دیکھتے

يَسْتَسْخَرُونَ ۚ وَقَالُوا لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَحَرُمِمْ ۚ إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

ہنس کر کہتے ہیں ۲۶۸ اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر کھلا جاوے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور لہو

وَعِظْمًا ءَاثَابُ مِعْوَتُونَ ۚ أَوْ أَبَاؤُنَا أَوْ وَلَدُنَا قُلْ نَعَمْ وَاللَّهِ دَاخِرُونَ ۚ

ہر جائے تکیہ پر رو بہ بار اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے پاپ داد بھی کہاں اور تم ذلیل (بھی) ہو گے ۲۶۹

فَاتِمَاهِیْ رَحْمَةً وَوَاحِدَةً ۚ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۚ وَقَالُوا لَوْلَا هَذَا یَوْمَ

وہ صرف ایک ہی ڈانٹا ہوا سودہ ناگاہ دیکھنے لگیں اور کہیں گے ہر پانچویں دن

الَّذِیْنَ ۚ هَذَا یَوْمَ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهِ تُكَلِّمُونَ ۚ احْشَرُوا

دن ہر یہ فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے انکسار

الَّذِیْنَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ مَّا كَانُوا یَعْبُدُونَ ۚ

انہیں بظلم کرتے تھے اور انکے ساتھیوں کو اور انہیں بھی وہ اللہ کو چہ ذکر عبادت کرتے تھے

ع

مرد اور شریک
انجام کا مقابلہ

اشد خلقا ام لہم اور اللہ عزوجل ۲۷۰ تیرہاں صنف خلق سے مراد وہاں نہیں اور ظاہر ہو کہ صنف خلق میں ایسا ذکر ہو چاہئے

چھاپہ ہو اور یہ فی الحقیقت وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اوپر جو انہیں نازوں کو قائم کرنے والے بیوں سے روکنے والے قرآن کریم کی پوری کڑوا

انکے مقابل پر کا بنوں کا ذکر کیا تھا جو اس وقت ملک و ملک کے روحانی پیشوا تھے تو اب سوال یہ ہو کہ ایسی حالت میں تاہم ہر جانت نہ تھا

ہر جنہیں ہم نے پیدا کیا جو انہیں استیلاؤں کی جماعت یا لوگ یعنی کاہن وغیرہ مطلب یہ ظاہر کیا ہو کہ انکی کے مقابل پر یہ کمالات وغیرہ

اب ملک عرب میں نہیں رہ سکتی اور باطل کی ساری قویں جو جید کے مقابل پر نیست فنا ہو کر رہی جائیں گی اور چٹ جائیوں کی مٹی سے

ان راستباؤں کو پھیل گئے ہیں یہ اشارہ ہو کہ وہ ثابت و قائم رہیں گے

۲۷۱ یعنی جو ہر اپنی شہادت معرفت کے ان کے انکار و تعجب کر لے اور وہ بسبب اپنی جماعت کے ہنس کر کہتے ہیں (خ)

عجب کے لئے دیکھو ۲۷۲

۲۷۳ ایستسخرود۔ باب استعمال کا استعمال یہاں یا تو بالذکر کے ہے اور یا مراد یہ ہو کہ ایک دوسرے کو متحرک کرے

استسخر

لے آئے ہیں اور

۲۷۴ یعنی تم صرف اپنے اعمال کی جزا و سزا کے لئے مبعوث ہو نہیں ہو گے بلکہ اس دنیا میں بھی مغلوب اور ذلیل ہو گے یہ بھی

ابتدائی سرتسلب کفار کی آخری مغلوبیت کی ایک کھلی پیشگوئی ہے

کہ انکی مغلوبیت کی پیشگوئی

الربع

۲۳ من دُونَ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ وَقَوْمَهُمْ أَتَمَّ مَسْئُولُونَ

پھر انہیں دوزخ کے رستے کی طرف بھیج دو ۲۴۹ اور انہیں پھر ان کے سوال کیا جا

۲۵ مَا لَكُمْ لَا تَنصَرُونَ ۝ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُتَسَلِّمُونَ ۝ وَأَقْبَلَتْ بِغَضَمٍ عَلَىٰ خَافِ

تہیں کیا ہوا تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ اس دن فرمانبردار ہو گئے اور وہ ایک دوسرے کی طرف ہٹ گئے

۲۶ يَسْتَأْذِنُونَ ۝ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ نَاوِلُوا تَنَاغِينَ الْيَمِينِ ۝ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا

ہوئے توجہ ہو گئے کہیں تم قے سے (دوسرے ہوئے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے (دوست) کہیں گے کہ تم ہمدردی ہوس

۳۰ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَافِينَ

نہتے اور ہمارا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے

۳۱ لَحِقَ عَلَيْهِمْ آوَلُ رَبِّنَا ۝ إِنَّا لَنَذَرُ الْيَقُونَ ۝ فَأَعْوَيْنَكُمْ إِنَّا لَنَا غَوِينَ ۝ فَأَتَمَّ

سوچا رب کی بات ہم پرچ نہایت ہرئی میں ضرور فرما چکنا ہو گا پس پہنچے تہیں گزری کی طرف بلا کیو نہ ہو کر اچھوٹے

۳۵ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ إِنَّا لَنَذَرُكَ نَفْعًا بِأَفْجَرٍ مِنَّاهُمْ ۝ إِنَّمَا

اس دن عذاب میں شریک ہو گئے ایسا ہی ہم تمہاروں سے معاملہ کرے ہیں کیونکہ وہ

۳۶ كَانُوا إِذْ قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُسْتَكْبِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ إِنَّا لَنَنذِرُكُمْ

جب انہیں کہا جا تا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تکبر کرتے تھے اور کہتے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک

۳۸ إِنْ هِيَ إِلَّا نَسْفَةٌ مَسْفُورَةٌ ۝ يُجْزَىٰ بِحِبْطِ الْحَقِّ ۝ وَصَدَقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّا لَنَذَرُكُمْ

بہن شعلہ کی خاطر چھوڑ دیں بلکہ وہ حق لے کر آیا اور رسولوں کی تصدیق کی تم یقیناً دردناک

۳۹ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ وَمَا جَزَاؤُنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

نذاب چھو گئے اور تمہیں بدلہ نہیں دیا جائیگا مگر وہی جو تم عمل کرتے تھے مگر اللہ کے غلصہ بندے

۲۴۶۹ ازواجہم - ازواج یا زوج کیلئے دیکھو ۲۴۷۰ بن عباس کہتے ہیں یعنی اتباعہم وصن اشہارہم من الطلحہ (۲)

یعنی اس سے مردان کے پیرو ہیں اور جو ظالموں میں سے تھے شاہ ہیں اور حضرت عمر سے اس کے معنی ماثلہم مروی ہیں (۲) یعنی

ان کا مثل اور یہاں تا جہاں اس سے مراد سب معبودان باطل تھے ہیں لیکن آگے جو سوال جواب آیا کہ بعض بعض سے

کہیں کہتے ہیں کہ گمراہ کیا اور وہ کہیں گے ہم نے زبردستی تیس کی راہ پر نہیں ڈالا تم خود گمراہ تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نوا

نوح

معبودوں کو مار دیا

أُولَٰئِكَ لَمْ يَرَوْا رِزْقًا مَّعْلُومًا ۖ فَوَالَكُم بِهِمْ مَكَرٌ مَّا عِلْمٌ ۖ وَهُمْ يُكْفَرُونَ ۖ جَنَّتِ النَّعِيمُ ۖ عَلٰی سُرْمَتَيْنِ ۖ

ان کیلئے رزق پر جس کا معلوم نہ کیا گیا ہو مگر وہ ان کے لئے معلوم ہے۔ اور وہ فرحت و مسرت کے لئے نفوس والے باغوں میں تھکتے

سُرْمَتَيْنِ ۖ لِيُطَافَ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۖ لِّيُصَافَا عِلْدًا ۖ الشَّرْبُ ۖ لِيُزَيَّنَ ۖ

پرانے سامنے ہونے والے ان میں ایک پیالہ چھلایا جائیگا جو جاری پانی سے مرگاہ کی سی صفائی والوں کے لئے لڑائی

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

نہ اس میں ہلاکت ہوگی اور نہ وہ اس سے متوالے ہونے والے اور ان کے پاس نئی چٹاہوں والی طری اٹھوں والی ہوگی

یعنی دن کے مراد یہاں ان کے دوسرا رہیں جیسے وہ ان کے بند کو کہتے تھے اور درخت کی طرف سے بھاگنا بھی ان کے قریب درست ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے کھانا و خیر و غیر کے قریب

لَمْ يَرَوْا رِزْقًا مَّعْلُومًا ۖ فَوَالَكُم بِهِمْ مَكَرٌ مَّا عِلْمٌ ۖ وَهُمْ يُكْفَرُونَ ۖ جَنَّتِ النَّعِيمُ ۖ عَلٰی سُرْمَتَيْنِ ۖ

پس یہ پہل در حقیقت خدا کے حکم کے مطابق ہیں اور ان کے اس حکم سے کہا کہ وہ اعلان کے شر میں اور وہ معلوم کسی خاصہ سے ہو کر ان کی خود گشتی ہو رہے اس کی کیفیت کا کوئی علم نہ ان کو نہیں دیا گیا و کھیر

لِيُطَافَ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۖ لِّيُصَافَا عِلْدًا ۖ الشَّرْبُ ۖ لِيُزَيَّنَ ۖ

ان کے مقابلہ میں۔ مقابلہ اور مقابلہ یہ ہو کہ ایک دوسرے کی طرف سے خواہ ذائقے یا توجہ سے متکون

عَلَيْهَا مَتَقَابِلِينَ (الواقعة: ۱۹) دن، اور یہاں ان کے مقابل سے ان کے ایک دوسرے کے ساتھ مانوس ہونے کی طرف اشارہ ہو رہا

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

متابعا کا فوراً (الطہ: ۵) دن، معین کیلئے و کھیر

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

یافات لذت دل،

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

نیزفون۔ نوزف الماک کے معنی ہیں کنوئیں سے تھوڑا تھوڑا کر کے ساما پانی کھینچ لیا اور اسی سے متوالے کو تزیین کئے ہیں

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

گو یا اس کا فہم پرستی سے جاتا یا یا اس کی فصل جاتی رہی اور ان نوزف جس سے نیزفون ہی، نوزف سے زیادہ بلوغ ہو رہا،

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

ان تین آیتوں میں ہشت نفوس میں سے چھ کی چیزوں کا ذکر ہے۔ پہلے سے معین کہا اور معین اسے کہتے ہیں جو ہر طرف سے زمین پر جاری ہو یہ اشارہ اس طرف ہے کہ وہ ختم نہیں ہوتا اور وہ سفیر یعنی ہر شے کے عین پاک ہو و کھیر

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

نہ اس میں ہلاکت ہوگی اور نہ وہ اس سے متوالے ہونے والے اور ان کے پاس نئی چٹاہوں والی طری اٹھوں والی ہوگی

لِيُزَيَّنَ ۖ وَلَا تَمْنَعُ عَنْهُمْ إِزْفُونُ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنُ ۖ

متابعا کا فوراً (الطہ: ۵) دن، معین کیلئے و کھیر

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۖ يَقُولُ إِنَّكَ بَيْنَ الْمُدَرِّجِينَ ٥١

ان میں سے ایک کھنڈ والا کھنڈ لگا کر میرا ایک ساتھی تھا (جو) کہا کرتا تھا کہ کیا تو تعصیت کرنا چاہوں گی سے ہجر

وَإِذْ أَمَرْنَا كَارِئًا وَعِظْمًا ۖ إِنَّا لَبَدِيقُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطْعَمُونَ ۝

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور پٹیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ دیا جائیگا کہ خدا کیا تر جھانکے

فَاظْلَمَ قَوْمَهُ فِي سَؤَالِ الْحَجِيمِ ۝ قَالَ تَاللَّهِ إِن كُذِّبْتُ لَأَكُونَنَّ مِنَ الْمَلُومِينَ ۝

سراسر نے جھانکا تو اسے دو بیچ کے درمیان دیکھا کما اشد کا قہر قریب تھا کہ تو نے مجھے ہلاک کر دیا جوتا

وَلَوْلَا رَحْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ أَفَمَا حُنَّ بِبَيِّنَاتٍ ۝

اور اگر صیہ رب کی نعمت نہ ہوتی تو میں بھی ان میں سے ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں۔ تو کیا دیکھ نہیں رہے ہو کہ میں نے

الْأَمُوتَنَا الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُعَدَّيْنَ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَالْقَوْرُ ۝

مگر ہماری پہلی موت اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ۲۷۸۶ یقیناً یہ بڑی بھاری کامیابی

٦١ الْعَظِيمُ ۝ لِيُثَلَّ هَذَا فَيَعْمَلَ الْعَمَلُونَ ۝

ہے ایسی ہی چیزوں کیلئے چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں

موتی قنبر کی اس طرح جو ایک بشت کی غشت ہو اگر وہ غشت مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں ہو اور اصل بات جیسا کہ بارانہ صاحب
فرماتے ہیں کہ جن نعمتوں کا ذکر آتا ہو وہ بطور مثال یہ ہیں جو خدا کا دیکھیے بطور مثال یہ کہ وہ جو بطور قریبی میں اگر کسی چیز کی مثال دینی ہو تو وہ
عزت ہی ہو دیکھا کہ کسی انسان جس طرح کھانے سے لذت حاصل کرتا ہو جیسے سے لذت حاصل کرتا ہو اسی طرح حسن سے بھی لذت حاصل
کرتا ہو اور اس کیلئے مرد کا رجب ہونا یا خواہ مرد یا عورت میں سے خواہ غشت یا غشت نہ ہو کمال ہو جائے۔ اگر اس میں کھانے
پینے کی چیزوں کا ذکر ہوتا لگوں چیزوں کا ذکر نہ ہوتا جو جس سے قتل ہو سکتی ہیں یہ کیا انسان کی فقر
حسن و جمال سے لذت حاصل نہیں کرتی کیا اور قتل کے کمال مرد کا غشت اس میں حسن و جمال کی تصویروں کے بغیر کمال ہو سکتا
لگوں باتوں کا شوق کیا خیالات سے شوب کرتا اپنے شوق کیا خیالات کا نتیجہ ہو کیا غیبت جنت کو ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن بھلا
یہ سمجھتا ہو کہ نہ جنت میں بقائے نوع کی ضرورت ہو اور نہ ان امور کی جو بقائے نوع سے تعلق رکھتے ہیں یہ غیبت کیلئے دیکھو
وہ جو ہم خود عین (نظر ۲۰) اور یہاں عورت کی پاکدامنی کو اس کا سب سے بڑا جہر قرار دیا ہو اور یہی اس کی حقیر قدر دینی ہو کہ
۲۶۸۷ یہ اسی غشت کا قول ہے اور یہ اسکے مطابق ہے جو وہ دوسری جگہ فرمایا لایذ ذوق نہ الموت الا الموت الاولیٰ و
وتمام عذاب الجحیم (الحال خانہ ۵۰) یعنی اب ہم پر دوسری موت آئے گی کہ نہ کہ جسکے پھر نہ خواہ جائیگے اور نہ
کوئی تخفیف آئے گی +

۶۳ اَذٰلِكَ خَيْرٌ لَّا اَمْ شُكْرُ الرَّقُومِ ۝ اِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِيْنَ ۝ اِنَّمَا

کیا یہ بہتر مافیہ یا تمہارے درخت ۲۴۸۴ بہنے والے غلاموں کیلئے غلاب بنایا ہو وہ ایک

۶۵ شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ اَصْلِ الْحَيِّوِ طَلْعُهَا كَاَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيْطٰنِ ۝ فَاَنَّمْ

درخت ہر درخت کی جڑیں اگتھے اس کا خوشہ ایسا ہو جیسے شیطان کے سر سودہ

۶۷ لَا يَكُوْنُ مِنْهَا فَاكِهٌ ۝ مِنْهَا الْبُطُوْنُ ۝ ثُمَّ اَنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا الشُّوْبٰتِ ۝

یقیناً اس سے کھانگے پھر اس کے ساتھ پیشوں کو بھر گئے پھر ان کے اوپر ان کے کھولتے ہوئے باقی کا

۶۸ حَمِيْمٌ ۝ ثُمَّ اَنَّ مَرْجِعَهُمْ اِلَى الْحَيِّوِ ۝ اَنَّمُ الْقَوَابِلُ لَهُمْ ضَالِّیْنَ ۝ فَهُمْ

لونی ہر کی ۲۴۸۵ پھر یقیناً ان کا ٹکڑا تا دوزخ کی طرف ہر انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا سودہ

۷۱ عَلٰۤی اٰثَرِهِمْ يَمْهَرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمُ الْاَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

انکے قدموں کے نقشہ پر دھڑے چلے جاتے ہیں اولاد سے پہلے بھی جتنے پہلے لوگوں میں سے گمراہ رہے اور یقیناً ہم نے انکے

۷۳ فِرْعٰۤیْمُ مُنْذِرِيْنَ ۝ فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْخٰلِصِيْنَ ۝

اندر داریزائے بھیجے سودہ کچھ کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو دھڑے گئے مگر خدا کے غلصہ بندے (بچ گئے)

۲۴۸۴ رقوم شجرۃ الرقوم سے مراد دوزخ کے ناپسندہ کھانے ہیں اور اسی سے رقوم اور خرّم اس شخص کے تسلیم کما جاتا ہے جو کوئی کرے یا نہ کرے رقوم

جائے دغا اور رقوم طعام الی نام جو دریاں سیدہ کہتے ہیں کہیں یہ روایت پہنچی ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو قریش کو معلوم نہ تھا کہ رقوم

کیا چیز ہے اور اصل سے کہا کہ یہ درخت جارے ملک میں تو ہوتا نہیں کیا کوئی جانتا ہو کہ یہ کیا ہے تو ایک شخص نے جو بلا دوزخ سے رہا پس آیا تھا

کہا کہ انسانی لفظ میں رقوم کھن اور کھجور دیا ہوا ہے تو ابو جہل نے انہیں انڈی سے کہا کہ کھن اور کھجور سے آؤ تب وہ اسے کھانے لے

اور کہنے لگے کہیں قریش سے جو رسول صلم ہیں ڈرا لے تب آیت نازل ہوئی اِنَّمَا شَجَرَةُ قَحْصٍ فِیْ جَبَلٍ یَّجْمَعُ طَلْعُهَا کَاَنَّهُ رُءُوسُ الشَّیْطٰنِ

اور شیطان میں یہاں تین درجہ بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ اس کا خوشہ بدنامی میں کہ شیطان کے سر کی طرح ہوا اور وہ دیکھے جاتے ہیں کہ شیطان

چیز کے تسلیم کما جاتا ہے نہ اس شیطان دوسری توجیہ یہ کہ شیطان ایک قسم کے سانپ کا نام ہے جو کائنات بہت بدنام ہوا ہے تو سر یہ کہ ایک

شکل دیکھ کر کوئی قریش کا نام دوسرا شیطان ہے جو اس کا ایک اعلیٰ ہے بلکہ خبر دی کہ رقوم ایک سیاہ سادھت ہے جس کے

چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں اس کے چونکے سے بہت بدنام ہوتے ہیں اور حضرت یونس کو رقوم ہر ایک کھانا پر قتل کر دے (ن)

معلوم ہوا کہ یہاں شجرۃ الرقوم سے مراد وہ تھہر کا درخت نہیں جو اس دنیا میں ہوا ہے بلکہ یہ کوئی اور درخت ہے جو دوزخ کی

جڑیں ہیں انہیں ہر غلام پر کھدائی کر دی گئی تھی وہاں درخت اطلال کے سنگ کا ہی درخت ہے جس سے شیطان کا لفظ اختیار کیا گیا ہے اس پر

انشاء کرنا غلط معلوم ہے کہ یہ کہ شیطان کچھ گنے سے پیدا ہوا ہے جس سے اس کی جڑیں سر میں ہیں اس پر روایت بھی ہے کہ یہاں جانا کرنا

۲۴۸۵ شوب کے معنی غلط یعنی ملاوٹ میں دغا اِنَّمَا الْاٰفَاقِیْتُ وَجَعْتُ حَسْبَیْ سے پہلے اِنَّمَا اَعْلَمُ بِالْاٰفَاقِیْتُ (ع) اِنَّمَا اَعْلَمُ بِالْاٰفَاقِیْتُ (ع) شوب الخ

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْجَبُّونَ ۝ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ ۝ ۴۵

اور یقیناً نوح نے ہمیں پکارا مگر ہم نے اچھے دو دعا قبول کر لی ہیں اور ہم نے نوح اور اس کے پیروں کو بڑی سختی سے نجات

ع

حضرت نوح اور اس کے

الْعَظِيمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ ۴۶

دی اور ہم نے اس کی نسل کو بال باقی رہنے طے بنایا اور ہم نے پچھلے لوگوں میں اس پر شرف دیا، باقی چھوڑ دی۔

سَلَّمَ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّكَ لَذَلِكَ جَزَى الْاِحْسَنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا ۝ ۴۷

تو اس میں نوح پر سلامتی ہے اسی طرح ہم نے ان کو بال بال کو جلد دیتے ہیں وہ ہمارے مومن بندوں

الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَعْرَفْنَا الْآخِرِينَ ۝ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ ۴۸

میں سے تھا پھر وہ سرور کو ہم نے عرف کر دیا اور ابراہیم یقیناً اسی کے گروہ میں سے تھا ۴۹

إِذْ جَاءَتْ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ ۴۹

جب وہ سلامتی دے دل کے ساتھ اپنے رب کے پاس آیا جب اپنے بزرگ اور اپنی قوم کے کہا یہ کیا ہے جس کی تم پر جالکتی ہو

أَيُّكُمُ الْهَادُونَ وَاللَّهُ تَرْيَدُونَ ۝ فَمَا تَكْفُرُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَظَنَّهُ ۝ ۵۰

کیا جھوٹ۔ اللہ کے سامنے وہ کسے عبود کو تم چاہتے ہو تو تمہارا خیال جہاں کے رب کے متعلق کیا ہو تمہاری

نَظَرَةٌ فِي الْجُؤْمِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ ۵۱

تیار کر لو ایک نظر دیکھا اور کہا میں تو بیمار ہوں کیا ہوں ۵۲ پھر وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے اس سے پھر گئے

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمْ اَسْفٰلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّیْ ذٰهِبٌ اِلَیَّ سَيِّئٌ ۝ ۱۹

سوانح میں اس کے ساتھ ایک چال چلی جا ہی رہی تھی کہ وہ اس کو ذلیل کیا ۲۵۹ اور چلی گئی اس نے یہ کی طرف جاننا لگا کہ وہ کون سا ملک ہے

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ ۝ ۱۰

سید (اولاد) عطا فرما جس کو کاروبار میں اہم ہو سکے ایک بہادر ملک کی خوشخبری دی سوچو وہ اس کے ساتھ کام کر کے لگا کر

قَالَ يَبْنَؤُا نِّیْ اَنْزَى فِی الْمَنَامِ اِنِّیْ اَذْكُوكَ ۝ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۝ قَالَ

اس نے کہا اسیر سے بیٹے میں خواب میں دیکھا ہوں کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہو اس نے کہا

يَا بَتِّ اَفْعَلْ مَا تَوْمَرُ ۝ فَسَجَدَ ۝ فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اسے میرے باپ جو کچھ حکم دیا جا تا ہو کہ تو مجھے اگر اللہ چاہے صبر کر لوں میں سے ہے یا نہ گا ۲۵۹

۲۵۹ اس سے مسلم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کو جو آگ میں ڈالنے کی تجویز تھی وہ کہیں کے ٹک کی تھی یہی کوئی ایک خفیہ تدبیر تھی اور ان کا اسٹی یا ذلیل ہونا اس چال میں ناکامی ہو کر

۲۵۹ رب کی طرف جاتے سے مراد یہی ہو سکتی ہے کہ ہجرت کر کے اس مکان کی طرف چلا جائے جس کا رب نے حکم دیا اور اسے بعض شام اور بعض صبح صبر کیا ہو اور یہی مراد ہو سکتی ہے کہ تنہا ہی جانوں سے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں اور یہی جہاد میں

ہائے مراد کیا جانی کا رستہ دکھانا ہے

۲۵۹ سہی ۱۸۱۵ دیکھو ۱۸۱۵ دریاں مراد اس سے ملکر اس کے شغل اور عاجزوں میں کوشش کرنا ہے (د) اور حضرت ابن عباس سے

اس کے معنی عمل مروی ہیں (ج)

حضرت ابراہیم سے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہے تو ہر سکتا ہے کہ وہ اسی میں دیکھا جاوے دیکھا تھا کھانا نیتہر و خمار آپ اپنے بیٹے کو ذبح کروں ۱۰ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو مراد یا حکم دیا گیا تھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں (د) اور الفاظ ماقوم صاف بتاتے ہیں کہ یہی بات حق ہے اور اس کے مطابق توریت میں ہے کہ خدائے ابراہیم کو حکم دیا تھا کہ آپ اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کریں (پیش ۲۳: ۱۰) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے نذرانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تو اس قدر کے ہر ذبح کا حکم تھا (ج) ہر حال الفاظ قرآنی اور توریت کے بیان و روئے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں پرانے کا حکم ہوا تھا

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کون سا بیٹا تھا جس کے قربان کوئے کا حکم ہوا تھا توریت میں صاف طور پر اس کا نام دیا ہے اور مسلمانوں میں بھی بعض نے اسی نام پر اس کا نام سے دیا ہے مگر قرآن کریم کی صراحت اس کے خلاف ہے اگلے کہ یہاں صفائی سے پہلے کہتے ہیں کہ وہ لاکھلا پر شامت کا لایا بیٹے کے قربان کوئے کا ذکر ہے (د) اس ذکر کے خاتمہ پر فرمایا وہ بیٹہ یا اسحق نبیا صین الصالحین (۱۱۳) جس سے معلوم ہو کہ یہ سب حضرت اسماعیل کا ذکر ہے (د) اسحاق کی بیٹا نہیں تھی اس واقعہ کے بعد کہ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ کتاب پریشام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی عمر چھیالیس سال کی تھی جب حضرت اسماعیل پیدا ہوئے اور ان کی عمر تانے سال کی تھی جب حضرت اسحاق کی پیدائش ہوئی تو اس وقت حضرت اسماعیل کی عمر وہ سال کی تھی ۱۰ اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حضرت اسماعیل بچہ تھا

ابراہیم کو آگ میں ڈالنے کی خفیہ تدبیر تھی

حضرت ابراہیم کو بیٹا ذبح کرنا

ذبح اسماعیل کے نہ ہونے

۱۰۳ فَلَمَّا أَسْكَمُوا وَلِكُلِّ الْخَيْرِينَ ۝ وَكَذَابُ يَهُودِهِمْ ۝ قُلْ صَدَقْتُ ۝

موجب دونوں نے فرمایا ہر دوسری کی اور اسے نامحکم بل شائستگی اور ہم نے اسے بھلا کر اگر ابراہیم قرآنے خواب ہے

۱۰۴ الرُّبُيَا ۚ إِنَّكَ كَذَلِكَ بَجَرَى الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَذَا هُوَ الْبَوَّالُ الْبَيْنِي

کر دکھایا اس طرح ہم کی کرنی والوں کو بدل دیتے ہیں یقیناً یہ ایک واضح کر سنے والا انسان تھا

کا مصداق ہیں اور یہ فردس بارہ سال کی ہوئی چاہئے ۱۰۳ اور مصداق کی حدیث میں جو کہ ایک اہل نبی حضرت صلعم کے پاس آیا اور آپ کو خطاب کیا یا ابی الذبیحین ۱۰۳ وہ دو بچوں کے بیٹے ہیں جن میں ایک حضرت اسماعیل کی طرف اشارہ ہے اور دوسرا حضرت صلعم کے والد عبداللہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اہل بیت جب نذر مکرورہائی گا اگر اللہ تعالیٰ اس امر کو آسان کر دے تو وہ ایک ایسا قربان کرے گا جیسے قرآن کا لایا تو عبداللہ کے نام کا وہ فلاں اور خوسرؤ دشت خدیہ میں دیا گیا اور حدیث جو بیان کی جاتی ہے جس میں یہ لفظ آئے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسحاق کے ذریعہ کی سمجھی کہ وہ کیا قرآن کیسے کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب منکر ہے اور رجس صحابہ اور سلف کی طرف سے قرآن کی منسوبی تو قرآن کریم کی صراحت کے مقابل قابل قبول نہیں ہے ۱۰۴ اور قرآن سے بھی معلوم ہو گا کہ اس بارہ میں حضرت اسماعیل کی دشمنی کی وجہ سے یہودیوں نے قرآن کریم کے اسماعیل کی جگہ اسحاق کا نام رکھ دیا کیونکہ جہاں قربانی کا حکم ہوا وہاں ایک طرف تھا کا نام ہو کر دوسری طرف اس کے ساتھ ہی ہو اپنے اکلوتے بیٹے کو پیدائش ۲۲:۲۷ اب اکلوتے کا لفظ حضرت اسحاق پر کسی صورت میں مصداق نہیں آ سکتا کیونکہ اس سے پہلے حضرت اسماعیل موجود ہیں بلکہ یہ لفظ اسحاق کی پیدائش سے پہلے صرف حضرت اسماعیل پر صادق آ سکتا ہے علاوہ ازیں منبشے کے بطور ضمیمہ دیا جائے گا ذکر قرآن میں بھی یہی لیکن اس قرآنی کی یادگار حضرت اسماعیل کی اولاد میں عرب میں ہی اور یہ یادگار تاریخ ایک اہم امت محمدیہ میں جتنی ہو اور کوئی ایسی یادگار حضرت اسحاق کے نام سے وابستہ نہیں ہے حضرت اسماعیل کے ذبح کوئے کا خواب یا حکم بے معنی نہ تھا ۱۰۴ اور اس سے مراد صحت اس قدر نہ تھی کہ حضرت ابراہیم کو آزمایا جائے بلکہ اس کے بیٹے ایک اور مہم تھا اور وہ یوں پورا ہوا کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے حکم آسمانی کے ماتحت اپنے سے جدا کر کے ایک ایسے بیابان میں رکھا کہ وہ بظاہر ذبح کر کے برابر تھا اور اس کے یوں چھوڑا جائے میں ایک پرکٹ اشارہ تھا جس کو جب میں نہیں سلا سکھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کیا تمہارے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو کھادوں نے زکوا دی ہو اس کے سر سے تاج پھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظریں عجب پرکھتی ۲۲:۱۳۱ پس حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کے حکم میں کہ منظر میں تھا پھر فرمایا کہ اس وقت اشارہ تھا اور یہ خود ایک پیشگوئی تھی کہ یہ وہی پتھر ہے جو عمارت نبوت کے لئے کارساز ہے گا جیسا کہ حضرت صلعم نے خود بھی فرمایا انا طاعة للابنة وانا خاتم النبیین +

۲۹:۲۹ قُلْ بَلَدٌ مَّجْدٌ كَذَبْتُمْ مَعِي ۚ شَيْلَا وَتَكُنَّ لَكُمْ سَنَسِيرًا ۚ بَلْ بَرَأْنَا دَعَا +

نق

جبین جبین ضعف قلبی ہے اور جبین پیشانی کی یا سنے کی دونوں طرفیں ہیں (د)

جبین جبین
انسان کی قرآنی کا
منطق ہے

حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے کو ذبح کر کے کھانے کا حکم دیا تھا اور عرض نہیں اسنے کہ اس سے پہلے انسان کی قربانی کا رد تھا اور حضرت ابراہیم سے روایا دیکھا اس کا نشانہ یہی تھا کہ حضرت اسماعیل کی قربانی دیکھتے اور اس واقعے سے حقیقت انسان کی قربانی کی رسم منسوخ ہوئی اور جانوروں کی قربانی اس کی جگہ قرار پائی +

وَقَدْ يَنْهٰ بِدِيْنٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ۝ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلَامٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ ۱۱۰

اور ہم نے ایک عظیم دین کو نہایت دیکر چھوڑ دیا ۱۱۰ اور ہم نے اُن کے لئے آخر میں سلام علیہ علیہ السلام پر بھیجا ۱۱۰

بِخَيْرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُم مِّنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَنَسَزْنَاهُ بِأَسْحٰقَ بَنِيَّامَانَ ۱۱۱

بہتر ترین لوگوں کو بلکہ ہم نے یہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا انہوں نے اسے اسحاق کی بیوی سے بھیجا ۱۱۱

الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ۝ وَعَلٰى اِسْحٰقَ ۝ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اَحْمٰسَ ۝ فَظَلَمَ لِنَفْسِهٖ ۱۱۲

میں سے تھا ۱۱۲ اور ہم نے اسے اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کے لئے بھی کثیر سے بھی کثیر سے بھیجا ۱۱۲

مُبِيْنًا ۝ وَلَقَدْ مَتَّعْنَا عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۝ وَخٰجَتُهُمَا وَقَوْمَهُمَا ۝ اَنْكُرَ الْاَعْظَمِ ۱۱۳

کریں گے دیکھو، اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا ۱۱۳ انہیں خداوندوں کو اور ان کی قوم کو بھی بڑی نعمت دی ۱۱۳

وَضَرَبْنَاهُمْ فَمَا نُوَاھُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنَاهُمُ الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمُ الْاَصْرَاطَ ۱۱۴

اور ہم نے انہیں مدد دی اور وہ غالب ہوئے ۱۱۴ اور ہم نے ان کو کتاب دی ۱۱۴ اور ہم نے ان کو سیدھے

الْمُسْتَقِيْمِ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلَامٌ عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ ۱۱۵

پر چلا دیا ۱۱۵ اور ہم نے ان کے لئے آخر میں سلام علیہ علیہ السلام پر بھیجا ۱۱۵

بِخَيْرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِّنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰیاسَ لَمِنَ ۱۱۶

بہتر ترین لوگوں کو بلکہ ہم نے یہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ۱۱۶ اور ایلّاس

الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذَا قَالْ لِقَوْمِهٖ ۝ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَلَمْ نَعَزَّهٗ بِاَنْتَظِرُوْنَ ۝ اَحْسَنَ الْاَقْبَانِ ۱۱۷

سے تھا جس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے کیا تم میں کو کچھ ہے اور کچھ نہیں ۱۱۷

۲۴۹۹ اس کا ذریعہ تو یہ تھا کہ وہ عظیم سے اس کا خط سے کہا کہ اس کی یاد دلاؤ میں ہمیشہ کیلئے تو انہیں ایک قربان قرار دیا ۱۱۸

۲۵۰۰ مستقیم جان، راستہ، سچائی کے ایک ہی حق پرستی واضح ہوا ۱۱۹ اور تقویت سبیل الجہین والا نام ۱۱۹

کتاب یا قورنٹ صرف حضرت موسیٰ کو نہیں دی گئی بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں کو پس ہل کتاب دونوں کی وحی پر مشتمل ہے ۱۲۰ اور بعض قسم کے کام بھی عبادت وغیرہ کا کارنا حضرت ہارون کے سپرد تھے ۱۲۰ ان کے متعلق حضرت ہارون کو وحی ہوئی ہوگی اور مستقیم بمعنا تفصیلات شریعت اسے کہا ۱۲۰

۲۵۰۱ بدل ۱۲۱ اور کچھ ۱۲۲ اور عجب رنگ اپنے محبوب کو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعجب چاہتے بدل کھتے تھے ۱۲۱ اور قوم انہیں کا بت بھی بدل تھا ۱۲۲ اور اعدائے میں بدل کر کہتے تھے ۱۲۲ اور بدل سبب یا سبب دیو کا نام یہ تمام بھی ۱۲۲

موسیٰ الیاس کو

استقامت مستقیم حضرت موسیٰ اور ہارون دونوں کو ایک کتاب کا

بدل

پیشوا حضرت
نور علی خاں

وَأَنَّ يُونُسَ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلِ الْكَاسِيَةِ فَسَاهَمَ ۝۱۳۹

۱۳۹ ابوابہ پیشوا رسولوں میں سے تھا جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگا ۱۳۸ اس کی خبر پڑی

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝۱۴۰

۱۴۰ پھر وہ مدحوظوں میں سے ہوا ۱۳۹ سو بھلی نے اسے تقریباً یا اور وہ اپنے انگوٹھ کی حالت کرنا تھا ۱۴۰

۱۳۹ ابوابہ غلوں کا بھاگنا اور چلا جانا ہے جب نہ انہیں کوئی خوف ہو کر مدائن سے زیادہ مشت کی بجائی ہوا حضرت یونس کے متعلق یہی غلط ہو گیا ہے جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چلے گئے (د)

ابوابہ

یوں تو جو برت سنت انبیاء پر مگر حضرت یونس کی ہجرت پر غلط ابوابہ ہو گیا ہے یہاں بھی خوف کی وہ حالت نہ تھی جس کے لئے ہجرت ضروری ہو جاتی ہے کہ جس کا غفلت کی نوعیت سے ظاہر ہو جب خوف کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کیلئے ہجرت ضروری ہو تو انبیاء کو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو ہی نے دوسری جگہ فرمایا فاصبر لحکم ربیع ولا تکن کصاحب الحوت (القام ۴۸) یعنی تمنا کو برداشت کر اور خوف کی حالت میں نہ کر گئی دعوت و تبلیغ کا کام کرے یہ جتنا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے کہ ہجرت کر ماذی ہوئے نبی کریم صلعم نے ہجرت نہیں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آیا ہے حضرت یونس کی ہجرت قبل از وقت اور حکم الہی کے پہنچنے سے پہلے ہوئے کی وجہ سے اس پر اپنی بولا گیا ہے

حضرت یونس کا بھاگنا

۱۴۰ ۱۳۹ اسامہ - ۱۳۸ مسمم تیرے کہتے ہیں اور غلط کو بھی اور سہام دوست کے ساتھ قرہ اندازی کی اور سہام اور سہام و بلاطین اور رنگ کا متغیر ہونا ہے (د)

مسم - سہام

۱۴۰ مدحضین - مدحض اصل میں بھلنا ہے کہ وہ دلیل کا باطل ہونا ۱۳۹ اور سوچ کے ٹھٹھنے پر بھی بولا جاتا ہے (د) اور مدحض سے مراد مدحوظ ہے

مدحض مدحض

حضرت یونس کا قصہ بائبل میں کتاب یونس میں مذکور ہے اس میں اور قرون کے کچھ بیان میں یہ اختلاف ہے کہ بائبل میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کی اہل نیزہ کی طرف جانے کا حکم دیا تو وہ تیس کو بھاگ گئے اور اس وقت یہ کشتی میں سو اور پورے کا قصہ پیش آیا اور اس کے بعد آپ اہل نیزہ کی طرف گئے اور پھر جب اہل نیزہ کی گریہ و نہاری کی وجہ سے ان سے عذاب اٹ گیا تو یونس ناراض ہو گئے یہ وہی یونس ہیں جن کی نبی کا انکار کرنا اور خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے دوسری طرف چلے جانا اور خدا سے ناراض ہونا نشانِ بڑبڑ کے منافی ہیں اور قرآن کریم میں مذکور نہیں اور نہ ہی یہ بات قابل قبول ہے البتہ کشتی کا واقعہ اور قرہ اندازی سے حضرت یونس کا دریا میں ڈالا جانا بائبل میں بھی مذکور ہے اور قرآن شریف میں بھی بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے

یونس کی کشتی اور اہل نیزہ کی مخالفت

۱۴۰ ۱۳۹ ۱۳۸ لغم جلدی سے کھا جانا ہے اور لغم اور اللغم کثرت میں ہیں یا اگر اذاعاً تھا جلدی اور اللغم قائم بہت محل جاسے یہی بولا جاتا ہے اور درپٹ میں یونس بعداً اللغم جلدی حصصہ الباب جس کے معنی گئے ہیں کہ روز سے میں جو شق تھا اسے اپنی آنکھ کے مقابل رکھا تو اسے آنکھ کے لئے ایسا بنا یا جیسا کہ کیلئے قرہ ہوتا ہے (د)

حوت

حوت بڑا کچھل کہتے ہیں اور شمال کے طور پر نشانِ چشم و لب میں بولا گیا ہے ہر حوت اذاعاً ڈانچنا ہے جس کی تشریح کی ہے کہ وہ حوت یعنی بڑا کچھل کی طرح ہے کہ کچھل چلے جائے اسے کفایت نہیں کرتا اس حوت آسان میں ایک بچہ ہوا اور پندے پانی کے گڑ گھونٹے کو حوت کہتے ہیں اور نہ حوت ایک قید کا نام ہے (د)

لیم

لیم کے معنی کھینے دیکھ کر لفظ لیم مرہونہ تھیں لیکر جیسے اقدام میں ہے یعنی میں ہر کھینے میں کہ وہ حالت کر رہا ہے

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسْتَجِيبِينَ

۱۴۳

لیکن اگر وہ تیس کے دلوں میں سے نہ ہوتا

تو یہ بھی اپنے آپ کو دے +

کی حضرت یونس علیہ السلام کی پیت میں رہے۔

قرآن کریم میں حضرت یونس کے بچلے کی پیت میں رہنے کے متعلق مزید تفصیل نہیں ہے۔ ہاں یہ الفاظ ہیں: **فَالْعِقَابُ** جن کے یہ سنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بچلے نے انہیں ٹھکرایا اور یہ بھی کہ بچلے نے انہیں مذہب لیا یعنی بچلے کے مذہب میں چلے گئے اور اس صورت میں ممکن ہو کہ یہ لنگے باہر نکال پھینکے۔ مگر یہاں جو صاحب ہوا جو وہ سب الفاظ جن سے آپ کے بچلے کے پیت میں رہنے کا استدلال کیا گیا ہے یہ ہیں للبت فی جنبہ الیوم و یوسف (۱۱۴۲) لیکن اول تو اس سے مراد بچلے لاپٹ لیسنالے دوست نہیں کہ بچلے ہی کوئی نہیں ہو سکتی جو اس وقت سے لیکر قیامت تک زندہ ہو۔ جب سب چیزیں پریشان ہو اور اس زمانہ کے سب جائزہ رکھیں ہیں تو بچلے کا قیامت تک زندہ رہنا ناممکن ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ بچلے کو حضرت یونس ہی علیہ السلام کے پیت میں رہتے تو مری ہوئی چیز کے اجزاء قائم نہیں رہ سکتے۔ دوسرے اگر بچلے کا بھی مراد لیا جائے تو یہاں سے صرف یہ معلوم ہوتا ہو کہ اگر توحید کریموں میں سے نہ ہوتے تو بچلے کے پیت میں رہتے بچلے کے پیت میں جانے یا دے جانے کا کوئی تعلق نہ ہوتا۔ ان الفاظ میں نہیں ترجمہ الفاظ قرآنی **فَالْعِقَابُ** (۱۱۴۲) جس سے یہ سمجھا گیا کہ بچلے کے پیت میں رہنے والی لیکن و یوسف ۹۵ و ۱۸۸ غلطی سے مراد شدہ بھی ہے جاتے ہیں اور وہی لفظ بھی التواضع بنا کر مراد مشکلات ہی ہیں۔ البتہ جو ذی کتاب میں حضرت یونس کے تین دن اور تیرہ رات بچلے کے پیت میں رہنے کا ذکر ہے اور حدیث میں اس بارہ میں صرف ایک ہوا اور وہ ایک ہی طریق سے یعنی محمد بن اسماعیل کے طریق سے مروی ہے اور وہاں جریمہ ہے یہاں اور رہا ہے یہی سند میں اس طریق سے اسے بیان کر کے لکھا ہے کہ سوائے اس طریق کے اور کسی طرح پر اس کے نبی کریم صلعم سے اسے اس طرح ہر کہ نہیں اور یہ حد جو ہر پر ہے کہ مروی ہے کہ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ نے یونس کو بچلے کے پیت میں قید کر کے کاڑھ دیا تو اللہ تعالیٰ نے بچلے کی طرف وحی کی کہ اسے پکڑے اور وہ اس کے گشت کو نقصان پہنچا اور وہ اس کی ہڈی کو توڑ پھریب اسے لیکر سمندر کی تہ میں بھیج گئی تو یونس نے کچھ حرکت سنی اور اسے دل میں کہا یہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی اور وہ بچلے کے پیت میں تھا کہ یہ سمندر کے جافروں کی بیجو ہو تب اس نے توحید کی جب وہ بچلے کے پیت میں تھا اور فشتوں نے اس کی توحید سنی اور کہا اسے ہمارے رب ہم ایک مکرورسی آواز ایک غیر معمولی زمین سے سنے ہیں کہا یہ میرا بندہ یونس ہے اس نے میری نافرمانی کی اسلئے میں نے اسے دریا میں بچلے کے پیت میں قید کر دیا انہوں نے کہا کیا یہ وہ صالح بندہ ہے جس کا صلح ہر رات اور دن میں تیری طرف پڑھتا تھا۔ کہا ان پس انہوں نے اسکی شفاعت کی تو اس نے بچلے کو حکم دیا اور اس نے اسے ساحل پر پھینک دیا اور وہاں سلفین مختلف باتیں ہیں شایکہ قول ہے کہ بچلے نے چائے کے دت آپ کو ٹھکانا اور نہر کے وقت پھینک دیا اور ایک قول میں تین دن حضرت یونس بچلے کے پیت میں رہا اور ایک قول میں سات دن اور ایک قول میں چالیس دن اور ظاہر ہو کہ چونکہ حضرت یونس اپنی بیوہ کی طرف مبعوث ہوئے تھے اسلئے یہ دریا سے دھڑ تھا اور وہاں کی بچلے ہر نی چاہئے کہ ایک قول ہے کہ یہ مصر میں دیا ہے بل سے اللہ تعالیٰ کی وحی پر حاضر ہو گئی تھی اور ایک قول ہے کہ حضرت یونس کی بچلے تھی اور اسے حکم ہوا تھا کہ وہاں کو بچھاڑی ہوئی چلی جائے حالانکہ یہ حضرت سے دیا ہے وہاں کو کوئی دیا یا سمندر نہیں اور کسی میں کہ یونس کو دے پھینکے کشتی کے کنارے پر کھڑے تھے جب بچلے کو وحی ہوئی اور وہ تھی حدیثی کہ حضرت یونس جب کہ وہ توبہ سے بچلے کے پیت میں پہنچے اور ایک قول ہے کہ بچلے کشتی کے ساتھ ساتھ چلی اور اس کا سر دیا ہے اٹھا ہوا تھا اور وہ سانس نہ رہی تھی اور یونس توحید کر کے تھے یہاں تک کہ کوئی پرستش تھی اس کے مقابل یہاں واقع ہو کر تھی بڑی بچلے کی تھیں دیکھی تھی جس کے گلے میں سے سالم انسان گزر جائے البتہ اتنے بڑے ٹنڈ کی پھیلیاں سمندر میں تھیں ہیں جس کے منہ میں سالم انسان آسکتا ہو اور عجزہ کناسا اسلئے اور

النصف

لَبَّثْتُ فِي بَيْتِهِ إِلَى يَوْمِ يَمُوتُونَ ۚ فَبَدَّلَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۚ

تو اس کے بیت میں رہتا اس دن تک کہ وہ بھگتا ہوا ہو گا ۲۸۰۰ عرصہ سے اسے بھگتتا ہوا تھا اور وہ بیمار تھا اور

أَبْتَنَّا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ۚ وَارْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ زَيْدٍ ۚ

ہم نے اس پر ایک درخت آگیا ۲۸۰۰ اور بھجواتے ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ اس سے زیادہ ہی تھے

میں کہ کوئی امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں کیلئے نہیں بلکہ صرف ایک نبی پر احسان و انعام کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی چیز کسی سے بھی عجیب تر کا من کا اظہار ہوتا رہتا ہے لیکن یہی حدیث وہ بھی قصہ کے رنگ کی اور یہی حدیث ہے علیؑ پائے کے محدث کے قبول نہیں کیا اور چند اقوال ہیں میں خود بہت سا اختلاف ہے ان کی شہادت اس بات کو پائے ثبوت تک پہنچانے کیلئے کافی نہیں لیکن اگر کوئی خطی شہادت اس بات کی ہو تو ہمیں اس کے سامنے سے بھاگنا نہیں ہو سکا کہ قرآن کریم کے الفاظ لا یطیعہی ہو سکتا۔ ۲۸۰۰ بطن کے معنی پریش ہیں اور قبیلہ کو بھی بطن کہتے ہیں اور وادی کا بھی بطن کہلاتا ہے اور دانی +

بطن

اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو اس کے بیت میں قیامت کے دن تک ہر گز عید و جشن کی گنجائی کا اندھ بھنا ہوا نہ ہوتا بلکہ خلاف ہو۔ اور اس صورت میں اس کا یہ بچہ فیض خدائی ہر اور خدا کی صفات میں شریک ہو اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے یہ کہ حضرت یونس قیامت تک اس کے بیت میں زندہ ہو جس دہشتہ بھی خلاف مسلمات ہو۔ مراد صرف اس قدر معلوم ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نام کو دنیا میں پھیلانے والے نہ ہوتے تو کچھ لاکھوں جانی وادی میں ہی ڈوب کر مر جاتے اور یہی ان کا قیامت کے دن تک وہاں رہنا کیونکہ جس دریا میں وہ نہ خون ہو جاتے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلئے بچا یا کہ وہ بچ کر اپنے واسطے اللہ تعالیٰ کا نام دنیا میں پھیلانے والے تھے اور جنہ میں ضمیر و دیا کی طرف جاننا کوئی مستعد امر نہیں اسلئے کہ دریا کا مظهر کشتی میں موجود ہو اور دریا اس وقت تک کشتی جیکب یہ صفت پیشی جائے +

۲۸۰۰ یقظین خلق بالملکات کے معنی انعام ہی یعنی دامن را اور یقظین ہر وہ درخت ہے جو اپنی ساق پر کھڑا نہیں ہوتا یعنی جس کی تیلی ہو۔ اور چا پر کا قول ہے کہ ہر چیز جو زمین میں پھولتی جائے وہ یقظین ہے اور اسی میں سے کہ وہ کٹریں خرفوہ و خجورہ میں اور ابن جریر کا قول ہے کہ ہر چیز جو اُگے اور اسی سال میں خشک ہو جائے وہ یقظین ہے (د) +

یقظین

بائبل میں اور بھی درخت آگے لا ذکر ہے کہ دریا سے باہر بھٹکا جائے ہے ذکر نہیں بلکہ بعد میں ہل نینوہ سے ناراض ہو کر شہر سے باہر چلا جائے اور دامن مکان بنا لینے پر یہ ذکر ہے مفسرین سے فقہاء کہ و مراد یہاں ہے۔ یعنی شہر دو فوجی پھاویں اسکی ہر طرف اس کی لاکھ تھی۔ بائبل میں یہ ذکر کہ ایک دن یہ درخت آگیا اور دوسرے دن ایک کیلئے اسے کھانا شروع کر دیا اور وہ خشک ہو گیا جسے یونس کو افسوس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگے اس مینڈی کے درخت پر دم آ جا جس کی توتہ کی پھٹتہ کی اور توتہ سے آگیا جو ایک جوتا ہے جو لکھ و ایک ہی انت میں سرک گیا اور کپا بچے لازم دھا کر میں اتنے بڑے شہر نینوہ جس میں ایک لاکھ میں ہزار آدمیوں سے زیادہ ہیں جو اپنے دہنے اپنے اپنے درمیان اشتباہ میں لکھتے اور موسیٰ بھی بہت اس شفقت کے ذکر میں مذکور ہے: ۱۱۰ اور مفسرین میں سے جو کہ جب لا قریٰ بھی اسی کے قریب قریب ہو اور یہ بات دیکھ بھی قرین قیاس ہو کہ وہ کھانا یا مقصود ہو کہ اگر کو اللہ تعالیٰ کیلئے بچا آگے کہ وہ ان کے دشمنوں کو تباہ کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ اس کی مخلوق ہیں اور ان میں بھی وہ شفقت کرتا ہے +

حضرت یونس اور کہ کا درخت

۱۵۶ قَوْلَ عَنَّمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۚ وَلَا يَصْرُفُ قَسْفَ يَبْصُرُونَ ۚ اِفْعَلُوا بِمَا يَنْصَحُكُمْ

سورہ سے ایک وقت تک منہ پھیرنے کے ۲۸۱۲ اور انہیں دیکھنا نہ دیکھ لینے کے ۲۸۱۵ کیلئے ہر جانب کیلئے جہاں کو تہیں

۱۵۸ ۚ فَاِذَا اُنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرُونَ ۚ وَقَوْلَ عَنَّمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۚ

سوجھ وہ انکی انجانی آیا تو ان کو کوئی مسج بریں ہوگی جو ڈرائے گئے ۲۸۱۷ امان سے ایک وقت تک منہ پھیرے

۱۵۹ ۚ وَاصْبِرْ قَسْفَ يَبْصُرُونَ ۚ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۚ

اور دیکھنا نہ دیکھ لینے تیرا رب ہاں عزت والا رب اس سے پاک ہر جودہ بیان کرتے ہیں

۱۸۱ ۚ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ

اور رسولوں پر سلامتی ہے اور نبی تعریف کیلئے ہر جہاںوں کا رب ہے ۲۸۱۶

جنت بنے اور اللہ کی را میں اسی طرح جان وال کو سیر پہن قرآن کرے جس طرح ایک لشکر کو کرنا پڑتا ہو تو وہ دیکھنا نہ دیکھ لینے اور اللہ تعالیٰ سے غریب میں دکھا یا اذاجا بضر اللہ والفقہ ورايت الناس يدخلون في دين الله افواجا ۚ

۲۸۱۲ حین کسی جگہ پہنچے اور اس کے حصول کا وقت ہے اور اس کی خصوصیت مضاف الیہ سے ہوتی ہے جیسے لات حین مناس (۱۳۰) جب اکیلا ہر تو کئی دھڑ پڑتا ہو مثلاً اجل کیلئے جیسے متناہم الی حین (روشن ۹۸) اور سال کیلئے جیسے توفی اکھا اعل حین (ابراہیم ۲۵۰) اور گھڑی کیلئے جیسے حین تمسون وجین تصحیون (الذوق ۱۶) اور طلق زمانہ کیلئے جیسے هل انی علی الا حین من اللہ (الذوق ۱) ولتعلن بنا کا بعد حین (۸۸۳) اور حان کے معنی قریب ہوا (۸۸) ۚ

ایک وقت تک منہ پھیرے۔ یہ طلب نہیں کہ غصہ و نصیحت چھوڑ دیکر یہ نشا ہو کر انکے غلبہ کی پروا نہ کرو اور انکی ایذا پہی صبر کرو حتیٰ حین میں اسی مسلمانوں کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر صراحتاً انجندنا لہم الغالبین میں ہر کسی نے تعریف سے اسے یوم بد یا یوم فتح کہا ہے ۚ

۲۸۱۵ یعنی انکے موجودہ برسے حال اور برسے اعمال کو دیکھتے رہو وہ بھی انکے نتیجہ کو دیکھ لینے ۚ

۲۸۱۶ یعنی وہی عذاب سرور جو کسی کیلئے جلدی کر رہے ہیں وہ انکے گھر میں آکر رہے گا اور مساحۃ یا انکنا فی کے نقطہ میں اپنا ساقہ بھی صاف ہو کر خود لکریں انکی آخری مخلوقیت ہوگی ۚ

۲۸۱۷ رسولوں کی سلامتی پر رب العالمین کی تعریف اسلئے ہو کہ وہ لوگوں کی رہبریت روحانی کرتے ہیں اور انھیں ہر طرف سے نصرت و نصرت کے غلبہ و نصرت کی یہ سبکدوشیوں میں گمراہی کا صیغہ اسلئے آیا ہے کہ کسی قانون سب رسولوں کیلئے تھا اور پہلے رسولوں کا جو ذکر کیا ہے تو وہ بھی درحقیقت اسی غرض کیلئے تھا ۚ

سَمِيعًا مَكِينًا ذِي الْكُرْهِ وَالْعِزَّةِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

ص وَالْقُرْآنَ ذِي الذِّكْرِ ۚ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝

اشہاد حق پرستی والا قرآن گواہ ہے ۲۸۱۸ بلکہ جو کافر ہیں وہ جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں

کفار کی خدا اور خدا کا

اس سورت کا نام ہے اور اس میں پانچ رکوع اور ۸۸ آیتیں ہیں۔ اور ص صلی اللہ کے جو بیٹے اللہ تعالیٰ کا وہ وحی ہو اور وہ وحی کا کیا بیانی کا ہو اور اس میں اشارہ ان تعالین اور مصیبتوں کی طرف ہے جو راستبازوں کو پہنچتی ہیں اور کیا بے مقصد ہے کہ کہتے ہیں کہ انہیں نہیں گروہ یا اس میں نہیں ہو سکتے اسلئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی پر یقین کامل ہوتا ہے۔

۴۴

غلام مضمون

چلے کر ص میں کفار کی خدا اور خداوت کا ذکر ہے اور ان کے اس ظم کا کردہ بھی اپنے تئیں کو کچھ شکر رک خدا کہیں مانگے دوسرے کر ص میں حضرت داؤد اور آدیکے خالین کا ذکر کر گیا بتایا ہے کہ باوجود بادشاہ ہونے اور بسان حفاظت موجود ہونے کے بھی آپ کے خلاف آپ کی جان لینے کے دسپے تھے قیرے کر ص میں حضرت سلیمان کا ذکر ہے اور اس میں بتایا ہے کہ جس طرح حضرت سلیمان کو کھنڈا سے لٹا کر اللہ کی عسرت کے ظاہری سامان کی ضرورت تھی اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرانیاہ علیہم السلام کا وہ تلقین ان ظاہری سامان سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قیامت کا اظہار ہی چاہتے ہیں چوتھے کر ص میں حضرت یوسف کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ راستبازوں کو صبر کا اجر کس ملتا ہے۔ اور پھر اسی مضمون کو عام کیا ہے پانچویں کر ص میں بتایا ہے کہ شیطان اور شیطان صفت لوگ ہمیشہ سے راستبازوں کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اور ان میں کی آدم سے مخالفت کا ذکر کیا ہے۔

پچھلی سورت میں جو حد کے آخری غلبہ کا ذکر تھا تو بیان بتایا کہ بڑے بڑے مصائب کے بعد اور بڑا صدق دکھانے کے بعد یہ غلبہ ملے گا۔ اس کے نزول کا زمانہ وہی معلوم ہوتا ہے پچھلی سورت کے نزول کا ہے۔

تعلق اللہ اور نزول

۲۸۱۸ ص ص اس کی تفسیر ضحاک کے صدق اللہ روی ہو دج اور بعض نے مراد صدق والکفار عن القرآن یہاں سے بھی کفار کا قرآن سے رکھنا دج، سیاق پہلے مضمون کو چاہتا ہے۔

ص

یہاں قرآن ذی الذکر کی قسم کھائی ہے اور باغداد کے قرآن کی اس حیثیت کو شہادت میں پیش کیا ہے کہ اس سے دلکشی شرف ملتا دیکھو لفظ لہجہ اس قسم کو حقیقت پہلے ص میں مذکور ہو صدق اللہ تعالیٰ اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہو خود یہ بات کو اسے کہ قرآن سے شرف ملتا ہے اور وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور جس کے سچ ہونے کا یہاں ذکر ہو وہی جو پچھلی سورت کے آخر میں ہے یعنی ان جنہا نالہم العاقبتون بعض وقت سورتوں کا تعلق یہاں شد یہ ہوتا ہے کہ گویا دونوں سورتیں ایک ہی مضمون پر چلتی ہیں یا یہی صحت ہوا ہے بات بطور گروہی اسلئے پیش کی کہ وہ چیز جس سے انسان کو شرف ملتا ہو ضرور یہ کہ وہ دنیا میں غالب ہو اسلئے کہ اگر اس دنیا کی بنائے والی کوئی مبرا یا لادہ تھی ہو ضرور یہ کہ وہ چیز جس سے انسان کو بڑی شرفی ہے وہ صلاح اور برادہ ہو بلکہ اگر خدا غالب آئے گویا ان لوگوں کی حالت کی طرف توجہ دلائی کہ جنہوں نے قرآن کو قبول کیا اور اس پر عمل ہوئے کہ کس طرح ایک نیکو انسان سے غفلت کرنا منہ سے شرف مناسبتی کا بلند سے بلند مقام حاصل کیا تو ایسے لوگ تباہ اور غلوب نہیں ہو سکتے بلکہ غالب ہو کر نیکے ہو سکتے

قرآن سے شرف ہوتا کا حاصل ہوتا۔

مَا مَعَنَا هَذَا فِي الْمَلَأَةِ الْآخِرَةِ إِنَّ هَذَا الْأَوَّلَ ۝ أَوْ زَلَّ عَلَيْهِ الْإِلَهُ ۝

ہم نے پہلے مذہب میں پیسے بنا کر صرف بناوٹ پر ۲۸۲۲ کیا ہم سے اسی نسبت

مِنْ يَمِينِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بَلْ لَمَّا يَنْزِلُ فَوَاعِلَابٌ لَهُمْ عِنْدَهُمْ ۝

۱۰۲۱ مری گئی بلکہ وہ سب کے ذکر سے متعلق شک میں ہیں بلکہ انہوں نے میرا خدا نہیں چکھا ۲۸۲۳ کیا ان کے پاس

خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُمْ مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

تیرے رب کی رحمت کے خزانے میں جو غائب بہت دیر سے ملازم یا ان کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پر اور ان کی

يَمِينُهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فِي الْأَسْبَابِ جُدَّ مَا هَذَا كَ مَهْرٍ وَمِنْ الْأَحْزَابِ ۝

انکے درمیان پر تو پھر کر وہ دیر سے بنا کر اور پچھڑے میں ۲۸۲۴ انکی فکر کیا شک کیا ہوا شک خود ہو کر میں ۲۸۲۵

حقان کی وجہ یہ کہ آپ کی فوق صرف ہم پر سہواری حاصل کرنا ہو

۲۸۲۶ الملة الاخرى سے مراد عیسائی مذہب بھی ہو سکتا ہے جیسے تعالیٰ کا قول ذکر کیا کہ اس میں بھی توحید نہیں بلکہ تثلیث کی تعلیم ہو

عرب لا مذہب بھی ہو سکتا ہے جیسے قتادہ کا قول پر اور درحقیقت کسی مذہب میں بھی توحید خاص کی تعلیم ہوتی ہے نہ ہی اور بعض لوگوں نے

یوں بھی اسکے معنی میں جس کو پہلے آنوالہ مذہب یا بنی آخر الزمان کا مذہب جس کے متعلق ہم نے پیسے بنا کر چکے ہیں میں کسی یہ بھی ذکر ہو کر وہ

سب مجہودوں کا صفایا کر دیا اور پھر ایک اس بات کو ترجیح ہو کہ اس سے مراد عیسائی مذہب ہے اسلئے کہ سلام سے پہلے کسی سب آفرینی مذ

تعالیٰ در عیسائی لوگ بھی تین خداؤں کے قائل تھے اور جس طرح عریکے بہت پرست خدا کی عیسوی کے قائل تھے وہ خدا کے بچے کے قائل تھے

۲۸۲۷ آئینی انکا اعتراض ہو کہ رسول اللہ پر تو کیوں نازل ہوئی ولا یزال لہما العنان علی وجہ من لہما بینین عظیم (الرحمن ۱۰۲)

اس کا جواب دیا ہو کہ اصل میں آخر میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ذات پر نہیں اسلئے کہ آپ کو تو زمین اور صادق جاننے تھے بلکہ وہ اسی کے متعلق شک

ہو گیا اور سری جابر بن عبد اللہ بیان کیا لیکن الظلمین بأولئک اللہ بعد من الانعام ۱۰۳) دوسرا جواب دیا ہو کہ اس میں بھی

حقیقت میں کوئی شک نہیں بلکہ شک خدا نازل ہوئے کیلئے تیار نہیں

۱۰۲۸ ان دونوں آیتوں میں بتایا ہو کہ غالب آئینے اسباب انکے قبضہ میں نہیں ہیں انقتادہ کے معنی اور پچھڑے میں دیکھ ۱۰۲۹

لیکن اس کا استعمال صحابی میں بھی جیسے ترقی فی العلم اور حدیث میں ہل چلنے ایک گروہ کی صفت میں آتا ہے والذین لا یستترعون فی

وہ جو اسباب دنیا کی طرف انتفاع نہیں کرتے دلہا پس یہاں ارتقاء سے مراد اسباب یا ذرائع میں ترقی کرنا یا انکے بڑھنا ہو مطلب یہ ہو کہ

جتنا زور دیا ہو لکھیں وہ حق کو مغلوب نہیں کر سکتے

۲۸۳۰ مضموم ہم کی اس میں ہو کہ کسی چیز کو دیا جائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے اور اسی سے ہماری عین معنی شک ہے ہضم مضموم

بانت اللہ (البقرة ۲۵۱) +

تو محمد کا سب مذہب ہے کہ ہر جانا

ارتقاء

ہضم - مضموم

مذہب چنگیز کے
عظیم شان ہوئی
تلاش کی چیز کی

ما

وَهَلْ تَكْفُرُ الْخَصِيمُ إِذْ سُورُوا وَالْخِرَابُ إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُدَ فَنَزَعُوا مِنْهُمْ وَقَدْ لَامَ

اور کیا تھے دشمن کی خبر پہنچی ہو۔ جب وہ دیوار چھانڈ کر اٹھل میں داخل ہوئے۔ ۱۸۳۲ء جب وہ وادی کے پاس تھے تو وہاں سے گھر گیا۔

قَالُوا لَئِنْ خُصِمْنَا فِي شَيْءٍ نَحْنُ بَرَاءٌ فِيهِ فَخُصِمْنَا فَمَا نَحْنُ بِمُجِرِّمِينَ ۝۱۰۰

انہوں نے کہا کہ انہیں ایم، وزوق پر تین سو ایک نئے دوسرے پروڈکٹ کی ہر سو بارے دو مین مل لگے ہیں۔ اگر انہیں انسانی کمپنی

٢٣ إِلَى سَوَاءٍ اصْرَابُوا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُسْمَعُونَ بَعَثَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ نَبِيًّا

سید، تھکیرفٹ ایت ۱۲۹۳۲ء یہ میرا بیٹا ۱۹۱۶ء کی تانے دُنیاں میں اور میری ایک جی دُنیا ہے

٢٧ فَقَالَ الْفَلْسَفِيُّ: وَعَزَّيْنِي فِي الْخَطِّابِ قَالَ: لَقَدْ ظَلَمَكَ سُؤَالُ نَجْمِكَ إِلَى

تو اس نے کہا اسے میرے سپرد کر دے اور جگہ کے میں مجھے یہ غالب کیا دے اور میں کہا میں اسے تجھ پر علم کیا ہے کہ تیرے نبی کو اپنی دینیوں

فَتَعَايَهِ وَإِنْ تَبَيَّنَ مِنْ الْخَلْقِ لَئِبِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ

میں نے کئی میلے اُنکا اور بہت سے شریک یک دوسرے پر زیادتی کا کرتے رہتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان

أَمِنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۖ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ

لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں اور وہ اڈوں نے سمجھا کہ ہم نے اسے مصائب میں ڈال دیا ہے اس لئے

٢٦ رَبِّهِ وَخَرَّ رَاغِبًا وَأُنَابَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّمَا لَهُ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ وَحَسْبُ مَا يَلِ الْوَدَّ الْعَجْزَةُ

رب کا خاستگان اور کج کرتا ہوا اگر کیا اور (سٹیکلینٹ) توجہ جو ۲۸۳۲ سہ ماہی کے خاست گاہ اور بیتائے کے لئے سارے ان رب چاہا کرتا تھا

۲۳۳ خضم خضم بہ تہمید اگر نازی او خضم جگر اکونہ والا اور یہ واحد جمع ذکر موش پر یکساں بولا جاتا ہے اور اسکی تشبیہی خضم

آئی برہنہ خضانت اختیار فی دہم رجب ۱۱۹۰ جہاں روزنی یعنی مومن اور کافر راہیں اور نصیم وہ ہر جہت جگر اک نصیم

خَمِيمٌ (الْحَمِيمُ) اور خَمِيمٌ وہ ہر جوفضرت کے کف ہوں بل ہم قوم خَمِيمُونَ (الزخارف ۵۸) (ع) اور

یہاں محمد سے مراد حضرت داؤد کے ساتھ بھلا رکے والے معلوم ہو گئے ہیں۔ مسعودی اور ابن کثیر نے یہاں کے دیوار چاندی کی (۱۷)۔

إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ

بہشتیہ زمین میں ماکہ نما ہمارے سو لوگوں کے درمیان حق کیا فیصلہ کر اور غرضات کی پیروی نہ کر ورنہ وہ تجھ پر شک

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا سَأَلُوا يَوْمَ الْحِجَابِ

ماہ سے بکا دلگی وہ لوگ جو اللہ کے راہ سے بک جاتے ہیں ان کی سخت عذاب ہو اسکے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے ۲۴۳۲

دیوار چھانڈنے کی کیا ضرورت تھی اور تو ان شرعیہ میں یہ کہیں نہیں سمجھا کہ وہ فرشتے تھے۔ پھر اگر فرشتے تھے تو انہوں نے جھوٹ کیوں بولا؟
از سر تا پایک جھوٹا قصہ کیوں بنایا۔ اور تو ان کو ہم کے صحابہ افاضہ کی بات کی تو وہ کہتے ہیں کہ یہاں حضرت داؤد کی کسی کردی کا ذکر ہو بلکہ
پہلی اور دیکھی بات سب ان کے تمام ہند کے افسانہ نگاروں میں پچھلے ادب کا ہی اور ادب وہ ہر جہرے کا معاشی اور صلہ حیات کے تہا ہے تو
اس لفظ کے ساتھ نصیحت کا ذکر باطل نامزد ہر جہرے میں حکمت دینے کا اور فصل الخطاب کا ذکر ہے۔ پھر فصل کے تحت حضرت داؤد
فرماتے ہیں کہ سو سے ستر سو سال کے اکثر شرکاء ایک دو ستر ظلم ہی کرتے ہیں اور ایسے لوگ جو ظلم کے پچیس ہست کہ ہیں یہ ہتھنڈا اگر وہ ان کو
شامل نہیں کرتا تو اور کسے کرتا ہے چہریت کا خاتمہ اس پر کیا ان لہ عذاب نازل ہوا وحسن مآب یعنی وہ ہمارے مقررین سے تھے۔ پھر
اسی واقعہ کے ساتھ انہیں خلیفہ بنانے کا ذکر بطور انعام ہو +

ابو جہان نے ان آیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہم ظاہر آیات کو نہیں چھوڑ سکتے کہ وہ اور چھانڈنے والے انسان تھے اور حضرت داؤد
کا اس سے خوف اس وجہ سے تھا کہ اپنے خیال کیا کہ وہ بے وقت وہ آپ پر حملہ کرے کیلئے اسے یہ کیونکہ آپ اس وقت اکیلے حالت
مجلد میں تھے اور جب پھر واضح ہو گیا کہ وہ ایک مقدس لکھتے ہیں تو آپ نے اس غلطی کی وجہ سے ہتھنڈا کیا اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کو عاف کیا۔ اسی کے قریب قریب یہ ہر کہ اس میں یہ دیوار چھانڈنے والے ارادہ قتل سے آئے تھے لیکن حضرت داؤد کو میدان پر
انہوں ایک غلط قصہ بنایا کہ ہم مقدس کے فیصلہ کیلئے آئے ہیں تب حضرت داؤد نے ارادہ کیا کہ ان سے جڑ میں لیکن پھر خیال پر اگر یہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا اگر کیا اپنے نفس کیلئے وہ غضب میں آئے ہیں انہیں سوائے استغفار کیا اور استغفار کے متعلق ایک حدیث
یہ بھی کی گئی ہے کہ یہ استغفار پر حلاؤں میں اپنے فیصلہ نالہ ذلالت میں لا مل جل کا ہر قسم کی استغفار کیونکہ ہم نے یہ سب لکھا تھا
ادنیٰ تہرے معلوم ہو گا کہ یہ قصہ حضرت مسلم کی کہلئے بیان کیا گیا ہے تو آپ کو بتا گیا کہ اگر آپ کی مخالفت کی جاتی ہو اور
آپ کی جان کے منصوبہ کے جانے میں تو ایسا ہی پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ہوا ایسا خشک کر داؤد بھی طاقتور بادشاہ کے خلاف بھی
ایسے منصوبہ ہوئے ہر خیانت پر تو کیا ہر تاجر اور صاحب مایہ و لون واڈ کی عبدنا ایوب ذوالایمانی اگر تمہیں نہیں
دیکھا ہے تو سب کو اللہ تعالیٰ کا ملامت اپنے غیروں سے ایسا ہی ہو کر ان کے دشمن پہلے پہلے انہیں خوب دکھ دے ہیں یہاں تک کہ ہمارے طاقتور
بندے داؤد کو یاد کر کے کسی ایسا معاملہ پیش آیا اور آگے ذکر کر کہ اس طرح منصوبہ کر لیا تو سب نے دیوار چھانڈ کر کہا کہ ہم نے کہا کہ اگر
میدان پر لڑائی گئے اور ایک مقدمہ کا فیصلہ ہوا تو انہوں لوگوں کا نشانہ آپ کو مار کر کہہ لیتے تھا اسلئے اپنے دشمن کی سے یوں ہی بھیجا کہ
شریک ایک دو ستر ظلم اور ایک دو ستر کے خلاف بناوٹ کہتے ہیں اور اس کی غلطی میں یہ اشارہ بھی معلوم ہو گا کہ یہ اختلاف کے درمیان بھی وہی ہے
اس میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے خوب کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوب ہوئی ہیں اور ہتھنڈا و حقیقت طلب حضرت کیلئے ہر غلطی میں
یہ نشانہ پر کہنے و شریک اس مخالفت کی اور مذہب میں شانہ آپ کو شریک نصیب کر لیتے اور اس کی جہنم کی عکاسی ہتھنڈا کے یہ باریک بینی سے معلوم ہو گا کہ
خلاف بھی ایسے منصوبہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ آپ کی بھی حفاظت کر لیتا۔ ورنہ اس مقدمہ کا کہی تعلق اس سورت سے نہیں ہے

۲۴۳۲ غلیفہ بنا تا پہلے سے ہر گریہاں اسکے لئے ہیں حضرت مسلم کی بادشاہت کی طرف اشارہ ہوا اور غرضات کی پیروی بادشاہ

شَكَرُ نَالِ الْإِيْمِ حَيُّ بِأَيِّهِ رُخَاءٌ حَيْثُ أَمَّا بَ ۝

سورہ سے لے کر ہوا کو اس میں لگا یا وہ اس لاشہ کے حکم سے زمی سے چھوڑتی ہے ہر وہ فقہ کس ۲۸۴

میں ہم حکومت نامی سے اور دوسری جگہ جہاں قرآن کو میں مملکت سلیمان کا ذکر ہے البقرة ۱۱۰۔ تو ان مردان کا وہی نام اگلی جگہ
 ہی ہے۔ دیکھو ۱۱۱۔ اے حکام ہر حکومت کو دارف کے ذریعہ سے جانتے دیکھ کر جو آپ کے دل میں پیدا ہوئی کہ آپ کی حکومت دونوں
 ہوا اور اسی کے قریب سید مطلق کا قول یا غاسا مل مملکت الخضرۃ و ثواب بلینۃ اس اور حدیث میں جو ۱۳۱ کی ذکر ہے خضر مسلم نے
 فرما کر ایک حضرت نے اس کے وقت سے یہی ناز کو خوب کرنا پڑا تو اس نے اس نے مجھے اس شخصیت سے دی اور میں نے اس کو دیکھ کر
 اسے سب سے ستروں سے باندھ دوں پھر میرے سیر میں کا قول یا دیکھا گیا تھا وہی مملکت لا یبغی الا حد من بعدی تو اس سے بھی اس بات
 کی تائید ہوتی ہے جس سے بھی ہے۔ یہ جوں پہ حکومت اس سے ہوا نہیں کیونکہ حدیث میں صاف لفظ میں و اکمل فی المملکۃ اللہ صلاۃ اللہ تعالیٰ نے
 اس میں پہلے ہی حدت سے دی۔ اور اس سے میرے کتاب میں اور یہ اور ستر کا اس لفظ اس خیال کو ظہیر اسے میں کہ جوں پہ حضرت سید
 کے بعد کسی کو حد نہیں لگائی اور اس قول ہے کہ حضرت سید ان کے چھ انسان ہی تھے اور یہ حضرت جس نے ہی کہ مسلم کا تحفہ دی
 بھی کوئی ستر انسان ہی تھا اھ حضرت صلوا کا اسے مجھ سے بنا وہی مملکت کا دیکھ کر اس کو ستر و ناس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
 ستر اور حکومت ہوا میں سے ہی جاتی ہے اور آپ کی حکومت ہوا میں یا دونوں پہ ہونی ضروری تھی اور یہ فعل جو آپ کی ذات سے تعلق رکھتا تھا اس
 نے اپنے دور کو ستر کر دیا کیس کے بدلے پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان بات اس کو ستر کر دے کی کوٹھیں کی تمیز کو آپ نے ستر ہی دی اور اس
 ساتھ کہ کہ ان بیان کرنے کی غرض یہی سامان کو سمجھنا کہ حکومت ظاہری جاہ میں بھی ہوتی ہے لیکن باطنی حکومت یا دونوں پہ
 حکومت بھی شائع نہیں ہوتی۔ آج وہ بادشاہت میں کوٹھیں سے نہیں جی کر جی۔ نیز ان باتیں حاصل تھی لیکن خود مولیٰ اسے صلوا کو
 حکومت تو پہ حاصل کر اس کے سامنے آج بھی ہے جسے ستر کر دے کی کر دین یعنی چل بات میں یہ وہ ملک آپ کو بھی ملاحظہ
 یعنی احسن من بعدی کا مصداق ہے۔ اسے کوئی عیسائی طاقت نہیں چھین سکتی بلکہ جس نے اسے خود دیکھا ہی طاقتیں جاتی ہیں کی امور
 ظاہری سلطنت جو کہ حضرت صلوا اور آپ کے صحابہ کو دینی وہ خود سید ان کی سلطنت سے ہے۔ بڑا کرشی اور یہ ستر اور اصل میں
 صلوا کی حالت ہے نہ کہ جس طرح صلوا کی سلطنت ظاہری پر ایک دولت ایسا آیا کہ ان سے قطعاً ایک جہد تھا۔ چنانچہ صلوا کی
 حالت ہوئی کہ وہ حکومت دونوں میں ان کوئی ایسے لوگوں کے سپرد ہوئی جس کے ہاں نہ تھے ایسا ہی اس کی طرف اشارہ ہے۔ اور ان آیات
 میں بھی ہم دیکھ کر صلوا کی کوٹھیں کیا ہے کہ حکومت ظاہری میں جسے دے تو اس حکومت باطنی کی طرف توجہ دینا ہے۔ نیز ہمیں نہیں سنا

۲۸۴ رخاء و رخاء لعلہ لیت یعنی نرمی کو کہتے ہیں۔ اور اسی سے مستعارۃ الخاء السکو لیا گیا ہے یعنی نہ دیکھو نہ دیکھا
 اصحاب۔ صواب و درجہ پر ہے۔ ایک کسی چیز کی اپنی ذات کے اعتبار سے یعنی جب کوئی چیز اپنی ذات میں محمود ہو اور شکر
 عشق و شریعت سے پسند ہو تو اسے صواب کہا جاتا ہے اور دوسرا فقہ کرنے والے کے اعتبار سے جب وہ فقہور کہے جاتے ہیں جب اھ
 کذا یعنی اس سے ہی جوا۔ کیا کیا یا سب سے اصحاب القیم یعنی تیرا فائدہ دے اور مصیبتہ اس میں تیرے لئے ہے جس کو دیکھنے
 کے لئے مخصوص ہو گئی ہے اور اس بات کو مصیبتہ قد اصبتہم مشیبا ذال ہوا ۱۶۴۔ و اما اصحابکون مصیبتہ تھا کہ بہت
 ایسا دیکھو انفس و ۱۶۴۔ اور اصحاب غیر اور شرفوں میں ہے۔ ان قبیلہ حسنۃ شہوہاں قبیلہ مصیبتہ لایبۃ لہم
 ولین اصحابکم فنعما من اللہ والثناء ۶۳۔ رخاء اصحاب یعنی غنہ داران دیکھ کر اس سے مراد ہی جوا
 عزت سیمین کے لئے ہوا کہ اس کو دیکھ کر رشاک اور اسی ہوا کہ اصفیٰ علی ہا و لا انبیا ۱۸۱۔ جس کے لئے بھی
 نوٹ ذرا ہوا کہ اس کو دیکھ کر رشاک اور اسی ہوا کہ اصفیٰ علی ہا و لا انبیا ۱۸۱۔ جس کے لئے بھی
 جواں کا جو ہے فرما و مغرولہ لکھ الشس

حدیث حدت

رخاء

صواب

اصحاب

مصیبتہ

حضرت سید ان کے لئے ہوا کہ اس کو دیکھ کر رشاک اور اسی ہوا کہ اصفیٰ علی ہا و لا انبیا ۱۸۱۔ جس کے لئے بھی

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِنْهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذُكِّرُوا لِلْأَبَابِ وَخُذْ

اور پہنچے اس کے اہل اور ان کی شہان کے ساتھ تھے۔ (۲۱) ہماری طرف سے رحمت تھی جس سے ان کے لیے نصرت ہو سکتی ہے اور

بِيَدِكَ فَنُفِثَ فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تُخَنِّتْ أَتَأْمُرُ أَنَا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ

ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

اور غیب سے اس کے اہل اور ان کی شہان کے ساتھ تھے۔ (۲۱) ہماری طرف سے رحمت تھی جس سے ان کے لیے نصرت ہو سکتی ہے اور
کفایت کے لیے اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

پہلے آیت سے لے کر آیت ۲۱ تک اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲) ہم نے اسے صابر بنا دیا اور اس سے اور اور قسم نہ توڑ۔ (۲۲)

وَاَنْتُمْ عِنْدَ نَالِیْنَ الصُّطَفَیْنَ الْاَحْبَارِ وَادُّوْا سَمْعِیْلَ الْاَیْسَعِ وَذَا الْیَقْلَ ۴۸

اور وہاں جماعت سے ایک پروردگار اور ان کے پاس سے عیسیٰ اور ذوالقفل کو

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَحْبَارِ هَذَا الَّذِیْ لَوْ اَنَّ السُّتُقِیْنَ لَحَسَنَ مَا بِلْ جَنَّتْ عَدِیْنَ ۴۹

یاد کرو وہ سب ایکوں میں سے تھے یہ ان کے لئے، شریف کردار متقینوں کے لئے یقیناً جہنم کی آگ سے محفوظ رہنے کے لئے

مُفْتَحَةُ لَّهُمَّ الْاَبْوَابِ مَتِّكِیْنَ فَبَايَدُ عَوْنِ فَبَايَا كَلِمَةِ كَلِمَةٍ وَتَشْرِبِ ۵۰

ان کے لئے دروازے ان کے لئے کھول دے ان میں سے جو اپنے لئے کلمہ پڑھیں اور پانی کی چیزیں منگائیں گے

وَعِنْدَهُمْ قَصِرَتُ الظُّرُفِ اَنْ اَرَابَ هَذَا مَا وَعَدُ فَنَ لَیَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّ هَذَا ۵۱

اور ان کے پاس ان کی انگلیوں والی ساق پھیل گئی تھی کہ جس کا تئیس سال کے دن کیلئے وعدہ دیا جاتا تھا یہ ہمارا

لَرَزَقْنَا مَالَهُ مِنْ نَفْلٍ هَذَا اِنَّ لِّلْطَغِیْنِ لَشَرَّ مَا بِلْ جَهَنَّمَ یَصْلُوْنَ فَاَنْفُسُ الْاَهْلِ ۵۲

اور ہمارا مال ان کے لئے جو کچھ ان کے لئے تھا اور ان کے لئے کھول دے ان کے لئے کلمہ پڑھیں اور پانی کی چیزیں منگائیں گے

میں شریک نہ ہو سکے اور میں سے کسی کو نہیں داری یعنی دار آخرت کے ذکر سے غافل کیا اور را خلعنا اھم کے معنی میں کہ ہم نے انہیں

اس کے لئے یعنی دار آخرت کے لئے غافل بنایا ہے کیونکہ وہ دار آخرت کو یاد دلا سکتے ہیں۔ اور یہ انہیں کی شان پر اور یہ مطلب ہے کہ وہ

آخرت اور رجوع الی اللہ کا ذکر کر سکتے ہیں۔ (۱) اور یہ اسباب کے لئے جو معنی ایک خاص صفت کی وجہ سے جو ذکر سی اللہ

ہے انہیں غافل بنایا ہو۔

۴۸ احیاء - حیو اور بشر کا، استعمال بطور پر ہے ایک اسم کے طور پر بھی ما انفقتم من خیر (البقرہ - ۱۳۱) ان علیکم

فی صمد خیر (النور - ۳۳) یلعون الی الخیر والی الخیر - صمد اور دوسرا وصف کے طور پر اور اس وقت ان کی تقدیر افضل منہ پر

ہوئی کہ جسے ہذا خیر من الذی اسی کے مطابق وفات بخیر منہا (البقرہ - ۱۱۶) ان تصوموا خیر (البقرہ - ۱۸۴) یا

اسم یا وصف مرد پر کہتے ہیں۔ اب ہی فان خیر (النور - البقرہ - ۱۹۴) اور خیرات حسن والرحمن - ۵۰ میں اصل

خیرات کے اور خیر خیریت والہ جو غیر سے نفس ہوا و تحریف کر کے کہا جاتا ہے رجل خیر واطلۃ خیرۃ اور خیرات کے ملو

بہم تختانات یعنی جہنم ہوئی یا مگر وہ جن میں کوئی عیب نہیں۔ (۲) انیا ویاہل سی معنی میں خیر کی وجہ سے اور مصطفین مصطفیٰ

الثلثۃ

آئینہ

خیر

خیرات

اخیر

نواب - قرب

مقریۃ - توبیۃ

نواب - اقارب

۶۳ اَتَحْنُ لَهُمْ عَذْرًا اَمْ رَاَعَتْ عَنْهُمْ الْاَبْصَارُ اِنَّ ذٰلِكَ كُنَّ نَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۖ

کیا ہم ان پر عذرت مانگے یا ہماری آنکھیں ان سے پر گزری ہیں ۲۵۵۵ :- دونوں کا ایک دوسرے سے مجھڑنا یقیناً ہے

۶۵ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ وَمَعِيَ الْوَحْيُ الْاَلٰهِي الْوَحْدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

کو میں صرف ڈرمانے والا ہوں اور میرے ساتھ الہی وحی کا ایک اور نہیں آسمانوں اور زمین کا

۶۶ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۖ قُلْ هُوَ بَاقِعُ عِظَمِ اَنْتُمْ عَنْهُ

رب اور کچھ اسی کے درمیان بے غالب بچنے والا ۔ کو یہ ایک عظیم الشان خبر ہے ۲۵۵۶ تم اس سے

۶۹ مَعْزُومُونَ ۝ مَا كَانَ لِمَنْ عَلَيْهِمُ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَنْ يَّخْتَصِمُوْنَ ۝

۲۵۵۷ پہلے پہلے رہو مجھے اپنی دہ سے سزا۔ دن کا کوئی مل نہیں جب وہ مجھڑتے ہیں ۲۵۵۸

۲۵۵۹ پہلے تین ہیں اور یہاں شاعر مومنوں کی طرف پرستی پر متوجہ کر کے ان کی حقیر کرنے اور انہیں مجھڑنے کا یہ کہیں ان کی ہی تیار ہر انہیں دیکھتے نہیں۔

۲۵۶۰ اوس میں شاعر قرآن کریم کی طرف سے اور یہ تیس سے قہر لایا جا رہا ہے۔

۲۵۶۱ مدینہ میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں سجدہ کرتے ہوئے چہرے پر سناہ پڑھا کر فرمایا کہ میں آج رات اٹھا اور نماز پڑھی اور پھر نماز میں اٹھ کر شمشیر میں ایک کس پڑھی جاکر اٹھا پھر میں نے اپنے رب کو جس صورت پر دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ لا اہلی کس ہائے میں بھگارتے ہیں میں نے کہا نہیں تب اللہ تعالیٰ نے اپنی جھلی میرے دونوں کندھوں کے درمیان دھکی تو میرے سنے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیا تب فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے لا اہلی کس ہائے میں بھگارتے ہیں میں نے کہا کفاروں کے ہائے میرک کھائے کیا ہیں میں نے کہا جانتی طرف قدم اٹھا کر جانا اور نماز کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور مشکلات کے وقت دھوکہ پورا کرنا کیا اڈو درجات کیا ہیں میں نے کہا کھانا کھانا اور کلام میں نرمی کرنا ۔ اور نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں فرمایا ابھی میں نے تم میں تجھ سے یحییٰ بن کا کرنا اور منکر ام کا ترک اور مسکینوں کی محبت اٹھا ہوں اور یہ کہ میری حفاظت فرمائے اور مجھ پر رحم کرے اور جب لوگ کسی قوم فتنیں ڈالنا چاہے تو مجھے نیز فتنیں ڈالنے کے وقت دیکھو اور میں تجھ سے تیری محبت اٹھا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور اس کی محبت جو تجھ سے تیری محبت کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو اور پھر مشورہ خواہی کی حد تک اور جو اسے چاہے اس کو کتابہ دیکھو اور غلطی کرنا کر دھڑ

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

طریقہ رویت باری تعالیٰ

تخلفات اعلیٰ

خواب میں رویت باری تعالیٰ

لیکن مفسرین کے نزدیک اس حدیث میں اس انتظام کا ذکر ہے وہ اس آیت قرآنی میں مذکور نہیں داروغہ اب میں جو مشاہدہ ان کا کو کھائے جانتے ہیں ان سے بعض وقت علی انحر کے لوگ شوکر کھا کر اعتراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفت تو ہے لیس کھانہ شمشیر لیکن خواب میں جو کچھ اللہ تعالیٰ دکھائے وہ دوسرے عالم کی بات ہوتی ہے اور علیہ وہ حواس ہوتے ہیں ۔ ورنہ کیا علی تعالیٰ انسان کی صورت پر متشکل نہیں ہوتا ۔ مفسرین کہتے ہیں کہ میں لا اہلی کا وہ انتظام مراد ہے جو آدم کے خلیفہ جاتے وقت انہوں نے کیا تو یہ قطعہ کہتے تھے کہ آدم کو خلیفہ بنانے کے لیے تمہیں تفصیل سے دوسری جگہ بیان ہو چکا ہے اب درست نہیں کہ فرشتوں نے آدم کے خلیفہ بنانے پر کوئی مجھڑا اللہ تعالیٰ سے کیا ہو دیا میں مختصمون میں نہیں لکھا کہ کی طرف جاتی ہے اور بتانا یہ معقول ہے کہ جس بات سے لڑایا جا رہا ہے

۴۱ اِنْ يُّوحَىٰٓ اِلَى الْاَنْبَا اَنَّا نَزَّلْنٰ مِنْ رَّبِّكَ اِلْمَلٰٓئِكَةً اِنِّىْ خَالِقُ

میری طرف سے اس کے کچھ وحی نہیں کیا جا گا کہیں صرف نازلے الہیوں جب میرے بے فرشتوں سے کہا کہ میں نے ایک

۴۲ بَشٰرًا مِّنْ طٰٓئِفٍ ۝ اِذَا اَسْوَيْتَهُ وَاَفْخَتْ فَيْدُ مِنْ رُّوحِیْ فَفَعَّوْا لَهٗ بُحْبُورًا ۝

انسان پیدا کر رہا ہوں ۲۸۵۵ سو جب میں اس کی تکمیل کروں اور اپنی روح سے اس میں پھونکوں تو اس سے فے فہرہ واری گئے ہوئے

۴۳ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰتَعْمَٰوْنَ ۝ اِلَّا اِبْلِیْسَ ۝ اَسْتَكْبَرُوْكَ اِنْ مِّنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ قَالَ

تو سب فرشتوں کل کے لئے فرمانبرداری کی مگر ابلیس نے انکار کیا اس نے تکبر کیا اللہ کی طرف سے تھا

۴۴ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیْدَیْ ۤاَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ

ابلیس! کیا روکنا تھا کہ تو اس کی فرمانبرداری کر جیسے میں نے ہندوں ہاتھوں سے پیدا کیا تو نے تکبر کیا یا تو میری طرف سے ہے

۴۵ قَالَ نَاخِرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرِجْهُنَا اِنَّکَ جَدِیْرٌ

اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ کہا تو اس رحمت سے کل جا کر خود کر گیا

۴۶ وَرَاٰ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُعْثُوْنَ ۝

اور تجھ پر میری لعنت تیا کرتا ہے کہ تو میرے رب تو مجھے اس تک ملت حب سے وہ اٹھنا جائے

وہ تو اگر کہے گی لیکن کب آجیگی اس کا مجھے علم ہے اعلیٰ کو کہ میں ان فرشتوں کو جن پر اللہ تعالیٰ اپنے رانوں کا اظہار فرما کر

بجائے کے سامنے طہم طہم ظاہر نہیں کیا جا اور نذر وجہ بیگ ہو گئے آتا ہے اور عندئیں سے جو طرح رکوع میں ہے اسی معنی کی تائید ہوتی

ہے اور حدیث میں جو طہم طہم اعلیٰ میں اختصار کا ذکر ہے تو اس کی کیفیت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس سے یہ مرد نہیں ہو سکتی

کہ طہم اعلیٰ خدا سے جھگڑتے ہیں کہ وہ نہ لایعین لہ ما اھو ہر کے بعد انیٰ اور نہ ہر ماہر ہو سکتی ہے کہ وہ ہر ماہر ہوتے ہیں یعنی بعض

کہتے ہیں کہ وہ اب کا کام ہے اور بعض یہ کہ یہ نہیں بلکہ مراد اس سے صرف اس قدر معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے

تعلق ہے اور دوسری طرف خدمت مخلوق تا اختصار کی عبادت میں مراد ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسری پر غفلت ہو گیا

یہ دونوں ہیں ایسی اچھے کی ہیں کہ طہم طہم بھی نہیں جانتے کہ اس کو ان میں سے دوسری پر غفلت ہیں +

۲۸۵۶ یہ مضمون پچھلے بیان پر چکا ہے مگر یہاں اسے لے کر غرض ہے کہ شیطان کا راست ہانوں کی مخالفت کرنا قدیم قانون ہے۔ مگر

شیطان اور اس کے نمائندے آؤ کا مغلوب ہوتے ہیں +

۲۸۵۷ بدیہی یا دونوں انھوں سے کیا مراد ہے؟ کہ ایک توبہ یہ کی گئی ہے کہ جس کام کی طرف خاص توجہ ہوا ہے وہیں انھوں سے انعام

کو پہنچا جا گا جو کوئی مطالبہ ہے کچھ میں نے ایک خصوصیت سے کہہ دیا اور دوسری توبہ یہ ہے کہ یہ بعد از توبہ ہے جسے ارجح الہی

کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس میں قوائے غلطی ہو تو اسے جمالی نہیں کئے گئے ہیں اور یہ آخری توجہ لطیف

ہے۔ اور ام نکت من العالیین سے مراد ہے کہ فی الواقع مرتجع ہوں گا اور یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ شیطان کا نقص مطلق

طہم اعلیٰ کے اقصاء سے مراد

انسان کو وہ بافتوں سے پیدا کر سکتے ہیں

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْعَلِيِّ ۝ قَالَ فِيمَ ذُنُوبِكُمْ لَعْنُوكُمُ ۝

کہ تو تو ان میں سے ہے جنہیں مدت دی گئی اس دن تک میں کا وقت معلوم ہے۔ کہ تو تیری عورت کا قسم میں اپنی بہنو

اجمعین ۝ لَا اَجْمَادَ لَهُمْ مِنَ الْخُلُوصِينَ ۝ وَالْحَقُّ أَقُولُ لَا مَنَاسِكَ ۝

گروہ کروں گا۔ سوائے تیرے بندوں کے جو ان میں سے خاص کئے گئے ہیں۔ کہ اؤ حق ہے وہ میں جی کہتوں میں ضرور جنم

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَتَّبَعُ ۝ اَجْمَعِينَ ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا ۝

جہم سے اور ان کے جو تیری پیروی کریں مردوں کا۔ کہ میں تم سے اس پر اجر نہیں مانگتا اور

أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ ۝ إِنَّ هُوَ لَا ذِكْرَ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝

بناد کہ تم کیا لوں میں سے نہیں ہوں مگر ۲۰ یہ صرف جانوں کے لئے بزرگی کا موجب اور تم میں سے کسی کے لئے ایک ہی کے لئے

میان میں غما غما سے ہر ذرا علی و لکونی غما سے ۛ

۲۱۹۱ متکلف۔ کلف۔ اس میں وہ چیز ہے جو چھو پھلا ہر مہم جاتی ہے جسے کل۔ اور کلف اور کلفہ سرفی اور سیاہی میں جوتی

کاف۔ کلفہ

ککلف

ایسا ہی ہے جو چھو پھلا ہر مہم جاتی ہے اور طہر کے رنگ کو جل لے دلی اور ککلف وہ ہے جسے انسان کرے دیا خاکہ اس کے چہرے

ککلف کا آثار چہ اور اس کے ساتھ اس کے کرنے میں اسے سخت بھی کرتی ہے کہ ککلفہ حرف میں غلط کام ہو گیا ہو اور ککلفہ

کا ہم چہ حقیقت میں بناوٹ سے کیا ہوتے اس کے ککلفہ طرح چہ کیستہ علی تریف اور وہ ہے کہ انسانی اس کا قصد کرے اور اس کے

غرض یہ جو کہ وہ اس کی آسانی پہنچے اور اس سے اس کو محبت پہنچا دے اسے اسی غلطی کا ککلف کا استعمال کیا دھ میں کہ اور وہ سوا

ہے کہ انسان دوسروں کو ککلف کے لئے اس کا قصد کرے اور اس میں سے یہاں متکلف ہوا اور صریح میں ہیں ہے ان کو ان کی مصلحتی

جو ان کے من المتکلف میں اور میری مدت کے ککلف سے میرا میں ۛ

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَا صُفِيَ مَا يَخْلُقُ وَاِنْ شَاءَ يُخَيِّدْهُ هُوَ اللّٰهُ ۝۴

اگر خدا چاہے کہ بچہ بنائے تو وہ اس سے جو پیدا کرنا چاہتا ہے جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے وہ اللہ

الْوَحْدُ الْقَهَّارُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُوْنُ الْاَيْلُ عَلَى النَّهَارِ ۝۵

ایک سب کے اور پرستے ۲۵۶۳ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ سات کوئی پرستہ نہیں ہے اور

يَكُوْنُ الْاِنْسَانُ عَلَى اَيْلٍ وَسَحَرٍ اَنْفُسٍ وَالْقَمَرُ كُلُّ يَوْمٍ يَكُوْنُ مِثْلَ اَكْبَلٍ مِّنْهُ ۝۶

دن کو رات پرستہ رات پرستہ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا کر ایک ایک وقت مقرر کر رکھا ہے اور چاند اور سورج

الْعَقَارُ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلْ مِنْهَا زَوْجًا وَازْوَاجًا لَّكُمْ اَلْاَنْفَامُ ۝۷

بچنے والا ہے ۲۵۶۳۷ تمہیں ایک ہی نسل سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور جوڑے سے پارہوں سے آٹھ جوڑے

نَمِيْنَةً اَنْزَلْنَا مِنْكُمْ فِي بَطْنٍ اُمَّهَاتِكُمْ خَلَقْنَا مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ

جوڑے کر کے ۲۵۶۳۸ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پیدا کرنا ہی پیدا کر کے پیدا کر دیتا ہے

ہے اور کسی اور شخص کو منظور نہ کرے کہ کام کرنا شرک کا ایک باریک پہلو ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی ظہر اللہ کی عبادت کا ذکر کیا جو وہی قسم شرک کی ہے اور بتایا کہ بت پرست بھی یہی ضد کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت پرستی کرتے ہیں۔ یہ ضرورت پرستی ہے نہ کہ شرک کی ہے اور بت پرستوں کا یہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پرستوں کی وساطت سے ہمیں خدا کے دربار میں رسائی حاصل ہوتی ہے اور بعض بت پرست یہ کہتے ہیں کہ ہم صرف تصور عبادت کی خاطر جن کو سامنے رکھتے ہیں وہ حقیقت ان سب باتوں کا حاصل یہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا، اصل پرستی کسی حق پرستی تک نہیں پہنچا سکتی۔

۲۵۶۳۹ میں جسائی عقیدہ کی تردید کی ہے کہ کسی بڑا شرک یہی ہے جسائی! یہ جیسے اور روح القدس کی ایک ذات کے تین اقنوم قرار دیتے ہیں۔ سچا نہ الواحد۔ القہار مگر بتاؤ کہ یہ تو پرستگاہی نہیں اور لو اراد اللہ اس لئے ضرور کہ ارادہ الہی کو کسی ضرورت پر غور نہ کرتا ہے اگرچہ کہ جسائی کہتے ہیں فی الواقع یہ ضرورت بھی ہوتی کہ خدا کا کوئی شیا ہو۔ تو یہ بھی اس کی ذات میں شرک ہو سکتا تھا بلکہ وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو بیٹا بنانے کے چرن لیتا اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اللہ خدا کے کام میں جو چاہے وہی ہے ہر اگر گیس جیسے کا لفظ آیا ہے تو بعض اس معنی سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ وہ ایک گزشتہ بحث داشت کی ذات اس نقطہ کے عام معنی میں مشابہ اور رائے سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ سے پیدا کر کے ہے یا وہ ان کو ان کے طور پر حقیقت کے رنگ میں ان پریشانی کا لفظ بولا جاسکتا ہے

۲۵۶۴۰ یٰکُوْنُ کُوْنٌ اَیْکَ جِزْیَہ کا پیدائش اور اس کے بعض کا بعض سے ہے، یہ جیسے جیسے کا سر پر لینا اور رات اور دن کی تکرار میں

ان کی کئی بیشی کی طرف اشارہ ہے۔ لفظ

غیر اس کی عبادت کے
اس کا ترجمہ نہیں کیا
سکتا

عقیدہ کا قرینہ

ہیں سب کا سب
میں ان کو نہیں

کو

اللَّهُ نَزَلَ آخِسَ الْجِدِثِ كَيْتَابًا مُشَارَاهَا مَتْنِي تَقْصِيرُ مَنَّهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْتُونُونَ بِهِ ۲۳

اسد کے ہر کلام ایک ہی ہے یعنی ایک جگہ ایک ہی ہے اور اسے دہرائی جاتی ہے اس کے ان لوگوں کے جن کا نپٹے نہیں ہوئے ہیں جسے چاہتے ہیں

ثُمَّ لِيَن جُلُودَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۲۴

پھر ان کے چمن اور نگاہوں اور دل اسد کے ذکر کے لئے ہم جاتے ہیں۔ یہ اسد کی ہدایت ہے وہ اس کے ساتھ جسے چاہتا ہو ہدایت دیتا ہو

مَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ أَفَمَنْ يَتَّبِعْ لُجَجَهُمْ سَوَاءٌ أَلْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۲۵

جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت لینے والا نہیں ہے ۲۵ لہذا وہ جو اپنے من کے ساتھ ہر مذاق تیار کر کے دن بھر پکارتا ہے

وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ يَنْ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَنزَلْنَاهُمْ ۲۶

اور ظالموں کے کہا جائیگا چکھر تم کما تے تھے ۲۶ انہوں نے ان سے پہلے جتلیا سوئے ہوئے

احکام اور مینوں کی اپنی ہمت میں تھا ہی اور اسے ہٹائی کہا ہے جس کے لئے دیکھو ٹٹٹا یعنی اس کے فائدہ بار بار انداز صرف نوازہ ہوئے

ہوئے ہیں۔ یا اس لئے کہ اسے تھک دین میں دہرایا جاتا ہے یہ اس لئے کہ اس میں اصول دین کی فردوسی باتوں کو بار بار بیان کیا گیا ہے

اس سے خفیہ اسد کے دہرائی کے چوکے کا نپٹے میں چوکے پرست نرم ہو جاتے ہیں۔ کا نپٹا اور نرمی دونوں بلا واسطہ میں ہیں

کہیں آئے اندر پیدا ہو جاتی ہے جب کا نپٹے والے کے اندر جیسے اسکے اندر نرم کا چوکا نرم ہو۔ یعنی وہ صوبہ میں روایت اس کے اندر کر پڑے وقیل ہو تصور لغتوں بذکر (افکاره) وتلخیص حالۃ جلالہ (اور بعض کے کہ ہے کہ خدا کا ذکر کر کا پٹا) لکھتے ہیں اور وقت کے

ذکر نرم ہو جاتے ہیں مگر اصل غرض صوفیہ ہے کہ کلام اسد کی عظمت کا اسکے دلوں پر عجب ہوتا ہے اور وہ ان کے اندر اثر کرتی ہو اور اگر کلام ہر الفاظ کو بھی لیا جاتے تو زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ عظمت کلام اسد کے ساتھ واقعی انسان کا نپٹے لیکن بیوش ہو جاتا یا نہ ہو

کہنے لگتا ہے بیاد کی کہ عادت میں عودہ میں زہر کھتے ہیں کہ میں نے اپنی داری اسد کے کہ بعض لوگ قرآن کریم کو مشکور بیوش ہو جاتے ہیں جو انہوں نے فرمایا احوذ باعلامہ تعالیٰ من المفیضان اور حضرت عابد زبیر سے ایسی ہی روایت ہو کہ میں نے اپنی والدہ سے ایسے لوگوں کا ذکر کیا کہ جب اسد تعالیٰ کا ذکر کرتے تو کانپنے لگتے اور بیوش ہو جاتے تو آپ نے فرمایا ان کے ساتھ مت بیوش رہنے رسول اسد صلعم کو قرآن پڑھ

دیکھا ہے اور ابو بکر عروکہ میں اور ان پر یہ حالت طاری نہ ہوئی تھی تو یہ لوگ ان سے زیادہ خشیہ اسد نہیں تھکتے اور ابن عمر سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو قرآن سن کر گریا تو آپ نے فرمایا ہم تو نہیں کرتے ان لوگوں کے اندر سلطان کس گیا پھر گلوب ان لوگوں پر ہے جو مولیٰ انسان کے کلام کو سن کر کھد کرنے لگتے اور بیوش ہو جاتے ہیں ہم ان سے بات کو توڑ کر کہہ لیتے ہیں جو انہیں کھد کر دیتے

کے کلام کے سامنے وہ حالت بندے ہیں

۲۷ أَفَمَنْ يَتَّبِعْ لُجَجَهُمْ - اِنَّا قُلْنَا بَلَدًا سَے راد ہوئی ہے کہ اسے اپنے نفس کے لئے حفاظت ٹپس رہا اور یہاں اس خذاب کی شدت پر تہیہ ہے جہاں میں پیچھے گرا گیا مکت کے دن کے عذاب کے جس میں کہ وہ اپنے لئے بطور حال بنیں گے وہ ان کے ساتھ ہو

اور یہاں ہی ہے عیب فرمایا وفتشی وجہم الناس راہیہ ۱۵۰ - یا یوم یصحیو فی النار علی وجہہم والشم - ۱۶۸ (دع) وجہ چکر اشرف اصحاب اس لئے مطلب ہے کہ اشرف ترین مقام پر جہنم خذاب ہو گا

قرآن کسی اسد کلام کو سکھاتا ہے یا کو کس کوئی نہ تھا تو اوجہ نرمی لکھا جا رہا ہے۔

اِنَّا

۲۷ الْعَذَابُ مِنْ حَتِّ لَيْسَتَعْرِوْنَ فَاذَانَهُمُ اللَّهُ الْخَرِیَ فِی الْحُوقِ الدِّنِیَا وَلَعَلَّكَ ابُ

ایسی جگہ سے عذاب آیا جس کی انہیں کوئی خبر نہ تھی۔ سو اس نے انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ کھچایا اور آخرت کا

۲۸ الْاُخْرَیَ الْاَبْرُ لَوْ كَانُوا یَعْلَمُوْنَ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ

وقف کا دم

عذاب پڑا ہے کاش وہ جانتے اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ

۲۹ یَتَذَكَّرُوْنَ قُرْآنَا غَیْرَ ذِی عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ضَرْبَ اللَّهِ مَثَلًا لِّبَآئِیْنِهِمْ وَنُفُوْا

نصیحت حاصل کری قرآن عربی میں نیز سہا پن میں تاکہ وہ بھی اللہ کی مثالیں کرتے ہوئے اپنے آپ کو جس کی مثال ایک

مَثَلًا لِّسُوْنٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ عَلٰی سِتْوٰی مَثَلًا لِّلَّذِیْ طَلَبَ الْاُخْرٰی

دوسرے جگہ سے لے کر یہی ہیں۔ اور ایک کی جو یہ طریقہ لیتے ہیں کہ ان دونوں کی حالت برابر سب تعریف اللہ کے لئے ہے بلکہ اس طرح

۳۰ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنْكَ مِیْتٌ وَّاَنْتُمْ مِیْتُوْنَ ۚ شَرَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ عِنْدَ بَلَدٍ مِّنْ مِّنْكُمْ

ان کو نہیں جانتے کہ تم بھی مر رہے ہو اور وہ بھی مر رہے ہوں پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس مجبور ہو گے۔

۳۱ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلٰی اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصَّدَقِیْ اِذْ جَاءَهُ الْبَیِّنٰتُ فِیْ حَقِّهِمْ

سو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہو اور سچائی کو جھٹلاتا ہے جب وہ اس کے پاس آتی ہو کی جہنم میں

۳۲ مَثْوٰی لِّلْكَافِرِیْنَ ۚ وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصَّدَقِیْ فَصَدَّقَ بِهَا ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ السَّقُوْنَ

کافروں کا ٹھکانہ انہیں اور وہ جو سچائی کو لایا اور اس کی تصدیق کرتا ہو یہی سقین ہیں جہنم میں

۳۳ اَلَمْ یَكُنْ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۴ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۵ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۶ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۷ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۸ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۳۹ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

۴۰ اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی اَوَّلُ مَا خَلَقَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَّوْءٍ لَّیْسَ بِاَعْمٰی

لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَمْلِكُ لَهُمْ أَرْبَابًا وَلَا يُضِلُّهُمْ أَوْ يَهْدِيَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

انکے لئے اپنے رب کے پاس ہے جو کچھ وہ چاہیں۔ یہ سچ کرنا تو ان کا بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ ان سے وہ بدترین بات دیکھ سکے جو

عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۝

انہوں کی جو اور بدلیں انہیں کا اجر بہترین اس بات کے لئے دے جو وہ کرتے تھے کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ

اور تجھے اُن سے ڈراتے ہیں جو اس کے سوا تھے ہیں اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۝ اور جسے

يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي نِقَامٍ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

اللہ ہدایت دے تو اسے کوئی گمراہ کر دے والا نہیں کیا اللہ غالب مزادینے والا نہیں اور اگر تو ان سے پوچھے کہ

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَوَلَيْكُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

کون سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تو کہیں گے اللہ نے۔ کوئی کہی تم سے دیکھ کر وہ جنہیں تم اللہ کے سوا تھے کہتے

إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ فِتْنَةٌ ۚ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هِيَ مُمْسِكَةٌ

اگر اللہ مجھے کوئی عذیب پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس کی دیکھی ہوئی عذیب کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر رحم کرے تو کیا وہ اسے روک

رَحْمَتَهُ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۚ قُلْ يَوْمَ أَعْلَوْا عَلَى مَكَاتِرِهِمْ

روک سکتے ہیں۔ کو اللہ میرے لئے جس پر ہمدرد رکھنے والا اسی پر ہمدرد رکھنے میں۔ کو میری قوم اپنی جگہ پر اٹھ کر تھوڑے

لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَمْلِكُ لَهُمْ أَرْبَابًا وَلَا يُضِلُّهُمْ أَوْ يَهْدِيَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

میں پہل کرنا تو انہوں ستم جاتی کوئی کہیں پر وہ عذاب آج ہے جو اسے دوا کر دے اور اس پر باقی بچنے والا عذاب

مُقِيمٌ ۚ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَخُذْهُ بِالْحَقِّ ۚ وَلَيْفَ لَمْ يَكُنْ

ہازل ہوتا جو ہم نے تم پر لوگوں کی بھلائی کے لئے یہ کتاب اتاری ہے سچ کوئی سیدھی اور سچ کی ہوتی، اپنی بھلائی کے لئے لکھی گئی

۲۸۶۹ مفسرین عرب خود تو ہم پرست اور بزدل تھے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ توفیق و نقصان اپنا سکتے ہیں اور وہ یہ کہ یہ مصلحت کو بھی ڈر ہے

ہر گرجا مفسرین نے بھی لوگوں کو بالذات من دونہ میں کورہ اور انکے بڑے بڑے مفسرین میں چاہے کہ خلاف منسوب کر کے انکے لئے سکتے

میں نوازا کہ ان کے تمام مفسرین اور مفسرین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو بچانے کے لئے کافی کر

۲۸۷۰ ہے عذاب دہی روا کر کے لئے عذاب اس میں اضافہ عذاب دہی کی طرف سے اور عذاب عقیم و نوح کا عذاب ہر دہا اس سے بھلی



سزا میں نہیں آتا

۴۲ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ

اور جو گمراہ ہو جائے تو اسے گمراہ ہونے کا بدلہ ہی ہے اور تو ان کا ذمہ دار نہیں اور جانوں کو وہ دوسرے طرح پر محض کرے گا

حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَاسِكِهَا فَيُفْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ

اور جس کے وقت اور جسے نہیں ان کی زندگی میں پھر انہیں دکھ سکھائی جن پر موت کا حکم کیا ہوتا ہے

وَيُرْسِلُ الْآخَرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى طَائِفٌ فِي ذَلِكَ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

اور دوسری (جانوں) کی ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتا ہے۔ قیثا اس میں ان کے لئے نشان ہیں جو فکر کے کام لیتے ہیں ۳۸۵

جو کہ قرآن کریم میں بھی نص صریح کے قاضیوں کو معافی سے بتا دیا تھا کہ ان پر کسی دنیا میں عذاب ذلت آئیگا۔

۳۸۵ منام۔ نوم۔ منام۔ نوم۔ کسی ضمیر کی طرح ہر کسی سے ہے اور وہ سب مختلف نعروں سے صبح میں کھڑے ہو کر وہ دروغ کے اھصاب کا ڈھیلہ پڑھتا ہے، تجھ مات کی دھڑکیوں سے جس کی طرف پڑھتے ہیں اور کہ ایک ہے کہ وہ ہے کہ اسد قتالی بزمی موت نفس کو قہقہے سے اور کہ ایک ہے کہ نوم موت غصہ سے اور موت نوم قہقہے سے اور منام اور نوم کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور فاعل الموتی یا باندہ رسوگیا کے معنی ہیں قہقہے غصہ ہی پڑ گئی۔ نام الموتی کے معنی ہیں گمراہ یا ہو گیا اور یہ معنی لحاظ قلبی ہیں۔ (دع)

یہاں اسد قہقہے نے پناہ توئی نفس یا بغض دین کا قانون بیان فرمایا اور بتایا ہے کہ توئی نفس دو وقتوں میں ہوتا ہے ایک سوکھ کے وقت اور ایک غم میں ہے۔ آیت سے ثابت ہے کہ توئی نفس دو چیزوں میں تقسیم ہے ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں ہے جو نفس کی جمع ہوا نفس کے معنی حسب ذیل ہیں۔ روح حیوانی نفس، ناطقہ سارا انسان اور کھوشی توئی میں ان میں سے کوئی چیز لی جاتی ہے وہ ظاہر ہے کہ سارا انسان نفس لیا ہوا تاکہ خود اور موت دونوں میں جسم میں رہ جائے جو۔ اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر لیں اور نہیں لے جاتا جس سارا انسان اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تو اس پر نطفہ قوی نہیں ہوا جاتا تھا۔ اور جب کسی کے شوق نطفہ قوی ہوا جاتا تھا تو یہ اس کا نام تہیم ہوا کہ اس کا جسم نہیں لیا گیا۔ تاکہ روح حیوانی لی جاتی ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ زندگی میں روح حیوانی انسان کے اندر موجود ہوتی ہے اور موت میں نہیں اس لئے توئی نفس سے مراد روح حیوانی کا لیا ہوا نام بھی نہیں باقی صرف ایک صورت دہ جاتی ہے یعنی یہ کہ نفس، ناطقہ یا وہ چیز جس سے عقل و تہیم لے لی جاتے اور یہی صبح ہے۔ اور اس پر کبھی دلائل میں اولیٰ کہ قوی کا لفظ صرف انسان پر ہوا جاتا ہے دوسرے جانداروں پر نہیں اگر روح حیوانی کا لیا ہوا ناماد ہو تو کسی نطفہ دوسرے جانداروں پر بھی ہوا جاتا۔ دوسرے یہ کہ زندگی اور موت دونوں میں جو چیز لی جاتی ہے وہ تہیم و عقل انسان ہی ہے اور کہ چیز میں جو دونوں میں مشترک ہو۔ لی جاتی تو تہیم سے جس فرض کے لئے توئی نفس ہوتی ہے وہ جانا و سراسر اعمال ہے اور اعمال کے لئے نہیں گو جسم اور روح حیوانی شریک ہوتے ہیں مگر اعمال کی ذمہ داری اور ان کا اس کا اس پر تہیم و عقل ان کی سے یہ یہ ہوا ہے اس لئے وہی چیز لی جاتی ہے جس پر اصل ذمہ داری عاید ہوتی ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ یہی آدم میں ایک نفس ہے اور ایک نطفہ اھمان اور دونوں کے درمیان سوچ کی طبع کا سائل ہے اور نفس کو وہ ہے جس سے عقل اور تہیم ہے اور روح وہ ہے جس سے عقل اور حرکت کرتا ہے سموت کے وقت سے دونوں لئے جاتے ہیں اور زندگی میں صرف نفس لیا جاتا ہے اور یہ نفس دوسرے فرق کے شوق ایک قول ہے۔ اور بعض نے اسے ان کی طرف منسوب کیا ہے (جہ)

ایک اور امر جس سے آیت سے ظاہر ہوتا ہے یہ کہ جب ایک شخص کی موت وارد ہو جائے تو اسے زندہ کر کے اس دنیا میں نہیں بھیجا جاتا گویا نفس ناطقہ کا ڈر ہے لیکن چونکہ روح کے دہش آئے کہ لازمی تہیم نفس، ناطقہ کا وہی آتا ہے اس لئے اگر نفس ناطقہ کو سراسر تعالیٰ

مردہ زندہ کر کے اس دنیا میں واپس نہیں بھیجا جاتا

۴۸ وَهَذَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَمِزُّونَ ۚ فَلَا مَسَّ

اور ان کے لئے یہ سب گناہیں ہیں جو انہوں نے کیں اور وہ انہیں کے لئے کھینچ رہے ہیں۔ وہ ہنسی کرتے تھے ۴۸ سوچو انسان

الْإِنْسَانُ ضَرُوعًا نَّاتِلًا ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَل

کو تکلیف پہنچے ہے ہمیں پکار رہا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت عطا کرتے ہیں کہتا ہے: یہ مجھے (یا پھر ہم سے ہی) بلکہ

۴۹ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِن لَّا تَزِرُ كَيْفَ تَعْلَمُونَ ۚ قُلْ قَالُوا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا

وہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۴۹ یہی زیادہ انہوں نے کئی جہان سے پہلے نے خود

۵۱ اَعْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ فَاصْلَاهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا

ان کے کچھ کام نہ آیا جو وہ کراتے تھے سو انہیں اس کے بدلے دینے کے لئے جو وہ کراتے تھے اور جو ان میں سے ظلم کرتے ہیں

۵۲ مِنْ هَؤُلَاءِ سَيَصِيبُهُمُ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۚ اَوَلَمْ يَعْلَمُوا

انہیں اس کے بدلے دینے کے لئے کر رہے ہیں جو وہ کراتے ہیں اور وہ دھڑا کو بھارتیہ نہیں کیا نہیں جانتے کہ

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اور جس کے لئے چاہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے ان کو دیکھئے کہ ان میں سے ایمان لائے

۵۳ قُلْ يُعْبَادُوا الَّذِيْنَ اَسْرَفُوا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

کہو اے میرے بندہ جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اور کی رحمت سے باز رہو

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اور بھی گناہوں کو بخشتا دیتا ہے ان وہ کچھ نہ دلا رہے رحمت کرنے والا ہے ۵۴

۵۴ اِنَّمَا يَرْجُوْا الْعَذَابَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَنْ يَّكُوْنَهُ سِحْرًا مُّحْدُوْثًا ۙ

۵۵ اِنَّمَا يَرْجُوْا الْعَذَابَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَنْ يَّكُوْنَهُ سِحْرًا مُّحْدُوْثًا ۙ

اور وہی فتنہ میں غیبت کی طرف ہی ہے پہلے جگہ بخلا معنی اور دوسری جگہ بخلا لفظ اور فتنہ اسے اس کے کہا کہ کھڑے اور کھڑے کے

پہلے کا یہ دیر ہے

۵۶ اِنَّمَا يَرْجُوْا الْعَذَابَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ اَنْ يَّكُوْنَهُ سِحْرًا مُّحْدُوْثًا ۙ

کی غیبت کی دیر ہے تو قرآن تمام قسم کی خطا کا بیان اور دنیاوی باتوں پر غیبت کی تحذیر مسلمان پر کس قدر مکمل تسلیم اسلامی کا ہر کہ رحمت آئی

کا دروازہ تھا اور اس کے لئے نہیں کہ کفار کی طرح ساتھ ہی گئے وہی رحمت کا باب بھی ہا کہ یا ہو بلکہ جو رحمت الی اللہ شرط رکھی ہو۔ یہاں تک

رحمت الہی کی رحمت

رحمت الہی کی رحمت

وَاٰتِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلَمُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّزِيْلَكُمْ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُوْنَ ۝۴

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمائشوں کو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہیں مدد نہ ملے

وَاتَّبِعُوا الْحَسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّآتِيَكُمْ الْعَذَابُ ۝۵

اور بہترین اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی۔ قبل اس کے کہ تم پر نازل ہو عذاب۔

بَعَثْنَا وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسُ يٰحَسْرَتِیْ عَلٰی مَا فَوَّضْتُ فِیْ ۝۶

ابھائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو (ایسا دہم) کہ کوئی شخص کے لئے انہوں نے کہیں نے اس کے ہمراہ

جَنَّبَ اللّٰهُ اَنْتُمْ لِمَنِ السَّاعِرُوْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَکُنْتُ مِنَ ۝۷

کلی کی اور بیشمار میں ہستی کرتا ہوں میں سے تمام ۷۸ یا کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی

الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرٰی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ کَرَّةً فَاَلُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۸

متقین میں سے ہوتا یا جب عذاب دیکھ لے کہ اگر میرے لئے کوئی جانا ہو تو میں بھی کرتا ہوں میں سے

بَلٰی قَدْ جَاءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَکَذَّبَتْ بِهَا وَاَسْتَكْبَرَتْ وَکُنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝۹

اں میری آیتیں تو تیرے پاس آئی تھیں یہ تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرٰی الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا عَلٰی اللّٰهِ وَجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلِیْسَ ۝۱۰

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر نفرت بھرا دیا ان کے منہ کالے ہیں کیا

فِیْ حَمَمٍ مِّثْوٰی لِّلْمُتَّكِرِیْنَ ۝ وَیُخٰیِلُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَاِغْفِرْ لَهُمْ ۝۱۱

شکروں کا غلاف (میتھ) میں نہیں اور جو متقروں کی طرح نہیں کی کیا یہی کیسے نہایت دیکھ

آیت میں صراحت سے جا بھی دیا اور ایسا ہی الی ویکھو اس بات میں اس شرط و تعریف کے بعد پہنچیں۔ ایک عیسائی مذہب نے اختیار کیا ہے کہ جو شخص کفارہ پر ایمان لائے اسے جو گناہ چاہے کرنا جائے اس پر کوئی سزا عذاب نہیں اور دوسرا مذہب نے جو عیسائی مذہب چاہے تو بر کرے اور کہاں ہیں کی سزا کے لئے دے کر صاف صاف ہی نہیں کر سکتا۔ اسلام کی تعلیم اس شرط و تعریف کے درمیان سے ہے

۲۹۸۵ حشری۔ اصل میں حشری ہے علیٰ تعلیل ہے یعنی طبع کے لئے اور صاف صاف ہے۔ یہی میری توبہ یا گناہ کی وجہ سے جنت یا اصل معنی پہنچیں اور یہاں مطلب اس کا اور اس کی جگہ جس سے منع کر دی ہے (ع) ساجد بخیر سے پہنچ کر نہ والا

اسلام کی تعلیم اور عقائد اور مذہب

علی۔ ما جنت۔ صاف

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَبَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمْسَ شَدَّ اللَّهُ ۝ ۶۸

اور صور پھونکا جائیگا پس جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں بے وحش ہو جائیگے۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بَنُورًا ۝ ۶۹

پھر وہ دوسری بار پھونکا جائیگا تب وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہونگے ۷۰ اور زمین اپنے رب کے نور سے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَتْ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءُ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ

پہلے آئے گی اور کتاب رکھ دی جائیگی۔ اور نبی اور شہید بلائے جائیں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائیگا اور

لَا ظُلْمُونَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ وَيَسِيَ الَّذِينَ

ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۷۱ اور ہر نفس کو جو اس نے کیا کیا پورا دیا جائیگا اور وہ خوب جاننا چاہے وہ کہتے ہیں اور جو کام نہیں وہ نہ دیکھ

كُفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُرَّارًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

طرف گردہ لگہ بنا کر بے جاں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ آئے پس پتھر پانی کے گدے کھول دیئے جائیں گے اور ان کے کہہ کر ان کو کھینچ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

کیا تم سے نہ آئے رسول نہ آئے تھے جو تم پر کتابیں لے کر آتے پڑھتے تھے اور تمہیں بتاتے اس دن کی عذاب کا ڈر تھے

هَذَا أَقْلًا وَابِلٌ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ لِكَلِمَةِ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ

تھے کہیں گے اُن نیکی کا فزون ہے عذاب کا فتویٰ واجب ہوا ۷۲

فلک پہلی دو سوئے کسی کا جس کوئی دخل نہ ہوگا۔ اور بعض نے قبض کو ملک اور معرفت سے جا زقرار دیا ہے اور بعض کو قدرت ماری سے

(۳۱) اور وسطیٰ کہنے دیگر ۷۳ غفلت الہی کی طرف توجہ دلاتی ہے ۷۴

۷۵ یہاں دو فقروں کا ذکر ہے پہلا نفوذ ہے جس سے مغرب زمین پر پھیل لیا جائیگا۔ دو سرا نفوذ وہ ہے جس سے حساب کتاب کئے گئے سب

انسانوں کو اٹھا کر لیا جائیگا ۷۶

۷۷ اس سے مراد زمین بخیر ہے (میں یوم تبدیل الارض یعنی الارض پر اٹھیں ۷۸) اور اس میں زمین کا تمام جانا اور پستے کا ہر کوئی اور نور کے

ان کے ایک ٹکڑے میں ایک ایک ہی معلوم ہو جائے کہ وہ متلاذ جو انھوں سے تھے تھے طور پر ہم جانیں گے۔ اور اللکب سے مراد یہاں حساب ہو گیا

کہ جس سے موسیٰ پر اور بعض نے صاف اجمال مراد ہے جس میں اور نبیوں اور شہیدوں کو بلایا جاتا اس لحاظ سے بھی ہے کہ وہ سابق ہیں اور اس لحاظ

سے بھی کہ وہ اپنی امتوں کے ہیں اور شہیدوں سے مراد یہاں مسیحہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بیت نوریت ہے اس کے کوئی بھی شہید نہیں ہو سکتا ہے۔

اس اصطلاح کو ذکر کرتے ہیں کہ یہاں لکھنا اور علی الناس والبقیۃ ۷۹ اور دوسری امتوں کے صحابہ بھی اس میں داخل ہیں۔

۸۰ اسباق۔ متوفی کے معنی پہنچا لے جانا ہیں۔ الیٰ ربانک یومئذ المساقیۃ القیۃ ۸۱۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ ربنا لنعفی

ع

ہر نبی کا آدمی تھا

دو گئے

فنی خلق کا طور

سوق حساس

۴۳ قِيلَ دُخِلُوا ابْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِمَا شِئْتُمُوهُ تُنْتَكِرُونَ ۝

کہا جائیگا دونوں کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں رہو گے۔ سو حکموں کا ٹھکانا کیا باجے اور

یَسْبِقُ الَّذِينَ اَنْتَوْنَ اَتَمُّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُرَّارًا حَتَّىٰ اِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
جنوں سے اپنے سب کا تعزیٰ کیا وہ بہشت کی طرف گرو گئے کہ چاہتے تھیں گے یہاں تک کہ جہاں کے پورے آسمان گئے اور اس کے دروازے کھول دیے گئے

۴۴ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمُ عَلَيْكُمْ فَاَدْخَلُوْهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالَ الْاَلْحَمْدُ

اور اس کے کچھ نگہبان انہیں کہیں گے تم پہنچاؤ تم پر پاک ہو سراسر میں بہتے کیلئے داخل ہو جاؤ اور وہ کہیں گے حسب تریف اور

لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدُہٗ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْاَرْضَ نَتَّبِعُوْنَ اِبْنَیَّہٗ حَتّٰی نُنْشِئَ

کیلئے جو جس نے اپنا وعدہ ہم سے پکایا۔ اور ہمیں زمین کا دارلہ بنایا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں

الربیع

۴۵ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَمِلِیْنَ ۝ وَتَرٰی الْمَلَائِکَۃَ حَافِیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ الْجَبَّوْنِ

سو اچھے کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے ۴۵ اور تو فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے ارد گرد عطف کئے ہوئے۔ اپنے سب کی

بِحَمْدِ رَبِّہُمْ ۝ وَقُضِیَ بَیْنَهُمُ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

کیساتھ تسبیح کرتے ہوئے اور ان کے درمیان انصاف کی فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا سب تیرے لئے ہیں جو جہاں کا رب ہے

والجملہ ۴۴ اور مسوقیٰ باز کرتے ہیں جہاں مال تجارت کے جایا جاتا ہے۔ جمیع اسواق سے مال ہذا المرسل یا کل الطعام وجمیع

فی الاسواق والفرقان ۴۵ اور درپردہ میں ہے یسوق الناس ابصھاہ جو کہتا ہے اس بات سے کہ اس کے علم پر ہم پہنچ سکتے ہو گئے
نصرا۔ زمر۔ زمرۃ کی جمع ہے قلیل جماعت کو کہتے ہیں۔ (غ)

زمرۃ

خازن

خزنتہ۔ خازن کی جمع ہے اور خازن حفاظت کرنے والا کسی چیز کی حفاظت ہو یا کسی اور چیز کی۔

جماعت جماعت کے لئے جہاں میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ الگ الگ مراتب کے لوگ علیحدہ علیحدہ گروہ ہونگے جب اہل جنت

کی صف میں حدیث میں ہے کہ پہلا گروہ جو میری صف میں سے جنت میں جائیگا بدر کی صورت ہو گا یعنی کالمین کا گروہ ہو گا۔ اسی طرح

دوسرے گروہوں کا ذکر جو اس سے پہلی معلوم ہے ہے کہ مذہب اتمام حجت کے بعد ہے

۴۹ زمین کا دارلہ بنائے نہیں صاف اشارہ فتوحات ملی کی طرف ہے اور اس طرف کہ زمین پر کھڑا اس وقت متصرف ہے وہ

مومنوں کو دی جائے گی۔

۳ غَاوِرَ النَّيْبِ وَقَوْلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي تَلْوَنٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

گنہگار کے بچنے والے اور توبہ کے قبول کرنے والے (ہو) کے: بچنے سے مراد اسے نہ مٹنے والا ہے اور توبہ کے قبول کرنے والے (ہو) کے: اس کے سوا کوئی نہیں

۴ إِلَهُهُ الْمَصِيرُ كَمَا جَاءُوا فِي آيَةِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ تَقْلُبُهُمْ

اسی کی طرف انہوں کو لے جاتا ہے جیسے کہ آیت میں آیا ہے: اے اللہ! ان کے لیے تیرا ہی مقدر ہے۔ مگر جو کافر ہیں وہ تو گمراہ ہیں۔ اس لیے کہ تو ان کو گمراہ کر دیتا ہے۔

۵ فِي الْبِلَادِ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ غُلَامِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ

وہ جہانوں میں ان سے پہلے توہ کی قوم نے جھٹلایا۔ اور ان کے بعد (اللہ) اگر چاہے اور ہر قوم نے اپنے رسول کے منکر

يَسْأَلُهُمْ لِيَأْخُذُوا وَجَدُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْخِلَهُمْ فِي الْخُتُومِ فَأَخَذَهُمْ لَيُفَكِّهَنَّ

تقصیر کیا کرتے ہیں اور جھوٹ کو ماننے سے جھڑپ کرتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو اپنے رسول کے منکر سے لے کر اپنے رسول کے ساتھ

۶ عِقَابٍ وَكَذَلِكَ هَتَّكَ لَيْلَتُكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ الَّذِينَ

کیسے تھا اور اسی طرح سب کی بات ان لوگوں پر جو کافر تھے یہی کہہ کر دے گا کہ وہ آگ والے ہیں۔ اور

يَجْلُونَ الْعَرْشَ مِنْ حَوْلِهِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

وہ آگ والے ہیں اور کوئی ان کے ساتھ نہیں رہے گا۔ اپنے رسول کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو اپنے رسول کے ساتھ

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ

الْحَمْدُ

صفات آدمی

ماہی

کے وقت اسے آگ لگا جائے اور اسے دیکھ کر وہ اپنے رسول کے ساتھ چلے جائیں اور ان کو اپنے رسول کے ساتھ

۷ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ

۸ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَةِ

لِّلَّذِينَ آمَنُوا بَنَّا وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

جو ایمان لائے اسے غفرا کرتے ہیں ہمارے سب تو رحمت اور علم سے ہر چیز پر مادی ہے مگر انہیں بخش جو توبہ کرتے ہیں اور میرے لئے

سَيِّئَاتِكَ وَفَعَلَهُمْ عَذَابٌ اَلْحَقُّ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝۱۰

پہرہ کرتے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے پہرہ ۱۰۱۰ ہمارے عذاب اور انہیں عذابی کے بغیر میں داخل کرنا تو نے ان کو دیکھا

وَمَنْ صَحَّحَ مِنَ الْاِيَّامِ وَاذْكُرْهُمْ اَنَّا اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱۱

اور اے جو ان کے باپ وادوں میں سے اور ان کی بہنیں میں اور ان کی نسل میں سنو اے اے عظیم و غالب حکمت والا ہے

وَقَوْمِ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ يَتَّقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْنَاهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ ۝۱۲

اور انہیں برائیوں سے بچا اور میرے تو آج برائیوں سے بچائے تو نے اس پر رحم کیا اور اے عظیم الشان

الْعَظِيمُ ۝۱۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُنَادُوْنَ لَمَقَّبَ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ مِنْ مَّقَبَتِكُمْ ۝۱۴

کسی بڑی ہے ۱۳ جو کافر ہیں انہیں پکارا جائیگا کہ اے اللہ کی بڑائی میری بڑائی کی برابری سے

اَنْفُسَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۵

کس بڑھ کر ہے جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جائے، تمہارا تو تمہارا کرتے تھے ۱۵

حال لاگو کریں اب اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی صفات میں سے اس کی قدرت تعالیٰ پر جا رہی ہیں یعنی ربوبیت۔ روحانیت۔ جمیعت۔
ماہیت۔ پس وہ چار احوال انہیں چار صفات کے طور پر دیکھنے لگے ہیں اور کیا صف کے دن ان کے آئندہ ہونے کی وجہ سے ہے اس لئے
کہ کیا صف میں ایک اور جلی ہوتی چار صفات کی ظاہر ہوگی۔ اور اس کو لے کر مراد و غیر صفات آئی کے مظاہر ہو گئے ہیں اور ان سب کا استقنا
مومنوں کے لئے ہے کہ وہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت چاہتے ہیں۔ اور وہ حقیقت یہ خود صفات آئی کا تقاضا ہو کہ مومنوں
کی حفاظت ہو اور اس میں بھی جو اللہ تعالیٰ کے مرتبہ ہیں ان کی طرف دلائی ہے ۷

۱۶۹۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ عَظِيمٍ اَعْلَمُ رَحْمَتَکَ عَلَیَّ کَیْہَا ہَا اَسْأَلُکَ اَللّٰہُ a

۱۶۹۸ ہر باتوں سے بچانے کے لئے وہاں مغز کے بعد ہے پس یہاں مغز سے مراد ان گن ہوں کی غفلت ہے جو توبہ سے ایمان لانے سے
بے غفلت رہ کر چکے ہیں اور برائیوں سے بچانے کا مطلب یہ ہو گا کہ اس سے آئندہ بدیاں سرزد نہ ہوں مغز نے سچات سے مراد عقوبت کی آیت
مگر عقوبت سے بچنا خود مغز کا نتیجہ ہے ۷

۱۶۹۹ یعنی اب جو بدی کے خلاف ظاہر ہوئے ہم کو اپنی جانوں سے بڑی ہی بڑی ہے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جیسا کہ حق تعالیٰ
دنیا میں تمہیں ایمان کی طرف مینے ایک باتوں کی طرف بلایا تھا تو تم اللہ کرتے تھے ۷

۱۱ قَالُوا رَبَّنَا آتِنَا الثَّانِيَةَ ۖ وَاجْبِتْنَا الثَّانِيَةَ ۖ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا ۖ فَهَلْ لَنَا

کبیر کے لیے دوسری پیرائیں اور دوسریں اور دوسریں نہ دے کیا۔ سو ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا

۱۲ خَوْضٌ مِّنْ سَبِيلٍ ۚ ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدًا كُفِّرَتْ ۖ وَلَٰن يَشْرِكُ بِهِ

کچھ کہنے کی رشتہ ہے عتہ ۲۹ء اس نے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ ذکر کیا جاتا

۱۳ تَوَعَّدُوا أَنَكُمُ اللَّهُ الْعَلَىٰ لِكَبِيرٍ ۚ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّل لَكُم مِّن

تو تم مان لینے تھے کہ تم اللہ کے لئے ہے (جو بلند دوسرا بڑا ہے) وہی ہے جو تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے

۱۴ السَّمَاءِ مِرْنَاقًا وَيَتَنَزَّلُ لَكُم مِّن نَّبِيبٍ ۚ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

مذہب ان سے اور نصیحت ستارہ میں کہتے رہی جو ہمارے ہر کہتے ہیں سوا اللہ کے اس کے لئے نذرانہ دینی کو جس کو تم کہتے ہوئے پکڑو

۱۵ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۚ لَدَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي السَّيْفَ حَمْرًا

اگر ہم کو ناپسند کریں وہ جوں کا توں کرنے والا صاحب عرش ہے وہ درجہ کو اپنے علم سے

آمِرٌ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِّنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۚ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وہ ان سے تمہارے ملاقات کے دن سے ڈرانے کے لئے

ع ۲۹ دوسری پیرائیں اور آنا آجائے اگر تم چاہو گے جیسے کہ پہلی موت وہ نیکی کی حالت ہے جس سے انسان کو پھیرا گیا

گیا اور دوسری موت وہ جو جس جہنمی زندگی کے بعد آتی ہے اور دوسری جگہ سے دوسری موت کہ جس کو اللہ کی اس ہی الامرتنا الاولی

والی خالق ۲۹ اس کے لئے کہ جس سے اس پہلی دنیاوی زندگی کا انقطاع ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مابین کوئی

سے مراد ایک موت جہالت و کفر ہو اور ایک موت جس سے انقطاع حیات ہوتا ہے اور دونوں گہروں سے مراد ایک حیات نیویں دوسری موت تو ہے

ع ۲۹ رفیع الدرجات سے مراد لوگوں کے درجات بلند کرنے والا ہے جسے زیادہ رفیع جہد فوق بعض درجات کا

رفع درجات من نشانہ

یوم التلاق سے مراد قیامت کا دن ہے اور اس سے نام سے اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ وہ پہلوں اور کچھوں کے اکٹھا ہونے

یعنی ایک دوسرے کو ملنے اور اہل سماوی اہل ارض کی ملاقات کا اور ہر شخص کی اپنے عمل سے ملاقات کا دن ہے اور لقادہ اللہ یا ملاقات

اللہ سے ملا بھی قیامت کی دن

روم سے مراد یہاں وہی ہے جیسا کہ وہ سے موی سے روم اور یہ تھا پہلی ہے کیونکہ یہ روح سب بندوں پر نہیں خاص بندوں

پر نازل ہوتی ہے اور لائق ہے روح کی فرض یہاں ہر ان کی تبلیغ بیان فرمائی ہے یعنی اگر ایسا انسان کوئی نہ کرنا تو نہیں اپنے اعمال کے

نتیجہ دیکھ کر نہیں گے اللہ کے شیخ روح اللہ میں حدیث محمد کا ذکر کیا کہ نہ الاقناع لعل من لدن آدم علیہ السلام

الی انتہای زمانہ نبیاً معلماً و ہو فی حکم التصل بالی قیام اللہ اعتباراً بقا مقہ من یقرم بالی ہوۃ عنی ماری الی الودع و عن

آنحضرت کے ہر جہد میں

لہذا سورہ کیا جانا

يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِّلَّذِينَ لَمْ يَلْمِزُوا اللَّهَ وَلَا اللَّهَ وَلِلَّهِ الْوَاحِدِ ۱۶

مہینہ نہ کھلے اور نہ ہونے ان کے شقی کوئی چیز اس پر غنی نہیں۔ آج بارز ہوں گے جس کے ہر امر کیلئے سب پر قاب

الْفَقَائِدِ ۚ الْيَوْمَ يُخْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ ۱۷

کے لئے شکستہ آج ہر جان کو ہی جلد دیا جائیگا جس نے کیا۔ آج کوئی ہم نہیں اسد جلدیابنے

الْحِسَابِ ۚ وَإِنَّ يَوْمَهُمْ يَوْمَ الْأَرْقَرِ ۚ وَالْعُقُوبُ لَدَىٰ الْحُسُوفِ ۚ كَاطِلِينَ ۚ وَلَا ظُلْمَ لِيْنَ ۱۸

والہے۔ اور انہی قریب آئے ہوں سے ڈرا جب مل نہ صبر ہے ہرے کھنک لکے ہرے کا اور کوئی مل نہ

مِنْ حِمِيمٍ ۚ وَلَا تَفْغِيرُ طَغَاءُ ۚ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۱۹

نہیں اور نہ کوئی غلاشی جو جس کی بات اتنی جانتے ہو کہ غم کی خیرات کو جانتے۔ اور اسے ہی جو چھپے چھپاتے

وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ هُوَ ۲۰

اور امید حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اللہ دو جنہیں اس کے سوا ہے کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے اسد ہی

السَّيِّمِ الْبَصِيرِ ۚ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَنَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلُ ۲۱

سننے والا اور دیکھنے والا ہے اللہ کیا وہ زمین میں چلے گئے ہیں دیکھنے کے لئے جس کا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے

ع
نہ کہ گریں کھا
نہین

ابن ہریرۃ عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال ان الله تعالى يعطف لقضاء الامة حل ساس كل سنة سنة من
یحد دہا و دہا آئی با حیا و معاً اندر اس میں العمل بالکتاب والسنة (یعنی یہ اتفاق ہے آدم علیہ السلام سے لیکر ہر سال
صلوے کے زمانہ تک اور وہ کیا اس ملک کے لئے حکم تھا سال رکھتا ہے اس شخص کے کھڑا ہونے سے جو دعوت اسلام کے کام کے کرکڑا
ہو گیا اور انہوں نے اس پر یہ سے روایت کیا کہ آنحضرت معلوم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سال کے سر پر یکے نیچے شخص
کو اٹھا لے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرتا ہو یعنی عمل بالکتاب والسنة سے جو کچھ تھا اسے اسے لے کر لے کر اسے اور یہ حدیث مجدد کو
صرف ابوہریرۃ سے بیان کی کہ لیکن مخالف اس کی بحث پر اتفاق ہے۔ اور امت کے قاتل نے اس کی صداقت پر ہر گز یہ ہے کہ نہ کرے نہ کرے
ماستہ زہن کے حدیث کے دعوے کو چھوڑیں اور ان لوگوں کو بھرتا دی شخص کو کہہ سکتا ہے جو قرآن و حدیث کی پروردگار
۲۱-۲۲ بالذات و بحکم مطلق ہے کہ ان کی ہر ہر بات کا ہر وہ چیز جو عملی احوال میں ملتی ہے وہاں ہر وہ چیز میں گے اور
لا یعنی حلی اللہ منہم شفی ہیں بتا کر اس پر وہ شفی اس وقت بھی ملتی تھے۔ یہ ظاہر جو صرف انسان کے اپنے تھے ہی اور اللہ الواحد
القہار کو ان لوگوں کا صاحب ہے جو ہیں اللہ تعالیٰ کی دعا نہایت اس کے فرق چھوڑ دیا اور نہ کہتے تھے یعنی اس دن ہی جو تسلیم
کریں گے۔ پھر تو ہمیشہ ہی بد شہادت اس کی ہو۔

حدیث مجدد

۲۱-۲۲ بالذات و بحکم مطلق ہے کہ ان کی ہر ہر بات کا ہر وہ چیز جو عملی احوال میں ملتی ہے وہاں ہر وہ چیز میں گے اور
لا یعنی حلی اللہ منہم شفی ہیں بتا کر اس پر وہ شفی اس وقت بھی ملتی تھے۔ یہ ظاہر جو صرف انسان کے اپنے تھے ہی اور اللہ الواحد
القہار کو ان لوگوں کا صاحب ہے جو ہیں اللہ تعالیٰ کی دعا نہایت اس کے فرق چھوڑ دیا اور نہ کہتے تھے یعنی اس دن ہی جو تسلیم
کریں گے۔ پھر تو ہمیشہ ہی بد شہادت اس کی ہو۔

۲۱-۲۲ بالذات و بحکم مطلق ہے کہ ان کی ہر ہر بات کا ہر وہ چیز جو عملی احوال میں ملتی ہے وہاں ہر وہ چیز میں گے اور
لا یعنی حلی اللہ منہم شفی ہیں بتا کر اس پر وہ شفی اس وقت بھی ملتی تھے۔ یہ ظاہر جو صرف انسان کے اپنے تھے ہی اور اللہ الواحد
القہار کو ان لوگوں کا صاحب ہے جو ہیں اللہ تعالیٰ کی دعا نہایت اس کے فرق چھوڑ دیا اور نہ کہتے تھے یعنی اس دن ہی جو تسلیم
کریں گے۔ پھر تو ہمیشہ ہی بد شہادت اس کی ہو۔

الف - ارفۃ

وَلَنْ يَكْذِبَ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَيْدُهُمْ إِنَّ يَأْكُلُ صَدَاقَهُمْ بِغَضٍ مِمَّنْ يَزِيءُ

اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی ہے اور اگر وہ سچا ہے تو بعض وہ باتیں کہیں گے جو کچھ کادہ وعدہ

یَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ يَقُومُ لَكُمْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ ۲۹

دیتا ہے اسرار ہے ہدایت نہیں کرتا جس حد سے گذرے والا جھوٹا ہے ۲۹:۱۰ لے کر یہی قوم آج تمہاری پیشانی ہے

ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنَ بَنِي الْأَعْرَابِ جَاءَ نَادٍ قَالَ

(وہاں نکلیں گے زمین میں غالب ہو مگر اس کی سزا سے بچانے کے لئے کون ہماری مدد کرے اگر وہ ہم پر آجئے فرعون نے

فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝

کہا میں نہیں دیکھتا اور میں نہیں دیکھتا ہوں اور میں نہیں دیکھتا ہوں کہ تمہاری مدد کرنے والے ہیں

تاریخ کو دولت پہنچا تھا۔ طاقت یا دولت کا نشہ جس میں مدد ملتی تھی کوئی پر داکر نکلتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شہید ہو گیا

۲۹:۱۰ ظاہر یہی کہ فرعون نے جو لوگوں میں سے تھا بعض نے ہر طرح عرصہ بدرفت کے اسے اس کی پستی کا کیا کیا اور پھاٹے

مرا اور فرعون سے اس بات کو فنی نکلتا جو غلبہ کن جہ سے مراد ہے کہ وہ جو چاہے اپنے افسر کے خود ہاں کہہ کر جانیگا یا اس کا جھوٹ خود

ظاہر ہو جائیگا اور کچھ ہستی کی صورت میں بعض ان مخالفین کے پیچھے سے جن کا وہ وعدہ کرتا جو بعض سے فرعون عذاب دینا چاہتا تھا اور بعض

نے مراد کی بھی لیا ہے اور جو ممکن ہے کہ اس میں اشارہ ہو کہ بعض وقت عذاب رجوع سے نہیں جاتا ہے۔ یہی اصل میں کہ فرعون نے بتا کر

کہ حضرت موسیٰ کی صداقت کی بہت سی دلائل فرعون کے سامنے آتی ہی ہیں۔ اور صرف عدا کا ساتھ بنا ہی سب بیانات و قصص جو

حضرت موسیٰ کے لئے گئے تھے

موسیٰ اور فرعون کا قصہ کی حقیقت حق اور اس کی مخالفت کا قصہ ہے۔ ایک طرف تو باطنی ثابت رہی کہ جسے میں ہے

کہ اس کی پیچھے پر کوئی طاقت نہیں کوئی دولت نہیں دوسری طرف طاقت ظاہری اور حکومت اور دولت سے اور اس مقابلہ میں اس کا

حق کا غالب آنا اور طاقت کا مغلوب ہونا اس قدر ثانی کی ہستی اور اس کے کلام کی صداقت کا سب سے بڑا گواہ ہے اس وقت مسلم کے وقت

جس میں مقابلہ تمام اوضاع میں دنیا ہی مقابلہ باطنی تمام تر طاقت اور دولت اور حکومت کے ساتھ صف آراء ہے اور اس کے

مقابلہ میں جسے کسی اور سے سراسر ان کی کھاتہ میں نظر آتا ہے جو کچھ بھی وہی باتیں کہنے لگے جو وہی ہو جو وہی ہو جو وہی ہو۔ اس میں کوئی شک

نہیں ہے اس لئے کہ اس سے نہیں میں فساد چھپتا ہے اور صلح اور آشتی صرف یہاں تک سے چل سکتی ہے۔ اس مقابلہ میں

خود مخالفت حق کرنے والی قوم میں بھی کچھ دل بول اٹھتی ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی نہایت ہے۔ یہی اصل میں کہ فرعون نے بتا کر

ہے۔ اور اس کی طرف یہ اصل میں کہ فرعون نے بتا کر ہے کہ اگر وہ باطل ہے جو حضرت موسیٰ لائے ہیں تو باطل میں نہیں ہو سکتا۔ اور اس کو حق تو

کوئی طاقت اسے مغلوب نہیں کر سکتی ہے

علائقہ ظاہرین میں یہاں ظاہر میں غالب ہے دیکھو ۲۹:۱۰

اور دیکھو راہی۔ کراچی سے جو راہ راہی دو مخالف باتوں میں سے ایک کا ہر طبقہ میں سمجھ ان لینا ہے۔ (یہ اس لئے ہے کہ

اور دیکھ کہ بعض افسر عہد دیکھ کر کہ جس میں میں تیس مشرہ دیتا ہوں یا تیس تعلیم دیتا ہوں میں بھی مینے جو کہ میں دیکھ کر کہ ۲۹:۱۰

ظاہر میں کا ذکر

حضرت موسیٰ کی زندگی کے قصہ میں حق و باطل کی تشکیل

ظاہر

راہی - راہی

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُدْخِلُوا أَلْرَّعُونَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَذَيْتُ الْجَحِيمِ ۷۷

اور جس دن وہ صبح کی غایم ہوگی رکھا جائیگا، فرعون کے لوگوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ۷۷ اور جب آگ کے اندر

فِي النَّارِ يَقُولُ الضُّعْفُو الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا اَنَا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ

جھگڑتے ہوئے تو کہو انہیں جو تکبر کرتے تھے کہیں گے ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے

مُعْتُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا اَنَا كُلُّ فِيْهَا ۷۸

آگ کا کچھ حصہ دہر کر سکتے ہو جو جھگڑتے کہیں گے ہم اب اس کے اندر ہیں

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ خُزْنَةٌ جَهَنَّمَ ۷۹

اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور وہ جو آگ میں ہر گے دوزخ کے چوکیداروں کو کہیں گے

اُدْعُوا رَبَّكُمْ يَخْشَفُ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ قَالُوا اَوْلَمْ تَكُنْ

اپنے رب کو پکارو رکھا وہ ایک دن ہم پر سے کچھ عذاب ہٹا کر دے کہیں گے اور کیا تمہارے پاس

تَّابِعُكُمْ رُسُلًا مِّنْ بَيْنِنَا قَالُوا بَلٰی قَالُوا فَاَدْعُوْهُ وَمَا دَعُوْا

تمہارے رسول تھے انہیں کیا نہیں آتے تھے کہیں گے ہاں کہیں گے پھر تم پکارو اور کافروں کی

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

دعا بھی ضائع ہی جائے گی ۸۰

۷۹ اس سے معلوم ہوا کہ عالم برزخ میں بھی کسی جگہ میں عذاب کا داور اس لئے تو ایک کا بھی احساس کرایا جاتا ہے۔ گو اس کا پورا طور قیامت کے ہی دن ہو گا۔ اس لئے ساتھ ہی فرمایا کہ قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جائیں گے اور جو میں ہیں، ان میں سے روایت ہے کہ اگر حضرت علیؑ اور علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک شخص مرے گا تو اس کی جگہ دوزخ میں ہو یا جنت میں صبح اور شام اس کے سامنے لائی جاتی ہے (صرا) اور شریعت اور ابن مسعود سے ایک روایت میں ہے کہ ان کی رو میں صبح اور شام سیاہ پرندوں کے پتوں میں آگ چلائی جاتی ہیں (رج) اور یہ پرنے سے صورتیں ہیں جو ان کے اعمال کی صورتوں سے بنی ہوئی ہیں۔

۸۰ اس آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ جب عذاب آجائے پھر کافروں کی دہلیز کا رہے۔ موع العالیٰ میں ہے کہ آیت میں جس حد سے کافرانہ ذکر ہے وہ قیامت کے دن کے متعلق ہے۔ رابہ امر کو کفار کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ علیہ السلام کے ہر کفار کے اصرار سے یہاں یہاں کے الفاظ معلوم ہیں اور اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں صاف ذکر ہے کہ جب عذاب میں ہوتے ہیں جیسے جہنم میں کشتی میں اور طوفان آتا ہے تو وہ خدا کو پکار رہے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ انہیں نجات دیتا ہے اور وہ ہر شرک کرنے لگے ہیں۔

حالم برزخ میں عذاب اور عذاب

کفار کی دعا

ج

نعت رسول

۵۱ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ۲۹۱

۵۲ يَوْمَ لَا نَفْعُ الظَّالِمِيْنَ مَعَنَ رَبِّهِمْ وَاَلَيْسَ لَهُمُ الْعَذَابُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ وَلَقَدْ

جس دن ظالموں کو ان کا عند کچھ فائدہ نہ رہے گا اور ان کے لئے برا گھر ہے اور یقیناً

۵۴ اَتَيْنَا مُوسٰى الْهُدٰى وَاَوْثَقْنَا بِرَاسِهٖ الْاَسْرَاقَ اِلَى الْكِتٰبِ هٰذَا الَّذِیْ وُذِّکْرُ

ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا دامن بنایا ہدایت اور نصیحت

۵۵ اِلٰی اَوَّلِ الْاَبْوَابِ فَاَصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لَنَبِّکَ وَبِحَبْرِ مُحَمَّدٍ

مقل والوں کے لئے ہے سو صبر کر کیونکہ اس کا وعدہ حقا ہے اور اپنے قصور کیسے حفاظت لگ اور اپنے نبی کی حرکے

۵۶ رَبِّکَ بِالْعِشْقِ وَالْاَبْکَارِ اِنَّ الدِّیْنَ یَجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیَةِ اللّٰهِ یَغۡیُرُ

ساتھ شام اور صبح تسبیح کرے وہ لوگ جو اللہ کے نام میں جھگڑتے ہیں بغیر

سُلٰطِنِ اَتَمُّهُمْ اِنَّ فِیْ صُدُوْرِهِمُ الْاَکْبَرُ مَا هُمْ بِاَلِغِیۃٍ فَاَسْتَعِذْ

کسی دلیل کے جو ان کے پاس آتی ہو ان کے سینوں میں کچھ نہیں مگر بڑائی کی حق بات، جو ہے وہ بچنے والے نہیں سوا اللہ کی پناہ

بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

پناہ۔ وہی سنے والا دیکھنے والا ہے ۲۹۲

اشہاد

رسول اور مومن
کی نعت

۲۹۱ اشہاد۔ شاہد کی جمع ہے یقیناً گواہ اور گواہوں میں فرشتے اور انبیاء اور مومن داخل ہیں۔

یہاں نہ صرف رسولوں کے لئے بلکہ مومنوں کے لئے بھی نعت کا وعدہ ہے اور بالاعتراج یہ وعدہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں بھی نصرت دی جائیگی۔ اور آیت میں بھی۔ آخرت کی نصرت کا سوال تو پورہ قیاس میں ہے کیونکہ دنیا کی زندگی میں نصرت کے لئے ہر گونے سے مومن نصرت کے میں شہداء پر بعض رسول قتل کئے گئے یا مومن قتل ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ان کے دشمنوں سے بعد میں انتقام لے لیا جائے گا اصل بات یہ ہے کہ نصرت الہی کا تقاضا ہے کہ جس حق کو رسول لائے جس پر مومن چھپنا چاہتے ہیں اس مقصد میں نہیں کیا جانی چہر سو گواہی حق پناہ کام کہ شہید ہو جائیں مگر حق مخلوق نہیں ہوتا اور ضرور ہے کہ آخر کار حق کا غلبہ ہو۔ یہ وہ نصرت ہے جو رسول اور مومن کو ملتی ہے۔ اور مومنوں سے مراد یہاں وہی مومن ہیں جو رسولوں کے جانشین بن گئے ہیں جو اللہ سے ہیں۔

آخرت کے استغفار
کے مراد

۲۹۲ استغفار کے لئے دیکھو ۲۹۱ اور ذہن کے لئے علامۃ اور یہاں مراد ان تصور یا ان لوگوں سے حفاظت لگنا ہے جو انسان سے سزا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ یہی یوم صلعم جو دوسروں کو گناہوں سے پاک کرتے تھے یہاں کہ قرآن کو یہی صراحت ہے ثابت ہے خود گناہ کا ارتکاب ذکر کرنے سے حوالہ دینا بسبب فی الامیین رسولاً منهم یتلو اعلیٰ یا اناہ ویرکبہم ویعلیٰہم لکننا لعلکم

لَخَلَقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْكَبِيْرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ الْكٰثِرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۰

یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑھ کر ہی ممکن اگر لوگ نہیں جانتے ۱۹۱۶ء

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُنَافِقِينَ ۗ

اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور بدی کرنے والے

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّأَيَّامٍ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یقیناً (سعود) گھڑی آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ بہت کم تر قیمت حاصل کرتے ہو

لَا يُؤْمِنُونَ ۚ وَقَالَ لَكُمْ اَدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الدِّينَ يَسْتَكْبِرُونَ ۚ

ایمان نہیں لاتے احمد تیار اب کت ہے مجھے کار میں تمہاری (بات) قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِي سَيِّدُ خُلُوفٍ حَمَلُهُمْ دَاخِرِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْيَلِيلَ ٦١

عالمگیر کرتے ہیں ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو جئے اسے دو ہے جس نے تمہارا حقے رات بنائی

لَتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارُ مُبْصِرٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

تاکہ تم اس میں آہام پاؤ اور دق کو روک سکتے ہو (چاہا) فقینا اسد لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

دل شکر نہیں کرتے جہ اسد تمہارا رب ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں

فَالَّذِينَ تَوْفَكُونَ ۖ كَذَلِكَ يُؤْتِكُمُ الَّذِينَ كَانُوا يَابِئِ اللَّهُ بِمُحَمَّدٍ ۖ

تذکرہ مطبوعہ از سر مطبعہ و انگلشہ حاجی قمر محمد علی صاحب آستان اعلیٰ کتب خانہ

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُضِلِّينَ ۝۳۳

اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومت نے ایک حکمت نامہ آواز میں ایک جامع منصوبہ تیار کرنا چاہئے۔

(الجمعة - ۲) اور ایسے حفظ قرآن کریم میں کئی بار آتے ہیں دیکھو البقرة ۱۵۱ و ۱۵۹ - آل عمران ۱۰۳ - التوبة ۹ - ۱۰۔
ایسا ہی متعدد مواقع قرآنی سے عصمت انبیاءؑ بعد از اس لئے تمہارے لئے ہے کہ صورتوں میں استغفار کے معنی سوائے اُن کے طلب خلاف کے
اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۹۱۶۔ یہاں استعارہ سے مراد عقائد کی خرابیوں سے خدا کی پناہ ہے۔ آج جیسا کہ کچھ ایسا دلہن لاکر وہیں بیٹھ کر بتا دیا۔

۹۱۷۔ ظاہر مطلب ہے کہ لوگ جو مخالف حق کو نہیں ادا کرتے، وہ خدا کے سامنے لاشیں ہیں، ان کا کیا چیز ہے۔

۸. فَأَمَّا نُرَيْتِكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَتَوَقَّيْتُكَ يَا نُسَيْرُ جَحْوَنَ وَلَقَدْ

سرا کر ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں جن کا ہم سے وعدہ کرتے ہیں تجھے غارت گاہیں دکھائی گئیں وہ نوسیر کے لیے تھیں

أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّن لَّمْ نَقْصُرْ

ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے اُن میں سے وہ ہیں جن کا ہم نے تجھ پر بیان کیا اور ان میں سے وہ ہیں جن کا قصہ

عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ

بیان نہیں کیا اور کسی رسول کے لئے اختیار نہ تھا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر آئے سبب اللہ کا حکم آیا

۹. اللَّهُ قَضَى بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْبَاطِلُونَ ۚ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا۔ اور ابطل حق کو خیرا لے گا میں نے اسے اور جس نے تمہارے لئے جہنم کے

۱۰. الْأَنْعَامَ لِيَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ ۚ

جانے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور ان میں سے بعض کو تم کھاؤ اور تمہارے لئے ان میں فائدہ ہے۔ اور

لِتَبْتَغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا

تاکہ تم پر دھجھ کر تم اس حاجت کو پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر

۱۱. بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ سے مراد قتل ہوا اور گرفتاری ہے (س) اور وہ تو ان کے ساتھ عذاب دیتا اور عذاب آخرت دونوں کا

تمہارا ہے بعض الَّذِي نَعِدُهُمْ فرمایا اور اس سے پہلے خاصہ اور ان وعدہ اللہ حق کو کھرا کر دیا کہ عذاب دنیا کا جو وعدہ ہے

وہ ضرور پورا ہو کرے گا۔ اور اوستوفینک اس لئے بھی فرمایا کہ آپ کے اعدا تو پیچھے بھی ہیں؛ جو نے فتنے تھے ۴

۱۲. یعنی رسولوں کا آقا تو عام ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وان من امة الا خلا فيها نذیر (فاطر - ۲۳) اور ان کے متعلق یہ

تعالیٰ کا یہ قانون بھی عام ہے کہ سزا کا کاروان رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا لیکن دوسرا آتی ضرور ہے۔ اور آخر حق و باطل میں فیصلہ کر دیا جاتا

ہے اور حق غالب آجائے گا باطل مغلوب ہو جاتا ہے۔

یہاں سے دو باتیں اور معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اس سورت کا نزول اس زمانہ سے متعلق رکھتا ہے جبکہ رسولوں کا ذکر یہاں

اللہ علیہ وسلم ہو چکا ہے اس لئے یہ سب باتیں جو حشر سے شروع ہوتی ہیں مکی زمانہ کے درمیان حصہ کی معلوم ہوتی ہیں دوسری بات جو

یہاں سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے الی انبیاء کہ جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور بھی نبی ہو سکتے ہیں اور ان کے لئے حضرت علی سے

معاذت بیان کیا کہ جب ان رسولوں میں سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت معلوم پر نہیں کیا حبش کا ایک نبی تھا اور اسے ہی آنحضرت

ابن جبر سے مراد ہیں مگر جہاں میں اللہ تعالیٰ نے ایک سیاہ رنگ کا نبی مبعوث کیا (س) اور وہی اوستوفینک نے جب ایران کو فتح کیا تو

ایرانوں کو ان کتاب میں احادیث کے گویا از رشت کا نبی ہونا تسلیم کر لیا۔ اور لکھی وہ نہیں کہ ہم سندوت بن کو نہیں سے عالی نامی اور چھوٹے

اور کرشن جی کی جو عورت اور بہت کھڑا انسانوں کے دلوں میں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ بھی اپنے زمانہ میں اس ملک

ع

۱۳
جی کا حروف تہجہ

انہی میں کا ذکر قرآن
کیا نہیں

۸۴ فَلَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ

پھر جب انہوں نے ہماری سزا کو دیکھا کہ ہم ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کا انکار کرتے ہیں جو ان کے ساتھ ہم شریک کرتے تھے

۸۵ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا سَنَتَ اللَّهُ النَّاسَ الَّذِينَ قَدْ خَلَتْ

پس ان کا ایمان ایسا نہ تھا کہ انہیں نفع دیتا جب انہوں نے ہماری سزا کو دیکھا اور کہہ دیتے ہیں کہ جو اس کے بندوں میں

فِي عِبَادَةٍ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ

چلتا آیا ہے اور یہاں کافر ٹھکانے میں ہے۔ ۲۹۳۷

ذکر کرتے ہیں قرآن شریف میں پایہ پہاڑ ہے۔

۲۹۳۷ مطلب ہے کہ ایک وقت تک انسان کو رجوع فاشدہ دیتا ہے۔ لیکن جب وہی اس انسان کو پہنچ جائے جس پر سزا لازماً مختص

ہو جاتی ہے تو پھر رجوع یا ایمان بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی لئے لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا کی شرط ہے یعنی جب ہماری سزا پہنچے تو کچھ ایمان

کے بھی نفع نہیں ہوتا۔

۶ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكَبُ وَاحِدٌ فَاستَقِيمُوا إِلَيْهِ

کو جس طرف تم کو پڑھے کیسا انسان ہوں میری طرف کی جاتی ہو کرتا دوسرا ایک ہی محبوب ہے ساری کی طرف سیدھی راہ پر گئے ہو

۷ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ذُنُوبَكُمْ لِكُلِّ شَيْءٍ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

انہوں کی عافیت مانگو اور شرکوں کے لئے استغفر ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ

۸ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ

آخرت کے کفر میں جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کے لئے بے شمار اجر ہے اور

۹ مَنُونٍ ۝ قُلْ إِنَّمَا كُنْتُ نَذِيرٌ ۝ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَ

اچھے مَنُون ۱۱ کو کیا تم اس کا ٹکڑے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور

۱۰ بَصَلُونَ لَهُ أَتَادُ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رِجَالًا مِّنْ فَوْقِهَا

اس کے لئے ہر شے پر چڑھنے والے یہ جانوں کا رب ہے اور اس کے اندر اس کی مخلوق کے اچھے پالنے والے

وَبَرَكْرَفِيهَا وَقَدْ رَفِيَهَا أَتَاوَتْهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلنَّاسِ لَيْلٌ

اور اس میں برکت دی اور اس کی خوراکیں اس میں لاندہ کیا تھیں چار دن میں (ایک)۔ ساتوں کے لئے برابر ہے اور

مجاہد ہے اب اس کے اعراض کی تفسیر ہے کہ جس حد تک وہ دعوت حق کی طرف سے منہ پھرنے لگے۔

۲۹۲۸ مَنُون مَنُون کے لئے مذکور ہے ۱۱ اور غیر مَنُون کے معنی غیر مَعْدود دیکھئے جس میں جی نہیں جا سکتا جیسے بنیہ حساب

مَنُون اس کے معنی غیر مَعْدود و لا مَنَعُوں میں سے ہیں یعنی نہ قطع ہونے والا نہ کم کیا گیا اور اس کی مَنُون موت کو کہا جائے

کیونکہ وہ مرد کو گمشادی اور مرد کو قطع کرتی ہے۔ (رح)

اسلام نے اعمال صالحہ کا اجر غیر منتقطع فرمایا ہے۔ برغلاف بعض غائب کے جو کہتے ہیں کہ اعمال صالحہ کا اجر معدود ہے اہل

تعماد کا یہ خیال ہے جو نہایت گمراہی قرار دے کر پھر دعویٰ کو دہرائے ہیں یہ حقیقت بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں نقص لازم نہ آئے گی

کیونکہ نیک انسان کے اعمال صالحہ کا منتقطع ہونا اس کی موت کی وجہ سے ہے اور وہ اس کے اپنے اختیار کی بات نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے

وہ کھوں سالوں تک زندہ رکھتا تو وہ اسی طرح نیکیوں پر قائم رہتا۔ بلکہ پورا فیضانِ حق کرتا اس لئے اللہ تعالیٰ اسے اجر غیر محدود عطا فرماتا

سے اور جس حق سے عطا نہ ہوتا اس کا مستند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرتِ ثواب کرتا ہے +

۲۹۲۹ زمین اور آسمان اور ہر چیز جو ہر طرف میں ڈھیر تراشے کر کے پیدا ہوئی۔ دیکھو غلط معنوں نے غما ہیوں نے غلطی

کھا ہے کہ اربعۃ ایام یا چاروں میں ہے ہر دور کی مثال مجاہد ہے اور پھر آیت ۱۲ کے دو دن ٹکڑی کر کے دی جائے ہیں گونا گوار دن میں

زمین بنی اور دو دن میں آسمان عطا کر دیا اگر اربعۃ ایام ہے تو دونوں کو مثال کر کے ہر آیت ۱۲ میں یومین کی جگہ مستعد ایام ہونا

چاہئے تھا اور اس تفسیر کی کہ چاروں میں زمین بنی اور دو دن میں آسمان کوئی سند نہیں بلکہ یہاں وہ بات بیان کی ہو جو ان کے تیرے

۱۱

انذار

غیر مَنُون

مَنُون

ماضی نہایت

زمین کا تہذیبی طور پر

پہنچا اور کثرت

۲۰ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یہاں تک کہ جب اس پہاچیں گے ان کے کان اور آن کی آنکھیں اور ان کے ہر ایک جگہ خلاف اس کی گواہی دینگے وہ کہتے ہیں

۲۱ وَقَالُوا لَجُودُوهُمْ لَمْ يَشْهَدُوا ثُمَّ عَيْنَاهُمْ قَالُوا أَنْطَقْنَا اللَّهُ إِلَيْنِ أَنْطَقَ كُلُّ

اور وہ اپنے جہوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی کہیں گے کہ ہم نے بولے کی قوت ہی جس نے ہر جہ کو بولنے کی

۲۲ شَيْءٌ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا لَكُمْ لَسْتُمْ تَسْتَرْشِدُونَ أَنْ

قوت دی اس میں نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹے جاؤ گے اور تمہیں نے نہ چہتے تھے کہ تمہارے

يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ

کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم تمہارے خلاف گواہی دیں گے لیکن تم نے خیال کیا کہ اللہ ہر

۲۳ لَا يَعْلَمُ كَثِيرٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرَأَيْتُمْ

وہ جتنی باتیں جو تم کرتے ہو ۲۹۳۶ اور اسی نہایت حق اور سادہ ہے جو تم نے اپنے رب کے متعلق خیال کیا تمہیں ہر ایک

۲۴ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَلَنْ يَشْكُرُوا

سو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے۔ سو اگر وہ صبر کریں تو آگ ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ نہ صبر کریں

۲۵ فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَابِينَ ۝ وَقَضَا لَهُمْ فَرِيضَتَهُمْ فَرِيضَتُهُمْ مَا

دور کرنا چاہیں تو انہیں مقررہ نہ دیا جائیگا اور ہم نے ان کے لئے نصابی مقرر کر کے ہیں سودہ انہیں جو کچھ ان کے آگے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اور ان کے پیچھے ہے اچھا کر کے دکھاتے ہیں

۲۹۳۵ جلود کے کا پرستی چڑھنے پر ہی اگر بعض نے یہاں مراد جو اس ہم یعنی اعضائے جسم ہیں اور بعض نے فریضہ سے کیا ہے ایسے اور اگر کچھ

نہایت سے مراد بعض وقت بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی وسیع معنی میں کان اور آنکھ کا ذکر کیلئے وہ اس کے کیا کہنے اور سننے کی یا فحش

نہایت میں وجہ لکھ لکھ والی صبر والی شدتہ (الاحتفال) اور اگر آیت میں ان کو فقط جلود میں شامل کر لیا ہے۔ اور وہاں

انطق سے مراد بلاغت ہے دیکھو ۲۹۳۷ یعنی ان اعضا کی حالت خوب متعلقہ کی کہ انسان نے کیا کچھ کیا تھا اور گو یہ ضمانت کے لئے خوب پرقامت

ہو اور اگر لیکن وہی کا اثر ان کے جوارح پر یہاں بھی پڑتا ہے۔ ان وہ یہاں ان کے اعمال میں عام نظروں سے ملتی رہتا ہے اور جب بھی حکم

زیادہ تر کجا جاتی ہے تو وہ اثر یہاں بھی ظاہر ہو جاتا ہے

۲۹۳۶ مستعززون۔ مستعززون اور اشتیاق سے کہیں ہیں چھینا اور مستعززون چھینا گیا۔ چھینا مستعززون (منزلت) اور اشتیاق سے کہیں

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي آيَةٍ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْبَحْنِ وَالْإِنِّ أَنْهُمْ كَانُوا

اور حق بات ان پر پوری ہو گئی ان قوموں میں وہ بھل جاتے تھے جو جنوں اور انسانوں سے بچے گزرتے تھے کہ وہ نقصان اٹھائے

خَيْرِينَ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَالْخَوَافِيُّهُ ۚ

دوست ہستے ۲۹۳۳ اور جو کافر تھے وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شورش ڈالو

لَعَلَّكُمْ تَخْلَبُونَ ۝ فَلَمَّا يُقِنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَدَّ أَبَاهُ يَدَ الْوَلِيِّينَ ۚ

شاید تم غائب آ جاؤ ۲۹۳۴ سو ہم انہیں جو کافر ہیں ضرور سخت عذاب کا مزہ بھلیاں گے اور قریبیوں میں

أَسْأَلُ الَّذِينَ كَانُوا يُعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ ۚ

بت بری باتوں کا بدلہ دیں گے جو وہ کرتے تھے ۲۹۳۵ اس کے دشمنوں کی سزا ہے (یعنی) آگ ان کے لئے

فِيهَا دَاخِلُ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَمْحَدُونَ ۝

اس میں ہیں جہنم کا ٹکڑا ہے۔ (ان اسکی سزا ہے) جو وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

اور جس چیز کے چھپتے تھے وہ ان کے جوارح میں اپنی اپنے جوارح سے تھیں گے نہ چھپتے تھے کہ اس وقت نہیں یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہی چھپا
تم پر گواہی دی گئی اور یہ مطلب یہ ہے کہ تم اپنے جوارح سے چھپ سکتے تھے +

۲۹۳۳ قیضنا دوسری جگہ وہ من یضھن ذکرا لرحمن فیض لہ شیطانا لارہ خوف ۲۹۳۶ اور قیض اللہ کے ایک
کا چھپنا جو وہ مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کا شیطان اس پر ایسا غائب ہو جائے کہ جیسے اللہ سے چھپنا کہ وہ قرآن کا شیطان ہے
نے تیار کر دیا یہ فعلیہ بنا دیا ہے طور سے کہ اس میں ہی تھا اور مزاج نے قرآن کریم میں وہوں جگہ مٹنے کے جس کہ ہم اس کے لئے شیطان کا
قرآن کو ایک سبب بناتے ہیں اور یہ بطور اسے دل اور نہ قرآن کی جگہ ہے دیکھو ۲۹۳۷

اسد نقالی کا شیطانوں کو مقرر کرنا اسلئے کرتا تھا کہ اسے اعلان کا نتیجہ ہے اسد نقالی نے کسی انسان پر شیطان کو بطور ابتدا مسلط
نہیں کیا سو اسکا لی علیہ کو من سلطان اور اٹھایا ۲۹۳۸ لیکن جب انسان شیطان کے ساتھ تعلق پیدا کر لیا اس میں وہک پہنچا اس کے
پر یہی اسے جس شئی ہے تو اس وقت حقیقت شیطان کا تھا اسلئے ان پر یہاں پر کفر و ولیم الیوم (الخلل) ۲۹۳۹ اسی حالت کا
پیدا کر دیا کہ جب اعراض میں حد سے گزر گئے کسی نیک بات کی طرف کان نہ دھرو یہی سے محبت اور پیار ہو گیا تو گویا شیطان کے قبضہ میں آ گئے
اور وہ ان کے شیطان بن گیا لیکن اگلی بات ہے۔

۲۹۳۸ الخوا لہذا آواز کہنے میں اور الخوافیہ کے معنی بیان کے ہیں۔ الخوافیہ یعنی اس میں خوفنا اور باتیں کرنے لگے ہاؤ
اسد نقالی میں اسے قال یوم الجمعة والامام خطب لہما حہ صہ فقد لہما یونی من نے ہمہ کے دن جب امام خطب پڑھا
ہو اسے سنا کہی کہ اگر کچھ اس نے بھی بات کی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گئے ہیں کہ وہ مجھ سے ہٹ گیا لیکن

قرآن کریم کا ان کو کچھ مطلب پرست تھا۔ اسی عتبہ جیسے دشمن کا ذکر ہو چکا حضرت ابو بکر کا واقعہ بھی اس طرح کا ہے کہ اس نے اپنے
صحابہ میں بلند آواز سے قرآن شریف پڑھتے تھے تو انھار نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ہم ہی عتبہ اور محمد بن ابی بکر کا اثر ہے اس لئے ان کو روک

۱۸
کہہ دئے اور ان کو
دین کر کے کی خبر
اور عرب میں پڑھنا
کا اثر

قیض

اسد نقالی کا شیطان
انسان پر مقرر کرنا

لہذا

قرآن کریم کے بارے
میں اس کی خبر

مَا يَقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ ۴۳

تجہ کہ نہیں کہا جاں مگر جو تجھ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا یقیناً تیرا رب بخشش والا

وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۴۴ وَلَا تَجْعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا لَقَالُوا الْوَلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ إِلَّا عَجَبًا ۴۵

اور وہ تک سزا دینے والا ہے اور ہم نے اے محمدؐ کو قرآن نہایت عجیب نہ بنائے تو کہتے اس کی آیتیں محول کر کے بیان کریں یا اے محمدؐ

وَعَرَبِيٌّ أَقْلٌ هُوَ الَّذِيْنَ أَمْنُوْهُدَى وَشَفَاءُ ۴۶ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِي

عربی و عربی؟ کہو وہ اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہدایت اور شفایابی اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے

أَذَانِهِمْ وَكَرُّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۴۷ أَوَلَيْكَ يٰنَادُوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَلَقَدْ

کاذان میں جو جہ ہے اور وہ ان پر نہایت ہی ہے یہی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں شک ۴۸ اور یقیناً

أَيُّكُمْ مَوْسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۴۹ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

ہم نے مومن کو کتاب دی سوس کے بارے میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف سے پہلے

رَبِّكَ لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ ۵۰ وَأَنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۵۱ مِنْ عِلِّ صَلَكَ فَلْيَفْسَحْ ۵۲

ہو چکا ہوتی، ان کے درمیان فیصلہ کیا جاتا اور یقیناً اس کے متعلق شک میں ہیں جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو پہلی بات اس کی طرف سے پہلے

مَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَيْكَ بظُلْمِ اللَّعِينِ إِلَيْهِ ۵۳ بَيْنَ عِلْمِ السَّاعَةِ ۵۴

جو کوئی برا کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے تیرا وہ سب بندوں پر کچھ بھی ظلم کرتا نہیں اسی کی طرف موجود اگر کسی کا علم نہ پایا جاتا ہے۔

وَمَا تَخْرُجُ مِنْ تَرْبٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحُلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضْمُرُ إِلَّا يَعْلَمُ ۵۵

اور نہ کوئی پل اپنے گمراہوں سے نکلے ہیں اور نہ کسی مادہ کو حل کرتا ہے اور نہ وہ خفیہ ہے مگر اس کے علم سے پہچان

۱۹۹۸ عجمی ترجمہ - امانتہ یا کھول کر بیان کرنے کے لئے کھلائے اور انجام کے معنی بہانہ ہیں۔ اور ترجمہ غلات عرب ہے جس کے معنی کھجور ۱۹۹۹ اور ترجمہ دوسرے جس کی زبان میں اسامیہ ہر خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی اور انجمنی اس کی طرف سے ہو سکتا ہے اور چاہے

کو کھجور کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ نام کی طرح اپنے مطلب کو بیان نہیں کر سکتا (خ)

۱۹۹۸ عجمی ترجمہ - امانتہ یا کھول کر بیان کرنے کے لئے کھلائے اور انجام کے معنی بہانہ ہیں۔ اور ترجمہ غلات عرب ہے جس کے معنی کھجور ۱۹۹۹ اور ترجمہ دوسرے جس کی زبان میں اسامیہ ہر خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی اور انجمنی اس کی طرف سے ہو سکتا ہے اور چاہے

کو کھجور کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ نام کی طرح اپنے مطلب کو بیان نہیں کر سکتا (خ)

۱۹۹۸ عجمی ترجمہ - امانتہ یا کھول کر بیان کرنے کے لئے کھلائے اور انجام کے معنی بہانہ ہیں۔ اور ترجمہ غلات عرب ہے جس کے معنی کھجور ۱۹۹۹ اور ترجمہ دوسرے جس کی زبان میں اسامیہ ہر خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی اور انجمنی اس کی طرف سے ہو سکتا ہے اور چاہے

کو کھجور کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے وہ نام کی طرح اپنے مطلب کو بیان نہیں کر سکتا (خ)

نہ
عنہ کا کوئی خبر

۲۵
الجزء الخامس
والعشر من

عجم - ۱ عجمی

محمدی - ۱ عجمی

لعم فی صدم فہمہم ولفظہم بما دعاوالہ دس

۴۸ وَيَوْمَ يَنْدِرُ زُلْزُلٌ ۖ أَيْنَ شُرَكَائِيَ ۚ قَالُوا أَدْنَاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَيْءٍ ۚ وَضَلَّ

اور جس دن انیس پائے گا دنیا سے نسبت ہوئے پھر شریک کہاں ہیں کسی گم ہونے کے ساتھ اعلان کہہ دیں گے کہ میں نے کئی دوسرا گواہ نہیں دیا اور

۴۹ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُوا مَا لَهُمْ مِنْ حَاجِبٍ ۚ لَا يَسْمَعُ الْإِنْسَانُ

ان سے جانتے ہیں گے جنہیں وہ پہلے جانتے تھے اور وہ یقین کر لیں گے کہ ان کے لئے کوئی چھپنے کی جگہ نہیں انسان بھلائی کی

۵۰ مِنْ دُعَاؤِ الْحَنِيزِ ۖ وَإِنْ مُسَّهُ الشَّرُّ فَيُوسِسْ قَنُوطٌ ۖ وَلَيْنَ أَذَقْنَاهُ

دعا سے نہیں ملتا اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو یوسس بنتا اسے دھوکا دیتا ہے اور اگر ہم اسے اپنی حرکت

رَحْمَةً مِّنَّا ۖ مَنِ ابْعَدَ ضَرًّا أَمَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي ۖ وَمَا أَطْلُ السَّاعَةِ

رحمت کا مزہ چکھائیں کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہو تو وہ مزہ دیکھ لے گا میرا حق ہے اور میں وہ عود بھڑکی کو آنی والا

قَائِمَةٌ ۖ وَلَيْنَ رِجْعَتِ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْخُسْفَ ۖ فَلَنُنَبِّئَنَّ

یقین نہیں کرنا اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹا جاؤں تو میرے لئے اس کے پاس یقینی بھلائی ہے جو سوہنہ اور شہید کا فر

۵۱ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۖ وَإِذَا الْغَمَامُ غَلَا ۖ وَالْإِنْسَانُ

تھے اس کی خبر دیں گے جو انہوں نے کیا اور پھر یقین نہ کرنا عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جب ہم انسان پر اقام کر دے ہیں تو وہ

۵۲ أَغْرَضَ فَنُاجِيَانِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَزَادَهُ عَارِضٌ ۖ قُلْ أَدْرَيْتُمْ أَنَّ كَانَ

منہ پر قبضہ اور اپنا پہلو پیر لیا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچی ہے تو دوسری اجڑی دھماکی لگا رہا ہے ۵۳ کہو کیا تم نے غور کیا اگر وہ

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ ۖ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بُعِيدٍ ۖ

اس کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کرو اس سے زیادہ گمراہ کوئی ہے جو دھوکے خلافت میں ہے۔

۲۹۴۹ اکام۔ کوڑھد کوئی ہرگز ہے۔ اور سوال کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے اور خبر کہنے بھی۔ اور اس کے بعد اگر ہم میں بھی داخل ہوتا

ہے کہ میں قریہ اھلکنا (الاعراف ۴۲) اور کوڑھد کا وہ حصہ ہے جو اٹھ کوڑھد کے پیر آئین اور کوڑھد ہے جو پہل کوڑھد کے

میں لگا ہوا ہے اس کی تہ اکام ہے والفضل ذات الاکام (الرحمن ۱۱) (رخ) آہن سے لگا کر مستحق دیانت کیا جاتا ہے پہلی کمال طرح صحت پر ناکست

میں کہ یہ مطلب خارجی اعمال کے طور سے ہے جنہیں عورت کے عمل سے اور پہل کے کٹنے سے ختم ہو جاتی ہے دیکھو مسئلہ ۱۱

۲۹۵۰ نای بجانہ۔ پہلو پیر یعنی اعراض کیا۔ دیکھو مسئلہ ۱۱ اصغای بجانہ اس شخص کے مستحق کہا جاتا ہے جو حکم کر کے اپنے

بھیرے اور یہاں مراد ہے کہ اپنے خفاقی سے اپنے پہلو کو پھیر لے۔ گو یا اس کی عبادت اور دعا سے اعراض کیا۔ اور یا اس کے معنی میں بڑی

سے دور ہو گیا۔ (د)

گھر

گھر

ابن۔ صحتی

نای بجانہ

سُبُّهُمْ أَيْتَذَنَّى الْأَفَاقِ وَفِي النَّفْسِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۝ ۵۲

ہم انہیں اپنی نشانیاں اطراف میں اور ان کی اپنی جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ انکے لئے کھل جائے کہ وہ حق ہے

أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا أَنفَعُ فِي فُرْيَانٍ مِّنْ

کیا تیرے رب کے مشفق یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ۲۹۵ دیکھو وہ اپنے رب کی ملاقات سے

لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝

فلک میں ہیں دیکھو وہ ہر چیز کو گھرے جانتے ہیں

عرایض اصل میں احرام میں بولا جاتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال غیر احرام میں بھی ہے۔ اور عرایض کے معنی وسیع ہیں اور ملاوٹ

عرایض

دعا پر جسے برابر جاری رکھا جائے مطلب ہے کہ خوشحالی میں انسان خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور تکلیف میں اس کی طرف ہجرت ہے۔

۲۹۵ اُفاق۔ واحد اُفق یا اُفقین ہے اور اُفاق کے معنی فواہی یا اطراف ہیں۔ ریغ، یعنی چاروں طرف یہاں دو باتوں کا ذکر ہے

اُفق

ایک اُفاق میں نشانیاں لگا دیکھا تا دوسرے اہل عرب کو انکے اپنے فتنوں میں رہنے لگا عرب کے اندہ اور مطلب ہے کہ اسلام کی کامیابی ہر وقت

اسلام کا غلبہ ہے
میں اندہ ہونے لگا

و مغرب میں بھی دکھائیں گے۔ اور خود ملک عرب میں بھی سخت ترین مصائب کے وقت یہ عظیم الشان نشانات اور حکیم سوائے خدا سے

عالم النیب کے کون دے سکتا تھا۔

لَهُمْ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بَسْطَ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۝۱۳

سمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق نازل کرتا ہے۔ جس کے لئے چاہتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔

إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ مَشَرَعًا لَّكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا ۝۱۳

وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس نے تمہارے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَىٰ

اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا

کہ جن کو ہم نے حکم دیا کہ وہ اس میں تفرق نہ ڈالیں۔ مشرکوں کو وہ بھاری معلوم ہے جس کے

تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ

طرف تو انہیں بلاتا ہے۔ خدا اپنے لئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَنْبَغِي ۝ وَمَا تَنْفَرُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ نَفْيًا ۝۱۳

جو ہر ایک طرف (مردم) کو کہتا ہے ۱۳ اور انہوں نے تفرق نہیں کیا مگر اسکے بعد جو ان کے پس منظر آئے

بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَفُضِّى بَيْنَهُمْ

وہ ہے اور اگر ایک بات میرے قبل وقت سے چلے آئی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا

وَلَنْ الَّذِينَ أَوْرُوا إِلَيْكَ مِنْ بَعْدِ هُمْ كَفَىٰ شَكًّا

اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب و وحی میں ملی وہ ان کے متعلق شک

دیکھنا سننا ایسا نہیں جیسا بشر کہے۔۔۔ اور اس کا جانا ایسا نہیں جیسا بشر کہے۔ کیونکہ شرف و کرامت اور اس کا کوئی حق و خدا نہیں ہے۔

بعض نے عقل پر مبنی دلائل دیے ہیں کہ اس کی ذات جیسا کہ کوئی شے نہیں۔ جیسے عرب کہتے ہیں مشابہت لا عقل اور مراد یہ

ہوتی ہے کہ عقل نہیں۔ (دس) اور یہاں یہ ذکر اس تنازع کے لیے ہے کہ لوہا پر انہوں نے اور جہان میں تو اللہ و تناسل کا ذکر تھا۔

۱۹۹۷ء یہاں بتایا کہ دین کا اصل اصول تو محیط ایک ہی راستہ ہے۔ چنانچہ جو حکم آپ دیا جاتا ہے وہی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم

دیا گیا تھا۔ نوح اور ابراہیم کے دعویمان والہی اوحینا الیک لہذا اس وحی کی عقلیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ائمہ الدین

میں دین سے مراد خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی کامل قربانیت ہے۔ یعنی اصل اصول سب دینوں کا یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک

جانے اور اس کی قربانیت کرنی۔ اور اس کے فرماؤ کے شرک و کفر کے چھوڑ کر ایک خدا کو انکار کرنا اور اس کو معلوم ہے کہ اسے اس حالت میں

۱۵ مِنْهُ مُرِيبٌ ۝ فَلَنِلْكَ أَدْعَاءُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ

فلک میں جس میں ۲۵۵۲ سراسر کے توبہ اور سچی راہ پر لگا رہیں گے اور ان کی خواہشوں کی

اھواؤں سے جو کہ امنت پسا اترل اللہ من کتب و اُمرت لا عدل

بھی ہو کر اور کہو میں اس پر ایمان دیا جو اسے کتاب سے ۱۲ ماہے اور کلمہ دیا گیا ہے کہ تھے دین

يَسْتَكْمُرُ اللَّهُ دِينَنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ الْحِجَّةُ

انسان کر اس اور ہمارا رب اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہائے عمل میں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارے اور تمہارے

۱۶ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا أَمْوَالِنَا الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ

در بیان کچھ بھلا نہیں اس میں ہیں کر کچھ اور ان کی طرف انجام کار چہ ۱۲ ہے ۱۲ اور جو کہ

يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ جُحْتُهُمْ دَاخِضَةٌ

اس کے باہر میں بھلائے ہیں اس کے بعد کہ اس کی بات ان کی کوئی ان کا خبر دیا ان کے رب کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝

نزدیک ہاں ہے اور ان پر ہمارا عتاب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۲۵۵۲

کی ہے جس نے جو شرک بنایا جو اس شرک کے بھیڑنے کے لئے تیار نہیں +

۲۵۵۲ ما تفرقوا میں میرا ان نبیل کی طرف ہے یعنی سب انبیاء کو تو ایک ہی دین تو عید ان کی کا دے کر بھیجا گیا تھا مگر اس

علم کے آنے کے بعد ہر لوگوں نے ہم تفرق کیا کلمہ سبقت من دہا ہے کہ اختلاف عقاید پر یہاں سزا نہیں دی جاتی اور

اور تو ان کتاب میں بعد ہم سے ملنا مختلف مسلم کے زمانہ اس کے بعد کے لوگ ہیں کہ وہ اس حق میں جو نہایت فتح تھا شک کو کہے ہیں۔

۲۵۵۲ فَلَنِلْكَ سے مراد لی گئی ہے کہ اس تفرق کے سبب سے لوگوں کو راہ حق کی طرف ہٹانے کے بعد مگر اصل مراد اسی اصل اصول

طرف ہٹا ہے جو سب دینوں کی تسلیم مشترک ہے اور اسی لئے آگے فرمایا امنت عا ازل اللہ من کتاب اور اسی اصول مشترک کی

طرف اشارہ ہوا اللہ دینا و دیگر میں اور حجۃ من مصدر یعنی اخرج یعنی بھلا ہے +

۲۵۵۲ من بعد ما استجب یعنی بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی بات کو کہنے کے لوگوں نے قبول بھی کر لیا یعنی دین اسلام قائم ہو گیا

کیونکہ ایک یہ بھی سچ شہادت حدیث اسلامی کی تھی کہ امت ترین پناہ نصی کے باوجود لوگ اسے قبول کرتے جاتے تھے اور اس زمانہ کے

لئے یہ دلیل بالخصوص قابل غور ہے کہ عبادت سے سادہ دنیا پر تسلط حاصل کر کے اسلام کو شایعہ اگر ان کی سب کو مشرک سمجھ کر

دلچسپی مصداق ہے اور وہ خود بھی اسے محسوس کر رہے ہیں +

حجۃ

اسلام کا قیام اس کی
صدائت کی بات ہے

اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ ۱۷

اور وہ ہے جس نے کتاب کو اور میزان کو حق کے ساتھ اتارا اور تجھے کیا خبر ہے شاید وہ عمارت نری نزدیک ہی ہو ۱۷

يَسْتَعِجِلُّ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ ۝ ۱۸

انکے لئے وہ لوگ عجلدی چاہتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لائے اور جو ایمان لائے وہ اس خوف سے اسے میں اور وہ جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ الْآتَانِ الَّذِينَ يَمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَقَدْ ضَلُّوا بَعِيدًا ۝ ۱۹

وہ ہے دیکھو جو لوگ (موجودہ عمارت) کے بارے میں سبکدوش ہیں یہ یقیناً بے لگاری میں ہیں ۱۹

يَعْبَادُهُمْ يَرْغَبُونَ مِنْ شَاءَ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ ۲۰

پرست کرنا اور وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ طاقتور غالب ہے جو کوئی سخت کا فائدہ چاہتا ہے ہم اسے انکے فائدہ

لَهُ فِي خَزَائِنِهِ وَمَنْ كَانَ يُبْذِرْ خُرْثًا لَدُنَّا نُوْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ ۲۱

میں بڑھا کر دیں گے اور جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے ہم اس میں کچھ اسے دیدیں گے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملا ۲۱

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَفُوقُوا ۝ ۲۲

کیا ان کے کوئی شریک ہیں جنہوں نے دین کا کوئی ایسا دھڑ انکے لئے مقرر کر دیا جسکی اجازت اللہ نہیں دیتا اور اگر فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان پر

يَبْتَغِيهِمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْرُوا عَذَابَ اللَّهِ الْبَاسُ ۝ ۲۳

ہوتی تو انکے رب سے بھی نہیں لڑا جاتا اور ظالموں کے لئے عذاب کا کتنا سخت ہو گا ان کو دیکھتے ہیں کہ اس سے ڈرتے ہیں مگر انہوں نے کیا کر اور وہ

وَاقِفِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَةٍ الْجَنَّةِ ۝ ۲۴

ان پر دوڑتے ہوئے ہیں اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ بشت کے باغوں میں ہوں گے

۱۹۶۷ء میں ان کے معنی بیان میں لایا گیا ہے (یعنی ان کے معنی ہیں جو اس سے حقوق کا سواڑ کیا گیا ہو) یعنی کتاب تو انسانوں کی عقلی کے لئے ہی اور اللہ تعالیٰ نے عدل یا ایک نشان بھی نازل کیا ہے جس میں اشارات انوں کے حساب کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ اسے انکے آگے سنا دیا کہ انکے سامنے وہ کیا ہے یعنی وہ حساب کا وقت قریب ہی آگیا ہے۔

۱۹۶۷ء میں اعلان کیا گیا کہ وہی معنی ہیں جو امتواء کے معنی ہیں اس بات پر محسوس کہ وہ فلاں فلاں اور فلاں فلاں (الکعبۃ ۲۲، انکار و زہد علی ما یؤمر (المختصر ۱۵۵) رخ،

۱۹۶۷ء حوت دیکھو ۱۵۵ اور یہاں یہاں اس سے وہ آبادی یا فائدہ ہے جو اس سے حاصل ہوتا ہے اور ایک دعا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی آخرت کے لئے کھیتی تیار کر کے یعنی فائدہ حاصل کرے (رخ،

۱۵۵
میں ان کو بشارت

میزان

فجارت

حرف

۲۳ لَّهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ذَلِكَ الَّذِي يُبَيِّنُ

ان کے لئے ان کے رب کے پاس جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے = وہ ہے میں کی خوشی

اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا

اس اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرے ہیں کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں

الْوَدَّعَةِ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حَسَنَاتٍ إِنَّ اللَّهَ

قریبوں میں محبت رکھتا ہوں اور جو کوئی نیک کرتا ہے ہم اس کے لئے اس میں بھی بڑھاتے ہیں =

عَفْوٌ شَكُورٌ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشَأِ اللَّهُ

بخشنے والا اور دہانے والا ہے کیا کہتے ہیں اس پر جھوٹ بنایا ہے سو اگر اللہ چاہتا

يَخْتِمَ عَلَىٰ قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَهَيِّئْ لِنُحُوذِ الْبَاطِلِ

تو قرعہ دل پر نہ کر دیتا اور اسے جھوٹ کو مٹاتا ہے اور اپنی بات حق کو ثابت کرتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ایسے ایسے باتوں میں ناکامی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر اُمت کی کوئی گرفتار شایع نہیں ہوتی +

۲۶۶۵ الا المودة فی القربی۔ یہاں بعض نے اللہ کو مستطاع مصلحت قرار دیکر یوں منیٰ کہے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا

مسلوئے اس کے کہ تم مجھ سے بڑھ کر قربت کے (فی) گو یا سبب سے کہنے ہی محبت کرو اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش کا

کوئی بطن نہ تھا جس میں آپ کا تعلق قربت نہ ہو گیا اسی تعلق قربت کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنے قریبیوں

کی حمایت کرتے ہو اور خواہ مخواہ ایذا سنیں دیتے ہو یہی معاملہ مجھ سے کرو اور ایک منیٰ یوں کہنے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا

مسلوئے اس کے کہ تم میرے قریبوں سے محبت نہ کرو گویا یہ اہل بیت کی محبت کی تھیں ہے۔ اور اہل بیت کی محبت کے متعلق بعض احادیث

میں ہیں لیکن اگر یہ احادیث صحیح ملنی چاہیں تو بھی اس بات کی کہ اس آیت کا یہی منشاء ہے کوئی سند نہیں۔ ابن امادیت کا منشاء صرف اس

قد معلوم ہوا کہ آپ کو دکھا گیا تھا کہ آپ کی امت کے بعض لوگ اہل بیت سے بغض کریں گے اس لئے آپ سے اس سے بچنے کی اور اہل

بیت سے محبت کی ہدایت فرمائی اور ان سب معنوں پر یہ اعتراض ہے کہ وہ قطع پر کسی اور کا مذاق سب انبیاء کی عام تعلیم ہے جب کہ ہر نبی کے ذکر

میں یہ لفظ آئے ہیں اور حضرت مسلم کے ذکر میں بھی لفظ آئے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا تو سب انبیاء کے اور ہمارے نبی کی عام تعلیم کے لئے بھی

ہر ایک کے ذکر کے بعد لفظ آئے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور اصل یہ کہ میں کیا جا سکے اس الا المودة فی القربی میں الا مستطاع مصلحت اور یہاں

سے لڑا کرتے ہیں جب کہ اسد ابی القاسم سے مروی ہے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ تم مجھ سے محبت سے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہاں ہوں تو صرف یہی چاہتا

مروت فی القربی
سے مراد
فی

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۖ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ۖ وَ

وہ سینوں کی باتوں سے واقف ہے ۱۹۹۹ اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور

يَعْقُودَ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ الْقُلُوبَ ۖ وَيَسْتَجِيبُ لِدِينِ أُمُوتٍ ۚ

پیروں کو شام ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور ان کی (دعا، قبول کرتے) جو ایمان لاتے اور

عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ وَزَيَّدُوا لَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ

اچھے عمل کرتے ہیں اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہوں اور کافروں کے لئے سخت عذاب

شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ سَئَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ ۲۷

۲۹۶۷ھ اگر اسی دن بدھوں کے لئے رزق فراغ کرے تو وہ زمین میں سرکش ہو جائیں لیکن وہ اس اہانتہ

بِقَدَرٍ قَائِلًا إِنَّهُ يُعَادِدُ خَيْرَ نَصِيرٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُزِيلُ الْعَيْثَ ۝ ۲۸

سے نکلتا ہر جو یا محتاج ہے، ان وہ اپنے بندوں سے خبردار رکھنے والا ہے۔ اور وہی ہے جو بارش انکار ہے

سکون کی آجرتیں ملنا اور دونوں جگہ بد میں الٹا ہے جو منتقل ہی ہو سکتا ہے نہ مستقل پھر ایک ایسا اسکے بعد یہ غلط ہے کہ جو کسی اپنے دھب کی طرف رات اختیار کرے اور دوسری جگہ مودت کی طرف لے۔ پس یا مودت کی طرف سے مراد حصول قرب الہی کی تڑپ اور محبت ہی ہے اور دونوں آیتیں ایک دوسری کی تفسیر کہیں ہیں اور یا ایک جگہ الیٰ ربہ سبب لا کہ حق تعالیٰ اس کی طرف اور دوسری جگہ مودتۃ فی الغفریٰ کی کہ حق تعالیٰ الہاد کی طرف توجہ دلا رہا ہے +

۲۹۶۶۔ اس بات کا جواب ہے کہ میں جبرٹ افشار کی ایکسپے۔۔۔ دل پر کھڑکھڑاتا تو میرے دل پر ہرگز دنیا مطلب۔۔۔ ہے کہ جبرٹ افشار کرنے والے کے دل پر تو امداد قلبی ہر گز نہ تھی۔ اگر قہم یہ ایسا کرنے کو تیار نہ رہے دل پر بھی مرگ جاتی اور میں کسی ٹیپ کی توفیق نہ ملتی بلطفًا اور دیگر جاب ہے کہ افشار نے ملے تو یہیں جس سے دلوں پر ایسی مرگ رہی ہوتی ہے کہ انہیں کسی ٹیپ کی توفیق ملتی ہی نہیں اور آخر صلم جو خود ٹیپ کرتے اور دوسروں کو ٹیپ کی تعلیم دیتے ہیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب عام ہو۔ یعنی جہنم حل قلبیت کے مراواک فر کے دل پر کھڑکھڑاتا جو ایسی باتیں کہتا ہے اور مجاہد اور دمدقاقل سے بے حسنی سوئی ہیں کہ میرے دل پر ایسی صبر کی ہر گز نہ دے کہ ان کی فزیت دینے والے باتیں بھی ناگوار نہ لگ سکیں (۱۳۴)

۲۹ مِنْ بَعْدِهِمْ مَا قُطِبُوا مِنْ شَرِّ حَتَّىٰ هُوَ الْبَاقِي الْأَخِيرُ وَمَنْ لِّلَّهِ

انکھد کردہ واپس ہونگے ہیں اور وہ اپنی رحمت کو چھپاتا ہے۔ اللہ کا سارا ترین کیا گیا ہے۔ ۱۹۵۵: اللہ کی شانیں

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا مَنْ دَابَّةٌ وَهُوَ عَلَىٰ جَنَّتِهِمْ

بڑے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور جہان کے اندر اس نے جاندار پیدا کئے ہیں اور اللہ کے لیے کونہ ہے۔

۳۰ إِذَا شَاءَ قُدِّرَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ آيَاتُكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ

چاہے کا وہ ہے ۱۹۹۹: اور جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچے گی تو وہ اس وجہ سے ہے جو تمہارے افعال نے کیا اور وہ اللہ کے عفو

كَيْتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُحْجُونَ فِي الْأَرْضِ وَاللَّهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا

ہم کی کیا شے ۲۹: اور تم زمین میں (اللہ کو) جاہل نہ کہنے والے نہیں اور تمہارے لئے اللہ کے سوائے کوئی دلی نہیں اور نہ کوئی دہا کے

۲۹۶۶ اس میں اشارہ اس رحمت کی طرف معلوم ہوتا ہے جو زمین کے مودہ سے جانے کے بعد رحمت اللعالمین کے وجود میں آئی

۲۹۶۹ دابۃ کے آسمان اور زمین دونوں میں ہونے پر مفسرین کو وقت پیش آتی ہے اور کبھی اسے ایک پر لگا گیا ہے اور کبھی

مراد مطلق بتائی گئی ہے۔ حالانکہ دابۃ بالخصوص ہونے والے پر لگا ہوا ہے اور حالانکہ جو غیر مطلق لفظ مبتدیان میں اپنی طرف لفظ صادق

نہیں آسکتا۔ لیکن اس میں کیا فائدہ ہے کہ آسمانوں میں جو اجرام سیارے وغیرہ ہیں ان میں دے جاندار موجود ہوں جیسے اس زمین پر ہوتے

میں ایکس۔ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کہہ سکتے مساوی جاندار اعلیٰ سے خالی نہیں ہے۔

۲۹۶۷ مفسرین نے بعض احادیث اس آیت کی تفسیر میں بیان کی ہیں کہ جو کوئی تکلیف یا بیماری وغیرہ آتی ہے تو وہ کسی گناہ کی

وجہ سے آتی ہے۔ مگر ابن عساکر نے کہا کہ خلاف یہ آیت قرآنی ہے۔ ولتنبہوا نکلوشن من الخوف والرجوع والافتقار - ۵۵۵

جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو بعض ان کی ترقی درجات کے لئے بھی تکلیف میں ڈالتا ہے۔ اور بعد میں اس کا اشد

المناس بالاولیاء انبیاء لہذا لا مغل ولا مغل منہ تصائب کے اٹھانے میں ہی ہے۔ اعلیٰ درجے کے لوگ ہونگے و کیا

ہی ان کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بچوں پر جو تکلیف آتی ہے وہ ان کے لئے ترقی درجات کا موجب ہونے کے علاوہ ان کے دل کو

کے لئے بھی ترقی درجات کا موجب ہوتی ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ جس کے چھوٹے بچے مر جائیں وہ والدین کے لئے سبقت

میں لے جانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور یہاں جو ذکر ہے وہ کفار کا ذکر ہے جو ابطال حق کرتا ہے تھے اور اپنا سارا اندر حق کے تحت

و تابو و کر کے لئے صرف کر رہے تھے۔ انہیں بتایا کہ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچے گی وہ تمہاری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے پہنچے گی اور

پھر بھی تمہارے لئے اعمال کی سزا نہیں نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ بہت کچھ تمہاری زیادتیوں کو عفو بھی کرے گا۔ اور یہ اس عفو کی

طرف اشارہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ اور ان کی ساری زیادتیوں پر عفو کی تعلیم دی اور یہ بات کہ بیان کا لفظ کی سزا کا ذکر ہے

اگلی آیت سے عاں ہے کہ تم خدا کی عفو سے بھاگ نہیں سکتے۔ اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔ دونوں آیتوں میں ایک ہی

خطاب ہے۔

عج البیع

مومنوں کے لئے
کامیابی

سماعت میں ہمارا
کا ہر

ترقی درجات کے
کے مصائب

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝۳۳

اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں پھرتی کشتیاں ہیں ۳۳ اگر وہ چاہے تو ہمارے کھڑے ہو سو وہ اس کی

رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝۳۴

پہلو پر کھڑی رہ جائیں۔ بیشک اس میں ہر ایک صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے نشان ہیں ۳۴ اور انہیں اس کی

بِمَا كَسَبُوا وَيُفَعُّ عَنْ كَثِيرٍ ۖ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا

وہ جسے کماؤں سے کمایا ہو اور وہ بہت کچھ عاف کرے گا اور ان کو جان لیں جو ہماری آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان کے

لَهُمْ مِنْ حَيْضٍ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعٌ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ

۳۵ ان کو حیسے کی جگہ نہیں ہے ۳۵ تو جو کوئی چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے

اللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رُءُوسِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَسْتَحْسِنُونَ

۳۶ پس جو بڑا نیکو باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ۳۶ اور جو لوگ اچھے نہیں

كَبِيرٍ إِلَّا نَجْنِيَ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝۳۷

کبیر ہیں اور بھاری کشتیوں کے لئے ہم بچیں گے اور جب غصہ میں آئیں تو عاف کر دیتے ہیں ۳۷

۳۸ الجوارہ واحد الجاریۃ ہے جس کے معنی کشتی ہیں جو سمندر میں پھرتی ہے (جہزی سے) حملہ گھر فی الجاریۃ (الطائرۃ) ۳۸

اعلام سے حکم کی طرح ہے جو اصل میں نشان ہے جس سے کوئی چیز پہچانی جائے جیسے لشکر کا علم یا راستے کا علم اور اسی

۳۹ رَوَاكِدَ ۖ وَلَکَ پانی اور ہر اس کے ٹھکانے پر پورا جاتا ہے اور ایسا ہی کشتی کے ٹھکانے پر بھی رخ ۳۹

کشتیوں کا سمندر میں چلنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے نشانات میں سے ہے۔ مگر یہاں اس بیان میں خاص اشارہ اللہ کی رحمت

کی طرف ہے۔ کردہ کشتی ہی طاقتور ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی طاقت کھاتا کر دے اور وہ دھینچنے کے کچھ نہ بچیں ۴۰

آیت کے اخیر میں متبادر مشکوک کے لفظ آئے ہیں + ۴۰

۴۱ یسئلہ پر نصب ہو گیا ہے کوئی ایسے الفاظ معترض ہیں جیسے لہنتقم صدمہ یعنی تاکہ انہیں مزاحمت نہ آوے تاکہ وہ جان لیں اور

۴۲ یہاں بھی خطاب کفار کو ہی خاص معلوم ہوتا ہے۔ جو اپنی ظاہری طاقت کی وجہ سے حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں بتایا

ہے کہ یہ طاقت باقی رہنے والی چیز نہیں۔ چند روزہ سلامتی ہے۔

جاریۃ
حکمہ
رکد

۳۸ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

اور جو کہ اپنے رب کی فرمائش کے مطابق اور نازک کام کرتے ہیں اور ان کا حکم آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک

۳۹ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجُزْؤًا

غیر کرتے ہیں ۳۹ اور وہ کہ جب ان پر زیادتی ہو تو وہ مدد طلب کرتے ہیں اور ہر ایک

سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا فَكُنْ عَفْوًا وَاصْلِحْ فَاجْزَلُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

بد اس کی مثل بدی کے ساتھ عفو کرنا اور اصلاح کرنا اس کا اچھا بندہ ہے وہ ظالموں سے محبت

۴۰ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَكِنْ انْتَصِرْ بَعْدَ ظَلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَاعَلَيْهِمْ مِنْ سِيبِلِ

نہیں کرتا ۴۰ اور جو کوئی اپنے دلوں پر ظلم کے بعد بددیت ہے تو ان لوگوں پر الزام (کام)

۴۱ إِنَّا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ يَبْعُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

دلائل (کام) راستہ صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان میں ناحق زیادتی کرتے ہیں۔

۴۲ ۱۹۶۵ اسلام کی جو کچھ تعلیم ہے شروع سے ایک ہی ہے۔ یہ کی سوت ہے اور یہاں بھی خود ہی اپنی مشورہ کا حکم موجود ہے یہی ہے

کس سوت یا آیت کے نزول کے وقت مسلمانوں کے کوئی اہم کام ایسے نئے جن میں مشورے کے حکم کی حاجت ہو کیونکہ مشورہ قوی

کا ہون میں ہوتا ہے اور قوی کام زیادہ تر حکومت کے متعلق ہی ہوتے ہیں پس یہاں امر ہم متشور ہی بینہم میں گویا تابعی دیکھ کر کہلاؤ

کو حکومت بھی ملے گی اور ان کی حکومت کی بنیاد مشورہ پر ہونی چاہئے۔ اور ناز اور اتفاق کے درمیان اس حکم کو کہ اس کی اہمیت بتا

دی ہے۔ اور احادیث میں مشورہ کے متعلق میرے ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ کے بعد کوئی اہم امر پیش آئے جس میں قرآن کریم کی کوئی نص میرے نہیں نہ آپ کا کوئی فیصلہ ہے تو فرمایا کہ میری امت کے نیک لوگوں

کو جمع کرو اور مشورہ سے اس کا فیصلہ کرو اور اکیلے کی رائے سے فیصلہ نہ کرو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ قابل

ہو (۱) اس آیت کے مزاج حکم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت کی بنیاد صرف مشورے پر ہے اور پارلیمنٹ اس اسلامی قانون

ہے جس کا حکم سوائے اسلام کے اور کسی مذہب کی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ مسلمان قوم کی تربیت جن اصول پر ہوئی ان میں سے تین

عظیم الشان اصول یہاں بیان ہوئے ہیں۔ یعنی نانا ائمہ قتالی کے حصٹو ٹکے رہنا اور اصلاح نفس اور اتفاق فی سبیل امداد اپنے حقوق

اور اپنے مال و دولت کو مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے خرچ کرنا اور مشورے یعنی خود قوی کو باہمی مشورہ سے ملنے کے سب سے بہتر قوی کرنا

کے لئے کوئی اصول نہیں ہو سکتا۔

۴۳ ۱۹۶۶ تمام قوم و جماعت کا ظاہر اس ایک آیت میں آجائے۔ بلکہ اس سے بہت کچھ بڑھ کر تورات کا اصل خشا لوگوں کو دوسروں

پر ظلم اور زیادتی سے روکنا ہے اور اس کے لئے کچھ سزائیں تجویز کی ہیں۔ ان سب سزائوں کا خلاصہ یہاں چار لفظوں میں کر دیا کہ بد

اس کی مثل سزا ہے۔ یہی تمام سزائیں اس اصل بنیاد سے سوائے قتل زنا اور ڈاکہ چوری کے مگر ان میں بھی ایک حد تک انہماک رائے پر

کو چھڑا ہے۔ یعنی تمام سزائوں کے لئے ایک اصول بتا دیا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر کہ اگر غیر مبرا دینے کے اصلاح ہو جائے جو غیر مبرا

مشورہ کا حکم

حکومت اسلامی کی
بنیاد مشورہ پر

سزائوں کا اصول

۴۳ اُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۚ وَلَسَنَ صَبْرًا وَغَفْرًا ۚ ذٰلِكَ لَيْسَ عَزْمُ اَلْمُؤْمِنِ

انہی کے لئے دردناک دھم ہے۔ اور جو کوئی مبرک ہے اور صاف کہے تو یہی بہت سے کاموں میں سے ہے

۴۴ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ مِنْۢ بَعْدِهَا وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَاَوْا

اور جیسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے اس کے بعد کوئی دلی نہیں اور تو ظالموں کو دیکھو جب وہ مذاب

قرآن سے زندہ کیا

۴۵ الْعَذَابِ يَقُولُونَ هَلْ لِّمُرَدٍّ مِنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

کو دیکھیں کہ کہیں گے کیا کوئی رستہ لوٹنے کا بھی ہے اور تو انہیں دیکھو اس پر لانے جا رہے

خُشْعِينَ مِنَ الدَّٰلِ يَنْتَظِرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ ۚ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ

تو ذلت کی وجہ سے عاجزی اختیار کر رہے ہونگے اور گردن کا سر سے دیکھتے ہونگے اور جو ایمان لائے وہ کہتے ہیں انہیں

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهُمْ حٰزِمًا ۚ اَلَا اِنَّ الظَّالِمِيْنَ

دائے دی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں رکھا دیکھ ظالم قائم رہنے

۴۶ فِیْ عَذَابٍ مُّقْبِلٍ ۚ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ اَوْلِيَاۡءٍ يَنْصُرُوْنَهُمْ

وہاں عذاب میں ہیں غلط ۴۹ اور ان کے کوئی دلی نہ ہو گے جو اللہ کے سوا انہیں مدد

ہر شخص سے تو مسلمان کر دے جس کے عقاب کے ساتھ اصل کا لغت چھایا میں ساقی اس صورت میں جو جب اس کا تہجد اصل ہو۔

یہ آیت میں ایک پہلو کوئی کے رنگ میں ہے اور ہم بتایا ہے کہ مسلمانوں کو اس قدر طاقت ملے گی کہ اپنے مخالفوں کو مزا دینے کا

تہیکہ نہت عنو

افتیاد رکھتے ہو گئے اس وقت بھی عنو کو مد نظر رکھنے کی ضرورت بتائی ہے غربت اور سکین کی حالت میں جیسے حضرت مسیح اور آپ

کے حواریوں کو پیش آئی۔ مبرا و دھوا آسان باتیں میں لیکن جب ظالموں پر تسلط حاصل ہوا اور ظلم کرنے والے حاکم حکوم بن جائیں اس وقت

عنو دکھا بڑا کام ہے۔ یہی وہ بات ہے جس کا نود ہمارے نبی کریم صلعم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عیسا پر کیا جس کی کوئی نظیر

دنیا میں نہیں ملتی اسی نے کریم کی آخری آیت میں ذوقا صبر و غفر حرم الا انہیں سکتے کہ معصیت کے وقت مبرک سے طاقت کے

وقت معاف کرے +

اور جو بدی کے بدلہ کو معصیت لکھا ہے تو یہ اسی کے مطابق ہے۔ جو شے میں سبب ہیں اور اس میں فلسفہ مسز کی طرف اشارہ کر

مزا کا فلسفہ

کر مزا میں کسی کو تکلیف پہنچا ہے۔ مگر ظلم کر کے کہنے کے لئے ضروری ہو جاتی ہے۔

۲۹۶۶ خفی کے معنی خفی میں اور یہاں مراد حقیقت یعنی کہ ضرور ہے اور انہیں جس نے اس کے معنی ذیل لکھے ہیں اس

کھفی

میاں جو فلسفہ مذاب کا کھفی ہے وہ قیامت پر بھی صادق آئے گا۔ مگر اس سے براہ کرم صفائی سے ان کی اس حال پر ملاحظہ

۲۹۶۷ اس جو اس دنیا میں انہیں پیش آئی ذلت کی وجہ سے عاجزی اختیار کرنا اور گردن کا سر سے دیکھنے ان کی وہ حالت ہے جو عجز کہیں

ظہور میں آئی +

عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا آمِنًا وَمِنْ وَرَائِهِ

بہیمانہ ہے وہ جاننے والا قدرت والا ہے اور کسی بشر کے لئے یہ میر نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے اس لئے اس کے لئے یہ دعویٰ ہے جو

حِجَابٌ وَرَسُولٌ يُرْسِي بَازِيَهُ مَا يَشَاءُ أَمْرًاهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ ۖ وَكَذَٰلِكَ ٥٢

پڑھنے کا صحیح یا سہل بیجہ ہے اپنے حکم سے جو چاہے وہی کرے " بند حکمت عالیہ علیہ السلام اور اسی طرح

أَوْجِزْنَا لَكَ وَحُوسًا مِمَّا كُنْتَ تَدْرِي مَا لِكُتُبِ الْإِيمَانِ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهَا

ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک کلام بھی کیا تو نہ جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ دیکھا ہے ایمان دیکھا ہے، لیکن تم سے نور بنایا

اور اس کے اللہ اپنے آنام کو دوسروں کے آنام پر مقرر کیا کہ اس کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ غرض لوگوں کی کہ مرض کے باعث لوگوں کے زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ لوگوں کی پیدائش میں انسان کو کچھ اپنے نام اور کچھ اپنے آنام کا بھی خیال ہوتا ہے۔ لیکن لوگوں کی پیدائش سے غرض یہ بدیہت کا ایک نمونہ ہے۔ کلیک انسان ایسی ہی پیدائش کے کعبہ کا کچھ کے قابل ہوتی ہیں تو انہیں دوسرے کے سب سے کم تر ہے اور وہ بڑے نام کے ہوتے ہیں اور وہ بڑے نام کا موجب نہیں ہوتے۔

وہ کی اقسام

۱۹۶۹ء حیدرآباد کے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے ایک خاص معنی میں ایک ہے جس کا ذکر ان کے نزدیک اس حدیث میں ہے۔ وہاں اس سلسلہ میں
بقیہ من و رسول الا فی ما تودہ کہتے ہیں، یہی اسے اپنے تمام انواع میں عام ہی اور وہ ہے کہ اس حدیث کی وضاحت کی صرف اندر اس کی
عبادت کے جب کہ حضرت اس حدیث تک محدود نہیں، اور ان کے علم و رسولوں کے خاص کو یکجا ہے چہرے مثل اور العالم سے جس پر چلتی ہیں جس
طرح اس سے پہلے ہی بتاتی ہیں، اور ان کے نزدیک اس میں جن رسول کا ذکر ہے وہ ایک تو رسول کے ذریعے ہے جسے دیکھا جاتا ہے اور جس کا
بات نہ جاتی کہ جیسا کہ علیہ السلام کا نبی مسلم کو صورت میں اس کا نام پہنچاتا اور دوسری کلام کا سنا دیا چنانچہ ایک کلام کہنے والا دیکھا
جائے جیسے حضرت موسیٰ نے اندر تباری کا کلام اور دوسری حرم میں ایک القدریہ سے نبی دل کے اندر ایک بات کا فائدہ جیسے
ان حضرت مسلم نے نزدیک ربيع القدس سے میرے دل میں یہ بات ڈالی اور ایک امام ہے جیسے اور حسین الی امام موسیٰ ان ارضیہ ہے فیما
جیسے اور رب اللہ الخ لہ ایک خواب کے ذریعے ہے جیسے ان حضرت مسلم نے فرمایا انعمم الوحی و بقیت المبشرات جس میں
میں کا رو شام ہے پس امام احمد اور دیگر روایت پر غلط دیکھا دلیل ہے اور سماع کلام فیما حدیث پر سن و درمجاہ امام جبریل کے صورت
میں میں پر پائے پر رسول (رسول اللہ)

[illegible]

۳۰ تَهْدِيْ بِهٖمَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَتِلْكَ لَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ

اس کے ساتھ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ ۳۱۔ اس کا

اللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

وہ جس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ دیکھو اس کے طرف سے ہر بات کا انجام کار و نحوہ

کی طرف دہی تو یہ انسان کے ساتھ کام سے بالکل علیحدہ چیز ہے۔

۳۲۔ اِنَّا نَحْنُ ۙ قَرْنٌ كَوْنٌ ۚ وَتِلْكَ لَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ
ہے اور چوں کہ میں نے مخالفت کرتے ہوں ان کی طاقت کا ذکر کیا، مومنوں کو زندگی کی رہنمائی دی ہے۔

یہاں یہ الفاظ آئے ہیں کہ تو نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو گا، کیا ہے اور ایمان کیا ہے مگر انھوں نے معلوم اور امتحانی پر ایمان تو پہلے ہی رکھتے تھے بلکہ
جہود کے لئے خلاصہ میں جا کر کہتے تھے اور قبل سے منفرقت اور امتحانی کی دھارائیت کے کھلے تھے اور یہ کہنا کہ آپ ایمان سے غافل تھے
مذہب ہے۔ پس ان الفاظ کا کیا مطلب ہے اگر سب سے پہلے یہ معلوم ہو گا کہ یہاں دوسروں کو زندگی دینے کا ذکر ہے، اور یہ زندگی خود قرآن
اور اس پر ایمان کے پہلے پیدا کی تو یہ باہمی ہے کہ جب قبل از مبعوث آپ پر وہی یہ مذہب ہی تھی تو اس پر ایمان کے ذریعے سے جو افلاک
دنیا میں پیدا ہوئے حالانکہ اور جو زندگی تو مومنوں کو دینے والی تھی اس کا آپ کو کیا علم ہو سکتا تھا۔

پس معنی صاف یہ ہے کہ معنی قرآن کو جو قوموں کے لئے زندگی ہے تیری طرف دہی کیا، اس پر ایمان لاکر قوموں پر زندگی
پیدا ہوگی۔ قبل از مبعوث نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآن کی بغیر تھی اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ اس پر ایمان سے کیا انقلاب ظہور میں آئے گا۔ اسی لئے
آگے فرمایا وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا فَهْدٰى ۖ بَعَثْنَا فِيْ هٰٓؤُلَآءِ اٰیٰتِنَا لَعَلَّہُمْ يَهْتَفِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝ لَٰكِنْ يَّسْتَفِیْہُمْ اِلٰہٌ غَیْبٌ ۚ
دہانتے تھے کہ یہ لوگ کس طرح ان غیبتوں سے باہر نکلیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نور دیا اس نور کے ذریعے سے آپ نے لوگوں کو ہر طرف
مستقیم چلا دیا۔

مفسرین کا خیال ہے کہ
نہایت اور اس پر
ایمان کو نہ ماننا

سُورَةُ الزَّخْرِفِ مَكِّيَّةٌ بِمِائَتَيْنِ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے بے ایمان! تمہارے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدُهُ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُونَ ۝ وَاِنَّهُ فِي اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلٰى حَكِيمٌ ۝

اور یقیناً وہ پہلے سے اس کتاب کے اصل میں ہندرجہ حکمت والا ہے ۲۹۵

اس سورت کا نام الزخرف ہے اور اس میں سات رکوع اور ۸۹ آیتیں ہیں زخوف کے معنی ہوا ہے۔ اور اس سورت میں بتایا کہ لوگ ہم کو جو نئی آرائش کے ظاہری ساقوں پہنچتے ہیں حالانکہ یہ جس میں چادری ہوا اور وہ امت مسلمہ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتیں اور ہم بعض اپنے دھرم سے پائیاں سے رسول کو ہٹاتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو جی کے جا نجام سے ڈرا سکتے ہیں۔ چلے رکوع میں یہ ذکر ہے کہ امت مسلمہ نے باوجود ایک قوم کے ہر طرف کو پہنچ جانے کے انہیں بھلائی نہیں بلکہ ان میں ایک عالم حکمت کی کتاب دے کر ایک رسول کو بھیجا کہ شرک کی پختہ کنی کرے دوسرے رکوع میں شرک کی ترمیم کی ہے اور بتایا کہ شرک پر مذکور عقلی دلیل ہے اور عقلی تیسرے رکوع میں بتایا کہ لوگ چاہتے ہیں کہ کوئی الدار آدمی رسول ہو کر ان کی نظروں میں ملے لی وقت بستی ہے۔ گواہ امتی کی کجی میں مل دینا کچھ حقیقت نہیں بلکہ امت اور اسلام کا انتخاب اور بدعت کے لحاظ سے ہوتا ہے جو اس سے میں مخالفت برول پر مولا کا ذکر کیا۔ پانچویں رکوع میں حضرت موسیٰ اور قرون کی مثال سے اسے واضح کیا ہے میں فریاد کہ حضرت موسیٰ کا آئینی اسرائیل کے لئے قیامت دہلی کا قیام ہونا تھا۔ اور کچھ ایک ہرگز یہ قوم بھی جب خدا کے رسول کی مخالفت کرتی ہے تو امت مسلمہ کی نگاہ میں گرجا کی ہے ساتویں رکوع میں آنحضرت صلیم کی مخالفت کرنے والوں کو توبہ دانی کہ ان کے لئے دنیا میں بھی ناکامی ہے اور آخرت میں بھی ہذا ہے۔ جب کچھ سورت میں ہے چاہا کہ پیغم اسلام کل عالم کے لئے ہو تو یہاں بتایا کہ مذہب کو ان کے اختلاف کی دنگلی کے لئے اپنا ہی دوسری مسلمانوں سے متعلق کرنا کسی کوئی غرض نہیں۔ عیسائی اقوام کو اپنی دینی زہد و زینت پر بہت فخر ہے حالانکہ مذہب کی غرض اخلاقی زہد و زینت کا بار پڑتا ہے۔ انہی کی طرف زخرف کے ذکر میں خاص اشارہ ہے اور آخری دو رکوع میں حضرت عیسیٰ کا ذکر اور عقیدہ نبوت کی تردید ہے۔

فہم
وہی ہے جو ہمیں اس سورت کے نام بتایا ہے

عالم معنوی

تعلق

۲۹۵ ام الکتاب و دیگر حصے ۳ کلمات یا اصول کو کہا ہے۔ اور فاخر کو ام الکتاب کہا ہے اس کے لئے کہ وہ کتاب کا مبداء یعنی آغاز ہے۔ رخ، یا اس لئے کہ ہرگز نہیں ہے اسی کو چھوڑا جاتا ہے۔ دل، اور زجاج کہتے ہیں اُمُّ الْکِتَابِ اَصْلُ الْکِتَابِ یعنی کتاب کا اصل ہے اور کہا گیا ہے کہ محفوظ اور تہذیب میں ہے کہ شرائع اور احکام اور فرائض کی آیت میں سے ہر ایک حکم آیت ام الکتاب ہے اور ہر ایک آیت کہ ام الکتاب فاخر ہے۔ یہ کہہ کر وہ تمام نفاذ میں ہر سورت سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ مصحف کی ابتدا ہر حق اور یہاں ام الکتاب یعنی محفوظ کو کہا ہے اور تہذیب کہتے ہیں اصل کتاب جو اور ماہر جس کو کہہ لے ام الکتاب کا اُن سے ہے اول سے دیکھو کہ

ام الکتاب

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعِزُّزُ ۙ

اور اگر تو اس سے سوال کرے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ضرور کہیں گے انہیں غالب علم والے نے

الْعِزُّزُ ۙ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّتَكُنَّ

پیدا کیا جس نے تمہارے لئے زمین کو چلنے کا رستہ بنایا اور تمہارے لئے اس میں رستے بنائے تاکہ تم

تَهْتَدُوا ۚ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهٖ بَلَدًا بَرْدًا ۝

ہدایت پاؤ اور وہ جس نے پانی ایک انداز سے اتارا پھر ہم اس کے ساتھ ایک سرد کوثر کوثر بنا دیا

كَذٰلِكَ نُخْرِجُكَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ

اسی طرح تم ازاد کر کے نکالے جاؤ گے اور وہ جس نے سب کے سب جوڑے پیدا کئے اور تمہارے لئے

لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ

کشتیوں اور چارپایوں سے وہ بنایا جس پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سوار ہو پھر

تَنْدَکُروا ۖ وَالْغَنَمَ ۖ يَتَّبِعُكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَتَفْزُقُوا أَنَّ السَّحَابَ الَّذِي

اپنے رہب کی فمت کو یاد کرو جب اس پر ڈار پڑو اور کو وہ پاک ذات ہے میرا

سَخَّرْنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

جملے کو جسے ہم بنایا اور ہم اس کے لئے طاقت تکھدائے دتے مگر ۲۹۸ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جائیں گے ہیں

میں مجھ سے اور ان کو نصیب دے گا کہ بالفاظ دیگر کوئی قوم کتنی بھی خطا کا رہی میں بڑھ جائے اور تعالیٰ کا رحم اس کی دشگیری کے لئے بھی ہوتا

ہے۔ یہاں اسی الذین اسرافوا علی انفسہم لا یفتخروا من وحدہ اللہ (الزمر - ۵۳) مگر وہ یقیناً نے ان میں بھی معافی کے لئے ہی کر کیا ہم

تمہارے لئے گاہی سے دے گا کہ تمہارے لئے ہے غلاب کو تم سے پھر میں گے تمہارے ذکر سے ملو دے گا کہ جبکہ اور پہلے میں ہی تھا سیاق میں زیادہ مژدن

ہیں اس لئے کہ تمہارے ہی ذکر جلتا ہے کہ پہلے لوگوں میں ہی تم ہی بھیجے تھے اور وہی کا نوحی صفت رحمانیت کا تھا خدا جو عباد کو سب سے

پہلی آیت میں ارشاد ہے کہ

۲۹۸ مثل الاولین سے مراد ان کا ذکر ہے جو ایک مثل سے حکم میں ہے اور ظہر ہے کہ قرآن میں یہ ذکر نہ ملے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

و سقر و دہقان و نازکی میں اور ان سے پہلے اسی سقر میں نازل ہو چکی تھیں جن میں انہی لوگوں کے ذکر میں کا ذکر ہے

۲۹۸ علی ظہور سقر خیر ذکر بعض نے ماثر کتب کی طرف ایسا ہی لفظ اُتخام ذکر بھی آتا ہے اور عربی میں ایک جگہ ہے مافی بطونہ

والنخل (۲۹) اور دوسری جگہ مافی بطونہا والموثون (۳۰) اسی میں خیر و اعدا رکھی گئی ہے کیونکہ بنی زریح سے (ج)

مقرنین۔ قرآن کے دیکھو ۲۹۸ و فیہ وادنا قرنت للشیء کی معنی یہی ہے جس سے طاقت و قوت حاصل ہو جس میں مقرنین کا

مثلاً

اقرن

وَصَلُّوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبُدُ الرَّحْمَنِ إِنَّا تَعَالَى آشْهَدُ وَأَنْخَلَقُكُمْ ثُمَّ تُسَكَّبُ ۱۹

اور وہ فرشتوں کو جو خدا کے بندے ہیں دیوایں جانتے ہیں کیا وہ ان کی پیدائش کے گواہ ہیں ان کو گواہ

شَهِادَتُهُمْ وَيُسَلُّونَ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ ۲۰

تکلیف یا نیکی اور اس سے بچھا جائیگا ۱۹ اور کہتے ہیں کہ اگر معنی چاہتا تو ہم انکی عبادت نہ کرتے انہیں اس کا کچھ بھی علم

عَلَيْهِمْ إِن هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۲۱ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ تَمْثِلُهُمْ مُثَمَّسِينَ ۲۲

نہیں وہ عمل انہیں دہراتے ہیں کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جسے وہ منہ پر لٹکتے ہوئے پیش کرتے ہیں

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَحَدُنَا ابْلَغْنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَرِهِمْ مُهْتَدُونَ ۲۳

بلکہ کہتے ہیں ہم نے اپنے بندوں کو ایک دینی پر ڈالا اور ہم ان کے قدموں کے نقشوں پر چلتے داسے ہمیں

وَكُنْ لَكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ ۲۴

اور اسی طرح ہم نے قبہ سے پہلے کسی بھی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا

سے فرشتوں کے لئے نیابت و خبر کو کہنے کا جارا اور مردوں کے لئے اس کے عدم ہونا کا استدلال کیا گیا ہے۔ اور ان میں مذکور کا قول ہے کہ اس سے مردان کے کہتے ہیں جو وہ چاندنی اور سونے سے بناتے تھے اور بیشوا فی الحلیۃ سے مراد زیور ہے ان کا پانا ہاکی (رج) اور فی الخصاص طبع مبین بھی بتوں پر صادق آ سکتا ہے اور اس موصوف میں نفی ابانۃ سے مراد نفی خصام بھی (رج) یعنی وہ دلیل لینے یا کچھ بیان کرنے یا ہجرا کرنے کے قابل ہی نہیں اور چونکہ آیت میں اثاث سے مراد ان کی دیوایں یا ان کے بت ہی ہیں، جس کے لئے ذکر ملائکہ اس لئے کیا گیا ہے بتوں کا ذکر بھی اصل خطا معلوم ہوتا ہے۔ اور بتوں کو زیورات یعنی سونے چاندی اور جواہرات سے مزین کرنا بت پرستوں میں عام رواج ہے اور بتوں کے ذیل نہ دینے یا نہ ہونے کو دوسری جگہ بھی بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ فسلوہم ان کا نوا بیض فطون (الانبیاء ۱۲۳) افلا یرون الا یرجم الیہم قولاً رطاً (۱۹)

۱۹۸۷ فرشتوں کو خدا کی پٹیاں قرار دے کر ان کی عبادت بھی کرتے تھے جیسے کہ انکی آیت سے ظاہر ہے میں اثاث سے مراد انہیں یوں کہ قرار دینا ہی ہے اور چونکہ ان کے بتوں کے نام جن کی وہ عبادت کرتے تھے عورتوں پر تھے اور فرشتوں کی اور کسی نگہ میں ان کا عبادت کرنا معلوم نہیں ہوتا اس لئے ظاہر ہے کہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان بتوں یا انہی دیویوں کو طایفہ کا منظر قرار دیتے تھے جس پر ہوسری نگہ کرنا کو کم مشابہت موجود ہے۔ کہ جب فرشتوں سے کہا جائیگا کہ کیا یہ بتاری عبادت کرتے تھے تو وہ جواب میں کہیں گے بل کا فوا یجدون الحق (البقرہ ۲۱-۲۲)

۲۹۸۹ پہلی آیت میں فرمایا کہ ان کے پاس اس عقیدہ کے متعلق کوئی علم نہیں یعنی عقلی دلیل نہیں بیان فرمایا کہ کوئی بت بھی ان کے پاس نہیں تھی کسی نبی یا مستند کی تعلیم نہیں بالفاظ دیگر نفی دلیل بھی کوئی نہیں اگلی آیت میں امۃ کے معنی دین کے لئے دیکھو

۲۹۸۳ یہی معنی میں عبادت عباد کے لئے ہیں (رج)

بتوں کا زیور ہونا
سے بنا

بتوں کو مذکور کا منظر
قرار دینا

آیت

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا بَشَرٌ أَتَانَا بِهِ كُفْرُؤُنَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا مِنَ السَّمَاءِ

اور جب حق آیا کھنگلے : جادو ہے اور ہم اس کا انکار کرتے ہیں ۱۶۸۰ اور کھنگلے کہ یہ قرآن دو

الْقُرْآنِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقُرَيْشِ عَظِيمٍ ۝ أَهَمْ يُقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۝ ۳۲

بیتوں کے کسی بڑے آدمی پر نہ اترائی ۱۶۸۰ کیا وہ میرے رب کی رحمت کو قسمیں کرتے ہیں

كُنْ قَسَمًا لِّأَيِّدِهِمْ مِّمَّ عَيْشَتُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ہم نے ان کے درمیان ان کی دنیا کی زندگی میں کی دوزی تقسیم کا ہے اللہ ایک کے دوسرے پر درجے

دَجَبٍ ۚ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَخِرَآءَ وَرَحِمَتْ رَبُّكَ خَيْرُ مِمَّا

بند کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو خدمت میں لائے اور میرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو

يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِنِ الْكَافِرِينَ ۳۳

جمع کرنے میں مدد ۱۶۸۰ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی گروہ ہو جاتیں گے تو ہم انکے لئے جو رواں کاٹنا

بِالسَّخِرِ لِيُؤْتِيَهُمْ سُقْفًا مِّنْ فَضْلِهِ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝

کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور پڑھیاں (جہاں) جن پر وہ جڑتے ہیں ۱۶۸۰

۱۶۹۴ مائے قرآن کریم کو جو حکم ہے اس لئے کہ اس کی تعلیم دونوں کو اپنی طرف کھینچتی تھی دیکھو ۱۶۹۴ انبیاء کو سارے کئے کی اصل وجہ یہ ہے ۴

۱۶۹۵ غنائتین یعنی دو بیتوں میں اشدہ کہ اور طائف کی طرف ہے اور اجل عظیم سے مراد جاہ و مال والا آدمی ہے جب کہ حضرت

ابن عباس سے مروی ہے کہ چونکہ کفار کی نظریں عظمت کا انحصار مال دنیا پر تھا اور مال دنیا کے لیاؤ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نہ تھے ان کی ایک اور

مستند آدمی میں آپ کا اثر اس قدر نہ تھا کہ اس کا اعتراف سب عرب کو تھا بعض لوگوں نے خاص اہل بیت میں مثلاً عمر بن عبد العاص بن

یا قتیبہ بن ربیعہ کا نام اور طائف میں حبیب بن عمرو بن عبد المطلب یا ابن مسعود نفی کلام مگر اس نفی کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۶۹۶ اگرچہ حدیث سے مراد نبوت یا اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق ہے مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باطنی نعمتوں کی تقسیم انکے اقدار میں

بلکہ ظاہری نعمتوں کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ظاہری قانون قدرت ہے کہ کسان دوزی کے لحاظ سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت کے کام سے رکھیں اور نظام قائم ہے۔ تو میرا بعض بعض صالح کی بنا پر اسکا خلافت

ظاہری میں یہی حالت اسکا خلافت دوحاتی کی ہے اور کوئی شخص فی الحقیقت دوسروں پر فضیلت رکھتا ہے اور کسی کی قوت قدری دوسروں کو نیکی کی راہ پر لا سکتی ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے ۴

۱۶۹۷ فضة : فتن کے لئے دیکھو ۱۶۹۷ کسی چیز کا توڑنا ہے اور فضة چاندی کو کہتے ہیں اس لئے کہ ہمارے سب سے دینی وجہ پرچس سے معاملہ کیا جاتا ہے (دوغ)

معاجم : معراج کی جگہ ہے دیکھو ۱۶۹۷

عذارج

اہل دنیا کی سبب

انکو فتنہ دینا ہے

فضة

وَالَّذِينَ يَصِدُّوْنَ عَنْ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝۳۴

اور یقیناً وہ انہیں رستے سے روکتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ وہ ہدایت اپنے گم ہونے میں مددگار ہیں کہ اگر آپ

قَالَ يَلَيْتَ يَنْفَى وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمُسْتَرْقَيْنِ فَبَيْتُ الْقَرْيَةِ ۝ وَلَكِنْ ۳۹

پس آئی کہ کھانے کا ش میسرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی سو کیا با سامتی ہے ملنے اور آج

يَسْفَعُكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْتُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ اَفَاَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝

تھیں ، فائدہ نہ دے گا جب کہ تم ظالم ہو کہ تم عذاب میں شریک ہو تو کیا تو بہرہ کو

الضَّمَّ أَوتَهْدِي الْعُيُ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۖ وَإِنَّا لَنُدْهِبُكَ

مناسکت ہے یا انڈھوں کو رسہ دکھا سکتے ہیں اور اسے جو کھلی گڑھی میں پھونکتے سوار گرم بجے نے جانیں۔

فَإِنَّمَا لَهُمْ مُّسْتَقِيمٌ ۖ أَمْرٌ مِنْكَ الْبَدَىٰ وَعْدُهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم

تو انہیں ہم سزا ہی دینے والے ہیں یا تجھے وہ دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم ان پر پوری

مُقْتَدِرُونَ ۝ فَاسْتَمِيعُ بِاللَّيْلِ اُدْحَىٰ إِلَيْكَ اَنْتَ عَلَىٰ عِصَاٍ ۚ

قدرت رکھنے والے میں عیناً سوائے مضبوط پکڑے ہوئے جو تیری طرف دھکی گئی ہے بے شک تو سیدھے رستے

مُسْتَقِيمٌ وَإِنَّ لَكَ لَأَعْلَاهُ مِن مَّا تَدْعُوا ۚ وَسَوْفَ يُسْأَلُونَ عَنْ أَعْمَالِهِمْ وَأَمَّا يُؤْمِنُ أَنتَ بِحُكْمِ رَبِّكَ فَاعْلَمْ ۚ

اور یقیناً وہ تیرے لئے ایک شرف اور تم پر ہوا جائیگا۔ اس کے پچ جنسی ہم نے تجھ کے لئے اپنے

عَنْهُ: دیکھو! وہی شیاطین ہیں مگر وہ جی کو اپنے اخصوص کر کے دکھاتے ہیں کہ جو کار کئے ہیں کو ہم وہاں اس سے ہی یاد اور اچھا کر کے رہے ہیں۔ جب انسان جی ہی بہت نرا دے، مثلاً جو جانا ہے تو سی بجی کو دہا اچھا کئے لگاتے اس کے لئے کہ تو فرغت باطل دہا ہے۔

وہ اصل حالت فرغت انسان کی ہے نہیں۔

۱۱۱۱۔ مشرقین سے مراد مشرق و مغرب میں اوج، بعض نے گری اور ہندی کے مشرق مراد لئے ہیں۔

۱۳۳۰ھ: قرآن شریف نہ صرف اللہ جل جلالہ کی طرف سے وحی کی شکل میں نازل ہوا بلکہ اس کی تفسیر اور احکامات کی روشنی میں زندگی گزارنے کی ہدایت بھی فراہم کی۔

عقلاً ان دونوں بات میں یہ بتایا ہے کہ ہر کسی کی سزا کوئی کاروں کو مل کر کچھ کر کسی کو رسول اللہ کی زندگی میں مل جاتے تو کیا اور بعد میں مل جاتے تو کیا کچھ اسلام کے خلاف تو آپ کے بعد بھی پیدا ہو سکتے تھے اس لئے تو یہ کہ جس میں بھی مسلمان بنے ہیں گے۔

۴۷

حقیقت موسیٰ اور قوم فرعون

۴۷ مَنْ رُسُلَنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِلَهًا يُعْبَدُونَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

رسولوں میں سے عجیب کیا ہم نہ وہاں کے سوائے (اور بھی) عبودیت کے جس کی عبادت کی جائے تھی اور ہم نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اپنی آیتوں کے ساتھ فرعون اور اس کے ملازمین کو بھیجا تو اس نے کہا میں جانوں کہ رب کا رسول ہوں

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ

سرب وہ جلدی آیتیں لیکر ان کے پاس آیا تو وہ اس پر ہنسی کرنے لگے اور ہم انہیں کوئی نشان نہ دکھاتے تھے

إِلَّا هِيَ الْكِبَرُ مِنْ أُخْتِهِمْ وَآخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

گردہ اپنی مانند (بچے نشان) سے بڑا جڑا تھا اور ہم نے انہیں عذاب میں پڑھا تاکہ وہ رجوع کریں ۳۰

۴۹ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّحَرَاءُ ادْعُوا رَبَّكُمْ بِنِعْمَتِهِ عِنْدَ رَبِّنَا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

اور انہوں نے کہا اے جادوگر تمہارے اپنے رب کے دعا کر جیسا اس نے تم سے وعد کیا ہے ہم فرمودہایت پانے والے ہیں۔ ۳۱

۵۰ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَسْتَكْبِرُونَ ۝

سو جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ عداوت کرنے لگے

۳۰۱۲ یہاں سوال رسولوں سے تو نہیں سکتا کیونکہ وہ فوت ہو چکے اس لئے قرآن رسولوں کی تمہیں لگائی ہیں یا رسولوں سے سوال سے مراد ان کی تعلیم کو دیکھنا ہے کہ کوئی رسول اللہ تعالیٰ کی طرف شرک کی تعلیم کو مٹا دے اور اصل غرض مشرکین پر انعام و عطا کرنا ہے انہیں کہ وہ اپنے رب سے توبہ کر کے توبہ کی تعلیم نہیں دیتے تھے +

۳۱۲۱ اخت دیکھو ۳۱۲۱ اور یہاں اخت سے مراد ہے وہ نشان جو اس سے پہلے دکھایا اور اس سے اس کی اخت اس کا خدے کا کھٹ اور یہاں کہنے اور صدقہ میں وہ دونوں شریک ہیں (یعنی) اخت عروق اور ریشہ ۲۸۰ میں ایک توجہ یہ ہے کہ اس سے مراد اخت فی الصلوات ہے یعنی صلاحیت میں اس کی بہت اور بجا و حسب میں ہوتا مراد نہیں (یعنی)

نشانوں سے مراد حضرت موسیٰ کی سچائی کے نشان تھے ہیں اور انہی میں وہ عجوات بھی ہیں جن کا ذکر دوسری جگہ ہے دیکھو ۳۱۲۱ اور سورۃ الاعراف ۳۲-۳۳ میں معلوم ہوا کہ عدا کے ساتھ بننے اور بد بیضا سے بڑھ کر عداوت تھے جو ان سے پہلے پہچان گئے تھے کسی نشان کا اثر ہوتا تھا اس کی وضاحت کے اور اس اثر کے ہے جو وہ ایک چیز کی صراحت پر پیدا کرتے تھے اور چنانچہ کسی نشان ہے کہ وہ ضرور زیادہ واضح ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس پر نئی سے نئی دلائل پیدا ہوتی جاتی ہیں اور ہر ایک قسم کا حد و ملاہن اس کی دلائل سے دور ہوتا تھا ہے۔

۳۱۲۲ صاحب ساجد کے معنی ان کے نزدیک عالم تھے اور قرآن کے نزدیک مذہب نہیں تھا اور مراد اس سے عالم (یوحنا) بھی معنی ساحر ۳۱۲۲ میں ہے +

۶۲ وَلَا يَصِدُّكُمْ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ عِمْرُسُ بِالْبَيِّنَاتِ

اور تمہیں شیطان نہ روک دے وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ مکمل دلیلیں لے کر آیا۔

۶۳ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَآئِن لَّكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَانْقَرُوا

کہا میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور تاکہ میں تمہارے بعض وہ باتیں مکمل کر دوں جن پر تم اختلاف کرتے ہو اور

۶۴ اللَّهُ وَلَاطِيعُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

لا تعبدوا کو میری ذات پر نہ سجدو اور اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے سو اس کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے

۶۵ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ الْقِيَامِ ۝

سو ان میں سے لڑکیاں جاحظوں نے اختلاف کیا سو ان کے لئے جو ظالم ہیں دو دن تک دن کے حساب کی وجہ سے نہیں ہوگا

۶۶ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخْذُ

بہر حال موجود بلکہ کسی کے نظر میں کہ ان پر چانگ آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو

۶۷ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝ يُعْبَادُ الْأَخْذُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ وَلَا

کے سامنے اس دن دوستی ہی ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے

۶۸ أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ

تم غمگین ہو گے وہ جو ایمان لائے اور فرمانبردار ہیں تم اور تمہارے ساتھی جنت

۶۹ وَأَزْوَاجُهُمْ يُخْبَرُونَ ۚ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَائٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۚ

میں اور جو باؤ خوش کے ہاؤنگے ان پر سونے کے جہاز اور گڑھ سے بھیجے گئے

۷۰ لَآ يَأْكُلُهَا وَلَا يَمُوتُ ۚ آیت ۷۱ اگر تم میری طرف پہلی جائے تو پھر بھی نزول عیسیٰ مراد نہیں ہو سکتا اور سلامت سے مراد یہودیوں

کی نہا ہی ہے۔ نہ قیامت کہی۔ قیامت کہی کہ ان کا نشان ہمارے نبی کریم صلعم ہیں جو فرماتے ہیں انا والساعة كما تين

۷۱ احزاب سے مراد نصاریٰ کے مختلف فرقے ہی معلوم ہو گئے ہیں۔ بعض نے یہود و نصاریٰ کا اختلاف مراد لیا ہے۔

۷۲ اخلاہ خلیل کی جگہ ہے دیکھو عنک مراد ہے کہ سب جہتیں قیامت کے دن منقطع ہوجائیں گی سو اتنے اس جنت کے

جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ یہ مراد یہ کہ وہاں ان کے ہم صحبت ہیں۔ کہ وہ قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہ

۶۶

انفرد کی طاقت
اور اس کا انجام

اخلاہ

۱۱: اَمْ اَنْتُمْ اَعْرَافًا تَمَيِّزُونَ ۚ اَمْ لَا تَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ

کیا تم نے ایک مسئلہ کو مضبوط کر لیا ہے ہم تم پر اس حجبہ کرنے والے جس پر ۳۷:۱ ذکر کیا ہے کہ تم ان کا بھی باتوں اور ان کی خوشیاں کا نیکی

۱۲: بَلَىٰ فَرُسْنَا لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ ۚ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَانَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ

اں اور ہمارے پیچھے ہونے لگے جس کے پاس ہے کہ رحمان کے لئے کوئی بیٹا نہیں سو میں پہلا عبادت کرنے والا ہوں ۳۷:۲

۱۳: بَنِيْنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ فَاَنذَرْتَهُمْ يَحْذَرُوْا

آسمانوں اور زمین کے رب رب عرش اس سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ۳۷:۳ اور انہیں چاہئے کہ باتوں میں

۱۴: وَيَلْعَبُوْا حَتّٰی يُلْقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُ فَنَ ۚ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَٰوٰتِ

کے میں اور کھیتے رہیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پاشیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے اور وہی ہے جو آسمان میں

اَلِهٖ وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۚ

معبود اور زمین میں معبود ہے اور وہ حکمت والا علم والا ہے

۳۷:۴ ابرہہ کا انعام کسی سادہ کا مضبوط کر لینا ہے اور اس کا اصل رس کے مضبوط ہونے سے ہے (یعنی ابرہہ اور اہل ابرہہ کے لئے) انہیں اپنی مخالفت رسول کی وجہ پر مضبوط کر لیا ہے اور فانا مہموم میں بتایا کہ ہم اس امر کا حکم کر رہے ہیں جس کا

۳۷:۵ اٹھ تا چھ مہینے پہلے رسول کو خبر ہوئی کہ اس کے بعد لا آتھم۔ جیسے ان الکافرون والافق غرور الملك (۳۷:۶) ان ہما نمر الاثنی ولن ندم (الحجۃ ۲۷) ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ بالانشاء ۲۷:۱۵ اور بعض کا خیال ہے کہ ان تاجہ ساتھ اس کے تہی نہیں۔ کہ اس کے بعد لا آتھم اور یہ غلط ہے۔ ان عند کہ من سلطان مجذبا دیونش (۲۸) کل فی الامری قریب ما تو عدوین (الحجۃ ۲۵) وان ادرسی لعلہ فتنۃ لکھم (الانبیاء ۱۱۰) اور یہاں بھی بعض کے نزدیک (ان تاجہ ہے) (منفی)

بہت سے مفسرین نے بھی یہاں اٹھ کو تاجہ لیا ہے اور اولیٰ العابدین کے معنی اول الشاہدین لے رہے ہیں یا یہ کہیں پہلا وہ شخص پہلا جو اس کی عبادت کرتا ہے۔ اس ایمان اور تصدیق کے ساتھ کہ رحمان کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور بعض نے عبد قلاہ من عبد الامر کے معنی اہل ہرجس کے معنی ہیں اٹھ منہ وہ غفیب و ابابہ یعنی اس کا ہم سے ملنے کی اور تا ماضی ہو اور اس کا انکار کیا۔ اول العابدین سے مراد اس کا کی ہمارے والا یا اول انکار کرنے والا ہے۔ اور اٹھ کو اس صحت میں بھی لکھا ہے اور بعض نے تقدیر یوں لکھی ہے۔ کہ اگر تمہارے فرعون کا کوئی انہماک ہے تو میں تمہاری تکیہ اور شامی بہت کا انکار کرنے میں اول المؤمنین و بعد ہوں۔ (وجہ) اور یہ بھی معنی کے لئے نہیں کہ اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہوتا اور کسی دلیل سے یہ ثابت ہو جاتا تو میں اس سے بھی لکھی سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوتا کیونکہ جب میں اور تمہاری کی غفلت و جہولت کو کھلے پر کرتا ہوں تو اس کا اگر بیٹا ہوتا تو اس کی میں کیوں عبادت نہ کرتا دوسرا اور میرے نزدیک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہو سکتا ہو تو وہ حقیقت میں خدا ہیں اور نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا کوئی بندہ اس کے اخلاق میں ملے گا جو سنے کی وجہ

میدانوں کا عقیدہ
عبد

وہی ہے کہ
نہیں

اَلرَّحْمٰنُ عِنْدَ نَارِ اِنَّا لَنُرْسِلُنَ ۙ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ ۙ

ہماری طرف سے یہ حکم ہے ہمیشہ رسول بھیجتے ہیں تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے وہ سننے والا

اَلْعَلِیْمُ ۙ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اَمَّا نَسْتَوْفِیْنِ ۙ لَّا اِلٰهَ اِلَّا ۙ

دقت لازم

جتنے اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا رب اور جو کچھ اسکے درمیان ہے اگر تم تمیز کرنے والے ہو اس کے سوا

هُوَ یَحْیِیْ وَيُمِیْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اَبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۙ بَلْ هُمْ فِی شَكٍّ یَلْبَعُوْنَ ۙ

کوئی چیز نہیں وہ زندہ کرنا اور ماری کسی تمام ارب اور ماری پہلے باپ دادوں کا رب ہے بلکہ وہ شک میں رہتے ہوئے کہتے ہیں

فَاَنْتَقِبُ یَوْمَ تَأْتِی السَّمٰوٰتُ دُخَانًا ۙ فَمِیْنِ یُّعَذِّبُ النَّاسَ ۚ هَذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ

اس دن آسمان دکھ دھواں لائے وہ لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دن تک مذہب ہے

جس میں لوگوں کی موت اور زندگی کا فیصلہ کر دیا جائے گی کیونکہ یہ وہ امور نہیں ہیں جن کی وجہ سے کوئی مائت میاں کس کے جبر کا یہاں
ملے گا کیلئے۔ بلکہ اس کی ہر ایک چیز ہے کہ اس میں وہ ہر حکمت باتیں نازل ہوئیں جو اہل بیت و صلح عالم کا موجب ہوتیں اور یہ بات کہ
وہ تمام امور ایک ہی مائت میں نہیں ہوتے بلکہ اضرع نہیں اس لئے کہ اس پاک کتاب کا نزول جس مئی سے اس یلیسا ایک
صبح ہے اسی مئی سے تمام حکمت والے امور کا کھل کر بیان کرنا بھی اس میں صبح ہے اور اس کی تمام وجہ یہ ہے کہ اس مائت میں قرآن مجید
کا نزول ساتھی اول پر ہو گیا۔ اور دوسری یہ کہ اچھا اس مائت میں جوئی اور تیسری توجہ پر بھی ہو سکتی ہے کہ یلیسا مائت میں اشد
اس مائت کے ناسی طرف سے جس میں یہی کریم صلح پر قرآن نازل ہوا۔ اور اسے یلیسا مائت سے کہ اس اصل میں وہ تاریکی کا زمانہ تھا۔
اور انیمیت سے اسے دوش کی آگئی آتھیں اصرامین جند ناسی بھی یہاں یہاں ہوتا ہے یعنی اس کتاب کا نزول اور ان امور کی تفصیل
ہماری جناب سے ایک حکم ہے۔

دخان

۱۶۹۲ دخان۔ جذب یعنی خشک مائی مرو ہے کہ گیا ہے کہ بھوکا ہے اور آسمان کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے اہل
دجنا بھوکا بھوکا کہ وہاں کیا گیا ہے کیونکہ خشک مائی میں مذہب خشک ہو کر خفا و اختلاقی قوس خفا و مذہب قوس کے ساتھ طیبہ مائی سے
اور اس سے بھوک کے سال کو خفا و اختلاقی اور جھیم اٹھ بھوکا گیا ہے اور عرب کے لوگ دخان کو غصہ کے قوس پر ہوتے تھے جبکہ وہ بہت بڑا
بخاری میں حضرت ابن مسعود سے کہ جب قرآن نے آنحضرت صلح کی باتوں کو سننے سے اٹھا دیا۔ تو آپ نے دعا کی کہ امدد کیا
ہے سننے کے سالوں کی طرح ان پر قحط کے سال لائے جس ان پر قحط آیا اور یہ علت مصیبت تھی بیان تک کہ انہوں نے بڑاں اور چوٹے
مور کھائے تھے ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو بھوک کے لئے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان ایک دھماں سا دکھائی دیتا تھا اور
بعض روایات سے کہ زمین سے ایک دھماں سا اٹھتا نظر آتا تھا۔ پس کوئی شخص رسول امدد صلح کے پاس آیا۔ اور ایک دعائے میں سے کہ بڑا
آپا اور کہا یا رسول امدد مرضی کے لئے امدد خالی سے بارش کی دعا کیجئے کہ وہ خاک ہو گئے تھے آپ نے بارش کی دعا کی اور بارش ہوئی اور
بعض روایات سے کہ آنحضرت صلح نے یہ بیت پڑھی فَاَنْتَقِبُ یَوْمَ تَأْتِی السَّمٰوٰتُ دُخَانًا ۙ فَمِیْنِ یُّعَذِّبُ النَّاسَ ۚ اَنَا اَشْفَعُ
الْعَذَابَ اَقْلِلْ اَلْاَلَمَ حَالِدِیْنَ وَنَیِّسْہِ اَوْ حضرت محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس آیت کو مذہب قیامت کے متعلق کہتے تھے
کہا کہ کیا قیامت کے دن وہ مذہب دور کیا جائیگا؟ اور آپ نے فرمایا اَلْبَطِشَةُ الْکَلْبُیُّ یوم ہر ہے۔ اور اس کے متعلق مختلف روایات ہیں

آنحضرت کی دعا ہے
اے کہ بڑا کلا؟

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اِنَّ هَٰذَا لَمَنْ تَمَنَّوْنَ اِلَّا الْمُبِينُ فِي مَقَامِ امِينٍ وَفُجِدَ

نزد بہت سوز تھا۔^{۳۴} یہ وہ ہے جس کے متعلق ہم جھگڑتے تھے۔ متقی اس کی جگہ میں جگے، یعنی، باغوں اور

۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

چھوڑیں باریک اور موٹا ریشم پنیں گے ایک دوسرے کے (ٹھیس گے) ایسا ہی ہو گا ہم نہیں خوبصورت حوریں ساتھ بنا دیں گے۔

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ أَمِينٍ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

اس میں حالت اس میں ہر قسم کے پھل نکلائیں گے اس میں کوئی مروت نہیں چکھیں گے سوائے پہلی مروت کے

٤- الأول: ووقعت عذاب الجحيم فضلائم ربك ذلك هو الفوز العظيم

(جو کچھ کہے) اور اس نے انہیں اللہ کے صاحبزادے پر ایمان کی طرف سے فضل پر یہی بڑی کامیابی ہے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ فَإِذَا تَقَبَّلْنَا أَنَّهُمْ مُّقْبِلُونَ ۝

سوہم نے اے تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پس استفادہ کر کہ وہ بھی اختیار کرنے والے ہیں

۴۳۵ انت العزیز! الکلیہ اور نور لکھ کر دے آپ کو ہر دیکر کہ تمہا سمجھتا تھا حالانکہ فی الواقع ایسا نہ تھا ماسویہ کو تو تم میں سے نکھو کہ تمہا گرو تیرے دینی عزت و وجاہت، آپ کی کام نہیں آسکتی۔ اور وہ خدا سے بچا سکتی جو اور یہاں دوزخ کے مذہب کے دیکر میں بتایا ہے کہ یہ مذہب انسان کے اندر بھی جو کھلا رہا ہے جس کی وجہ سے

علاقہ کے زونجہم، زونجہم یعنی قرین بھی آباد یعنی سٹی اور یونیورسٹی کی جامعہ مستنبطہ ازواج اعظم رضی اللہ عنہا ۱۳۰۰ھ میں سے ملاؤ شاہد اقران ہیں ایسا ہی اشتہار والہ الذی بنی ظلو اور انوکھا چہرہ والہ الفتۃ ۱۳۰۸ھ میں مولانا امین بنی وقولہ زونجہم مجروحین نے قرآن مہر چھو کر بھیجی فی القرن زونجہم حوڈا کہا قائل زونجہم اشتہاراً بیہا علی اَن لِّذٰلِكَ لَا یُکُونُ عَلٰی حُصْبِ الْمُتَعَادِلِ فِیْہَا یُتَنَبَّہُ مِنَ الْمُنَکَّحِہُ..... یعنی بیان زونجہم سے ملاؤ حوڈا کہ ان کا قرین بنادینے۔ اور قرآن شریف میں کہیں زونجہم حوڈا نہیں آیا جس طرح ہر زونجہم اشتہاراً کہہ دیا جانا ہے مبنی بنی سے خوب کو اس کے کٹھن میں دے دیا۔ اور یہی نتیجہ ہے اس بات پر کوشش میں، و متعلق اس قسم کا نہیں ہوگا جیسا ہمارے دیوانِ عروت اور موسیٰ کھل میں مشتاق (کراچی)

[illegible]

سُورَةُ الْحَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ فِي سِتِّ وَتِسْعِينَ وَتِسْعِينَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدٌ تَزِيلُ لِكُتُبٍ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

(اللہ بے انتہا رحم کرنے والا کتاب کا آئینہ اور غالب حکمت والے کی طرف سے ہے) قیثنا آسمانوں اور زمین میں
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ آيَةٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

مومنوں کے لئے نشان ہیں اور تمہاری ہدایت میں اور اس میں جو وہ جانوں کی پیدائش ان لوگوں کے نشان ہیں جو عقل سے
وَخِلَافِ الْبَيْتِ وَالْمَكَارِمِ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ ۝

اور رات اور دن کے اختلاف میں اور انہیں جو اندازوں سے مرنے والا تھا ہے پھر کے ساتھ زمین کو اس کی ہر
بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

بعد زندہ کرتا ہے اور جانوں کے بعد پھر میں ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں علامۃ ۲۵ : اللہ کی آیتیں ہیں
تَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بَعْدَ اللَّهِ ۚ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ۝

جو تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پس اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کسی بات پر ایمان لائیں گے علامۃ ۲۵
اس سورت کا نام الحاشیہ ہے اور اس میں چار رکوع اور ۳۰ آیتیں ہیں۔ اس میں وحی انہی کی حقانیت اور جواز اس کے حق ہونے کی ہر
توجہ دلائی گئی ہے اور ان کی صداقت کے اظہار پر ہر ذکر ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کا یہ ہم بھی ہے جیسے معنی میں لکھوں سے ہل بیٹھے والی
رجاعت اپنے چاروں طرف کے خوف یا احوال قیامت کی وجہ سے بڑی بڑی جماعتیں خدا کے حضور حاضر ہو گئی ہوں

علامۃ ۳۰ : رفق کر رہا ہوتا ہے جو بادل سے برستا ہے۔ اس میں اور اپنی آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی طرف توجہ دلائی
ہے۔ ان تمام امور میں یہ نشان ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے اپنی صفت رحمانیت سے یہ ساری سامان پیدا کئے اسی طرح کائنات
کا ہر عامی صفت رحمانیت کا نقصان تھا

علامۃ ۳۱ : ہاں اللہ واپس آئے تھے کہ جسے بعد حدیث اللہ و آیات یعنی اللہ کی بات یا قرآن کریم کے بعد اور اس کے نشانات کے بعد جس کی
طرف اوپر توجہ دلائی گئی ہے

۱۰

تفسیر سورت

۸ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۖ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُكَلِّمُهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصْرِفُ مُدْبِرًا كَاثِمًا

افسوس ہر جھوٹے کلمہ پر وہ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے اور اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر بکرت ہوا اڑتا ہوا گریا کر

۹ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَفْثَةٌ مِّنْ عَذَابِ آلِيمٍ ۚ وَإِذْ عَلِمْنَا مِّنَ الْخَلْقِ هَٰهٰهُنَا أُولَٰئِكَ لَهُمْ

انہیں مٹا ہی نہیں سولے دردناک عذاب کی توجہ سے اور جب ہماری آیتوں کی کلام سے ہوتا ہی تھا ہر ہنسی کرتا ہے یہی ہیں جنکے لئے

۱۰ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۚ مِّنْ دُونِ عَذَابِ جَهَنَّمَ ۚ وَلَا يَغْنَبُ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذَ لِرِجَالِهِمْ

دوا کرنے والا عذاب ہے ان کے آگے دفع ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا انکے کسی بھی کام نہ آئیگا۔ اور وہ جہانوں نے

۱۱ دُونِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ هَٰذَا هُدًى وَالدِّينُ كَفَرٌ ۚ وَإِلَٰهٌ يَّمُ

اللہ کے سوا کسی دینی نہیں اور ان کے لئے بھاری عذاب ہے یہ ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں

۱۲ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۚ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لَتَجْرِيٰ أَلْفَاكٌ فِیْهِ بِأَعْيُنِنَا

انکے لئے شہ قہر کا دردناک عذاب ہے اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے کام میں لایا تاکہ تمہارے لئے حکم سے کسی کشتیاں چلیں

۱۳ وَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اور تاکہ تم اس کے فضل سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

۱۴ الْأَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِی ذَٰلِكَ لَآیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُونَ ۚ قُلْ لِلَّذِیْنَ آمَنُوا

سب کو اپنی جانب سے تمہارے کام میں لایا۔ جیسا اس میں ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں مخلص۔ انہیں کہہ دیجئے جو ایمان لائے

یَغْفِرُ لِّلَّذِیْنَ لَا یَرْجُونَ ۖ اٰیٰتِیَ اللّٰهِ لَیَحْزَنَ ۚ قَوْمًا لِّمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

کہ انہیں معاف کر دیں جو اللہ کی (غفلت کے) دوزخ کی امید نہیں رکھتے تاکہ وہ ایک قوم کو اس کے مطابق جو لئے جو درد کسانے ہیں مخلص

عَلَّمَ ۖ اَللّٰهُمَّ۔ درج شہید و محنت درد کو کما جاوے اَللّٰهُمَّ۔ فَا تَعْمَلُ لِعَمَلِهِمْ مِّمَّا تَعْمَلُ ۚ وَالنِّسَاءُ۔ ۱۰۴ اور اَللّٰهُمَّ یعنی مہم ہے۔ یعنی درود پڑھنے والا (رح)

۱۰۴ مَنہ۔ میں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے جہنم میں سب جہنم کا سوز کر کے انہی کے کام میں لگا دیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

۱۰۴ اَللّٰهُمَّ۔ اے اللہ کے لئے دیکھو مخلص ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا انتہا خوش کرنے والی بات ہے تاکہ ان کے انکار سے مراد

اللہ تعالیٰ کی غفلتوں کے دن ہیں۔ اور مطلب ہے کہ کہ کافر توقع نہیں رکھتے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انعام ملے گا۔ اس لئے انہیں اللہ تعالیٰ سے

ممنون کرنے والوں کو کہہ بھی دیتے ہیں۔ پس مومنوں کو حکم دیا کہ ان کا لطف پران کو معاف کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا لطف ان کے قاتل سے

ممنون نہیں کیونکہ ان کے قاتل اللہ تعالیٰ کے لئے جگہ کرنے ہے اور جنگ کو بھیڑ کر پیڑ پھیلنے میں پہنچائی جاتی ہیں۔ کہیں جنگ نہ لگے تاکہ ان

مومنوں کا کفار کو
معاف کرنا کفار تعالیٰ
سے ممنون نہیں

۱۵ مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنی جان کی دھوئی کے لئے جو اجر برائے ہو گا وہی اس کا نقصان نہ کرے گا۔ تم اپنے ہر عمل کی طرف لوٹے جاؤ گے

وَلَقَدْ آتَيْنَا نَبِيَّ إِسْرَٰئِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّفُوَّةَ وَدَرَزْنَاهُمْ مِّنَ الطِّبْتِ ۝

اور بیشک ہمیں نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت دیئے اور انہیں تھری چھروں سے زلف دیا اور

فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ تَمَا اخْتَفَوْا الْأَمْرُ

انہیں تو میں پسندیت دی اور ہم نے انہیں اس معاملے کے متعلق بلیغی سرائوں نے عکالت نیک کر

بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَيِّنَاتٍ مِّن رَّبِّكَ يَقْضَىٰ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آیا آپس کے بعد کی وجہ سے تیرا اب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا

كَأَنفِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِّ رِجْعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا

وہ اختلاف کرتے تھے ۳۰ پھر ہم نے تجھے اس سلسلے میں ایک گھٹے سے پر لٹا دیا سو میں کی پروا کر اور ان کی

تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّهُمْ مِّنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ تَنَبَّأُوا أَنَّ

خاموشی کی پروا نہ کر جو علم نہیں رکھتے ۳۱ وہ اللہ کے سامنے جس طرح بھی کام نہ آئیں گے اور ظالم

الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ لِبَعْضٍ وَاللَّهُ وَلىُّ الْمُتَّقِينَ ۝ هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَ

ایک دوسرے کے مٹا کر ہیں اور اللہ متقیوں کا مددگار ہے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں اور

هَذِهِ رُحَمَاءُ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ جَاءُوا السِّيَابَ أَن يَجْعَلَهُمُ

ان لوگوں کیسے ہدایت اور نصرت کر دیتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو میدان کا تے ہیں گمان کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان کی طرح

۳۰ الامر سے مراد یہاں بعض نے دین کی پیرائت میں الامر سے مراد حضرت موسیٰ کے پیروں سے ہے جس کو لاپرواہی کوئی موقوفہ

اور جن جاس سے مراد اللہ تعالیٰ سے ہے یعنی آنحضرت کے دنیا میں ظاہر ہونے کا معاملہ (سورہ) تو اس صورت میں بیانات میں الامر

سے مراد آنحضرت صلعم کے ظہور کے متعلق کھلی دلیلیں تھیں یعنی وہ بیوقوف تیار اور غفالت جو بنی اسرائیل کی کتاب میں موجود تھے اور

یہاں اختلاف سے مراد بھی آنحضرت صلعم سے اختلاف مراد ہے اور اگلی آیت میں الامر کا لفظ آنحضرت صلعم کے متعلق ذکر صاف بتا رہا

کری مراد ہے

۳۱ شریعت کے لئے دیکھو ۳۲ اور الامر کو اس معاملے سے مراد دینی ہے۔

۵۹

۲۲ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ عِندَ اللَّهِ وَمَاتُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ وَ

کریں گے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ یعنی ایمان لاتے اور ان کا مرنے پر اسے برابر ہے جسے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں اچھے اور

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلَئِنْ لَكُنْ نَفْسٌ يَأْكُسِبْتُ وَهُمْ لَا

اس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ان کے مطابق بدل دیا جائے جو اسے کیا ہے اور ان پر

يُظْلَمُونَ ۝ اَقْرَبَتْ مِنَ اتِّخَذَ اللَّهُ هُوَ وَاضْلَهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَتَحْمٌ عَلَىٰ سَمْعٍ

ظلم نہیں کیا جائیگا۔ نزدیک تو نے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا سمجھتا ہے اور اسے کہہ دینے، ظلم کی بنا پر کہہ دینے اور اسے کہہ دینے

وَقِيلَهُ دَحَلَّ عَلَىٰ اَصْرِهِ غَشْوَةٌ ۝ فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ

دیکھ کر کہہ دینا اور اس کی آغوش پر وہ ڈال دیتا ہے پس اس کے بعد کون سے ہدایت لے سکتا ہے تو کہہ دینے نہیں کہہ دینے

۲۴ وَقَالُوا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ

اس کے کہنے میں کچھ نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ہے مہر ہے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے کچھ ہمارے ہیں اور ہم

۲۵ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمِ رَبِّكَ اَنَّهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَاذْكُرْ اَنَّا بَيْنَا وَبَيْنَكَ مَا

اس کا کچھ ظلم نہیں۔ اور صرف ظلم سے کام لیتے ہیں۔ اور کہہ دینے ہیں کہ ان پر ہماری کھلی بات چس جاتی ہیں تو کہی

كَانَ حُجَّتُهُمْ اِلَّا اَن قَالُوا اَلَمْؤَابَا بَا بَا اَن لَّنَا صِدْقٌ

دلیل اللہ کچھ نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۲۶ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ قَوْمٍ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ اٰيَاتِنَا وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۲۷ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۲۸ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۲۹ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۳۰ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

۳۱ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ ۝

اور ہم نے ہر قوم میں بھیجا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو اسے آؤ اگر تم کہے ہو

خدا ہی ہے
جو کہہ دیتا ہے

دھر

اللہ ہی ہے

قُلْ لِلّٰهِ جَنَّاتُ جَنَّةٍ شَرْبٌ مِّمَّكُمْ سَمِعْتُمْ كَلِمَةً فَلَا إِلَهَ إِلَّا الْإِلَٰهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

کبر اسدی نہیں نہ خدا کا ہے پھر ہی نہیں دیکھو۔ پھر وہ نہیں تمہارے کے دن جن کو کچھ جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ وَیَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۝

لوگ نہیں جانتے ۳۳ اور اس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جنت صمدی کی تائید ہوگی اس وقت

یَوْمَیْنِ یَخْصِرُ الْبَاطِلُونَ ۝ وَتَرَىٰ كُلَّ اُمَّةٍ جَانِبَهُ ۝ تَفْکُلُ اُمَّةٌ نُّدْعٰی اِلٰی

دن کی باطل قرار دینے والے گمراہ ہونگے اور تو ہر ایک امت کو گھٹنوں پر دیکھو ہر ایک امت اپنی کتاب کی طرف

کِتٰبِهَا ۝ الْیَوْمَ یُخْزَوْنَ ۝ مَا لَکُمْ تَعْمَلُونَ ۝ هٰذَا الَّذِیْ نُنٰتِقُ عَلَیْکُمْ ۝

جانی جائیگی آج قید ہوئی ہو اور دیکھو کہ تم عمل کرتے ہو ۳۴ یہ ہر ایک کتاب کتابت سے اس میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۝ اِنَّا لَنَّاَسْتَفْشِرُ مَا لَکُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بولتی ہے ہم کھ بیٹے تھے جو کچھ تم عمل کرتے تھے ۳۵ سودہ لوگ جو ایمان لاتے اور

وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ فِیْ دُخٰنٍ مِّنْ رَّحْمٰتِہٖ ۝

اچھے حال کرتے ہیں تو انہیں ان کا دھواں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔

الَّذِیْنَ یٰۤاَنَ اللّٰہُ ۙ ہُوَ الَّذِیْ ہُوَ اللّٰہُ ۙ تو اس کے وہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ غیر جو لوگ زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہاں ملانہ دیا ہی ہے (غ)

نصوت وغیباً میں مفسرین نے نسبت سے تو حیات کی ہیں بعض مر جاتے ہیں بعض جیتے ہیں۔ یا ایک نسل مر جاتی ہے تو اس کی جگہ دوسری نسل لے لیتی ہے۔ یا جنات میں حالت عدم کی طرف اشارہ ہو۔ اور ایک مر جادہ بھی لے لیتی ہے کہ اس سے اشارہ تجارت کی طرف ہے۔ یعنی ایک جہم ہو کر آتی ہے تو کسی دوسرے جسم میں زندہ ہو جاتا ہے (ط) اور ہر کے پاک کرنے سے مراد ہے کہ جس طرح چیز ایک دھوکے بعد پاک ہو جاتی ہے اور اس کا کچھ نشان نہیں رہتا یہی ہماری حالت ہے ۴

۳۳ یعنی اتنی ہمیشہ فی بھی ہو سکتا جو یعنی قیامت کے دن میں کر لگا۔ اور اس میں بھی کرنا بھی مراد ہو سکتی ہے۔

۳۴ یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھا ہونے میں اشارہ اس دن کے شدائد کی طرف ہو۔ اور یہ حالت اس شخص کی ہے جو حساب کتاب کے اٹھانے میں خاف ہو اور اس کا لفظ لانے میں غریب یہ اشارہ ہے کہ ہر نبی کی امت کا حساب اسی تعلیم کے لحاظ سے ہو گا جو اس نبی کی رسالت میں ہی ملے پھر درست میں سے نیک و جاگہ ہو جائیں گے ۵

۳۵ یہاں سے معلوم ہو گا کہ وہ معاملہ کو کوئی دینی جائیگی اور کہیں ہے کہ اس کا دل نہ کیا جائیگا اور کہیں ہے اوقاف کی کتابت یا غیر پڑھنے کے ہی وہ بتا دیکھ۔ ایک عمل ہے اس قسم کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ یہ سب کچھ دہل حال سے ہو کر نکلنے سے نیر دیکھ ۳۵

بَیِّن

مناج

الی

ہر اصل کی کوئی

۷ وَادْنَسْكَ عَلَيْهِمْ اِيْتَانِي يَنْتِ قَالَ لَئِنْ كَفَرُوا لَتَأْجِدَنَّ لَهُمْ هَذَا صَعْرًا

اور جب ان پر چاری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں جن کے متعلق کہتے ہیں میں نے ان کے پاس نہ چکا یہ کھلا جادو

۸ قِيْنُ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ اِنْ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ

شے بلکہ کہتے ہیں اس نے یہ جھوٹ بنایا ہے کو اگر میں نے یہ جھوٹ بنایا تو تم میرے لئے اللہ کے مقابل پر کسی چیز کا بھائی

ثِيْلًا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَقِيضُونَ فِيْهِ كُفًى بِهٖ تَهْمِيْلٌ اَيُّنِي وَيَسْتَكْمِلُوْهُ

نہیں رکھتے وہ اسے خوب جانتا ہے جو تم انکے بائیں میں باتیں کہتا ہو وہ میرے اور تم سے درمیان کافی گواہ ہے اور وہ

۹ اَلْغَوْرُ الرَّحِيْمُ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ مَا اَدْرِى مَا يَفْعَلُ بِيْ وَلَا

بگھنے والا رحیم کونسا والا ہے کہ میں کوئی رسولوں میں سے پہلا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جاوے گا اور نہ

۱۰ بِكُمْ اَنْ اَتَّبِعُ الْاَمَانُوْحٰى اَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّيْنٌ قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ

کہ تم سے ساتھ کیا کیا جائیگا مگر میں کسی کی چرکی پر دی نہیں کرتا رسول اللہ کے ہر طرف سے کیا بات چلا رہی ہے نہ کھلا اور نہ لاپرواہی کو کیا

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدْتُمْ بِهٖ اَشْرَآئِلَ

دیکھتے ہو اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو تو تم اس کا انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اپنی مثل کی گواہی

عَلَيْهِمْ وَثَلَا مَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

دی تھی سو وہ ایمان لایا اور تم تکبر کرتے ہو اللہ ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا ۳۵۷

۳۵۶ بدلنا۔ بدلید اور بدلنا کسی چیز کا اس کے پہلے کہتے ہیں۔ اور ما کنت بدعا من الرسل سے مراد ہے کہ میں پہلا رسول نہیں ہوں جو بھی آیا ہوں مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں۔ (ال، اور بدلنا کے معنی مبدع بھی ہو سکتے ہیں یعنی جس سے پہلے کوئی نہ آیا ہو اور مبدع بھی یعنی بدعت کے طور پر کچھ کئے والا (خ)

ما ادری ما یفعل بی ولا یکدر من سے روایت ہے کہ اس سے مراد اخوات نہیں یعنی یہ مطلب نہیں کہ مجھے علم نہیں۔ کہ خوات میں اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یا تم سے کیا معاملہ ہو گا۔ بلکہ دنیا کا معاملہ ہو گا۔ یعنی آپس میں کھلا جاؤں گا جس طرح مجھ سے پہلے نبی کا معاملہ گئے۔ یا قل کیا جاتوں گا جس طرح مجھ سے پہلے نبی فعل کے لئے (ج) اور یہاں عبارت اسی کو سمجھو رہا ہے۔ یعنی میں طرح پہلے میں سے عالم الہدایت نہ تھے میں نہیں لیجے یہ معاملہ ہے کہ تم میرے ساتھ کیا معاملہ کر دو گے۔ اور نہ یہ کہ اللہ تم سے ساتھ کیا معاملہ کر گا میں صاف کر دیا کہ تم سے نہ کرے گا۔ یعنی منکر دیکھ کر یہاں علم ہونے سے مراد تفصیلاً کا علم نہ ہوتا ہے اور مذکور سبب منکر بتا دیا کہ تم ہی کے بد نتائج کو خیر صحت کو گدے

۳۵۷ یہ شاہد کہ ہے اور مفسرین نے اسے بعد ازین سلام کہا ہے۔ مگر جو صحیح مسروق سے روایت ہے کہ یہ بعد ازین سلام کہہ دینے کا صحیفہ رسولی کی شاندار تحفہ مکتبہ کے

نہیں کیونکہ یہ سورت کو میں نازل ہوئی اور بعد ازین سلام میں میں اسلام آئے۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے فرقہ کی مثل ہے اور نبی کی مثل ہے

۶۶

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا ۝

اور جو کافر ہیں وہ ان کے باوجود میں جو مومن ہیں کہتے ہیں اگر بہتر ہوتا تو وہ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ پہنچتے اور پہلے وہ اس کی طرف نہ پہنچتے

يَهْفِئُونَ هَذَا لَكُمْ قَدْ يَمُرُّ مِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ أَمَّا ذَرِّحُوا ۝

دھمکتے ہو کہ یہ تم کے لیے ہے پر ان کا جواب ہے کہ وہ اس سے پہلے موسیٰ کا کتاب رہنا اور رحمت تھی اور

هَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِّمَا نَزَّلْنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ مُّحْكَمٌ ۝

یہ کتاب ایسی ہے جو کہ کھانسنے والی ہے عربی زبان میں ان کا وہ انہیں ڈرلے جو ظالم ہیں اور یہی کتاب ان کے لیے نازل ہوئی ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ انہیں جہنم میں لے جائیں گے ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ انہیں پہنچانے کے لیے

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَصَيَّرْنَا الْإِنْسَانَ ۝

یہی جنت والے ہیں اسی میں رہیں گے اس کا بدلہ جو وہ عمل کرتے تھے اور ہم انسان کو اس

بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَوَضَعْنَاهَا أَزْوَاجًا ۝ وَفَصَّلْنَاهَا شَرَاهَا ۝

ان کے والدین کے لیے نیکوئی کے لیے ان کے والدین کے لیے نیکوئی کے لیے ان کے والدین کے لیے نیکوئی کے لیے

۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴

۱۸ **أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أَمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْإِحْنِ**

یہ وہ ہیں جن کے خلاف بات بھی ہوئی ان گروہوں میں جو جنوں اور انسانوں سے اس سے پہلے گزر

۱۹ **وَالْإِنْسِ إِيَّاهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ ۝ وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ**

پہلے وہ نقصان اٹھائے فلسفے اور ہر ایک کے اس کے مطابق نتیجہ ہر چیز میں عمل کے اور ان کا کمال ان کے ہر عمل کے

۲۰ **وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبَتْ**

انہیں نیت بائیں اور ان پر نہیں کیا جائیگا اور جن دن جو کافروں آگ پر پیش کئے جائیں گے تم انہی بھی

طَبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ يُعْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ

جہنم کو اپنی دنیا کی زندگی میں منایا کر کے اور ان کے چند دنہ فائدہ اٹھایا کرتے تھے نہ کہ عذاب ہے میں دیا جائیگا

۲۱ **يَسْأَلُهُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝**

اس لئے کہ تم زمین میں ناحق منبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم مافوق کرتے تھے

أَذْكُرْ أَهْلَ عَادٍ إِذْ أَنْذَرْنَاهُمْ بِالْأَحْقَانِ وَقَدْ خَلَّتِ اللَّيْلُ وَنَازِلَةُ السُّجُودِ

مادہ کے بھائی اور ادا کر جب اس نے اپنی قوم کو احضار میں ڈرایا اور کہنے لگے اس سے پہلے ہی گدھے اور اس کے پیچھے

سال ہے آپ کی پیدا ہونے پر ہفت ہفتاد سال پہلے ہی مسیح ہے وہاں تک کہ موصوفی نام پر

علائقہ ۱ لنگھا و نہر حجاز الطریق سے لے کر واسطہ اور حجاز و نہر اس کے جزیرے کے نکل گیا خلا جاوڑہ البقرہ ۱۶۶-۱۶۷

علاقہ ۲ طیبات کے اذاب یا عیسائی سے مراد وہاں کی لکھی ہے کہ اچھے اچھے مسلمانوں یا لذات کو کہنے دنیا کی زندگی میں پورا پورا لے لیا۔

اور اخلاص کے کوئی حصہ ان کا باقی چھوڑا اور گویا ہے کہ لذات دنیوی میں انہماک انسان کے لئے حصہ لذت کو باقی نہیں رہے دیتا اور

بھی ہے کہ صلیبی زندگی میں غریب یا پادشاہ ہے کہہ دنیوی لذات کی طرف تو نہیں کہتے اور سادہ خدا سادہ لباس سادہ مکان پر ہی

گزارہ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ ہے کہ بالخصوص اس زمانہ میں جب چاروں طرف لذات دنیوی کے ایک جنون سا لوگوں کی طبع پر غالب ہے

ہے۔ صلیبی سادہ زندگی کی طرف رجوع کرنا اصلاح کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔ اور تو جب تو اس قوم پر ہے جو حضرت عیسیٰ کو مٹانے کی ہوتی

اور ان کی زندگی میں ایک کراس اور عصبیت کی برداشت کا یہی سب سے بڑا سبق بتاتی ہوئی خود پریش کی لذت اور عیش و آرام کے سلاسل

کو اپنا مسود بناتے ہوئے ہیں۔ لیکن یہاں طیبات کے اذاب یا ضائق کرنے سے مراد ان کوئی کھانے کی دنیا جہاں ان کے لئے طیبات کو بخیر

تجربہ پیدا کرتے ہیں زیادہ مراد یہ معلوم ہوئے کہ یہ لوگ یہاں اذاب اور استعاج و عذاب اٹھ گئے ہیں۔ اور لذات دنیوی میں پریشان استعاج کا

مضمون ہے کہ یہ کراس طبع انسان چند روزہ فائدہ اٹھا کر لپٹے آپ کو طیبات سے پریش کیے محسوس کرتا ہے۔ اور اس محسوس کی طرف ہی اذاب طیب

میں استعاج ہے استعاج کے لئے دیکھو عذاب دنیا کی زندگی میں ہی ہو گیا بلکہ ان کے چند روزہ پر

ع

تجاذف
خدا ہاں روئے
کی خدمت

۲۲ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ لَوْ أَنَا جِئْتُنَا

کوساٹے اور کسی کی عبادت نہ کرو میں تم پر ایک بڑے عذاب کے آتے دے ڈرتا ہوں غلط انہوں نے کیا تو اس پر کیا

۲۳ لِنَأْتِكُنَا عَنْ إِلَهِنَا قَاتِلِينَ أَلَمْ نَكُنْ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ قَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ

کہ میں اپنے معبودوں کے پیچھے سوا سے آجس سے کوہیں ڈرتا ہوں اگر تو سچوں میں سے ہو اس نے تم کو اس کا نام نہ

۲۴ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَأَبْلَغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَذْکُرُكُمْ فَوْماً بَٰتِحُونَ ۝ فَلَمَّا

مذہب اور کوہی ہے اور میں تمہیں وہی پہنچا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا لیکن میں نہیں ایسے لوگ ہوں جو بات کام لیتے ہو پھر یہ کہ

رَأَوْا عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ رُؤُوسِهِمْ ۖ قَالَ لَوْ هَٰذَا عَارِضٌ مُّطِيرٌ ۖ لَّا بَلْ هُوَ

ایک بادل کے آگے میں پہنچا ہوا جس کی داوہوں کی طرف جڑھ رہا تھا کہنے لگے یہ بادل ہم پر مینہ برسائے والا ہے بلکہ وہ ہے

۲۵ مَا اسْتَجَلْتُمْ بِهِ بُرْجٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تَدْرِكُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْحٰوْا

جس کے آگے پہنچ کر کہتے ہیں اسے جس میں دردناک عذاب ہے غلط کہنے سے کہ تم سے کہتا ہوں کہ وہ سورہہ

۲۶ لَا تَرَىٰ إِلَّا مَسَٰكِنَهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي الْقَوْمَ الْجَٰرِمِينَ ۝ وَلَقَدْ مَكَنَهُمْ

جس کے گھر ان کے گھر کی طرح تھے لیکن ان کے گھر میں اور قیام نہ تھا انہوں نے انہوں میں نہ تھا

فِيهَا إِن مَّكَّنَّكُمْ فِيهِ ۖ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَآبْصَارًا وَأَفْئِدَةً ۖ زُفًّٰ

جس میں تم کو یہی قدرت نہیں دی اور انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے سو نہ

أَعْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ تَعْمَلِ ۖ إِذْ كَانُوا

ان کے کان اور ذہن ان کی آنکھیں اور ذہن ان کے دل کی کام آئے جب کہ وہ

۲۰۲۲ اعقاف - حشف کی جہ ہے تو وہ ایک داریت جو متکلیف شکل میں پہنچی ہوگی ہر (ول) جس میں میں نہ تھا ہوا چوہا جاتے اور علاقہ میں

میں تھا اور حضرت کے درہاں ہے جہاں قوم کا دے لوگ کہتے تھے اور پہلے پہلے ڈنڈے والوں کے آئے میں اور نہائی نے اپنے تمام قوت

دار سال دل کی طرف قوم کو دانی ہے۔ یا میں ہر راہ پرستی کے کا خاص اس قوم میں جو دوسے پہلے ہی رسول آئے اور پہلے ہی جس سے معلوم

ہو کہ اس قوم کا کہ بھارہ بھی گیا تھا

۲۰۲۳ عارضہ دہرہ ہر پہنچے عرض میں فرما کر وہاں کے بعض وقت بادل پہنچا جاتا ہے جیسے یہاں اور بعض وقت اگرچہ میں جس سے

آہٹے اور بعض وقت دہرہ (رخ)

استقبال و اقبال اور استقبال کے ایک ہی معنی ہیں کہنے کی طرف توجہ دینا (رخ)

استقبال

۳۴ وَیَوْمَ یَعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

اور میں دن وہ جو کاغزیں آگ پر پیش ہونگے کیا یہ سچ نہیں کہیں گے ان کا جس کی قسم

۳۵ قَالَ فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون فاصبر كما صبر اولو العزم من

کہا جس عذاب پہلو اس نے کہ تم کفر کرتے تھے سو صبر کر جس طرح اولو العزم رسول صبر

الرسل ولا تستجعل لهم ذكرا منهم يوم یرون ما یوعدون لعلکم تتقون

کرتے تھے اور جن کے لئے عذاب ہے ذکر مومن وہ لئے دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے کہ گویا دن کی

الاساعة من نهار بلغة فهل یهلك الا القوم الفاسقون ۳۶

ایک ٹھوس ہی شہر سے ہے، پہنچا دیتا ہے تو کیا سوائے نافرمان لوگوں کے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائیگا ۳۶

۳۶ اولو العزم معنوم دل کا کسی کام کے کر لینے پر مضبوط ہونا ہے۔ اولو العزم سے مراد وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے اس پر عزم کر لیا

اس میں ہم اس نے انہیں حکم دیا اور نصیر میں ہے کہ قہر اور ابراہیم اور موسیٰ اولو العزم رسول ہیں اور حضرت معلوم بھی ان میں سے ہیں۔ دلی اور بعض نے اور نام بھی لئے ہیں مگر اہی زید کا قول جہاں جہیز میں منقول ہے صحیح ہے۔ کمال الوصل کا نوا اولیٰ عزم سب رسول ہی اولو العزم تھے۔

بلاغ کے معنی مدح پر کہنے گئے ہیں۔ ذلک بلاغ لہذا فی الدنیا الی احلہم معنی ہیں ان کا شہرہ دنیا میں ان کی اصل تک ان کا پہنچا دینا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قرآن ان کے لئے بلاغ ہے یعنی بات کو کمال کو پہنچا دیتا ہے۔ اگر وہ غور نہ کرے کام میں (دج)

الربع

عزم۔ اولو العزم

بلاغ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے بے انتہا رحم ملے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ عَنْهُم ۝

جو کفر کرتے ہیں اور اہل ایمان کے رستے سے روکتے ہیں ان کے عمل برباد کر دیا جائے گا ۳۴

۱

اس سورت کا نام محمد ہے اور دوسرا نام قتال بھی ہے۔ اور اس میں چار سو کھروار تیس آیتیں ہیں۔ آخرت صلہ کا اسم مبارک محمد
اس سورت کی دوسری آیت میں ہے کہ جو لوگوں کو ذکر ہے جو محمد صلہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس نام میں ہی یہ اٹھارہ ہے کہ آپ کے نام پر
وہابیوں ذلیل و خوار نہیں رہ سکتے۔ اور اسی معنوں کو کھرا جھٹ سے اس سورت میں بیان کیا ہے ہاں نے کہ محمد کے معنی میں تشریف کیا گیا۔ گویا
اس سورت کا یہ نام رکھ کر اور دوسری طرف دونوں فریق کا جو آپ پر ایمان لاتے تھے اور جو آپ کی مخالفت کرتے تھے ذکر کر کے یہ سمجھایا ہے کہ آپ
اور آپ کے ساتھی کسی بھی قسم کی مخالفت میں نہیں رہ سکتے بلکہ ضرور آپ کا حال دنیا میں اچھا رہے۔

۲۴

چلے اور کون ہیں یہ بتایا ہے کہ آنحضرت صلہ پر ایمان لاتے ہوئے گو اس وقت گھروں سے نکالے جا چکے ہیں اور دشمن اپنی مخالفت میں کیا
نظر آتا ہے۔ مگر یہ حالت نہ ہو کہ مسلمانوں کی تکلیفیں دور کی جائیں گی اور یہی مخالفت آخر کام ہو گی۔ اور میں ابھی بتا رہے کہ جنگوں کے
ذریعے سے ہر گز نہیں ملے گا مخالف تیار ہو کر لڑے گا۔ لیکن مسلمان ان پر غالب آئیں گے اور ان میں سے قیدی بھی بنائیں گے جنہیں بڑے بیکار
کے طور پر چھوڑ دینے کا حکم عیاں رہ گیا ہے۔ دوسرے دیکھیں کہ اس اسی معنوں کو جاری رکھتے ہوئے بتایا ہے کہ ان کی کتے جنہوں نے آنحضرت کو کھانا
نہ دیا وہ بدست قحطوں کو بھی ہم جن کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ان کی تباہی کی گھڑی بھی قریب آ رہی ہے۔ چھپے دونوں
لوگوں میں منافقین کا ذکر ہے جو جنگ سے ڈرتے تھے اور خدا کی راہ میں فوج کرنے سے بخل کرتے تھے۔

مذہبہ معنوں

خدا کی راہ میں سوتیں علم طور پر جی اور باطل کے مقابلہ کا ذکر کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے بعد ایسی سورت کو لایا گیا ہے جس میں یہ خطا
سے بیان کر دیا گیا کہ اس وحی پر ایمان لانے والے کسی جمع کا سیلاب ہو گئے۔ اور ان کے مخالفین جو باطل میں گمراہ رہے ہلاک ہو گئے۔ اور وہی
جو اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہے اس کے عامل کا جلال آؤ نہ دنیا میں کسی طرح کا ہر ہو گا۔

تعلق

یہ سورت دینی ہے اور وہی ان کے اس معنوں سے ظاہر ہے ابتدائی دینی زمانہ کی ہے۔ اس بعد معلوم ہوتا ہے کہ سورت انکو لکھ کر حصہ ان کے
از دل سے پیشتر نازل ہو چکا تھا۔ بالخصوص وہ حصہ جس میں جنگ کی اہمیت دی گئی ہے۔ لیکن جنگ پر دیکھنے کی یہ سورت معلوم ہوتی ہے کہ یہ لکھ
اس میں کوئی ذکر اس جنگ کا نہیں بلکہ مسلمانوں کے غلبہ کا ذکر بعض بغیر جنگ کی ہی ہے۔

نہ نہ نزول

۱۷۱۲ یعنی اہل ایمان کے برباد کرنے کا ذکر ہے۔ جو ان کے کفر اور اہل ایمان کے رستے سے روکنے کے اعمال ہیں کہ یہ سورت دونوں فریق کے مقابلہ
کو ظہر کرتی ہے یہ ایک طرف کا فریق جس وقت مسلح فوج پر غالب آکر انہیں ان کے گھروں سے نکال چکے ہیں۔ اور لوگوں کو دین اسلام کی طرف سے
روکنے میں لگ رہا ہے کہ سیلاب ہو چکا ہے دوسری طرف مسلمان ہیں جو اس وقت نہایت کمزور ہیں اس کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر دین اسلام کی طرف سے
میں یہ صحت قابل ہوتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ کھانا کھا کر غلبہ اہل ایمان سے حاصل کیا گیا۔ اور وہی دینی زمانہ سے مراد ہے کہ عین سبقت میں جہاں سے دفع
نہ رہے گی۔ جنہوں کی تکالیف باقی ہیں۔ جب اچھی آیت میں صفائی سے لکھا اور وہی صیانت سے مراد ہے کہ عین سبقت میں جہاں سے دفع

کا زور کے اہل کی
مذہبی اور دینی کے
چھوٹی

سَيَقُولُ يَوْمَئِذٍ لِمَ لَمْ يُؤْتِكُمْ بِلَاكُمُ بِالْهَمْرِ وَيُكَلِّمُ الْخَنَازِيرَ فَقَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

انہیں منزل مقصود پر پہنچانے والا کی حالت سنادو گئے اور انہیں جنت میں داخل کر دیا جس کی پہچان انہیں پہلے سے ملے

الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَصْرُوا اللَّهَ يَنْصُرَكُمْ وَيَذَرَكُمْ أَذَلَّكُمْ

جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کے دین کی مراد کو نقصان دینا شروع کر گئے اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا

جبیں غلبہ یا قید کر لیا گیا ہو مولودھا حکمت ایسا دھم سے جو اس کی پہلی شرط ہے جب کہ امن جس کا ذکر تقدیم میں ہے اور جنگ میں قتل ہو جائے
پھر جب دشمن مغرب ہو جائے (یعنی غروب ہو جائے) تو جو پہلے سے تھے انہیں قید کر لیا جائے۔ انہوں نے قتل کرنا نہ ہو سکیں
سے خود ہر اس کے لئے کہ یہ معنی ان الفاظ کے ہو سکتے ہیں۔ کہ جب انہیں قتل کر دو تو پھر قید کر دو۔ دشمن کا قید میں لینا صرف جنگ

قیدوں یا غلوں
کی آزادی کا حکم

اور غلبہ ہی جائز ہے۔ اور غلبہ کے بعد قتل نہیں بلکہ قید کرنا ہے۔ پھر قید کر کے ہمیشہ کے لئے انہیں غلام نہیں بنانا چاہئے بلکہ ان کا آزاد
کر دینا ضروری ہے۔ خواہ وہ دشمن قوم سے قید کر لیا گیا ہو۔ اور غلام بننے والے کے لئے بعض بطور امان ہی ہمیشہ کے لئے قید یا غلامی نہیں
کے جا سکتے اور اسلام کا کلیہ کا قانون ہے۔ اور اسی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔ آپ نے جنگ میں قید ہونے سے خود بیکر آزاد کیا

اور بہت سی جنگوں میں بطور امان آزاد کیا۔ ایک عین کی جنگ میں چھ ہزار قیدی بنے ایک جہدہ کے لئے ان کے لئے کھانا دیا۔ انہیں اس کی معافی کی جنگ
میں پیڑھے کے قیدی آزاد کر کے اور ہونہر کی مثال اس کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ وہ جنگ میں مغلوب ہو کر قید نہ ہوتے بلکہ اس کی شرط
پر صلح کی تھی کہ جو فیصلہ سعد بن مسعود سے ہوا وہ فریق نہیں گئے۔ اور سعد نے ان کا فیصلہ تو یہ تھا کہ حکم کے مطابق ان کے انہیں ان کی غذا پانے

قیدی کا قتل جائز تھا

کی وجہ سے مراد اپنے کا فیصلہ دیا۔ اور اگر کبھی کسی ایک آدمی کو آبی کو کچے مارنے یا حکم نہ تو وہ اس کے کسی اور حکم کی بنا پر تھا۔ جنگ کر کے
کی وجہ سے ہیں یہی صحیح اسلامی قانون ہے۔ جیسا کہ روح المعانی میں بھی ہے۔ وعاظہم الا یہ علی ما ذکرنا السیوطی فی احکام القرآن (۱/۱۸۸)
اصناف القتلی بعد الامداد کسبہ کے حجاج نے ابن ابی حاتم کے پاس ایک قیدی قتل کر کے کہو کیا تو آپ نے فرمایا یہ حکم نہیں انہیں اور یہی آیت پرچی

اور جن لوگوں نے قیدیوں کے قتل کو جائز کیا ہے تو وہ ان کی جہاد کی غلطی ہے بعض صحیح اس کے خلاف ہے۔

اور جو فرمایا حتیٰ نضع الحرب او نزلھا أو مصلب ہے کہ یہ قیدی لینا بھی اس وقت تک ہے جب تک جنگ کا سلسلہ جاری ہے
اور جب جنگ نہ ہو تو کسی کو قید میں لینا یا عارضی طور پر غلام بنانا بھی جائز نہیں۔ اور بعض نے جنگ کے رکے کو نزل یعنی سے خاص کیا ہے۔
اور جنگ کے خاتمہ سے سزا دینے دشمن اس صحت پر بھی تھی جیسا کہ یہاں غنائی فرمایا کہ ایک دوسرے کے قیدیوں کے لوگوں کی جدت اور رواد

کے بار بار صحت
جنگ کے خاتمے کی حالت

ظاہر ہو جائے تو قیدیوں کو آسانی دلا دینی تو مسلمانوں کو کمالات کے حصول کا موقعہ دینا۔ اور اسد علی بن ابی طالب کا آپ کے صبا پر بھی
حصول کمالات کا موقعہ دینے اس لئے جنگ ضروری تھی اور یہاں خاصہ قیدیوں کے بطور امان یا قید کر کے بھیڑنے کی طرف ہے کہ وہ تھے
تو سخن مزار کی فکر مسلمانوں کو بڑے بڑے دکھ نہ تھے۔ اور اللہ چاہتا تو یہی حکم دیتا کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے مگر اسد بن ابی بکر کا کہ

اس اسد بن ابی بکر نے مسلمانوں کو کمالات کا حاصل کر لیا۔ اور جنگ میں تو مسلمان بھی قتل ہوتے تھے اس لئے فرمایا کہ اسد کی راہ میں جنگ نہ
ہیں۔ اگر وہ قتل بھی ہو جائیں تو ان کے اعمال بہا نہیں ہونگے اور دین حق کو چھلانے کی جو کوشش انہوں نے کی وہ کام نہیں ہو گی

عرف

۳۷ عرف۔ حضرت بنی ایک پیر کی معرفت یا اس کا علم سے وہاں عرف بھضہ دینے میں بعض دفعہ حضرت (۳۷) عرف
کے معنی ہیں یہی جو جھلک لکھتا ہے دیکھتا ہے بنی اس کے عرف یا عرفہ کا جو پیر کی اور یہاں عرفہ کے معنی ہیں یہی جھلک لکھتا ہے
یعنی اسے علم اور بصورت بنایا۔ اور یہی معنی ہیں کہ ان کے اس کا وصف یہ تھا کہ انہیں عرفی دیا جائے اور انہیں اس کا جو

جہدہ کا یہی بنایا تھا

دکھا یا عرف اور یہی معنی ہیں کہ انہیں عرفی دیا جائے اور انہیں اس کا جو وصف یہ تھا کہ انہیں عرفی دیا جائے اور انہیں اس کا جو

۹ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَسْفَلُ لَعْنَاهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا أَنْزَلَ اللَّهُ

اور جو کافر ہیں تو انکے لئے عساکہ ہے اور ان کے عمل برادر کا کھلنے سے اس لئے کہ انہوں نے اسے ناپسند کیا جو اللہ کا

۱۰ فَاجْبُطْ أَعْمَاءَهُمْ ۚ أَنْتُمْ لَسِيذُرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا إِلَيْكَ كَانَ نَعِاقَةُ

سودہ ان کے عمل سے کار کرنے کا۔ تو کیا وہ زمین میں پھر سے نہیں ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا انجام کیا ہوا

۱۱ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ تَذَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ زُورًا لِيُفْرِغَ مِنْ أَمْثَالِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ

جو ان سے پہلے تھے اللہ ان سے بے جا ہی بھی اور کافروں کے لئے بھی یہی دسٹریاں نکالیں گے اس لئے کہ

۱۲ اللَّهُ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ لِلَّذِينَ

اللہ ان کا رازگار ہے جو ایمان لائے اور کافروں کے لئے کوئی رازگار نہیں اللہ ان لوگوں کو

۱۳ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں باطن میں وہاں کیا جن کے نیچے نہریں جاتی ہیں اور جو کافر ہیں وہ

يَقْتَمُونَ وَيُكَاوَنُونَ كَمَا تَاكُلُ الْأَبْعَامُ وَالنَّارُ مَتَوًى لَهُمْ ۚ وَكَانَتْ مِنْ

چند روزہ فائدہ دھاتے ہیں۔ ابھرتے ہیں جس طرح چار پاسے کھاتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانہ ہے اللہ اور کئی بستی تھیں

قَرِيبَةً هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قُوَّتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكَهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ

جو قریبی اس جی سے جس نے کھلا ہے طاقت میں بڑھ کر تھیں ہم نے انہیں ہلک کر دیں ان کا کوئی مددگار نہ تھا

بھی کر دی ہے ایک توان کی کامیابیوں کے وعدوں کو پورا کر کے اندر دوسرا اس دنیا کی جنت دوعالیٰ عطا فرما کر

۱۴ قَسَّ نَفْسًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۱۵ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۱۶ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۱۷ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۱۸ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۱۹ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲۰ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲۱ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲۲ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲۳ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲۴ ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ تَحْمِلُ كَمَا تَحْمِلُ جَسَدًا ۚ

۲

نفس

عالمین پرستہ و سرزنی

انہیں ہلک کر دیا

أَفَنُكَ كَانَ كُلِّ يَسْتَدِينٍ مِنْ دِينِهِ كُنْ لِيْنِ لَهُ سَوْعِيْلُهُمْ وَابْتَغُوا أَهْوَاءَهُمْ مِثْلَ الْجَنَّةِ ۱۷

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی لیل پر دھم دیا اس کی طرح ہو سکتا ہے جسے اسے بھلا بھی معلوم ہو کہ یہ لہو و نپہ فحشاء کی سبوی کی تفریح میں

الْبَقِيَّةُ وَوَعْدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ

کی ایک مثال ہے جو کھادہ ہتھیریں کو کیا جاتی ہے جس میں ہڈی کی نرسری میں جو چھوٹا نہیں اور دودھ کی نرسری میں جس کا مزہ نہیں جوں اور شراب کی

مِنْ جَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ مَغْفُورَةٌ

نرسری میں جو پینے والوں کے لئے شہتہ اور صاف کے بہتے شہد کی نرسری میں اور ان کے لئے اس میں بہت کم کھل اور ان کے رب کی

مِنْ يَنْهَارٍ كُنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۱۸

طرف سے مغفرت ہے (کیا یہ) اس کی نظر میں ہے یا نہیں؟ ہنسنے والوں میں اور، اجنبیوں کو اپنی پلایا جاتی تھیں تو ان کی انٹرویلوں کو کاٹ ڈالے گا (۱۸)

کھانے کی طرف سے ہو چکی ہے اور مسلمانوں کو بھی دھار کے سٹے جنگ کرنے کی اجازت مل چکی ہے اس لئے یہ توں قیاس نہیں کر سکتے کہ ان کی آیت پہلے کی نازل شدہ ہوا میں بھی صاف نہیں ملتی ہے کہ ان کھاد کو ہم ہلاک کر دیں گے اور کوئی بات کا مدعا نہ ہوگا

۱۷ غیور غیور کا استعمال کی طرح ہے اور صرف غنی کے لئے اقامت ہوئے بغیر ہدیٰ من اللہ (القصص ۲۰-۵۰) فی الخصال

غیر

غیر مبینہ (الزمر ۲۸) دوم ارتقاء کے لئے ماعلت لکم من اللہ غیری (القصص ۳۸) هل من غافل غیر (الفاطر ۳۰)

سورہ غنی ص ۱۰۰ کے بغیر اس کے داد کے جیسے اپنی جب گرم ہو تو اس کا غیر ہوتا ہے وہ شہد ہے کہ کھانا نصبت جلد دھو رہا ہے جلد دھو رہا ہے جلد دھو رہا ہے

غیر ہا (الافتاح ۵۹) چاہے کہ وہ کسی وقت کوشاں کئے گا وہ جو جیسے تھوڑوں علی اللہ غیر الخ (الافتاح ۵۹) جس غیر الخ سے مراد

وہ ہے (غیر الخ) یعنی ربنا (الافتاح ۱۲۵) واستکم ہو وحبسود (فی الامران غیر الخ) (القصص ۳۹)

تھوڑا

وایستبدل تو ما غیر کہ (التوبة ۳۹) ائت یقرا غیر هذا یرس (۱۵) اور تفسیر و طرح ہے ایک صحت کا

تبدیل کرنا، بغیر اس کی ذات کے جیسے کہیں گے عقوبت و اسی میں اس کی طاعت کو بدل دیا، اور دوسرے ایک چیز کی جگہ دوسری چیز کے آگے

ان اللہ لا ینصیر ما بقوم حتی ینصروا ما با شھم والرحمن (۱۱) (غ)

اس

۱۸ است - است اللہ کے معنی میں پانی کی بوتل کر بری ہو گئی اور ایسا پانی اس سے (غ)

لیں

لیں - لیکن دودھ شہد سے ملنے کی جگہ ہے (الزمر ۱۸)

لیں

یہاں چند چیزوں کا ذکر ہے اور ایک طرف اگر مثل الجنة لکھتا ہوں تو یہ اس کی چیز میں نہیں تو دوسری طرف خود ان چیزوں کے

اور صاف بھی ایسے بیان کر دیتے ہیں۔ وہ ایسا پانی ہے کہ اس کی بوتل توڑی نہیں۔ وہ ایسا دودھ ہے کہ اس کا مزہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ایسی شے ہے جو

جسے ہم دھم کر

نذرت کی لذت سے یعنی اس کے مزہ میں نقص یا کچھ نہ ہو جس کا نتیجہ ہو کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسا شہد ہے جس میں کسی قسم

کی لادش نہیں۔ پھر فرمایا کہ سب قسم کے پھل بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو ان سب کے ساتھ اٹھا کر کہ بتلاد کہ ان نعمتوں کا رنگ کیا ہے

خصوص کے نقطہ سے یہاں کہیں کہ کسی دینی کی طرف وہاں ہر گز میں نہیں۔ یہ خصوص ہی ہے جس کو دوسری جگہ شہادہا طوطا والی نظر ہے۔

فَإِذَا تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ يَصْرُفُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تو کیا حالت ہوگی جب فرشتے انہیں وفات دیں گے ان کے منہوں اور پیٹھوں کو اٹھائے ہوں گے اس لئے کہ وہ اس بات

اتَّبِعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۚ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ

کی پیروی کرتے ہیں جو اللہ کو غضب میں لاتی ہے اور انکی رضا کو ناپسند کرتے ہیں سراسر سناں کے عمل سے کار کرتے بلکہ وہ جن کے دونوں ہیں

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۚ إِنَّ لَكَ يَخْرِجُ اللَّهُ أَصْنَافًا مِّنْهُمْ ۚ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَمْلَأَنَّكُمْ فَعَرْقَمُكُمْ

بیماری سے خیال کرتے ہیں کہ اللہ انکے کیوں کو باہر نہیں نکالے گا ۱۷۲۳ اور اگر ہم چاہیں تو ہم تجھے دو رنگ لکھا دیں تو نہیں

يَسْمِعُكُمْ وَلَتَعْرِضَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۚ وَلَيَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ تَعْلَمَ

ان کی لاشیں پھینک دیں گے اور یہ سننا تو نہیں دے گا کہ وہ کلام سے ہی پھینک دیں گے اور اللہ تمہارے عمل کو جاننا چاہتا ہے اور تمہیں ضرور آزمائے گا

لَتَجِدَنَّ مِنكُمْ مُّصْرِفِينَ ۚ وَلَيُبْلُوَنَّكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

کہ تم میں سے جو لوگ دنیا والوں اور سبک دہوں کو ٹھک کر دیں اور تمہارے حالات کو ٹھک کر دیں ۱۷۲۴ جو کافر ہیں اللہ کے

عَرِيسِينَ ۚ وَاللَّهُ وَشَقَّ قَوْلُ الرَّسُولِ ۚ مِنْ بَعْدِ بَيِّنَاتٍ لِّمَن هُمُ الْهَادُونَ ۚ لَن يَصْرِفَهُ اللَّهُ شَيْئًا

رستے سے روکے ہیں اللہ رسول کی مخالفت کرتے ہیں اس کے بعد کہ تم نے ہدایت واضح ہو گئی وہ اللہ کو کچھ نہیں بلا سکیں گے

۱۷۲۵ اعتدال - مشرق کی وجہ سے جس کے معنی سخت کینہ ہیں اور کینوں کو باہر نکالنے سے مراد ہے کہ انہیں ظاہر کرے کہ یہ کون سا فرق ہے

۱۷۲۶ لحن - کلام کا اس طرح سے پھیرنا ہے جس پر وہ جاری ہے یا عراب کے دھڑکنے سے یا تاکر اور یہ مذہب ہے اور کلام کا اس طرح سے

جس پر جو سخت خوش آواز ہے اور ان کے معنی میں لحن استقامت کی جہت سے مائل ہونا ہے اور صرف میں لحن بختہ اسی معنی میں ہے

مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو منافقوں کے ہاتھ پر کوئی ایسا کھٹک کا ٹیکا لگا دیتا کہ ہر شخص انہیں ان کی ظاہر عطاات سے ہی

پہچان لیتا لیکن اسباب سے نہیں چاہا ان میں طرز سے نہ کلام کرتے ہیں اس سے بھی پہچانتے والا نہیں پہچان سکتا مگر اگر رسول اللہ صلی

تو پہچانتے تھے لیکن ان کا کلمہ طبر کا ذکر دینا ایک وقت تک مفرد نہ تھا اس کی وجہ اچھی تبت میں دی ہے۔ اُن آخروں کے نام

ہیں، انصاف صلیم کو بتا دیئے گئے۔ ایسی روایتیں قابل قبول نہیں کہ بعض منافق رات کو سوئے تو صبح کو ان کے ہاتھ پر کھڑا تھا خدا

منافق اور منافقانی کا ہاتھ پر کھڑا تھا کہ اس کے افعال سے ظاہر کہ اسے اسی طرح دجال کے معنی ہے کہ اس کے ہاتھ پر کھڑا

ع

صفت

لحن

تو یہ ظاہر کا لحن ہے
مگر یہ نہیں ہر سکتا

۳۳ وَيَسْخِطُ أَعْمَالَهُمْ ۖ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

اور وہ ان کے اعمال کو سبوتا کرے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

۳۴ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

اور اپنے اعمال کو مٹا دیں گے۔ جو کافر ہیں اور اللہ کے راستے سے روک دیئے ہیں

۳۵ مَا تَوَّاهُمْ كَفَّارًا فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامَةِ ۚ

وہ جو انہیں کفار کے لئے تھکا کر رہے ہیں تو اللہ انہیں نہ بخشے گا۔ نہ ہمت نہ ہارو اور دعاؤں کی طرف نہ پڑو

۳۶ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۚ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَهْزِلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

اور تم ہی غالب ہو اور اللہ تم سے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال کو نہ ہلکے گا۔ دنیا کی زندگی صرف کھیل

لَعِبٌ وَلَهُمْ وَأَنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ

اور تمہاری حقیقت چیز ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو وہ تمہارے اجر میں سے تم سے نہیں

۳۷ أَمْوَالَكُمْ ۚ أَنْ يَسْأَلَكُمْ بِهَا فَيُخَفِّفَكُمْ تَحُلُّوا وَيُخْرِجْ أَمْوَاعَكُمْ ۚ

ان کے لئے ہے اگر وہ ان دام مال کو تم سے مانگے اور تم سے الحاح کرے کہ تم تمہارے مال کو اور وہ تمہارے کینوں کو باہر نکال دے گا

اور تمہاری باتوں کا نقصان ظاہر ہو جائے۔

۳۸ يَتَذَكَّرُ ۚ اعداد میں شفع کے خلاف ہے یعنی طاق اور کوثر کے معنی ہیں جس سے اسے کوئی امر کر دیا یا رخ اور کوثر کا

حقہ رسالہ کے معنی ہیں اس کا حق اور اس کا مال اسے کھٹا کر دیا اور کسی نقصان کے معنی اس کے لئے آئے ہیں کہ وہ پہلے گواہ تھا

پھر کیا نہ گیا رکھا

مطلب ہے کہ جب جنگ شروع ہو چکا ہے تو وہ کراہت مندوں کی حیثیت اختیار کر کے صلح کی طرف دباؤ دے گا کہ اس صورت میں

مسلمانوں کو ہار کا نکلنا ناہور کر دیا جائے۔ ایسی شفع سے دھکا دے گا جس کے ساتھ وہیں ہو یعنی کوئی شخص دشمن کے مقابلہ پر زور نہیں لگاتا چاہا نہ

اس سے شکر محبت اور بیاضا ہے۔ اس کا صلح کے لئے دشمن کو بلانا اپنی بربادی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ غلبہ ہمارے لئے ہے اور امداد ہمارے

نہلے ساتھ ہے۔ اور تم کو کچھ کشش اللہ کی راہ میں کھینچے گا کہے جو کو تم نہیں کرے گا۔

۳۹ پہلی آیت میں ہے کہ اگر تم ایمان لاؤ تو وہ تمہیں اجر دے گا اور تمہارے مال تم سے نہیں مانگے گا۔ اور دوسری میں ہے کہ اگر وہ تم

سے مانگے کہ تم لوگوں کو کہیں پہنچا کر تمہیں سے کہ اگر تمہیں کچھ ایمان ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تمہاری تم سے تمہارے مال نہیں مانگے

بلکہ وہ تمہیں کچھ اجر دینا چاہتا ہے۔ لیکن اگر تمہیں دشمن کی گفت اور قرآنی اوطل کے نہیں ملتا۔ اس سے تمہیں مال نہ بچے کہ پڑے کہ گاہی

جو دیکھا تھا تمہیں میں سب سے بڑا شخص ہی تھا کہ وہ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے کہ بڑی بھاری مصیبت کھینچے کہ تمہیں

بتا دے کہ جس ایمان کا تمہیں دعویٰ ہو کہ تمہیں واقعی وہ ایمان ہو تو تمہیں معلوم نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے نہیں لکھا

ہمت نہ ہارو اور دعاؤں کی طرف نہ پڑو

مواں کوئی نہیں اس طرح کرنا اور کسی کی بات نہ مانگے

هَآنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُفَقَّرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَمِنْكُمْ مَنْ يَخْلُ ۝ ۳۸

دیکھ تم وہ لوگ جو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں فقیر کرو پس تم میں سے وہ ہے جو بخل کرتا ہے۔

وَمَنْ يَخْلُ فَإِنَّمَا يَخْلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ ۖ وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ۚ

اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ صرف اپنی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو۔

وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لَا تُمْ لَآ يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۚ

اور اگر تم چمچ جاؤ تو وہ دوسرے سولہ کسی اور قوم کو بدل کرے آئے پھر وہ تم جیسے نہیں ۝ ۳۹

پھر تم میں سے جو اللہ کی راہ میں فقیر ہو جائے گا۔ آگے چل کر فرمایا تِلْكَ حُرُوفُ الَّذِينَ هُمْ يُدْعَوْنَ لِلْفَقْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۚ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ دوسری آیت میں اللہ کی اصل حالت کا قصہ کیسے چاہئے کہ تم پر بڑا اند بھی دیا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تم بخل کرتے ہو۔ اور فی الحقیقت تمہیں اسلام سے بغض ہے۔ اور یہ بغض آؤ ظاہر ہو کر رہ گیا۔ خواہ تم اسے کتنا بھی چھپانا چاہو۔

۳۹۔ پہلی دو آیتوں میں سے پہلی آیت میں مومنوں کا ذکر تھا اور دوسری میں منافقوں کا تو اب دونوں کا اظہار کر کے بالکل صاف کر دیا کہ خطاب کر کے فرمایا ہے کہ تم جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو ملایا جاتا ہے وہ منافق ہی اپنی جھوٹی کلمے سے ہیں لیکن بعض لوگ تم میں سے ہیں کہ تم میں سے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس پر تم بخل کرتے ہو اس کا نقصان بھی خود اس کی اپنی ذات کو ہی پہنچتا ہے۔ اور اگر تم سب کے سب احکام الہی سے پھر جاؤ تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ اند لوگوں کو کھڑا کرے گا۔ روح المعانی میں ایک روایت نقل کی ہے کہ میں نے سنے پھر چاہا یا رسول اللہ! میں کوں لوگ ہیں جنکے لانے کا چاہا نہ کرے۔ تو آپ نے مسلمان کا رسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا یہ اللہ اس کی قوم اور چمچ دیا کہ اگر ایمان نہ آئے تو تو اس کے کچھ ٹوٹ اسے وہیں لائینگے۔

لہذا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا سب سے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَغَيْرُكَ لَا رُكُوتَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب بارہم کہنے والے کے نام ہے

اور بے انتہا رحم والے



اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

ہم نے تیرے لئے ایک کھلی فتح دی ہے اور

اس سورۃ کا نام الفتح ہے اور اس میں چار رکوع اور اسیس آیتیں ہیں اس سورت کا نام اس عظیم الشان فتح پر ہے جو اسلام کو صبح سرسبز میں حاصل ہوئی۔ فانی ہری نقول میں تیرے کوئی فتح نہ تھی۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بڑے حصہ پر اور شروع میں معنی ما کہ صبح حدیث بھی کوئی فتح ہے بلکہ وہ سب کے سب صبح حدیث کی خرابیا کو اسلام کے لئے ذلت کا موجب سمجھ کر محض تھے جیسا کہ اس سورت کے نزول سے علم کی طرح فوجی سے دل جبرگئے اور اس کا فتح سپین پرنا ہوئی واقعات نے ثابت کر دیا ہیں اس صبح کے ساتھ آمد و رفت کے لئے کھل گئے۔ اور مسلمانوں اور کفار کا ہم میل ٹاپ ہو گیا۔ اور اسلام کی خوبیاں دلوں میں گھر کر گئیں۔ اور کثرت کیساتھ لوگ اسلام کی داخل ہو گئے۔ بلکہ اسلام کی کشش ایسی زبردست ثابت ہوئی کہ جو لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ اپنے گھر بار کو چھوڑ کر مقام عین پر داخل ہو جاتے ہوا شروع ہو گئے۔ کیونکہ کفار کا شرا علیہم وہ یہ نہیں ہی کر سکتے تھے اور یہ ثابت ہو گیا کہ اسلام کی فتح دوسری دفعہ اور جب حدود کی حکومت تھی تو کافری مسلمان ہوئے۔ مسلمانوں میں سے کوئی کفر میں واپس نہ گیا۔ اگر اس سورت میں صرف صبح حدیث کی فتح کا ہی ذکر نہیں بلکہ پہلے کو ج میں یہ بتا کر صبح حدیث ایک فتح میں ہے جو اسلام کے لئے بڑی بڑی برکات کا موجب ہوئی اور دوسرے میں ان لوگوں کا ذکر کر کے جو۔ مشکلات کے وقت ساتھ تھے جسے میں فرمایا کہ صبح عظیم الشان فتوحات اسلامی کا پیش خیمہ ہے جن میں سے پہلے یہودیوں پر فتح تھی جو غیر کے مقام پر اصل ہوئی اور بعد میں دیگر فتوحات اور تیسرے درجہ پر یونانی ملکوں کی فتوحات اور ان سب کی تحریک ساز کر گئے اور ج میں بتایا کہ اسلام آخر کار کل دنیا کے ذاب پر غالب آئیگا۔ اور یہ بڑھ کر اس سورت کی نام الفتح ہونا ہے۔

پہلی سورت کا نام محمد اور اس سورت کا نام جاس کے بعد آتی ہے الفتح ہے گویا تبلیغ کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھکانہ دنیا کی چاندنا فتح جی اس کے ساتھ ہے۔ وہ دشمنوں سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب دشمنوں پر غالب آئیگا۔ پہلوں پر بھی اور پہلوں پر بھی۔ محمد کا نام جہاں جائیگا وہاں فتح بھی اس کے برابر ہوگی۔

اس سورت کے نزول کی تاریخ یقیناً سال سے یقین کی جا سکتی ہے۔ اور ساری سورت کا نزول ایک ہی وقت میں ہوا۔ یہ ثابت ہے کہ آپ اس سفر میں پہلی زینت مسند چری کو لنگے اور اس دن سے کچھ زیادہ آپ کا قیام حدیبیہ میں رہا۔ اور آپ کی واپسی میں حالت مطرب اس وقت کا نزول ہو گیا یہ زینت مسند کے آخری دن تھے اور بظاہر جس وقت اس سورت کا نزول ہوا تو آپ کو یہی قریب تھے کہ آپ کو حج کے بعد کو کچھ نال ہوا اور یہی کہانی ہے۔ اس کی نظر سے یہ صحت مانی ہے۔

۱۱۹۔ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ میں نبی کا ذکر اس بات میں ہے کہ وہ صبح حدیبیہ ہے۔ اور میں نے حضرت ابن مسعودؓ کو جہاں اور برائے کمال نقل کرتے ہوئے میں نے ان کے الفاظ قریباً ایک ہی ہیں۔ انھوں نے کہا ان الفتح فتح حکہ و عین نقدا الفتح صلح اللہ بینہ قوم فتح کہ کو فتح سمجھتے ہو اور ہم صبح حدیبیہ کی فتح سمجھتے ہیں۔ اور روح المعانی میں نہیں ہے اس کی وجہ نقل کی ہے لیکن فتح

صلح حدیبیہ فتح سپین ہے اس کی وجہ

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَتَقَلَّبَ الرَّسُولُ إِلَىٰ أَهْلِهِمْ أَبَدًا وَرَبُّكَ ذِيكَ ۱۲

بلکہ تم نے خیانت کیا کہ رسول اللہ رحمت اپنے گھروالوں کی طرف کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے اور یہ شکایت دلوں

فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوْءًا وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۱۳ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ وَ

کو اچھا معلوم ہوا اور تم پر خیال طراں لائے اور تم ہلاک شدہ قوم تھے اور جو کوئی اللہ اس کے رسول پر ایمان

رَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۱۴ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرُّ

نہیں لانا تو ہم نے کافروں کیلئے جہنم کا آگ ہی تیار کر رکھی ہے اور اللہ کے ہی آسمانوں اور زمین کی بارگاہ ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۵ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ

چاہتا ہے جنت ہے اور ہے جہنم کا عذاب دیتا ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے عطا کرتا ہے جو تم فرما دے اسے

إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَائِمٍ لِّيَتَأْخُذُوا هَٰذِهِ وَنَايِبُكُمْ يَبِيدُونَ ۱۶ أَن يُبَيِّنَ لَكُمْ

مال کی طرف جاؤ گے تاکہ لو تو پیچھے رہے ہوتے لوگ کہیں گے میرا پیچھے چھوڑ دو کہ تم تمہاری پرہیزی کریں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے

كَلِمَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسَدُونَا

کلام کو بدل دی کہ تم ہم سے نفرت نہیں کرنا گے اس میں اللہ نے پہلے سے فرمایا ہے تو کہیں گے بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو

کوئی کئی واقعہ مذہبی حقیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دنیا کی بنا پر عمر کے لئے نکلتے ہیں اور چودہ ہندہ سنی خدا میں مسلمان بھی ساتھ
نکلتے ہیں جبکہ پیش آجائے کہ حضور تو لگا ہوا ہی تھا۔ یہ کہ اللہ کے بعض دیہاتی لوگوں نے خیال کیا کہ اس حالت میں آپ کے ساتھ
نفعان حضور سے خالی نہیں گو آپ قرآن میں بھی ساتھ لے گئے تھے۔ ان قبائل کے نام مجینہ، خزیمہ، غفار، کعبہ بنی نضیر، بنی مالک، یہاں گھر
میں بیٹھے تو مسلمانوں کو گناہ چھوڑتے نہیں پھر گھر سے باہر نکل کر خود ان کے گھر میں بیٹے جاتا ہے آپ کو موت کے مزہ میاں ڈالتا ہے اس کا ذکر ان
آیت میں ہے اس سے وہ سادہ دماغی تھیں ہیں۔ یہاں ان کی تعلیمی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ آپ پر ہند کر پئے۔ کہ انوں کا اور ذلیل بچے
کا حافظہ کوئی نہ تھا۔ فرمایا کہ جو شے ہے اللہ یہ جو فرمایا کہ قریب بھلا تو مطلب یہ ہے کہ اس وقت تو تم مال اور مال کی خاطر روک گئے لیکن جب اللہ
تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اعمال بدل کر سزا آئی تو اس وقت اس سے کون بھڑاے گا۔ کائنات اللہ جہاں مخلوق خبیثا جاتا ہے کہ انہیں ان
کے اعمال کی طرف توجہ دہ ہے کہ وہ کہہ اور کہہ چکے آئیں تو تمہارے اعمال پہ چڑھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی سزا آجائے تو پھر اسے
کوئی نقص نہ رہیں کر سکتا ہے

۱۶ اور وہ اس کے کہے چاہے بچنے چاہے عذاب دے آخر صفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کیا جس سے ضعف یہ معلوم ہوا کہ اللہ
تعالیٰ کا علم اس کے غضب و سبقت سے کیا ہے بلکہ یہی کہ اس عذاب و سزا میں انسان کی بے بسی کے لئے ہے یعنی وہ ایسے چیز ہے کہ ظالم کا
انسان کی بے حسدائی کا موجب ہو کر اس کا عذاب بھی ۔ یہ عقائد سے رحم ہی ہے جو انجام لکھ رہا ہے

مذہب میں رشت

۱۱

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۚ

یٰۤاَیُّهَا اَہْلَ اَیْمَانِ مَہْزُوں سے راضی ہوا جب وہ دفت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ

سواس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں دے

فَتْحًا قَرِيبًا ۝

میں ایک قریب فتح دے رہا ہوں

پہلی تاریخ میں، یہ بڑی عظیم الشان اور پرانی یادداشتیں تھیں اور نہ ہر دست مسخ اور قواعد ان زمینیں رکھتی تھیں اور مسلمانوں میں یہ خوشخبری دی ہے کہ ان کے ساتھ جو جنگوں کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ فرائز اور جو جانشین کے ادا کا معنی حتیٰ ہے اس سے یہ برادینا کو یاد مسلمان ہو جائیں گے یا ان سے لڑائی کر کے بے معنی سی بات ہو اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کو اور اسلام ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے ساری تعلیم قرآنی اور اصول دین کو حاصل کر کے جو کتاب لاکر اے فی الدین کی تعلیم لکھے انفا ظہیم پیش کرتے ہیں جو جنگ کو جائز نہیں ٹھہرتی جب تک کہ دشمن اجنادہ کو دے یہ تعلیم نہیں دے سکتی کہ لوگوں کے سامنے تلواریں اسلام کو پیش کر دے

اگر
کلمہ اور اسلام

بیعت الرضوان

۱۱۱۔ اسی آیت کا جو سے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان مشہور ہے اور یہ حدیث کے مقام پر ایک سہ معنی لیکر کے دفت کے نیچے ہوئی۔ اصحاب بیعت الرضوان کی تعداد تیرہ سو چودہ سو اتر ہندو سوبان کی گئی ہے اور جمع چودہ سو ہی ہے مضافات اس بیعت کے یہ ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی پہلی تاریخ مدینہ سے ایک روڈ کی بنا پر نکل کر عمو کے ارادہ سے مدینہ کے مقام پر پہنچے جو کہ سے نازل ہے تو آپ نے ایک شخص غرض نام کو قریش کے پاس اس غرض کے لئے بھیجا کہ انہیں اطلاع دے کہ آپ صوف ہو کے آئے ہیں۔ اور کوئی غرض نہیں تاکہ ان کی طرف سے کوئی کاغذ نہ ہو مگر انہوں نے اس کے ادب کو رد کیا اور خود اسے مار دیا جاتے تھے۔ مگر بعض لوگوں نے روک دیا۔ آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا مگر قریش نے ان کی بات کو بھی نہ مانا اور اس کا خود طواف کرنا چاہتے ہو تو کہہ کر۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکن۔ تب انہوں نے حضرت عثمان کو قید کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری کہ حضرت عثمان قتل ہو گئے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ ان سے جلد نہ لے لیں اور ایک سنا دیئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اور آپ کو بیعت لینے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ سے بیعت کی (درا) اور انہوں نے یہ کہہ کر بیعت ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر تھی کہ اس بات پر تھی کہ ہم جیسا کہ انہیں لگے تھے اور بخاری میں مسند میں ہے کہ آپ کو قتل ہے کہ جب اگلے سال ہم ملے تو اس وقت کا ہمیں یہ ملے گا

بیعت سے قوت کا
پیدا ہوتا

نیز خبر کی پیشگوئی

اس بیعت کا نتیجہ بیان فرمائیے فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَیْہِمْ یعنی انہیں اطمینان خاطر حاصل ہوا اور ان کے قلب پر امان تھا ان کی طرف سے سکینت نازل ہوئی اور ان کے دل مضبوط ہو گئے اور ہر قسم کا خوف ان کے دلوں سے جاتا رہا اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر ایک طاقتور شخص کے معین گھر میں ہونے کے اس قدر دشمن کی بے جہی ان سکون کی قی کی کہ ان شرائط میں بھی رہی تھے اور مسلمانوں کو تیار تھے اور صلح مابین مکرہ میں اس بارہ میں کے صدق و اخلاص کی طرف سے اور اہم اتفاقاً قریش میں جس قوی فوج کا رکن ہے وہ رخ شہر ہے جو کہ مدینہ سے سو اسی کے بعد مدینہ کی طرف سے آگئی جب کہ ان میں اتحاد و فیوض موی ہے اور ان سے فوج بھیجا کہ اسے سمجھ جائے کہ ان میں سے کون کون سے آپ سے ملے گی اور جو اس سے نہیں لیا دوسرا اگر آپ کو قتل ہے کہ ان کے گھر آج ۱۲ میں صاف فرما لیں ان

۱۰ وَمَا نَمُرُّ بِغَيْرِهِ إِلَّا نَحْنُ وَنَحْنُ وَكَانَ اللَّهُ بِزُرْحِكُمْ ۝ وَعَدَ اللَّهُ

اور جسکے احوال پر غصے میں کہہ رہے جنہیں وہ نہیں گے اور احد غالب حکمت والا ہے جسے ساتھ احد نے نبوت سے نفع سے محال

مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُ وَنَهَا فَعْمَلْ لَكُمْ هَذِهِ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا لَنَا مِنْكُمْ

کے ہوئے احوال کا وہ دیکھ رہے ہیں تم لوگ پھر یہ ننگو جلدی دیا اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے

وَلَتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَتَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

اور تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو اور تمہیں سیدھے راستے پر چلائے ۱۱

دونوں ذلت نفاختی میں نفع و قرب خدا کے کی زیادت اور طواف سے پہلے پہلے بھی دیکھو ثلثہ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ
عروہ کیلئے نفع سے پیشتر آپ خبر کو نفع کے تھے۔ اور اگلی آیت میں غنائم کثروہ سے مراد غنائم غیر ہیں جیہ کہ اٹھکی صریح میں ہے۔ اور ایا نفع
قرب سے مراد نفع قرب ہے۔ اور غنائم کثروہ میں اشارہ اور فتوحات کی طرف ہے جیسے نفع کہ متین دلیو میرے نزدیک دوسری بات کو ترجیح ہے۔

عصا مستعد کیلئے

دیکھو اٹھکوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے مسلمان تھے بلکہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ خاک
کے تھے اور اپنا جانینی جائیداد سربوئی خدائی راہ میں پیش کر کے تھے۔ بتانا کہ یہ بعض وقت خاص حیوانات کے لئے بھی میرے کی ضرورت
واقع ہو جاتی ہے۔ وہ میرے نہیں جو عام طور پر صوفیہ کہتے ہیں بلکہ ایک خاص فرض کے لئے بیعت کی تھی اور خدا کے حکم کے وقت
کی گنجی حبیبیا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے جو اہل نفل ہونے کے لئے ان اللہ سے آپ نے نازل ہو کر آپ کو حکم دیا ہے کہ بیعت میں اسی میں اگر اس
میں کوئی عہدہ اور امتداد کی طرف سے اور جو کراہی کے حکم کے تحت بیعت سے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایک کیسے بیعت ایک وقت پیدا کرنے
کا موجب ہوئی ہے جیسے یہاں میں اس بیعت پر خدا تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمائی اسی کیسے سے وہ بیعت ہے جو اس صدی کے عہد اور اس بعد
کے بیعت کے جس کی طرف صرف ایک قوی جامع کا تیار کرنا ہے جو حیثیت کا مقابلہ کرے اور اگر صلیب کے کام کو انجام کو پہنچائے۔

صحابہ کے اخصاص کی سند

قرآن کریم کی جیسے صریح الفاظ کے ہوتے ہوتے کہ خدا تعالیٰ ان مومنوں پر خاص ہے جنہوں نے شہداء کے بیعت میں اہل نفل کو
کے متعلق خفاقی و غیروہ کے الفاظ میں نہ لانا لام آئی کا صریح مقابلہ کیا میں اہل نفل کو وحشا ان دہتے بلکہ جن کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اتحاد پر رکھا۔ اس لئے کہ وہ اس وقت اہل کیلئے تھے اور انہی کے متعلق خبر کی وجہ سے اس سے بیکھل ضرورت پیش آتی تھی۔

علاوہ ازیں یہاں پھر دوسرا یہ ہے کہ ایک تو غنائم کثروہ ہیں۔ اور دوسری وہ نفع ہے جو عہدہ حضرت زنی احد غنائم کثروہ سے مراد ہر فتوحات
کو متین دلیو میرے میں جن کا ذکر ادرہم جو چاہے۔ اور عہدہ کثروہ کا دلی نفع نفع قرب ہے یعنی خبر ازبہ وہ سہرا تا کہ کہتے تھے۔ اور
کف ایہی اناس عہدہ میں بتایا کہ اب قریش تم کو تکلیف پہنچا سکیں گے کیونکہ اس سے پہلے وہ تین جگہ دے پڑے تھے۔
گویا بتا دیا کہ ان کے حملوں کا اب خاتمہ ہے۔ اور یہ کف ایہی اناس عہدہ میں انشا و معہ یہ کہ طرف ہے جب کہ آیت ۴ میں
ذکر ہے بلکہ صلح حدیبیہ نے دے بھی دشمنی کا خاتمہ کر دیا۔ کیونکہ پہلے کفار مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے تھے اب صلح کی وجہ سے ان کی آؤنگ
خاتمہ ہوا۔ اس لئے کہ اس کو آیت کہے اور اہل بیت صراط مستقیم قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے اسلام پہلا اور چوتھی آیت ۲ کے معنوں کی
مشہد اس سے ہوتی ہے۔

وَلَوْ كَرِهَ جَالُ الْمُؤْمِنِينَ وَنَسَا الْمُؤْمِنُونَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ أَنْ تَقُولُ هُمْ

اور اگر مومن مرد اور مومن عورتیں دہشت جنمیں تم نہیں جانتے کہ تم انہیں ہمال کہو گے

فَقُيِّبَ كُمْ مِنْهُمْ مَعْرَةً بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ

پھر تم ان کی وجہ سے ملا بھی کوئی نقصان پہنچا جائے تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے

لَوْ تَرَى إِلَى الْعَذَابِ بَنَاءَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اگر وہ ایک ایک جہلتے تو جہان میں سے کافر نے ہم انہیں اللہ کی عذاب میں جلا کرتے دیکھتے

مفسرین کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عذاب میں جلا کرتے دیکھتے

یہاں بتایا ہے کہ کفار نے کس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خدا کے لیے کبھی کسی کو روکا دیا تھا۔ اور کتنے نبیوں و مشعلی کے نام میں جو ہم آئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اس خدا کے دلوں میں نہ تھی کہ وہ نبیوں کو روکا دیا تھا۔ اور باوجود یہ معلوم جانتے کہ اس کے خلاف بیت اللہ کے آداب کا کچھ متنازعہ نہیں آدمی کی حد پہنچے ہوئے تھے چودہ سو آدمیوں کو بے روکا دیا گیا۔ آخر جب قریش کو علم ہوا کہ مسلمان مرے نام سے پیار میں تو سبیل بن کر کوئی جاکر ساتھ جاکر شہادت دے گا۔ اس سال لڑائی کا عہد ہو گیا۔ پہلے پہل سے لڑائی ہو رہی تھی وہ سب ذلیل تھے اور یہ عہد اس سال کے تھا (۱۱) مسلمان اس سال ہجرت کی واپس چلے جائیں۔ (۱۲) اگلے سال آئیں مگر تین دن سے زیادہ گزری تھی تب پہلے لڑائی ہوئی کہ میں جو مسلمان ہیں ان کو ساتھ لے جاؤں اور مسلمانوں سے کوئی کہیں رہنا چاہے تو اسے نہ دوں گے (۱۳) کہ ان لوگوں سے اگر کوئی شخص دینہ جانتے تو مسلمان ہونے کو اس کو دے دوں گا میں نہیں کرے مسلمانوں سے کوئی کہ چلا جائے تو قریش اسے واپس نہ کرے گا (۱۴) قبائل عرب کو اذیت ہو گا کہ جس فرقے کے ساتھ چاہیں شریک بن جائیں گے ابھی عہد تھا کہ لڑائی کا پورا جنگل جو سبیل کے زرنے سے اور کس اسلام لے چکے تھے پہنچے اور اپنی حالت زور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی۔ آنحضرت نے بتایا ہا اگر وہ عہد اسے سنبھالیں ہوں مگر سبیل نے نہانا۔ عہد ہم رسم اللہ الرحمن الرحیم کا کھنکھ بھی سبیل نے نہانا۔ پھر رسول اللہ کے لفظ کو ان کے دین میں عہد لکھوا دیا گیا کہ اگر نہ لکھو گے کہ اس کی جگہ قریشیاں کہیں کہ وہیں چلنا سب لڑائی کی وجہ سے سخت منہم تھے۔ حضرت عثمانؓ نے آج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ رسول بنی نبی نہیں فرمایا بیٹا ہوں۔ پھر کہا کہ میں تم پر نہیں فرمایا میں کہ پھر دین میں ہم یہاں ہی دلتے کیوں ڈال جاتی ہے آپ نے فرمایا میں خدا کے حکم کے مطابق کرتا ہوں اسلاف کے بعد سرور و فتح نازل ہوئی جس سے مسلمانوں کے ساتھ غم اور پریشانیوں دور ہو گئیں۔

نیز ابھی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

۱۱۔ یہاں بتایا ہے کہ کس کس کی طرف سے اس نے اللہ تعالیٰ نے کہا اگر جنگ ہو۔ کہ کون کون سے وہ بھی ہمال جانتے اور ان کا امان دیا تھا تو یہ نقصان مسلمانوں کا ہی نقصان تھا۔ اس سے فرمایا نصیب کرم منہم صحفہ اللہ فی الزمان ایک اور جنگ کا بھی نقصان تھا کہ کوئی لڑائی لوگوں کی شریک سے پھر دور سے لڑ گیا بھی کفر سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اگر لڑائی ہو جائی تو اسلام کی طرف ہی مڑیں گی یہی رہی رکاوٹ پیدا ہو جائی اس کی طرف اشارہ لینا حتیٰ اللہ فی رحمۃ من ہے عسیرین سے یہاں انہوں نے اور کچھ مسلمانوں کی اس وجہ سے پہنچو ان کے قتل کا حکم دیا۔ دیکھنا کہ ان کی غلط فہمی کی طرف سے پہنچے یہاں ان کو لڑنا ملا وہ ان سے بھی کفر و بدعت سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہا انہی کا یہی نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھا کہ اسے کہ اللہ تعالیٰ کا جنگ کو لڑنا دینا صرف اس سے تھا کہ بہت سے لوگوں کا اپنی رحمت میں داخل کئے ہیں اسلام کی توفیق دے اور آخری الفاظ میں بتایا ہے کہ مومنوں اور کافروں کا ملا ہونا کافروں کے لیے بھی بگاڑ کا موجب ہوگا۔ اگر کوئی ان سے ملے ہوئے نہ ہوئے تو جنگ ہو کر ہلاک ہو جائے گا

۲۶ اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ لِيَآئِلَ اللَّهُ

جب انہوں نے جو کافرتھے اپنے دلوں میں غیثت بنالی جا بیک کی (جھوٹی) غیثت

سَيَكِينَتُهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ وَالرَّجَمُ كَلِمَةً تَنْقُوتُ ۚ كَانُوا

رسول پر اور مومنوں پر شکنیں اٹھائی اور انہیں تقویٰ کی بات پر لگا دیا اور وہ

۲۷ اَحْقَابًا وَاهْلًا ۚ وَكَانَ لِلَّهِ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۚ لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ

اسی کے زیادہ مرتبہ اور اسی کے اہل تھے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۱۱۱ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو

الرُّسُلَ بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اٰمِنِينَ ۙ اَحْمِلِقِينَ ۙ وَنُكْرًا

خواب پر دکھایا تم ضرور اس مسجد میں داخل ہو گے اپنے سرشبدوں کے

وَمُقَصِّرِينَ ۙ لَّا تَحَاقُونَ فَعِلِمَهُ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَيَجْعَلْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فِتْنًا ۙ قُرَيْبًا

اور بالکل ہٹانے والے کہ خوف کو اس کے سوا وہ اپنے ہمت میں جیتے ہیں اس سے پہلے ایک قریب فتح عطا کرے گا

۱۱۱

۱۱۱ حَمِيَّةٌ ۚ كَلِمَةٌ غَضِيَّةٌ لَا جُوشَ فِيهَا ۱۱۲ اور افسوس دہنی مار اور غیثت کے معنی میں بھی آتا ہے دل اور یہاں مردان کا اصرار

کے اس سال آنحضرت صلعم اور مسلمان جے ڈکریں حالانکہ صلعم میں بھی گئی پھر صلح حدیبیہ تھی کہ کچھ کئے بنیروہیں جا شہا کیونکہ انہوں نے

صاف کہا تھا کہ اگر ہم جے کرنے والے تو اہل عرب ہم پر مہم کریں گے کہ مسلمان اپنی طاقت کے لیے ہتھیار کھینچ گئے اس لئے

اس کو تیرا الجاہلیہ کہا ہے یہی کوئی بھی غیثت نہ تھی بلکہ پھر شہادت تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی کہ تقویٰ پر لگا دیا یعنی انہوں نے خود پر

سے بچنے کے لئے اس ذلت کو برداشت کر لیا یہی کلمہ تقویٰ تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں کی تعریف کی ہے کہ وہ واقعی اس بات کے

حقدار اور اس کے اہل تھے مفسرین نے کلمہ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو لیا ہے مگر سب اس کو نہیں جانتا +

۱۱۱ صدق ۱۱۱ یہاں صدق باطن سے مراد ہے یعنی ایک امر کا تحقق مطلب یہ ہے کہ آپ کو دیا کہ پکارا ۱۱۲ خلقین رکھنے عمرو

مروت ہے اور حلقہ کے معنی ہیں اس کا حق کاٹ دیا پھر انہوں نے کاٹے (یعنی منہ نہ دئے) اس کا استعمال ہم ہمہ ولا خلقوا

روسمکہ رخ، اللہ خلق قوم کے معنی میں خلق ہی میں۔ فَعِلِمَهُ اِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ (الواقعة ۳۵) دل

آنحضرت صلعم میں گئے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کہیں داخل ہوتے ہیں اور خدا کا حکم کا طواف کیا ہے، ہر ماہ آپ نے اپنے صحابہ

کو اس کی خبر دی پھر جب آپ حدیبیہ کے سال گئے تو ان میں سے کسی جامع کو شک نہیں تھا کہ یہ روایا اسی سال پہری ہو گئی لیکن جب صلح

حدیبیہ ہوئی تو آپ کو اسے دیکھا کہ وہاں سے کچھ خیل گذرا کہ ایسا کہیں ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ سے کہ باوجود میں سوال کیا اور کہا

کیا آپ نے ذرا بڑھا کر ہم خدا کو کہیں جاہیں گے اور اس کا طواف کریں گے آپ نے فرمایا لیکن کہیں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال حج

کریں گے مگر میں کیا نہیں فرمایا کہ یقیناً تم خدا کو کہیں پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے (لش) اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک فرشتہ آنحضرت

صلعمؐ پر آیا اور اس سے کہا کہ اے خلق الخدیجہ! اس سے صلعم ہو کہ آنحضرت صلعم نے دیکھا میں صرف اس قدر دیکھا تھا کہ آپ کا حکم کا طواف

کریں گے اور میں بعض اجتہاد تھا کہ اسی سال طواف ہو گا لیکن آپ چودہ سو آدمی کے ساتھ اسی روایا کی بنا پر نکلے اور اتفاقاً نے بتایا کہ

حمیة

مسلمانوں کا غیظ
سے اجتناب

صدق

خلق - خلق

خلقوم

آنحضرت صلعم کی
جگہ کو انیسویں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاۗءُ

یہ ان کی مثال توریت میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں کہتی ہیں جو اپنی سوئی کو نکالتے ہیں

فَازْرَأْ فَاسْتَغْلَظْ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِظَ بِهِمُ

پھر اسے مضبوط کر دیا ہے۔ وہ موٹی ہوتی ہے پھر اپنی نالوں پر سیسہ بھی کھڑی ہو جاتی ہے۔ کھینچ کر خنداں کو خوش کرتی ہے تاکہ انکی وجہ سے

لِكَفَّارَةٍ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً

کافروں کو خنجر پیرائے سادہ سنن میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لاتے اور اپنے عمل کرتے ہیں حفاظت

مقدمہ میں ہے اور بدن میں بھی اور قوا کے نفس میں بھی اور عذاب میں بھی کا نوا امشدہم قوتہ والروم ۱۹) علیہ شہد ید القوی (النجم ۱۵)

وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے ۱۱۱

عَلَّا زَمِيعَ - زَمِيعَ - زَمِيعَ - یعنی اگلی تاجہ اور فی الحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نہ انسان کا۔ اُنہم تَزَمِعُونَ کہ ام غن الثار عونا
 والوا قعدہ ۱۱۱ اور زَمِيعَ اصل میں مصدر ہے اور اس سے مراد تَزَمِعُونَ جمع یعنی اگلی چوٹی چڑھتی لی جاتی ہے۔ مفعول بہ
 زمر عا دغ، مَرَّاجِعَ - زَمِيعَ کی جمع ہے۔

ذَلِكْ مَسْأَلُہ - یعنی جو اور پان کے اوصاف بیان ہوئے ہیں تو ریت اور انجیل میں بھی ہیں، تو اس لحاظ سے کہ چنگیزیوں میں
 ایسا ذکر ہے مثلاً تو ریت العیس قدوسی تو ریت ہی ہے اور انجیل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اسرائیل سے باغ کو لیکر ان لوگوں کو دے گا جو اس
 پہل میں وقت پر دیتے ہیں اور یہ ہے کہ وہ منوں کی ہی صفات تو ریت اور انجیل میں بھی ہیں اور کنز رحمت کی ایک اور مثال دی ہے جس
 میں یہ کھانا مقرر ہے کہ گواہی مسلمان تھوڑے نظر سے ہیں مگر حق ایک نیک کی طرح ہے اس لئے یہ بڑے گا اور چھٹے گا۔ اور دنیا کی کو
 طقت اس کے قدرتی طور پر گواہی دے سکتی اور یہ فیض ظہم الکفار میں تخیل سے اصل کی طرف رجوع کیا ہے اور یہ فیض ظہم الکفار
 میں ظہم سلاخوں کی کھوکھلی کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں کو رو دیکھ کر کافر غضب میں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں شاہکار دیں اور کیا
 قوت کی طرف اشارہ ہے کہ جب وہ اس مضبوطی کی حالت کو پہنچ جاتیں گے تو پھر کافر انہیں دیکھ کر غصہ میں آئیں گے مگر ان کا کچھ نفع
 سکے گا۔ اس مثال میں بھی یہی کھجور کا اسلام آؤ کا رد نہیں پہل جاسکتا۔ اور کہ اس کی ترقی تدریجی ہوگی جس طرح کھیتی آہستہ آہستہ
 بڑھتی اور پہلتی ہے ۱۱۱

سُورَةُ الْحَجَرَاتِ مِثْرَانِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا كُتُبَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد ہے انشاء پر حمد اور بار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِرُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کسی صلہ کو احد اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھاؤ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

اور احد کا تقویٰ کرو احد سننے والا جانتے والا ہے

۱۳

نام خدا مضمون

اس سورت کا نام الحجرات ہے اور اس میں ایک کرم اور اٹھائیس آیتیں ہیں۔ اس سورت کا اصل مضمون جماعت اسلامی کے تقاضا کرنا اور باہمی محبت و دودا کو پیدا کرنا ہے اور سب سے پہلے یہ بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک فرد جماعت کو کس طرح متوجہ رہنا چاہئے اور جو کچھ غصہ میں اسی قدر محبت اور الفت ہرے گی جس قدر زیادہ محبت اور الفت اس پاک وچ دے ہو جس کی منع کے کا نظام ہے یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ان میں احکام کچھ بھی اگون احباب الیہ من والیہ وولداہ وولداہ وانا اس اجمعین اس سے سورت کی ابتدا اس سے کی ہے کہ احد اور اس کے رسول سے تعظیم اختیار نہ کرو اور اپنی آوازوں کو بھی رسول کے سامنے نہ رکھو اور نہ نہ صرف بقا فلسفہ محبت وادب تھا بلکہ نظام جماعت کے لئے بھی ضروری تھا اور ان لوگوں کو روکا جا رہے تھے تو فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھول پڑا وہیں دینا شروع کرتے جس کا نتیجہ تھا کہ ہم قوی کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہئے تھے ان کے لئے بھی آپ کو کتنا ہی مسرت آتی تھی اسی بنا پر سب سے پہلے اس سے اس سورت کا نام الحجرات ہوا۔ اس سورت کے بعد مسلمانوں کو ساری وہ رہنمائی سکھائی گئی جس سے قوم میں باہم محبت پیدا ہو سکے۔ یہ نیز تحقیق کے ایک دوسرے کے خلاف چلنے کا ردوائی نہ تو مبینہ۔ اگر باہم دگردہوں میں وراثی بھی ہو جائے تو جس جیسے الجماعہ مسلمان ان میں اصلاح کی کوشش کریں اور باہمی کوئی ملنے کے خلاف جنگ ٹھک کرنے کے لئے یہ رہنمائی تاکہ حاجت کا اکر قائم رہ سکے پھر جس باتوں سے عداوت پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کی حقیر ایک دوسرے پر عیب لگانا۔ ایک دوسرے کے نام رکھنا دوسروں کے قول وافعال کی نسبت بدگفتی کرنا۔ دوسروں کی بھیسوئی باتوں کی قوم میں لگے بننا پیچھے چھپنے ان کی کوہلوں کا ذکر ان نام باہن سے سک کرنا تاکہ اگر تم سب انسان یکساں ہو کسی قوم کو دوسری قوم پر فخر نہ کرنا چاہئے۔ کہیں کا کہنے والا ہو کسی قوم اور تہذیب سے ہو کسی ملک کا ہو مسوز بننا کامیاب صرف ایک ہی ہے یعنی قوی اللہ یا اللہ تعالیٰ کے نام کرنا حقوق کی رعایت۔ جو شخص جس قدر زیادہ دوسروں کے حقوق کی ہمدان ہے اسی قدر دنیا و دہن اس کی عزت اور تہذیب اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے پھر مسلمانوں میں سے اس کثرت کو روکنا کہ لوگ ایک جہاں میں رہتے نام ہی اسلام میں لڑنے کو ضروری خوف کا لڑنے کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس مرتبہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

تقدیر و تفسیر

اس سورت کا تفسیر بھی سب سے پہلے یہ ہے کہ اس کے آخری حصہ میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ لوگ ایک دہن میں یہ اشارہ کیا کہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ تو اس سے متاثر ہونے والے کے لئے ادب کا ذکر بھی ضروری تھا اور وہ یہاں کیا سورت کا تذکرہ سلطنت کے لئے اللہ تعالیٰ ہے

تقدیم تقدیم

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ ان کی طرف سے نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنَادٍ فَأَنذَرُوهُمْ أَنْ يُصِيبُوا أَقْوَامًا يَكْفُرُ

وہ جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق انہیں اس پر غور سے تو تحقیق کر لیا کہ وہ ایسا نہ کر کہ کسی قوم کو نادانی سے دکھ پہنچا دے

فَتَصْبَحُوا لِمَا فَعَلْتُمْ نَادِيًا ۚ وَعَلِمُوا أَنْ يَنْبَغِي رَسُولَ اللَّهِ

پھر اس پر جو حق سے کیا آدم رسول اللہ اور جان لیا کہ اللہ کے رسول ہے

یہاں کی سیڑھی کے
چڑھنے

انہوں کی صورت میں
اللہ کی طرف سے

کی جس سے جو کہہ لیا کہ رسول اللہ کی طرف سے کوئی بھی نہیں رہا تھا اس لئے کہ وہ ایسا نہ کر کہ کسی قوم کو نادانی سے دکھ پہنچا دے
تو انہیں کہنے لگا کہ تم صبر کرو کہ وہ ان کی طرف سے نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے

حق

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ ان کی طرف سے نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے

استیعاب

ان

چاہا

خود انہیں

ان کا استعمال ہوا ہے کہ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ ان کی طرف سے نکلتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے
یہاں کی سیڑھی کے چڑھنے
انہوں کی صورت میں اللہ کی طرف سے

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۳ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ نَّارٍ وَاَنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗءِلَ لِتَعَارَفُوْا ۗ اِنَّ اَكْرَبَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَقْوٰى لَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۱۴

۱۴ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۵ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۶ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۷ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۸ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۱۹ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۱ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۲ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۳ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۴ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

۲۵ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرًا مِنْكُمْ حَتّٰى يَكُنَ مِنَ الْاَمْرِ اَمْرًا مِّنْ اللّٰهِ وَرَاسِخًا مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار پڑھ کر خدا کے نام سے

اللہ کے نام سے

۱۵

قَدْ نَزَّلَ الْقُرْآنَ الْحَمِيدَ ۚ بَلْ عَجَبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ فَقَالَ

اور سب باتوں پر انہیں تعجب نہ ہو کہ ان پر نازل ہوا قرآن کا یہ سورہ بلکہ یہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس نہیں ہے ایک ڈرانے والا آیا

الْكَافِرُونَ ۚ هَذَا شَيْءٌ يُحْيِي ۚ عَرَاذُ امْتَنَّا وَكُنَّا تَرَابًا ۚ ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۚ

کفر کرنے والے یہ کہیں۔ یہ ایک ایسا شے ہے۔ کیا ہم مر رہے ہیں اور اسی پر جانیں گے یہ لوٹ کر وہاں دور راہ پر جانے

میدر سورت

اس سورت کا اسم ہے کہ اس میں تین رکوع اور تین آیتیں ہیں۔ یہی تعجب کی بات ہے کہ جو اور اس سے
 اللہ تعالیٰ کا اسم پڑا یہ سورہ ہے اور اس سورت میں بھی دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے ایک انقلاب عظیم
 کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی قیامت کا ذکر بھی ہے اور دونوں باتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ذکر کی طرف ہی توجہ دلائی
 ہے۔ اور قریب کے لحاظ سے کچھ جلی سورتوں سے تعلق ظاہر ہے۔ اس سے کہ سورہ الفتح میں دین اسلام کے کل دینوں پر
 غلبہ کا ذکر تھا اور سورہ الفجر میں اسی کے ایک حصہ کی تفسیر تھی۔ پس اس سورت کو ساتھ رکھ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس غلبہ
 کے لئے یہ قادیان اور یہ غلبہ ذلیلہ قرآن کریم ہو گا۔ اسی لئے قرآن کی صفت مجید کا سب سے پہلے یہاں ذکر کیا گیا اور یہ سورت
 کی ہے اور اس کا نزول غالباً انبیا کی مکی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

۳۱۲ ق۔ ابن جریر میں تین قول لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمیں سے ایک اسم پڑا۔ قرآن کے اسمیں سے ہے۔ زمین کے
 اور ایک ہوائی ہے۔ مگر اس تیسری بات کو رد کیا ہے کہ کوئی تعلق نہیں۔ اور زور المعانی میں ایک قول نقل کیا ہے کہ جہلی کا
 کلام کے بہت طول طویل شے بنائے گئے ہیں کہ جی وجود نہیں اور پہلا قول ابن عباس کا ہے اور وہی صحیح ہے۔

نجد۔ مجید

مجید۔ مجید۔ کہم اور معال کی وسعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت میں مجید ہے یعنی وہ علامتے فعل ہیں جو اس سے خاص بڑے
 والے ہے۔ اور قرآن کا وصف بھی ہے۔ یہ سب کثرت اس کے جو مکالمہ ذہنی اور اخروی سے اس میں ہیں (خ)
 ق والقرآن المجید کی ترکیب ایسی ہی ہے جیسے الفتح ذی الذکر کی۔ اور جواب تمام کو یاق میں آگیا جس کا
 مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ہکا دے۔ جس کا کافر کا کہنے میں یہی قیامت کا آگیا آنحضرت صلعم کا ایک روحانی
 قیامت قائم کرنا اور اس پر گواہ خود قرآن مجید کو بتایا ہے۔ اس لئے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قیامت پہنچ جائے گی اور اس کے نتیجہ
 کو مکالمہ ذہنی اور اخروی سے حد کشیدہ و واضح کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں قیامت کے ذکر کے ساتھ ساتھ اس روحانی قیامت
 کا ذکر بھی جتنا ہے جس کی طرف پھر انسان مٹی قادی میں اشارہ ہے۔

بید

بید۔ بید۔ کہم اور معال کی وسعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت میں مجید ہے یعنی وہ علامتے فعل ہیں جو اس سے خاص بڑے
 والے ہے۔ اور قرآن کا وصف بھی ہے۔ یہ سب کثرت اس کے جو مکالمہ ذہنی اور اخروی سے اس میں ہیں (خ)

مَنْ لَمْ يَخِرْ مَعِدَّةً مَرِيْبَةً الَّذِي جَعَلَ مَعَهُ اللَّهُ الْغُرَاقِبَةَ فِي الْعَلَابِ ۲۷

نیکو سے نہ گھٹنے والے جس نے اپنے ساتھ دو سرسبز درخت لائے تھے اس سے سخت عذاب میں

الشَّيْءُ ۱۰ قَالَ قَرْنُهُ رَبَّنَا مَا أَطْعَمْتُهُ وَلَٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۲۸

وہاں دو اس کا ساتھی لے گیا ہے ہاں یہ میں نے نہ کرکڑ نہیں بنایا کیونکہ وہ خود ہی گمراہی میں دوڑ رہا تھا ۱۱ کیا

لَا تَحْقِقُ مَوْلَا دَنَىٰ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكَ بِالْعَيْدِ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلَ لَدَيَّ ۲۹

میرے سامنے نہ پہنچا اور میں نے (غضب کا) وعدہ تھامی طرف پہنچ دیا تھا۔ میرے حضور بات بولی نہیں جاتی

وَمَا أَنَا بِظِلٍّ بِالْعَيْدِ ۱۰ يَوْمَ نَقُولُ لِحَٰثِمٍ هَلْ أَتَيْنَاكَ مِثْلَ مَا تَضَلَّ ۳۰

اور میں ہندوں پر کہہ نہیں سکتا کہ وہ لاپرواہ ہیں جس دن ہم روزِ قیامت کو کہیں گے کیا تو بھڑکتے اور وہ کیسی کیا کہہ اور میں پہنچا

۳۰

۳۱/۲۷ گوشتِ شیطان یعنی برکت کا ہر کتبہ۔ اور کتا ہے کہ میں نے اسے گراہ نہیں کیا۔ یہ خود ہی گمراہی میں مبتلا تھا اس کا جواب دیا کہ تو حق تعالیٰ یعنی میرے حضور پہنچا، ذکر و۔ دونوں کو یہی پر غضب کا وعدہ دیا تھا۔ کہلا اور ان کے شاہین کا یہ جھگڑا قرآن شریف میں کئی جگہ مذکور ہے ما کان لی علیک من سلطان الا ان دعوکم فاستجب لہ فلا تفلحوا فانی و لوموا انفسکم راہراہیکم ۲۲

۳۲/۲۸ امتلاؤ۔ ملو الشیء ایک چیز کو بھرا اور امتلاؤ وہ بھری۔

ملوۃ۔ امتلاؤ

مزید۔ زیادہ پر دیکھو ۳۳/۱ اور ہل من مزید میں زیادہ کے لئے اسے تابع ہو سکتی ہے اور یہ ہر ادا ہو سکتی ہے کہ وہ بھرنے کے جیسے زیادہ ملان جہنم من الجنة والناس اجمعین (رواد۔ ۱۱۹) رخ

مزید

قول کے دیکھو ۳۴/۵ کسی چیز کی حالت کسی بات پر دلالت کہتے تو اس پر بھی قول کا لفظ بول دیا جاتا ہے ۳۵/۱۱ امتلاؤ الخ وقال قطف۔ بناری میں حضور ارض سے پر کاٹ پلٹنے فی النار و تقول هل من مزید حق یضمر فن منہ فتقول فلف قطع یعنی لوگ آگ میں ڈالے جائیں گے اور دوزخ کے گی کچھ اور بھی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنا قدم اس میں رکھے گا۔ پس وہ کہے گی ہاں ہاں۔ اسی کی شکل اور ادراکات بھی ہیں۔ وہ امور جو عالم آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق ظاہر الفاظ سے دیکھا نہیں گھا تا چاہئے اور مذہبی امتحان کے قدم سے مراد کچھ کا قدم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تشبیہات سے پاک ہے لیس مکتلہ حق نایہ اور اسان العرب میں الفاظ حق یضمر اللہ فیہا قنہ کی تشریح میں ہے کہ جن اور ان کے امکا سے ہدایت ہے کہ اس سے مراد ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر ان کو لگو ڈالے جنہیں اپنی بدترین عذوبات میں سے اس نے

اللہ کے دوزخ میں
وہم قدم سے

تقدم

آگ کے لئے ہے سے صبح نکلا ہے الذین تقدم لہما من قبل دفعہ تو وہ اللہ کا قدم آگ کے لئے ہیں فلم قدم اللہ النار جیسا کہ سلم اس کا قدم جنت کے لئے ہیں اور تقدم ہر ایک وہ چیز ہے جسے تم پر یا غرض سے آگے بھیجے اور کہا گیا ہے کہ کسی چیز پر قدم کا رکنا مثال ہے تقدم اور قطع کیے یعنی باز رکھنے اللہ کیل کرے کیل کرے اور فرمایا اللہ کا امر کے لئے آئیے قرآن اور زیادہ کے طب سے ملک دے گا۔ اور اس کے معنی بھی کہے گئے ہیں کہ اس سے مراد اس کے جوش کا ٹھنڈا کر دے۔ جیسا کہ کسی اور کتبہ میں کے تم ابطال کا ادواہ کر کے کہا جاتا ہے وضعتہ تحت قدمی دن۔ ل۔ اور بھرنے

وَأَنفِثَ فِي السَّمَكِينَ خَيْرَ عِيدٍ هَذَا أَلَمْ أَوْعِدْ قُلُوبَ الْكَافِرِينَ خَفِيفٌ مِّنْ عَذَابِي

۱۰۰۔ بھٹے متقیوں کیلئے قریب کر دی گئی ہے کچھ دوسریں ۳۱۴۹: دو جس کا تیسرا دھرو دیا جانا ہے اور اس کی طرف اربعی کو نزلے خلعت کرنا ہے کیلئے

الرَّحْمَنُ بِالْغَيْبِ جَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۖ ادْخُلُوا آلَ إِسْمَاعِيلَ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُزْدِ ۖ لَهُمْ أَهْلٌ وَنَسَبٌ ۖ

.....

فَبَاوِلَآءَ يٰ اَيُّهَا الْمَلِكُ اَهْلَكَ اَقْبَلُكُمْ مِنْ قُرْبٍ هُمْ شَرٌّ مِنْكُمْ بَطُتُ لِقَابِ قَوْمٍ فِي الْبَلَادِ

اور ہمارے پاس اس سے اچڑھ کر ہے۔ ۱۶۴۹ء کو کتنی نہیں سم سنا کہ پہلے ہاک کیں جو قوت میں انکے تحت درخیں سوانوں شہر کے چھٹا

٣٤ هَلْ مِنْ مَّجْصُورٍ إِنِّي فِي ذَلِكَ لِذِكْرٍ لِّلرَّاسِخِينَ كَانَ لَهُ قَلْبٌ وَأَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ

یہ کوئی بھانسنے کی جگہ ہے نہ اس میں ہیں کسی نے نہیں دیکھی جس کا دل ہے یادہ کان لگا ہو وہ آٹھ ایک داس کا دل طغریٰ ہے

روز بخاکهای منید

قدیم سے مراد امتدات کا وہ دور ہے جو وہ پہلے کے کچھ سے قبلت و رحمتی (مضیق) اور یہ ظاہر ہے کہ یہ کام اسی طرح صورت حال کا اظہار ہے جس طرح فعل لہا و ملا و ضا امتیاز لہا و کوہا فقائنا آئینا ظاہرین جس سے مراد نصر دین اور آسمان کی امتداد ہے کی فائز و مدی کا اظہار ہے یہ کہ وہ نقطہ امتدائی نے زمین و آسمان سے کسے تھے اور ان کو نے وہ جواب دیا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی یہ ظاہر کرنا ہے کہ وہ فروع تو ہل من میں ہی کا ہی منہ لگتی ہے اگر کوئی چیز اس کی آگ کو شہد کسکتی ہے۔ تو وہ امتدائی کی رحمت ہی ہے جس میں طرح انسان کی حرص ہر وقت ہل من عزید کا نہ لگتی ہے وہی مثال فروع کی ہے جہلو فاقا کہ دونوں نعرے زبان حال سے ہی ہیں۔

۱۹۷۱ء میں بھی مسیٰ ہو سکے ہیں کہ بہت قیام سے کہ وہی متعین کیے قریب کر دی جا چکی لیکن قریب کرنے کا ذکر اس زمانہ کے زیادہ زور و نون کی دلیل شفیق کے لئے اسی جگہ جنت قریب کر دی جاتی ہے۔ گو یہ جس قدر وہ تقویٰ میں قدم بڑھاتا کر اسی قدر جنت اس سے قریب ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے غیر بعید ساتھ بڑھاتا کر وہ در نہیں جیا کو خیال ہے کہ کیا معنیٰ ہی یا کر کے گامہ اور سری جگہ ہے ان رحمت اللہ قریب من الحسنین ♦

۳۱۴۲۔ حنفیہ مذہب کے یہاں مراد ہے احکام انہی واحد و واسطہ کی حفاظت کرنے والا یا ان کی نگہداشت کرنے والا۔

۱۹۳۱ء میں بھی اندھائی کی بڑی سخت ہکڑاں ہو چاہے اس کی وجہ سے ہم مایہ زون دنیا گملا دینا مقصود میں نہ ہو کہ ہم اسے دور کبھی دس برس کے پہلے وہم و گم میں بھی نہیں آسکتے۔ اور اسے اندھائی کی کڑی رویت سے بھی نہ کھینچ لیا ہے۔ جیسے زیادہ کو دیکھ رہا ہے۔

۳۱۵۰ فقہاء نقب دیوار اور چٹے میں سولہ کنہے اور نقب القوم کے معنی میں سارا وہ ہے جسے نقب نقب
 دوسرے قوم کے حالات کا پتہ لگاتا ہے۔ اس کی جمع نقب ہے و بشا عنہم عن عرقبیا (المائدہ ۱۲۰) (ع) هل
 من حیص۔ طبرہ و کلاسے یعنی جسے پہلو کر دکا کر دیا تو کیا ان کے کوئی حاکم کرچ جائے گا کہ ہے۔

طائفہ ۳۱۵ لمن كان له قلب - دیکھو: طائفہ ۳۱۴ کی اس سزا میں وہ بھی ہے اور نہ دل تو ہر ایک کا موجود ہے ہی اور ہر شخص کا قلب

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَلَهُمَا اسْتَأْذِينٌ ثُلُوثٌ ٣٨

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دھنوں میں پیدا کیا اور مٹانے میں نہیں چھڑا۔ ۲۱:۵۲

فَأَصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۚ

سوائے پرمبر کرد جو وہ کہتے ہیں اور اپنے اب کی جہانگیرہ مسیحی کے گھٹنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور اس کے

الْيَلِ فَسَبِّحْهُ وَادِّعِ السَّجُودَ ۝ وَاسْتَغْفِرْ يَوْمَ يَنَادُ الْمَلَكُ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ

مہر میں بھی اس کی شہج کر اور نماز کے نیچے بھی **سبحان** اور شمن جہنم پارسنے والا نزدیک جگہ سے پکارے جس میں

يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَنَبِئْتُكُمْ ۝

درویش کو حق کے ساتھ سنیں گے۔ یہ نکل پڑنے کا دن ہے ۱۲۵۰ھ بمقامی زندہ کرتے اور ساتھی ہیں اور

إِنَّا الصَّادِقُونَ يَوْمَ تَشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرًّا فَذَلِكَ حَقُّ عَلَيْنَا لَيْسَ بِ

ہماری طرف ہی انہیں کڑا تاؤ جس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی وہ تیزی سے (ذکرِ طوفان) جمع کرنا ہم پر آسان ہے۔ ۱۵۵

شَخْصًا عَالِمًا بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذُرَّ الْقُرْآنَ مِنْ خَلَاوَعِيكَ ٢٥

ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر مسلط نہیں سو قرآن کے ساتھ اسے نصیحت کرو جو وہ دھڑا دھڑا کر ڈالتا ہے۔

۱۲۵۲ھ میں بنائے گئے یہ مراد نہیں کہ ایشیائی تہذیب کا گھٹا ہو گیا تھا بلکہ تدریج سے بنائے نہیں ہو سکتی تھی۔ اسی کے خلاف

اور بعد ازاں کی سبھی باتیں بھی فاضل علی مایقولون

۳۱۵۵ ہادی کے ہمارے سے مراد اُن اقامت کے دن اسرائیلی باجبریل کا کچھ نہ لایا گیا ہے اور اس کی قریب سے مراد

بیت المقدس در قرآن کریم پس از دوسری جبهه صاف مساوی است. گفتار مستقیم و واضح اینست که ما در اینجا

کیا ہے اور عن مکان قریب میں اشارہ ان کے قبل کر لینے کی طرف ہے جس طرح واخذوا من مکان قریب (البقرہ ۱۶۶) اور یہ مکتوبات اس کے بعد بھی ہے اور اس میں ایک جگہ بھی ہے کہ

میں اسی دنیا کے عذاب کی طرف اشارہ ہے دیکھو! اور یوں اخرج سے ملادو دعائی طور پر اے ظالم!

۳۱۵ اگر یہاں اشارہ قیامت بکرفی کی طرف یہاں تو زمین کے پھٹنے کی کیفیت کو اسد نقالی ہی جانتا ہے اسد جو کہ

کہ یہاں مجاہد امراء انکا روحانی فیروں سے کھلی ہی ہو۔ سارا حصہ ہے جو عہد میں میرے حال ہے۔

کے ذریعے انقلابِ عظیم کا بیج اُڑا رہا ہے جبار کے لئے دیکھو کتنا

سُوِّءَ الَّذِي رُبِّتَ كَيْتَرُ وَهِيَ سِتْرُونَ أَيْهَ وَتَنْزِلُوتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پارہ ہار عم کرنے والے کے ہم سے

الحمد لله المتواضع والاعلى

١٤٢٨

وَالَّذِي تَدْرِوْنَ فَالْحِلْمِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ يُنْزِلُ الْوَقِيعَ أَفْرَأَ

گواہ جس اڈاکر پھیلا دینے والیاں پھر مجھ کے اٹھانے والیاں پھر نرمی سے چپنے والیاں پھر کام کے تقسیم کرنے والیاں ۱۹۵۱ء

تہذیب و سہولت

اس صحت کو نام لاندیت ہے اور اس میں تین رکوع اور سات آیتیں ہیں۔ ذاریات وہ جو ایں ہیں جو ان کو پھیلانے کا ہم کرتی ہیں یعنی جو کو ایک جگہ سے اڑ کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ اور یہاں حق کو پھیلانے والی جماعتوں کے ساتھ انہیں مشابہت دی ہے۔ اور یہ بتایا کہ پہلی حالت حق کی گواہی ہی ہوتی ہے اگر خود بڑھتا اور پھیلتا ہے اور کوئی مخالفت اسے روک نہیں سکتی بلکہ اس کی مخالفت کرنے والے خود تباہ ہو جاتے ہیں پھیل سوت ہیں۔ ذکر خدا کہ اللہ تعالیٰ کو نہ ہمت حاصل ہے کہ حق کو قاب کرے تو یہاں بتایا کہ وہ غلبہ نہ کرے گی ہوتا ہے اور یہ بیچ پھیلنا جائیگا یہاں تک کہ آفریاد ہو کر تمام دنیا میں پھینچے گا۔ سورت کی ہے اور اس کا نزول ابتدائی کی زمانہ کا ہی معلوم ہوتا ہے۔

حق کی کامیابی پر
مناظرند رت سے دلی
اور ذرا بیات رطیرو
سے مراد

حضرت علی سے روایت ہے اور حضرت عمر سے ایسے ہی الفاظ فرمے ہیں کہ خادیا ت سے مراد وہ امیں ہیں اور احسان ملاقات سے مراد بادل ہیں اور جادریات سے مراد کشتیاں ہیں اور مشاجرات سے مراد ناگہم ہیں اور ہوا میں جو کام کرتی ہیں وہ بے کراہ کر ایک جگہ سے اڑ کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں اذنیات اور دشواریں مراد وہ کوٹاتی ہیں۔ جیسا کہ آج حقیقت علی سے پانچ بیوت کو پہنچ چکا ہے اور یہ قرآن کریم کی صداقت اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی سچائی کا ایک بین محمدت ہے کہ ایسی علمی باریکیاں جن کا دنیا کو صد سال بعد علم و احبار سے ایک ایسی ہی زبان سے ظاہر ہو بیٹیں اصفلیات ذرا کے بعد مرام سے بہ خلعت و قرا کا بیان فرمایا ہے۔ گو اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہوا میں جو ابدی بادل ہیں ہولے تو وہ بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ بادلوں کا کام یہ کہ قائم مقام ہوتے اور عظمت کی تعمیر میں جو ابدی بادل ہیں ہولے تو وہ بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ بادلوں کا کام یہ کہ کردہ ہو کہ کوا شاعے ہیں یعنی بانی کو مستندوں سے اٹھا کر لاتے ہیں اور پھر جگہ جگہ کی ہر سر کردہ جہج کہ ہوا میں نہ بھیلایا تھا انکے اور جھپٹے ہیں۔ تب اس پیداوار کو اور اس سے جو اور سامان پیدا ہوئے ہیں کشتیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ پھر صرف حکم الہی کے مطابق اس کی مخلوق میں تقسیم امر کا کام کرتے ہیں تو گویا ان چاروں باتوں میں شانظر قدرت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کس طرح ایک چیز ادنیٰ منازل سے ترقی کیے اس مخلقات تک پہنچتی ہے اور یوں اس فاعری لغاء آئے قدرت کو حق کی ترقی اس کا مبیانی کے قانون پر بعد گواہ پیش کیا ہے اور انما تو علون و لصادق میں نامی وعدہ کی طرف اشارہ ہے جو حق کی آخری کامیابی اور اس کی خافت کی آخری ناکامی کے متعلق دیکھ گئے تھے کہ جو جانیائے ہیں زمین طرح ظاہری منظر قدرت میں کچھ اسباب کام کر رہے ہیں اسی طرح حق کی ترقی میں بھی کچھ اسباب کام کر رہے ہیں جس طرح ناں پھولا ہے کو اڑا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں اسی طرح حق کے قائم ہونے میں پہلی منزل بھی علمی کہ کچھ لوگ اس حق کے سچ کو تمام ملک میں پہنچا دیں چنانچہ عرب کے ان روں سے لوگ آئے تھے اور اس حق پر جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم بہ بیقول کئے عرب کے ان روں کو مکہ سے جاتے تھے۔ دوسرا مرتبہ ان پھولوں کا ہے جو اس جہج میں نغمہ کی پیدا کرتی اور دشواریاں نہات

۱۱ الذین هم في شجرة ساھون يستلون ايان يوم الدين يوم هم على النار يفتنون

جو جہان میں اڑ رہے ہوتے حقیقت سے بے خبر ہیں چھپ چھپ کر جہان کا دیکھ کر آئینہ ۳۳۳ میں وہ آگ میں جلنے کا ہر گز

۱۲ ذوقا فنتكم هذا الذي كنتم به تستعجلون ان التفتين في حنہ عيون اخین

اپنے دکھ لینے کا مزہ چکھو۔ وہ ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے متنی باخون اور چپڑوں میں ہر گز لے رہے ہوتے

۱۳ ما التهم و ما التهم انتم كانوا قبل ذاك محسنين كانوا قليلا من الیل ما یجھون

جو انکو اکٹھا نہ کیا وہ اس سے پہلے ہی کئے کرنے والے تھے تم تو اچھا جو وہ رات کو سوتے تھے ۳۱۲

۱۴ ویا لاسخارهم يستغفرون و فی أموالهم حق للسائل والحروم و فی

اور صبح کے وقتوں میں وہ استغفرت کرتے تھے اور ان کے مالوں میں سوال اور زکوٰۃ کا حق تھا ۳۱۳ اور

۱۵ الارض لیت للموقنین و فی انفسهم اذ یقررون و فی اسماءهم رزق و ما توعدون

زمین پر یقین کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور تمہاری اپنی جان پر یقینی تو کیا تم دیکھتے نہیں ان کے رزق کا حق تھا اور وہ بھی یقین کرتے

۳۱۴ ساھون۔ ساھون خطاب جو غفلت سے بھرپور ہیں جو کہ السہوی السہی علم نہ ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا

ہے اور السہو عن الشیء باوجود علم کے اس کا ترک کرنا ہے اسی معنی میں ہے ہم عن صلا تم ساھون (الماعون) (ہال) یعنی باوجود نماز پڑھنے کے نماز سے بے خبر ہیں اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

۳۱۵ ایان کے معنی تفتی کے قریب قریب ہیں کب ایان مرطوب لالہ زما ۴۹-۴۸ اور ای ایوان سے ہے اور ایان غیر منصوب سے

۳۱۶ ہے۔ جیسے ایالہ خبہ اور ای خبہ کا نام کے لئے آتا ہے قل ای وادی دیونس ۵۴ (دغ) ۳۱۶ بھون۔ بھون رات کے سوسے کو کہتے ہیں (دغ)

۳۱۷ محروم۔ وہ ہے جو غریب رہا لگ ہے اور یہاں محروم کے معنی ایسا شخص بھی کہے گئے ہیں جس کا مال بڑھتا نہیں۔

۳۱۸ لایقینی لہ مال اور کیا گیا ہے کہ وہ بے روزگار شخص ہے جو کچھ کا نہیں سکتا دل، اور بل غن محروم عن العلو۔ ۴۹، ۵۰ کیا

مراد ہے کوشش کی جانب سے خالی ہاتھ رہے ہوئے اور یہاں محروم کی مراد ہے جس کا رزق وسیع نہیں جس طرح آدمی اس کے اور اس کے

نے یہ کہا کہ اس سے مراد کہ اسے قوس کا پر مطلب نہیں کہہ سکتے کا نام ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے اور یہ اس کی طرف سے

مثال کے طور پر ہے کیونکہ کہنے کو لوگ بہت محروم کہتے یا دوسرے ہیں (دغ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ محروم وہ ہے

جس کو کچھ نہیں اور جس کی حاجت کا علم نہیں ہوتا کہ اسے کوئی خیرات دے یعنی وہ جراثیم نہیں اور تحفہ، افضیہ کرنا، ہرج،

۳۱۹ فی السماء رزقکھما پر ہے کہ رزق سے مراد یہاں عطیہ یعنی بارش پر رزق، تو مطلب ہے جو کہ بانی جو تمنا سے لے

بائیں جات ہے وہ آسمان سے ہی اترتا ہے اور سماء کے معنی کھاب پیٹی بال بھی یہاں لئے گئے ہیں (دغ) تو مطلب ہے جو کہ بارش

سے نہیں رزق مناسے اگر آسانی بارش بند ہو جائے تو تمنا سے کھانے پینے کے سامان بھی درجہ اور اس صورت میں ما توعدون

کا مفاہیم ہوگا کہ وہ چر نہیں وعدہ دیا جائے بارش کی طرح اوپر سے ہی آتا اور تمنا سے لے کر حیات بننے کے ذریعہ کہ وہ بھی وحانی

سہو

ایان - ایان

دغی

بھون

محروم

دغ

۲۳

قَالَ لِلَّهِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَكُنْ مِثْلُ مَا أَنْتُمْ تَطْعُونَ ۚ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

سوسان اور زمین کا سب گواہ ہے کہ یہ جتنا کچھ ٹھیک اسی طرح جو تم ہمیں کرتے ہو کیا تیرے پاس بہانے کے

وقف کا نام

صَيْغِ ابْرَاهِيمَ الْمُرْغَبِينَ ۚ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمُ ۲۵

موزن معافوں کی خبر آئی جب اس پر داخل ہوئے کہا سلامتی ہو۔ اس نے کہا سلامتی ہو (۲۵) انہی

مُنْكَرُونَ ۚ فَرَأَىٰ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِحِجَابٍ مُّسْتَبِينٍ ۚ فَتَرَىٰ إِلَيْهِمْ قَالًا لَا تَاكُلُونَ فَاَوْحَىٰ ۲۶

وہ کہ میں پس اپنے گھروالوں کی طرف بچے سے گیا اور ایک موٹا بچہ آیا (۲۶) سوائے ٹھیک کر کے کہ تم کہتے ہیں کہ میں

مِنْهُمْ خِفَتَا ۚ قَالُوا الْخَفْ وَبَشِّرُوهُ ۚ يُعْلِمُهُمْ عَلَيْهِمْ ۚ فَاقْبَلْ مَرَاتَهُ ۚ فِي صَرَةٍ فَصَلَّتْ ۲۷

ان سے خوف معلوم کیا انہوں نے کہا تو نہیں اور اسے ایک صاحب علم بچے کی خوشخبری دی تو اس کی بی بی بھی ہلکے مار گئے آئی اور اپنے منہ

وَجَمَّهَا ۚ وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَلَيْهِمْ ۚ قَالُوا كَذَلِكَ ۚ قَالَ بَلْ أَنَا نَاهُ ۚ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۳۰

بہانہ دیا اور کہا بڑھیا! بچہ! (۲۷) انہوں نے کہا اسی طرح تیرے سب گواہی وہ کہتے ولا علم والا ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۚ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۚ لِنُرْسِلَ ۳۱

(ابراہیم نے کہا اے رسول تمہارا اصل کام کیا ہے انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر

عَلَيْكُمْ جَارَةٌ مِنْ طَائِفٍ مَّسْئُومَةٍ ۚ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۚ فَاخْرَجْنَا مِنْ مَّكَانٍ ۳۲

مٹھے کے پتھر برسائیں (۳۱) تیرے رکبے ان حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے نکلنے کے لئے (۳۲) سوچنے والوں کو نکال دیا

بائش سے ہی متعلق رکھتا ہے اور کافی السام سے مراد یہ ہے کہ یہ اس ہے اور ایسا ہی صانع عدل و نہی اس ہے۔

۳۱۶ دوسری جگہ پر بھی جنیڈر ہو۔ (۱۶۹) یعنی جتنا ہوسان معافوں کے لئے دیکھو (۱۷۰) آیت ۳۱ میں انہیں رسول کہا

صخرة

۳۱۷ صخرة۔ صخرہ دیکھو سنگ اور صخرة تھامت کبھی کہتے ہیں جس کے بعض دفع سے منفرع ہوں کا نام صخرہ و گویا کہ

صلق

وہ ایکسٹن میں سے گئے ہیں اور صخرة صیغہ یعنی بچے کو بھی کہتے ہیں رخ اور رکب اور جنگ کی شدت کو بھی کہتے ہیں یہاں

صلقت کے معنی ہوتا ہے خواہ کسی چیز سے ہوں، پناہی میں اس کی تفسیر پر جمعیت اصحابہ افسر بیت جہنما

یعنی اپنی اگلیاں اکٹھی کریں اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ یہ صوف تھب سے تھا یوں ملتی والد وانا جواز

وہذا بعلی شیخا ان هذا الشی عجیب (ہو۔ ۱۷۲)

موسومة

۳۱۷ یعنی ان کا نشانہ داروں پر بھیجا وانا مقدار تھا اور موسومة کے معنی مصلحت بھی کہنے سے ہیں اور اسی سے ہر فیڈ شیون

والمخلد (۱۷۰) (۳۱) لورسل علیہم جوارق میں داخل اور تمہارے ہو۔ جیسا کہ آیت ۳۲ و تو کثرت فیہا ایتہ سے صاف

ظاہر ہے

۳۶ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَنَاتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَوَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ

اس میں مومن تھے ہم نے اس میں سوئے سب کو ایک گھر کے اور کسی کو نہ پایا اور ہم نے اس میں ان کو رکھنے کے لئے نشان

۳۸ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۖ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ

جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ میں نشان ہے، جب ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل کا ایک صالح مہم

۴۰ فَنُوحِيَ إِلَيْهِ وَكَانَ يُجْرِيهِ ۖ وَقَالَ سِحْرٌ أَوْ أَجْثُونُ ۖ فَأَخَذْنَاهُ وَجُودَةً فَبُذِلَتْ لَهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُمْ

سنا پہنچتی قوت کی وہ سے منسوب اور کہا (وہ) جاؤ گئے یا وہ سب ہم نے اس کے لشکروں کو کچل کر پھر انہیں دریائے لہ اور وہ قابل

۴۱ يُبْلِغُهُمْ ۖ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَةَ ۖ مَا تَدْرُونَ شَيْءًا لَّهَا عَلَيْهِمْ آلَا

دست تھا اور عادی میں نشان ہے، جب ہم نے ان پر تباہ کرنے والی ہوا بھی وہ کسی چیز کو نہ سمجھتی تھی جس پر آتی تھی مگر

۴۳ جَلَّتْ عَنْهُمْ وَفِي نُوحٍ إِذْ يَقُولُ لَكُمْ مَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۖ وَفِي هَارُونَ

اسے چھوڑ کر چلی تھی اور نوح میں نشان ہے، جب انہیں کہا گیا کہ تم کو ایک قطع تک ڈھکھا جائے گا اور انہوں نے اپنے آپ کو نہ سمجھ سکتے تھے

۴۵ فَأَخَذْنَاهُمُ الصَّيْقَةَ ۖ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۖ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُتَسْتَبِينَ ۖ وَ

انہیں ہلک کر آواز نہ آیا اور وہ دیکھ رہے تھے پس وہ انہیں کے قابل رہے اور وہ مدد طلب کرنے والے ہوتے اور انہیں

۴۷ قَوْمٌ نَّوحٌ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا أَقْوَامًا فَاسِقِينَ ۖ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهُ بِأَيْدٍ ۖ وَإِنَّا لَالْمُسْتَسْقُونَ ۖ وَالْأَرْضَ

۴۷

پچلے نوح کی قوم میں نشان تھا: ان کے تھکانے والے لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے قوت کے ساتھ بنایا اور ہم قدرتی طور پر انہیں

۴۹ فَرَسْنَاهَا فَنُفِخُ لِلْهَادِثِينَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلْقًا نَّوْجِيْنَ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۖ

ہم نے اسے پھیلا دیا اور ہم نے ہر چیز سے ہونے والے پیدا کئے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۵۰

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

اور زمین کا ذکر کر کے پھر فرمایا کہ ہر چیز کے ہم نے جو سے پیدا کئے ہیں گو یا اہل آسمان اور زمین کی زوجیت کی طرف توجہ دلائی کہ

کیونکہ آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے تو زمین میں سوئی ہوئی پیدا ہوتی ہے اور پھر علم کیا کہ دنیا میں ہر چیز کے جو سے پیدا کئے

ہیں جیسا کہ دوسری جگہ کہوں کہ فرمایا سبحان الذی خلق کل ذی اہم کھانا ماتمت الارض ومن انفسهم وعمالہم یعملون

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

۵۰ ۱۳ موصم - موسم یعنی فطرت سے ہے دیکھو ۱۴ اور ایل کے لئے دیکھو ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

موسم

تدبر طوری میں مذکور ہے
کہ ان میں از خود مدافعت
فرمائی ہے ایک دلیل

فَقَرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ

سواہر کی طرف دعو میں اس کی طرف کو تباہ سے لے لکھا ڈیلنے والا ہوں ۱۷۶۲ اور امد کے ساتھ دوسرا مہوہ نہ بناؤ میں اس کی طرف

وَمِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ كَذَلِكَ مَا آتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ

مناہ سے لکھا ڈیلنے والا ہوں اسی طرح ان لوگوں کے پاس جہاں سے پہلے سے کوئی رسول نہیں آیا گمانوں سے لکھا جا رہا ہے

أَوْ جُنُونٌ ۝ أَتَوْا صَوَابَهُ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاعُونَ ۝ فَنُفِّلْنَاهُمْ مَا أَنْتَ بِمَلُومٍ

یا دیوانہ کیا ایک دوسرے کو نصیحت کر رکھی ہو بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں مثلاً ۱۷۶۳ سوان سے منہ پھرنے کے لیے کہ تو کھتا ہوں

وَذِكْرٌ لِلَّذِينَ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ

اور نصیحت کرتا ہوں نصیحت موصول کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا

إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطِيعُونِ ۝

اُن سے لے کر وہ میری عبادت کریں مثلاً ۱۷۶۴ میں اس سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں

۱۷۶۵ فَرَأَوْهُ مُتَوَلِّيًا ۝ فَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَنْهَى الْمَرْءَ عَنِ عَيْتِهِ يَخْرُجُ مِنْهَا ۝ وَكَفَى

فَرَأَوْهُ - دیکھو

کے معنی فرار کی جگہ بلا خزا کا وقت بھی جو سکتے ہیں

جس طرح ہر جہن کی ترقی اور اس کا نشو و نما بغیر روح کے نہیں ہوتا اسی طرح انسان کی ترقی اور اس کی روح کا حقیقی نور انما

اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے

سے تعلق کے بغیر نہیں ہوتا اور فرقا الی ایلہ کا مطلب یہی ہے جو قتل لا اعتصام بہ دہر یعنی امد تالی کو ہی تم اپنا

کے بغیر الی ایلہ کے بغیر نہیں ہوتا

محبوب و مقصود و حقیقی بناؤ اور سب چیزوں کو چھوڑ کر اس کی طرف بھاگو اس لئے اگلی آیت میں فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی کو الہ

بناؤ یعنی کوئی تمہارا محبوب و مقصود و سوا سے جدا ہی تعالیٰ کے نہ ہو یعنی امد تالی کو محبوب بھی بناؤ مگر ایسا محبوب کہ اس کے سوا

اور کوئی محبوب نہ ہو

۱۷۶۶ تَوَصَّوْا صِوَّةَ كَيْفَ تَكُونُوا ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝ وَصِيَّاهُ مَوْصُوعٌ ۝

وصی

وصیۃ الانسان بوالدہ والعقبۃ ۱۷۶۷ اور تو وصی القوم ایک دوسرے کی وصیۃ کی تو وصیۃ بلقیہ و قحطیہ والصبر والعلم ۱۷۶۸

تو وصی

۱۷۶۹ اور جو نگہ کرے کہ اس کو جو مجھ سے کہے میں اور یہ ان کی اید آؤں کی طرف اشارہ ہے جو وہ نہ کریم صلعم کی ستر کے پیچھے

منہ پھرنے سے باز

تھے اس سے فرمایا کہ ان سے منہ پھرو یعنی ان کے اس ہتھکڑی و غیرہ کی کچھ پروا نہ کرو یہ حجت کا حکم نہیں البتہ بعض روایات

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے نزول پر بعض صحابہ کو یہ خیال گذرا کہ اب پریش پر خطاب نازل ہو گا فائت معلوم کر گئیاں

صرف اس غرض سے لے لایا گیا ہے کہ صالحہ تبلیغ میں آپ نے کوئی کمی نہیں کی مگر الفاظ عام ہیں اور صاف جلتے ہیں کہ

آنحضرت صلعم کسی قسم کی لاسات کے نیچے نہ تھے یہ بھی آپ کی عصمت پر دلیل ہے

۱۷۷۰ میں اور انسان کی پیدائش کی اصل غرض بتائی کہ وہ امد تعالیٰ کو اپنا مہوہ بنائیں باغافہ و دیگر تا کہ انسان اپنے کمال

انسان کو پیدا کرے

کے صرف عبادت الہی سے حاصل کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اگلی آیت میں کہا کہ میں ان سے رزق بلا کھا تا طلب نہیں کرتا

کی غرض

سُوءَ الظُّوْرِ مَكْنَزِيٍّ وَسُوءَ الْبَعْرِ وَبَارِكُوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہائی رحیم واکرم

بار بار رحم کرنے والے کے نام ہے

وَالْظُّورُ ۖ وَكُتِبَ مُسْطُورًا ۖ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ۖ وَالْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ۖ

طور گواہ ہے اور کھی ہوئی کتاب پھیلے ہوئے درختوں میں اور آباد گھر

وَالسَّقْفَ الْمَرْفُوعَ ۖ وَالْبَحْرَ الْمُسْجُورَ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝

اور اونچی چیت اور میرا ہوا دیا **مکمل** تیرے رب کا عذاب آکر ہے گا

تہذیب و سورت

اس سورت کا نام الطلوع ہے اور اس میں دو رکوع اور پچاس آیات ہیں۔ لفظ طلع اس میں اشارہ حضرت موسیٰ کی دینی کی طرف ہے جس کا نزول طور پر ہوا اور قصداً اس نام میں ہے اے جبریل کہ سورت کی ابتدا آیات میں وضاحت کر دی ہے کہ جس طرح اس وحی کی غایت کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہوا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی غایت کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہوگا۔ اور یہی مضمون اس سورت کا ہے لہذا قرآنی آیات میں جنگ بدر کی طرٹ اشارہ بھی کر دیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کی قوت کو توڑنے کا موجب ہوئی پچھل سورت میں حق کی تائید بھی کرتی تھی کہ اگر کفار تو یہاں مخالفت کرنے والوں کی سزا کا ذکر کیا اس کا نزول بھی اتنے دن کے زمانے ہی کے بعد ہوا۔

راقی - راقۃ و بارکی ہے جو بلحاظ خلق جو اور کبھی اجسام میں جوئی ہے اور کبھی نفس میں قیادت کے مقابل پر پیسے قبیلہ اور سرقتی کا فہدی طبع جس پر کھانا یا جو مرغ یعنی کھال جس پر کھانا جاتا ہے۔

رِقَّة

رَفِي

مسجد تاج

مجبور دیکھو عجلت اور مسجدت اللہ کے معنی میں سے لیا کہ مجبوراً اور اذا الجہار مسجدت (النکوۃ) ۱۶ میں
 ثلث سے معنی کے ہیں مجبور سے جائیں گے اور الجہار المسجد کی تفسیر کی کہ گیارہ کے سمندر کو لگا رکھ دے جسے کسی میں وہ
 نازم جو جائیگا اور حضرت علی سے منقول ہے اہل سے جہاد اور مسجد کے معنی کلام عرب میں منکھو میں یعنی جہاد اور مسجد
 الاواء اور مسجدت کے معنی میں سے اے ہر اور اذا الجہار مسجدت میں سے معنی کسی کے ہیں یعنی بعض بعض میں ا
 کرب ایک کر دے جائیں گے اور مسجد کے معنی ساکن اور خالی ہے (نہیں) (۱)

طوس سے مراد اس نام کا پہاڑ بھی یا گیا ہے اور مطلق پہاڑ بھی۔ اور کتاب مطوس سے مراد توریت بھی لی گئی ہے اور توریت زبور یا تلمیث بھی اور قرآن بھی۔ اور لوح محفوظ بھی۔ اور بیت المعمور سے مراد وہ گھر لیا گیا ہے جو خدا کعبہ کے مقابلہ پر آسمان میں ہے اور جن سے کہا ہے کہ کعبہ کے اور صفحہ مرفوع سے مراد آسمان یا گیا ہے اور بحر سجد سے مراد بھرا ہوا خشک یا آگ لگا ہوا دنیا یا گیا ہے اور ان سب چیزوں کو اس بات پر گواہ ٹھہرایا ہے کہ اسد علی کا خدا کا مہذب یا مہذبین پر یقیناً اگر کرے گا۔ گویا گذشتہ دائرہ بطور مشادت پیش کیا ہے اور اس صورت میں طوس سے مراد وہ پہاڑ نہ جہاں حضرت موسیٰ پر وحی نازل ہوئی اور کتاب کو شریعت دی گئی اور کتاب سے مراد توریت ہوتا اور بحر سے مراد وہ دریا نہ جہاں نبی اسرائیل کے لئے خشک ہو گیا اور فرعون

۳۳ وَأَمَلْ ذُنُوبَهُمْ بِفَالِهَةٍ وَوَلَّحَهُمُ مَنَاسِكُهُمْ ۖ يَتَذَكَّرُونَ فِيهَا مَا كَانُوا لَعَنُوا

اور ہم انہیں چل سے اور گشت سے جس سے وہ چاہیں مددیں گے وہ بھی ایک دوسرے سے دو پڑائیں گے جس میں نہ

۳۴ فِيهَا وَلَا تَأْتِيهِمْ ۖ رِطُونٌ عَلَيْهِمْ خِلْمَانُ لَهُمْ كَانَتْهُمْ لَوْلَوْ مَنُكُونُونَ ۖ وَ

نوشہ اور نہ گناہ ۳۴ اور ان کے آس پاس ان کے غلام پھرتے ہونگے اگر کہ وہ حفاظت میں نہ کہنے کوئی نہ ۳۴ اور

۳۵ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُتْفِقِينَ ۝

دو ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہیں گے ہم پہلے اپنے اہل میں نہ ملنے والے تھے

۳۶ فَسَنَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الذُّبَابَ بِأَفْئَاتِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَكَاكِبِينَ قَبْلُ نَذْعُوهُ

سراہنے ہم پر احسان کیا اور ہمیں اُس کے ذباب سے بچایا ہم پہلے سے اسے پارتے تھے

۳۷ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۖ فَذَكَرْنَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بَاكِرِينَ ۖ لَّا تَجْحَدُونَ ۝

وہ بڑا احسان کرنا اور رحم کرنے والا ہے سو نصیحت کرتا رہ کر تو اپنے رب کی نعمت سے کاشمیں نہیں اور بھی دینا نہ ۳۷ اور

۳۷

یہاں اصل بات میں کافی سرگرمی مقصد و معلوم ہوتا ہے کہ کہ بعض سب سے کہ فائدہ حاصل نہیں نیک و نیک کی اولاد ان

نیکوں کے ساتھ نہ لگے گی تو اس طرح کہ انہیں با ایمان کی مصداق ہو یعنی ایمان میں ان کا اتباع کرے اور جو ایمان

میں نیکوں کا اتباع نہیں کرتے وہ نیکوں کی ذمیت ہونے کی وجہ سے چھٹکارا میں پائے گئے کہ نیکو بیاں پر شخص کی اپنی لہو والی

سے ہاں ساتھ ہی یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ایمان میں اتباع ہو اور اعمال اس کمال کو نہ پہنچ سکیں جس کمال کو اس

پہلے منزل کے اعمال پہنچے ہیں جنہوں نے غور و فکر کا لطف اٹھا کر حق کو قبول کیا ہے تو اس کی وجہ سے وہ کچھ نہیں پہنچے

کہ اپنے باپ دادوں کے ساتھ ہی ہونگے اور ما اللہ میں شاید اسی طرف اشارہ ہے اور یہ واضح ہے کہ کسی کا عمل بھی کمال نہیں کرتا

۳۸ یَتَذَكَّرُونَ ۖ تَتَذَكَّرُ كَيْفَ ۚ وَرَبِّي لَذُو ذُنُوبٍ غَافِلٌ ۖ وَرَبِّي لَذُو ذُنُوبٍ غَافِلٌ ۚ

ہے۔ اور متذکرہ الگائیں سے مراد پیدائش کا ایک دوسرے کو دینا یا ایک دوسرے سے لینا ہے اور

۳۹ غُلَامٌ ۖ غُلَامٌ ۖ حَمِيمٌ ۖ وَرَبِّي لَذُو ذُنُوبٍ غَافِلٌ ۚ وَرَبِّي لَذُو ذُنُوبٍ غَافِلٌ ۚ

اولاد ہے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں صحت اول میں یہ غافلہ بطنی میں سے ایک منت ہے اور جیسے یہاں ان غلام کو موتی

کما ہے دوسری جگہ ان ساتھیوں کو جنہیں جو کہ ہے بوقت اور موعود سے تشبیہ دی ہے دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے

کہ یہ اس دنیا کی چیزیں نہیں۔

کاہن

۴۰ کاہن ۴۰ کاہن وہ ہے جو ایک شہر کے محل سے گزری ہوئی فتنی خبریں بتاتا ہے اور تعارف وہ ہے جو آئینہ کی خبریں

دیتا ہے اور غفرت صلح سے فرما کر جو شخص کاہن یا عارف کے پاس جاتا ہے اور کہہ دو کتاب اس پر اس کی تصدیق کرتا

ہے تو اس سے گھر کرتا ہے جو اپنی انعام پر نازل ہوا رخ اور حدیث میں جو کاہن کا ذکر آتا ہے تو ان اثرات کے کہ وہ

وہ ہے جو آئینہ نما میں ہر سونالی چیزوں کی طرح دیتا ہے اور بھی ہوتی باتوں کے جاننے کا دعوے کرتا ہے اور عرب میں

مناذعہ

غلان۔ نوو

۲۰ فَلْيَاوُزْ أَجْلَيْتَ مِثْلَهُ ۖ إِنَّكَ مُلْكُ الْأَوَّلِينَ ۚ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ

تراس جیسی کوئی بات نہ تھی اگر سچے ہیں مخلوق کیا یہ غیر کسی کے پیدا کر کے پیدا ہو گئے ہیں یا

۲۱ الْخَلْقُونَ ۚ أَمْ خُلِقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ بَلْ لَا يُؤْتُونَ ۚ أَمْ عِنْدَهُمْ

پیدا کر کے وہ ہیں مخلوق یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے بلکہ یقین نہیں کرتے کیا ان کے پاس

۲۲ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُضْطَرُونَ ۚ أَمْ لَهُمْ سُلُبُ مَعُونٍ فِيهِ فَلْيَلِ

تیرے رب کے خزانے ہیں یا یہ مسلط ہیں مخلوق کیا ان کے پاس کوئی ذریعہ ہے جس سے سن بیٹے ہیں تو چاہئے

۲۳ مُسْتَعِينٌ ۚ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۚ أَمْ سَأَلْتَهُم

کہ ان کا سناؤ وہ کوئی کھلی دلیل نہ دے سکتے کیا ان کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں کیا تو ان سے اس

۲۴ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ مَقْلُونُونَ ۚ أَمْ عِنْدَهُمْ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۚ

بانتے ہیں تو یہ جی کے بوجھ میں دیے ہوئے ہیں کیا ان کے پاس غیب ہے تو وہ کچھ بیٹھتے ہیں ۱۸۷

۱۸۷ اس اچھوتی زاد میں بھی قرآن کے کلام پہ مثل ہوئے کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

۱۸۸ خلقوا من غیر شئی من غیر مقدّر و خالق (۲۰) یعنی غیر کسی آغازہ کرنے والے اور خالق کے خود بخود ہو گئے

ہیں۔ ام ہوا الخ لقون یعنی اپنے خالق آپ پر اگر وہ اپنے خالق ہیں تو کیا آسمانوں اور زمین کو بھی انہوں نے ہی پیدا کیا

ہے جس کا ذکر اگر الایت میں ہے اور ام خلقوا من غیر شئی کے یہ سنی بھی کہ گئے ہیں کہ کیا بغیر کسی علت و قیاس کے پیدا

کئے گئے ہیں؟

۱۸۹ مصیطر۔ مضطر ایک صفت ہے کسی ہوتی چیز کی جو بدمعاش یا کھڑے ہوئے لوگوں کی۔ اور مضطر فلاح

علیٰ کذا اور مضطر علیہ کے معنی ہیں کہ اس پر ایک سطر کی طرح قائم ہو گیا اور مصیطر سے مراد وہی ہے جو امن ہو

قائم علی کل نفس (الرہجہ ۳۳) میں قائم ہے اور ما انا علیکم بحفیظہ والا فاما ۱۰۱) میں حفیظ سے مراد وہی ہے

اور مضطر اور مصیطر وہ ہے جسے کسی چیز پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر غلبہ ہو اور اس کے احوال کا قصد کرے

اور اس کے عمل کو رکھے اور اس کا اصل مضطر سے بڑا اور بیاں مصیطر کے معنی مسلط ہی ہیں اور طاقی درجہ سے اس صاف

بدلیا ہے الی مطلب یہ کہ نہ ان کے پاس انہیں پیروں پر تسلط دیا گیا ہے +

۱۹۰ مُلْكُ کے لئے دیکھو ۱۹۳ مراد کوئی ذریعہ یا سبب ہے یہ آیت اس خیال کی کلی نفی کرتی ہے کہ شاید طین آسمان پر چڑھ کر

کچھ غیب کی باتیں سن لیتے ہیں جنہیں کچھ پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں اسی بات کا سلا لکھا گیا ہے کہ اگر کچھ سنتے ہیں تو پیش کریں۔

۱۹۱ یعنی ان کے پاس کوئی ایسا علم غیب نہیں جس پر انہیں اس قدر وثوق ہو کہ وہ اسے کہیں مذہبانی بغض دیتیں کہہ دیتے

اگر جھوٹ نکلا تو کوئی پوچھنے والا نہیں اس میں ہر بھی اشارہ ہے کہ کوئی کہہ کر یہ صدمہ کس کو اس غیب پر چڑھ کر کہے کہ انا کی استعداد وثوق کا کار

ایک آیت نزول کے ساتھ لکھ بھی لی جاتی تھی اور علاوہ انہیں حفظ بھی کر لی جاتی تھی +

قرآن کی پہلی

مصیطر

طین کے آسمان

سے اٹھ کر بھی

کلی غیبی فرم

علم غیب اور اس

کلی

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا

نصارا سامعی گزاه نہیں ہوا اور نہ وہ ہرکسے سے ۳۱۹۲ اور نہ وہ خواہش نہیں کرتا ہے صرف وہی ہے جو

وَحْيٍ يُوحَىٰ ۖ عَلَيْهِ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۖ

اس کی طرف کی جاتی ہے ۳۱۹۳ لئے مضبوط قوتوں سے لکھا ہے ۳۱۹۳

لکھے غروب ہونے سے صبح کا طلوع مراد ہے اور اشارہ ہے کہ میں طبع انسان سے غائب ہو جاتے ہیں تو رات کی جگہ دن سے دیکھتا ہوں کتاب کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اسی طرح دنیا پر ایک نئی رات کے بعد عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے آفتاب نے طلوع کیا جو ادنیٰ خیم کے غروب ہونے میں اشارہ کھانکے رسالے کے غروب ہونے کی طرف ہے ۴

۳۱۹۴ یعنی وہی حالت ہے جو اعتقادِ ماسد سے پیدا ہو چکے منسلک ہیں ماضی میں نفی ضلالت کی ہے یعنی آپ طرح طرح کی گمراہیوں سے بچے اور ماضی میں نفی اعتقادِ ماسد کی ہے یعنی آپ کا اعتقاد بھی صحیح ہے یعنی علی طور پر بھی اعلیٰ طور پر بھی آپ کا قدم صواب ہے اس سے زیادہ واجب اور سن افراط میں کسی کی عصمت کا ذکر نہ ہو سکتا تھا صرف گناہ سے بچنے کا نام عصمت رکھا جاتا ہے یعنی کسی فعل کا خلاف حکم الہی صادر ہو، مگر قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے معفو قرار دیا ہے کہ عقیدہ کو بھی غلطی سے ایک بتا دیا ہے یہ آپ کی عصمت پر جس طرح ہے اور غرضی یعنی خائب کی ماضی میں پہنچ گئی تھی جو سبکی ہے یعنی آپ کے غلطی پر نہ ہونے کو یہ بات ثابت کر دی کہ آپ ناکام نہیں ہوتے ۵

۳۱۹۵ ماضی میں نفی الہوی عام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نفی فساد کی کوئی بات نہیں کرتے ایمان ہوسا غیر قرآن شریف کی طرف نہیں دیکھتا اور بالخصوص ہر جہاد اور باغی سے علاوہ سارے دنیا کے توحید پر ایمان ہوسا غیر قرآن کی طرف ہی ہوتی کیونکہ قرآن کریم کا اس طرح پر پڑا ہوا ہے۔ اور بعض نے یوں توجہ کی ہے کہ یہ سوال مفہوم کا جواب ہے یعنی جب یہ کہا گیا کہ آپ حرس دوسرے کوئی بات بھی نہیں کرتے تو کیا یہ سوال ایسا تھا کہ یہ قرآن کیا ہے تو اس کا جواب دیا ہے کہ یہ وہی ہے ہر حال غیر قرآن شریف کی طرف ہے خواہ اس کا ذکر پہلے نہ کیا جائے یا نہ۔ اور ضمیر کو نفی کی طرف لینا اس لئے درست نہیں کہ یہ کسی کے نزدیک بھی مسلم نہیں کہ آپ کا سارا کلام پاک کلام کم نہ ہوتے کے بعد کا ہی سارا کلام وہی ہے تھا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آپ کا جتنا وہی وہی نفی کی روشنی سے تھا مگر یہ بھی اس نفی کو مسائل یعنی پر محمد و کرنا پڑے گا۔ حالانکہ مطلق عام ہر اور جس دوسرے آپ کو کئی کلام قبل از نبوت بھی تھا چاہے چاہے مبداء نبوت کسی کلام کو کہا جاتا ہے اور یہ الفاظ بھی آپ کی عصمت پر صریح دلیل ہیں کیونکہ گناہ غیر خواہش کے پیدا نہیں ہوتا ۶

۳۱۹۵ قوی۔ قوت کا استعمال بھی قدرت کے معنی میں ہوتا ہے جیسے حذو اما ایتھم بقتوة والبقرة ۱۰۳ اور بھی اس مستند لینے جو کسی شے میں موجود ہو جیسے غفل کو کما جسے کہ یہ باقوہ درشت ہر اور بھی اس کا استعمال میں ہوتا ہے اور بھی عقب میں اور بھی کسی خارجی معاون کے متعلق اور بھی قدرت الہیہ کے متعلق توبہ بن میں بیہ من اسئل صانعہ قوتہ و حذر المجدۃ ۱۰۵ ۷

۳۱۹۵ قوتی بقتوة (الکھت ۱۰۵) اور کتب میں قوت کی مثال طبیعی حذل الکتب بقتوة (موسو ۱۱۷) اور خارجی معاون کی مثال جیسے لوان فی لیم قوتہ (رہو ۸۰) یعنی کوئی لشکر نہیں ہوتا یا لاریا ہی خن اولو قوتہ لا یغزو ۱۰۳ اور قدرت الہیہ کی مثال ان اللہ قوی عزیز (الحک ۲۵) ان اللہ هو الموزق ذو القوتۃ المتین الذی انیث ۱۰۸ جس میں وہ قوت بھی شامل ہے جو غفلت کے لئے ہو۔ اور ذی قوتہ عند ذی العرش (التکو ۲۰) سے مراد ہر چیز ہے اور علیہ شدید القوی والغیر وہ ۱

میرزا فتح علی خان قزوینی قوتہ کی جگہ ہے، تو مطلب یہ ہے کہ اس عالم کے خالق سے ایمان ان لوگوں کے لحاظ سے

آنحضرت کی عصمت علی اور انصاف اور وہ پہلوؤں سے ثابت ہے

آپ کا دوسرا دلائل قوی کی بڑا

قوتہ

ذُرِّيَّةٌ فَاسْتَوَى ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۝

42

حکمتِ مائے نے سورہ اعتدال پر تاجیم کیا ۳۱۹۷ اور وہ طبیبانِ عثمانی مقام پر ہے ۳۱۹۸

انوار - مرقی

55

55

134

انگریزوں کے حملہ فوجی
کامات اور قتال
۱۹۱۹ء

[illegible]

افتي

۱۳۹۶ھ افتخارِ حق دوسے جو انسانے ملک اور اطرافِ زمین سے ظاہر ہے اور انصافِ خطیبہ و سلم کی طرح میں ہے و انا لله
لَعَزَّ وَبَدَّ اَشْرَقَ اَنْوَارُ رَحْمَتِ وَجْهِ رَحْمَتِ الْاَلَمِینِ جب آپ پہنچے ہوئے تھیں زمین پر چمک اٹھی اور ان کو آپ کے
نور سے روشن ہو گیا۔ یعنی زمین کے امتیازی مقامات اور امتیاز (یعنی افتخار میں جانے والا) دوسے جو علم اور حکم کی غایت کہ
پہنچ جائے اور جائز ہے کہ افتخارِ قُدس کی طرح واحد و مع دونوں پر استعمال ہو سکتا ہے!

وہو بالا نفق الاحل میں ہیں رسول کریم صلوات اللہ علیہ وسلم کی ذکر ہے جبکہ کہ اہل بدگمانیہ اللہ آپ کے افق اعلیٰ میں ہونے سے چلے ہے کہ آپ ملو اور بلند مرتبہ کے انسانی مقامات کو پہنچنے والے اور فلاحی کے لگاؤ اور ایک مندرجہ ہے میں درود تو ایسی حالت میں اعتدال رکھتے ہیں کہ کمال کو بھی پہنچ سکے ہیں۔ ان الفاظ کو یاد رکھو جو اس کے آپ کی ایک حوت کمال کو بھی پہنچ سکتی ہے اعتدال

آنحضرت ﷺ
تو ہی ہم "مالکِ دنیا"

شُرِدْنَا فَنَدَلِي ۖ فَمَا كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ

پھر قریب ہوا ادب سے قریب ہوا ^{۱۹۵۸ء} سوسہ دو گناؤں کے ساتھ ^{۱۹۵۸ء} اس کی بھی بڑھ کر ^{۲۱۹۹}

برصغیر کا قلم۔۔ اور یہ آپ کے اعتقاد کو پہلو دیا ہے کہ دنیا کا کوئی انسان اس کا عقائد نہیں کر سکتا۔ آپ کی امر ایک نیکل کا اظہار
اس وقت ہوا ہے کہ جب حالات کلیہ سے اس کے مخالف تھے مثلاً دو بار وہ کہ آپ نے فقیر احمد علی ہسکے اگر بادشاہت کو کچھ ذکر
فقیر احمد علی اختیار کرنے کو کہا کہ قتل ہوا تھا اسی طرح آپ کی خدمت کو پہنچے کمال میں دشمنوں کے ساتھ جگہیں رخ کے وقت کا ظہر
ہوئی لامہ دوستوں کے ساتھ جگہ میں نافرونی کے وقت جب نافرونی سے قومی نقصان ہوا جیسے اندر کی جگہ میں اسی طرح آپ کے تمام
اطلاقی کی حالت پر گمان تفصیلات کا یہ فرقہ نہیں۔ اور یہاں یہ بتانیے کہ نہ صرف آپ کمال کو پہنچے بلکہ کمال کے انتہائی مقامات
تھک پہنچے تھے جہاں تک شعلہ کے لئے پہنچ سکتے تھے۔ اور آپ کے کلامات تمام پر فوقیت سے گئے۔

تذکرہ
 ۱۹۱۵ء تک دلچسپ مکتوبات اور مضامین میں ہے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا ہے کہ وہ ہمارے لیے اس دنیا میں بھی ایسی ہی ایک کتاب لکھ سکے۔
 روائت کا سال ۱۰۰۰ھ میں ہے۔
 دینی خدمت کے لیے ایک ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر مفسر نے تو یہاں تفسیر جبریل کی طرف ہی لی ہے اور مراد یہ لیا ہے کہ حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے قریب پہنچا
دوسرے اور زیادہ قریب ہوئے اور یہی لفظ صریح اس مراد ہی آئے ہیں فکان قارب قوسین عمرانؑ نیز کہ جس میں کہلا
نہی جبریلؑ کا قریب آنحضرت صلی علیہ وسلم ہے ہی مراد ہے۔ مگر جبریلؑ کے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے قریب کو خاص طور پر بیان کرنے کی کوئی ضرورت
ذاتی بیکرہ ذکر بھی آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اہل بیت سے قریب کہہ کر اس میں جبریلؑ کی روایت جواس بن بلکہ ہے صاف بتاتی ہے کہ
والہو کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کا یہی شعر علامہ ببالا علیہ السلام حق جاسد صدقہ الشہقی ذوالجیادادب العزہ کا فتلی حق
کا معنیہ قارب قوسین ادا دانی ہے ذکر جبریلؑ کے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے قریب کا نہیں بلکہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اہل بیت سے قریب کہہ کر اس میں
مطابق نچا یہی میں شریک کی روایت میں جواس کہ ہے معلوم کا ذکر ہے جس میں بیحد ہی لفظ آئے ہیں یہ دونوں روایتیں اس بات
کو واضح کرتی ہیں کہ یہاں ذکر آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اہل بیت سے قریب کہہ کر جبریلؑ کے قریب کا جونی حقیقت اس قدر
اہمیت سے بیان کرنے کی بات بھی نہ تھی۔

۳۹۹ قلاب - قلاب دوہے جو قبضہ اور گوشہ کمان کے درمیان ہے ۔

توسلین۔ قوس کمان پر جس سے تیر چلا یا جاتا ہے۔

قاب قوسین۔ کہ معنی دھریع پر گئے ہیں یعنی قد و قوسین یا دو کانوں کا اندازہ اور دوسرے معنی یہ گئے گئے ہیں۔ مکان منہ حیث الوتر من القوس یعنی اس مرتبہ پر جیسے درقوس سے ہوتا ہے۔ پہلے معنی دیکر بھی یہ مطلب میں کہ جبریل ادا حضرت صلعم یا آنحضرت صلعم میں اور ادا نکاح میں دو کانوں کا فاصلہ رہا ہے معنی ہاں کہ کیونکہ ایسا فاصلہ اجسام میں ہو سکتا ہے اصل حقیقت اس کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کلمہ کے اہم جاہت میں عرب جب ایک دوسرے سے مضبوط عہد کرتے تھے تو وہ دو کانوں پر محکم تھے اور ایک دوسری کے ساتھ ملا دیتے تھے اور وہوں کے قاب۔۔۔۔۔

ل جلتے تھے یہاں تک کہ وہ گویا ایک ہی تاب وانی ہو جاتی تھیں پھر ان دونوں کو اکٹھا کیجیے اور ان سے ایک ہی تیرکی بنے اور یہ اس پخت کی طرف اشارہ ہوتا کہ ان میں سے کو ایک کی رضامندی دوسرے کی رضامندی ہے اور ایک کی نافرمانی دوسرے کی نافرمانی اور اس کے خلاف ممکن نہیں (اس میں مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت مسلم کا اعدا کرنے سے ایسا قرب نہ ہو کہ شمشیر

فَاَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۚ أَفَتَمُرُّونَهُ ۚ

اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی غنت ۳۳ جس نے دیکھا وہ دل نے جھوٹ نہیں کہا تو کیا تم اس سے اس پر

۱۳

عَلَيْكُمْ يٰۤأَيُّهَا الْمَلَأَتْ أَعْيُنُهُمْ الْغُرُورُ ۚ وَلَقَدْ رَأَوْا نَزْلَةَ أَخْرَىٰ ۚ

جگہ پر جو وہ دیکھتے ہیں اور یقیناً اس نے اپنے آپ کو ایک اور نزول میں دیکھا غلط ۳۴

ہو جس سے بڑھ کر قرب ممکن نہیں اسی نے قاب قوسین کے بعد اودھنی کے لفظ بڑا ہے میں بھی جو دوکانوں کے لانے
۱۰ اون کا تعلق بھی بہت شدید ہو تب کرا حضرت معلوم کا تعلق اللہ تعالیٰ سے اس سے بھی قریب تو تھا یعنی انسانی تعلقات جس
قد رقب کو ظاہر کر سکتے ہیں اس سے بڑھ کر آپ کا تعلق ہے پس فاسٹوئی میں اخلاق کے کمال تک پہنچ گیا ہے اور دنیا
فشدل میں قرب آتی کے کمال کا ذکر کیا ہے ۛ

۳۳ یہاں بھی مفسرین نے تفسیر جہیل کی طرف مانی ہے مگر عبد اللہ میں اس کی طرف تفسیر ملی ہے۔ حالانکہ اگر ان سب تفسیروں
کو اللہ تعالیٰ کی طرف لیا جائے تو سیاق و سباق اور معنی دونوں کے لحاظ سے بہتر معلوم ہو تب ہے اور اس اوج کا ابہام اس کی تعلیم کے
سے ہے یعنی بڑی عظیم الشان وحی اور وہ وحی قرآنی ہے جس سے بڑھ کر طاقتور وحی کوئی نہیں ہوئی۔ اور اگلی آیت میں ما
کذاب الفؤاد کہہ کر بتا دیا کہ اس وحی کا تعلق قلب رسول سے ہے جیسے کہ وہ سری تجھ بھی فرمایا فانہ نزله علی قلبک اور اگر
اسے سورج کے متعلق مانا جائے جیسے اکثر مفسرین کا خیال ہے تو اس سے ثابت ہے کہ سورج بھی اس جہد مغربی کے ساتھ نہ
تھا۔ کیونکہ جو کچھ دیکھا وہ دل نے دیکھا اور دل کا دیکھنا ان آنکھوں سے نہیں ہوتا حالانکہ اگر جہد جاتا تو چہرے تھا کہ ان آنکھوں
سے دیکھنے کا ذکر نہ پاتا یہ آیت میں یہ بتا کر کہ آنحضرت مسلم نے کمالات انسانی کے انتہائی مراتب کو طے کیا اور پھر قرب الہی کے ثابت
دارج پر پہنچے۔ آخر فرمایا کہ کتب اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف اس قرآن کو وحی کیا اور یوں بتا دیا کہ اب اگر کوئی شخص کمالات
انسانی اور قرب الہی کے انتہائی مدارج پر پہنچنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے یہی راستہ ہے اور آیت ۱۲ اخذ اللہ عنہ علیٰ عالمی میں اسی
وحی کی طرف ہی اشارہ ہے۔ اسی کے مطابق کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ اور کفار کا جھگڑا بھی قرآن کریم پر ہی تھا۔ اور یہ جو بعض
روایات میں ہے کہ اس اوج سے مراد وہ ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں فرمایا۔ تو یہ بالبداهت غلط ہے اس لئے کہ آنحضرت مسلم
کو وحی کو درود میں ہمک پہنچانے کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے ۛ

۳۴ نزلة الواحدة من النزول (لن یؤمن ایک مرتبہ کا نزول

آقا کے دیکھا حضرت عائشہ کا قول ہے کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری بار ہی اصل حیرت
پر دیکھا اور ان کے چہرے پر سحر و سحر و سحر کا قول ہے کہ اس کی طرف تفسیر ۳۵ اور حضرت ابن عباس سے ایک قول میں اس کی تفسیر
میں متواتر لاری (دہ لفظ ہے) اپنے لب کو اپنے قلب سے دیکھا۔ (جم) اور میں سے بھی مدایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
دیکھا۔ اور جو کلمہ میں آخرا چکا ہوں کہ اوپر کی آیت میں جبریل کا نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر ہے اس لئے اسی ذکر کو کہنا
رکھا ہے۔ اور یہی مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور یا مرید ہے کہ اپنے آپ کو مددہ المتقی کے پاس
دیکھا اور تو اس دوسرے معنی کے متفق کوئی قول مروی نہیں۔ مگر میرے نزدیک اسے ترجیح ہے اور یہ سورج نبوی کی طرف اشارہ
ہے تو اس مشقود اس میں یہی ہے کہ آپ کے مقامات حالیہ جیسے جیسے اور جیسا کہ اگلے نوٹ سے ظاہر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ
مددہ المتقی پر انہماک فرماتے جیسے یہاں ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے بلکہ اس مقام ملک پہنچا مراد ہے جس طرح ہو

نزلة

۱۰ الخلفہ کا اسرار
کر دیکھنے کی طرح

عَنْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ

10

سعدۃ الغنی کے پاس ۳۳۰۲۰ اسی کے پاس جنت ہے جو اصل ٹھکانہ ہے

یا اللہ! اللہ! سے میرا دہنیں کہ آپ! افس میں کہیں چلے گئے تھے۔ اور خواہ آپ نے اللہ تعالیٰ یا اپنے آپ کو دیکھا دونوں صورتوں میں سداۃ العظمیٰ میں کوئی شبہی بلندی مراد نہیں تھا! اللہ تعالیٰ! بیٹھا ہوا ہے۔ اور ان الفاظ سے سراج کے جبکہ حضرت عیسیٰ کے ساتھ جوئے پر دلیل پڑا غلط ہے۔

یہ سوال کیا کہ آپ نے اس وقت کے کو دیکھا سو اس پر دووں قسم کی روایات ہیں حضرت عائشہ کے بقول تو مجھ بھاری میں ہے کہ جو شخص نے عین باتیں کہیں وہ جہم و ہولناک ہے اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کو دیکھا اور آپ نے آیت لا تدلک الا بصار پڑھی اور دوم یہ کہ آپ کل کی باتوں کو جانتے تھے اور آپ نے ایک ماں کو دیکھا کہ اس نے اپنے بچے کو دیکھا اور وہ اس کے دل سے کہنے لگا کہ آپ نے جو میں سے کچھ غلطی کر رکھا تھا اور آپ نے آیت بلعنا ما نزل الیہا پڑھی اور حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ آپ نے دو دفعہ اس وقت کے کو اپنے قلب سے دیکھا اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو ان آنکھوں سے دیکھا تو ان کی آنکھیں تھیں کہ اس بارے میں صحابہ نے کوئی تمنا نہ نہیں ملتی۔ بہر حال لا تدلک الا بصار صاف اس کے خلاف ہے۔ اور حضرت عائشہ کے قول کے معنی بھی اسی نہ رہ سکتے ہیں کہ آپ نے اس وقت کو ان آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ قلب سے دیکھنا یا کلف یا یروایں دیکھنا اس کے خلاف نہیں ہیں حتیٰ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کو اپنے قلب سے دیکھا اور بعض مفسرین میں روایں ہیں جیسے بھی ذکر ہے اور آیت لا تدلک الا بصار اس کے خلاف نہیں ہے۔

سہیل و

سيرة المنقبي

۲۰۰۰ھ - سید ذوالکلیب دفت ہے جو کھانے میں خود راہم دیتا ہے و شوق من سدا زقلیل (السباۃ ۱۷۳) اور کثرت دفت اسے بے کا کھایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کھایا گیا ہے۔ اس کا لعل جنت اداس کی آنسو کے لئے ہے مثلاً کہ ہر بھلی بیلن کیا گیا ہے فی سدا زملحضود (الواقعة ۲۸) کچھ نگہ سایہ لینے میں وہ بے کام ہے اور اذیفشی السدا زملحضود (۱۷۳) میں استاد اس مرتبہ کی طرف سے جس کے لئے نبی صلعم کو خاص کیا گیا اقا شہداء الیہ اور نمازے جانیس اور کہا گیا ہے کہ یہ وہ دفت ہے جس کے پیچھے فی صلعم سے نبوت کی اعلیٰ توفیق حاصل ہے جس میں مسلمانوں پر سبکدوشی کا نزول اور امین اٹھنے میں کہ سدا زملحضود جنت کی انتہائی حد پر ہے جس پر اولین اور آخرین کا علم منتفی ہو جاتا ہے۔ (۱۷۳) اور مسند کثرت اقلیٰ جملہ اہل علم کا قول ہے کہ سدا زملحضود سے سدا زملحضود کے لئے گناہوں کو اس پر تمام ظالموں کا ظلم سما جائے اور اس کا قول ہے کہ کھانا صرف بے ہوشی اور بے کلامی میں ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ بے ہوشی کے لئے کھانے کوئی نہیں جاتا اور ایک قول ہے کہ کچھ نہیں ہے اس کے لئے وہ وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ اس سے آگے نہیں اور ایک قول ہے کہ وہ ہر شخص کی انتہا ہے جو سنت رسول اللہ پر چلتا ہے۔ (۱۷۳) اور بعض حدیثوں میں اس کے چون کا ذکر ہے کہ وہ واقعی کے کائنات کی سطح میں اور ایک رواایت میں ہے کہ اس کا ایک ایک چکر امت کو ڈھکا ہوا ہے و حج اور بعض روایات میں ہے کہ وہ وسط جنت میں ایک دفت ہے اور بعض میں ہے کہ اس سے چار نیکو شخصوں میں دو باطنی و دو ظاہری اندھا مری خیر و طہار و قنوت کو کھا گیا ہے اور بعض میں ہے کہ اس سے پانی اور دھوا اور اور اور کئی کی نثریں ملتی ہیں جن کا ذکر ہے جنت میں ہے۔ ان تمام روایات سے ظاہر ہے کہ بعض لفظ سدا زملحضود کی وجہ سے اسے ایک ایسا جز ہے جسے سب سے زیادہ بڑی کے دفت دیکھتے ہیں۔ جو وسیع پیمانہ پر ہی جو سمجھ نہیں۔ بلکہ اس سے مراد ایک خاص مقام ہے جس سے آگے کسی انسان کا علم قری نہیں کر سکتا۔ تو جانا یہ مقصود ہے کہ آپ کا علم ہی اس کمال کو پہنچا جس سے آگے ترقی ممکن نہیں۔ جیسا کہ فاسطویٰ میں بتایا گیا کہ آپ کے کائنات علی انتہائے علو کو پہنچنے اور آپ کا علم ایسا کمال ہوا کہ تا قیامت کو ہی ترقی علی اس

آنحضرت کے غلام کا اہتمام
کمال کو پہنچا دیا

إِذْ يَنْتَشِي السَّيِّدُ رَمَامًا يَنْفُثُ ۚ مَا ذَاغُمُ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ۚ لَقَدْ رَأَىٰ

جب سدرہ پھر ہار تھا جو چار تھا غش ۳۲ آٹھ پھری نہیں اور نہ سے بڑھی غش ۳۲ یقیناً اس

مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۚ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّتَ وَالْعُرَىٰ ۚ وَمَنْوَةَ

لہنے رب کی بڑی بڑی آیتوں کو دیکھا ۳۲ کیا تم نے لات اور عری کو دیکھا اور منات

الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۚ أَلَمْ يَذْكُرْ ۚ وَلَكِنْ أَنتُمْ نَكِلُونَ ۚ إِذَا قُتِلْتُمْ فَبِئْسَ

تیسرے اور غش ۳۲ کیا تم نے لکھتے ہیں اور اس کے لئے لوگیاں یہ قسم قومیت ہے انسانی کی ہے غش ۳۲

کو باطل نہیں کر سکتی۔ بلکہ میں قدر علم دنیا میں ترقی کرے گا اسی قدر علم قرآن کی صداقت ظاہر ہوگی۔ باغناظور دیکھو تمام انسانوں نے بچہ آپ کو علم دیا گیا۔ اور وہ علم عقل و تدبیر کے لحاظ سے آپ کی وہ عقل کی گئی جس سے تم کے انسان کی عقل نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے آپ خاتم النبیین بھی ہوئے کیونکہ جب آپ کا ذہن علم اور عقل دونوں پہلوؤں سے مکمل کو پہنچ گیا تو قلب دنیا کو اور کسی دنیا کا مت حاجت نہ رہی۔ اور اگر آدمی میں مغیر مغیر اندر قسا کے لئے دانی جیسے تو مطلب یہ کہ اگر صرف اللہ ہی آپ کو وہ کمال حاصل ہوا جو دوسرے کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔ اور اگلی آیت میں عندھا جنة المأوى میں بتایا کہ اسے علم عالمی صرفہ کے حصول سے انسان جنت کو بھی پورے طور پر پالنا ہے۔

غش ۳۲ حسن سے مروی ہے کہ وہ دانگے والی چیز نور رب العزت ہے۔ اسی کے مطابق ابوہریرہ سے روایت ہے کہ، غش ۳۲ یقیناً یقیناً کہنے میں اور بصیرت کو بھی دیکھو غش ۳۲ اور جو کہ اوپر کی آیات سے ظاہر ہے کہ جن باتوں کا بیان ذکر ہے وہ ان سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے یہاں مراد بصیرت ہی ہے۔ اور معاذ خ میں بتایا کہ آپ اصل مقصد سے اور اصرار نہیں ہوئے اور ماطنی میں یہ کہ صحت سچا و زشتی ہوئے۔

غش ۳۲ ان آیات سے مراد وہ عجائبات ہیں جو مروج میں آپ کو دکھائے گئے جن میں صرف آپ کے کلمات ہی ظاہر کئے گئے۔ بلکہ آپ کی اور آپ کے دین کی کامیابیوں کی بھی بشارت دی گئی۔ اور یہاں ربہ کا لفظ لاکر خود بتا دیا کہ مراد وہ آیات ہیں جن میں آپ کی اور بیت روحانی یا آپ کے ذہن سے جو بصیرت روحانی ہوئے والی تھی اس کی طرف اشارہ تھا۔ اور ان آیات کبریٰ کے دیکھنے کے لئے صحیح آسان پر جانے کی ضرورت تھی اور تمہارے لئے یہ عجائبات آپ کو اسی آگے سے دکھائے جو انبیاء کو دینی سے۔ اور مروج کا جہد مرضی کے ساتھ ہونا نہ ہونا اس کے لئے دیکھو غش ۳۲ جہاں مفصل بحث گزر چکی ہے۔

غش ۳۲ لایق ثابت کجابت طاعت میں تھا اور عری غطفان کجابت غفر میں تھا اور منات فراہد کجابت کجابت راج، اولاد کو اللہ کی اور عری کو اللہ عز کی تائید کہتے تھے۔ راج، اولاد انسان کی شکل پر تھا اور عری دھرتی کی صورت پر اور منات سچر تھا اس لئے اسے ملک بیان کیا ہے اور الاخریٰ یہاں دم کے لئے ہے دوسرے باب نام نوشتہ پر میں گویا یہ ان کی دلیلیاں تھیں جنہیں وہ خدا کی بیٹیوں قرار دیتے تھے اس لئے اگلی آیت میں فرمایا کہ اپنے لئے جو چیزیں کہتے ہو اور خدا کے لئے بیٹیاں۔

غش ۳۲ ضیائی۔ حصار کے معنی ہیں جادو ظلم کیا۔ اور ضیائی نا انصافی کا ظلم ہے۔

اس موثر ہدایت کی صیغہ جو کسائی بیان کی گئی ہے وہ اسی طرح کہ قرآن حکیم کے کلمے الفاظ کے ساتھ وہ قابل غریب نہیں۔ مگر جو کہیں جہوں سے اس پر بہت زور دیا ہے اور اسے بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اس نے مختصر اس کو ذکر کر دیا

مروج میں کیا دیکھا

لات۔ عری۔ منات

ضیائی غرائبی کا جہد

٢٣ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءُ مِمَّا تُمَارِئُونَكُمْ وَأَبَاكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ

یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے لئے کوئی روح نہیں اتاری

إِنْ يَشِيعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ

”لوگ صوفیوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی جڑوں کے فاس پھٹتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس ان کے بک کی حرف سحر ہا ایت

الْهُدَى ۝ أَمِ لِلْإِنسَانِ مَا تَمُنُّ ۝ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَى ۝

آپ کی ہے کیا مشاوریہ کو وہ مل جاتا ہے جس کی وہ آئندہ کرتا ہے تو آخرت میں پہلی زندگی اللہ کے لئے نہیں ہے

مزدی ہے کیا یہ جاہل ہے کہ جب نبی صلعم اس سورت کو پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچے تو آپ نے بیاتے الکبر الذکر ولہ الاثنی

تِلْكَ اِذَا قَمَعَهُ صَيْدِي سَكَنَ يَدُ الْفَاعِلِ ۞ دے۔ تِلْكَ التَّوَانِيصُ الْعِلْمُ وَالْمُشْفَاعَةُ لِمَنْ تَجِبُ لِيْنِي ۞ بلند مرتبہ دیویاں میں

اور ان کی خفیات کی امید بھی جاتی ہے ایسی خفیات اور قرآن مجید پر محکم کلام! اس سورۃ کے متعلق یہ مسلم امر ہے کہ علی الاعلان

کفار میں پڑھی گئی اور ابن مسعود کی ایک روایت میں ہے کہ یہ پہلی سورت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان کفار کو سنائی اور یہ پہلی

سودت تھی جس میں سجدہ نازل ہوا۔ اور سجدہ کے کوثر پر نبی عظیم نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہی سب سامعین نے بھی جن میں

مستحب ہے۔ بین سوال ہے کہ اس خیال کو کس صورت کا لفظ حفظ دینے سے رہا ہے۔ الربا لغرض وہ ایسی چیز ہے کہ ان کی بجا

یہ حدیث بھی بایں کوئی تمام آیات چوں کیاں کی کسی حدیث مدیدہ راہی ہے۔ چونکہ آیت ۷۳ میں صاف طور پر ان جہوں

سے مشروط کیا ہے۔ بتوں کی حفاظت کا اقدار یہاں کس طرح منوع ہو سکتا تھا اور آیت ۲۶، ۲۷ پر محدودی معنی میں کیا

طرف اشارہ الکم الذکر مولہ الانثی میں ہے۔ پھر اس سے آگے ساری صورت کو پڑھ جاؤ جن کفار کو یہ کہہ پا کہ تمہارے بت کجی

وَأَنفِى خَدَاكُى ۛ سَفَاغِى ۛ۔ کیا انہیں ایسے الفاظ میں مخاطب کیا جاسکتا تھا۔ ذلک مبغیہ من العلم (۳۰) لیجوزی الذین

اساؤا با علواو يحنوى الذين احسنوا بالحنى (٣١) افريت الذى تولى (٣٣) الا ترموا زهرة و نه را حوى

(۳۸) وان لیس اللسان الواسعی (۳۹) پھر اس سے آگے مختلف قوموں کی ہلاکت کا ذکر پھر تہجد کی شفاعت نسیم

کلی تھی تو پھر باقی اختلافات کس بات پر پٹخا جس پر اس قدر تندی کاغذ سے کی جاتی تھی اس صورت میں موجود ہے یہاں تک کہ آفریں انکو

سناہیا کہ ان کی ہلاکت کی گھڑی سر آج پہنچی ہے۔ واعدی نے بہت سی موضوعات پر بحثوں کو مکمل کر لیا ہے اور محدثین اس کی سند کو یکجہ

بھی وقت نہیں دیتے۔ کسی ذہن پر کسی ایک روایت بنا کر مشہور کر دینی اور واہد سی یا نہری نے اسے قبول کر لیا۔ کو یہ اس نے

ساتھ پر کوئی دلیل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی موت سے پہلے بھی تاریکی طور پر شرف اور بت پرستی کی امیزش سے پاک

کلمہ ہے چچا جیدہ کوٹ کے اندر آجے و اٹھان کا وہم دل میں آیا جیسے چرایے کوٹ میں جب اٹھان کی طرف سے کٹرین

مگر نہیں بلکہ یہ صرف مسلم تاریخ کے خلاف ہے اس نے سوائے کھنڈہ اقتضاب باحدودہ کہ اساد کے کوئی ٹھنڈا ایسے روایات

۱۴۱۲ھ تک سمرقند کے گورنر و محکمہ ۲۲۳۶ و ۳۲۲۹

[illegible]

ج

وَلَمْ يَنْفَعِ مَلَائِكُ السَّمَوَاتِ لَا يُفْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مَنْ يُؤْذَنَ اللَّهُ ۚ

اور کئے فرشتے آسمان میں میں ہیں کہ شفاعت کہہ ہم نہیں ادنیٰ مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے

مَنْ يَشَاءُ وَيُزْفِقُ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْمُونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةً

اور پسند کہے امانت کے لئے ۳۲۵۵ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے

الْأُنثَىٰ وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي

رکھنے میں ۳۲۵۶ اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں وہ مرنے تک یہ ہی کرتے ہیں اور ظن حق کے مقابل کچھ

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ فَاعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ

کام نہیں دیتا سو اس سے منہ پھیرے جو ہمارے ذکر سے چر جائے اور سوائے دنیا کی فکر کچھ نہیں چاہتا

ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ

ان کے علم کا انتہا یہی ہے تیرا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے گڑا ہے اور وہ

أَعْلَمُ مِمَّنْ اهْتَدَىٰ ۚ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيُجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا

لئے خوب جانتا ہے جو راستہ میں ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو بارگاہ میں

بِمَا عَمِلُوا وَيُجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا ۚ الْحُسْنَىٰ ۖ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَرْثَمِ

اس کے مطابق بدلے جو وہ کرتے ہیں اور انہیں جو نیکی کرتے ہیں اچھا بدلہ دے وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے ایمانی کا تین

وَالْفَوَاحِشَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّكَ ۚ وَسِعَ الْغُفْرُوهَ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ ۚ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

سے بچے ہیں سوئے نیک خیال دل میں ہے کہہ تیرا رب وسیع مغفرت والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جس میں زمین سے پیدا کرتا ہے

وَإِذْ أَنْتُمْ لِحَنَةٍ ۚ فَبَطُونَ ۚ أَهْمَتَكُمْ ۚ فَلَا تَرْتَوُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۚ

اور جب تم اپنی امانت کی چیزوں میں بچے جوتے ہو سو اپنے نفسوں کو پاک نہ خیلاؤ وہ اسے خوب جانتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہو ۳۲۵۷

۳۲۵۸ بعضی کا غلط فہم لاکر بتا دیا کہ جب تک ایک شخص نے حصولِ مغفرت الہی کی راہوں پر چلتے کی کوشش نہیں کی تو اسے شفاعت کوئی

فائدہ نہیں دیتی کہ کچھ شخص اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا تا اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی اس کے لئے نہیں ہر سستی۔

۳۲۵۹ یہ لوگ ملکہ کا اسکی سفیاء قرار دیتے تھے یہ سب بت پرستی کی تردید ہے کہ اس یہ تعلیم ہو کہ میں توں کی شفاعت

۳۲۶۰ مَعْرِفَتِکُمْ کے معنی ہیں یہ کیا تا کلون التراث الاکلا لھا (الفجر ۱۹) اور معصیت کے تریب ہونا ہے

شفاعت کہے؟

لَمْ

ج

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۖ وَاعْطَىٰ قَلِيلًا وَكَذَّبَ ۚ أَعِنْدَهُ عَلَمُ الْغَيْبِ ۚ

کیا تو نے دیکھا جو میرا تابع ہے اور غور ادا دیتا ہے چرک جاتا ہے ۲۱۱ اس کے پاس غیب کا علم ہے

فَهُوَ يَرَىٰ ۚ أَمْ لَمْ يَنْبَأْ بِمَا فِي صُحُفٍ مُّوسَىٰ ۚ

۳۶

پس وہ دیکھتا ہے کیا اسے اس کی خبر نہیں ملی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

کو

بلکہ اسے معلوم نہیں اس پر آیا اور اس کے قریب ہوا بغیر اس کے کہ اس میں داخل ہوا اور لکھ لکھی ہے جو اس کی کے لئے آئی ہے
موسىٰ مستقبل پر داخل ہوئے۔ (غ) اور اہل علم سنت میں یہ ہے کہ ایک چیز کے وقت پر تو آئے مگر اس کو کس نہیں اور میں نے
اس کے معنی صاف کر دیئے۔ اور اگلی سطر کے کلمہ کے وہ غرض ہے جو بغیر ارادہ کے پڑ جائے تو یہ لکھ لکھ لیکن اس کا وہاں لکھ نہیں
بلکہ ذنب ہے (دل)

تزکیہ

تزکیہ تزکیۃ دہ طبع ہے ایک فعل کے ساتھ اور وہ اچھا ہے قد افلح من ظکھا (المشعل) ۹۰ اور درود رسول کی ہے
اور یہ لہجہ ہے کہ انسان آپ اپنا تزکیہ دل سے کرے یعنی اپنے آپ کو مزلی قرار دے اسی سے یہاں منع کیا ہے کیونکہ عقلاً اور عرفاً
انسان کا اپنی مشیت آپ کرنا ایک فعل نکاح ہے (غ)

جنہی

جنتہ

تزکیہ نفس کا یہ ہے

اجنتہ جن جن کے معنی ہے۔ اور یہ بچے کا نام ہے جب بچہ کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ اور یہ فعل یعنی مفعول ہے
(غ) یعنی غرض سے مخفی۔ جنت سے جس کے معنی چھپانا ہیں۔ اور جنتہ ڈھال کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنے صاحب کو چھپا لیتی ہے۔
اتخذوا ایامہم جنتہ والنجاة ۱۶۰ مطلب یہ ہے کہ انسان کو تزکیہ نفس کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے ہر ایک گناہ
سے اور مباح سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اُن اگر کوئی خیال دل میں گذرے کہ اسے تو اللہ تعالیٰ اپنی وسیع مغفرت سے کام لیتا ہے مگر
اس کو یہ مطلب نہیں کہ انسان پر سے خیالات کو دل میں لاسکتا ہے بلکہ اس کے مد نظر تو یہی ہے۔ بت ہوئی چاہئے کہ ہر ایک گناہ سے اور
ہر ایک بدخیال سے بچے۔ لیکن اگر کزوری سے کبھی کوئی خیال دل میں گذر جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر گرفت نہیں فرماتا اور لہجہ سے
مرا یہاں خیال، خیال، خیال میں آتا ہے۔ کیونکہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سے مراد ایسی مغفرت گناہ ہے جس میں
فعل انسان سے کوئی نہ ہو (نہ نہیں ہو)۔ پھر اس کے ساتھ ہی تزکیہ کے لئے ایک اور اصول بتایا اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے قصور
اور عادی کا مستتر ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو پاک، بھلے میں وہ گناہ سے بچنے کی کوشش ترک کر دیتے ہیں۔ اور یہی ہے عقاب
کی کوشش کا چھوڑ دینا آخر انسان کو بدی کے سامنے عاجز اور کمزور کر دیتا ہے۔ یوں کمزوری کا اعتراف اصل میں قوت کا موجب
ہے اگلے کو جس میں اس سنی کے معنوں کو ہی جاری رکھا ہے۔ انشاء کہ من اکاد فیض سے بھی یہ ظاہر ہے کہ سارے انسان عین
ہی پیدا کئے جاتے ہیں +

انسان کا ذہن ہے
پیدا ہوتا ہے

اعطاء عطاء

اعطیٰ ۱۲۰ اعطاء کسی چیز کا دینا ہے۔ حتیٰ یعطوا الجزیۃ (التوبہ ۹-۱۰) اور عطیۃ اور عطاء صلیب میں
سے نکلتی ہیں۔ لہذا عطاء (حق) ۱۳۹ فان اعطیتمہا رضوا (التوبہ ۱۰) اور اعطیٰ البعید کے معنی ہیں انعام دینا اور
تو اس نے اپنا سروے دیا اور انعام میں کرنا (غ)

الکدی

الکدی۔ لکھنے کے معنی ہیں کہ اس کا نام ہے قصور، فالکدی جب کہ وہ ہوا ایسی زمین پر پہنچ جاتے جو جنت ہے اور لہجہ راسخاً
لیے طالب کے لئے بولا ہوا ہے جو بے طرد وہیں آجائے اور ایسے دینے والے پر جو قصور اسے کرک جائے (غ)
قصور دینے سے مراد یہاں قصور یعنی غمناک رہی ہے اور معنی میں حین لوگوں کا دوسرے کے شان نزول میں کیا ہے وہ

وَابْرِهِمُ الْآيَاتِ وَيُنَادِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى طَاعَتِهِ وَيُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۳۲

اور ابراہیم کے جس سے خدا کی آیتیں ۳۲:۱ کو قی ہوئے اٹھائیں اور دوسرے کا بچہ نہیں تھا تا کہ ان کو ان کی کہیں بھی ہو جو وہ کو کھڑے کرے ۳۲:۱

والدین پر نیچے پھر فریق الخوف یا خاص بن وائل وہ سب اسی قسم کے لوگ تھے کہ اسلام کی طرف کچھ جھک کر رہ گئے۔ اور یہ مرض کچھ بھی دنیا میں بہت ہے اکثر لوگ چند باتوں میں اس میں لٹ جاتے کو تیار ہوتے ہیں۔ لیکن کسی کام پر کم رازدہ لگاتے وہ اسے بہت ہی کم تہیں۔ اور اگر آیتیں غریب سے سراہے کر کیا وہ نتائج کو دیکھتے ہیں؟

۳۲:۱۱ وَاذْكُرْ بَنِي إِسْرَٰءِٓمَ إِذْ جَعَلْنَا دَاوُدَ وَلِيًّا ۖ وَإِذْ نَادَيْنَاهُ ۖ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْمِعْ ۖ فَاسْتَلِمَ إِلَيْهَا بِطِينٍ ۖ ۝۳۲:۱۲
۳۲:۱۲ وہ زین، اصول ہے جس پر صرف مذہب کا کلرکل دنیا کے کاردار و دار و دار ہے جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے لئے آخرت میں کوئی نتیجہ پیدا ہو وہ یہاں کو کشش کرے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں کچھ نفع ملیں وہ یہاں کو کشش کرے اس میں جو چیزیں اس دنیا کے نفع و ضرر سے مل جاتی ہیں وہ بھی اس کی بعض صفات کا تقاضا ہے مثلاً انسان کے لئے ہوا پر اُڑی گئی پانی پیدا کر دیا گیا اور اس میں اس کی کو کشش کا کچھ دخل نہیں مگر ان باتوں اور باتوں سے اس میں قدر انسانی اپنی سنی اور وہ وجہ سے گاہ بشتا ہے ماسی قد فائدہ اٹھا کہ ہے۔ اسی طرح اس دنیا کے لئے اپنے نفع سے اور اپنی رعایت سے ہمارے لئے قرآن بھی دیا۔ لیکن یہ ہمارے ہی قرآن کا سامان ہے۔ جو اس دنیا کے لئے ہیں دیا ہے اس سامان سے جس قدر ہم اپنی سنی اور وہ وجہ سے فائدہ اٹھائے اس کی کو کشش کریں اسی قدر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس دنیا کی جو بہت بھی اسی انسان کو فائدہ دیتی ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے اس کی کو کشش کرے اور اس سے کہ آج مسلمان اس اصول سے بالکل غافل ہیں۔ اور سنی اور وہ وجہ کا اصول دنیا میں بہت ہیں۔ دنیا میں۔ اور ان کو ہم جو آپ اسی اصول کو اپنی کتاب کی تیسیم کے خلاف دنیا میں کام میں لاکر فائدہ اٹھا رہی ہیں؟

محلہ میں ہر قسم کا کچھ نہیں

محلہ کو لب

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ انسان کے اعمال اس کی موت کے ساتھ منقطع ہو جاتے ہیں تو پھر دوسرے کے اعمال کا بھی اس کو کوئی فائدہ نہ رہے؟ ہم میت کے لئے نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری یاں چایک فوت ہو گئی اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو اسے اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا میری بی بی نے حج کی نذر مان لی تھی اور وہ مر گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس پر فرض ہو تو کیا تو ادا کرتا؟ کہا ہاں فرمایا پھر اس کا حق اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ادا کیا جائے اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ جو جبرائیل انسان مر جائے تو اس کا کل منقطع ہو جاتا ہے۔ سوائے تین باتوں کے ایک دراصل جو اس کے لئے دھار کہ ہے ایک صدقہ جاریہ جو اس کے بعد چلتا ہے۔ ایک حلہ جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں یا جسے باقی فی المیتیت اس کے اعمال میں بھی داخل ہیں۔ قرآن اعداد سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے عمل سے بھی انسان کی نفع اٹھاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کے یہ حدیثیں صاف بتاتی ہیں کہ ایسے تعلق شدید کی صورت سے کہ گویا عمل کرنے والا انسان اس دوسرے کا مقام ہو جاتا ہے۔ ماسوائے احمد بن حنبل سے جو حاصل نہیں کہ جو امر شریف سے معلوم ہوتا ہے اسے اس قدر وسیع کریں کہ قیاس کر کے کہنے کی کیا نیل اصول قائم کریں اس لئے کہ لوگ جو اجرت دیکر قبروں پر کسی میت کی خاطر قرآن پڑھواتے ہیں ایسا طریق اختیار کرتے ہیں جو خلاف فریضہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہیں نہیں امداد مع العالی میں ہے کہ وہ قرآن پڑھنے والے تو صرف اجرت کی خاطر قرآن پڑھتے ہیں اس کا ثواب کسی کو کیا پہنچے گا۔ اور اسی طرح جو دھار کا فائدہ ایک مسلم مرے میں ہم کسی کی منفرت کے لئے دھار کرتے ہیں جیسے جہان میں تو اس کا فائدہ اس پہنچتا ہے مگر اسے اس دنیا کی کو بہت کے سامانوں میں سے ہے کیونکہ وہ چاہے تو دھار کو قبول کرے اسے اہد جانت۔ کہ اسے اس دھار اور ان دھار میں خودی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہو جس کا ثمرہ تعالیٰ دوسرے پر بھی نازل دیتا ہے۔ اور یہی اصل مسئلہ تھا جس کا کام کرنا

إِنَّكُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطَىٰ ۚ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۚ فَفَشَلُهَا مَا تُخِشَىٰ ۚ ۵۳

کیونکہ وہ جسے ظالم اور بڑے رکش تھے اور تباہ شدہ زمینوں کو پسند کیا اور انہیں ڈانک دیا جس پر غم نہ لایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رَبِّكَ تَتَمَنَّىٰ ۚ هَذَا نَذِيرٌ مِنَ النَّذِرِ الْأُولَىٰ ۚ إِذْ قَاتِلْتُمُ الْإِنْفِثَةَ ۚ ۵۴

سو آئیے اے نبی! تمہاری تمنا ہے کہ تمہارے دلوں میں سے ڈرنے والا ہے۔ آسفال (مکڑی) آپہنچا ہے

لَيْسَ لَهُمَا مَنٌ دُونَ اللَّهِ ۚ كَاشِفَهُ ۚ أَتَيْنَ هَذَا الْكِتَابَ يَتَعَبُجُونَ وَيَتَفَكَّرُونَ ۚ ۵۵

انہوں کے سوا کسی اور کرنے والا نہیں۔ تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور سمجھتے ہو

وَلَا تَبْكُونَ ۚ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ۚ فَاِجْعَلُوا لِلَّهِ وَأَعْبُدُوا ۚ ۵۶

اور روتے نہیں اور تم غافل ہو۔ سو اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو

۳۲۱۵ آیت کے لئے دیکھو ۳۲۱۴ اور یہاں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہاں اور جاکر ہے۔ یہ قیامت کہہ کر انہیں اس کے اہل اور پروردگار تو نہیں کی بات
کا ہی ذکر کیا ہے۔ اور اہل انڈیز میں انہوں نے کہا کہ صاف بتاؤ کہ جس طرح وہ جاکر ہے تو یہی جاکر ہو گئے دوسرے اہل آیت
میں ہے لیس لہامن دونوں کا شفعہ یعنی اللہ سے دور کر سکتا ہے اور کوئی نہیں جاکر قیامت کا نہ تو انی اور نہیں کرے گا۔
اس شکل کی دہر سے کا شفعہ کے معنی غیر ذرائع والا ہے جس پر صبح ہی ہے کہ یہاں ساعت و طلی کا ذکر ہے یعنی قوم کی تباہی کا۔

۳۲۱۹ ساحل و ن۔ ساحل لاہی یعنی غافل کو کہتے ہیں جو اپنا سراٹھا ہے ہوئے ہو۔ رخ
۳۲۲۰ بھاری ہیں ہے کہ سورۃ الفہم پہلی سورت ہے جس میں یہ سجدہ نازل ہوا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ چکے تو آپ نے سجدہ کیا
اور جو لوگ سننے والے تھے ان سب نے بھی سجدہ کیا یعنی کفار بھی سجدہ میں شامل ہوئے سوائے انہیں جنہوں نے خلف کے جس نے جانتے
سجدہ کرنے سے منی کی ایک قسمی ملی اور اس پر سجدہ کیا۔ سو یہ سجدہ کی حالت میں نازل ہوا۔

اس سجدہ کو اس میں ہی روایت کا ثبوت کھجایا ہے۔ جب کا ذکر ۳۲۱۸ میں ہو چکا ہے حالانکہ بات بالکل صاف ہے یہ پہلی سورت
ہے جس میں تہذیب نازل ہوا۔ کفار باوجود بت پرستی کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل تھے۔ اور جن کو صرف اس کی جناب میں سفارشی
منفعت تھی۔ اس نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسجدوا للہ واعبدوا لکفر سجدہ کیا تو وہ بھی ساتھ ہی سجدہ میں گھسے۔ یہ کوئی ایسی بات
ہے کہ اس پر یہ خیال کرنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ جنوں کی تعریف اس سورت میں کر دی تھی اس سے کفار نے سجدہ کیا۔ اور
یہ ممکن ہے کہ کسی تہذیب کے مسلمانوں نے یہ کھجایا ہو کہ اب یہ غفلت ترک کر دیں گے۔ اور اسی کی شہرت ہمیشہ میں ہمارے ہر پہنچ گئی
جو جس کی وجہ سے جس وقت وہاں بھی آگئے ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اصحاب انتشار دم داسے

بادار رحم کرے دل کے نام

اِقْرَأْ السَّاعَةَ

دور، گڑھی قریب آگئی اور چاند بھٹ گیا ۲۲۳

۱

نہایت

اس سورت کا نام القومہ اور اس میں تین رکوع اور پچھپن آیتیں ہیں۔ اس کا نام القومہ معجزہ شق القمر کے ذکر سے لیا گیا ہے۔ جس سے اس سورت کی ابتدا ہوتی ہے اور چونکہ اس سورت میں صراحت کے ساتھ حق تعالیٰ کی طاقت کے خاتمہ کا ذکر ہے جس کا جنگ میں شکست کی صورت میں خود اور بنو اسرائیل بطور پیش گوئی بیان کیا گیا ہے اور چونکہ چاند بل عرب سے ملے بطور نشان تھا اس لئے شق القمر کا معجزہ اور اس سورت کا نام القومہ اور اس ایک ہی حقیقت کے انکار کیے اختیار کئے گئے ہیں اور اس سورت میں مختلف قوموں کی مذمت کی گئی ہے اور یہ بات کہ آئے کا ذکر کر کے آخر صاف بتا دیا کہ اسی طرح تم کا زمانہ مذمت لوگ بھی ہلاک ہو گئے اور یہ بھی بتا دیا کہ ان کی طاقت بڑھ چکی ہوگی۔ اور یہ سورت انہی کا تختہ ہے کیونکہ وہاں ہی کمالات نبوی کا ذکر کر کے آخر پر بتا دیا تھا کہ آپ کی طاقت کہنے والے چاک ہو گئے اور ان دونوں کا تعلق ایسا شدہ ہے کہ اس کا خاتمہ جن الفاظ پر کیا تھا ازلت الازلیۃ انہی سے اس کی ابتدا کی ہے اور قیامت الساعۃ اور نام کا تعلق بھی ظاہر ہے۔ اور نزول بھی ایک ہی زمانہ کا ہے جیسا کہ حضرت حاشیہ کی بخاری سے روایت سے ظاہر ہے کہ میں چھوٹی سی جی جب یہ آیت نازل ہوئی بل الساعۃ موعداہم والساعۃ تراہمی واماہ

مفہوم القومہ معجزات شق القمر

۲۲۳۔ ابن اثیر اور قاضی شافعی نے متفق ہو کر یہ وردی الاحادیث المتواترۃ بالاسانید المعصیۃ یعنی اسے ذکر سورت حدیث میں مناد بھی کیا ہے جو بخاری میں حضرت ابن مسعود کی روایت سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک مجزہ پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک ٹکڑے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزلایا اور وہاں عباس کی روایت میں صرف پھٹنے کا ذکر ہے اس کی روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے نشان دکھا دیا تھا تو آپ نے شق فرمایا معجزہ دکھایا۔ اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ انہوں نے آواز کوان دونوں کے درمیان دیکھا۔ اور صحرا کی ایک روایت میں ہے کہ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا اور ایک اس پہاڑ پر یعنی صفا اور مدینہ پر طبرانی میں ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ چاند کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسوف لگا تو کفار نے کہا چاند پر جادو کر دیا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور کبھی روایت میں ہے کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے تھا۔ اور یہی کی روایت میں ہے کہ جب کفار نے شق فرمودیکھا تو کہا ہے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ باہر سے آئے والوں کو دریافت کرو کہ یہاں کیا ہوا ہے تو انہوں نے بھی اس کی شہادت دی۔

ان تمام روایات سے میں نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ اس حدیث یعنی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اتفاقاً قزوکیا گیا چاند کا پھٹنا دیکھا گیا۔ لیکن باقی امور میں کہ دو ٹکڑے کہاں کہاں گئے روایت میں اتفاق نہیں اور فقہ گروہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ جو قصہ بھی بتایا ہے جو کسی روایت میں نہیں کہ ایک ٹکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیب میں داخل ہو کر آپ کی آستین سے نکل گیا تھا۔ لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے ایک طرف احادیث اس بارے میں قوت رکھتی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی ایسی ہی وال ہیں کہ اتفاقاً قزو قزو میں آیا۔ اور یہ بات کہ وہاں عباس اس وقت پیدا نہ ہوئے تھے اور اس جہاں کے تھے اور وہاں

وَأَنذِرُوآيَةَ يُعْرَضُونَ وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمَرٌّ ۝

۲

اور اگر کوئی نشان دیکھیں تو نہ چہرے لیے ہیں اور کہتے ہیں طاغوت اور جادو ہے۔

میںوں کے راویوں میں سے ہیں اصل واقعہ کو پاؤے اعتبار سے نہیں گرا سکتی اس سلسلے کہ ان کے سوائے بھی ایک جامعہ سماج کی ان ردایات کو بیان کرتی ہے اور حیرت کی تمام تاریخ میں کوئی مجروح ایسی زبردست شہادت سے ثابت نہیں جیسے خلق الفکر کا مجروح اور یہ جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشفاق قرب قیامت میں وقوع میں آئے گا۔ اور اس بتا پر انہوں نے اسے میٹھو کی قرار دیا ہے قیامت کے حلقہ قریبی نہیں کہا جاسکتا کہ پانڈیاتی میں ہے گا یا نہیں اور یہ الفاظ اقربت المساعۃ سے غلطی لگی ہے ساعت سے مراد یہاں قیامت کہی نہیں بلکہ قریش کی یا غنائین اہل عرب کی طاقت کی ساعت ہے۔ یہاں کہ کھلی سورت کے آذر زلفت الاذن سے مراد یہی ساعت و سلی بھی۔ بلکہ ساعت سے مراد قرآن کریم کی مراحت اور صبح مدیٹ سے ثابت ہے دیکھو ۲۲ بل الساعۃ عوذرہم ۱۴، مں اسی ساعت کو ذکر ہے اور رسول اللہ صبح اسے جس کے دن پڑھنا جو نماز سے ثابت ہے نہ بتا دے کہ کسی ساعت کو ذکر کیا ہے۔ اور انشق الفکر کے معنی جو وضع ہوا ہو گئے ہیں داغ، تو وہ بھی اسی لحاظ سے ہیں جن پر اصرار علیہ سلم کا اصرار واضح ہو گیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قریشی چاند عرب کا نشان تھا جیسے سورج ایران کا نشان تھا اور اس کا اشفاق ان کی قوت کے ٹوٹنے کا نشان تھا یہ سورج و حرفت بجائے خود ہی ایک نشانی صداقت جو نہ تھا بلکہ اس کے نیچے ایک حقیقت بھی بخفی تھی۔ یعنی کہ ان لوگوں کی قوت رسول اللہ صبح کے مقابل میں توڑ دی جاسے گی۔

قرب مساکم

الاشفاق بقرینہ وجر
معنی اور مجروح کے
بچے حقیقتالاشفاق ترکاد وجر
ظلال تان تان تان
نہیں

یاد ہے کہ اشفاق قرطاف قانون قدرت ہے تو یہ اعتراض اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے قابل توجہ نہیں کسی قانون قدرت کے کوئی فیصلہ قطعی نہیں دیا یہاں کہ ان تمام سادی میں کوئی تقریرات یا بڑے بڑے انقلاب نمودار نہیں ہوتے بلکہ قانون قدرت کی شہادت تو اس کے خلاف ہے۔ آفرین پر جو یہ سستے بڑے پھاٹے ہو گیا یہ بغیر کسی انقلاب عظیم کے ہی بن گئے تھے اور خود سورج میں برسہ بڑے انقلاب آئے تھے اور بعض وقت برسہ برسہ داغ نمودار ہوتے ہیں جنہیں ظاہر بھی دیکھ سکتی ہے۔ تو یہ کونسی بیہدایت ہے کہ کوئی عظیم الشان انقلاب چاہے کہ اندر نمودار ہو جس نے اشفاق کی کیفیت اس کے اندر پیدا کر دی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی قوت اعجازی کے اظہار کے لئے یہ غیر عظیم ان لوگوں کو بھی دکھا دیا جو آپ سے غلط مانگتے تھے انبیاء عظیم سلامہ کی قوت کشفی بعض وقت اس قدر زبردست ہوتی ہے کہ دور کی چیزیں انہیں پاس نظر آتی ہیں اور اسی قوت کشفی کا اثر بعض وقت دوسرے لوگوں پر بھی اعجاز اذال دیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس نظارہ میں شریک ہو جائیں صرف سوال یہ رہ جاتا ہے کہ وہ کس طرح دیکھ بیانی کئے گئے ہیں سو یہ سب روایات میں نہیں بعض روایات میں کہا ہے ان میں باہم اختلاف ہے اور یہ بھی قرینہ کیا معلوم ہوتا ہے کہ اس اشفاق کے وقت چاند کو گڑبہ بھی لگا تھا جب کہ ایک روایت میں صاف الفاظ میں ہے اور شاید ہی وہ جو کہ بعض بزرگوں نے اشفاق کو خاص کر صوفیوں کا صوف ہی قرار دیا ہے غالباً وہ قرین نصف چاند کا تھا یعنی نصف تاریک ہو گیا اور نصف روشنی داؤا شد یہ بھی وہ جو کہ دور دوروں کا ذکر آگاہ بعض روایات میں آتا ہے۔

اشفاق قرینہ

۲۳۲۲ مستقر۔ استمقر۔ الشی کے معنی ہیں، ایک چیز، ایک طریقہ، ہوتی چلی آئی، اور استمقر بالشی کے معنی ہیں اس کے کھٹے پر مضبوط ہو گیا اور استمقر صوبہ کے معنی ہیں اس کا محرم حکم ہو گیا اور حملت حلا خفیۃ اذعوت بہ را الا حرف۔ ۱۹۹ لایا مراد استمقرت سے ہیں یعنی عادت کے مطابق پیش رفتی تھی اور اس کے بعد کہ محسوس نہیں کیا اور کسی شخص کا کام جب تک کہ ہمدردی نہ ہو جائے تو کہا جاتا ہے استمقر اور ہر چیز کو مستقر کہا جاتا ہے جس کی روش متعاد ہو گئی ہو دل، اور یہاں مستقر کے معنی ذرا بھ بھی گئے ہیں یعنی اب جادو جو نہ رہا ہے گا اور کھر نہ رہے گی محنت جادو (رج)

استمقر

مقر

مستقر

۴ وَلَكِنْ بَوِّدُوا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّهُمْ مُسْتَقِرٌّ وَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا

اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام اپنے وقت پر قرار پانے والا ہے اور انہیں آئینوں و آیتوں پر چھٹیکے

۵ فِيهِ مَوْزِعَةٌ مِنْ حِكْمَةٍ بِالْعَلَّةِ فَأَلْعَنَ النَّذِيرُ قَتَلَ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِيَ إِلَى

میں ہیں جس میں تنبیہ ہے کامل دانائی کی تیرے مگر ڈرا کسی کام نہ آیا سوائے یہاں ذکر جس دن جانے والا ایک شخص پھر

۶ شَيْءٍ يُذَكِّرُ خُشْعًا أَبْصَاهُمْ يُخْرَجُونَ مِنَ الْجَنَّةِ كَانَتْهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرَةٌ

کی طرف جاتے گا۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوگی قبروں سے اٹھ چکیں گے گویا وہ بکھری ہوئی مٹیاں ہیں۔

۷ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَرُّوا كَذَبَتْ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ يَسْتَكْبِرُونَ

پارے نہ لڑنے کی طرف اڑنے جاتے ہوئے گے۔ یہ تنگی کا دن ہے ۲۲۲ ان سے پہلے فوج کی قوم نے جھٹلایا

۸ لَكِنَّ بَوَّاعِينَ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَأَذِمْ جَرَّةَ ذَرَارٍ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

سے نوحی کہے جھٹلے کو بھٹایا اور کہا دیوانہ ہے اور اسے ڈانٹا گیا سو اس نے اپنے رب کو کچا رائیں منسوب ہیں سو تو میری مدد فرما کہ میں نے

۹ السَّمَاءِ بِمَا يُمْرُّ مِنْهُ وَنَجَّرْنَا الْأَرْضَ عَنْهُمْ فَاذْهَبُوا لَهَا عَلَىٰ أَعْقَابٍ

برستے ہر سے پانی سے کھول دینے ۲۲۲ اور زمین میں جیسے بھانپتے تو پانی کی تار کیلئے جس پر کیا جگہ نظر نہ ہو چکا تھا ۲۲۲

۱۰ مُسْتَقَرِّينَ فِي قُلُوبِهِمْ لَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

استقر جہاد ستمانی کی طرف سے ہو کیونکہ پہلے ایک امر اس کی گندب کا کرے تو قانون کو کام کر کے بنا دیتے ہر ہرجاسمائی کو

۱۱ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۲ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۳ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۴ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۵ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۶ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۷ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۸ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۱۹ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۲۰ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

۲۱ وَلَا يَسْمَعُونَ لَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ

وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَىٰ ذَٰلِ الْوَاقِعِ وَدُسِّرُوا بِخَيْرٍ بِأَعْيُنِنَا خُزٍّ أَلَمْ يَكُنْ كَافِرًا وَلَقَدْ كَذَّبْنَا

اور ہم نے اسے تختوں اور میزوں والی رشتہ پر سوار کر دیا۔ ۳۲۲ وہ ہمارے سامنے چلتی تھی اسکے بڑے جادوگر ایک نیا اور یقیناً ہم نے

آيَةٌ فَهَلْ مِنْكُمْ كَافِرٌ ۚ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ۚ

سے نشان (سکھوہر) تو کئی نصیحت قبول کرنے والا کسی سیر عذاب دہ میرا ڈرانا کیسا تھا ۱۲/۲ اور یہی اپنے قرآن کو نصیحت کیلئے سائل کیا

فَهَذَا مَذْكُورُ كَذِّبَتْ عَادٌ يَكْفِيكَ كَانَ عَلَيْنِي وَنَذِيرٌ لَنَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ مِيصْرًا ۱۸

تو کی کوئی نصیحت حاصل کر نہی لایا تو مجھ لایا تو میرا عذاب اور میوڑا نہا کیسا تھا ہم نے حق پر ایک تندرہ ایک سکن

صَوَّرَ فِي يَوْمٍ خُسٍ مُسْتَعْمِرٌ تَنْزِعُ النَّاسَ كَانَهُمْ عَجَارُ خُلِّ مُسْقَرٌ كَيْفَ

خوست والے دن میں چلائی وہ لوگوں کو یوں اکھاڑ بیٹھتی تھی گویا کہ وہ اکٹری ہوئی کھجور کے تنے ہیں۔

كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرِي وَلَقَدْ بَشَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَذَكِرٍ كَذِبٍ ۝۲۲

میرا غم اب اور میرا ڈر ان کیسے تھا اور یقیناً ہم نے نصیحت کیلئے قرآن کو آسان کر دیا تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے تو اسے دہانے

مُؤَدِّ السَّيْرِ فَقَالُوا ابْشِرْنَا وَاحِدًا اتَّبَعَهُ إِنَّا إِذًا لَنُفْلِحَ وَنَسْعِرُ ٢٧

دانون کو بھنلایا سو انہوں نے کہا کہ ہم ایک نیا دھرم لے کر آ رہے ہیں اور وہی کرسچینیتا ہے جس کی تم نے پہچان لی اور وہی ہے جس کی تم نے پہچان لی۔ ۳۴۳

سنہ تو مریح کی ہلاکت کی طرف اور ایک قوم کی ہلاکت کے لئے: دوسری ہلاکت پانی پینے کی ضرورت بھی نہیں۔

۳۲۲۷ ایہ احوال لوح کشتی کے تئذ کو کہا جاتے ہیں اللہ سے جس پر لکھا جاتا ہے یعنی تختی کو زینتِ مالہ فی الارواح (الاعراف: ۴۵)

۲۵ اَلَيْسَ الَّذِي كَرِهْتُمْ ابْنُ اِبْرٰهٖمَ هُوَ الَّذِي كُنَّا نَبْعَثُ اٰتِیْنَ اِلٰی اٰبَآئِهِمْ

کیا ہلکے درمیان میں سے اس کا بیٹا نہیں ہے کہ وہ محمد بن عبدالمطلب سے ہے لہذا وہ ان کے لئے بھی رسول بنا دیا گیا

۲۶ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۲۷ یٰۤاٰیُّهُمْ كُلُّ شَرْبٍ حَقٌّ فَاَدْءَا صَاحِبُهُمْ تَعَالٰی نَعْمَ لَهُمْ کَیْفَ کَانَ

ہاں ہاں ہر شے کی اپنی جگہ ہے اور ہر شے کے لئے بھی ایک مالک ہے اور ہر شے کے لئے بھی ایک مالک ہے

۳۱ عَلٰی نَبِیِّ وَاٰتِیْنَا اٰتِیْنًا عَلَیْهِمْ صِیْفَةٌ وَاحِدَةٌ فَكَادَ الْهٰشِیْمُ الْخَطِرُ

اور ہمارے نبیوں پر بھی ایک ہی آواز تھی اور ہمارے رسولوں پر بھی ایک ہی آواز تھی اور ہمارے رسولوں پر بھی ایک ہی آواز تھی

۳۲ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۳ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۴ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۵ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۶ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۷ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۸ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

ہم انہیں ان کے آسمانوں کے لئے بھی رسول بنا دیا تھا اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے اور ان کے لئے بھی بھیجے گئے تھے

۳۹ اَلَا تَرٰوْا اَنَّا رُسُلًا قَدْ فَوَّقْنٰهُمْ فَاَرْسَلْنَاهُمْ اَصْحٰبِیْنَ وَبَعَثْنٰهُمْ اِلٰی اٰلِهٰتِهِمْ

۱۶۸۸ اِنَّ الْبٰرِئِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسْعٍ یَّوْمَ یَسْجُدُوْنَ فِی الْاَسْوَءِ وُجُوْهِہُمْ

وَقَعْلَانِ

موم ہلاکت اور دکھ میں ہیں میں دن آگ کے افندہ پہنے منہوں کے بن گھیسے جائیں گے

۱۶۸۹ ذُوْ قُوْا مَسْ سَقَرٰہٗ اِنَّا کُلُّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدْرِہٖ ۝ وَاَمَّا نَرٰ الْاَوَّلٰدَ کَیْفَ یُلٰبِعُوْنَ

دنیا کا چہرہ جاتا چکر ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا ہے جس کے مطابق اور ہم ان کو ایک ہی طریقہ سے بڑھاتے ہیں

۱۶۹۰ وَلَقَدْ اٰهَلْکُنَّا اٰتِیَآءَکُمْ فَعَلَّ مِنْ مُّذٰکِرِہٖ

اور ہم تم جیسوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کیا کوئی نصیحت حاصل کر سکتا ہے

اسے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے دن کے بدترین عبادت کرنے والا کوئی ذمہ دار نہیں اگر مومن بھروسہ ان کفار کے ہاتھ سے لے گئے ہوتے تو آپ کو ہلاکت اور سزا کی بات دے دیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کر کے آپ سے حد درجہ کا نزول لگایا ہے اور آپ اس وقت نہ پہنچے ہوتے تھے میں آپ سے اور آپ پڑھ رہے تھے سچیزم الجہم دیون الدربل الساعۃ موعدا ہر والی الساعۃ ادھی والو میں ہی آیات اور مکر کی ایک عبادت میں ہے کہ جب سچیزم الجہم نازل ہوتی تو حضرت عمرؓ نے کہا کونسی جمیعت شکست کھائے گا کونسی جمیعت مغلوب ہوگی تو میرے پاس جب بدکا دن آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور دینے ہونے دیکھا اور آپ پڑھ رہے تھے سچیزم الجہم دیون الدربل الساعۃ تو اس دن اس کے منہ سے مجھے سچہ آئے اور بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ یہ آیت کس میں نازل ہوئی اور میں اس وقت چھوٹی سی لڑکی تھی جو کھیل کر تھی حضرت عمرؓ کے علاوہ قتادہؓ نے مکر مد اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہ سچیزم الجہم کی حد کے متعلق ہے

ان روایات سے بعد اصرار ثابت ہے کہ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو بدلی جگہ پر چپان کیا اور اس نے الساعۃ بجا دیکھی پھر ان کی صحت سے مراد بھی یقیناً قریش کی سادات و سخی یعنی ان کی ہلاکت کی گھڑی ہے دنیا میں کبریٰ اور یہی ثابت ہے کہ یہ آیت کہیں پانچویں چھٹے سال بھٹ میں نازل ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا ابھی بالکل ابتدائی زمانہ تھا اور جب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کبھی ایسا آئی بھی ہو سکے گی کہ وہ کفار کے بالمقابل جنگ میں نکلیں اور پھر کفار کی جمیعت کو جو سب ایک دوسرے کی مدد پہنچے ہوتے تھے (غنیمت منظر) شکست دے سکتے ہیں ایسے حالات میں جب کوئی بات بھی نہیں سن سکتا تھا کہ پانچویں یا چھٹے سال میں جنگ ہوگی اور اس جنگ میں کافر شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت اور عظیم قیامت دہی ہے اور خدا کی ہستی ہمہ دایاں ہوتی ہے جس کے سامنے تمام دنیا کے علوم و جادو ہیں اور عزت میں بھی کوئی معجزہ اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ یہ وہ حقیقت تھی جو شیطان فریب سے بچنے کے لیے بھی اس نے صورت کی ابتدا اقلوت الساعۃ وانشق القمر سے کر کے یہاں صاف کر دیا کہ وہ ساعت جس کے قریب آئے گا نشان ظہری حق القہر سچیزم الجہم دیون الدربل الساعۃ ہے اور یوں آخر اس پیشگوئی نے پورا ہوا ہر مکر شق القمر کی صداقت بھی ظاہر کر دی۔

۱۶۹۱ ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا ہے۔ عام قانون ہے جو باریا بیان ہو چکا ہے۔ یہاں غنیفین جن کی ہلاکت سکڑ کر میں آکا ذکر کیا ہے اور اس کا ذکر اس میں مقصود ہے جیسا کہ پہلے بھی اس کا ذکر ہوا ہے۔ اور آگے بھی یہی ذکر ملتا ہے ولقد اهلکنا النبیاء مطلب ہے کہ یہ بھی اپنے انداز سے نہیں بڑھ سکتے اور جب ان کا وقت آجائے گا تو ان کی صف بھی لپٹ دی جائے گی۔ اور

وَكُلُّ تَقِيٍّ مَعْلُومٍ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ قَرِيبٍ مُسْتَهْزَأٍ إِنَّ التَّقِيَّانِ ۝

اور ہر ایک بات جلد سننے والی ہے چھیننے کے غصے سے ۱۶۹۲ اور ہر ایک چھوٹی اور بڑی بات کو کھینچتا ہے

مستی بخون

فِي جَنَّتٍ وَنَهْرٍ ۝ فِي مَقْعَدٍ صَدِيقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

اور فراخی میں پر گئے راسخ کے مقام میں خدمت دہانے بادشاہ کے پاس

اسی کی طرف افسانہ ما امونا الا و احدہ ہے اور حکم کے ایک پورے کا فضا ہے کہ اسے کوئی حال نہیں سکتا اور نہ وہ اپنی

قوت و طاقت میں کوئی ٹھیکہ کتا ہے دیکھو علامہ اور اسے آئے ہیں نہیں گئے

۱۶۹۳ زبور صغیر سے مراد یہاں ناراستے اعمال ہیں جہاں ہر کام چھوٹا ہو گا بڑا کھانا جاتا ہے +

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس سورت کا نام الرحمن ہے اور اس میں تین رکوع اور ۷۷ آیتیں ہیں۔ اس کا نام الرحمن پہلی آیت میں ہی مذکور ہے۔ چنانچہ کہ قرآن کریم کا پہلا ماہ نام کا خلد صفت رحمانیت ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری نعمتوں کے سہرے تم کے سامان دنیا میں پیدا کر رکھے ہیں مگر پھر ایک وہ انسان ہیں جو ان سامانوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے جو ان سامانوں سے کام لیتے ہیں اور راحت حاصل کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی باطنی نعمت کا سامان قرآن کریم میں دنیا کو دیا ہے۔ پھر ایک وہ لوگ ہیں جو قرآن سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں روحانی طور پر اور آخرت میں کھلے طور پر دکھائے ہیں اور ان سامانوں کو کام میں لاتے ہیں وہ دنیا میں روحانی طور پر اور آخرت میں کھلے طور پر جنت حاصل کرتے ہیں۔ یہی معنی اس سورت کا ہے اور کچھ کچھ سورت سے تعلق ظاہر ہے۔ اور یہ سورت بھی کی ابتدائی زمانہ کی ہے۔

بیان ۲۲۲۲: بیان دیکھو کہ کسی چیز کی حالت کا ظاہر کرنا بیان ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ بیان دو طرح ہے۔ ایک حالت یعنی کہ بعض اشیاء اپنی بناؤ کے آثار سے کسی حالت پر دلالت کریں اور دوسرا خبر کے ذریعے اور یہ بھی بعض اشیاء اپنی بات کو اپنے اندر کچھ کرنا کہتے ہیں کھنے سے اور کبھی اشارہ سے ہوتا ہے۔ حالت سے بیان کی مثال ہے انا لکھو عدو مبین جو شیطان کے متعلق ہے یعنی اس کا دشمن ہونا حالت سے ظاہر ہے اور کلام کو بیان کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس سے معنی مقصود کا اظہار ہوتا ہے اور میں جو خبر کے ساتھ اجال و ابہام کلام کی تشریح کی جائے اسے بھی بیان کہا جاتا ہے جیسے ابن علینا یا اناہ دا القیامہ ۱۱۹۔ پہلی دعا میں قرآن کے سکھانے کا ذکر ہے اور دوسری دعا میں بیان کے سکھانے کا۔ اور یہ دونوں باتیں رحمان نے سکھائی ہیں یعنی اس کی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے انسان کے کسی عمل کا نتیجہ نہیں اور اگر قرآن کے سکھانے کی گویا اسی کو سب سے بڑی نعمت قرار دیا اور اس سورت میں ذکر نہیں کیا ہے اور بھی یہی ہے اس لئے کہ اسی نے انسان کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا نعمتیں اس کے ہیں اور یہ ان سکھانے کے جیسا کہ اس سے پہلے بھی انسان سے ظاہر ہے اور یہ ہے کہ اسے اظہار فیات کرنے کا طریق سکھایا اور خلق کی کیا ہے بیان کا لفظ اس لئے اختیار کیا کہ خلق صرف گویا ہے مگر بیان میں لفظ تحریر اور لاشائے سب آجائے ہیں۔ اور انسان بیان کا علم ہے۔

۲۲۳۳: بڑے بڑے اجرام سماوی ایک طرف۔ چھٹی چھٹی بوٹیاں اور درخت دوسری طرف سب کے سب ایک ساتھ ان میں کھڑے ہوتے ہیں اور کھڑے ہونے کے بعد وہ درخت کھڑے ہیں اور باہر سے چھٹی ایک دوسرے پر اثر ڈالنے والی ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ ان کے ہونے والے ایک ہی سے سورج اور چاند کے اثر سے چھٹی چھٹی بوٹیاں اور درخت غصہ غصہ ٹٹا پڑتے ہیں اس مخلوق میں ایک حکم ظاہر

۱۳ فَبَايَ الْاَوْدِيَكُمْ تَكُنَّ بَيْنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝

۱۴ تَمَّ لِهَيْبَةِ رَبِّكَ كَسْنَتٌ كَوْضَعُ ۝ ۲۲۳۵ اس نے ان کو شیکری جیسی سرکھی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ۳۳۳۳

۱۵ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَكُمْ تَكُنَّ بَيْنَ رَبِّ الشُّرَقَيْنِ ۝

۱۶ اور جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ ۲۲۳۶ تَمَّ لِهَيْبَةِ رَبِّكَ کَسْنَتٌ کَوْضَعُ ۝ دو دونوں مشرقوں کا رسیب اور

۱۷ رَبِّ الْعَرَبَيْنِ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَكُمْ تَكُنَّ بَيْنَ مَرْمِجِ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝

۱۸ دونوں مغربوں کا رسیب ۲۲۳۷ تَمَّ لِهَيْبَةِ رَبِّكَ کَسْنَتٌ کَوْضَعُ ۝ اسی نے دونوں پہاڑوں میں جو باہمی ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان

۲۱ بَرَزَخَ الْيَغِينِ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَكُمْ تَكُنَّ بَيْنَ ۝

ایک آہٹہ میں سے آگے نہیں گذر سکے ۲۲۳۸ تَمَّ لِهَيْبَةِ رَبِّكَ کَسْنَتٌ کَوْضَعُ ۝

۲۲۳۹ تثنیہ کا استعمال جن جن فاش کے خطاب کی وجہ سے بھی گیا ہے اور اگر اس میں فتنہ کی جڑ بھی اور اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے اور ان کی صیغہ میں بھی ہشکر گزاری کرنے کی غلطی ہے اس لحاظ سے دونوں کو خطاب صحیح ہو سکتا ہے۔ لیکن اول تو اوپر جتنوں کا ذکر نہیں کیا انہیں خطاب میں شامل کیا جائے اور دوسرے میں جن کا ذکر کیا گیا ہے ان سب سے انسان ہی فائدہ اٹھائے وہ ہیں مثلاً اہل اور دارنا اور ذاتی اور کشتیاں وغیرہ اس لئے کہ تو انسانوں کے دو گروہ ملا جو سکے میں جن کا ذکر قرآن شریف میں اکثر آتا ہے مثلاً یعنی طوفان اور کافرا بنے اور چھوٹے یا اہل مشرق اور اہل مغرب کہ یہ بھی بڑی عمارتی تعمیر دنیا میں ہوتی ہے کہ پتہ اور فرسید اور پائنتیہ کا استعمال بعض تاکید کے لئے دیکھو مثلاً ۱۷ اور اس فقرہ کا باب دوم لڑا اس کی عظمت کے لئے ہے اور یہ اسلوب کا ہے کہ جس بات کی بہت تاکید منظور ہو اسے باب دوم لڑا جاتا ہے اور اس کی مثالیں عرب کے شعراء میں بکثرت موجود ہیں ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت مسلم نے اس صحت کے ہنسنے وقت صحابہ کو فرمایا کہ اس آیت کے پڑھا جائے پھر بارگاہ انبی میں پڑھ عرض کریں۔ لایس فی من نعمت ربنا نکذب فکلت الحمل ۷

۲۲۴۰ غنائہ گھڑے کو کہا جاتا ہے جو اس کی آواز کے ہر گویا کثرت فخر کرنے والے سے شامہ ہے (ع) دیکھو ۱۷۸۵

۲۲۴۱ سرودی اور گری میں صیغہ کے طلوع اور غروب کے انتہائی نقطوں کو دو مشرق اور دو مغرب کہہ کر صلیب اور چاند کے دو جائے طلوع اور انہی کے دو جائے غروب ملا دیں اور بعض کے نزدیک مطلع فجر اور مطلع صبح دو مشرق ہیں اور مغرب شمس اور مغرب شفق دو مغرب ہیں اس اور اربع کل کی اصطلاح کے مشرق و مغرب اور مشرق امیر زادے جاشیں اور دوسری طرف ہی دنیا ایک مغرب اور شقی دنیا دوسرا مغرب کہ یہ بات توکل دوسرے زمین اسی تقسیم ہی آجاتی ہے ۷

۲۲۴۲ دیکھو ۲۳۸ بعض نے احوال بحر ارض و بحر سموات میں۔ اور بعض نے بحر ارض اور بحر سموات دج اولیٰ ہر کے خانہ سے پھر مٹی بھی درست ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ہی وہ قطعہ زمین ہے جو اقوام عالم کا اس وقت جو لگا ہوا ہوتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کو آب طامی دیا گیا ہے اور سمندوں کا طامی ہے کہ ان دونوں میں جہازوں کا رستہ مکمل جائے اور انہی دو میں جہازوں کی ٹنگ دو میں سب سے زیادہ ہے جن کی طرف آیت ۱۲۳ اشارہ کرتی ہے ۷

غنائہ

مشرق و مغرب

دوسرے

يَخْرُجُ مِنْهَا الْوُثُو وَالْعَرَّانُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ لَنْبَحٌ بِذَلِكَ الْجَوَادِ ۲۲

ان دونوں سے کوئی اور نہ نکلتے ہیں تو تم اپنے رب کی کرکری نہ کہو جو نہ لے اسی کے لئے نکلتا

فَدَا

الْمُنْشَتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ لَنْبَحٌ بِذَلِكَ الْجَوَادِ ۲۳

جی ہاں میں بہاؤں کی طرح اٹھی ہوئی ہیں، منسلک ہے تو تم اپنے رب کی کرکری نہ کہو جو نہ لے سب جس کے اوپر ہیں

فَإِنَّ وَبَقِيَ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ لَنْبَحٌ بِذَلِكَ الْجَوَادِ ۲۸

خاہرے دلے ہیں اور جسے رب کی ذات ایک ہی حالت پر رہی ہو وہاں احوال دعوت ۱۵۹۶ ہے، منسلک ہے تو تم اپنے رب کی کرکری نہ کہو جو نہ لے

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۲۹

اسی سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ہر آن وہ ایک شان میں ہے منسلک ہے

منشئت

۲۲ منشئت نشا سے اور یہاں مراد موقوفۃ الشراعیہ ہے یعنی جس کے باطن بلند ہیں دل اور جو سکتا ہے کہ وہ خوف سمندر کے اور پاشی ہوئی ہیں اور نہ پاؤں کی طرح اٹھی ہوئی کشتیاں دی ہیں جس نے انہیں نواہی میں اور انہی کے خلق ہے کہا گیا ہے کہ یہ بھی اس وقت کے قبضہ قدرت میں ہیں جیسا کہ ان کے ملک تصور کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ہی خدا سمجھتے تھے کیا اور شاید اس طرح بھی اشارہ ہو کہ ان کا یہ لوگ بھی اور خدا کے آگے جھکیں گے

فنا

۲۳ فان - فنا تغنی جالبہ الصقلان اس سے اخصال ہے اور فنی اس پر بھی دل لگا ہوا ہے جو موت کے قریب نہاس سے غیغیہ ناپن بست برتر سے آئی لوگ جاتا ہے اور گھبراہٹنا اس کے سنے کے من کو لگا جاتا ہے اس کے گھبراہٹ ختم ہوتا ہے دل اور جو کہ بقا کسی چیز کو اپنی پہلی حالت پر رہتا ہے منسلک اس کے فنا سے مراد ہے کہ اپنی پہلی حالت پر قائم نہیں رہتا جو یہ چیز فنا ہوتا ہے جلال - جلالة عظم القدر یعنی مرتبہ بڑائی ہے اور جلال رفیعہ کے اس میں انتہا کو پہنچتا ہے اور وہ اندر سے کے وصف سے نفوس ہے اور اس کے لیے ہر استعمال نہیں ہر اور جلال سے طیرے مراد لی جاتی ہے کل مصیبت بعد از جلال جانی

جلول

قریباً یہی الفاظ سورۃ الصقلان کی آخری آیت میں ہیں کل شئی حالک الا وجہ جس پر کلمہ ۲۵۲۵۵ میں مذکور ہے یہاں بھی اگر وہی معنی تعجب و تیسار کے مطابق ہیں اور ہر کلمہ ہی ہر آیت کے قریب جاتا ہے کہ جیسے باقی کہنے والی نہیں باقی رہنے والے صرف وہی اعلیٰ ہیں جن میں صفات الہی مضمون ہیں تم اس نعمت کا انکار کیوں کرتے ہو اور دوسرے معنی وہ بھی جو ترجمہ میں اختیار کئے گئے ہیں یعنی ہر چیز کے ایک نمونہ کے ماتے ہے اضعاف صدقانی کی ذات غیر سے پاک ہے گویا خالق اور خالق ہر مہمہ فیکر کا خالق کی ذات میں کوئی چیز نہیں اور خلق کوئی بھی اور کسی وقت بھی خیر سے پاک نہیں ہیں تم مخلوق کی رفاقت چاہو اور اتنی ہی نعمت کو جو صفات الہی سے درجہ بڑھو

سب غنی توفیق
فنا کے تحت ہے

۲۴ ان کے سوال سے رافعت کا مخرج ہوتا ہے اور اس اصطلاح کا اکثر اطلاق ہے ہوتا ہے اور کل یوم ہوتی شان کے شوق ہیں ہمیں جس میں شان ہے ان فیض دنیا و دین پر کہ جو وہم و فہم و حیرت و سرور کی شان ہے یہ ہے کہ ہم کو اس شان کے صیبت کو ہر گز اس کو اس قوم کو نہ کرے اور کسی کو نہ لے کرے اور ایک رفاقت میں یہ منظر ساتھ فرشتے ہیں و عیب طایعہ و مکارن والے کی دعا کو قبول کرے اور ان کی غیبت ہر ایک کی امتیاز کی پورا کرنے والی استدعائی کی ذات ہی ہے ان میں اس کی شان ہے

اس کے شان میں
ہوئے کے نواز

فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ

تو تم پہنچے ہر کس کس نکت کو جھلاؤ گے۔ ان دونوں میں دو چٹے ستے ہیں۔ تو تم پہنچے ہر کس کس نکت کو جھلاؤ گے۔

فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ

ان دونوں میں ہر پہل کی دو قسمیں ہیں تو تم پہنچے ہر کس کس نکت کو جھلاؤ گے ایسے پھروں پر تھکے لگے ہوتے ہونگے

بَطَّانَتُهُمْ مِنْ أَسْتَبْرَقٍ وَجَنَابَتَيْنِ ذَابٍ ۚ فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ

جکے اسٹروٹوں کے لٹیم کے ہیں اور دونوں باطن کے چلن قریب ہیں ۳۲۵۵ تو تم پہنچے ہر کس کس نکت کو جھلاؤ گے

فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ

ان میں ٹھہروں کو بچنے رکھنے والی ہوگی جنہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اٹھایا ہے ذبح نے ۳۲۵۶

فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ فَبَارِئُ الْكَافِرِينَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَيْنٌ تُبْجَوْنَ ۚ

افغان - فتن کی جیسے اس شلخ کو کہتے ہیں جو نازہ پتوں والی جو اور کسی چیز کی فرع کو بھی کہتے ہیں اور اس صحنہ میں فتنوں آتی ہے اور ذوقا افغان سے مراد ہے شافوں والے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے مختلف رنگوں والے دغ اور آبن جاس نے یہاں سمجھتی ہے کہ ذوقا انواع من الا شجار و النثار و رفقوں اور پھلوں سے مختلف نوعوں والے (درہ)

۳۲۵۷ بطان - بطانہ کی جیسے اسٹروٹ کی چیز کا اندر غلاف اس کے تھاہر کے مجھوٹے

استبرق کے معنی بیلوچ، یوز، ریشم ہیں مگر اسے فارسی یا سرکاری سے عرب خیال کیا گیا ہے حالانکہ اس کی تفسیر عربی زبان میں اُبتریق موجود ہے اور اس کا مادہ برق موجود ہے جس سے بہت سے مختلفات آئے ہیں اور تاج العروس میں استبرق کے معنی گے ہیں۔ پہلی سے روشنی ہو گیا یا چمک اٹھا اور بطان کو استبرق کے کہ کر یہ اشارہ کیا ہے کہ وہ اندر سے بھی چمک رہے ہونگے اور ان فتنوں کے ذکر میں ہل جزاء الاحسان الا للاحسان کا رنگ ہے۔

۳۲۵۸ جلیٹ - جلیٹ خون میض ہے اور اس کے معنی پھیرا ہیں فہا کسی قسم کی چیز ہو سکتا ہے ماحلق ذلک المؤمن لکم کفاحا حدیث میں اس پر کہ وہ کرم سے پہلے کسی سے نہیں چھوڑا اس میں کوئی دخل نہیں تھا اور ایسا ہی اوٹ کے متعلق کہا جاتا ہے ماحلق ابعاد جلیٹ یعنی نہ سے نہیں چھوڑا اور یہاں معنی لور عیسائی میں یعنی نہیں چھوڑا دل،

قاصرت - طرف میں دو دخل ہیں ایک یہ کہ وہ حمدان بیستی میں یعنی غلے جنت میں سے ایک نعمت اور دوسرا کہ وہ اس دنیا کی جو دنیا میں اور مطلب ہے کہ اس دوسری پیدائش میں انہیں جنت یا انسان نے نہ چھوڑا ہوگا اور یہ دوسرا قول شعی اور کلمی کا ہے (درہ) اور اس طرح کی صریح میں ہے فاما المانی افضل من اللور العین دنیا کی جو حق حوروں سے بڑھ کر ہیں (درہ) وعسین سے ان سے قدر

پر سوال بھی اٹھا یا ہے کہ جنت کی نفی ٹٹ سے کیا مطلب ہے کیا جن میں اس بات پر قادیان کے اہل فتنوں کے ساتھ ان کے اس قسم کے شہادت سے ہو سکیں۔ ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ اہل عین کی ایک قوم تھی اہم نامک کو کھٹا تھا کہ یہاں ایک جنت میں ہے جو ایک انسان عورت سے ملحق کرنا چاہتا ہے تو اہم نامک نے کہا کہ اس میں کوئی برائی تو نہیں لیکن مجھے چاہیے نہ ہے کہ ایک عورت کا دل چاہی

فذا

ذالک

ذین

بطانة

استبرق

جلیٹ

کامرت اور ہا

جہوں اور ہا

۴۴ لَمْ يَطْمِئِنَّا مِنَ الْإِنْسَانِ فَلَمْ يَرْوِ كَلِمَةً وَلَا جُنَّ ۚ فَبَايَ الْأَدِيرَ يَكُنَّا لَكِنَّا بَرٌّ

انسان سے پہلے کسی انسان نے کلمہ نہ لایا اور دشمن نے تو تم اپنے رب کی کس نعمت کو جھٹاؤ گے

۴۵ مُتَبَكِّينَ عَلَىٰ نَفْسٍ خُضِرَ وَخَبَرِي حَسَّانَ ۚ فَبَايَ الْأَدِيرَ يَكُنَّا

سبز قافیلین اور خوبصورت فرشتوں پر ٹھیکے لگائے ہوئے ہو گئے ۴۶ تو تم اپنے رب کی کس نعمت کو

۴۸ تَكُنَّ يَنْ ۚ تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلِيلِ وَالْإِكْرَامِ ۚ

جھٹاؤ گے تیرے رب کا نام بابرکت ہے جو جلال اور عزت والا ہے۔

کی طرح ہے اور بعض کا قول ہے کہ اگر فرشتوں کو نہ بنا جو تو اسے غیر انیس کہا جاتا تو اسے اور حدیث میں ہے۔ الشہید فی خلیفۃ اللہ اور یہ شہید ہے اسد ثقلی کی رحمت کے نکل کے لئے کہ اگر دوسری حدیث میں ہے الشہید فی ظل اللہ (ل) اور یہاں میں عبیدل کا ذکر ہے وہی استعارہ کا رنگ ہی ہو سکتا ہے اور شاید یہ مصعب مرکب بھی وہ ظاہر نہیں ہو میں۔

رفوف

۳۲۷ روف۔ رفیف الشجر و رحمت کی شاخوں کا انتظام ہے اور رُف الطیر پُندے اپنے بازو پھیلائے اور روفت بچھے ہوئے ہے میں اور یہاں مراد ایک شتم کا کڑا ہے جو موزار سے مشابہ ہوتا ہے (خ) اور روفت ایک حدیث میں غیر کی محبت کے معنی میں اور آنحضرت مسلم کی وفات کی حدیث میں غیر کے پردہ کے معنی میں آیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ جیسے ہے جس کا قادر فرما ہے ہے اور بعض نے بیان روفت سے سرور یا حق الجنة یعنی باغ کے قطعات کے ہیں اور بعض نے فرش اور بچائے کی چیزیں دلی، عبقری۔ عبقر ایک موضع کا نام ہے جس کے متعلق اہل عرب کا خیال تھا کہ وہ جنوں کی سرزمین میں ہے پھر اس کی طرف

عبقری

ہر چیز کو نسبت کیا جاتا ہے اس کی دہائی کی وجہ سے یا اس کے بنائے کی کمال خوبی اور اس کی قوت کی وجہ سے دل، اور حدیث میں (حضرت عمر کے سنت) ہے فذلک عبقر یا یغزی فیہا وعبقری القوم قوم کے سوا اور ان کے بڑے کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ عرب عبقر کو جنوں کا مکان سمجھتے تھے اس لئے جس چیز کو دیکھتے تھے کہ دوسروں پر ذوقیت سے لگتی ہے اور نادار ہے جس کا کرنا مشکل ہے یا اپنے نفس میں غلط رکھتی ہے اسے عبقری کہہ دیتے تھے اور حدیث میں عبقری یعنی دیباچہ یا ایسے فرش کے آسپے جو نکلوان والا ہو (ل) اور وہ ایک شتم کا فرش ہے اور یہاں جنت کے نرسوں کے لئے بطور مثالی بیان کیا گیا ہے (خ) اس سے معلوم ہوا کہ ملکیت یا قدرت کے لحاظ سے جنت کی طرف نسبت دینے کا عرب میں عام محاورہ تھا +

مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَّقِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۖ ذَا الْأَوَّلِ ۚ

اور یہ سچے نامتھے ہوتے آئے سائے (دہنگے) ان پر ہمیشہ ایک حالت میں ہوتے والے (رکے چہرے پر) مگر نہ ۱۲۶۱ اور ۱۲۶۲

أَبَارِقًا ۚ وَكَأَيُّ مَن مَّعِينٍ ۝ لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا يَذْفُونَ ۚ وَ

لوٹے اور جاری پانی کا چلائے ہوتے ۱۲۶۳ اس سے انہیں درد سر نہ ہوگی اور ذرہ مٹا سکتے ہونگے اور

فَالِهَةً مِّمَّا تَخْتَرُونَ ۖ وَحَمْدٌ طَيْرٌ مِّمَّا يَشْتَبُونَ ۚ وَحُورٌ عِينٌ ۚ كَمْ تَشَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ

میرے جیسا وہ پسند کریں اور پرند کا گونگن سہی انہیں خاطر ہے اور خوبصورت عورتیں صفوی کے ہر سچے بتلا

الْمُكُونِ ۖ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ فِيهَا لُغُومٌ وَلَا ذُلٌّ لِّمَا

کی طرح اس کا بدلہ جو وہ عمل کرتے تھے وہاں میں کوئی نوبت نہیں رہے گی اور کوئی گند کی بات

قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ أَهْلُ عَصَاكَ ۚ

ایک ہی بات سلامتی سلامتی اور برکت والے برکت والوں کی کیا اور بھی حالت، بریوں میں اور جہنم کے ملامت

وَطَلِحْ مُضْجُودٌ ۚ وَطَلِحْ مَسْدُودٌ ۚ وَلَا تَسْكُوبُ ۚ وَفَالِهَةٌ مِّمَّا تَخْتَرُونَ ۚ

اور کھلے کر دھل (شکستہ) اور کھینچ سائے اور گرجا پرانی ۱۲۶۴ اور بہت چل رہی تھی اور

وَلَا مَنُوعَةٌ ۚ وَفَرِّشٌ مِّنْ رُّفُوعَةٍ ۚ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُمْ إِنشَاءً ۚ

اور اس سے کوئی بندھن نہ ہوگی اور لہر فرش ہم نے انہیں ایک نئی پیدا کر دی ہے اٹھا کھڑا کیا ہے

۱۲۶۵ خلدون - اپنی حالت پر باقی رہے والے ان میں استعارہ میں ہوگا - یعنی حالت تہمتی نہیں ہوگی، ڈانچوں کے آگے گئے

کہیں کہ خلدون ایک قسم کی بلی ہے - رخ،

۱۲۶۶ اباریق - زائفریق کو بھیج کر کوڑہ یا کوڑہ کی مثل - اور اکواب اصل اباریق میں فرق ہے کیا گیا ہے کہ اکواب میں دسٹے اور ٹوٹی

نہیں ہوتی اور اباریق میں ہوتی ہے (سہج)

۱۲۶۷ مضمود مضمود - گرجا یا شنگ کا توڑ ہے بشرطیکہ لنگ لنگ ٹکڑے نہ ہو جائیں اور صرف کے کاٹے ٹوٹے یا دھڑکھڑکا

بلا جاتا ہے اور ایسے درخت کو مضمود کہا جاتا ہے (جول) اور یہ سنی ایک رفیع حدیث میں بھی ہے مگر کہا جاتا ہے شامک سے اس کے سنی مروی ہے

جو چیل کے بوجھ سے شاخیں ٹوٹی پڑتی ہیں - یا دھڑکھڑکا ہوتی ہے (ج) اور پہلے سنی ہی قابل ترقی ہے اس سے کہ قہر کرتے کہ

اس دنیا کی بریاں نہیں جن میں کائنات ہے کسی کی کوئی نیکوئی نہ ہے (یعنی وہی چیز نہیں) اور ان کی یہ جگہ بھی کہ اور حقیقت

۱۲۶۸ طلم - کچلے کے درخت کو کہتے ہیں -

مکسکوب - مکسکوب لہاء کے معنی میں پانی بجایا اور مکسکوب کہا جاتا ہے (ج) اور پانی

خلدون

ابریق

مضمود

طلم

مکسکوب

ع
۱۵

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَقْلَامِ ۖ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۚ وَاصْبُ الشِّمَالُ ۚ مَا اصْبُ

ایک بڑی جات پہلوں میں سے اور ایک بڑی جات پچھلوں میں سے اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں

الشِّمَالُ ۚ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۚ وَظِلٍّ مِّنْ يَحْمُومٍ ۚ لَا يَارِدُ وَلَا كَرِيمٍ ۚ أَمُّ

کیا اور ہی حالت ہو گئی اور اپنے ہاتھ میں اور سیاہ و سرخ کے ساتھ میں غلا زشت اور زحمت والا دھار

كَانُوا قُلَّ ذَلِكَ مُتَفِينٍ ۚ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنِثِ الْعَظِيمِ ۚ وَ

پہلے آسودگی میں حکم ہو رہے تھے اور بڑے گناہ پر اصرار کرتے تھے

كَانُوا يَقُولُونَ ۚ إِنْ زِلْنَا وَكُنَّا زُرَابًا عَظَمًا ۚ إِنَّا لَبَعُوثُونَ ۚ وَأَبَاؤُنَا

تجھے نے کیا جب ہم رہائش کے اور نہی اور بڑیاں ہو جائیگی تو کیا ہم اعلیٰ ہائیں کے اور کیا ہمارے

الْأَوَّلُونَ ۚ قُلْ إِنَّ الْأَقْلَامِ وَالْآخِرِينَ ۚ كَجَمْعٍ عَوْنٍ ۚ إِلَىٰ مَقَالَتِ

پہلے پہلے دلا جی کسو پہلے اور پچھلے بیٹا ایک عقول کے متروک ہونے

يَوْمَ مَعْلُومٍ ۚ ثُمَّ أَتَيْنَاهَا الْأَصْلَ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَ شَجَرٍ مِّنْ

کے ہائیں کے ہر دم سے گویا جھلنے والا مزار قبر کے گھرنے سے

زَقُومٍ ۚ فَدَلُّونَ مَنَا الْبَطُونَ ۚ فَتَدَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَرِيمِ ۚ فَتَدَارِبُونَ

کھاؤ گے پہلے پچھلوں کو اس سے عبور گے پھر اس کے اوپر اجنا ہوا ہائی ہو گے پھر پھر گے

شَرَبَ الْهَنِيمِ ۚ هَذَا نَزَلُكُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۚ نَحْنُ خَلَقْنَكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ

جو پیاسے اونٹ پیچیں ۛ جو کے دن ان کی مانی ہے ہم نے نگو پیا کیا پھر کو تم (اور میری پیدائش) پچھلوں

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۚ أَمْ أَنْتُمْ تُخْلِفُونَ ۚ أَمْ أَنْتُمْ خُلُوفُونَ ۚ أَمْ أَنْتُمْ خُلُوفُونَ

کیا تم نے دیکھا جو تم غلط دے ہو کیا تم لے پیدا کرتے ہو یا تم پیدا کرتے دے ہو

سے حق کے ترقی دہر توں کی راحت کے سواں کا کرے اور صاحب الیمین کی ابتدائی حالت کی وجہ سے ان کے غلے افسانہ جات کے ساتھ ان کا ذکر ہے جن سے ترقی کے ابتدائی مراحل کی تو میں زیادہ مانوس ہوتی ہیں

۱۲۴: محمدؐ کی ماہ سے جس سے ہمیں وہیں جو رحمت سیاہ جو غلط حالت کی وجہ سے ہم ہے رخ انداس ظل کو اگلی آیت میں لایا ولا کریم کہ کچھ گویا میں بیٹھے سے خدائے ہی پھل ہوتی ہے اور یہ عورت کا مقام بھی ہے مگر اس سایہ میں ان دونوں باتوں کی نفی کی کہ

محمد

۶۱ ۶۱ قَدْ رَأَيْتُمْ الْمَوْتَ وَمَا خُنْ بِمَسْبُوقِينَ عَلَيَّ أَنْ يَبْدَلَ

ہم نے تمہارے بیان میں موت کی طرف سے ہرگز نہیں کہ تمہاری مثال بدل

۶۲ ۶۲ أَمْثَلُكُمْ وَنَنْشِئُكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ

کہ تم میں اور تمہیں میں درست میں پیدا کیا جرم نہیں جانے ۳۲۸۱ اور دنیا تم پہلی پیدا کرنا کہ جنت ہو کر

۶۳ ۶۳ فَلَوْلَا كُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَمَرًا ۝ وَأَنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ أَمْ خُنِ الْأَرْضَ عَنْ

ہر ضربت کیوں نہیں ہونے کیا تم نے دیکھا جو تم ہستے ہو کیا تم اسے کہتے ہو یا ہم کہتے ہیں

۶۴ ۶۴ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلَمْتُمْ تَفَكُّهُنَّ ۝ إِنَّا الْمَعْرِمُونَ ۝ بَلْ خُنْ

اگر ہم چاہیں تو اسے چوراج کر دیں تو تم قحب کرنے لگو (کہ ہم پر چلی پڑ گئی) بلکہ ہم

۶۵ ۶۵ خُنْ رُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ ؕ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنْ

مردم ہر گز کیا تم نے دیکھا جو تم چلے ہو کیا تم اسے بار بار کہتے ہو

۶۶ ۶۶ الْغَزَىٰ ۚ أَمْ خُنِ الْمُرُؤُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ لِبَاحًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝

یا ہم اگر کہنے والے میں نکلتا ہے اگر ہم چاہتے تو اسے کھا دی جاتی تے لیکن تم شکر نہیں کرتے

۶۷ ۶۷ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ ؕ أَنْتُمْ لَهَا شَاءْتُمْ تَسْجُدَ ۚ أَمْ خُنْ

کیا تم نے آگ کو دیکھا جو تم روشن کرتے ہو کیا تم اس کا درخت پیدا کرتے ہو یا ہم

۶۸ ۶۸ الْمُنِشُّوْنَ ۝ خُنْ جَعَلْنَاهَا تَذْكُرًا ۚ وَمَتَٰهَا الْمُقَوِّينَ ۝

پیدا کرنے والے ہیں کیا تم اسے نصیحت بنایا اور مسافروں کے لئے مسکن بنایا

اور جس کے کوہ سے مراد خاتم کیسے کیونکہ یہی اس کا کرہ ہے ۵

۳۲۸۲ یہاں جنت بعد الموت پر ہی بحث ہے اسی سے کلام انکار کرتے تھے اسی پر اندھ قحالی سے مذکور ہے جس نے فطرت کی مالا متعلق
میں ہی جنت بعد الموت کا ذکر کیا اور یہاں صحت ذہنیہ کو جنت میں نشاء کی صورت میں لایا جو کئی جنس میں نہیں جانتے یعنی صورتیں نہ ہونگی
پس نہ جسم میں نہ ہونگے نہ پیکر ایک دوسرے کو کس طرح پہچانیں گے تو فکر اس دنیا میں ہی ایک انسان اپنی آواز تک سے پہچاننا جاسکتا
ہے کوہوں میں اس سب صحت میں حیاں اور آواز کا باہر جاتے گے ایک دوسرے کو پہچاننا کئی سال مشکل کام ہوگا

۳۲۸۳ قرآن ہل کر کہتے ہیں اور اس کا ایک کلمہ قرآن ہے (رف)

۳۲۸۴ تذکرہ آگ کو قیامت کی آگ میں دھنک کے لئے ہے کہ اور عقوبت سے مراد وہ کچھ ۳۲۸۵ اسلئے ہی کہ یہ مذہب کا

کوہ

جنت بعد الموت میں
پہنچنے میں

قرآن

مقوی

سورة الواقعة

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِسَوَاقِحِ الْجَنَّةِ ۝ وَلَا أَنَّهُ لَقَسَمٌ لَّو تَعْلَمُونَ ۝ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ لَاقِرَانَ كَرِيمٍ ۝ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝ لَا يَسْبِقُهَا الْأَنظَارُ ۝

مرا ہے سب عمت داسے کہ ہم کو کتب لایا نہیں ہی ترقی کے حصول کے نزل کا شہما نہیں اور قیضا وہ کیا ہوا ہے اگر

تم جانے قیضا یہ قرآن بھی پہنچانے والا ہے محفوظ کتاب میں ساتہ ہوں گے کوئی نہیں ہوتا
قل ہے کہ مقتوی زبان عرب میں بھروسہ کے لئے ہیں (رجح) اور ساتھ ذکر خصوصیت سے اس کے کیا کردہ زیادہ واضح ہوتا ہے حضرت علی کے متنبی روایت ہے کہ ان چاروں متنبیوں پر جہاں جہاں سوال کا رنگ ہے آپ پڑھتے تھے بل امتیاز ب۔

۳۳۵ لا ہم نفس کے استعمال ہوتا ہے اور تینوں زمانوں میں اہم اور فضل کے ساتھ مستقل ہوتا ہے اور بعض وقت لایک کلام بے لفظ پر داخل ہوتا ہے اور وہ کلام حمدت کی نفی کرتا ہے جیسے ما یحب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الاول والآخرین (۶۱) اور کسی اور سے لاقسم بیوم القیامۃ (۱) فلا اقسام حب المثلثی (المعاد ج ۳) فلا وربک لا یصون (الشام ۶۵) اور جیسے یہاں اور بعض وقت دو متضاد باتوں پر مکرر یا جاتے ہیں اور دونوں میں اہمات امر و نہی ہے اور کسی ان کے درمیان کسی خاص کا اثبات ہوتا ہے مثلاً لا مشرقیۃ ولا غربیۃ (النور ۴۵) جس سے مراد ہے کہ وہ شرعی کیا ہے اور مرفعی بھی (رخ) اور لولا و طبع پر آتا ہے کسی چیز کا ابتداء اس کے نیکے وقوع کے وہے لولا اتم لکننا مشومین (الباقہ ۳۱) اور دوسرا معنی خدا اور اس کے پیچھے فعل جیسے جیسے لولا ارسلت الذین ارسلو (رخ)

لا

نزل

مواقع الخیر سے مراد

ابن عباس - مجاہد مکرر کے نزدیک مواقع الخیر سے مراد یہاں قرآن کریم کے نجوم یا محرموں کا نزول یا وقت نزول ہی ہے (رجح) دیکھو مثلاً ۱۱۱ و موقع المعانی میں ہے کہ اس کے بعد ان کے لقرآن کریم فکر سے گویا مراعے سے بیان کر دے کہ مواقع الخیر سے مراد نزول قرآن ہی ہے اور اگر نجوم سے مراد اسے لئے جائیں تو مواقع سے مراد ان کا فائز ہونا یا جاتے ہوئے اس کے لئے بھی مثلاً ۱۱۱ دیکھو ہرگز نہ یہی ہے کہ مواقع الخیر سے مراد حکم القرآن ہے یعنی قرآن شریف کی حکم آیات۔

قرآن کی حرمت اور حفاظت

کو دیکھو

۱۱۱ قرآن کے ہر حصے کے نزول کو بطور شہادت لایتم پیش کر کے جب قسم میں عین باقی بیان فرمائی ہیں (۱۱) یہ قرآن کریم ہے۔ (۱۲) یہ محفوظ کتاب ہے (۱۳) اسے پاؤں کے اسے کوئی نہیں چھو تا۔ اسباب ظاہر کے کہ جب قسم دے دے جیسے بجا کرنا مقصود ہے اور قسم جیسے شہادت ہے چاہے قرآن کے ہر حصے کے نزول کو بطور شہادت پیش کیا کہ ہے کہ یہ قرآن کریم ہے۔ یعنی اندرونی شہادت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پہلی بات قرآن کا کریم ہونا ہے کہ جس کے لئے دیکھو مثلاً ۱۱۱ قرآن کو کو بیور ملاحظہ اس کے معرود اور مت زہد کے بھی کیا خاصا سکتے ہیں ہر حرف ایک دعویٰ ہو گا کہ کو بیور جب اہم قضاے کا وصف ہو تو مراد اس کا احسان و انعام ہوتا ہے پس کلام انہی کے کریم ہونے پر بھی اس کے فزیر سے احسان و انعام ہی مراد ہے یعنی دنیا کو اس سے نفع پہنچے اور قرآن کا نزول اس پر یں گواہ تھا کہ جو کچھ نازل ہوا خداوند اس میں ایک روحانی انقلاب یا گیر کی سیطرہ پیدا کرتا چلا جاتا تھا و قیل الکماہم من کثرۃ البذل والاحسان والاقتصاد بالیچہ من الاوصاف لکثرت النعم (مر) یہ کتاب مکتون میں پہنچنے کے لئے ہیں کہ وہ آسان پڑھنے کے لئے ہے کہ وہ تبارک و تعالیٰ سے محفوظ ہے اور علیہا اسے دیکر نہیں آتے بلکہ دیکھنے کے لئے ہی (۱۴) دونوں باقی قرآن شریف کی اس خاص نعمت پر کچھ روشنی نہیں ڈالتیں جس کے نہ بھرتے کے لئے آتی ہوئی قسم کھائی گئی ہے چاہے قرآن کا کریم ہو یا نہ ہو عظیم الشان اس پر چاہئے کہ نہ کتب کی تالیف نہ دنیا میں کسی کا کچھ بھی نہ ہو اس کی طبعی الحقیقت باقی دوسرا بھی ایسے ہی عظیم الشان اس پر چاہئے کہ نہ کتب پر ثابت کئے ہیں اور مکتون سے مراد ہے کہ وہ دشمنوں کے حملوں اور غصوں سے محفوظ ہے یعنی وہ اسے ہوا نہیں کر سکتے اور تیر و تبدیل سے بھی محفوظ ہے و قیل ای فی کتاب مصون

تَرْجِعُوهُنَّ لَآنَ كُنْتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ فَآمَنَّا أَنْ كَانُوا مِنَ الْمُكَذِّبِينَ ۝ فَوَدَّ

لے وہ نہیں دیتے اگر تم سچ ہو ہر اگر وہ مکر میں سے ہے تو راحت

وَرَمَاهُمْ ۚ وَجِئْتُ نَعِيمًا ۝ وَآمَنَّا أَنْ كَانُوا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلِّمْ

اور رفق اور نعمت کا بارغ ہو اور اگر وہ برکت والوں میں سے ہے تو تم سے

لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ وَآمَنَّا أَنْ كَانُوا مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الْقَبَالِينِ ۝

تم سے سچ ہے تو برکت والوں میں سے ہے یہ بھلا اور اگر وہ جھوٹے والوں گراہوں میں سے ہے

فَنَزَّلُ مِنَ حَمِيمٍ ۚ وَتَصْلِيَةٌ جَمِيمٍ ۚ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝

تو کھڑے پانی کی گھاٹی ہے اور دوزخ میں جتا یہ یقین ہے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

۹۶

سراپہ سب حمد والے کے نام کی تسبیح کر

۳۶۸۹ نسلم لک من اصحاب الیمین میں نسلم کے معنی بخاری میں مسلو کے گئے ہیں یعنی یہ بات مسلم ہے کہ تو اصحاب الیمین

میں سے ہے اور ان پر کھڑے ہوں بھی معنی کے یہی مسلو لک ات من اصحاب الیمین یعنی اسے چوں کہ بائیں کریرے کے مسلو

ہے تو اصحاب الیمین میں سے ہے

سلام

سورة الاحقاف من القرآن الكريم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے اس کا رحم واسے

بار بار دم کرنیوالے کے نام ہے

16

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اسد کی شیعہ کتب میں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے

يُحْيِي الْمَيِّتَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۝

وہ زلزلہ کرکے اہل کتاب کے اور وہ ہر چیز پر قابض ہے وہ وہ ہے (پسے اور (سب کے) پیچھے اور (سب کے) باہر اور (سب کے) مٹنے ہے

۴ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

۱۱۰۰ ہر چیز کو خدایہ تعالیٰ نے جس نے آسمان اور زمین کو ۷ وقتوں میں پیدا کیا

تشیع و سنی

اس صورت کا نام اللہ ہے۔ اور اس میں چار کونج اور اسی کر تیس بی اس کا نام الحمد للہ اس کو دیکھ گیا کہ جب کونج حق کو نیست و نابود کرنے چلے جاتے ہیں تو پھر دنیا کی بھی کوار اسی طاقی ہوتی ہے۔ ورنہ دین ان کے آنے کی اصل غرض نہیں ہوتی بلکہ اس سے اس صورت میں اول بعد حقانے کے علم قدرت کی دست کا ذکر ہے۔ پھر مسلمانوں کو اتفاق کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ پھر تینوں کا ذکر کیا ہے جو حضرت دین میں خیال نہیں ہوتے اور مسلمانوں کو بھی توجہ دلاتی ہے کہ لبا زنا مذکور جاتے یہاں کے دل چلے اہل کتاب کی طبع سننے سے جو جاتی ہیں۔ پھر بتایا کہ دینی زندگی کو غرض جسے کا خیر رکھے۔ اور آخر پر رسولوں کے ارسال کے کافران کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ان کو حق کا قیام رکھنے کے لئے ان کی خدمت میں چلے ہوتی ہے۔ اور سب سے آخر حضرت عیسیٰ کے متبعین کا ذکر کیا۔

۱۔ صودہ ملتی ہے اور اس کا منہ بلی صلیح حیدر کے بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ان لوگوں کی فطیلت کا ذکر ہے جو من قبل الفتح ملے سوال کا اسد کی راہیں خیر کے رہے۔ بعض لوگوں نے اس کے حدود کو کیا ہے۔ مگر یہ درست معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس کا پہلی صورت کے ساتھ اس خاکہ سے ہے کہ وہاں جن ایسے لوگوں کا ذکر تھا وہ دین الہی کی نصرت کرنے والا گروہ ہے اور جو لوگ نصرت دین الہی نہیں کرتے ان کا حشر گروہ کا ساتھ ہے۔ یاد میں اسے سورہ فتح مگر جس میں دوس کو میں دینی میں۔ سورہ انعام کے بعد جو کہ صدق کا سلسلہ چلائے گا اور اس میں صوفی تین صوفیوں دینی درمیان میں ایک خاص تعلق کے لئے الہی کی نصرت میں محمد الفتح، المجرات، اسے یہاں بند کر کے دینی صورتوں کا مجرہ شروع کیا ہے اور اس میں موجود کی اس سب سے پہلی صورت میں کیچکر متفقین کا اور بطور اشارہ ذکر فی ضمیمہ کا ہے۔

عقبت الاول والآخر والظاهر والباطن حدیث میں ایک دعا کی نقل ہے زبانِ عربی سے ان صفاتِ باری کی حسبِ ذیل تفسیر
 مرحومہ مات الاول غلبت قلبك شئ وانت الاخر غلبت قلبك شئ ذوات الظاهر غلبت قلبك شئ ذوات الباطن
 غلبت قلبك شئ اور یہ دعا کی حدیث ہے یعنی تو اول سے پہلے کوئی نہیں اور تو آخر ہے جس سے پہلے کوئی نہیں گنا

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِيهِ فِي الْأَرْضِ وَمَا خَوْفُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

پھر وہ عرش پر قیام ہے وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں اڑ رہا ہے اور جو کچھ اس سے نیچے ہے اور جو کچھ آسمان کے ترے ہو

وَمَا يَكْبُرُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۚ لَهُ مُلْكُ

اور جو کچھ میں بڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو اور اللہ اسے جو کچھ کرتے ہو دیکھتا ہے آسمان اور زمین

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۚ يَوْمَ يَكُونُ النَّارُ فِي الْهَيَاكِلِ وَالنُّجُومِ النَّارُ ۖ

کی بادشاہت اسی کی ہے اور اللہ کی طرف سب کام لوٹے جاسکتے ہیں وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات

فِي يَوْمٍ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا

میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کی باتوں کو جانتے والا ہے۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس سے خرچ کرو جیسا

جَعَلَكُمْ مَسْخُوفِينَ ۚ فِيهِ قَالَتِ الْيَهُودُ آمَنُوا بِكُمْ وَأَنْفَقُوا أَهْمُ أَجْرِكُمُ ۚ وَالْكُفْرُ

اُس نے نہیں دیا تھا، مانتے نہیں تھے۔ سو جو لوگ تم سے ایمان لائے تھے اور خرچ کئے تھے تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ اور کفر

لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ يَدْعُوكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِكُمْ وَقَدْ خَلَدْتُمْ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ

کیا ہر کون اللہ پر ایمان نہیں لیتے اور رسول نہیں مانتے؟ کہ تمہیں یہ پر ایمان لاؤ اور وہ تمہارا اللہ ہے کیا تم مومن نہ ہو؟

سب مخلوق کھنکھ کے بعد باقی نہیں رہے اور تو ظاہر ہے تجھ سے اور کوئی نہیں اور تو، ظن ہے تجھ سے دون کوئی نہیں اور ان کا عجبیہ

نقدوں کا تشویش ہے وہ طرح پر کئی ہے یعنی ظاہر کے ایک یہ معنی کہ تو قاب ہے تجھ پر کوئی قاب نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ تو سب

چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے ظہور جس تجھ سے اور کوئی نہیں کہ کچھ چیز کا ظہور تجھ سے ہے اور باطن کے ایک یہ معنی کہ تیرے ساتھ

کوئی تھا اور کوئی تھا نہیں جس کی طرف تیرا تعلق باقی جاسے اور دوسرے یہ کہ تو سب چیزوں کا تعلق باطن ہے اور ہر چیز کی حقیقت کو

اس کا ظہور جانتا ہے۔ یعنی خود اللہ تعالیٰ اور تیری حقیقت کو تیرا غیر نہیں جانتا یا ہر چیز کی حقیقت کی معرفت ممکن ہے۔ لیکن تیری ذات

کی حقیقت کی معرفت ممکن نہیں۔ اور میرے معنی باطن کے چوں ہی کہنے کے ہیں کہ تجھ سے قریب تر کوئی نہیں والہا باطن اور یہاں

کل شئی (س) اور مغفوت میں ہے کہ ظاہر سے اشارہ ہماری یہی معرفت کی طرف ہے کیونکہ قدرت میں ہر چیز کی طرف دیکھتی ہے یہی

فیصلہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو دوسرے اور باطن سے اخذ ہوا حقیقی معرفت کی طرف ہے صیحا کہ حضرت ابوہریرہ کا قول ہے یا فاضل

غایۃ مضر فیہ القصور عن مضر فیہ یا اپنی آیات سے ظاہر اور اپنی ذات میں باطن یا ظاہر اس لحاظ سے کہ وہ ہر چیز کا عامل

کہنے ہوتے ہیں اور باطن اس لحاظ سے کہ اس کا عامل نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ الابدان وھوید وھوید وھوید وھوید (غ)

علاقہ ۳۲۹ کی حقیقی تاہک ان اعمال کا اللہ تعالیٰ ہے اور ان میں صرف بطور نائب یا مین ہے ہر اللہ کے اللہ کو اللہ کی ہر چیز کو

علاقہ ۳۲۹ میں کہا کہ تو خطبہ لیکر میری شہادت سے مراد ناقل عقلی یا عبد الستار کیونکہ کیا گیا ہے مگر اصل مخاطب یہاں ایمان لانے

والے ہیں۔ جیسا کہ آیت ۱۰ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور ایمان سے مراد یہاں بات کا ماننا یا ایمان کا لینا ہے اور یہی حقیقی ہے مراد

۹ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدٍ آيَاتٍ يَبَيِّنُ لَكَ آيَاتِهِ وَيُخْرِجُكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ

دی ہے جو اپنے بند پر کمال آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تئیں اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالے اور اس کی

۱۰ بِكُمْ لَرَوْا وَفَرِحُوا وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُشْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمَاءِ

نہم ہاں مگر نہ دلا ہے اور خدا کا کیا غصہ ہے کہ تم اس کی راہ میں شوق نہ کرو اور اس پر ہی کے آسمانوں پر

وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَالُوا أَلَيْكَ عِزُّهُمْ

زمین کا وہ ہے تم میں سے وہ برابر نہیں جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی راہ میں جس نے بھیکاریہ

دَرَجَةٍ مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَالُوا وَلَوْلَا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ

میں سے بڑھ کر ہیں جنوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑائی کی اور ہر ایک کے ساتھ اس نے اچھا وعدہ کیا اور اس

ع

۱۱ بِمَا أَخْلَوْا خَيْرٌ مِّنْ ذَٰلِكَ الَّذِي يُفْرِضُ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا فِضْعَةً لَهُ وَلَهُ

اس سے جو تم کرتے ہو خیر اور تم سے ۲۵ گنا زیادہ ہے جو اس کے لئے اچھا عمل کرے تو وہ اس کے لئے بڑھا جائے اور اس کے

۱۲ أَجْرُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتُ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

عزت والا ہے جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو لکھنے والا نکالے گا اور ان کے آگے دوڑ جائے گا اور ان کے دائیں

يُنْشَرُ لَكُمْ أَيْمَانُكُمْ جَنَّتُ بَحْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خُلِيَ مِنْ فِيْهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

آج تمہارے لئے خوشخبری ہے باغ جن کے نیچے نہریں جاتی ہیں انہیں یہ رہ گئے ہیں بھاری کامیابی

۱۳ الْعَظِيمُ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا

۲۵ گنا ہے جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں انہیں کہیں گے جو ایمان لائے ہمارا انکار کرو

اقرار زبانی جو اسلام لا کر کیا۔ ان کلمہ مومنین میں بھی اسے صاف کر دیا ہے اور یہ تنبیہ منافقوں کو ہے +

۲۶۹ الفتح سے مراد مجاہد اور قتادہ کے نزدیک فتح مکہ ہے اور عامر نے اسے فتح مدینہ کہا ہے + حضرت ابو سعید خدری کی حدیث

میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو فتح مدینہ کے متعلق ہی بیان فرمایا اور قرآن کریم میں بھی اپنے کلمہ الفاظ میں مدینہ کو ہی

فتح مدینہ کہا ہے اس سے بخوبی قائل کو ترجیح ہے +

۳۲۹ میں نے جو یہی دو قول ہیں ایک یہ کہ فوراً آگے اور دوسری یہ کہ دوسرا یہ کہ اٹھا ایمان اُن کے آگے ہو گا۔ اور اگلی کتاب اللہ کے

دائیں ہاتھ میں اسی خاک کا قول ہے اور اہل جہنم نے اسی کو سمجھ لیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ اہل کی جزا و تعاقب کے مطابق

ہے جس شخص کی یہاں یہ عالم ہے کہ اس کا زور ایمان اس کے آگے آگے ہے اور کتاب دائیں ہاتھ میں اسی پر مضبوط ہو کر اصل

مومن کو ذرا سنبھال
سکتا ہے

نَقِيسُ مَنْ تُوذِرُكُمْ قِيلَ لِيَجْعُوا أَوْ لَكُمْ فَالْتَمِسُوا أَوْ لَكُمْ فَضَرِبَ بَيْنَهُمْ وَسُورَ

ہم ہی متنازعہ فرمے (دشمنی) لیں۔ کہا جائیگا اپنے پیچھے کو لوٹ جاؤ اور ڈرنا تلاش کرو پس اس کے درمیان علیہ و آلہ وسلم

لَهُ بَابٌ بِحُطْنِهِ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهَرُهُ مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ يُنَادُوا وَهُمْ أَلَمْ يَكُنْ

کر رہی تھی اس کا ایک دروازہ ہمارے اندر کھلے رحمت ہوا اور اس کے باہر کی جگہ منافیہ ۳۲۹۵ میں پادری کے کیا ہم

مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَا تَنْكُرُوا فَنَتَمُّ أَنْفُسَكُمْ وَتَرْتَضَوْنَ وَارْتَبْتُمْ وَعَرَفْتُمْ كَلَامَ اللَّهِ

تمہارے ساتھ نہیں تھے کہیں گے ان کی بات نہ بنی جانے کہتے ہیں ڈالا اور انتظار کرتے ہیں اور شک میں ہے کہ پادری کی بات نہ ہو

حَتَّىٰ جَلَدَ أَمْرُ اللَّهِ وَعَرَفْتُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فَرْجَةٌ

ہم تک یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور پڑے اور پکارا نہ تھیں بے شک میں دیکھا سرتاج تم سے فزع نہیں کیا جائیگا

وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَامَّا ذِكْرُ النَّارِ فَهُوَ مَوْلَاكُمْ وَيَسَّ الْمُؤْمِنُونَ

اور نہ ان سے جنوں نے کفر کیا تمہارا شک کا آگ ہے وہی تمہاری مددگار ہے اور وہی جگہ ہے ۳۲۹۶

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنْ حَقِّ

کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان آئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل الشک کے لئے نرم ہوجائیں اور انکے لئے ہوجائے اس لئے

کرتے وہی ایمان اور کتاب اس کے لئے قیاس ہے کہ دن و رات جانتے ہیں اور فی الحقیقت نور میں ہے ساتھ سے کہ جانتے ہیں پھر ہم

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (البقرہ ۲۵۵) اور عالمی نفع ہونے سے مراد نہیں کہ باقی طرفوں میں غفلت ہوگی۔ بلکہ آگے بڑھنے اور

بین کے کام سے ان دو طرفوں کا نام نیلے۔ اور جس کے دو جانب نور ہوگا اس کے چاروں طرف روشنی ہوگی غفلت اس کی طرف نہیں ہوگی

۳۲۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق غفلت میں ہونگے مدایات میں ہے کہ پہلے انہیں فزع یا جائیگا لیکن جب مراد پر جائیں گے تو کھج

وہاں جائیگا۔ یہ بھی جزو نفع کا رنگ پڑے۔ دیکھئے ایمان لئے گمراہ مستقیم پڑے دیکھئے حاکم ان سے قیامت میں ہوگا اور ان کی مومنوں کے

نور آگاہ اور مومنوں کا جواب سب انگہ انہیں اعمال کی طرف اشارہ ہے۔ اور جعرا و علی و کعبہ یعنی یہ نور قیامت میں اعمال و نیامیں ہی مل سکتا

ظہار اور درمیان میں دین اور کائنات میں ہوجانا یا روک۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ ان کا تعلق باہم منقطع ہو جائیگا۔ جس طرح وہ نیامیں

انہوں نے منقطع کر دیا تھا اور اس دین و دنیا میں وہ مدافہ بناتا ہے کہ اس مدافہ سے وہ آخر کا مدخل ہو جائیں گے کہ وہ یہ کہ کہ اپنے نفع

کی پاداش نہ حاصل کر اس وقت تک نہیں یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت اور نار میں فرق بھی صرف ایک دیوار کا ہے حالانکہ ایک

اصل طلیحیں ہے اور دوسرا اسفل السافلین میں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیابان میں ظاہر ہی بلندی بار

پستی مراد نہیں۔ ایک ہی دیوار اور درمیان میں ہے اور عذاب ہے اور رحمت اور وہی دیوار ہے جسے انسان اپنے اعمال سے کھڑا

کر دیتے پھر ایک دفعہ اسے نور کا دو دروس دے رحمت اور جنت قرار دیا۔ اور جسے اپنے غفلت کھڑا کر دے اس کی کوہ میں غلاب جہنم کو کھڑا

۳۲۹۸ آگ یا دوزخ کہیں کفار اور منافقین کا موعی ہو گا دیکھا کہ ہے۔ اور اس طرح صاف بتا دیتے کہ دوزخ آگ کے لئے بطور علاج

احمال اور چراغ

بہشت اور دوزخ

صراطِ مستقیم

وَلَا يَكُونُ أَكَاذِبِينَ أَوَلَمْ يَكُنْ مِنْ قَبْلُ فَعَالًا عَلَيْهِمُ الْأَمَلُ فَفَسَدَتْ قُلُوبُهُمْ

اور ان کو کون کا خط نہ بھیجیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی یہ ان پر ہمارا زبردستی نہ تھا تو ان کے دل سخت ہو گئے

وَكَيْفَ يَهْتَمُّهُمْ فُسْقُونُ ۚ اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَفْحَى الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ أَفَدُّ

اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ۚ کیا ان کو اس قدر علم ہے کہ اللہ ان کے بعد موت کے بعد زندہ کرے گا۔ ہم نے

بَيِّنَاتٍ لَكُم لَّاتِيَتْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۚ إِنَّ الصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَ

نشانی ہے تم پر کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو صدقہ دینے والے اور صدقہ لینے والی سبھی اور

أَقْرَبُوا اللَّهَ فَرَضًا حَسَنًا يُضَعَّفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا

جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کا نیکو کار کیا اور ان کے لئے عورت طالحا اگرچہ ۴۲۹ اور جو اللہ کے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۚ وَالشَّهِيدَ عِنْدَ نَوْمِهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

رسول پر ایمان رکھنے والے یہی وہ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر اور

نَوْمِهِمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَكِنْ بَوَّابُنَا أُولَئِكَ صَحَابَةُ نَجِيمٍ ۚ اَعْلَمُوا أَنَّمَا الْخِطَابَةُ لِلَّذِينَ

ان کا نافرمانی اور جو لوگ کفار تھے یہی اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ اور ہر دلوں میں ۴۳۰ جان لو کہ دنیا کی زندگی

ہے گویک ایسا خطاب ہے جو ان کے لئے دیکھ کا موجب ہے مگر وہ اس قابل نہیں تھے کہ جب تک آگ کے ذریعے سے ان کی آلاچیٹ کو صاف نہ کیا جائے وہ جنت میں بڑا خدا سے قدس کے حضور میں حاضر ہو سکیں ۚ

۴۲۹ مثال اور کبھی سے اس آیت کو منافقین کے متعلق کہا ہے مگر یہ صحیح نہیں (سورۃ اور ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ کلمہ کی تعلیمات کے بعد میں صحابہ کو کچھ آسودگی میسر آئی تھی اس لئے اس آیت کا نزول ہوا اور یہی البعد اب سے غلط ہے حدیث میں مگر کہتے

دین کے تعلیمات کا شکار نہیں ہوا چنانچہ اس کے مقابل میں یہی جیسے تھوڑی حدایت بیان کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کا قول پر

اولیٰ صالحین من الناس الخضر سب سے پہلے لوگوں سے شروع لکھا جاتا تھا جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس آیت کو آئینہ و زائد

پر لکھ واجب رکھیں کہ صحابہ میں سے شروع لکھا جائے اور قرآن کی کہ کلمہ الفاظ انہی تینوں کے نزدیک ہیں اس لئے کہ یہاں طالب علم

کا ذکر الی کتاب کے متعلق ہے یعنی ان کے دل ایک لباس انداز کرنے کے بعد سخت ہوئے تھے تو اسی حالت سے مسلمانوں کو ڈوبلیسے کہ

ایسا نہ ہو کہ تم بھی لباس انداز کرنا چاہتے ہو کہ تم کو جو اس اور اللہ تعالیٰ میں کچھ مصائب کی طوفان اللہ سے معلوم ہو کہ یہی حق مصائب اور مصائب کو لکھا کر میں تمہیں کچھ آئیگی یہ نہیں کہ پہلی ضرورت ذکر اللہ اور قرآن کے آگے اپنے آپ کو جھکا دے اور یہی وہ ہے

ہے جس کی طرف تک مسلمانوں کو توجہ کر سکتی ضرورت ہے ۚ

مصدقہ

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

لَعَبٌ وَهُوَ وَزِينَةٌ فَتَفَاخَرُوا بِمَنَکُمُ وَتَکَاثَرُوا فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ کَثَلٌ

کیں اور تماشا اندازیت اور آپس میں فخر کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر کثرت جانتا ہوا ہوش کی

غَيْثٌ أَجَبَ الْكُفَّارَ بِنَاتِهِ ثُمَّ يَحْمِلُ قَرْيَةً مُّصَفَّرًا ثُمَّ يَكُونُ حُلُمًا وَ

شال کی طرح جس کا کھینچ کر اٹھا کر دن کو خوش گن ہے پھر وہ ظلم ہو جاتی ہے تو اسے اندر چڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر وہ چرام ہوا جاتی ہے اور

فِي الْأَعْرَاقِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

آخرت میں عذاب شدید اور اللہ کی مغفرت اور رضا اور دنیا کی زندگی

الْأَمْتَامُ الْغُرُورُ سَلِّقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا عَرْضُ

موت ہو کے کا سامان ہے غم سے لے کر مغفرت کی طرف سبقت کرو اور اس جنت کی طرف جس کی زلفی آسمان اور

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذُلْفٌ فَضْلٌ

زمین کی زلفی کی طرح ہے وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں ایمان لائے ہیں اللہ کا فضل

اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مَا أَصَابَ مِنْ

ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے کوئی مصیبت زمین میں نہیں

مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كَيْفٍ مِّن قَبْلِ أَنْ نَّبْرَأَهَا

پہنچتی اور نہ تباہی پہنچا جائوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہوتی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نبیوں کو بھیجا ہے انھیں فتنہ و دینہ کتب عند اللہ صلی

فَاذْهَبَات قَبْلَهُ اِنَّهُ شَهِيدٌ اَوْ تِلْكَ هَذِهِ الْاَيَةُ... ثُمَّ قَالَ هَذِهِ فِيمَ تَعْرَاكُمُ الْفَرَادُونَ بِلَا يَمِينٍ مِنْ اَرْضِ اِلَى اَرْضٍ

یوم القیامۃ مع عیسیٰ بن مریم فی درجۃ فی الجنة یعنی جو شخص اپنے نفس اور دین پر فتنہ و خوف سے اپنے دین کو لے کر

ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک صدیق کہا جاتا ہے اور جب مرتبہ ہو تو اس سے شہید کے طور پر نفع کرے

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین آمنوا باللہ ورسولہ اور فرمایا یہ انہی کے بارے میں ہے پھر فرمایا اور اپنے دین کو لے کر ایک ملک سے

دوسرے ملک کی طرف جاتے واپس لے جاتے دین میں یقین و ایمان رکھتے جنت کے درجہ میں ہونے میں ہر ایک کو ایک ایک نام پہنچے گا۔

عشۃ ۳۳ مکاثر اکثرۃ اور قلۃ استمال کیت منفصلۃ اعدا و غیر وہی ہوتا ہے اور ناگہ کثیرۃ (الخرعۃ ۳۴) مہیا

وہ کثرت مدر کی طرف اشارہ نہیں بلکہ فضیلت کی طرف بھی اور صکارۃ اور تکاثر و کثرت ال اور عروہ میں ایک دوسرے سے

بڑھنے کی کرشمہ ہے الظلمۃ الکفار و الظلمۃ (۱) اعدانا عظیمۃ الکفر و کما لہ کہ وہ جنت میں ایک انہرہ میں سے نکلا

نکلتی ہے اور کما لہ ہے بلکہ وہ غیر کما لہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آوی ہو کر کما لہ کہ اس کا معنی ہے اور اس کا لہا پنے کے کسی چیز کی کثرت جانتا ہے

۲۳ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ لَّيَكُنَّا سَوَاعِلًا فَاثَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

۱۱۱ اور یہ آسان ہے غلط ہے تم کو تم سے چاہتا اور تم سے اتنا

۲۴ بِمَا أَنْتُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي كُلَّ مُجْتَالٍ فَخُورُوا الَّذِينَ يَبْخُلُونَ

۱۱۲ تمہیں دیا ہے اور اللہ کسی تکبر خیز کرنے والے کو درست نہیں رکھتا جہاں تک

وَيَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْحَقِّ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

اور لوگوں کو حق بتانے میں اور جو چھوڑ جائے تو اللہ ہے نیاز تو یہ کیا گیا ہے

۲۵ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ

ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان جاری

لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ

تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت طاقت ہے

وَمَنْ أَنْفَرِ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ط

اور لوگوں کے لئے فائدہ سکا، تاکہ اللہ جان لے کون اس کی اور اس کے رسولوں کی عیب میں ہو کر رہے۔

دنیا کی زندگی کو عرض بنا ہے کہ شریعت میں اس نے آخر یہ فرمایا کہ آخرت میں سخت عذاب ہے کہ تم کیا یہاں آخرت کے لئے کوئی نیکی نہیں کی اور اس کے مقابل چھوڑ دیا اور دنیا کا ذکر کیا کہ اس کے لئے ہے جو آخرت کو فرض بنا ہے۔ آج ان الفاظ کو بالخصوص سن کر دیکھو کہ وضو ہے جب چاروں طرف ہی ہوا سب اور طواف وعتما کرنا وغیرہ نظر آتا ہے۔

آخری دن میں عبادت
الاسلام

۱۱۳ کتاب سے مراد علم الہی ہے اور نبی اللہ کی غیر مصیبت کی طرف جاتی ہے اور ہر صبیحہ کے کتاب میں ہرے سے ہر روز کے بعض اسباب کا تعجب ہے۔ ان اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور فی الامراض سے مراد قحط زلزلے وغیرہ ملے گئے ہیں اور فی انفسکم سے مراد بیماریاں وغیرہ مگر ہر صبح کے یہاں خطاب مسلمانوں کو ہے اور براہ فی الارض سے دنیا کی اور قیوم کی مصائب اور فی انفسکم سے مسلمانوں کی مصائب اور دنیا میں ایک معاہدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیخ فم علی اعدی باب من اللہ فی آخر الزمان لا یسلطہ شیء۔ یکلیکم منہ ان تلقوا جنداً الا فیہ (۱) یعنی میری امت پر ایک مصائب کا دھماکہ آخری زمانہ میں ہو گا یا نہیں اسے کوئی چیز نہیں روک سکے گی تمنا سے ملے گا یا نہ ہوگا کس آیت۔ ما لصاب من مصیبة سے اس کا مقابلہ کہ میں یہ اطلاع دیا جا تا ہے کہ یہ آیت آخری زمانہ کے متعلق ایک مشکوٰۃ میں اپنے ائمہ کہتی ہے اور فی القیامت آج کے مسلمانوں کے مصائب مفصل احادیث ہی میں ہوں اور اس آیت میں مشی ہے۔ اور امام احمد کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہر روز عرض کیا کہ اے میری بھینس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے تھے کہ محبت اور چاہتا ہے اور مگر میں شگون ہے۔ تو انہوں نے کہا میں نہیں بلکہ آپ یوں فرمایا کرتے تھے کہ اہل جاہلیت کا کرتے تھے کہ ان چیزوں میں شگون ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی۔

شگون لینا یا نہیں

يُؤْتِكُمْ كُفُلًا مِّنْ رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اور تمہارے لئے نور پیدا کرے گا جس سے تم چلو گے اور تمہاری مغفرت کرے گا۔

ان کی یہاں نیت کا ذکر کیا جو انہوں نے بطور بدعت اختیار کر لی یعنی نری اور بعض کی تسلیم تو اس وقت تھے کہ یہ سب مگر یہ بھی اس نے کسی قوم کو تسلیم نہیں دی کہ علانین نبوی سے بھی منقطع ہو کر عبادت میں معصوم ہو جائیں اور الا ابتغاء رضوان اللہ میں ان کو استثنائے منقطع ہے یعنی یہ بدعت حصول رضا کے لئے بھی تسلیم نہیں کرتے تھے اسی قسم کی بدعت سی بدعات کھائی گئی جیسے خلف شمر کے ادکار اور پھر جن کا کتب بد سنت ہیں کوئی نام و نشان نہیں۔ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صل میں ان کا یہ سنت ہے۔ مگر ان کی غرض بھی ترقی نفس ہی تھی اور غار عواحق دعا یتنامیں بتا یا کہ ایسی باتیں جو لوگ لکھا کر دیتے ہیں یہ بظہر ان پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور ان کا نام کاران کا نقصان بہ نسبت ان کے نفع کے بڑھ جاتا ہے۔ اگر کچھ لوگ ایسے فائدہ اٹھا کر صہم بھٹکا کامیابی سے نہیں ہو سکتے تھے تو کچھ حدائق میں مبتلا ہو جاتے۔ چنانچہ یہاں نیت کا انجام بھی یہی ہوا کہ ایک طرف تو خود بہا نیت اختیار کرنے والے کو چھٹا آدمی زندہ ہوا دست میں ترقی کر گئے مگر کچھ دوسرے ایسی بہا نیت کی وجہ سے خطرہ کا شکار ہو گئے اور جو میں مبتلا ہو جس کا احترام خود مہیا نہیں ہو سکتا اور دوسری طرف کچھ حصہ جو نبوی مشاغل کو ترک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کی زندگیوں میں مذہب پرست کامیابی ہو گیا۔ اور وہ بھی نفسی و فہمی میں مبتلا ہو گئے۔

اس سے یہی معلوم ہوا کہ بدعت کو حصول رضا کے لئے ہی جو ترقی دے اس کا اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور بدعت بعض ہر ایک اسے کام کا نام نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو سکتا کسی ایسی بات یا کسی ایسی رسم کو دین کا جزو قرار دینا ہے جو کتاب یا سنت نبوی سے ثابت نہ ہو۔ مثلاً بعض بزرگوں نے بدعت کی تعریف کو وصیت دیتے ہوئے مدعا صہ وغیرہ کو اور تصنیف کتب علم اور بنائے مدارس کو بھی بدعت میں داخل کیا ہے اور پھر اسے بدعت کی واجب اور مندوب قسم قرار دیا ہے اور بعض نے مختلف اقسام کے کھانوں یا لباس کو بدعت قرار دے کر پھر اسے بدعت کی قسم بلیغ قرار دیا ہے۔ ایسا ہی بعض لوگ خطبہ جمعہ میں سامعین کی زبان میں وہ خطبہ کر کے بدعت سمجھتے ہیں۔ اب باطل کا رد کرنا خواہ کسی جائز طریق پر ہو نہ صرف بدعت نہیں بلکہ اولین فرض ہر مسلم کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ساری عمر وہ باطل کرتے رہے اور اس کو کرتے ہیں کوئی تخریب کر کے یا کتب کے اس سے فرق نہیں پڑتا ایسا ہی خطبہ جمعہ میں وہ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور اس کی غرض سامعین کو فائدہ پہنچانا تھا اب اگر کوئی خطیب دوسری زبان میں خطبہ پڑھ چھوڑتا ہے تو وہ خطبہ کی اصل غرض سے بے خبر ہے اور خطبہ کا حق وہی ادا کرنا ہے جو سامعین کو وعظنا کا ہے اور اس کے لئے ان کی زبان میں تقریر کرنا ضروری ہے یہ رواج سوال کر کوئی شخص کوئی کھانا کھا تا ہے یا کسی طرح کھا تا ہے یا کوئی لباس پہنتا ہے یا کسی مکان میں جاتا ہے ان پر بدعات کا نام نہیں آسکتا۔ اور کل بدعة ضلالة کا ارشاد بھی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ قول فاذنوا لرجل من شتى المدينة هذا بطور فرض معلوم ہوتا ہے یعنی تم اگر اسے بدعت کہو تو یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ صلوة تلعین کا اصل بزرگ تہجد شریعت میں جڑ ہے۔ اور یہی حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز تہجد کا خاص اہتمام فرماتے تھے اس لئے حضرت عمر نے اس کی اہمیت کی خاطر اسے اول شب میں کروانا کہ جو لوگ کچھ وقت فائز کے لئے اٹھ نہیں سکتے وہ بالکل محروم دہدہ جائیں اور اس کی ایک نظیر خود دوسروں میں موجود ہے جو حالانکہ اصل میں نماز تہجد کا ہی حصہ ہے مگر عام لوگوں کی خاطر اسے اول شب میں رکھ دیا گیا۔ اور اس کا دل شب میں رکھنا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے یہ نماز تراویح بدعت نہیں بلکہ افضل چیز ہے کہ رمضان میں نماز تہجد کا خاص اہتمام کیا جائے۔

اسلام میں بدعت کا ہے

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۳۴﴾ اَلَا يَعْلَمُ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَا يَغْدِرُوْنَ عَلٰی شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ

اور اللہ غفور رحیم ہے ﴿۳۴﴾ کیا نہیں جانتے کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کچھ چیزیں قدرت نہیں دیتے

وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۵﴾

اور کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ﴿۳۵﴾

بِسْمِ الْمَجَادِلَةِ وَهِيَ سِتَارُ شَيْءٍ مِّنْ اَيِّمٍ مِّنْ دَنِيَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ تَبِيِّ الْمَدْيَنِيِّ وَهُمَا يُنْفِخُ فِي الْفُفُوفِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرُكُمَا ۝

اور اللہ نے (جسے) کی بات کو سن لیا ہے جو کہ اپنے خداوند کے بلبلے ہیں (جو کہ) اللہ کے حضور خطاب کرتے ہیں (جو کہ) اللہ کو سنا ہے۔

﴿۳۴﴾ کھلیں سے مراد کھل دینا اور کھل آفرین ہیں۔ چونکہ اوپر دیباچوں کا ذکر تھا جنہوں نے رہبانیت اختیار کی۔ تو یہاں بتایا کہ

مسلمان اگر تفسیر قرآن پر نہیں توجہ دینا دوڑیں گے تو اپنے اندر جبر کر لیں گے رہنا انسان فی الدنیا احسنہ و فی الآخرۃ احسنہ

﴿۳۵﴾ تلا یہاں بھی کہ معنی میں ہے کہ یہ عربی کلام میں لا کو بطور مصدر داخل کرتے ہیں جس کے اول لفظ نہیں اٹھا

ہو اور عرض میں کی تصریح ہوتی ہے جیسے ما صنعت الا تسجد اذا امرتک بالاعراف (۱۲) وھذا علی قدر اھلکنا

انھما یرجعون (الانبیاء ۱۵-۱۶) (ج)

اس سورت کا نام المجادلہ ہے اور اس میں تین رکوع اور بائیس آیتیں ہیں یہ تمام اس سورت کا ایک مسلمان عورت

کے آنحضرت صلعم کے ساتھ مجادلہ سے لیا گیا ہے مگر صدر سورت میں اس کا ذکر کر کے باقی ساری سورت میں مخالفین کی تصویب و تہلیل

اور خزانوں کا ذکر ہے۔ اور یہ جگہ گروہ میں ایک یہودی اور ایک منافق اور دو فوجی دشمن اسلام تھے کیونکہ یہودی نے مسلمانوں

کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور منافق برائے نام مسلمان کہلاتے تھے اور یہ ذکر مقابلہ کے رنگ میں ہے ایک عورت بھی رسول

اللہ صلی علیہ وسلم سے جھگڑتی ہے۔ مگر اس کے جھگڑنے کی اللہ تعالیٰ اس قدر عورت کرتا ہے کہ نہایت ہے کہ اس کی بات کو ہم نے سن لیا اس

نے کہ وہ حق پر مصطفیٰ حق کر منافق اور یہودی ناحق پر جھگڑا کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لگ ذلیل ہو گئے اور اللہ کا کلام

غالب آیا۔ اور پہلی سورت میں جو ذکر کیا تھا یہاں اس کو زیادہ واضح کر دیا ہے۔ اس سورت کے نزول کے زمانہ کے شیعہ اس قدر تھکا

تھے کہ جاکر کہتے تھے کہ یہ دینی ہے اور سورۃ احزاب سے پہلے کی ہے کہ یہ مکر سورۃ احزاب کے صدر میں بھی ظاہر ہے کہ یہ اللہ کے احکام میں

بھی اور یہاں جو کہ ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احزاب کا حکم بھی باطل نہ ہوا تھا۔ اور یہ مکر سورۃ احزاب کا نزول چوتھے

سال ہجرت سے شروع ہوتا ہے اس لئے یہ سورت اس سے پیشتر کی ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَعِمْ فَاِلْعَامِ سِتِّينَ مَسْكِينًا ذَلِكَ لِيُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ

پھر جے (یہ) طاقت ہے تو سٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہے ۔ یہ اس لئے کہ تم اصرار اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ اس کی

حُدُّدُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

تایم کرو) میں ہیں اور کافروں کے لئے ننگا ہے جو لوگ اللہ و اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

كُتِبَ الْمَآئِكَةُ الدِّينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ يَبَيِّنُ لِلْمُفْرِّينَ عَذَابَ

ذیل کے جائیں جس طرح ان سے بچے (ممانعت حق کرنے والے)، ذیل کے گئے اور ہم نے تکلی آئیں، ہمارے ہی اور کارفرما کیلئے صواب و کونہ!

مُهَيِّنٌ ۝ يَوْمَ يُعْتَذِرُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا أَلْهَدَهُ اللَّهُ وَلَوْ رَأَوْهُمُ اللَّهُ كَمَا يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ نَسْوَءٌ

عذاب ہے مٹت جس دن اسے ان سب کا اٹھا دینا

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

اور اس پر پیر پا گواہ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو آسمان میں ہے اور زمین پر

الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةِ أَشْهُورَ ابْعُثْهُمْ وَلَا خَمْسَةَ إِلَّا

زمین میں ہے کوئی تین خفیہ مشورہ کرنے والے نہیں ہوتے مگر وہ ان کا چرچا کرتا ہے اور ان کی

هُوسَاءُ لَهُمْ وَلَا آدْنَىٰ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرُ أَهْوَاهُمْ إِنَّمَا كَانَ نَادِي

وہ ان کا چہرہ ہوتا ہے اور اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں

ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

چرا نہیں قیامت کے دن اسکی خبر دے گا جو انہوں نے کیا اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ۳۳۸

مسکینوں کا کھانا جیسا کہ اعلیٰ آیت میں ذکر ہے۔ اس معلوم ہوا کہ اسلام غلاموں سے روکتا ہے اور جو شخص غلام رکھتا ہے اس کے لئے عیناً

مذاہبی ہے اور۔ مزار اسی افعال پر دی جاتی ہے جن کا رولن مد نظر ہو۔ اور پھر اسے ہنکواؤں اور دوسرا بھی کہا ہے۔ پس کسی مسلمان کا

نبی بلدیہ اس کو تعلیم اسلامی کی رو سے ناجائز ہے آیت ۵ سے بھی ظاہر ہے اس لئے کہ وہاں اعداد اس کے رسول کی صفت

کا ذکر ہے۔ گویا اسے بھی مخالفت حکم اتی قرار دیا ہے۔

۱۷۔ یہ قرآن کریم کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز مضمون کی ہے۔ شروع سورت کو یہاں سے کیا تھا کہ ایک حدیث اپنے خاتمہ کے

باب میں غم سے جھگرتی ہے اسی انعام میں ان لوگوں کا ذکر کیا جو عورتوں پر ظلم اور زیادتی کرتے ہیں گویا یہ بھی ایک گونہ مخالفت حق ہے تو

اس سے پہلے اس فہم الشان مخالفت حق کی طرف انتقال معنوی کیا جو احداث اسلام کر رہے تھے۔

٨ الْمُرَّةَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ الْجَمْعِ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَسْتَحْجُونَ

کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں خفیہ مشورہ سے روکا گیا پھر وہ لوٹ کر اس کی طرف جاتے ہیں جس سے روکے گئے اور

بِالْأَشْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَإِذْ جَاءُوكَ بِمَا

گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کا خفیہ مشورہ کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے دس دیکر دے گا

لَمْ يَحِثَّ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُهُنَّ بِأَللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبَهُمْ هَٰمُ

لیجئے میں جس سے اس کے کچھ مائیں ہی اور اپنے دونوں میں کہتے ہیں اور کیوں ہمیں اس پر غصہ اب نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں انکے لئے اور یہ کہانی ہے

يَسْأَلُونَهَا قَبْسُ الْمَصِينِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَجَّيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا بِالْأَشْجَرِ

۱۰ اس میں داخل ہو گئے ۱۱۲ ہری جگہ ہے ۱۲ لے لو جو میان سے ہر جہتم الگ ہو کر بات چیت کرونگا ۱۳ زیادتی اور

الْعَدَّانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَى الْبِرِّ وَالْتَّقْوَىٰ وَتَقْوَاهُ الَّتِي يَتَخَفَتُونَ

رسول کی نافرمانی کی بات چیت نہ کرو اور نیکی اور تقویٰ کی بات چیت کرو اللہ اسد کا تقویٰ کر د جس کی طرف تم اگلے گئے جاؤ گے

نَمَّا الْجَحْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ الْخَوْنِ الَّذِينَ مِنْهُ أَوَّلَيْسَ بِضَائِرِهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

۱: اخیر مشورہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ انہیں غم میں ڈالے جو ایمان لائے اور وہ انہیں سچے اللہ کے اذن کے کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں ہے۔

۳۳۔ ان آیت میں انہی مصلحتوں کا ذکر ہے۔ جو یہود اور منافقین اسلام کی بربادی کے لئے کیا کرتے تھے جیسا کہ اہل آیت اسلام کی طرف سے

بہر صاف کر دیا اور عیسائی کہ دوسری طرف فرمایا اخیر فی کلید من بجزا ہم (النساء: ۱۱۲) یعنی اُن کے خفیہ شہسے کسی بجھے کام کے لئے

یہاں تک کہ ان کا تعلق کسی اور طبقہ سے نہ ہو بلکہ یہاں تک کہ ان کے پاس اس قدر مال ہو کہ وہ اپنے خاندان کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔

فذلک دوسری بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی اس کی حالت میں ایک داد و قسوم سے مستغنی ہو جائے اور وہ اپنے مال کے ساتھ رہے تو یہ بھی ممکن ہے۔

یہی اسلام کے خلاف طغیانہ صفوں کے کئے اور پانچویں بھی اور اس سے کہنے بھی اور زیادہ سے بھی گویا وہ ترغیبن اور انجوسے سے کہہ کر اسکا

کام کے نہ ہونے کے اور بے اپنی طرف سے مار چکے تھے اسے اعجازی زندگی اللہ تعالیٰ نے دوبارہ عطا فرمائی اور اسلام کا نام پہلے سے بڑھ

۵۔ کروشن ہوتا ہے اور پانچ کے خاص عدد اختیار کرنے میں اسی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی ہدایت کا ہی مسلم و غیر مسلم کے لیے یہی وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے تو یکساں ہے۔

۱۰۰

سند احمدی روایت میں ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کرتے تھے اسرار اسرار سے مراد یہودیوں کے

ان آیات میں یہودیوں کا ذکر ہے اور یہ لوگ منافقوں کے ساتھ کھرا اسلام کی تباہی کے لئے خفیہ مشورے کیا کرتے تھے اور معاملہ

وَعَلَى اللَّهِ فليتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسْتَأْذِنُوا ۝

اور اس پر ہی چاہئے کہ مومن توکل کریں ^{۳۳} اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تمہیں کہا جائے کہ تمہیں میں کٹ

الْجَالِسِ فَاسْكُوْا فِيْهِ اِنَّكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَنْتُمْ وَاَنْتُمْ

ہو جاؤ تو کشادہ ہو جایا کر امدت تھامے نے کشادگی کر دیا اور جب کہا جئے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کر امداد ان لوگوں کے معبود کو بخش دیگا جو تم سے ایمان لائے

وَالَّذِينَ آوَوْا إِلَى الْعِلْمِ دَرَجَاتٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ۝۱۲

۱۱. وہ جنہیں علم دیا گیا
اور انہیں اس سے جو کم کرتے ہو فیوضِ عالم کے اے لوگو! بیان لائے ہو

لَا أَنَا جِئْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدْ مَوَّابِينَ يَدِي نَجْوَكُمْ صَدَقَ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَ

یہ تہ سول سے اگ ہو کر بات چیت کو تو اپنے مشورہ سے پہلے مدد دے لیا کرو

أَطْهَرُ وَإِنْ لَمْ تُجِءُوا بِاللَّهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا ۝

پاکیزگی کا سبب، پھر اثر تم نہ جاؤ تو احد مغفرت کرنے کا روم کرنے والا ہے کیا تم ڈر محے کہ اپنے مشورہ سے پیٹے

بَيْنَ يَدَيْ جُحُومِكُمْ صَدَقْتُ وَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

صدقہ دیا کرو تو جب تم دیکھا نہ کرو اور اس سے تم پر پھر جمع ہو گئی ہے تو نماز کو قائم کرو

پچھلے بہ اللہ میں اس دعا کی طرف اشارہ ہے جو تشریح کے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جو حکایت میں مذکور ہے۔

۳۳۱۔ یہاں صاف بتا دیا کہ یہ خفیہ مشورے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تھے اور اس لئے انہیں شیطان کی طرف منسوب کیا گیا۔

وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ

نچا لے جس کے معنی میچا اور جلیس اس جگہ کو لیتے ہیں جس میں انسان میچا ہے اور اعداد و شمار اور کھنڈ منقسمہ کا کہتے ہیں اور وہ جگہ جہاں ہر ایک کو سزا ہے

تفصیح

جلسہ مجلس

آداب مجلس

ادبِ اعلیٰ کے حلقہٴ اسلامیہ کے حلقہٴ مشغوبوں کا ذکر کیا اور یہاں ادبِ مجلس میں ایک بات کا ذکر کر دیا ہے یعنی مجلس میں اپنے بھائیوں

اور محضت اسرار کے مشورے سے تھے اور اس کے بقا پر ان کو تعلیم دی کہ وہ عالمہ نظام کو دیکھ، اور تقدیر کو سمجھیں اور

کرنے کے لئے کریں۔ تو اب ان مجالس میں کچھ آداب کا بھی ذکر کرنا درگوش حکم عام ہے مگر خصوصیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر

ہے جہاں کثرتِ سامعین کی وجہ سے اور اس شوق کی وجہ سے کہ رسول اللہ مسلم کے قریب بیٹھا جائے بغیر زیادہ ہو جاتی تھی۔

بعض نے مجالس قتال مراد لی ہیں جہاں شوق شہادت کی وجہ سے ہر ایک آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور انشہرہ واسے مراد بھی

یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ جانا ہے تاکہ آپ ثنا بھی ہو سکیں اور حرمِ اوقاف کو وہ اور ضحاک کے نزدیک مراد جنگ یا تہار یا

طاقت رسول کے لئے اٹھتا ہے۔ دوسرا اور خالد بن ابی العاصی کے اسی باطنی تائید میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "مَنْ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (جو شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے)۔

وہ کہتا ہے: جہاں تم نے اللہ کی عبادت کی ہے وہاں میرے لئے عبادت کی جگہ ہے۔

﴿

۱۳ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى

اور زکوٰۃ دو اور اصر اور اس کے رسول کی اطاعت کو اور اصر اس سے خود ہے جو تم کرتے ہو ۱۳ کیا تو نے نہیں

الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْكُمْ وَلَا يُخْلِفُونَ عَلَى

نہیں دیکھی جو ان لوگوں سے دوستی کا بننے ہیں جن پر امر تاراج ہو کر ذوہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ صہبت پر

الْكِبَرِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا لِّأَنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

نہیں امانت میں اور وہ جانتے ہیں ۱۴ ان کے لئے اور سے سخت عذاب تیار کیا ہے ۱۴ وہ

يَعْمَلُونَ ۝ اخْتَلَفُوا أَيْمَانَهُمْ فَهَمُّهُ فَصَدَّقُوا بِأَعْيُنِهِمْ فَهُمْ عَذَابُ

عمل کرتے ہیں ۱۵ انہوں نے اپنی قسموں کو زوال کیا ہے پس اس کے رستے سے رستے ہیں سو ان کے لئے رستہ رستہ

مُحْمِلِينَ ۝ لَّنْ يُغْفِرَ عَنْهُمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا أَأُولَادَهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَلَئِكَ أَصْحَابُ

مذاب ہے ۱۶ ان کے مال اور نہ ہی انکی اولاد اور نہ ہی ان کے کسی کام میں گے ۱۶ ان کے لئے

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُخْلِفُونَ لَهُ مَا كَانُوا يَخْلِفُونَ

وہ اسی میں رہیں گے ۱۷ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو ان کے سامنے ہیں جس میں گے جس طرح نہایت

لَكُمْ وَتُحْشَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ اسْتَحْوٰ ذَعَلِيْمُ

حسین کا سہمی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی بات پر ہیں ۱۸ دیکھو یہ جیٹا جھوٹے ہیں

شیطان نے ان پر

علیٰ ابابکر فضل القدر علیہ السلام علی سائر الکواکب و سواہم کی نصیحت ماہر پر ایسی ہے جیسے چورہیں کے چاند کی سب روئی
۱۳ اس سے پہلے بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے شہدہ کرو تو کچھ صدقہ لے لو اور یہاں ہے کہ اگر تم نہ دو تو بھی میری نہیں تو کیا میری
کھینچ لیتے دوسری سے منسوب ہے اور ان کے نزدیک وہ ایک حکم کا ہے کہ جو کوئی کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے
کئی کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے یا کتاب لکھتا ہے
ہی واضح کرتی ہے پہلی بات میں صدقہ لینے کے حکم کے ساتھ ہی فرما دیا کہ اگر تم نہ دو تو اسے غور و خیر سے دیکھو اور یہ بات میں بھی ایسی ہی تھی کہ
اگر تم ایسا نہ کرو تو اسے حقانی اس پر گرفت نہیں کرنا چاہئے قاذم فاعلموا کے بعد ہے و تاب اللہ علیکم تو وہوں کا اصل ایک ہے۔
جو دیکھا ہے نے دینا افضل ہے لیکن اگر کوئی شخص نہ دے تو مواخذہ اس پر نہیں۔

۱۴ قوماً غضب اللہ علیہم یہودی ہیں۔ اور ان سے دوستی کرنے والے منافق اسی کا ذکر پہلے رکوع میں تھا۔

الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمْ ذَكَرَ اللَّهُ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ

قابو پایا ہے سوائیں اس کا ذکر ہلادیا یہ شیطان کا گروہ ہے۔ دیکھ شیطان کا گروہ ہی

الْمُحْسِنُونَ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ كِتَابُ اللَّهِ ۖ

نقد و احوال کے لیے ہیں جہاں لوگ امداد اور اس کے مسائل کی مخالفت کرتے ہیں وہ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں اس لیے کہ

لَا غَلْبَانَآ وَرَسُولُنَا إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ ۲۲

دیا کہ یقیناً میں غائب ہوں گا میں اور میرے رسول اسد طاہرہ علیہ السلام۔ تو ان لوگوں کو جو اسد طاہرہ آفت کے دن پہچان لاتے ہیں

الْأَخْيَارُ يَدْعُونَ مِنْ حَادِثَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَأُخْوَانَهُمْ

(ایسا) نہ پانگیا کہ وہ اس سے دوستی نہیں جو اسدا اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہو لہذا وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

أَوْعِيزَتْهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحِنَا

لے کرانے کے لوگ ۱۳۱۵ء ہجری کے انہوں کے اندر (اللہ نے) ایمان کھدایا ہے۔ اور اپنی روح سے ان کی تائید فرماتا ہے۔

وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ

اور وہ انہیں باغوں میں داخل کرے گا جیسے نرہی ہستی ہیں انہی میں رہیں گے اللہ اُن سے

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ

اصلی ہے اور وہ امن سے راضی ہیں ۽ اس کا گروہ ہیں

۱۳۱۱ھ میں اداہل کے ساتھ میری آخری غلبہ آتا ہے گویہ جدہ کھٹے عور تک بھی جاری رہے اور یہی رسولوں کا غلبہ آتا ہے کیونکہ وہ حق کا کام کرنے کے لئے ہی آئے ہیں، عرب میں حق اور رسول اور صلہ کی زندگی رہی غلبہ آگیا۔ اور یہاں خود کوئی خوف دنیا بھی اسی حق کے آگے ہستہ ہستہ چھوٹتا چلا جا رہی ہے۔

[illegible]

أَلَا إِنَّ جُنْدَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

دیکھو اس کا گروہ ہی کامیاب ہے مفلح

سُوْحُ الْحَشْرِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَٰعِبٌ وَّرَٰعِبٌ مِّنْ رَّعِيْبٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱

سَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِیْ اَخْرَجَ

اللہ کی تسبیح کہ جسے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے اہل مکہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ يَّاهُودٍ مَّا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

میں سے ان لوگوں کو جو کافر ہیں اپنے گھروں سے پہلی جلاوطنی کے لئے نکالا۔ تم خیال کرتے تھے کہ وہ نکال جائیں گے

وَفَضَّلُوْا اَنْهُمْ فَاَنْتُمْ مِّنْ لَّلّٰهِ فَاَتَتْهُمْ اَللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا

اور وہ جیتنے کے ان کے تھے اہل اللہ کی ہزار سے بچائیں گے سو اللہ ان پر وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان نہ تھا۔

وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُّحٰیوْنَ یُّوْسُفُ بْنُ یٰحٰییْمَ وَآیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے گھروں کو لوٹنے والوں سے خوب کوشتھے اور مرنے والے تھے۔

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۱۸۲۹

۶ اَوْزَكُمُوْهَا قَابِسَةً عَلٰٓى اَصْوِلْهَا فَاِذْ اِنَّا لِلّٰهِ وَالْفُرْقٰى لَفِيْ نَفْسَيْنِ وَمَا اَفَاةُ

یا سنا چاہوں پھر اچھا پھرا
سجادہ کے ذوق سے تھا اور کدہ عجز نازوں کو اس کے عجز ۳۲۱ اور

اللّٰهُ عَلٰٓى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ مَّا اَوْجَفْتُمْ عَلٰٓى مِنْ خِيَلٍ فَلَا رٰكِبَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَسْلُطُ

اس نے اپنے صلہ کو ان سے غلبت دلایا تو تم نے اس پر گھوڑے نہیں اڑائے اور نہ لوہے کی کھوپڑی پہنے رسولوں کو

رَسُوْلَهُ عَلٰٓى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰٓى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَّا اَفَاةُ اللّٰهُ عَلٰٓى رَسُوْلِهِ

جس پر چاہتا ہے تسلط دیتا ہے اور اسے ہر چیز پر قادر ہے علی ۳۲۲ جس نے اپنے رسول کو بہترین دلوں سے

اَهْلَ الْاَقْرَبِ فَلِلّٰهِ الرَّسُوْلُ وَلِیْ اِلٰہِ الْاَقْرَبِ وَالْمَسٰکِیْنِ فَاِنْ السَّبِيْلُ لَیْکُمْ یَوْمَ

ان غنیمت دلایا تو وہ اس کے لئے اور رسول کے لئے اور قریبوں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور سارے لوگوں کے لئے تاکہ تم میں سے

دُوْلَةٌ یَّتَمَّ اَلْاَغْنِیَآءُ مِنْکُمْ وَاَتَاکُمُ الرُّسُوْلُ فَاُخْزَوْہُ وَمَا فَهَلْکُمْ عَنْہُ وَاَنْتُمْ لَا

دولت مندوں کے اندر نہ پھر کرنا چاہتے تھے ۳۲۳ اور جس سے تمہیں رسول دیتا ہے تمہارے لئے اور جس سے وہ تمہیں لوٹ لے گا جاؤ

کرنا شروع کیا تاکہ مکرری دفعہ ان میں سے نکال کر دے جسے جاؤ ایلہی المؤمنین اس سے لڑنا کہ تمہارے گھر میں مسلمانوں کو بھی ہے

طوطی پیل: اے کمان کے گھون کو بیان کریں

۳۲۱ لینیہ جانیں فری کو کہتے ہیں اور لینیہ ترومانہ کچھ کے دھت کہتے ہیں اور کسی ایک نوع سے خاص نہیں (یعنی)

عاموں کی طوطی کے لئے مسلمانوں نے بعض دھت کچھ کے کات دیتے تھے۔ ان کی نیت یہاں دکر، تھا بلکہ کسی آؤ کو دکر

تھا، اگر کھس بہادی کی نیت پتی تو کوئی بھی دھت باقی نہ چھوڑتے

۳۲۱ افادہ لکھو ۳۲۱ ایسے مال کا نام جس میں مشقت نہ ہو اور بعض کے نزدیک فقی کے لفظ میں جس کے معنی سایہ میں صرف

اشادہ ہے کہ دنیا کا بعض قیمت مال بھی ایک سایہ کی طرح ہے جو زائل ہو جاتا ہے (یعنی)

ادھتیم جو فیہ تھوینا یا کھینچنا البعد کے معنی میں انش کھڑا اور قلب یا شہدہ یا حقیقہ یا المیزان یا سب سے معنی میں ان میں (یعنی)

رکاب۔ ڈاکٹ تعارف میں اونٹ کے سارے بخش ہے اور رکاب ٹوک رکب ہے (یعنی) سوا کی اونٹ۔

۳۲۲ جو کمال غنیمت کے پانچ حصہ کے بارے میں ہے وہی یہاں کل مال کے متعلق ہے دیکھو علی ۱۱ اور یہاں میں ہے کہ رسول پر

صلوٰۃ ہے یہاں اپنے اہل کے لفظ کے لئے خاص کر لیا تھا آپ اس میں سے ایک سال کا فوج اپنے اہل کیلئے اپنے باقی حصہ میں دلوں گھوڑوں

دفعہ کی تیاری پر چاہے دے کہ صرف کرتے۔ اور ابو داؤد میں ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس حضرت عمر کے پاس ایک بھڑا لائے جو اس

مال کے متعلق تھا۔ اور اور میں بھی وہاں تھے تو حضرت عمر نے سب سے قسم دے کر پوچھا کہ کیا یہ رسول اللہ صلوٰۃ نے فرمایا تھا انہیں لاؤ تو

حالانکہ صدقہ ہر دینا یہ نہیں چھوڑتے جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے پھر فرمایا اموال بنی انیس سے رسول اللہ صلوٰۃ اپنے حیل کے

لئے ایک سال کا فوج سے لیا کرتے تھے اور باقی بنی سبیل اللہ کو دیتے آپ نے ہر چرب کو قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے ملا کر کیا کہ

ایسا ہی جتنا تھا۔ پھر آپ نے حضرت ابو بکر کا ذکر کیا کہ ان کے غنیمت ہر سنے پر حضرت عباس اپنا اور حضرت علی ابوجہز کا غنیمت ۷۰۰۰۰

اَوْجَفَ - وَاَجَفَ
رکاب

اموال بنی خزیمہ
جاس اور علی کا گھوڑا

۱۰ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ تَبَسَّغُوا

اور وہ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں ہمارے بھائی ہماری مغفرت کا وہ ہمارے بھائیوں کی جہانیاں ہیں

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ

ہم سے رحمت لگے اور ہمارے دلوں میں غل کے لئے جو ایمان لائے حسد نہ پیدا کرنے لے ہمارے بھائیوں میں رحم کرنے

رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

۱۱ دلاہ ۳۴۱ کہتا ہے انہیں نہیں دیکھا جو منافق ہیں وہ اپنے بھائیوں کو جو ابلی کتاب میں سے کافر ہیں

أَهْلِ الْكِتَابِ لَيْنَ أَخْرَجْتُمُ الْكَافِرِينَ مَعَكُمْ وَلَا تُطِيعُوا فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا

کہتے ہیں اگر تمیں نکال دیا تو ہم تم کے ساتھ نکلیں گے اور ہم تم سے مل کر کسی کی اطاعت نہ کریں گے

وَأَنْ تَوَدُّوا أَنْ تُدْخِلَ اللَّهُ فِيهِمْ الشَّيْطَانُ لَكِنَّهُمْ لَكَاِبُونَ ۝ لَيْنَ

اور اگر تم سے چاہے کہ تم میں سے کسی کو دیکھیں اور اندر گرا دیں گے کہ وہ جہنم میں ہیں

أَخْرَجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۝ وَلَئِنْ قُوَّتُمْ لَا يَنْصُرُوهُمْ ۝ وَ

انہیں نکال دیا تو ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے چاہے تو وہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

لَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُولِيَنَّ الْأَدْبَارُ ثُمَّ لَا يَنْصُرُونَ ۝

اگر ان کی مدد کریں تو پھرتی پھریں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ ہوگا ۳۴۵

اور جب ان کفر سے صلح نے ان سے دو الفت کی کہ چاہو تو ہم مجاہدین کو اپنے مکہ میں سے حصہ دے دینا غیر کی جہاد میں غیر کردی

جائے اور جب جو تو یہ جہاد صرف مجاہدین کو دے دی جائے تو انہوں نے عرض کیا کہ پہلے اموال میں سے بھی مجاہدین کو حصہ دینا چاہیے

اموال یا غیر یہی آپ اسی کو دے دیں یہ وہاں تک کہ وہ حق میں دلوں میں ان دنیا کی محبت ایک مال کی داند کے برابر ہی نہ تھی اس وقت

کی تفسیر میں بخاری میں اس شخص کا قصہ لکھا ہے جس کے سپرد رسول اللہ صلعم نے ایک مہمان کو کیا تو اس کے گھر میں سوائے بچوں کے کھانے

کے کچھ نہ تھا تو میاں بچی نے بچوں کو بھوکا سلا دیا اور آپ پران لکھا کہ کچھ تھا وہ مہمان کو کھلا دیا اور آپ بھی بھوکے دہم کھانے کو گھر نہ

۳۴۶ مجاہدین اور انصار کی تعریف کے بعد فرمایا ہے میں نے اپنے اہل بیت کو دے دیا ہے حق دہات کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں

ان کے لئے کسی قسم کا حصہ یا کثرت نہیں رکھے اہل طغیاء اور خراج امدت والی کوئی جو اب دیں گے

۳۴۷ ان آیات میں سوا میدا ذکر ہے جو خیر طوطی ہفت فقرات میں یہ دیوں سے کہنے لگے اور انہیں کہا کہ تم بھلا بھلا کر رہے ہو

ہم تم سے ملے ہیں۔ اور اس آیت میں فرمایا کہ جو حضرت کی عرض ہے وہ تو بہر حال چوری نہیں ہو سکتی

اہل بیت کے لئے

لَا تَنفِرُوا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ ذَلِكَ بَأْتُمْ قَوْمًا لَا يَعْلَمُونَ ۱۳

اور ان کی نسبت تمہارا دشمنان کے دلوں میں بہت زیادہ ہے اس لئے کہ انہیں وہ نہیں جانتے تھے

لَا يَفْقَهُوْا لَكُمْ جَمِيعًا اِلَّا فِي دُورٍ مُّحْصَنَةٍ اَوْ مِنْ دُوَارٍ جُلُودًا بِاسْمِهِمْ ۱۴

انہیں وہ تم سے نہیں پڑے گا سوائے اس کے کہ تمہوں سے محصور کی ہوئی بستیوں میں ہوں یا دیواروں کا چھ ان کی لڑائی نہیں

شَدِيدٌ يُحَسِّبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوْبُهُمْ شَقِيٌّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۱۵

تو انہیں انہیں سمجھتا ہے اور ان کے دل مضبوط ہیں یہ اس لئے کہ وہ اپنے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ۱۵

كَثُرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَا قُوَا وَاَبَالٍ اَمْرُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۱۶

ان کی حالت ان لوگوں کی حالت کی طرح جو ان سے پہلے قریب ہی اپنے کام کی سزا کھاتے تھے۔ اور ان کے وہ عذاب دردناک ہے ۱۶

كَثُرَ الشَّيْطٰنُ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ الْفَرُّ فَلَمَّا تَفَرَّقَ قَالَ اِنِّیْ بَرِّیْ وَمَنْكَ ۱۷

شیطان کی حالت کی طرح جب وہ انسان کو کہتا ہے کوڑا چرب رو کوڑا کہتا ہے تو کہتا ہے میں تجھ سے بے تعلق ہوں

اِنِّیْ اَخَاكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا اَنْهَیْنِیْ اِلَیْهِمَا ۱۸

میں اور جہانوں کے رب سے اور ان دونوں کا انجام ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور میں بھی ۱۸

وَذٰلِكَ جَزَاُ الظَّٰلِمِیْنَ ۱۹

اور یہی ظالموں کی سزا ہے ۱۹

قَدْ مَتَّ لِعٰیْدٍ وَّانْقَوُا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۲۰

اس نیکو کے لئے کیا آگے بھیجے اور اللہ کا تقویٰ کرو اس سے جو اللہ ہے جو تم عمل کرتے ہو اور ان کی طرح نہ ہو جانا چاہئے

۲۱ لَافِیْہِمْ اَسْمٰی بَنِیْ نَضْرَیْنِ ہُوَ کَرِیْمٌ رَّحِیْمٌ ۲۲

۲۱ لاف میں اس میں بنی نضریں جو کریم اور بخشنے والا ہے ۲۲

۲۳ لَافِیْہِمْ اَسْمٰی بَنِیْ نَضْرَیْنِ ہُوَ کَرِیْمٌ رَّحِیْمٌ ۲۴

۲۳ لاف میں اس میں بنی نضریں جو کریم اور بخشنے والا ہے ۲۴

۲۵ لَافِیْہِمْ اَسْمٰی بَنِیْ نَضْرَیْنِ ہُوَ کَرِیْمٌ رَّحِیْمٌ ۲۶

۲۵ لاف میں اس میں بنی نضریں جو کریم اور بخشنے والا ہے ۲۶

وَالْأَرْضُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور زمین ہے اسی کی بیج کر کے اور وہ غالب ملک والا ہے ۲۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اور بے شمار رحمت والے
 بار بار ہم کہنے والا ہے کہ ہم سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدَّتِي وَعِدَّكُمْ أَفِيلًا تَنفُلُونَ لِيَوْمٍ
 لے لو جو ایمان لے ہو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو درست نہ بناؤ کران کے سامنے
 بِالْمُودَةِ وَقَدْ تَلَفْتُمْ لِمَ جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ بِخُجُوعِ الرَّسُولِ وَإِنَّكُمْ
 محبت پیش کرو حالانکہ وہ اس کا کٹر کرتے ہیں جو تم سے حق سنا یا وہ رسول کو اور تم سے نکالتے ہیں

۲۲۳ المصنوع۔ تصور کے لئے دیکھو ۲۲۳ اور المصنوع اس لئے باری میں سے ہے جس نے تمام موجودات کی تصویر بنائی اور
 انہیں ایک ترتیب دی ہے ہر چیز کو ایک خاص صفت اور عیو و حقیقت ملی کی جس سے ہر چیز کا تکلف اور کثرت کے اس کی تہہ کی پڑائی کر
 پہلی آیت میں ان اسماء کا ذکر کیا تھا جو قدرت و عظمت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہاں ان اسماء کا ذکر کیا ہے جو ایجاد سے تعلق رکھتے
 ہیں یعنی شایانہ جو میں لانے سے اور یہاں تین صفات بیان کی ہیں الخالق۔ المہارشی۔ المصنوع۔ الخالق اور المہارشی کے فرق
 کے لئے دیکھو یعنی تین فرق تہہ میں کیا گیا ہے اور المصنوع کو ذکر کر لیا گیا کہ وہ اور مدح کی مختلف ترکیبوں سے مختلف صورتیں بنائے
 حالانکہ یہ سبج و لے سے مدد ملی جو صرف المصنوع بننے میں اور اس کے لئے اور مدح کا خالق ہونے سے الگ کرتے ہیں۔ گویا ان دو معانی
 کے متعلق۔ اور جو کسی اسم الہی کا اظہار ہے شریک ہے اس لئے تو یہ بتانا بھی ایک مشرک فرقہ ہی ہے کمال وجود سوائے سلام کے
 کہیں کو نصیب نہیں ان اسماء الہی کے اظہار کا نتیجہ یہ ہے کہ مادہ اور روح کو اندر قائل کے ساتھ خود بخود اور ازلی سے ہیں کال شریک
 انہیں میں چھوٹے چھوٹے اور خفیس کر دینا چھوڑ دینے تو کیا۔ وہ بڑے خدا بنائے۔ صفات الہی کا جو کمال اور کمال نقشہ قرآن کریم
 نے کھینچا ہے کسی آسمانی کتاب میں تلاش کرنا محبت ہے

المصنوع
 الہی کا نقشہ

اس سورت کا نام المصنوع ہے اور اس میں دو مکروہ اور تیرہ آیات ہیں اور اس میں سب نئی کے کلام کے ساتھ صفات پر کیا
 اور ایک طرف اگر ان کے لئے جو جنگ کرتے ہیں ہر طرح پر حکمرانوں کے حکم ہے تو دوسری طرف جو غیر مسلم جنگ نہیں کرتے ان سے
 احسان کر لے اور انصاف کرتے ان کے حکم ہے انہی صفات کا یہی ہے بھی ذکر ہے کہ جب ایسی عربی خاندانوں سے آگے ہو کر آئیں جو پہلے
 آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ تو ان کے متعلق ان کا امتحان لے کر پورا اطمینان کر لینا چاہئے اگر وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہوں تو پھر ان کے
 تعلقات مطلقانہ خاندانوں سے قائم نہیں رہ سکتے۔ اسی امتحان سے اس سورت کا نام لیا گیا ہے یہ سورت دینی ہے اس کا نفاذ نہ
 مع وہ یہی اور فتح کے کے وہاں ہے

نہ سورت

اَنْ تَوْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِ وَاٰتِغَا فَرَضًا

اس نے کو تم اللہ اپنے بہادر ارمان لائے ہو ۲۲ اگر تم میرے دستہ میں کوشش کرنے کے علاوہ میری رضا کو طلب کرنے کے لئے شے ہو

تُسْرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْوُدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ

کیا تم دہ پردہ اُن سے دوستی رکھو گے اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کتنی

۲ بَعْلَهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ

تو میں سے ایسا کہہ گا وہ سیدھے رستے سے بک گیا اگر دہشتیں پالیں تو تمہارے

أَعْلَىٰ وَيَبْسُطُو إِلَيْكُمُ الْيُمُومَ وَالسَّيْمَومَ وَالْوَتَكَفُورَ ۝

دفعہ ہوں اور اے اٹھ اے انہی زمانہ تیرہویں کے ساتھ ملائیں اور وہ جانتے ہو کہ تو کھڑی ہو جاؤ

لَتَسْفَعَنَّهُمْ آحَامُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ

نہاے رشتے اور شہری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہوں گے وہ ملک و سرزمین غنیمت کرگا اور اولاد

٢ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۖ قَدْ كُنْتُمْ لَكُمْ آيَةً حَسَنَةً فِي أَرْهَامِهِمُ وَالَّذِينَ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

مَعَهُ إِذْ قَالَ الْقَوْمُ ائِذَا رَأَوْاُ سَمَكًا فَامْتَا فَاسْأَلُوهُمْ حَيْثُ مَنَاصِدُ خَطَايَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا
فِي الْبَحْرِ وَنُفِثْنَا بِهِ أَعْيُنَ عِبَادِنَا حِينَ رَوَوْا
أَنَّهُ سَحَابٌ مَّرْكُومٌ

۳۴ بخاری میں حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور نبی زاد مسلمانوں کو بھیجا اور فرمایا کہ وہ نہ ظالم نہ مظلوم نہ غلام نہ آزاد نہ عورت نہ مرد نہ ہو۔

اونٹ پر سوار ہو گئی اس کے پاس ایک خط ہو گا اسے لینا چاہئے ایسا ہی ہوا اور وہ خط صاحب بن ابی بختہ کی طرف سے مسکین کو کے

نام تھا جس میں نبی صلعم کی بعض باتوں کو خبر انہیں پہنچانی گئی تھی وہ یہ انتہا طلب نے عرض کیا کہ یہ رسول امیر مہاجرین کے دوسب کے

بل کہیں رہتے ہیں اور میں قبول میں سے نہیں میں نے خیال کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کر چھڑوں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں

کوڑھ میں لوہیں کے لیے لکھوا لکھاؤ سے نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاقل بے چارے اور عروین دیندے جو اس حد تک

کاپٹن مارواہی ہے۔ لکنا یہ ایک اسی کے بارے میں نازل ہوئی ہے

[illegible]

وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ اس نے گھر کے اندر داخل ہوا تو وہاں ایک بوڑھے آدمی بیٹھا تھا۔

تعدادات محبت کا نام کرنا مسلمانوں کو لازم نہیں، کچھ لوگ اس معنی میں کہ وہ دوسرے کو عیسوی، زان، بکرا کے ممال اور ہمارا علم آیت میں لکھا ہے

(The following are the names of the people who were present at the meeting.)

كَفَرْنَا بِكَ وَبَدَّلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ لَئِنَّا كُنَّا لَمُؤْمِنًا بِاللَّهِ

ہم تم سے بددلی اور بدگمانی اور تم کے درمیان دشمنی اور نفرت پیدا کر لی ہے کہ تم ایسے اللہ

وَحْدًا أَقُولُ إِنَّهُمْ لَكَاِبَةٌ لَا تَغْفِرُونَ لَكَ وَمَا أَمَلُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ اللَّهِ

ہر ایمان والہ سمجھتا ہے کہ اپنے بڑے کفر میں قول کے کہ میں تیرے لئے بخشش اٹھاؤں گا اور میں اس کے مقابل پر تیرے لئے

مِنْ شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَّبَّنَا لَا

میں امید نہیں رکھتا اے ہمارے سب ہم نے تم پر توکل کیا اور تم ہی طرف رجوع کیا اور تم ہی طرف انعام کا پھیر کرنا ہے ۳۳۳۲ ہے کہ تم

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ہمیں ان لوگوں کے ساتھ کہ تم سے جو کافر ہیں دکھ دینا اور اے ہمارے سب ہماری صفات زرا تو غالب کرتا ہے ۳۳۳۳

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ

نیکی کے لئے ہے ان میں ایسا نمونہ ہے جس کے لئے جو اللہ کے سامنے ہائے عذر پہنچے دن کی

الْآخِرَةِ وَمَن يُتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ

امید رکھتا ہے۔ اور جو کوئی نہ پھیرتا ہے تو اللہ ہی نیا تعریف کیا گیا ہے ترجمہ کہ اللہ تمہارے اور

وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةَ وَاللَّهِ قَلِيلٌ وَاللَّهُ عَفِيفٌ رَّحِيمٌ ۝

ان لوگوں کے درمیان جس کے ساتھ ان میں سے تمہاری دشمنی و محبت پیدا کی ہے اور اللہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا رحیم ہے ۳۳۳۵

صاف کا نقشہ کھینچتا ہے کہ وہ جلا وطنی قتل قید بندی ہر طرح سے سزاؤں کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہیں اور وہ راضی نہیں ہو سکتے

جب تک کہ اسلام کا نام نہ کران چند نفوس کو بھی کافر نہ بنالیں جو مسلمان ہو چکے تھے ۝

۳۳۳۴ کفر تا کفر۔ کفر کا کفر یعنی بدعت یعنی بدعت بھی آج ہے یعنی کسی چیز سے یہ تعلق یا پیروی ایسی انی کفرت ہما اکثر کفر میں تبدیل

دا ہما بھی ۱۲۰) اور کافر و آیت ۱۸) کا کفر کی جگہ ہے۔

حضرت ابی بکر کا خود پیش کیا ہے کہ جب ان کی قوم کی دشمنی اور نفرت ان کے ساتھ حال و طین کا ہر موٹی تو وہ بھی قوم سے الگ ہو گئے

اور اب کوفتیں کھنا شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ اسے ایسا دشمن نہ سمجھتے تھے کیونکہ وہ دوسری جگہ سے فلما تبین لہ انہ عدو

فلہ تبارا (التوبہ ۱۱) اور حضرت ابی بکر کی یہاں صرف اس میں بطور نمونہ پیش کیا ہے کہ باوجود حد و حد کے حکم کے انہیں

بھی آفرما دیا ہے جن سے قطع تعلق کرنا پڑا کیونکہ خدا کی رحمت کے سامنے آخر سب جہتوں کو قرآن کریم کا چڑھتا ہے ۝

۳۳۳۵ ہے جس میں جو ہے یہ لایعجلنا فتنۃ لاقضاء یا بدیع یعنی میں ان کے دھوکوں سے طرب نہ کرے۔

۳۳۳۵ یہ بیوقوفی صفت بتاتی ہے کہ ان کفار کی تنہا ہی ہونے والی نہیں تھی بلکہ اس طرح ہرگز اور ہی مسلمانوں کے دست پہنچنے والے تھے

۳

کفر کا کفر

ترجمہ کا معنی

۸ لَا يَنْفَعُكُمْ اللَّهُ عَنِ الدِّينِ لَمْ يَقَاتِلُكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يَجْرُجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ

اور تمہیں ان سے نہیں روکتا جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں اپنے گھروں سے نہیں نکالا

۹ اَنْ تَبْرَهُمْ وَتَقْطَعُوا اَلْيَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يَحِبُّ الْمُقْسِطِينَ اِنَّمَا يَنْفَعُكُمْ اللّٰهُ

اگر تم ان سے بڑے احمقان کہو اور ان سے انصاف نہ کرو اور انصاف کرنے والوں سے محبت نہ کرتے ہو ۴۴۳ اور تمہیں صرف ان کو نفع

عَنِ الدِّينِ قَاتِلُكُمْ فِي الدِّينِ فَاُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهِرُوا عَلٰی

روکتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں متعلقہ گھروں سے نکالا اور ظاہر ہو گئے ہیں اور لوگ

۱۰ اٰخَرًا جَاكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يٰۤاَيُّهَا

مذہب کی کہانوں سے پہنچی کہ انہوں نے تم سے دوستی کرنا شروع کر دی اور ظالم ہیں ۴۴۴ اے لوگو

الدِّينِ اٰمَنُوْا اِذَا جَاكُمْ اَلْمُؤْمِنَاتُ مُهَجَّرَاتٌ فَاَمْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

جو ایمان لائے ہو جب کہ ان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرتی ہو تو تمہیں ان کا امتحان لینا چاہیے اور ان کے ایمان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاكُمْ اَلْمُؤْمِنَاتُ مُهَجَّرَاتٌ فَاَمْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

یہاں تک کہ ان کے ایمان کا پتہ چلے گا اور ان کے ایمان کا پتہ چلے گا اور ان کے ایمان کا پتہ چلے گا

کون چاہتا ہے۔ پھر اگر تم انہیں مومن نہ جانو تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹناؤ نہ وہ عورتیں ان کے لئے نکاح

۴۴۵ آیت اور اس آیت کا تعلق کفار کے متعلق بطور اصول حکم ہے اور جہاں جہاں کفار سے عورتوں یا عہد سوانح کا ذکر آتا ہے

اس کے عمل کرنے کی یہی گنجی ہے۔ کفار کے ساتھ بڑے بڑے احمقان بھی ہو سکتے ہیں انصاف کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ اس

آیت میں بتایا ہے بلکہ وہ مسلمانوں سے دین کی وجہ سے جنگ ڈر گئے ہوں نہ مسلمانوں کو دین کی وجہ سے گھروں سے نکالے ہوں جو

احسان کا مستحق ہے اس سے احسان کرنا چاہئے جو انصاف کا مستحق ہے اس سے انصاف کرنا چاہئے۔ اہل عرب کے کئے کا فرق یہ ہے

خدا۔ نبی انحراف۔ کننا۔ مزید وغیرہ سے نبی کریم صلعم کے معاہدات تھے اور عبد المذہب نے اس میں کفار کی عورتوں اور بچوں کو

شامل کیا ہے۔ وہ لوگ ظالم ہیں جو اسلام کی تعلیم کو تشکیلی کی تعلیم قرار دیتے ہیں کفار کے ساتھ انصاف ہی نہیں جن سلوک کی تعلیم صرف

میں گروئی ہے تو اسلام نے دی ہے یہ اگر آزاد کافروں کے لئے ہو تو یہ عورتوں کے حقوق تو اس سے بھی زیادہ کریں +

۴۴۶ اگر یہ جاہلیت نہ دی جاتی تو مسلمان نہ کہہ سکتے تھے جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کر لے ہیں اس سے دوستی اپنی قوم

سے دشمنی ہے آج جب وہ عورتیں ہیں جنگ ہوئی ہے تو کیا کوئی مذہب تو یہی قوم کے افراد کو ایسی قوم کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنے کا

کام دہا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اسلام کی تعلیم اصل صحیح پر مبنی ہے اس آیت نے صاف بتا دیا کہ ترک عورتوں کی طرح ہر طرف

جنگ کرنے والی قوم کے ساتھ ہو سکتا ہے +

کفار سے احسان اور
انصاف کی تعلیم

ترک عورتوں

وَلَا هُمْ يَحْيَوْنَ لَهَنَّ وَآتَوْهُمْ مَا أَنْفَقُوا وَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَوَّهُنَّ إِذَا

اور وہ ان عورتوں کیلئے حلال ہیں اور انہوں نے پہنچایا نہیں ہے دو اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب

أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسَلُّوْا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمُ

تم انہیں انکے مردوں سے اور کافر عورتوں کے حقہ نکاح کر روک نہ رکھو اور تم طلب کرو جو تم نے پہنچا دیا ہے

مَا أَنْفَقُوا ذَلِكَمُ حُكْمُ اللَّهِ يُحْكِمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ لَكُمْ

جو انہوں نے پہنچا دیا ہے۔ امداد کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے اور امداد ملے والا حکمت والا ہے ۳۳۳ اور اگر تم

شَيْءٌ مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَابْتُمْ فَاُولَٰئِكَ لَمْ يَكُن لَّكُمْ

بیسوں کے مردوں سے کہ تم نے کفر کی طرف چلا گیا ہے پھر تمہاری باری کئے تو ان لوگوں کو جن کی بیسیاں

أَرْوَاحُهُمْ مِّثْلُ مَا أَنْفَقُوا وَاللَّهُ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝

چلی گئی ہیں اس کی مثل ہے دو جو انہوں نے پہنچا دیا ہے اور امداد کا تقویٰ کر جس کے ساتھ تم ایمان لے تے ۳۳۴

۳۳۴ عَصَمَ - یعنی ضحکہ کی چیز ہے یعنی ان کا عقد نکاح کیونکہ عقیقۃ النکاح کے سنی عقد کا نکاح میں دل،

عصمة

یہ صورت صلح حدیبیہ کے بعد کے مذاقی ہے اور جو حدیثیں اسلام پر کر کے خلیفہ اٹھاتی تھیں وہ ہجرت کر آئی تھیں کہ کفار یہ صلح

عورتوں کی کسر ہے

صرف مردوں پر حامی تھیں اور کفار کی اصل غرض یہی تھی کہ مسلمانوں کی جنگی طاقت نہ بڑھ جائے۔ تو ان عورتوں کے بارے میں پہلے

حکم دینے کے ان کا استعان سے لیا کرو حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ امتحان یوں تھا کہ عورت کا حلیہ بیان لیا جاتا تھا کہ وہ

نہ دیکھ کے پہننے کی وجہ سے علی ہے اور نہ صرف ایک زمین کو چھو کر دوسری زمین میں جانے کے لئے اندر دنیا کی کسی فرض کئے کے بغیر

امداد اس کے رسول کی محبت کے لئے رجم اور حضرت عائشہ کی رعایت ہے کہ آپ ان عورتوں کا امتحان بیٹ سے پہلے تھے جس کا

ذکر آئے کہ جسے لایشرکن باللہ شیشا کرچہ اور دست یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھیں ہوتی تھیں +

مرد عورتوں کے نکاح کی مشروط

چونکہ مسلمان عورت کا نکاح کا ضرر سے ناجائز تھا اس لئے ایسی عورتوں سے جو کافر خاندانوں کو چھو کر ہجرت کر آئیں مسلمانوں

کو نکاح کرنے کی اجازت دی۔ مگر وہ شرطیں ساتھ لگائیں اول یہ کہ کافر خاندانوں سے نہ جوڑوں کو دینے تھے وہ انہیں واپس کے ہاتھیں

اور دوسری یہ کہ اس بی بی کو مہر بھی دیا جائے۔ کفار کے ساتھ یہ معاملہ کہ مردانہیں واپس کر دے اسلام کی تعلیم میں کمال انصاف کو ظاہر کر

ہے اور پھر صلح یہ کہ مسلمان عورتیں اگر کفار کے گھروں سے نکلی آئیں تو نکاح باقی نہیں رہتا اسی طرح مسلمانوں کو مکہ مکرمہ کو جو

عورتیں اپنے گھر کو ترک کر چکی ہیں انہیں تم قید نکاح میں روک کر نہ رکھو اور یہاں کو افر سے مراد یہی کافر شرک عورتیں ہیں ورنہ ان

کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے +

۳۳۵ عاقبتہ - عقیقۃ کے سنی زینہ یا بی بی ہیں اور عاقبتہ الرجل کے سنی ہیں کسی کام میں اسے تمام دیا اور دوسرے نے اپنی

عاقبت

باری لی اور عاقبت اور عاقبتہ دونوں کے سنی ہیں تو اونٹ سے اتر جاتا کہ میں اپنی باری لی لی، اور یہی سنی یہاں میں گر بیض

مفسرین نے یہاں عاقبتہ کے سنی غلطی سے میں یعنی تم کوئی مال قیمت حاصل کرو لی، اور صورت اول میں مطلب یہ کہ اگر میں

۱۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيغُ عَنْكَ عَلَى أَنْ لَا يُشِيرَنَّ بِأَلْفِ

لے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں جو سے بیعت کریں اس بات پر کہ امد کے ساتھ کسی کو شریک

شَيْئًا وَلَا يَسْرِقَنَّ وَلَا يَزْنِيَنَّ وَلَا يَقْتُلَنَّ وَلَا دَهْنَنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِمَهْتِكٍ

میں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ شاپی لودہ کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بستان باند

يَغْتَرِبْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَنْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ

اور نہ ایسی جگہ انوں کے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان انحرک یا چور اور کسی بھی بات میں تیری نافرمانی کریں گی

۱۳ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا

تو ان سے بیعت کر لے اور ان کے لئے امد سے استغفار کر امد بخشنے والا مہربان ہے۔ ۳۳۳ لے اور

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسِبُوا

جو ایمان لائے ہر ان سے دوستی نہ کرو جن پر امد ناراض ہوا ہے وہ آفت سے ایسے بگا

النصف

الْآخِرَةُ كَمَا كَسَبَ الْكُفَّارُ مِنَ الْقُبُورِ

تا امید میں عیساک کافر قیوں والوں (کے جی اسٹھ) سے تا امید میں ۳۳۴

کسی کائنات کی بی کافر عورتوں کے ساتھ بیعت نہ کرے کسی کافر کی بی بی مسلم ہو کر آجائے اور کسی کافر کی بی بی مسلم ہو کر آجائے تو جو کفر کی طرف توجہ دے

۳۳۴ فتح مکہ کے بعد رسول امد صلعم نے انبی اہل فاق میں عورتوں سے بیعت لی تھی انہی میں ہند بنت عتبہ ام سفیان کی بی بی بھی تھی جو درمیان میں بعض باتیں بھی کہتی تھی اور عورتوں کی بیعت کے متعلق حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلعم ہاتھ نہ دینے لگے (ج) اور اہل قرندہی و فیکو کی روایات میں بھی ہے کہ نبی کریم صلعم عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے جو طبع مردوں سے کہتے تھے اور شہی سے روایت ہے کہ رسول امد صلعم جب عورتوں سے بیعت دیتے تھے تو اپنے ہاتھ پر رکھ دیتے تھے (د) ممکن ہے کہ دونوں طرح آپ سے بیعت لی ہو۔ اور لایا تین بیعتان یغفر لہن بین ایدہن و ارجلہن کی مراد لی گئی ہے کہ عورتیں بیعت میں رضی حل قرار دے کر خاندانوں کو ہو کا دے لیا کرتی تھیں مگر اس کے معنی محض بستان باندھنے کے بھی ہو سکتے ہیں اور بدلہ اور وجہ ذات سے کہ یہاں کیوں نہ لیا نہ ترا فحال انہیں سے کہتے جاتے ہیں۔ یا یہ مراد ہے کہ ایسے دونوں میں بستان نہ بنائیں کیونکہ وہ کافر تھیں اور انھوں نے پاؤں کے درمیان ہے۔ (س)

۳۳۵ علقہ تو یہود و نصارے دونوں کی یہ حالت ہے کہ آفت پران کا ایمان لکے نہیں صرف دنیا کے پیچھے پیچھے ہوتے ہیں مگر یہ یوں میں بالخصوص انکے فرقہ بھی ایسا ہے جی صدوقی جو آفت کے عقیدہ بھی منکر ہیں۔

سُورَةُ الصَّفَاحِ وَحَمْدُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار تم کہنے لگے کہ ہم

اللہ سے انتہا محبت کرتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا

اللہ کی تعظیم کرتا ہے جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے اور وہ غالب مہکت والا ہے اسے لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا

جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں اللہ کے نزدیک یہ سخت ہر کسی کی بات کہ تم کہو جو

لَا تَعْمَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَانَتْ لَهُمْ

تم کرتے نہیں اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں گویا کہ وہ

بَيْنَافٍ رُفُوصٌ وَكَذَلِكَ يُؤَيِّدُ الْقَوِيَّةَ يَقْوَاهُ يَقْوَاهُ تَوَدُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ

میں بے دریاہ ہیں یا مصلحتی اور جب کوئی سنی قوم سے کہا کہ میری قوم تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور تم جانتے ہو

اس سورت کا نام الصفا ہے اور اس میں دو گونہ اللہ چہرہ آئیں ہیں اس سورت کا اصل معنوں غلظہ دین اسلام ہے جو اسے
نام نہا سبب پر حاصل ہوگا۔ مگر اس کے سنے بتا دیا کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ ضرورت ہو تو خدا کے
رستے میں مستحکم دیوار کی طرح کھڑے ہو کر جنگ بھی کریں اور دوسری طرف عیسائی کے حملوں کی طرح دین اسلام کے رستے کو دنیا میں بھل
جائیں کیونکہ یہی غلطی اصل راہ ہے۔ یہ سورت مدنی ہے اس کی تاریخ نزول کے تعین کے سنے کوئی یقینی واقعات نہیں ہیں مگر
خانہ اجل مدنی لفظ کی یہ ہے۔

تیسرے سورت

مرصوص ۲۲۲۲ مرصوص۔ دُحْنُ الْبُشَيَّانِ دیوار کو پختہ کیا۔ اور مرصوص دیکھا۔ اس کے معنی کہ بعض سے طلبا اور اسی دیوار مرصوص ہے
اور مدنی ہیں کہ ہے تو اسوائی اللعُفُوفِ یعنی نازکی معنوں میں ایک دوسرے کے مل کر رہ رہا اور یہاں صاف سید کہتے ہیں (دلی)
پہلی آیتوں میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے اظہارِ تمکین فرمایا ہے۔ جو نہ سے کہہ دیتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ اور یہاں بتایا کہ
اللہ تعالیٰ ثابت قوس کے رستے کہ جس نے ایک بات نہ سے نکالی تو پھر اپنے دوسرے بھائیوں سے مل کر مخالفت دین میں
ایک مضبوط دیوار کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر تیرا دیکھا ہے، اس طرح پڑتی ہیں جیسے دیوار پر قول جو مل میں نہیں ہوا کہنے
وانے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا عمل بنا دیتا ہے۔ اور جب کہنے والا اس کے عمل میں لانے کے سنے اپنی جان بھی حاضر کر دیتا ہے۔
تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دیکھا کہ یہاں مرصوص کا نقشہ جنگ میں دیکھا اور یہاں نصرت جنگ میں
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کی ایک دیوار قائم ہو گئی اور بعض صحابہ وطن کی طرف پہنچے پھر کھڑے ہو گئے کہ تیرا سنے آتا ہو اچانک

مرصوص

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کرمیں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں سو جب وہ ٹھہرے تھے تو اس نے ان کے دل ٹھہرے کر لیے اور اسے زمان لوگوں کو منزل مترو

الْفَاسِقِينَ ۚ وَذَكَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا

میں نہیں پہنچاتا اور عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اسی کی تصدیق کرتا ہوں

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمِمَّا أُرْسِلُ بِتِلْكَ مِنْ بَعْدَى اسْمُهُ أَحْمَدُ

جو میرے سامنے تورات سے ہے اور ایک رسول کا ذخیرہ دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

سو جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو انہوں نے کہا یہ مروج جادو ہے۔ ۲۳۴

آج سے زلی جائیں اس مرد کے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہر سچے و آیت نص قطعی ہے۔ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ جس اپنے اہل و عیال کے ساتھ

سے ذکر سکھایا۔ وہ ان کا لگا رہا جی تھا۔ اور ان بھی انہیں قوم غاسق ہی قرار دیا ہے۔ فلا تاتوا علی القوم الفاسقین

(المائدہ ۶۰-۶۱)

۲۳۴ احسان میاں احمد علی اشارہ ہے نبی مسلم کی طرف آپ کے نام اور آپ کے کاموں کے ساتھ اور اس وقت پر تیرے سچے

آپ کا نام احمد ہے اسی طرح آپ اپنے اسحاق اور احوال میں محمود ہونگے اور لفظ احمد کو معنی کی بشارت سے خاص کیا اس بات کے

جسائے نیکے کہ آپ معنی سے بڑھ کر قابلِ حمد رہی (یعنی اور آنحضرت مسلم سے پہلے کوئی شخص نہیں گذرا جس کا نام احمد رکھا گیا ہو

سوئے اس کے جو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت کا یہ ہم تھا (دست) اور محمد محمد سے ہے گو یا کہ اس کی بار بار تشریف کی جاتی ہے (دست)

اور لفظ احمد یا تو منافع شکر کے مشق ہے اور یا حدیث سے افضل انفعیل سے یعنی بہت حمد کرنے والا اور یہ بھی جائز ہے کہ

حمدیت سے جو معنی بہت زیادہ قابلِ حمد (اور احمد اسم جلیل ہے) نبی محمد مسلم کے لئے نظم ہے جیسا کہ حسان کے شعر میں ہے جلی

الاولی ومن یحیف بصر شہ - والظہیون علی المبارکات احمد ۷

حضرت معیسی کی جس بشارت کا بیان ذکر ہے وہ انہی کے طرف مہل ہر سچے لکھا جو وہ پہلے ہی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ذیل کے

مقلات پر یہ پیکر ہے (۱) اور میں بہت سے دعوت کروں گا تو وہ نہیں دوسرا دعا رکھنے کا کہ ایک شہادت سے لے کر (۲) خواہ (۳)

(۴) مدین جب وہ دعا کے گاہ کو پہنچے گا اس کی طرف سے بھیجیں گے یعنی چائی کا سچ جو آپ کی طرف سے حکم ہے تو وہ

میری گرد آویزاں ہو گا (۵) ۱۰۱-۱۰۲، اگر میں نہ جاؤں تو وہ دعا کرتا رہے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس

بھیج دوں گا (۶) ۱۰۱-۱۰۲، تم مجھے تم سے ادھی بہت سی باتیں کہیں گی اگر آپ تم ان کی بشارت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ نبی

چائی کا سچ آئے گا تو تم کو تمام چائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے دیکھتا لیکن جو کچھ سچا وہی کہے گا۔ اور میں

آئندہ کی خبریں (دے گا) ۱۰۱-۱۰۲ (۱۳)

میں غلط کاروبار میں مددگار کیا ہے وہ نہ تانی میں ہر ایک شے ہے اور سب کے لئے اور تو جس میں اس کا ترجمہ تفسیری ہے

والا کیا گیا ہے۔ اور ترجمہ ترجموں میں مددگار لفظ استیاد کر کے حاشیہ میں وکیل یا مطلق کا لفظ دیا گیا ہے یعنی اس کا ترجمہ وکیل یا

مرحوم القیس اس
پیشانی کے
تفسیر

نَصْرَ مِنَ اللَّهِ وَفَقَرْتُ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَوْ أَنفَارُ اللَّهِ

اس کے طرف سے مدد اور نزدیک فتح اور مومنوں کو خوشخبری ہے کہ اللہ نے لوگوں کو ایمان لانے پر اللہ کے دین کے مددگار بنائے

حَمَّا قَالِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِئِيُّونَ هَنُ

جس طرح عیسیٰ بن مریم نے حدیثوں سے کہا تھا اللہ کے لئے ہیں کوئی میرے مددگار ہیں جو میں نے کہا ہم اللہ کے ہیں

أَنْفَارُ اللَّهِ فَأَمَنْتُ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ

کے مددگار ہیں سو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ سے انکار کیا

فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ

سو ہم نے انہیں جو ایمان لائے ان کے دشمنوں پر مدد دی سو وہ غالب ہو گئے ۲۴۵

گیا ہے کیونکہ انسان کے قوائے دہانی بھی ایک رس امال کا حکم کھتے ہیں۔ سو جو شخص انہیں ایسے طریق پر کام میں لاتا ہے کہ وہ
سے تاثیرہ اٹھنے کو وہ بھی تو ایک قسم کی قیامت ہی کرتا ہے۔

۲۴۴ اور چونکہ نمازے جنت کا تذکرہ کیا تھا اس لئے یہاں نصر من اللہ وفتح قریب میں اس دنیا کی کامیابیوں کا ذکر ہے۔

۲۴۵ حضرت عیسیٰ نے جس قسم کی جنت میں انصاف قائم ہونے سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت بذریعہ شہادت ہے اور یہاں

کوہ بتا رہا ہے کہ ان کی کامیابی بھی اسی میں ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ نے خواری اپنے دین کو بیکر مختلف مکوں میں چل گئے تھے اسی طرح

مسلمان بھی دین اسلام کو دنیا کے اطراف و اکناف میں پہنچا دیں۔ گویا جہاد سے سوت میں اگر یہ جہاد تھا کہ مسلمان کھلا کر شہادت پر

تو دین اسلام کی خاطر سرکھڑائے سکے بھی تیار ہو۔ اور آخر یہ بتایا کہ دین کا فہرہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اسے اطراف

و اکناف عالم میں پہنچاؤ۔ شاید اس پچھلے قیامت کی زیورہ تر عظمت بھی یہی ہے صحابہ نے تو دونوں کموں کی قمیصیں کی اور توحید کو بیکر

تمام دنیا میں پھیل گئے۔ مگر آج اسلام ساری دنیا میں جا رہا ہے اور ان کے نام لہذا ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے بھی تحریر

سے ملنے کا نام نہیں بیٹے۔

نصرت ہی جذم
اشاعت

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ يَحْمِلُوا الثَّوْرَةَ بُنِيَ لَكُمْ فِجَارًا ۝

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن پر ثوریت کا بوجھ ڈالا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا

كَشَلِ الْحَرَارَ فِجَارًا يُشِ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا

گرمی کی مثال کی طرح (۱) کہ جبرائیل نے کہا یہی مثل ان لوگوں کی ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور اللہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ كُلُّ يَأْتِيهِ الَّذِينَ هَادُوا وَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنْكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ

قائم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۳۳۴ کوہلے کو جو یہودی جو اگر تم کہتے ہو کہ اور لوگوں کو مجھڑ کر تم

مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَقْنُوا مَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَلَا تَمْنُونَهُ أَبَدًا ۝

یہی اللہ کے دوست جو تو مت کی آواز کو اگر تم سچے ہو ۳۳۵ اور کہیں اسکی آواز نہ کری گے اسکی دہشت

قَدْ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِمُ بِالْظَالِمِينَ ۝ قُلْ إِنْ الْمَوْتُ لِلَّذِي تَفِرُّوهُ فَذُنُوبُهُ

جوان کے ہاتھوں نے آگے بڑھے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ موت میں سے تم بھاگتے ہو وہ نہیں

مُلَوِّغِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

ل کرے گی پھر تم پھر اللہ کے علم کے واسطے اسے کی موت لڑنا نہ باز گے۔ سو وہ تمہیں اس کی خبر کو تم عل کر سکتے ۳۳۶

مذہب کا فناء نہیں کہ آخرین منہم صرف فارسی میں سے ایک یا چند آدمی ہیں۔ بلکہ یہ آخرین کی مع کے طور پر ہوا ہے کہ وہ دوسرے

لوگ جنہوں نے براہ راست مجھے تسلیم نہیں پائی بلکہ وہ بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے تو ان میں ایسے ایسے

کمال ایمان والے لوگ بھی ہونگے۔ اولیاء آخرین منہم میں کل اصحاب کے بعد اول سے لے کر آخر تک طاق ہے گویا ایک تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آچکی اور ایک آخرین میں ان کی تعریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ فرمائی

کہ ان میں میں بڑے ہنسے لال ایمان والے لوگ ہونگے اور یہ نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسری نبی نہیں آسکی

اور یہی حضرت عیسیٰ آسمانی سے اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو آخرین کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہونگے بلکہ وہ نبی ہو چکا اور حضرت عیسیٰ ہونگے بلکہ

نبی براہ راست اللہ کے واسطے سے برسات جبریل علیہ السلام کے واسطے سے وہ کسی نبی کا شکار نہیں ہوتا اور حضرت عیسیٰ کے متعلق تو خود

قرآن شریف کی شہادت موجود ہے کہ انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے حاصل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کی ویدلہ

الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۳۳۴ کوہلے کو جو یہودی جو اگر تم کہتے ہو کہ اور لوگوں کو مجھڑ کر تم

۳۳۵ اور کہیں اسکی آواز نہ کری گے اسکی دہشت

۳۳۶ وہ نہیں جانتا ہے کہ موت میں سے تم بھاگتے ہو وہ نہیں

آنحضرت کے بعد کوئی
نبی نہیں

ماہرین کے مقام

ع
۱۲

۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَادَىٰ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ مُّسَمًّى فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا

لے لو جو ایمان والے جو جب مسجد کے دن نازکے سے بلایا جائے تو اس کے ذکر کی طرف جلدی آ جاؤ اور جو بارگاہ

۱۰ الْبَيْعِ طَلَبَكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَكُمْ تَعْلَمُونَ قُلْ إِذَا أَفْضَيْتَ الصَّلَاةَ فَانْتَبِهُوا فِي

چیز دو ، تم اس سے بڑھ کر علم رکھتے ہو ۲۴۵ پس جب نماز ہو چکے تو زمین میں

الْأَرْضِ ابْتَغُوا مِنَ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

پہل جاؤ اور اس کے فضل سے کمالی کرو اور اس کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو ۲۴۶

سے یہ قطعاً استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جہاں طاعون پڑ جائے وہاں سے بھاگنا نہیں چاہئے حالانکہ صحابہ سے طاعون کی وجہ سے فریج کا چار سو چھ شہر لوہین انعام سے کہ انہوں نے نہ کیا کہ طاعون جس ہے اس سے داریوں و دیو میں یعنی مکے میدان میں پھیل جاؤ اور ایروسی اشتری سے کہ انہوں نے طاعون سے پرہیز کر لیا کہ کھانے پینے میں پھیل جاؤ یہاں تک کہ یہ دور ہو جائے البتہ یہ خیال کرنا کہ طاعون کی جگہ سے بھاگنا انسان کو موت سے کچھ زیادہ اچھا نہیں اور یہی دوسری آبادی میں چاہے مناسب ہے کہ کدو اس طرح دھاں بھی طاعون پھیل جائیگی رنا موت کا خوف سو اس میں شک نہیں کہ دنیا پرستی کفار موت کے نام سے گھبراتے ہیں اور دوسری طرف ادنیٰ اوقاتی ناکالیں پھوٹا بھی کر دیتے ہیں ایسے لوگ اس زندگی کی قدر و قیمت جانتے ہیں نہ دوسرے عالم کی اسلام نے دونوں کی قدر و منزلت سکھائی ہے اس زندگی کی قدر و منزلت تو یہاں تک ہے کہ خودکشی کرنے والا گویا مسلمان ہی نہیں رہتا اور اس کی موت کفر کی موت ہے اور دوسرے عالم کی قدر و منزلت یہاں تک ہے کہ جب انسان کے لئے پیغام اجل آجائے تو فوری سے اس زندگی کو اودھار کر لے دوسرے عالم کی طرف قدم رکھے ہاں اس زندگی سے بھی بڑھ کر جس چیز کی قدر سکھائی ہے وہ انسان کا فرض ہے اگر کسی شخص کے سامنے یہ سوال ہو کہ اپنے فرض کو سرافراہ لے اور موت قبول کرے یا فرض کو چھوڑ دے اور زندگی کو پکالے تو ہر دے تعلیم اسلام دوسری بات ایک مومن کے شان و شکاں یہ

زندگی کی قدر اور
موت کا خوف

سب پہلا جہد

جہد کی فریفت

۳۳۵ علامہ ابن حجر مکتبہ میں کرنا زبردستی فرض ہوئی کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جہد نہیں پڑھایا تو اس لئے کہ کافی تعداد تھی اور باس لئے کہ جہد کے لئے اظہار ضروری تھا اور کہیں آپ کو چھپ کر نہ پڑھنی پڑتی تھی اور دین میں اول اول اصد بنی زمار نے جہد پڑھا کر یہ سچ نہیں ہو سکتا کہ بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے ایک ایک اور بعض دعائیں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مصعب بن عمیر کو انعام کی تعلیم کے لئے بھیجا تو اسے جہد پڑانے کا حکم دیا تھا اور دین میں سب سے پہلے جہد انہوں نے قائم کیا اور اس بعد ایک گاؤں میں جہد پڑھا کرتے تھے جو دین سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب تشریف لائے تو وطنہ کے دن قبا میں تھے اور پھر جہد میں جاکر پڑھا اور یہ پہلا جہد تھا جو آپ نے پڑھا اور کئے آدمی ہوں تو جہد فرض ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے ایک قول میں دو ایک میں تین ایک میں چار پھر اسی طرح بڑھاتے جڑاتے چالیس اور اتنی تک تعداد پہنچاتی ہے اور ایک قول میں ہے کہ جماعت کثیر ہو تو ہر تعداد کی قیادت کر دے اور صحیح بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے جہد جماعت ہجرت کے بعد تھے یعنی ہجرت کا قریب اور یہ کہ تکلیف کرنے پر احادیث میں سخت مواجہدیں اور جہد کا فطرہ و مظلہ نصیحت کے لئے ہے اس نے اگر سامعین نے اسے سمجھا نہیں تو اصل مقصد جہد کا فتنہ ہونے کا عربی میں غلبہ پڑھ دینا چاہیے سامعین عربی کا حرف بھی نہ جانتے ہوں میرے کفر کی کوئی کا عدم کر دینا ہے ایسا ہی اسکا ایک گاؤں میں جہد پڑھنا صاف بتا ہے کہ جہد شریعت میں ہو سکتا ہے اور کافروں میں بھی اور جہل میں بھی اور جہد کے جہد کو غلط قرار دہتے ہیں اور اس کا عدم اعتقاد رکھتے ہیں تو یہ طریق باطل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عمل کے خلاف ہے۔

وَاذْأُولَٰئِكَ جَزَاءُ الْفٰسِقِۙۤنَ ۝۱۱

اور یہ جزا ہے یا کھیل دیکھئے ہیں تو اس کی طرف جانے جاتے ہیں اور جتنے کفر و کجی میں ہیں کچھ اور کچھ ہیں

اللّٰهُ خَيْرٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّزٰقِۖۙنَ ۝۱۲

ہے وہ کھیل سے اور کجی سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے ۲۲۵۴

لَوْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ النَّاسِ لَفَسَدُوا ۝۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بار بار ذکر کرنے والے کے نام سے

اللہ سے انتہا رحم والے

اِذَا جَاءَكَ النّٰفِقُوْنَ قَالُوْا اَنْتُمْ لِرَسُوْلِكَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّكَ لَرَسُوْلٌ ۝۱۴

جب منافق تیرے پاس آتے ہیں کہتے ہیں ہم تو اسی پیغمبر ہیں کہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے

یہ سورت مدنی ہے اور محمد کی قریشیت نازکی قریش کے آخر آجاتی ہے اس آیت میں مسلمانوں کو یہی حکایت دی کہ جب اللہ کے دین کے وقت کا وہاں کو پہنچ کر غلبہ دے گا اور نماز جو میں غرضت مل ہوں گی کہ یہ ایک ضروری اجتماع ہے اور اگر اسے ترک کر دیا جائے تو قوم کے اندر پند و نصیحت کا سلسلہ باقی نہ رہے گا اور مرد و عورت ہوں گے۔ گویا محمد ایک نہایت ضروری دین جو ان تمام کو زندہ رکھے گا جسے ہی ادا کر دے گا اور وہی سے یہ سورت میں لکھا کہ اگر ان میں سے کسی کو شک ہے نہیں۔ بلکہ اس کا وقت مراد ہے۔ اللہ صبح میں یہاں ہر قسم کے مصالحت کا دہار شال میں ہے

۳۳۵۲ جب یہ طرح کہ راہ داری لگ جاتا جائے اس کا اللہ اور اللہ کے لئے چھوڑے جاتے ہیں۔ آگے پیچھے نہیں ہو پورے ہیں یہاں تک کہ سب کے خلاف کہ وہ سب کا سامان دینی کا دہار کہ منوع کئے ہیں

۳۳۵۳ یہی ہے جس جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ ایک فاجر محمد کے دن آگیا۔ اور ہم آنحضرت مسلم کے پاس سے تو لگ اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اور بعض وہاں جاتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت مسلم ظہر پڑھ رہے تھے تب یہ آیت اُنزل ہوئی یہ بات کہ قافلہ کی خبر شکر مسلم اور دھرمی لگ گئے ہوں اور غلبہ چھوڑ گئے ہوں کسی طرح قابل قبول نہیں۔ اور کوئی موقع ہر دو جمعہ بات ہے اور قرآن طریف کے الفاظ میں کجارت اور مودہ باتیں ہیں لہذا وہی طرف جاتے والے کوئی مسلمان تھا، صل میں یہ ذکر نافعوں کا ہے۔ کہ ان کی یہ حالت ہے کہ وہ کجارت اور کھیل کو ذکر اور پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اعلیٰ صحت انہی منافقوں کے ذکر ہے۔ اور عموماً ایک صحت کا خاتمہ اس ذکر پر ہوتا ہے جو اعلیٰ صحت کا مضمون ہے

اس صحت کا ہم الحنا فاقون ہے اور اس میں دور دور آدھ لگیا ہے یہ ہیں اور اس میں منافقوں کا ذکر ہے جو سب کچھ کہتے تھے اللہ میں کچھ رکھتے تھے اور یہ کھینچی سورت کے مضمون کا یہی تھوڑا سا ذکر ہے تاکہ میں کسی قسم کی مشابہت اسے لوگوں سے پیدا نہ کرے اس لئے دوسرے ذکر میں کو ان کا اصل مقصد زندگی ذکر اللہ یا ذکر اللہ کا کرنا تھا کیا ہے مگر سوال او لا وہی اس میں تھوڑا سا ذکر ہے کہ اصل فرض زندگی کو بھول جائیں۔ یہ سورت بھی مدنی ہے اور اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی پہلی سورت ہے

۱۳

محمد کے دن کا دہار کی نجات نہیں

تیسرے صحت

أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقْتَ

کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے کہے کہ میرے رب تو نے مجھے کیا عجب دفع تک کیوں ملتے نہ دی تو میں مدد کرتا

وَإَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ

اور نیکوں میں سے ہوتا ۝ اور اللہ کسی شخص کو موت نہیں دیتا جب اس کا وقت مقرر آجائے

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَكِّيَّةٌ مِنْ عَشْرَةِ آيَاتٍ فِيهَا رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے پڑھا رہا ہوں

يَسْمِعُ اللَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُسْنُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تفریق اور امتیاز

شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا سو تم میں سے کوئی ناکارہ ہے اور کوئی ایمان سے مومن ہے اور اللہ اس کے ہر عمل کو دیکھتا ہے

مگر الفاظ عام ہیں۔ مگر یہاں صاف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ موتوں کو بھی حکمت سے سمجھا اور مجھے میں گے اور نصیحت کی ہے کہ اس وقت اللہ کے ذکر کو چھوڑ دو اور اصل مقصد غلٹی سے غافل نہ ہو جاؤ گے +

اس سورت کا نام التَّغَابُن ہے اور اس میں دو رکوع اور ۸ آیتیں ہیں۔ تَغَابُن کے معنی ہیں اس کی کا کا خبر ہو جانا جو انسان اور غفائی کے معاملوں میں لکھا جاتا ہے اور اس سورت کا معنی ہے کہ جو کچھ انسان خدا کے حق میں کی دکھائیگا اس کا فیجو دیکھ لے گا۔ چنانچہ پہلی سورت میں مانتوں کا ذکر تھا اور موتوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ ال دلولہ میں اسی طرح جلا کر ذکر اور موت غافل نہ ہو جائیں اس لئے اس میں مومن کو اور کھولا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ اس کے قول یہ یہ سورت مدنی ہے اور پہلا معنی بھی مدنی ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اتفاق پر پناہ اور مدنی سورتوں میں ہی پایا جاتا ہے +

۳۳۶۱ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا خالق ہے تو چاہئے تو یہ تھا کہ تم سب ایمان نہ آئے مگر بعض لوگ کفر کو اختیار کر لیتے ہیں اور غرور و کبر نہیں کرتے چنانچہ آیت کے آخری الفاظ واللہ بعداً تعالون تصدیق اس میں کی وضاحت کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ معنی کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے نہیں ہی بعض کو کافر اور بعض کو مومن بنا دیا ہے۔ صحیح نہیں۔ ہاں یہ کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پیدا کر کے دیتا ہے اس سے بھی

۱۵

تفسیر سورت

سب سے پہلے

يَكْفُرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اسکی برائیوں سے عذر کر دیتا ہے اور اسے جنوں میں داخل کرتا ہے جس کے نیچے جہنمی جہنم ہیں ہمیشہ اسی میں رہے گی

۱۰ أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَئِنْ بَوَّأْنَا لَئِكَ أَهْبَابٌ

۷ بڑی کامیابی ہے ۳۳۹ اور جو انکار کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہی ان کے واسطے

۱۱ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا وَبَشِّرِ الصَّادِقِينَ ۝ الَّذِينَ إِذْ يَدْعُو اللَّهَ وَهُوَ

ہیں اسی میں رہیں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی سوائے ان کے کہ ان کی اصلاح سے (ہم) اور

۱۲ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ يَهْدِي قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ پر ایمان لا کر ہے وہ ان کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور انہیں ہر چیز کو جاننے والا ہے ۳۴۰ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

۱۳ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى سُلُوكِنَا الْعَذَابُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَ

پھر اگر تم پھر مڑو تو ہمارے رسول پر صرف کھول کر پھینکا دینا ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کسی کو معبود نہیں ہے

۱۴ عَلَى اللَّهِ فَاكِتَوَكِّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَنْتَهِبُوا

اللہ پر ہر چیز کو چھو کر چھو کر کرنا۔ اے مومن! تم کو جو ایمان لا رہے ہو تمہاری چیزوں میں سے

وَأُولَآءِ كُمْ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۝

اور تمہاری اوروں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے بچو۔

۳۳۶-۳۳۷ تغابن۔ غیبی ہے کہ تم اپنے ساتھی کا کسی معاملہ میں جتنا ہے اور اس کے دربار میں ہوا خفا کے طریق پر غم کرو۔ اور

یہ مال میں جو تمہارے اور اس کے بیچ میں ہے کد ان کے معنی ہیں اس سے غافل ہوا میں اسے نہیں سمجھتا اور یوم التغابن قیامت

کا دن ہے جو ہر اس پادشہ میں غور نہیں کے جس کی طرف آیت میں اشارہ ہو ومن الناس من يظفر بقوله يغابن

موضعات الله ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بآية لم الجنة الذين يشتركون بهما

وايضا انهم غمنا قليلا اذ بعض من ذك يوم التغابن اے اس نے کہا گایا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ان کا اندازہ تھا اس کے خلاف

دان ظاہر ہو گا۔ پس کارفرما وہ کی ظاہر ہو جائیگی جو ترک ایمان کی وجہ سے ہو اور میں کی وہ جو نیکی کی کی وجہ سے ہے۔

۳۳۹-۳۴۰ ایمان کا متفق اول صہ سے ہی ہے۔ اور تہم مرکز ہے۔ پس ایمان کے دل پر تہم پانا ہے۔ اور دل کے ہر اہم پانے

سے سب احوال درست ہو جاتے ہیں۔

ہماری کتاب میں ہے

وَلَنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّا

اور اگر تم صاف کر دو اور دھڑ کر دو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۳۳۶۵ شریف

أَمْوَالِكُمْ وَأُولَٰئِكَ فَتَنَّا وَاللَّهُ عِنْدَ أَحْمَقِّ عَظِيمٍ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا

مال اور تمہاری املاوت ایک آزمائش ہیں اور اللہ وہ ہے کہ اس کے پاس بڑا اجر ہے سوا اللہ کا تقویٰ کرو

أَسْطَعْتُمْ وَأَسْمَعُوا وَاطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرَ الْأَنْفُسِ كُمْ وَمَنْ يُوَقِّ شَرَّ

جس میں تم نے سنبھل دیا اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو تمہارے اپنے لئے بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے بخل سے

نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعِفْهُ

نفس جانے تو وہی کامیاب ہیں اگر تم اللہ کے لئے کوئی اچھا کام کرو وہ اسے تمہارے لئے

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے اور تمہاری مغفرت کرے اور اللہ قدر کرنے والا بڑا مہربان ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

غالب مکت طالا ہے۔

۳۳۶۵ اس سے مطلب نہیں کہ بعض سبیلوں کا نذرانہ کی دشمن ہو جاتی ہیں اور ان کے قتل کے منصوبے کرتی ہیں اور بعض اولادیں

باپ کی دشمن بن جاتی ہیں۔ بلکہ ان کا دشمن ہونا اس لحاظ سے ہے جس کی تفریح آئے خود کر رہی ہے۔ کہ وہ فتنہ یعنی آزمائش ہیں بی بی اور

اولاد کی محبت انسان سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی مصیبت کے بڑے بڑے کام کر دیتی ہے بلکہ جب فضائل ماہ میں خرچ کرنے کی ضرورت پیش

آئے تو بڑی رکاوٹ یہی ہو جاتی ہے یعنی بی بی اور اولاد کا خیال یا وہ چاہتے نہیں کہ تمہارا مال اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ ہو اور یوں

انفاق فی سبیل اللہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہی ان کا دشمن ہونا ہے یعنی وہ انسان کو کھار نقصان کا موجب ہو جاتے ہیں اور ایک

حدیث میں ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ ایک شخص کی طاقت اس کی بی بی اور اس کی اولاد کے ہاتھ پر ہوگی۔ یعنی وہ ان کے لئے

مال کمانے کی خاطر رکاب معاشی کر لے گی۔ اور ہلاک ہو جائیگا۔ اور آخر جزایا وان تعفوا و تصفحوا و تغفروا تو یہ مولد ہے کہ سبیل

اور اولاد سے غرضیں کچھ تکلیف پیش آئے۔ اس لئے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تم انہیں ناجائز مال لا کر دو یا تمہارے انفاق فی سبیل

اللہ پر تم سے ناراض ہو جاتے ہیں یہ تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تو تم ان سے عفو دہ کر دو وغیرہ کر دو اور اگلی آیت میں صاف کر دیا کہ اللہ

اور انسان کے لئے فتنہ ہے یعنی اس ذہیر سے اس کا کھراپ اور کھو لین پر کھا جاتا ہے کہ کون اولاد اور بی بی کی محبت پر اللہ تعالیٰ

کی محبت کو قربان کر کے انفاق سے رک جائے۔ اور کون اللہ کی محبت کو سب پر مقدم کر دیتا ہے اور اس ضمن کو آیہ ۱۷ میں سب کا نتیجہ

انفقوا کا حکم کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی من یوقی شیخہ نفسه بھی بڑھاویہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ اصل غرض یہی ہے +

ع ۱۶

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيَقُوْهُنَّ لَعَلَّهِنَّ يَرْجِعْنَ إِلَيْكُمْ وَأَصْصُوا الْمَوَاجِلَ قَوْلًا

سے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت دلایا کر سنا کہ تم طلاق دو اور عدت کی حفاظت کو ۱۸۵۸ اور

اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ

اور اپنے رب کا حکم کر دو انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ کھلی بیعتی

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

کا ارتکاب کریں اور اللہ کی حدیں ہیں ان شخص صدمہ کی حدوں سے آگے بڑھتا تو وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے

۱۸۵۸ خطاب آنحضرت صلی علیہ وسلم سے خاص ہے اور حکم عام ہے۔ گویا نبی کو خطاب کر کے حد تک کہتا ہے کہ تم ان کی امت کو یہی کہو اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے احکام جیسے مسائل میں ہوں وہ سب واجب اہل بیت پر۔

قرین طلاق

طلاق عیناً یعنی کہ مطلقاً مستقبلاً اور بعد ازین ایسے طور پر طلاق دو کہ وہاں سے وہ اپنی عدت کا استقبال کرے

والی ہوں۔ اور نکاحات نے اس کی وضاحت میں کی ہے۔ والمراد ان یطلقن فی طهر لم یحیا معن فیہ ثم یحیلن حتی تغتفی

عدت تھیں۔ یعنی مراد ہے کہ انہیں ایسے طہریں طلاق دی جائے جس میں قاعدہ ان کے قریب نہیں گیا۔ اور پھر انہیں چھوڑ دیا جائے

یصل تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور یہ طلاق جس کلام کی ہے۔ اور ایسا ہم غشی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اصحاب غیر

یکہی طلاق غشی سے پھر اس کے بعد کوئی طلاق نہیں غشی سے یہاں تک کہ عدت گزرنے اور پھر ہی میں ہے کہ بعد ازین طلاق غشی میں ہی کو

عالمہ یعنی میں طلاق دی تو آنحضرت صلی علیہ وسلم ہاضم ہوئے اور مراجعت کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب وہ غسل کرے اور پھر ایک طہر گزرنے

کے بعد حیض آئے پھر غسل کرے تو اگر چاہے تو طلاق اسے قبل اسکے کہ اسے چھوئے یہ وہ حدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اس

صاف معلوم ہوا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے طلاق کا طریق بتا دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طلاق صرف طہریں دی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ

اس طہریں مفادیت نہ ہوگی۔ اور جب طلاق دی جائے تو اس سے عدت شروع ہو جائیگی اور پھر اس عدت کا شمار رکھا جائے یعنی

تین طہریں۔ پس ان طہروں کے اندر کوئی دوسری طلاق نہیں دی جا سکتی۔ صحابہ کا بھی یہی عمل تھا۔ مگر جہاں قرآن کریم کے الفاظ متما

موجود ہیں۔ وہاں کسی عمل کا بھی کوئی سوال نہیں۔ البتہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس حکم قرآنی کے خلاف کیا جائے تو کیا ہو گا سو اگر کوئی شخص

تین طلاق

حالت حیض میں طلاق دے تو مراجعت نہ کرے یہ حکم صلی علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ ابن عمر کی حدیث میں اور پھر گزرنے کے بعد اس کا طہریں طلاق

لیکن تین طلاق ایک ہی وقت دے جسے طلاق بیانی کہا جاتا ہے۔ یا تین طہروں میں تین طلاقیں دے تو اس کا اثر صرف اس قدر ہو گا۔

کہ پہلے طلاق پر عدت شروع ہو جائیگی اور باقی طلاقیں خواہ اسی وقت ہی کہی گئی ہوں خواہ بعد کے طہروں میں ہے۔ اور جو بھی کہے کہ یہ حکم قرآنی

کے خلاف ہے۔ تو یہ طلاق ایک ہی حکم میں ہوگی اور صحیحین میں ہے کہ ابو العباس نے حضرت ابن عباس سے کہا تھا کہ کیا آپ

نہیں جانتے کہ تین طلاقیں ہی ایک حکم گناہیں۔ ایک ہی قرار دی جاتی تھیں تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ اور باقی جو لوگوں نے شان

نزدل ہیں۔ انہیں بیان کی ہیں تو قرینی حدیث سے حدیث کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحیح بات یہی ہے کہ بعد از ایک حکم طہریں کے

بیان کے لئے نازل ہوئی اور اسباب نزدل میں چھ باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ صحیح ثابت نہیں ہو چکیں وہ

ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٌ وَإِنْ لَمْ يَحْضُرُوا وَلَاتُ الْأَحْضَالُ أَجْلُهُمْ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

تین سہ ماہ ہیں اور ان کی بھی تین مہینے نہیں آتے اور اصل والی جو عورت کی عدت ہے کہ وہ اپنے حمل کو وضع کریں
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۚ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ کرتا ہے وہ اس کے معاملہ میں آسانی فرماتا ہے ۳۳۳ ۷ اللہ کا حکم ہے جس نے تمہاری طرف اشارہ کیا

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ ۖ وَلِعَظُمَ لَهُ أَجْرًا ۖ أَسْكُوْهُنَّ مِنْ خِشْيُ

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ کرتا ہے وہ اس کی برائیوں کو اس سے دھو کر دیتا ہے اور اس کو بہت بڑا اجر دیتا ہے ۷ انہیں اپنے عقود کے مطابق دہیں

سَلْتُمْ مِنْ وَجْدٍ لَكُمْ وَلَا تَضَارُّوْهُنَّ لِتُصَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۖ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلٌ

رکھو جہاں تم رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ دو کہ انہیں تنگ کر دو اگر وہ حمل والیاں ہیں

فَاتَّقُوا عَلَيْهِنَّ حَقَّ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۖ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوْهُنَّ

تو ان پر خوف رکھو ۷ جہاں تک کہ اپنے حمل کو وضع کریں پھر اگر وہ تمہارے لئے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی

أَجُورَهُنَّ ۖ وَاتَّبِعُوا أَمْرَهُنَّ بِعَرُوفٍ ۚ وَلَنْ تَعَاوَزَهُمْ نَسَاءُ رُضِعْنَ لَكُمْ أُخْرَىٰ

اجرت دو اور آپس میں پسندیدہ طور پر مشورہ کرلو اور اگر تم ایک دوسرے سے نکلیں تو ان کے دوسرے دودھ پلانے والی

دیکھو اور رزق بھی اسے دینے سے ہم بچنا ہے کہ اسے ان ذرائع کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اللہ کے بالغ امر پر چلنے سے بچنا

کہ جس بات کا وہ امداد کرے جو نہیں سکتا کہ وہ پوری نہ ہو جائے کہ اسے دیکھو غنت

مطلق کی اصل عدت تین قوس ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں مذکور ہے۔ لیکن یہاں تین قسم کی عورتوں کا ذکر کیا جو قوس سے عدت شمار

نہیں کر سکتیں ایک ایسی جو اس قدر بڑھ چکی ہو کہ اس کی عدت تین قوس ہو گیا ہے۔ اور یہاں ان امر بتیم اس سے بڑھا کر بعض وقت

بیماری کی صورت ہو جاتی ہے جسے استعاضہ کہا جاتا ہے اور اس پر ایام نہیں ہوتے۔ دوسری وہ جنہیں ایسی حیض آیا ہی نہیں۔ اور تیسری عام

عورتیں۔ اور حاملہ کی صورت میں حکم یہ ہے یعنی خواہ مطلقہ ہو خواہ بیوہ اس کی عدت وضع عمل ہے اور بعض طرح کی عورت میں اگر عیوب

کی حاملہ عدت چار ماہ دس روز گذر جائیں اور وضع عمل نہ ہو تو نکاح جائز نہیں بلکہ وضع عمل کا انتظار کرنا ہوگا اس کا اگرچہ ماہ دس روز

سے پہلے وضع عمل ہو جائے تو عدت وضع عمل کے ساتھ ختم بھی جائیگی اور اس بارہ میں صحیح بخاری میں حدیث بھی ہے کہ حضرت اسم

بنے فریاد کر رہے تھے کہ اس لیے کہ خداوند مر گیا اور وہ حاملہ تھیں اور چالیس دن کے بعد ان کے بائیں بچہ ہو اب انہیں نکاح کا پتہ نام آیا۔ اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح پڑھا دیا

وَالْعَدَّةُ ۳۳۳ وجہ وجود یا ناکافی علاج پر ہے خلاصہ اس خبر میں سے کسی سے یا قوت شہویہ یا غصہ سے یا عقل سے اور کسی چیز

پر قدرت یا پلے کر کسی وجود سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے قاتلوا المشرکین حیث وجدتموہم (التوبة ۵۰) اور قتلتم جدوا

ما (النساء ۸۴) میں مراد ہے کہ بائیں بچہ نہ پاؤ اور وجہ کے معنی بھی ممکن ہیں اور خدا کو بھی وجد دان یا وجد کہا جاتا ہے اور

بعض ذائقے کی صورت میں عدت

حاملہ عدت

وجود

وجد

لَيُنْفِقُ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۚ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ

ہائے کر وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اس کی مدد ہی تنگ ہے وہ اپنے کلام میں کچھ خرچ کرے اور

۸

لَا يَكُفُّ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا آتَاهَا سَيِّئًا يَّجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عَذَابٍ نُّزُلًا ۚ وَكَانَ مِّن

اس کی شے جس پر کچھ لازم نہیں کرنا کسی کلام میں جسے وہ چاہے اور اللہ تعالیٰ کے ہر آسانی میں کسے گا اور کتنی باتیں ہیں

قَرِيْبَةً عَنَّا مَرْيَمَٰ وَرَبَّهَا وَرُسُلَهُمْ فَاسْتَمْتَحَسَبَا شَرِيْدًا وَعَدَّ بِنُهَا

جنہوں نے اپنے رب کے حکم سے کئے اور ان سے کوشش کی تو ہم نے اس کا حساب سے لیا اور اسے کئے سزا

عَدَّ اَبَا نُوْرٍ ۚ فَاَتَتْ وَبَالَ اُفْرَہَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اُفْرَہَا خَسْرًا ۚ اَعَدَّ اللَّهُ

سے عذاب دیا اور اس نے اپنے کام کی سزا کی اور اس کے کام کا انجام گھناہی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ

لَهُمْ عَذَابٌ اَشَدُّ يَدْلُوْا فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا اُولٰٓئِیْہِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اُنْزِلَ

عزت عذاب تیار کیا ہے تو خدا کا ڈر کرنا کہ اسے عقل والو جو ایمان لائے ہو اور اسے تمام اس طرف

اللَّهُ اِلَیْكُمْ ذُرُوْرًا ۚ رَّسُوْلًا تَلَوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِہٖ اَللّٰهُ مَبِیْنٌ لِّمُخْرِجِ الَّذِیْنَ

ذکر کرتا ہے رسول جو تم پر اللہ کی کھلی آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے

اَسْمُوْا وَاَعْمَلُوا الصَّٰلِحٰتِ ۚ مِنَ الظَّلٰمِ اِلَی النَّوْرِ وَمَن یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَٰلِحًا

اور اچھے عمل کرتے ہیں گنہگاروں سے روشنی کی طرف گئے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں

یَدْخُلْہٗ جَنَّٰتٍ جَّرٰی مِنْ تَحْتِہَا اَنْهٰرٌ خٰلِیٰۤیْنَ فِیْہَا اَبَدًا ۚ اَلَا اَحْسَنُ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

شے جہنم میں داخل کرے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ انہی میں رہے گا اور اسے اچھا دینا دینے سے

یہاں سارے اپنے خدا کے اندازہ پر (خ)

تفسیر

اشتمار

تھامس

حوت انت کے
شال سے

تفسیر قوا۔ دیکھو ۱۳۵ اور یہاں نفقہ کی نفی اور سید کی نفی دونوں شامل ہیں (خ)

اَسْتَمْتَحَسَبَا۔ دیکھو ۱۳۵ اور اَسْتَمْتَحَسَبَا کو اس نے کہا تھا ہے کہ میں ایک دوسرے کے امر کو قبول کرتا ہے (خ)

تَعَاَصٰتِهِمْ۔ تعاصات القوم کے معنی ہیں طلبوا تفسیر کلامی ایک امر کو شکل کرنا چاہا (خ)

۱۳۵۵ پہلے ذکر میں طلاق کا ذکر ہے اور دوسرے میں رسولوں کے حکم سے انحراف کو جو تعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خداوندی اور

ذوالے کا اور دوسرے میں اور قبول کرنے کا اور ہر اسے اسی طرح مدعا فی طور پر رسول میں اثر ڈالنے کا اور ہر اسے اسی طرح قبولیت اور کلام

اور ان کی ایک دلیل تفسیر کی خداوند سے یہی ہوتی ہے تعلیم رسول سے انحراف ہے اور اس معنی میں کہ وہ نہ تو یہ کہ اسے کہہ دے کہ اسے کہہ دے

۱
ع

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ بِنَتَيْ مَرْصَاتٍ نَزَلَتْ فِي اللَّهِ عَفْوٌ وَرَحِيمٌ

اے نبی! کہوں اسے حرام کرتے ہیں جو اللہ نے حلال کیا تو اپنی بیٹیوں کی رضاعت کے واسطے بخشنے والا مہربان ہے

۱۔ تحریر ما اہل ۹۹
ما میں کس قدر کلام
طرح اشارہ ہے

۳۳۷۔ ان الفاظ میں کس چیز کی حریم کا ذکر ہے؟ ایک پورے ہمارے قبیلہ کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے جس کے متعلق اسی قدر کہ دنیا کا نیا ہے کہ وہ تھک کسی صحیح طریق پر مروی نہیں دیکھ روح المعانی دو سرفہ شدہ ہیں اسے یعنی بنی مسلم نے بنی نضیر کے گھر میں پیدا کرتے تھے اور حضرت عائشہ اور حضرت نے یہ طور کیا کہ آپ کا کہنا ہے کہ آپ کے مت سے متاثر کی ہو آتی ہے نہ ایک نہ دو اور گندہ ہے جو درخت کے پھوسے ہے چنانچہ اس کا کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے گھر میں ہیں گا یہ وہاں کہ گھاسی میں ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پتا پر ہی کہ بنی مسلم اس خاص شہر کا پتا تو چھوڑ سکتے تھے مگر یہ بات کہ مطلق شہر ہی چھوڑ دیتے ہیں جس کے متعلق قرآن شریف میں ہے فیہ شطائد الناس قابل قبول نہیں۔ اہل بنی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے متعلق یہ باہت قابل قبول ہے کہ انہوں نے ایک بھڑبھڑایا ہو۔ یکس ہے کہ کہا تھا کہ ایک حلیت ہو اور وہ صرف اس قدر ہو کہ کافی خاص قسم کا شہر جس میں ہو جو حضرت عائشہ اور حضرت نے اسے ایسا محسوس کر کے ہی بات کی ہو اور بنی بنی مسلم نے اسے اس کے کچھ سے انکار کیا ہو اور بلاشبہ آپ کی طبیعت خاصہ پر تھی اور یہ سب سے آپ کو بہت نفرت تھی لیکن یہاں یہ اس واقعہ کا ذکر نہیں ہو سکتا اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ تیسری بات جس کی طرف یہاں اشارہ ہو رہا ہے وہ بنی نضیر میں اور دیگر محلوں کا ذکر ہے۔ بنی نے سب باب بتنی مرسات اور اوجات فل فرض اللہ لکم حلالہ انما لکم کے تحت ایک حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ وہ دو مرتبہ کنین میں من کا ذکر ان آیات میں ہوتا تھا انھوں نے انھیں آپ نے فرمایا حضور عائشہ چھوڑ دیا کہ ہم جاہلیت میں محنتوں کی ایک منزلہ نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں قرآن کریم میں احکام اتارے اور ان کے حصے منقسم کیے تو ایک دن میں ایک سال میں کہ مکرر بارہا تو میری بی بی نے کہا کہ آپ یوں کر کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی سال میں کیا دل ہے تم کہیں خواہ مخواہ ہوتی ہو تو اس سے کیا تم عجیب آدمی ہو تم میری بات کو بدداشت نہیں کرتے اور کہتا رہی جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جواب کرتی کہ میں ان تک کہ آپ بعض وقت ناراض بھی ہو جاتے ہیں اس کے بعد حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ اس طرح حضرت کے پاس اور پھر ہم سب کو اس سے بھی کہ مکرر بارہا تو میری بی بی نے کہا کہ آپ یوں کر کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی سال میں کیا دل ہے کہ رسول اللہ ان کی بیٹیوں میں جو کوئی سال ہو۔ تم اس میں بھی دخل دینے لگے اس جواب آپ کا وہی ہو کہ آپ اس آیت کے بعد ہی جہاں کا بسا ایک دن آیا اور فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس بلا خاں میں کہا جس میں آپ نے طبعی اختیار کی تھی اور وہاں آپ سے وہ پہلا ذکر بھی کیا۔ اور اسی روایت میں یہ لفظ آئے ہیں کہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو طلاق دے دی ہے تو میں نے جا کر یہ چھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو طلاق دے دی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اور اس کے آخر پر یہ لفظ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک ایک اپنی بیٹیوں کے پاس نہیں جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ظہار جاری فرمایا (۱) اور پھر ہی نے آگے اذ اسرا لنبی اور ان توبوا الی اللہ کے باب کا تذکرہ اسی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔

واقف اہل

جب ہم سابق کو دیکھتے ہیں تو اس سے ہمیں اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہ شہد کا قصہ ہوتا تو اہل رعا ماضی صرف دو بیٹیوں پر ہوتا یعنی حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ پر حالانکہ یہاں آگے چل کر کسی نے ان کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے اور یہ قطعی ہے کہ اس بات پر ہے کہ یہاں ذکر اس ایلا کے واقعہ ہے جس میں سب بیٹیاں شامل تھیں اور مطالبہ بل بھی بھی تھا اور اس کا مصلح ذکر سورہ احزاب میں موجود ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل رواج نے نہادہ فقہ طلب کیا تھا جس پر یہ آیات اتری تھیں یا یا ایہا النبی

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ

اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کفارہ ساز ہے۔

قل لا اشر واجل ان كل من ترون الحيوة الدنيا وزينة فعالين اشتهون واسر حكن واسرا حبا حبيلا ويحوش ۲۹۴
 دوسرا قرینہ ہے کہ پہلی صورت کی ابتداء میں ہوتی ہے۔ یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء۔ اور اس کی ابتداء میں ہوتی ہے یا ایھا
 النبی لمرحوم ما اهل الله لك من صاف اس واقعہ کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ آیات سے بھی اس بات کی تائید
 ہوتی ہے کہ اگر ہم کی دوایت کے آخیر میں لفظ بھی حتی جائیہ اللہ اور وہ صاف سنا ہے اس آیت کے اور کہیں نہیں پس یہ آیت ہی وہ
 کے متعلق ہے جسے ابن جریر میں حضرت عائشہ کی دوایت صاف ہے عن عائشة قالت لنی رسول الله صلعم وحرم فامر فی الکاف
 بکفارۃ وقیل لہ فی المحرم لمرحوم ما اهل الله لك من صاف میں آپ فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایلا کیا۔ اور حرام وغیرہ یا تو ایلا کے
 متعلق کفارہ کا حکم دیا گیا۔ اور ترجمہ کے متعلق فرمایا گیا لمرحوم ما اهل الله لك حضرت عائشہ سے بترسد اس آدمی میں نہیں مل سکتی۔ اور
 سنائی میں حضرت ابن عباس کے متعلق ہے۔ کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہیں نے اپنی عورت کو لپیٹا اور حرام کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا
 تو بھوت کٹا ہے وہ ترجمہ حرام نہیں پھر آیت پڑھی لم تحرم ما اهل الله لك رحمہم، جس سے معلوم ہوا کہ بی بی کے اپنے اور حرام کر
 لینے کے متعلق ہی ہے۔ اور ابلی لنت کے نزدیک حرام اور تحریم کا لفظ بالخصوص ایسے وقت پر دیا جاتا ہے جہاں پر لسان العرب میں کہ حضرت
 عمر کی حدیث میں کہ فی الحرام کفارۃ میں حرام میں کفارہ ہے جس کی توجیہ یہ کی گئی ہے۔ کہ نزدیک کی ترجمہ مراد ہے جس میں نیت طلاق نہ
 ہو اور آگے کہا ہے کہ اس سے ہے یا ایھا النبی لمرحوم ما اهل الله لك اور اس سے حدیث عائشہ سے آئی رسول الله صلعم
 وحرم فجعل الحرام حلالا لیسے مراد ہے کہ جو اپنے نفس پر ایلا کر کے اپنی بیبیوں کو حرام کر لیا تھا اس کو حلال یا اپنی حلال کیا حلال
 تبتنی موصفات ازواجہ اب صرف ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ بیبیوں کی رضامندی چاہئے ہے کیا مراد ہے۔ مترجمین کا
 واقعہ جس رنگ میں بیان کیا جاتا ہے اس میں اگر حضرت صلعم کا شدید جھوٹا ایک بی بی کو خوش کرنے کے لئے کیا جائے تو دوسری
 بی بی کو خوش کرنے والا تھا۔ اس لئے اس پر یہ لفظ صادق نہیں آسکتے کہ تو اپنی بیبیوں کی رضامندی کو چاہتا ہے۔ بظاہر یہ رضامندی
 کل کی ہے یا کم سے کم بہت بڑے حصے۔ اب ہم اپنے مکے واقعہ کو دیکھتے ہیں تو بتتبی موصفات ازواجہ کے یہی ہوتے ہیں کیا تو اپنی بیبیوں
 کی رضامندی چاہتا ہے یعنی اگر تم ایسا چاہتے ہو تو پھر میں کو الگ کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ ان کی رضامندی اسی میں ہے کہ وہ تمہاری زوجیت
 میں رہیں اور تمہارے مال پر بھی خوش رہیں۔ ذلک ادنی ان تقر اعینین ولا یحزین۔ یہ رضین ہا اتیقن کلھن ولا حزلن۔ ۱۵۱
 یا میں معنی ہو سکتی ہیں کہ تم تو اپنی بیبیوں کی رضامندی کو چاہتے ہو پھر تم کی کیوں بھٹا کرتے ہو۔ اور یہ گویا آپ کے حسن سلوک کا نقد کیا گیا
 ہے جو آپ اپنی بیویوں سے کرتے تھے جیسا کہ آپ کے اپنے کلام سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ خبر کہ خیر کہ لہا لہا وانا خیر کو لہا لہا اور یا
 موصفات ازواجہ کے مراد بیبیوں کے لئے رضامندی ہے یعنی بیبیوں کے لئے رضائے اتی چاہئے جو تو گویا اس صورت میں یہ
 بتا دیا کہ آپ نے جو اپنی بیبیوں سے نفس کو منقطع کیا جس پر لمرحوم نازل ہوا تو یہ اپنی خوشی کے لئے نہ تھا نہ نفس کی وجہ سے
 بکہ اصل بات یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ بیبیوں رضائے اتی کو حاصل کریں کیونکہ ان کا مطالبہ نہ تو ذوق فقر کا رضائے اتی کے
 حصول کے خلاف تھا۔ تو پس یہ صاف فرمایا کہ آپ کا اپنے آپ کو ایک حلال چیز سے روکنا نفس بد رسول کی نافرمانی ہے کے لئے یہ کہ آپ نہ
 چاہتے تھے کہ جن لوگوں کا آپ سے نفس ہے ان کا کوئی قدم رضائے اتی کے خلاف پڑے اس لئے آپ نے اپنے نفس پر کھینچ برداشت
 کی کہ بیبیوں کے اختیار کی آپ کا یہ فعل کہ بیبیوں سے نفس کو منقطع نہ ہو جس کے لئے رضائے اتی کے لئے تھا مگر اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہ کر دیا
 اور اگر ایسا بھی اللہ تعالیٰ نے نہ کیا ہے تو پھر مصلحت اگرچہ کہ ایک ایک خاص صورت تھی جس میں بیبیوں کو خوف ایک مصلحت

تویم نہم پر کفارہ

حرام۔ تحریم

آپ کے ازواج میں سے
 سلوک پر ملاحظہ

۳ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ

اور وہ علم والا حکمت والا ہے ﴿۳۳﴾ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے ایک عہد کی بات کی پھر وہ اس بیوی پہنچے

بِهِ وَأَخْبَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَفَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا تَبَيَّنَ هَا بَه قَالَتْ

اس کی خبر سے وہی اور خدا سے اس پر آگاہ کر یا تو اس کا کچھ عہد بتا دیا اور کچھ حصہ سے اعراض کیا سب سے پہلی بیوی کی ایک بیوی نے پہنچ

مَنْ أَتَيْكَ هَذَا قَالَ بَيْنَا الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ إِنَّ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا

آپ کیسے نہ بتایا کیا مجھے علم والے خبر دے بتایا ﴿۳۴﴾ اگر تم دونوں اللہ کی بات جھک جاؤ تو تیرے دل میں بھی کچھ

وَلَنْ تَظْهَرَ عِلْمُكَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَخَبِيرُهُ مَالِكُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلِكُ بَعْدَ إِلَهِ الْغَيْبِ ۝

ہیں اور اگر تم اس کے خلاف ایک قسم کی مدد کرو تو اللہ ہی اس کا دوست ہے اور جو پہلے اور مالک مومن بھی اللہ سب سے پہلے لکھے اور مالک ہیں ﴿۳۵﴾

کے لئے اپنے نفس پر حرام کر لیا گیا تھا۔ جب کہ حضرت عائشہ کی دعایت میں دو سو لاکھ آئے تھے اپنی وحرم اس لئے اللہ تمہارے لئے فرمایا
اور ختم ما اهل الله اور اپنے ہی کے لئے پہنچ نہ فرمایا کہ ایک حلال چیز کو اپنے حرام کر لیں کیونکہ نبی صلعم میں اگر ایسا نواز جائز
رکھا جاتا تو اس میں اس قسم کی مفرط و فزیطہ کے لئے گناہ مل جاتا جس طرح پہلی امتوں نے انحراف و فزیطہ کی راہیں اختیار کر لیں۔
﴿۳۶﴾ خُتِلَ۔ حُلَّ سے مصدقہ وہ چیز جس سے قسم کی قید دور ہو جائے یہاں وہ کفارہ ہے (خ)

﴿۳۷﴾ باہر کیا تھی؟ طہرہ کے واقعہ کے متعلق یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت صفیہ سے کہ دیا تھا کہ میں تم کو آئینہ
حرک کر دوں گا مگر یہ بات کسی سے نہ کہنا اور حضرت صفیہ نے حضرت عائشہ کو بات بتا دی اور میں مردود یا ادا یا علی حاقہ میں وہ بات
بیان کی کہ جس کے بات حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کے متعلق تھی۔ اور صفیہ کہنے لگی کہ یہ حضرت علی کی خلافت کے متعلق تھی اور جس بات کو اللہ تعالیٰ
نے غیبی رکھا ہے اس کے پیچھے پڑنا بھی صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کہ وہ کوئی ایسی بات ہی ہو جس کا دوسروں پر ظاہر کرنا مصلحت نہ ہو
میں اپنی بیوی میں بعض ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جن کا دوسروں پر ظاہر کرنا شکیک نہیں ہوتا اور ایسی بات کا اسی واقعہ ظاہر میں ہونا
قرین قیاس بھی ہو۔ نیز ابوجہر انکا فوت۔ اور اس بات کے یہاں بیان کہنے کی طرف نبی کریم صلعم کے اخلاق کا غلط کا دکھانا مطلوب ہے
کہ آپ اپنی بیویوں کی قدر و منزلت کرتے تھے اس لئے ملائی باتیں ان سے کہنے تھے اور پھر ساتھ ہی یہ کہ جب اس راز کو ظاہر کر لیا
تو آپ نے ساری بات بتائی بھی نہیں ایک تنگ دلی آدمی ایسے موقع پہنچتی ہے کہ بڑی دروغی سے پہلی آیت اور دوسری طرف ملائی
کہ یہ تسلیم ہی ہے کہ وہ بھی اپنی بیویوں سے حسن سلوک میں آپ کے نقش قدم پر چلیں۔

﴿۳۸﴾ یہاں دو صورتوں کا ذکر ہے اول یہ ہے کہ وہ دیکھیں تو یہ کہیں۔ اور دوسری یہ کہ نبی کریم صلعم کے خلاف ایک دوسری کی
پیشہ گیری۔ اب یہ ایک دوسری کی پیشہ گیری یا اس واقعہ کے متعلق ہے۔ لہذا ہر دو صورتوں پر یہ کہ اس شخص کی زیادتی کے خلاف
میں اجتہاد و تامل میں بھی حضرت عائشہ اور حضرت صفیہ شامل تھیں۔ حضرت علی حدیث جو اوپر نقل ہو چکی ہے اس سے بھی یہ معلوم
ہوتا ہے کہ وہاں حضرت عمر بنی حبشہ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ حادثہ کے پیچھے تم نہ گورو اور واقعہ اللہ کے باطل و قبیح کام کو
ہیں تو یہ بھی اسی معاملہ کے متعلق ہے۔ خود باوجود غفلت یا بات بھی اسی معاملہ سے متعلق دیکھتی ہے اور تو یہ کہ صفت میں جو فرمایا تھا صفت
قلوبہا تو اس کے یہ معنی یہ کہ تمہارا دل و دل اللہ صلعم کی مخالفت کی طرف مائل ہو چکے ہیں زیادتی ہے صفت کے معنی صوفیوں کا ہوا

صفت

خلاۃ
الغیبہ اور ان کی بات
میں ملائی بات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدُوا الْيَوْمَ إِنَّا كُنَّا بِكُمْ عَصَافٌ مُتَعَلِّقُونَ ۝

اے کافر! آج نہ مت گمان کرو کہ تم میری طرف سے محفوظ رہو گے۔

ج

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ تَوْبَةً بَعْدَ تَوْبَةٍ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اے ایمان والے! اللہ کی طرف سے توبہ کے بعد توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

وَيَذَرُكُمْ حَتَّىٰ تَبْرُجُوا ۝ لَا تَهْرَاقُوا لَكُمْ دِينُ اللَّهِ فَتَكُونُوا كَالَّذِينَ

اور تمہیں چھوڑ دے گا کہ تم بکھر جاؤ۔ تم اپنے دین کو بھڑکاتے ہو جیسے کہ

أَمَنُوا مَعَهُ وَهُمْ لَا يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَمْلِكُونَ ۝

وہ ایمان کے ساتھ تھے مگر وہ زمین میں نہ دوڑتے تھے نہ طاقتور تھے۔

تَوْرًا وَاعْزُوا ۝ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اور تمہیں ہر چیز پر قدرت ہے۔

الْكَافِرَ وَالْمُشْرِكِينَ وَأَخْلَفَ عَلَيْهِمُ وَعْدَهُ ۝

میں نے ان کافروں اور مشرکوں کو اپنے وعدے سے باز رکھا۔

وَمَا لَهُمْ حَمِيمٌ مُّؤْمِنٌ ۝

اور ان کے لیے کیا ہے ایمان والوں کا مددگار؟

وَمَا لَهُمْ حَمِيمٌ مُّؤْمِنٌ ۝

اور ان کے لیے کیا ہے ایمان والوں کا مددگار؟

وَمَا لَهُمْ حَمِيمٌ مُّؤْمِنٌ ۝

اور ان کے لیے کیا ہے ایمان والوں کا مددگار؟

وَمَا لَهُمْ حَمِيمٌ مُّؤْمِنٌ ۝

اور ان کے لیے کیا ہے ایمان والوں کا مددگار؟

بہشت میں جنتی
نہایت اور عذاب کا
آئینہ

مِنَ الْقَبْرَيْنِ ۝

فرمانبرداروں میں سے کسی سے ۳۳۸۵

يَسْئَلُ الْمَلِكُ مَكْنَزَهُ عِثَّةً ثَلَاثِينَ اَيُّهَا وَفِيهَا رُكُوتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں

تَبَرَّكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ النُّوْتَ

وہ ذات، بہرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو

الْحَيَوَاتِ لَمْ يُلَوِّكُمُ اَيْكُمُ الْاَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَفُوْرُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا

پیدا کیا تاکہ تم میں انعام دے کہ کوئی تم میں سے اچھے اور وہ غالب ہے ۳۳۸۶ جس نے سات آسمانوں کو چھ کھلیا پیدا کیا۔

کی طرف، شاہد ہے اور اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو یعنی جہاں شیطان کا مقابلہ ختم ہو جاتا ہے اور اس حالت کے لئے اعلیٰ مثال بیان کی ہے۔ اور اس سے دوسرے مرتبہ کا ٹکڑا لگے نوٹ میں ہے۔

۳۳۸۷ یہ دوسری مثال یوں کی، اس اعلیٰ مرتبہ کے لئے کہ جب وہ احصائت فرمے گا اس وقت کہ جہاں شیطان کسی جگہ سے اس پر حملہ نہ کرے گا۔ اس کو اس کا شیطان فراخ رو رہے گا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی روح یا اس کا پاک کام ہو گا کہ جہاں وہ اللہ نفس مطمئن بن جائے گا۔ جو اصل ذکر نفس مومن کا تھا۔ مزید کہ اس لئے بھلے لفظنا فیہا کے لفظنا فیہا کا لفظ دوسری جگہ ایسے ہی تھا کہ جہاں مزید ذکر مقصود تھا فیہا ذکر کیا کہ دیکھ الہ انبیاء ۹۱ جس سے معلوم ہوا کہ کیا ان ذکر مومن کا مقصود ہے اور اس میں نفع دفع کا ذکر ہے اور بعض نے ضمیر کو حضرت عیسیٰ کی طرف لیا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل مثال میں مراد یہ ہے کہ جس طرح لوح اور لوح کی بیویاں تباہ ہوئیں اسی طرح پہلے نبیوں کی باتیں آؤں گا کہ کھٹکتی باتیں گی اور دوسری مثال میں یہ کہ امت نمبر ۱ ایک وقت قرآن کے پٹے لگا کر جتنا سے نصیحت ہو جائیگی لیکن آؤں گا کہ اس نصیحت سے عمل نہ کرے گا۔ اس سورت کا نام الملک ہے اور اس میں دو گز آیتیں ہیں اور اس کے نام الملک میں یہ اشارہ ہے کہ ایک خدا کا قانون ہی اس دنیا میں چلتا ہے اور اس سے شریعت تو ہم دہاتی ہے کہ وہ ظہر اللہ ان قانون کا ہماری جس کو دیکھ کر نظر بھی متیرہ نہ جاتی ہے۔ وہ بھی سب ایک قانون کے تحت ہے۔ اور اس سے لفظ ان کو تو جہاں ہے کہ وہ بھی جب تک اپنے آپ کو اسد تھا لے کے قانون کے ماحول میں چلائے نہ صرف اس کی زندگی کی فرض پوری نہیں ہوتی بلکہ اس کا نتیجہ دکھ ہوتا ہے۔ یہاں سے لیکر آؤں گا کہ سب سو دہی کی جہاں سو سے سورۃ النعر کے اور ہر ایک سورت میں ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۳۳۸۸ موت اور زندگی کا یہاں کہہ اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا ایک علم اللہ تعالیٰ نے جس میں تو زمین کے تحت زندگی پیدا ہوئی ہے اور جن قوانین کے تحت موت پیدا ہوئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تصرف میں ہیں کوئی ان قوانین کو ایک ذہن اور دھڑلے سے نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَوتٍ ۚ فَإِذْ جَاءَ الْبَصَرُ هَلْ تَرَىٰ مِن فُتُورٍ ۚ ثُمَّ ارْجِعْ ۝

تو جان کی پیدائش میں کوئی اختلاف نہ دیکھے گا۔ پھر نظر کر لٹا تو کوئی فتنہ نہ دیکھے گا۔ پھر نظر کو دوبار

الْبَصَرَ لَتَعْلَمَنَّ أَنَّكَ لَبَصَرُ خَاسٍ وَهُوَ حَسِيرٌ ۚ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ ۝

زنا نظر تیری طرف جیت سے داپس آگئی اور وہ شکل جوئی ہوئی تھی ۲۳۳ اور میں نے وہ آسمان کو

الَّذِينَ آمَنُوا بِهِمْ وَجَعَلْنَاهُمُ أَجْمَعًا الشَّيْطَانِ وَلَعَدْنَا لَهُمُ عَذَابَ آسٍ عَجِيزٍ ۚ

مناہوں سے زینت دی اور انہیں شیطانوں کے لئے اکل بازی کا ذریعہ بنا دیا اور ان کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر لیا ۲۳۴ اور

لِلَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ ۚ وَسِ الْمَصِيرُ ۚ إِذَا الْقَوُورُهُمْ سَمِعُوا لَهَا تَهَيُّقًا ۝

لکھنے والے جہنم کا لکھ کر کہیں نہ بھلا کر دے گا اور وہ بری جگہ ہے جس میں ہر دے میں ہے اس کا پتہ نہ نہیں

زندگی انسان کے ساتھ ہر جگہ ہی زندگی اسے کام کا موقع دیتی ہے اور اسے کام کے نئی کوفہ پر کرتی ہے

۲۳۵ طابا۔ مٹا بھلا سارے جہنم میں ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری کے اوپر اس کے شانہ سے کہہ پھر طابا کا

استعمال بھی اس چیز میں ہوتا ہے جہد ساری کے اوپر ہوا نہ بھی اس میں جو دوسری کے موافق ہو پھر لکھ کر طابا کا طابا کا طابا کا

۲۳۶ میں مطلب ہے کہ انسان (جہد جہد کرتی کرتا کر رہا)

تفاوت۔ فوت۔ دیکھو مثلاً اور تفاوت اوصاف میں اختلاف ہو گا کہ ایک دوسرے کے وصف کو دور کر دیتی ہو (رغ)

فطور۔ اظہار سے مدد ہے اور فطر کہنے دیکھو مثلاً اور فطور کے معنی اختلاف میں (رغ)

جب اپنا صوت و جماعت کا قانون بیان فرمایا کہ میں کسی کو کوئی نعمت حاصل نہیں تو اب اپنی عظیم الشان مادی خلق کی طرف

توجہ دلائی سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے موافق پیدا کیا خواہ یہ سات عظام ٹپسی کے سیات ہوں اور خواہ ستاروں کے سات سیات ایک

دوسرے کے اوپر بھی ہیں مگر یہاں ان کے ایک ہی قانون کے تحت ہونے کا ذکر ہے اس سے فرما کہ اس مخلوق میں تفاوت نہیں پاؤ گے یعنی

اور مثلاً ان اختلاف میں ہر ایک ایک ایک ایک قانون کا کام لیا پھر دوسری جگہ کے قانون کا کام لیا اور اس کے قانون کے موافق ہوا کہ اس کا کیا ہو اور اس کا کیا ہو

عظیم پر رات کرنے والی جاتی کہ اس قانون میں غلط کوئی واقعہ نہیں ہوتا یعنی یہ کسی نہیں ہوتا کہ قانون کسی حالت میں اپنا کام کرے پھر وہ

یہ دو باتیں اسد تالی کی عظمت قدرت پر دلالت کرتی ہوئی اس کی توجہ پر بھی شہادت ہیں اتنی عظیم الشان مخلوق میں کہاں انسان کی

نظر چمک رہی جاتی اور شک جاتی ہے جیسا کہ اگلی آیت میں بیان فرمایا ایک ہی قانون کا کام لے کر اس میں کسی بھی چیز میں ایک ہے کہ ایک ذرہ

لے کر ان عظیم الشان کو ایک جن کی عظمت کا ان کے وہ ہیں آج بھی شکل ہے ایک ہی قانون کا کام کر رہا ہے ۲۳۷

۲۳۸ کو توجہ۔ متنبہ سے مراد بگڑاؤ نہ دیکھو۔ یعنی بار بار ایک فعل کا کرنا جیسے لیٹ لیٹ کر سب سے پہلے ادا کر دے رجعت بعد رجعت

میں رہنا ہے چھوڑ کر نظر ٹھک جائیگا مگر قانون ایک ہی کام کرتا نظر آئیگا ۲۳۹

۲۴۰ اس پر ۱۹۷۹ میں محفل محمد گندہ پکی ہو۔ اور مصباح شائع ہے کہ بھی کہنے ہیں دیکھو ۲۴۱

طیاق

طیق

تفاوت

فطور

تمام مخلوق پر ایک
ہی قانون کا عمل ہے
اور یہ توجہ پر دیکھ کر

متنبہ ہوا مستحال کو
کہنے

۸ وَهِيَ تَقُورٌ ۖ كَذَلِكَ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أَقْبَىٰ فِيهَا قَوْمٌ سَأَلْتَهُمْ خَزَنَتُنَا أَلَمْ

معدومش اندی ہوگی۔ ترمیم کے جوش سے بھٹے جب کہیں اس میں ایک گندہ ڈالا جائے گا کہ ہم کیا سوچیں گی کہ

۹ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۚ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۚ فَكَيْدَبًا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ

پس آئے گا نذیر کیا کہیں کہ ہمارے پاس تو ایسا ہی آتا ہے کہ کہیں نہ آئے گا کہ ہم کہیں

۱۰ إِن أَنْتُمْ إِلَّا رُفُفٌ ۚ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ

تم بڑی غفلت میں ہو اور کہیں کہ اگر ہم سمجھنے سے کہیں تو ہم دھنچکے ہوں میں نہ ہوں

۱۱ فَاعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ لَمَحَقَّ أَصْحَابُ السَّعِيرِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ الْغَيْبِ

سو اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے پس مہلک وہ ہیں کہ ان کے لئے وہی ہے وہ لوگ جو غائبانہ جتنے اب سے ڈرتے ہیں

۱۲ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ وَأَسِرُوا قُلُوبُكُمْ وَأَهْرُؤَا بِلَهُ إِنَّهُمْ يَعْلَمُونَ كَذَاتِ

ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے اور اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو وہ سینوں کی باتوں کو

۱۳ الصُّدُورِ ۚ أَلَا يَعْلَمُونَ خَلْقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۚ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

جاننے والا ہے کیا وہ نہیں جانتے ہیں کہ پیدا کیا اور وہ ہر ایک باتوں کا جاننے والا خوب ہے

۱۴ الْأَرْضَ فَنُفِثْنَا فِي مَشَارِقِهَا وَمَا رَزَقَهُمُ الْغَيْبُ وَالْغُيُوبُ ۚ وَالَّذِينَ

انہیں کر دیا اس کی اطراف میں چلو اور اس کے دے سے کھاؤ اور اس کی طرف سے کھاد اٹھ جائے

۱۵ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ

۱۶ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ

۱۷ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ كَبِيرٌ ۚ

وَأَمْنَهُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخَوْفَ بِكُمْ الْأَرْضَ ۖ وَإِذَا هِيَ تَسُوءُ أَمَامَكُمْ مِنْ فَوْقِ

کیا تم اس سے ڈرو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین پر ناگوار کرے سورہ نمل میں لکھنے کی ۲۲۱ آیت اس سے اندازہ ہو

السَّمَاءِ أَنْ يَرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ

جو آسمان پر کہ وہ تم پر عذاب بھیجے سو تم جان لے گے کہ میرا ڈرنا کیا تھا اور یقیناً انہوں نے بھی مضبوط

مِنْ قَبْلِهِمْ كَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ قَوْقَهُمْ صَفَّتْ بِقِصَصِ ۝

جو ان سے پہلے تھے سو میرا داس پر، اوار کیا تھا کیا وہ پہلے آپ پر نذرانوں کو نہیں دیکھتے جو پہلے عذاب میں اور کبھی بھی

مَا يُمْسِكُهُ إِلَّا الرِّجْمُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُبْصِرٌ ۝ أَمَنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُكُمْ

سوائے رحمان کے انہیں کوئی دھڑکاؤ نہیں ہو رہا ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے ۲۲۲ عبادہ کن ہے جو تمہارے نظر ہر

يَصْرُكُمْ فِي دُفَنِ الرَّجْمِ ۖ إِنَّ الْكُفْرَ ذَنْبٌ عَظِيمٌ ۝ أَمَنْ هَذَا الَّذِي

رحمان کے مقابلہ میں تمہیں مدد دے کافر صرف دہو کے میں ہیں عبادہ کن ہے جو تمہیں ذبح

يَذْكُرُكُمْ أَمْ سَكَّ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۖ أَمِنْ يَمِينٍ مُبْكِعَةٍ وَحِمٍ

نے اگر وہ اپنا لذت دہ کرے کہ کمر کشی اور نفرت میں پھر کمر آتے ہیں تو کیا جو اپنے من پر اندھا ہے

أَهْلِكُ أَمْ يَنْتَهِى سُبْحَانَهُ ۖ مَرَاتِمُ يَقِيمُ ۖ فُلْهُوَ الَّذِي أَنْتَ كَرُ ۖ وَجَلَّ لَكُمْ السَّمْعُ

ہاں تیرے یہ وہ جو صبح سالم سے ہے۔ سنے پر ہے ۲۲۳ کو وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان

۲۲۴ من فی السمک منسربن سے ملنا مراد اسد تعالیٰ دیا کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ اسد تعالیٰ ایک خاص مکان میں آسمان میں کر۔

بلکہ عرض ہوتی اور جو کی نسبت کی ہو۔ اور دوسری جگہ ہے دھو اللہ فی السموت و فی الارض ران نظام (۳۰) بعض نے تو یہی

ہے کہ اس کا آواز آسمان میں نہ ہے بعض نے یہ کہ وہ خالق من فی السمک ہے بعض نے۔ اور ایک نے یہی کہ یہ سزا کا ذکر ہے اور خود

کی نسبت بھی آسمان کی طرف ہی کی جاتی ہے اور جن مذہبوں کا یہاں ذکر ہے وہ حقین ہی کو کہ صدمہ آتے ان کا شرف ان کی ذات حق اور رب

کا اپنا ہی جگہوں کی کہ وہ ہے قضا جو اس پر ہوئی اور اگلی آیت میں صاحب کا ذکر ہے جس کے معنی خدا بھی ہو سکتے ہیں اور رحمت آمد بھی

جنگ احباب میں ان پر آمد بھی کا خدا ہی آیا تھا

۲۲۵ ۲۲۶ یہ نہ ہے پہلے سمک بھی اسد تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور ہوا ہی میں اسد قسلس کے ایک قانون کے اقت میں۔

اس کی طرف ان کا کہ تو میرا دلانی ہو کہ وہ بھی تو ذوق کی فخر و داری اختیار کرے اور خدا کے منتظر پر نہیں کے ذکر پر فضل اور ۲۲۷

میں مذکور ہے اور یہاں آگے چلے خدا کا ہی ذکر کر رہا

۲۲۸ مگ کے ۲۲۹ و بکھر ۲۳۰ اور سوئی کے ۲۳۱ وہ جو اخلاق کی خلقت میں افراد کو دیکھنے سے مضبوط اور متکب اور

فَقَدْ خَلَقْنَا

اسم کے آواز سے مراد

مذہب کی فاضل ہے

تائید میں ہے

۲۲ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَلَّلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ کیا ہی کم تم شکر کرتے ہو کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں صیلا !

۲۳ فَلْيَبْشِرُوا بَشَرًا مِّثْلَ مَا أَفْعَلُوا ۝ وَلَقَوْلُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ

اور اسی کی طرف تم کھٹے جاؤ گے اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو کہ

۲۴ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ

علم تو صرف اس کے پاس ہے اور میں صرف کھلا ڈرنے والا ہوں سو جب اسے قریب دیکھیں گے ان کے

۲۵ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا قِيلَ هَذَا الَّذِي كُنتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

منہ پہنچیں گے اور کہا جائیگا یہ وہی ہے جو تم مانگتے تھے کہ کیا تم سمجھو

۲۶ إِنَّا أَهْلَكْنَا كَثِيرًا مِّنْ قَبْلِكَ أَوْ رَحِمْنَا ۚ فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ

اگر امداد دے گا کہ اسے اور انہیں جو میرے ساتھی ہیں اگر ہم کہے تو کافروں کو اور انکے عذاب سے کون بچا

۲۷ إِلَيْهِمْ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمْنَابُهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلُونَ ۚ فَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

دیکھو ۲۷ کہ وہ رحیم ہے جس پر ایمان لائے اور اسی پر تم بھروسہ کرتے ہو سو تم جان لو گے کون

۲۸ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَنُتَبِّلُكُمْ مِمَّا مِثْلِهِ

مکمل گھر میں ہے کہ کیا تم سمجھو اگر تمہارا پانی نیچے چلا جائے تو کون تمہارے پاس جاری پانی دے گا ۲۸

سبھی دونوں کا تعلق محل سے ہے؟ محض قافون پر چلتا ہے وہ افراط و تفریط سے بچا ہوا سیدھے دھتکے پر چلتا ہے۔ اور جو محض قافون کی

فرانہرواری نہیں کرتا وہ گویا اوندھا اپنے منہ پر چلتا ہے یعنی قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ نوان و فوں میں سے منزل مقصد پر پہنچنے پر

قافون سے ٹکے دے گا نتیجہ ہر زاوہ ہے۔ یہی مثال مومن اور کافر کی ہے۔

۲۹ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

۳۰ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

۳۱ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

۳۲ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

۳۳ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنزَلَهُ فَيُصْرَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

۲ فَسَبِّحْهُ وَحْمْدُهُ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن

سو تو پکھڑے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے کس کو مجنوں ہے ۲۲۹۹ تیلو پ سے خوب جانتا ہے جو اس کے

۳ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۝ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُنْتَدِينَ ۝ فَلَا تَطِعِ الْمَكْرِدِينَ ۝ وَدُّوا

رستہ سے ہٹ گیا اور وہ سیدھے گئے پر پیچھے والوں کو بھی خوب جانتا ہے سو تو جھٹکنے والوں کی بات نہ مان مصلحین میں

۴ لَوْتَدَاهُنَّ ذِئْدَ هُنَّ ۝ وَلَا تَطِعْ كُلَّ حَلَّابٍ مُّخِينٍ ۝ هَمَّازٍ مُّشَارٍ ۝

کہ وہ اپنی بہن کو بے رحمی سے مانتا دیکھنا کہی مانتا اور تو کسی نہیں کہہ سکتے کہ زلی را آدمی کی بات نہ مان وہ عجیب لگنے والا

۵ بِغَيْرِهِ ۝ مَتَاعُ النَّارِ مُعْتَدٍ أَفْوَمٌ ۝ عَتِلَّ بَعْدَ ذَلِكَ رَيْبٌ ۝

چلیاں سے پھر نہ والا بھلا سے دیکھنے والا حد سے بڑھے والا گنگار سوت جھگڑا کے علاوہ شریعت میں مغرور رہے،

عظیم الشان مکتب

نہ کی ہر بات کلمہ کا کھڑے سے نکل ہی دوسرے مرتبہ ہر کلمہ سے یعنی اقر کے پاس کا نکل ہی ہے اس حلقہ اور جو طبعی مصلحت کی خبر
کیہی عظیم الشان پڑھائی تھی اور اصل مضمون کے ساتھ اس کا ہوں رابطہ ہے کہ مجنون کا فعل کوئی تفسیر نہیں کرتا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الصلوات وعلیہ وسلم پیدا کیا کہ جس کی نظیر کسی دوسرے انسان میں نہیں ملتی۔ ایک عظیم الشان سلطنت کے ساتھ ایک ایسا مذہب قائم کیا کہ جو ایک
دنیا والی قوم بھی اپنی ہی میں ملے آپ کا اجر بھی تسلیم نہیں ہو سکتا ۵

العلمۃ، ایک متن

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

عظیم الشان

مگر اس سے بھی زیادہ کر تیسری بات ہے کہ آپ خلق عظیم کے ایک ہی یہ خلق عظیم کیا تھا مسلم اور دوسرے میں ہر شام سے دعا ہے کہ میں
نے صرف عبادت کے عمل کی کہ مجھے آکھڑے مسلم کے اخلاق کی کچھ خبر ہو تو آپ نے فرمایا کہ تو قرآن نہیں پڑھتے ہیں سے کیا پڑھتا ہوں تو فرمایا کہ
آپ کا خلق قرآن ہی تھا میں جس قدر اعلیٰ درجہ کی صفات انبیاء و رسل کے اندر بیان کی گئی ہیں یا جن صفات حادیہ کی طرف قرآن شریف
میں نوامہ دیا گئی ہے وہ سب آپ میں موجود ہیں اور یہ وہی ہے کہ آپ نے فرمایا انا بعثت لاقم مکارم الاخلاق میں اس سے بڑھ
ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو کمال کو پہنچاؤں اور آپ کے اخلاق کا فضلہ کے سلسلے اگر عرب نے سوجھا یا اور پھر ایک عالمہ تودہ میں دور
انہیں مکمل عالم ہی سوجھا دے گا کہ مجنون میں تو اخلاق کا نام بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خداوند متعال کے ساتھ خلق عظیم کو بیان کے بنا کر فرج
میں ہر شخص اچھے اخلاق کا سلسلہ کا روٹی کر سکتا ہو مگر طاقت اور غلبہ کے وقت وہ علم اور فوقی اور مرد ہری کے اخلاق قبول جاتے ہیں لیکن محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایسے کمال کے پہنچے ہوئے ہیں اور ایسے حالت اعتدال کی ہیں کہ بلند سے بلند مقام پر کھڑے ہو کر بھی ان اخلاق میں کوئی
رق نہیں آتا اور اگر اہل عرب پہلے آپ کے اخلاق کا فضلہ دیکھ کر سے آپ کے الامین ہونے کے قابل تھے تو آخر میں صرف اخلاق ہی سے
ہی دنیا کی حکیم ترین قوم کو ایمان آباد کیا کہ سر جان ملی عزت سب کچھ آپ پر قربان کر دیا ۵

۳۳۹۹ مفتون کے معنی ہیں ٹھٹھانے والا جنوں جنوں میں مبتلا کیا گیا یا مراد مفتون بمعنی جنوں پر دل،

مفتون

قتیبہ میں صاف بتا دیا کہ اگر غیر مفتون ایسی دنیا میں پکیر لیا اور اس کے کتبہ دونوں دیکھ لیں گے کہ مجنون کے قصاصین

نے بھی اسے پای۔ قتیبہ میں یہ جنت کی دنیا بظہور معاہدۃ الاسلام اور قتال سے وہ یہ ہم دروایا کر دیا

مفتون ۳۳۹۹ کے معنی ہیں جنوں جنوں میں مبتلا کیا گیا یا مراد مفتون بمعنی جنوں پر دل،

قتیبہ میں صاف بتا دیا کہ اگر غیر مفتون ایسی دنیا میں پکیر لیا اور اس کے کتبہ دونوں دیکھ لیں گے کہ مجنون کے قصاصین

نے بھی اسے پای۔ قتیبہ میں یہ جنت کی دنیا بظہور معاہدۃ الاسلام اور قتال سے وہ یہ ہم دروایا کر دیا

مفتون ۳۳۹۹ کے معنی ہیں جنوں جنوں میں مبتلا کیا گیا یا مراد مفتون بمعنی جنوں پر دل،

إِنْ كُنْتُمْ فِيهِ لَمُخْتَرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْغَةِ إِلَى يَوْمِ الْيَقِينِ ۝ ۲۶

کہ تمہارے لئے میں ہی وہ ہے مگر پسند کرو یا تم نے ہم سے کوئی قسم یہ کہی ہے جو راست کے دن تک پسند دلہا ہے کہ

لَكُمْ لَمُخْتَرُونَ ۝ سَلَامٌ أَيْمَانُكُمْ بِذَلِكَ زَعِيمُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فُلْيَاؤُنَا ۝ ۲۷

تمہارے لئے وہی ہے جو خود فیصلہ کر دے اور اس کو یہ کہہ کر ان میں سے اس کا زور ہے یا ان کے کوئی شریک ہیں تو اپنے

بَشَرًا كَرِيمًا ۝ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ يَوْمَ يَكْشِفُ عَنْ سَائِي وَيُدْعُونَ إِلَى ۲۸

شریکوں کو لائیں اگر وہ سچے ہیں جس دن شمت کا ہر ہر گئی اور وہ سب سے کی طرف

السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ ذُلٌّ مَّا كَانُوا ۲۹

ہائے وہ ہیں کہ کر دیکھیں گے ان کی نظریں جلی ہوئی ہوگی زلت ان کو آئے گی اور کبھی انہیں

يُدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ قَدْ رَنَىٰ وَنَ يَكْبُرُ بِهَذَا الْحَدِيثِ ۳۰

سجدہ کی طرف بلاتا تھا اور وہ صحت سے سب سے چھڑے اور اسے جس بات کو چلتا ہے

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْهُنَّ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأَمَّا لَهُمْ أَنْ كِيدِي مَبِينٍ ۝ ۳۱

ہم انہیں تدریجاً اس طریق سے پکڑیں گے کہ انہیں علم نہیں اور یہ انہیں ملت دیتا ہے میری تدبیر مضبوط ہے بھلا تو ان سے اچھا ہے

راہبوں اور اس بارغ سے ہزار نہیں گئے۔ فی الواقع عرب میں ان کی طاقت ناپو و پوری تو دنیا پر حکومت و سدھی اس قدر صحت کا

مناہج ہی ابتدائی زمانہ کی پیشگوئی میں کس قدر ہر دست و پیل صاف اسلام پر اس مثال سے بھی معلوم ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو

جوڑ کر رکھا تھا وہ مساکین کی حالت تھی انہی اسلام کا سب سے بڑا مقصد تھا کہ فرما اور مساکین کی خبر گیری جو طبعی فرائض کے درمیان میں

دہ ہو ایک قانون الہی کی فرض برداری کو جو محرم وہ جو فحاشی باری سے قطع خلق کر لیا ہے۔ قانون پر چلنے والا انسان کو توڑنے والا

بیان میں نہیں ہو سکتے تو پہلے ان کے اس فیصلہ کو قطع قرار دیا پھر فرمایا کہ ان کی کتاب امتد قائل نے ایسی نہیں آری جس میں ہو گھا جو زائد

قائل سے کسی قوم کے کوئی ایسا نہ ہو کہ جو وہ چاہیں اختیار کر لیں۔ مگر تجو کہ ہی لکھ ہے کہ چھوٹے آندھ سے نہیں مل اور جو

تہاں کے متعلق بالحقہ المیزان فی القیامۃ فرما۔ تو صوبہ ہے کہ ہمارا جہاد کرتا تو چھڑا ہے کہ دن تک ہی جہاد ہو تا کہ امتد قائل کی

سنتوں میں نہیں لیکن فیصلہ کرنے والے خود دوسروں کے لئے ان کی آندھ کے کوہ خاکی تسلیم نہیں کرتے جو اپنے کے تجویز کرتے ہیں۔

کشف عن السائق

کی شدت کو ظاہر کرتا تھا کہ تھے کشف هذا الامر عن سائق رج

فَمِنْهُمْ أَتَقُولُونَ ۖ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ ۖ فَهُمْ يَكِيدُونَ ۖ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا

تو وہ چٹائی کے پوجہ سے دجے ہوئے ہیں یا ان کے پاس فیب ہے تو وہ کہہ جیتے ہیں سو پہنچ سکے گا میرے منتظر اگر اور صاحب

وقت لازم

٢٩ تَكَادُ الصَّخْرَةُ أَنْ تَنْجُثَ إِذَا نَادَىٰ هُوَ مَكْظُومٌ ۚ لَوْلَا أَنَّ تَدَارَكَهُ نِعْمَتُ رَبِّهِ الْبَهِيدُ بِالْعَرَاءِ

حوت کی طبع : ہوجا جیہ اس نے کہا اور وہ بھی سے بھرا ہوا تھا کہ اگر اسے اپنے سب کی نعمت نہ ملتی تو وہ کچھ میدان میں مار ڈالتا

وَهُوَ مَنْ مَوَّمٌ فَأَجْبَتْهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ وَإِنْ يَكْفُرُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَّا رَقْمًا

دروہ مذمت کیا گیا ہوتا۔ سو اسکے کہنے سے چن لیا اور لے گیا کہ اوس میں کیا بنا یا اور قریب ہے کہ جو کافر ہیں۔ وہ تجھے اپنا خلوص ٹھکرا جائے۔

وَقَدْ كَلَّمْنَا

۵۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَقُولُونَ إِنَّهُ بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

سے ہادی جب وہ نصیحت سننے میں اور کئے میں یقیناً دیوانہ ہے۔ اور وہ تو تمام قوموں کیلئے موجب شرف ہے۔ ۱۳۱۸

۱۔ اہل کے مطابق جہاں

فلا يستطيعون۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ ان کی میٹھیں ایسی ہو جائیں گی کہ وہ کبہہ نہ کر سکیں گے۔ گویا ان کی روحانیت ہوبہا کی

ہے اندر اپنے عمل سے یہاں پیدا کر لی تھی۔ اس دنیا میں جب انہیں سکھ کی طرف بلایا جاتا تھا تو باوجود اس پر قدرت رکھنے کے وہ اس

بہن شرم نہ ہو بلکہ جیسے اعلیٰ نسبت میں بنایا ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نہ جھکن اعلیٰ طبیعت کا جزو بن گیا۔ اور وہ اس قابل شرم ہے کہ جھکن پنا

بجائے جائیں اسد فاسل کے اسے یہاں جیسے سے اتفاق فاضل پیدا ہوئے ہیں انہیں انہوں نے حاصل کر لیا اور جو کہ یہاں ان کے

[illegible]

حضرت یونس کی عجیب
و با اذن

۳۔ صاحبِ کثرتِ پرس ہیں اور یہاں صبر سے مراد ہے کہ ان لوگوں سے جو ہماری بد اخلاقی کے یا ان کے دکھ دینے کے حلیہ کی

۱۔ اول میں نہ لانا جیسے حضرت بونس نے جلدی کی دیکھ کر شکایت کی، انہوں نے جانا ان کی جہت کی اور اسی آیت میں بتایا کہ ہر مہیہ اس قدر تالی کے فضل

نن دی رستگیری کی رتہ اس طرح ہجرت کے کامیاب ہو سکا کہ کامیابی سے محروم نہ جائے۔ صلہ محرم میں اشاعت انکاشی کی طرف ہی جڑ اور محلے سیدان

[illegible]

۳۳۲ گویا وہی انہی نے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و فاضلہ کو ہی کمال کو نہیں بخوانا نہ وہ صرف ایک قوم عرب کو ہی مقاصد سے نکل کر سامنے آئے

اس کے اندر اس قدر وسعت و کثرت ام دنیا کی قوموں کو مقام عظمت تک پہنچا دے گا۔

آں سب توہں کیلئے
رت کا موجب ہے

1000

سورة الحاقة مكية وهي اثنان وخمسون آية فيها مائة واثنان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امید ہے انتشار رحمت و مہربانی

بار بار دم کرنے کے نام سے

الحاقة مكية الحاقة وما أذكرك ما الحاقة كذبت نود وعلا

ع

حق پر کھینچنے والی حق پر کھینچنے والی کیا بات ہے اور نیچے کی سلامتی پر کھینچنے والی کیا بات ہے ہاں اسے نود اور عدا سے بڑی مصیبت کو

بالقارعة فامات نود فاهم كوا بالظغينة واما عدا

مہلایا سوتلو سے بڑی ہوئی سزا سے ہلاک کئے گئے ہوں اور عدا

اس سورت کا نام الحاقۃ ہے اور اس میں بعد کو دس اور آیتیں ہیں۔ اور اس کے ہم میں اثناسدس طرف ہر کچھ کہی کہ اور اس کے تحت تصدیق کا نتیجہ ہے۔ وہ کسی صورت میں نہیں سکتا۔ ہاں یہ نتیجہ ہے اس دنیا میں رنگ و جذب خاص رہتا ہے جیسے حادثہ و دفعہ کی حالت میں اور آخر کھلا و کشف اس کا قیاس میں ہوگا۔ جب تم مقلی قتل اور مقلی شائع ظاہر ہو جائیں گے اور تو پر یہ سبج یا مقلی یا مقلی طرف قور و لائی۔ یہ بھی ابتدائی لاشی صورت ہے۔ اور اس کا تصدیق بھی سورت سے ہوں کہ اس میں ایک تائون کی خلاف ورزی کا جو نتیجہ پایا تھا۔ تو یہاں اس کے متعلق فرمایا کہ ایک ملک اس دنیا میں اور آخر کال طور پر قیامت میں ظاہر ہو جائیگا۔

نہایت سورت

الحاقة حاققة ففقتہ ففقتہ میں نے حق میں اس کے ساتھ ہو گیا۔ اور اس پر غالب آیا اور الحاقۃ قیامت کے حرف اٹھا رہا ہے۔ جب کہ یوم یقوم الناس سے اس کی تفسیر کی کہ کچھ میں جو ہم بت ہوگی، دغ، والحاقۃ القارعة وہی الداهية یا عدا، یعنی حاقۃ مصیبت کا ہماری مصیبت کو بھی کہا جائے۔ اور قیامت کو الحاقۃ اس سے کہا کہ وہ ہر نان کو غیر بارے کچھ کہ جب کہ کسی کی پاس سے کہ اس میں امور کی حقیقت کھلے گی، یا اس سے کہ اس کے دین میں ہر باطل کے ساتھ ہو جائے کہ اسے واسطہ ہو کہ غالب ہو جائے دل اور ہر ایک معنی کے حق سے جس طرح یہ لفظ قیامت کہی پر صادق آتا ہے اسی طرح کلمہ میں کی طاقت یا قیامت وصلی پر بھی صادق آتا ہے اور وہ حق اس کے معنی میں شامل ہیں۔ جب کہ ایک حرف ثودا و عدا کی طاقت سے کلمہ میں رسول کی طاقت کی طرف اشارہ کیا اور دوسری طرف قیامت سے کہی کا بھی ذکر کیا اور قیامت وصلی قیامت کہی کے لئے ایک نشان کے طور پر قور و لائی ہے۔ جیسا کہ ابھی پچھلی سورت میں گزر چکا کہ ذلک العذاب و لعداب الاخرة اکثر اور غلبہ ما اذ لک وہ، یا ایدل نیلے میں یہ فرق کیا کہ ما اذ لک جہاں آیا ہے وہاں ساتھ ہی بتایا ہے کہ وہ کیا چیز ہے و کل موضع ذکر فی القرآن وما اذ لک فقد عقت بجانہ اور اس کی شامیں دی ہیں وما اذ لک ما ہیہ نار حریقہ والقارعة والقارعة القارعة القارعة القارعة وما اذ لک ما الحاقۃ ثودا و عدا لک ما یوم الدین اور یہاں میں ہر ایک کا شیعہ بیان کیا ہے ثودا و عدا کا جھلکا اور ان کا ہلاک کیا جائے اور اگر غور کیا جائے تو کتب قوم کی طاقت یعنی انصافیت جزا و سزا کے قانون کو ظاہر کرتی ہے۔ یہاں قیامت میں انکشاف تمام کی وہ یہاں کا جھلکا حرف اہل بعیرت کے لئے ہے۔

حاقۃ

الحاقۃ سے مراد

ما اذ لک سے مراد

الحاقۃ طاعنۃ۔ طغی سے اور اننا لاطغی اللہ اور اس میں مراد باقی کا حصہ ہے جو ذکر کیا ہے۔ اور طاعنۃ طغی کی طرف اشارہ ہے اور طغی اس سے کہ نہ جوت نود و جوت لاطغی اللہ اور اس میں جس میں یہ تفسیر ہے کہ جب انہیں آئین کی سرکاری سزا سے ڈرا گیا تو انہوں نے اس کو

طغی۔ طاعنۃ طغی

۷ فَاٰتِلُوْا بِيَوْمِ صَرْعِ عَائِيَةَ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمِيْنَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا

حد سے بھی بڑی تیز ہوا سے چکر دینے لگے۔ اس نے اسے ان ہمت راتیں اور آٹھ دن چارے رکھا انکو کھانا ملے ہوئے

۸ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعًا كَاَنَّهُمْ اَغْرَارُ رَحْلِ خَاوِيَةٍ ۝ هَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝

سروؤ لوگوں کو اس میں گسے ہوئے دیکھنا ہو گا کہ کھوکھلے گھوڑوں کے غنیمت ملے گا تو کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے

۹ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤَيَّنَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَصَوَّرَ سُوْلِيْهُمْ

اور فرعون نے اور انہوں نے جس سے پہلے اور اپنی ہوتی بستیوں نے خطا کا دیاں کہیں ملے گا سوا انہوں نے اپنے بیکے بیکہ کی نظر کیا

۱۱ فَاَخَذَ مِنْ لَدُنْهَا رَاْيَةً ۝ اِنَّا لَنَاطِقِي الْمَاءِ حَمَلُنَكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِيَجْعَلَهَا

ہیں اس میں انہیں شست کی گرت سے پڑا جب پانی حد سے بڑھنے لگا ہم نے تئیں کشتی پر سوار کیا تاکہ اسے نہایت

۱۳ لَكُمْ تَذْكُرَةٌ وَفِيْهَا اٰذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ وَاِذَا الْفَجْرُ فِي الصُّورِ نَفْثَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَ

نصیحت بنائیں اور یاد رکھنے والے کان لے پڑکیں پس جب صبح کی ایک چوبک سے چوٹا جائے گا اور

۱۵ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ

زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پھر ایک ہی سرے توڑ دیئے جائیں گے سواں دن ہوجائے ال بات

۱۶ الْوَاقِعَةِ ۝ وَلَنُشَقَّ السَّمَاءُ فَيَنْزِلُ يَوْمَئِذٍ وَّاهِبَةٌ ۝ وَالْمَلِكُ عَلَى اَجَابِهَا

ہو جائیگی اور آسمان پھٹ جائیگا سو وہ اس دن کھڑ ہوگا ملے گا اور شے اس کے کنارے پر ہونگے

جھلکاؤں، اور طغوی کے معنی طغیان بھی کہے گئے ہیں (د) مگر یہاں خود کے طغیہ سے ہلک ہونے کا ذکر ہوا خود کا مذہب اپنی کاؤ کا

نہ تھا اور زجاج کے نزدیک طغیہ عاقبت کی طرح اس کے اور اور طغیان کی اور عقائد کے نزدیک اس سے راوی صیغۃ العذاب کی ہوتی

پھر یہی طغیان اور عقائد آج بھی وہی معنی ہے مگر درحقیقت یہ منہ زلزلہ تھا دیکھو اختلاف ۷۸۰ فاخذ قوم ال جعفر

۱۳ حوسم حوسم کسی چیز کا خورد کرنا سے قطعاً قطع یعنی اسے کانا ہوس کا مادہ بھی رو کر دیا اور یہاں حوسم سے مراد ہے

اُن کے خورد کرنا سے والی وان کی خبر کو شائے والی وان کی خبروں کو قطع کرنے والی اور یہ سب باتیں اس کے قوم میں داخل ہیں (د) اور حوسم لے گا

الذات فی الشرع کے گئے ہیں۔ ایک دوسرے کے چپکے آنے فلہ بھی جن کا اول ان کے آخے منقطع نہیں (د)

صبر صبر فی کرب و کھج کے معنی زمین پر گرا دینا ہیں اور مصارعة کشتی ہے (د)

۳۳۱۱ خالطہ خالطہ وہ ہے جو گناہ کا تذکرہ الالفاظ طوطی ۲۱۰۰ اور کہیں کہے گناہ کو بھی خالطہ کہا جاتا ہو (د)

۳۳۱۲ واهبہ وہی چڑھنے پر اسے میں حق ہوتا ہو اور ہولک چیز کو جس کی مضبوطی و صلبیت چلے لکھا گیا ہو (د) اور وہی

الخطابہ معنی میں ملکہ و صحبت گیا۔ اور وہی الخالطہ کے معنی ہیں دیوانہ پر ہوئی یا گونے والی ہو گئی (د)

صبر

خالطہ خالطہ

دھی

حوسم

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

تو کہیگا اے کاش میرا کتاب مجھے زدی پاتی اور میں نہ جانتا کہ میرا صاحب کیا ہے اے کاش (مرگت)

۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

کام تمام کرنے والی ہوئی میرے مال نے مجھے کام نہ دیا میرا غلہ مجھ سے جاتا رہا اے پھر جسے طوق پہناؤ

۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

پھر سے ادبغ میں داخل کرو پھر سے ایک دایہ بنیخیر میں کی ناپ سزا ہے داخل کرو ۳۴ ۳۵

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اور عقلت واسطہ ایمان نہ لانا تھا اور سکین کو کھانا کھانے کی ترفیہ دیتا تھا ۳۴ ۳۵

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اے یہاں کوئی دلی دوست نہیں اور نہ دیون دہانی کے لئے کوئی کھانا ہے سوائے غلام کاروں کے لئے کوئی نہیں کھاتا

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

سو نہیں میں اس کی تم کھانا ہوں جو تم کچھتے ہو اور جو تم نہیں دیکھتے ۳۴ ۳۵

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اور وہ شاعر کی بات نہیں کیا ہی تم ایمان لستے ہو اور نہ کاہن کی بات ہے کیا ہی تم نصیحت پڑستے ہو

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

جہاں کے سب کی طرف موٹا گیا اور ان کو ہم پر بعض باتیں افزا کے طور پر بنالیا تو ہم منواسے دامن تھکے سے بچ گئے

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

قاضی

سزا دینے کے لئے

حق

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

ثُمَّ لَقَطْنَا مِنْهُ الْفَتِيلَ ۖ فَلَمَّا مَسَّهُ مِنْ أَحَدِنَا قَالَ هُوَ نَارٌ وَلَئِنْ لَمْ تَرَ كُفْرًا

پھر اس کی رگ جان لاٹ بیٹے پھر تم سے کوئی نہیں اس سے روکنے والا نہ ہو گا۔ اوروہ یقیناً متقیوں کے

لِّلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَارِكُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

سے نصیحت ہے اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانے والے ہیں اور یقیناً وہ کافروں کے لئے مسرت ہے

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

اور وہ یقینی حق ہے سو اپنے غفلت والے بکے نام کی تسبیح کہ ۲۷۲۲

۳۴۲۲۔ دو تین۔ نہ رگ ہے کہ جب سے کات دیا جائے تو ان میں رہ جائے۔

حاجزین۔ مجاز۔ دو چیزوں کے درمیان کسی ناپاسل سے روک ڈالنا، جعل بین البحرین، حاجز دار المنہل^{۳۱} اور حجاز اظم اور ہادیہ کے درمیان روک کر (ع) اور اقلویل۔ قول یا اقوال کا جمع کر۔

یہ چار اہمیت ہیں، ماسدِ عثمانی نے اپنا کمانچہ بیان فرمایا کہ کوئی شخص ماسدِ عثمانی پر اختیار کرے اور کہے کہ میں یہ جوتی ہے حالانکہ اسے
نہیں جوتی تو اسے شخص کو دریا و صلت نہیں دیتا کہ گھبرا سکا کہ تمام کو تمام ہے اور اس کا حق نہ اس کا حضرت صلیبی کا صحت پر یہاں اہل
لیل پیش کیا ہے۔ گویا ماسدِ عثمانی نے عداوت کے لئے یہ کہہ رکھی ہے۔ اگر وہ مغربی پر گرفت رکھ کر خودت کے معاملہ میں اس کا اٹھ جائے۔

۱۴۳۳ھ ان پانچ آیات میں اصل مضمون کی طرف توجہ دہانی پر اہل قرآن کا ذکر سہا سہرا کے جھنڈے دانوں پر کاگوں کی طرح کھینچنا، ان کے لئے موجب عسرت ہو گا۔ اگلے لحاظ سے میں امیرین کے فضل کا تذکرہ کی طرف مائل ہوں ہے۔ فرما دیا کہ اس کا وقوع حق یقین کی برائی سے اسے شروع کیا گیا تھا کہ انہما اللہ ان سب کا خالق ہے کہ اندک قال کی تسبیح کو بھی اصل فرض تو تسبیح ہی تھی مگر جو لوگ اندک قال کی طرف رجوع نہیں کرتے ان کے لئے عسرت کا آثار بھی ہے۔

حق الیقین یقین کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اس کے اثر کریم الیقین اس سے اثر کریم الیقین علم الیقین ایسا ہے جیسا دجہنی سے آگے
 درجہ کا یقین، عین الیقین ہے اس آگے کا خود کھلنا ہے۔ اور حق الیقین اس کے اندر داخل ہوتا ہے۔ جی کے جتنا بچ انسان وہیل سے بچ
 سکا۔ سو بچ بھی سکتا ہے۔ لیکن اگر اس طرح قائم نہ تھا تو سپر مان کا جھگٹنا ضروری ہے۔

وَبَيْنَ

حاجز

غفری گرفت

علم کے تین مرتب

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَرَأَيْنَاهُ كَقُرْبَهِ ثُمَّ كُنُوا لِلشَّيْءِ

[illegible]

كَالْهَيْبِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۚ وَلَا يَسْأَلُ حِمِيمًا ۖ يَبْصُرُ وَلَهُمْ

کلی طرح ہو جائیگا اور پہاڑ اون کی طرح ہو جائیں گے ۳۱۲۵ اور دوست دوست کو نہ پہچانے گی وہ انہیں اگلا نہ جانے

يُودُ الْخَرِجُ لَوْ تَتَذَكَّرُ مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بَيْنَهُ وَصَاحِبَتِهِ ۝

مجموعہ ہے گا کہ کاش وہ اس دینِ غیب کا کوئی سارا خیرہ نہ ملتا اپنے بیٹے اور اپنی جود

وَأَخِيهِ ۖ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّسُ ۚ

اور اپیل جاتی اور انہا کو جو اسے یہودیہ دیتا ہے ۲۴۲۹

کے کو کہ جس طرح اہل آثار کے متعلق ان کے قریب میں فیضان کا ذکر کیا، اسی طرح مومن کے عروج کے ذکر میں لاکھ کا ذکر ساتھ کیا جو اس عروج میں ان کے مساوی ہیں۔ اور دوسری جگہ پر: ﴿يَوْمَ يَقُومُ الرِّهْطُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ (النفس: ۴۸) اور یہاں بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مومن ہی ہیں۔ اور مومنوں کو مدح اس لحاظ سے کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدح میں تمام انہی سے وہ بھی نفع لے سکتا ہے۔ جیسا کہ آیت: ﴿وَمَا يَنفَعُكَ شَيْءٌ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (النمل: ۲۵) سے ظاہر ہے۔ اور یہاں بھی ان کے ساتھ اشتراک کی گئی ہے۔ بلکہ اگرچہ وہ بھی مومن ہیں، مگر وہ نہ کسی جہ مومنوں کو حق صرف کا نام لیتی ہے نہ کسی جہ سے ان پر اللہ کا نفع پہنچا دیتا ہے۔

سایہ کفری یوم کلان مقدس اسرارِ حسیں الف سنیہ کے کیا مراد ہو تو یہ انسان کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہے کہ ابن کابیر نے اس قدر سبق کو اپنی تئیں تک بوجھ دیا ہے کہ خود ترقیاتِ غم نہیں ہو سکتیں اسرارِ حسیں مراد بھی یہ ہے کہ انسان کے اس کے بعد کوئی نہ ہوگی بلکہ یہ تو صرف ایک منزل ترقی ہے اور یہ جانا مقصود ہے کہ انسان کی ترقیات کا وہ زاد ایسا وسیع ہو کہ اس کا ایک ایک دن گویا یکایک سال بزرگسال کا ہو۔

۶۲۲- صاحبزادہ جمیل نے دیکھتے ہی کہ یہاں کفار کا بیڑا سناٹا ہو گیا تو اس نے اسٹاٹوٹو کا رخ کر لیا۔ کفر کا یہاں بھی جو جہاں سب حکم کی پہلانی تھی وہی ان لوگوں کو اس کو فائدہ پہنچے۔ یہاں سزا دی نہیں کہ میرے آخر قسمت آج ہی کفار کا خدا سناؤں یہ ضرور ہے۔

۳۴۲۹۔ رونہ بعید یعنی اس سزا یا عذاب کو بعید سمجھتے ہیں۔ اور بعید سے مراد ارکان کو بعید یعنی مجھے ہیں کہ عذاب نہیں آسکتا۔

۲۴۴ عینِ مہر کی ہوتی تو دن کو کتنے تیرے اور رات کی خصوصیت (بسی ہی ہے) یہ نہ کہانت و رقت کا نالہ ہاں میری رنج و اور مجھ کے نزدیک ہر دن کو عین کا ساتھ رکھ کر اسے عذاب کی قیامت کو کراہے میں لے کر عذاب دنیا صرف اسی کے لئے بنایا۔

[illegible]

پچاس ہزار سال
کاؤن

عصر نہیں ہے مراد

عمان

نصيحة

بَشِّرْهُمْ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَفَرُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ شِقَاقُهُمْ ۚ وَلَٰكِن فِي جَهَنَّمَ مَطْوِيٍّ ۚ

شادوں پر قائم ہیں اور جو اپنی نفاذ کی غافلت کرتے ہیں یہی باغوں میں عورتوں کے لیے ہے

فَإِلَّا لَدَيْنَا نَعْلَمُ أَنَّكَ مِنْهُ صَاحِبٌ مُّطَاعٌ ۚ وَعَنِ الشَّامِ عِزُّونَ ۝

گناہیں کیا بجا جو کافر ہیں تیری طرف دوڑے بکھے ہیں دائیں و بائیں سے اور باتیں سے گرد گرد ہر کر

لَا يَكْفُرُ كُلُّ الْفِرْعَوْنِيِّ ۚ وَلَا يَدْخُلُ جَهَنَّمَ إِلَّا الْفِرْعَوْنِيُّ ۚ وَلَا يَكْفُرُ إِلَّا الْفِرْعَوْنِيُّ ۚ وَلَا يَكْفُرُ إِلَّا الْفِرْعَوْنِيُّ ۚ

کیا ان میں سے ہر شخص آزدہ نہ کہتا ہے کہ فرعون لاجت میں داخل ہو ہر انہیں نے انہیں اس فرض کے پیکار پر جو غلطی میں رہیں

رَبِّ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ ۚ إِنَّا لَقَدْ رَوْنُوهَا ۚ أَن نَّبْدِلَ خَيْرًا مِنْهُمْ ۚ وَلَا مَخْرُجَ ۝

مفتی بیرونہ مرقی کہ سب کی قسم کھا رہا ہے کہ یقیناً اس سے بہتر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جبرائیل سے بہتر اور

وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمِ هَٰذَا مَا مَدَّ يَدُكَ ۚ وَالْمَلَأْنَا هَٰذَا ۚ وَالْمَلَأْنَا هَٰذَا ۚ وَالْمَلَأْنَا هَٰذَا ۚ

۲۳۳۳ میں جو صفات مومنوں کی بیان کی ہیں ان میں سے بہت سی ایسی ہیں جو سورہ مومنوں کی آیت میں مذکور ہیں۔ دیکھو ۲۳۳۳ ۲۳۳۳

کن صفات کے اندر
مومن ترقی کر سکتے ہیں

اور جو مومنوں کی وہ صفات ہیں جو ان کے ترقی کے لیے نہ تو کمال موجب ہیں۔ اور یہی اصل فرض نزول کتاب اس کی ہے اور انہی صفات کو اپنے اندر

لیکر انسان وہ ترقی کرتا ہے اور وہ فضائل حاصل کرتا ہے جن کی طرف وہی المعاصر میں اشارہ ہے

۲۳۳۳ عین جن جن کی میں جو اس کے معنی میں ہیں اور اس سے اعتقاد الٰہی پر ایمان

عزیز - جن جن

جو عین جن جن کی میں جو اس کے معنی میں ہیں اور اس سے اعتقاد الٰہی پر ایمان

کتاب کا ذکر کر رہا ہوں
اور وہ صفات کے
آپ کے لیے ہیں

گناہ ہے کہ اس سے مراد کفار کا حضرت صدم کے گرد ہستار کے لیے ہو جائے جب آپ کبھی نماز یا قرآن پڑھتے تھے کہ عظیمین

یا عین کا ذکر کیا جائے اور عین کا لفظ ہے اس قسم کے جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

کا نہ تھیں ہستار جب وہی ایک جن کو عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

یہی پتلیوں کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

نفس جو عین جن جن کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق کر دیا جائے ان کے لیے کہ عین جن جن کو پڑھنا چاہیے اور جو ہستار کے لیے ہو جائے کہ اس میں تفریق

دفع لازم

مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَلَا تَجْرُمُوا إِلَىٰ آجِلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ أَجَلَةٌ لَا يُوَخَّرُهُ لَوَ

نہیں بخلا دے گا اور تمہیں ایک دفعہ تو تک ملت دے گا۔ نکل امدہ وقت مقرر جب آجائے تو پیچھے نہ لے لایا جائے گا

لَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَنَهَارًا ۚ فَلَمْ یَزِدْهُمْ

تم جانتے اس نے کہا میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا مگر میرے بلانے

دُعَاۤیِیَ الْاٰفِرَارِ ۚ وَ اِنِّیْ کَلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا اَصۡاۤیِیۡمَ ۙ

انہیں بھانپتے ہیں یہی بڑھایا اور جب کہیں میں نے انہیں بلایا کہ تو انہیں بخش دے انہوں نے یہی اٹھایا اپنے

فِیۡۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغۡشَوۡا ثِیَابَهُمْ ۚ وَاصۡرُۡوْا وَاسۡتَكۡبِرُوۡا السَّیۡکَا ۚ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ

کانوڑی میں لیں اور اپنے کپڑے لوڑھ سے اور (کمزور) بن گئے اور بڑا تکبر کیا پھر میں نے انہیں کھلے

یَجۡهَادًا ۚ ثُمَّ اِنِّیْ اَعۡلَنۡتُ لَهُمْ وَاَسَرَرۡتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ۚ فَقُلۡتُ لِسَۡغۡفِرَۡوۡا

طرد پر بلایا پھر میں نے ان سے ظہر دیا کہ میں اور چکر میں ان سے کافر بن گئے میں نے کہا اپنے رب سے بخش

رَبِّکُمْ ۚ اِنَّہٗ كَانَ غَفَّارًا ۚ یُنۡسِلُ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمْ مَّوَدَّرًا ۚ وَ یُبۡدِلُ ذُکۡرَکُمۡ

انگو وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر زور کا میز برسائے اور ابدال بھیجے گا اور تمہیں مال اور

بِاَمْوَالٍ فِیۡنِیۡنَ ۚ یَجۡعَلُ لَکُمۡ جَنۡبًا وَ یَجۡعَلُ لَکُمۡ اَنۡفَرًا ۚ مَا لَکُمۡ لَا تَحۡسِبُوۡا اللّٰہَ

میوں سے مردو کیا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے نریں بنائے گا تمہیں کیا ہو کہ تمہارے سے عزت کی

وَقَارًا ۚ وَ قَدۡ خَلَقَ کُمۡ اَطۡوَارًا ۚ اَلَمْ تَرَوْا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ مِیۡمَۃً مَّوۡتٍ طَبَاقًا ۚ

ایہ نہیں سمجھتے اور اس نے قیامت کی حالت میں کونکر پیدا کیا ہے جس کے طرح اس نے اندر سے ماٹھ آسمان کو پھیل پھیل کیا

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

ۚ اَصۡحَابُ السَّجۡدِ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ اَلَمْ یَخۡلُقِ السَّجۡدَ لَکُمۡ ۚ

اصحاب - اعلان

طوس

انہوں کا کلمہ ہے

کہ ان کو جو وہ

تک پہنچا اور

مندر اور

وَقَدْ أَصْلَوْا الْبَيْتَ إِذْ لَا يُزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ وَمَتَّحِطِينَ لَهُمْ لِقَائُوهُ أَفْئِدُوا ۲۰

اور انہوں نے بیتوں کو لگا لیا اور تو ظالموں کو ہلاکت میں ہی بڑھائی انہیں غفلت لاپرواہی کی وجہ سے وہ فرق ہوتے ہیں ان کا

نَادَاهُ فَلَمْ يَجِدْ وَالْهَمَمُ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي

داخل کے گئے سوا انہوں نے اللہ کے سوا کسی کو دعا گزار نہ پائی اور نوح نے کہا میرے سب زمین پر

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْنِي لَهَا لَيُؤْخِرَنَّكَ الْغَوِيُّ

کافروں میں سے کفر بنے والا نہ چھوڑے غفلت میں اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دے گا

وَلَا يَلِدُ وَلَا يُولَدُ ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَخَلَائِي ۲۱

اور ان کی اور وہ بھی سوئے ہوئے نہ ہو گا نہ ہو گی میرے سب میری حفاظت فرما اور میرے ماں باپ کی اور اس کی جو ایمان لائے

مُؤْمِنًا وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۲۲

النصف

جو میرے گھر میں داخل ہو اور میں مردوں اور عورتوں کی ۔ اور ظالموں کو صرف ہلاکت میں ہی بڑھائی

وہاں کہنے لگے بلکہ یہ مطلب ہے کہ ویسے ہی بہت اہل عرب نے بھی بنائے اور ان کے وہی نام رکھے۔ اور بعض نے کہا کہ وہ مرد کی شکل

پر سماع صورت کی شکل پر بیخوش تیری شکل پر بیخوش گھوڑے کی صورت پر اور شہر شباب کی شکل پر تھا۔ مگر پہلی روایت قابل ترجیح ہے

۳۲۵ دیار۔ دیار داسر سے وزن فیعال ہے یعنی مسکن یا جیسے الارغ، اس سے علوم چاہا کہ یہ لوگ کفر میں بدافتن و گمراہ ہیں

دیار

اس حد تک ترقی کر گئے تھے کہ اگر انہیں تباہ نہ کیا جاتا تو حق کا نام و نشان دنیا سے مٹ جاتا۔

سُورَةُ الْحَجِّ وَالْحَجُّ وَالْحَجُّ وَالْحَجُّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الشربہ انتہار حم واسے

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۱

قُلْ اِنَّمَا اَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ فَاعْلَمُوا اَنَّا سَمِعْنَا اِقْرَانًا عِجْلًا يَهْدِي

کہ میری طرف دیکھیں جو کہ جن کی ایک جماعت نے سنا دیکھنے کے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو کہ ۲۲۷۷

اِلَى الشُّرَىٰ فَاَمْتَابَهُمْ وَنَزَّلْنَاهُ بِرَبِّكَ اَحَدًا ۝ وَاَنَّهُ تَخْلُجِدُ بِمَا كُنْتَ صَاحِبَةً وَلَا تَكُنْ

کی طرف ہایت کرتا جو سر میں پڑا ہوا ہے کہ شکر شکر کیسے کیسے اور کہ ہمارے بسبب نفل بہت بندہ ہوا ہے جو کہ ۲۲۷۷

تفسیر سورۃ

اس صحت کا نام الحجج اور اس میں دو کتب اور شاخیں آتیں ہیں اور جن سے مزد جیسا کہ ۲۲۷۷ میں دکھایا جا چکا ہے انسان ہی ہیں جو کہ وہ باہر کے لوگ تھے جو اہل عرب کی نظر سے غنی تھے اسلئے نہیں جن کی گئی ہو اور جن عیالی تھے اور اس سورۃ میں ذکر ہے کہ لوگ بھی اس حضرت صلعم پر ایمان لائے جو کہ کچھ سورۃ میں حضرت نوح کا ذکر تھا جن کی مخالفت پر ہم اس قدر کہتے ہوئے کہ آخر ان کی ہاک کے سوا اسے اور کوئی دستہ نہ رہا اور اس میں بھی یہ معلوم کوشی دیا تھا کہ جن سخت مشکلات کے ساتھ دنیا میں تاجر ہوتا ہے تو اس سورۃ میں یہ بتایا ہے کہ اہل عرب مخالفت کرتے ہیں تو اور لوگ ہیں جو اس پیغام حق کو نہ قبول کرتے چلے جاتے ہیں اور اس میں اسلام کی آئندہ کامیابیوں کی بشارت ملتی ہے

اس سورۃ کا نزول آنحضرت صلعم کی طاقت سے وہابی کے وقت کا مانا گیا ہے اگر سورۃ احقاف میں اسی واقعہ کا ذکر کیا جاتا تو یہی تاریخ نزول ہوگی اور اسی سفر میں ایک عیالی تھا جس میں مسلمان ہو اٹھا اور اس میں کسی اور واقعہ کا ذکر نہیں ہے اور ۲۲۷۷ میں لڑا نہ لڑا ہوا تھا کی لڑا نہ لڑا ہو گا جس زمانہ کی یہ سورۃیں ظاہر معلوم ہوتی ہیں

مومن جنوں کا صفی الہی ہے ہوتا

۲۲۷۷ میں اس شخص بحث ۲۲۷۷ میں گزرنے پر اور ان کے علاوہ کی ضرورت نہیں اور آیت ۱۱ میں جو وصیت نطق یا ال کہتے ہیں کہ ذکر ہو وہ بھی بتائے کہ مراد انسان ہی ہیں اور وہاں ذکر بھی ال کہتے ہیں کہ آواز مانا جا نا انسان کے لئے ہے اور وہاں بھی آواز کا ذکر آیت ۱۱ میں اس کا تو یہ ہے اور وہ دوسرا واقعہ حضرت عیسا علیہ السلام کا ہے کہ انہوں نے کہا کہ عیسا علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہیں اور انہی مخالفت کرتے ہیں کہ ان کا ذکر کچھ کرچ میں بھی ہے اور وہ دوسرے میں بھی اور یہ امر کہ آنحضرت صلعم کی طرف دیکھ جاتی اس بات کے متنا ہی نہیں کہ وہ انسانوں کی صف میں آتے ہیں کہ وہ واقعات ہیں جو ان لوگوں کو اپنی قوم سے پیش آتے ہیں وہ وہیں گئے جیسا کہ سورۃ الاحقاف میں ذکر ہے خلاصہ جیسا کہ تو ہم اہل حق کے قتل انسان سے ہونے پر کہ جن میں فساد و جل کا استعمال بھی شامل ہے جو کہ ۲۲۷۷ میں ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عیالی ہیں اور ممکن ہے کہ یہ سب ذکر بطور پیشگی لکھے ہو اور مطلب یہ ہے کہ عیالی اقوام جو ہر اپنی مخالفت کو کہ جن کی حیثیت حاصل کی گئی ہے آخر ان کا ایک حصہ بھی قرآن کریم کی صلاقت پر ایمان لائے گا اور یہ کوئی عیالی نہیں کہ سورۃ احقاف میں جن کا ذکر آئے ہے وہ لوگ ایک ایک واقعات ہیں اور اگر ایک ہی واقعہ سمجھا جائے تو ان الفاظ میں اشارہ یہ ہوتا ہے کہ عیادہ کی طرف یہ جو کہ ساڑھو جو ذکر کیا ہے اللہ کے ہے

عیالی جن

وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَأَنَّا كُنَّا فِي شَكٍّ مِّنَ الْقَوْلِ وَإِنَّا لَأَنتِ الْإِنْسَ ۝

اور کہ ہم میں سے (بعض) پر قوت اللہ برحق سے دور (بات کلمہ بھڑٹ بناتے تھے اور کہہ رہے تھے خیال کیا کہ انسان

وَأُجِبْ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالُ الْمُنَافِقِينَ أَلْسِنُ يَعُودُونَ ۖ بِرِجَالِهِ ۖ

اور جن اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے اور کہ انسانوں میں سے کچھ مرد جنوں میں سے کچھ مردوں کی پناہ بہشت ہے

مَنْ يَحْيِي فِرَادَوْهْمَ رَهَقًا وَأَنْهُمْ ضُوكَا مَا ضُنُّوا أَنْ تَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ

تھے موانوں نے انہیں جالت میں بڑھایا۔ اور کہ انہوں نے خیال کیا جیسے تم خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو نہیں

أَحَدٌ ۖ وَإِنَّا لَمُسَوِّمُوا ۖ فَوَجَدُهَا مِيلَتْ حُرْسًا شَدِيدًا وَتَهْبَاتُ ۖ

۳۳۳۳ اور کہ ہم نے آسمانوں کو مثلاً تو اسے سخت پہرے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور ۳۳۳۵

أَنَا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْمَعُ الْآنَ يَجِدُ لَهُ شَيْئًا يَأْكُلُ

کہ ہم اس کی میٹھے کی جگہوں میں سے کچھ بیٹھا کرتے تھے مگر جو کوئی اپنے کی کوشش کرتا، وہ اپنے لئے شعلہ تیار پاتا۔

۳۲۴ رجل۔ نوع انسان میں سے مرد کو درخلاف عورت کے، کہا جاتا ہے، اور اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فقط رجل جنوں کے

ذکر بھی بولا جا سکتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ذکر جن ریاس کا استعمال درست نہیں (۲) *

دھماکا دیکھ کر اسی آیت سہ میں غنیانِ ذلت سراوہر اور دھن کے معنی کرب حق، مفاہت، جہالت بھی آتے ہیں (ل)۔

یہاں رجال کا لفظ جنوں پر لا کر صاف بتا دیا ہے کہ یہ جتن بچ انسان سے ہی ہیں جیسا کہ فقہ رجال کی لغت سے ظاہر ہے اور اس شخص

سے بچے کیلئے بعض لوگوں نے یوں تاویل کی کہ ہر انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں سے پناہ مانگا کر بحال یعنی انسانوں کا پناہ میں آتے ہیں

جو بہت بعد میں ادبی اور سیدھی بات یہی کہ جیسالہ ۱۹۶۷ء میں دکھایا جا چکا کہ یہ انسانوں کی قسم ہے ہی ہے۔ اور چھوٹے آدمیوں کا

بڑے آدمیوں کی پناہ تلاش کرنا معمولی بات ہے۔

۱۳۳۴ اس کے سنی دونوں طرح پرکھتے ہیں یعنی کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا یا مردوں کو موت کے بعد نہیں اٹھائے گا۔

۱۶۹ ایسا دلیر تھا کہ اس نے اسی خطیبی کے پاس (۵) اور بس بھی چیز کا چھوٹا ادب ہی اس کی معرفت ہوئی جیسی سے الناس

۱۰۰۰ میں ہر دن، اور یہاں غلبہ جبرائیل ہو گا۔

حرمِ احقر اس حادثہ کے بعد ہی دوبارہ محفلِ مکانِ ہر اور اس کا استعمال مکانِ لیا فطرت پر مبنی (۴)

یہاں اشارہ اسی باتوں کی طرف ہے جو کہ ہیں یا اس کے قریب ہیں اس زمانہ میں عیسائی ممالک میں سپریمسیٹی آئی

[illegible]

۱۰ اہل آیت پر لکھا کہ آخری حصہ میں بحث کرنی چاہیے، یہ کتاب حضرت مسلم سے پہلے بھی کرنا ہے حالانکہ اس آیت سے واضح ہے

شہابیوں کا کرنا

میں نے دریافت کیا کہ امت میں شاہ کے گئے رتخا کیا کرتے تھے وہ میرے وزیر کا کہہ رکھتے تھے کہ اگر وہ آدمی جانتا

Handwritten musical notation on a single staff, featuring various notes, rests, and bar lines.

۲۴ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ فَيَسْجُدُونَ لَهُمْ فَاسْتَعِظُوا قَوْلَ عَدُوٍّ ۖ قُلَانِ

یانتیک کرب اسے دیکھتے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو جان لیے کہ وہ کمال کڑواؤ گزشتہ میں اس کے بعد ۲۵ آیت

۲۶ اَوْ رَآَوْ قُرْبَ تَوَعْدُنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رِبِّيْ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ

نہیں جانتا کہ وہ جس کا تیس وعدہ دیا جاتا ہے قریب پر امیر اس کی مدت الہی کو گناہ غیب کا جانتے والا ہے سو وہ اپنے غیب کو

۲۷ اَحَدٌ اِلَّا اَمِنَ اَنْتَ مِنْ رُّسُوْلِيْ ۚ فَاِنَّهُ يَسْأَلُكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَيَمْنُ خَلْفَهُ ۚ بَصَلْ

خانیسین کہ ان جے رسول بنا پناہ ۲۷ سو وہ اس کے آگے اور اس کے پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے -

۲۸ لِيَعْلَمَنَّ اَنَّ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَتِيْهِمْ وَلَخَاطَمًا لِّدِيْهِمْ وَاصْحٰ كُلِّ شَيْءٍ عَدُوٍّ

۲۸ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۲۹ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ

ہر اور سنیان سے آخر کی گزشتہ وقت اور کیا کہ ان کے بت ان کو گھمراؤ کے

۳۰ اَوْ رَآَوْ قُرْبَ تَوَعْدُنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رِبِّيْ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ

۳۰ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۱ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ

۳۱ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۲ اَوْ رَآَوْ قُرْبَ تَوَعْدُنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رِبِّيْ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ

۳۲ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۳ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ

۳۳ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۴ اَوْ رَآَوْ قُرْبَ تَوَعْدُنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رِبِّيْ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ

۳۴ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۵ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ

۳۵ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۶ اَوْ رَآَوْ قُرْبَ تَوَعْدُنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رِبِّيْ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبَهُ

۳۶ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

۳۷ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ اِذَا رَأَوْا مَآيُومَ عَدُوِّنَ ۚ

۳۷ تا انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے دیکھے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے وہ اس کا طے ہوئے ہر جگہ پس چودہ مرتبہ

وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۚ وَذَرْنِي وَالْكَذِبِينَ ۚ

اور اس پر صبر کر جو یہ کہتے ہیں اور وہی سے کنارہ کشی کرتا ہوا انہیں چھوڑ دے اور صاب دوت

اُولَى النِّعْمَةِ وَمَتَّعَهُمْ قَلِيلًا ۚ إِنَّ لَدَيْنَا الْكَالَ ۚ وَتَجِيئَانِ ۚ وَطَعَلْنَا مَا تُغْنِي ۚ

جملہ والوں کو اور انہیں تھوڑی سی نعمت سے ۳۴۶۳ ہمارے پاس تیریں اور جتنی ہوئی آپ کو اور کلا ٹھوٹ دینے والا تھا

وَعَنَابًا لِلْيَمَّةِ ۚ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ الْجِبَالَ ۚ وَكَانَتْ الْجِبَالُ كَثِيبًا ۚ

اور درناک غدا پر ۳۴۶۴ جس دن زمین اور پہاڑ کانپ اٹھیں گے اور پہاڑ پراگندہ ریت کا تودہ

مَهِيلًا ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۚ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ۚ

ہو جائیگے ۳۴۶۵ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جو تم پر گواہ ہو جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول

رَسُولًا ۚ فَخَصَّىٰ فِرْعَوْنَ ۚ الرَّسُولُ فَاخَذَ لَهُ أَخًا ۚ وَبَيَّالًا ۚ فَكَيْفَ تَقُولُونَ ۚ

بھیجا ۳۴۶۶ تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا سو اگر تم انکار کرو

إِنْ كَفَرْتُمْ ۚ وَمَا يُجْعَلُ لَوْلَاكَ نَسِيبًا ۚ إِلَّا السَّمَاءُ مُنْقَطِعَةٌ ۚ كَا زَوْجٍ مَّفْعُولٍ ۚ

تو اس دن سے کس طرح چمکے جو بچوں کو پڑھا کر دے گا آسمان اس سے چھٹ بیٹنے والا ہو اس کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا

۳۴۶۷ ان کو چھوڑنے سے مراد وہی ان کی اپناؤں پر صبر کرنا ہے اور وہی وہ المکذبین یعنی ہیں ان کی منہ دہی کے لئے

کافی ہیں +

۳۴۶۸ خال خال کی جگہ پر اور یہ چار پائے کی قید دینی جسے منہ میں ڈال کر اسے تباہ کیا جاتا ہے یا لنگھ کا ٹوٹا ہے کیونکہ

وہ روک لیتی ہیں اور ٹھکل عین الشئ کے معنی ہیں کمزور ہو گیا اور عاجز آ گیا وغیرہ +

غصہ - وہ بڑی چیز جس سے خلق بند ہو جاتا ہے وغیرہ +

۳۴۶۹ کتیب - کتب کے معنی قرب ہیں اور پھر افعاع کے معنی ہیں آسمانے اور کتیب ریت کے تودہ کو کہتے ہیں - جتنے

کتب سے دل +

مصلح - حال علیہ الترتیب اس پرستی ذالی - اور تھیل وہ ریت ہے جو اپنی جگہ پر رہے اسی میں مصلح ہو دل +

۳۴۷۰ سورہ منزل کا نزول نہایت ابتدائی زمانہ کی ہوتی تھی کس صراحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت کا اعلان

شہر ایسا دیکھا تھا ۱۸: ۱۸ میں ان کے لئے ان کے پیروں میں سے تیرے ساتھ ایک نبی پر آیا کروں گا دنیا کی تاریخ میں محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نبی سے کوئی جیسا نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا +

۳۴۷۱ فرعون پھر اٹھا دوسری اسی دنیا میں پکڑ گیا اس لئے نبیل موسیٰ کا ذکر کر کے - فرعون کے شیعوں کو خطاب کیا کہ تم

ایسے ہی گرفت کے دن سے کس طرح بچ سکتے ہو اور یوں کو پڑھا کر دے والا دن جو اپنے احوال کے ہے کیونکہ وہ کفار

نیل

غصہ

کتیب

جیل

آنحضرت کو نبیل ہونے کا اعلان

۲
۱۴

۱۹. اِنْ هٰذِهِ تَنْذِيْرَةٌ مِّنْ شَاءِ الْقَدْرِ اِلٰى رَبِّهِ سَبِيْلًا اِنْ رَبُّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ

ایک نصیحت پر سوچو کہ تیرے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کر کے

تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثِي الْبَلِّ وَنُصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الْاٰمِنِ مَعَكَ وَاللّٰهُ

قیام کرتا ہے اور کبھی اس کا نصف اور کبھی اس کی تہائی آدمیات میں سے ایک گروہ جو تیرے ساتھ ہیں اور نہ

يُقَدِّرُ الْبَلِّ وَالْتِهَادُ عَلِمَ اَنَّ لَّنْ مَّخْصُوْعَةً قَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاَقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ

دستِ خداوند نماز کو پڑھو۔ وہ جانتا ہے کہ تم اس کی حفاظت نہ کر سکو گے سو وہ تم پر جمع کر کے جو سورتوں جو تم سے آسانی

مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنَّ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مُّفْرَضٰتٌ اٰخَرُوْنَ يُضَرُّوْنَ فِي الْاَرْضِ وَيَسْتَعِزُّوْنَ

چھٹھ کے جو پڑھو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بیاہر ہونگے اور اور جو زمین میں سفر کریں گے اس کے فضل

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَالْاٰخَرُوْنَ يَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا

کو تلاش کرتے ہوئے اور جو اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے سو پڑھو جو اس سے آسانی سے پڑھ سکو اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاَتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَاَنْتَلِزِمُوْا لَكُمْ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کیلئے اچھے عمل کرو اور جو کچھ تم اپنی غذاؤں کیلئے بنائے ہو اس میں سے اچھے

يَحْمِلْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا تَكْسِبُوْنَ وَاَسْتَغْفِرُوْا لِلّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اسے اللہ کے پاس پاؤں گے بہتر اور اجر میں بڑھ کر اور اللہ کی حفاظت چاہو اس حفاظت کو خیر الاعم کرنا اور

کی ذلت کا درد ہے۔ قیامت کے دن میں نیچے پورے نہ ہونگے وہ ایک ہی حالت پر رہیں گے اور قرعہ کی گرفت دنیا کا دوسرا

ترتیب ہو کہ یہاں بھی اس دنیا میں گرفت ہی مراد ہے اور السماء منقطعا ہے آسمان کے کسی سے بچھٹ پڑنے سے مراد اس کا

ظاہر ہونا ہے +

۲۰. اِنَّ اَكْبَرَكُمْ دَرَجَةً اَلَّذِيْ هُوَ اَشَدُّ وُجُوْهًا وَّ اَسْفَلَ سَاقًا اَلَّذِيْ هُوَ اَشَدُّ وُجُوْهًا وَّ اَسْفَلَ سَاقًا

اس آئینہ میں تیرا کہ تم میں سے اعلیٰ درجہ کا ہے اور اسی کی طرف سے اعلیٰ درجہ کا ہے اور اسی کی طرف سے اعلیٰ درجہ کا ہے

کیا اور خداوند انا جسما متہ میں بنا یا کہ جس قدر انسان سہولت سے رات کو گھومتے گھومتے اور بچتے وہ عند اللہ ہو

خیراً و اعظم اجزا میں خیراً و اعظم اجزا مفعول ثانی ہے اور ہو کی ضمیر فصل کے لئے ہے ۔۔۔

۳۱ **وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عَنْهُمْ إِلَّا ذُنُوبًا لِّذِينَ كَفَرُوا**

اور ہم نے ان کے دشمنوں کو فرشتوں کی بنایا اور ہم نے ان کی گنہگاروں کی بنائی اور ہم نے ان کے گنہگاروں کی بنائی اور ہم نے ان کے گنہگاروں کی بنائی

لِيَسْتَبِينَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُورًا وَمَا جَعَلْنَا

تاکہ وہ لوگ یقین کریں جنہیں کتاب دی گئی اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ الْكُفْرُ هِيَ مَا آتَا اللَّهُ بِهَذَا آيَةً

اور جو یقین کریں جنہیں کتاب دی گئی اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

لِّذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَهُم يُضَلُّونَ وَمَا يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا

لہذا اس لیے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لے جاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لے جاتا ہے

هِيَ الْآيَةُ لِّلَّذِينَ يَرِيبُونَ وَلَا تَمْنُنْ فِي أَهْلِ الْقُرَىٰ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَّآيَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

یہ آیت ہے ان کے لیے جنہیں شک ہے اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

۱۹

وہی ہے کہ

۳۲ **أَصْحَابَ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَّآيَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا**

فرشتے ہیں ان کے لیے جنہیں شک ہے اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

کیسے ایک مثال قرار دیا جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

آج کل کے مشرقی ہیں جو وہ فرشتوں کا ہونا کوئی نئی بات نہیں جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

اللہ جانتا ہے کہ فرشتوں کی کوئی بات نہیں ہے اور کسی خاص کام کے لیے اسے جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

پہلے پہل سے آگ بھڑک رہی ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

باقی مضمون صرف دو نسخہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے

کبر

۳۳ **أَصْحَابَ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَّآيَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا**

فرشتے ہیں ان کے لیے جنہیں شک ہے اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

کیسے ایک مثال قرار دیا جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

آج کل کے مشرقی ہیں جو وہ فرشتوں کا ہونا کوئی نئی بات نہیں جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

اللہ جانتا ہے کہ فرشتوں کی کوئی بات نہیں ہے اور کسی خاص کام کے لیے اسے جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

پہلے پہل سے آگ بھڑک رہی ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے اور جس کی حقیقت کو مشرقی ہی جانتا ہے

لَنْ يَرِيَّ الْفَرَسَ مِنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

انسان کیلئے ڈرائیو والی اس کیلئے جو تم میں سے چاہتا ہو کہ تگے بڑھے یا چمے رہو
ہر شخص اس کے بدلے جو اس نے کمایا

رَهِينَةً ۖ إِلَّا أَصْحَابَ الْإِيمَانِ ۖ فِي جَنَّتِ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْجُرُمِينَ ۝ مَا

رُقار (۵) پر سوتے راتیں اٹھ والوں کے درہشتوں میں ایک سے سوال کرنے کے بارے میں تمہیں

سَلِّمُوا فِي سَفَرِهِ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمُسْكِينِ ۝

کیا فرزندِ نبی لایا کیئے ہر نازِ رخِ واپس میں سے نہ تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے

وَلَنَأْخُذَ مَعَ الْكَافِرِينَ ۝ وَلَنُؤْتِيكَ الْبَيْتَ الَّذِي كَفَرْتَ بِهِ إِذْ أَنتَ الْيَقِينُ

اور ہمیں کہنا ہے کہ اتنے بڑا لکھتے ہیں اور یہ خداوند اس کو دیکھتے تھے۔ ہمارے ایک کسب و کار میں ہوتا ہے؟

فَمَا سَفَعَهُمُ شَفَاعَةُ السَّالِفِينَ ۖ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْوِظِينَ ۚ كَاذِبٌ كُفْرٌ ۝

سراپند، شرافت، کثرت، اور ان شرافت، ذلت، و غیرت، نہیں کیا اور اگر وہ نصرت سے نہ ہوتے تو اسے ہر گونا گونہ کے سخت

مُسْتَفِيزَةٌ ۖ فَتٌ مِّنْ قُورَةٍ ۚ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ اِمْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُتٰى الْكِتٰبُ مِنْ فَوْقِ السَّمَاءِ ۚ

گرمی شہر آگ سے جڑا گیا ہے۔ لکھنؤ سے شہر جاتا ہے کہ اس کے لیے صفحہ دیکھو

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْجَا فَنُ الْاٰخِرَتَيْنِ كَلَّا اِنَّهٗ يَنْذِرُكُمْ ۚ فَسَنُ شَاؤْكُمْ ۚ وَمَا

[illegible]

بِذِكْرِكُمْ وَإِنَّا نَشَاءُ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

[illegible]

۳۳۸۔ مستغفرتیغیہ ۶۸۔ استغفار کے معنی میں طلب الغفار اور لاتی سے بھاگنے کیلئے اگلا اور میان مستغفرتیغیہ (۶)۔

قصوداً حقہ کے معنی ظہر یا قہر ہیں اسی سے قصودۃ، جس کے معنی شیریں اور تیر انداز اور فکارتی بھی کہئے گئے ہیں دینی حق سے

ان کے بھانپنے کی وجہ سے انہیں خلی گروں سے تشبیہ کی گئی ہے، کیونکہ یہ حدودِ مملکت میں کسی کیسے میسر ہو سکتا ہے کہ اس طرح بھانپ جائے۔

بجز تصانیف دیگر کہ لکھوائے کہ ہم تو آپ کی پیروی کرنے کی کوشش کھائی کتاب ہمارے پاس آئے مجھ کا سر نامہ دیوں ہو کہ وہ اللہ العالیٰ

فلاں شخص کے نام دوسری جگہ پر حق تنزل جلیسا کتا یا نقرۃ (جی اس اسٹیل - ۱۳۹) +

۱۸۸۳ اشتغالی کاشت سببیتوں پر غالب ہوا اور اسکا کثیت ان کیلئے تیسری وجہ یہ ہے کہ آپکوس کا اہل بنائیں

سَمِعْتُ الْقِيَمَةَ مَكْتُوبَةً فِي رُجْعِي رُبْعِي فِيهِ كَوْنُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْاَوَّلُ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَلَا اَقِيْمُهُمُ بِالنَّفْسِ الْتَوَامَةِ يَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يَجْمَعَ عِيَالَهُ

نہیں ہیں یا شک نہ کی قسم کھاتا ہوں اور میں میں حالت کربلا میں کاتم کھاتا ہوں کیلئے انسان خیال کرتا ہے کہ وہ ہم کی بیٹی کو جمع نہیں

اور اس میں خوشخبری بھی ہو کر آخر کار اسے قبول کر لیتے اہل التقویٰ یعنی سیات کا حقدار کہ اس کے احکام کی نگہداشت کیا ہے اور اس میں غلامی سیات کا اہل انصرفت کہ اس میں یہ اشارہ ہو کر گواہان حضرت پانی کا حقدار نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ حضرت کا حقدار ہو اس سورت کا نام القیامۃ ہے اور اس میں دو رکع اور چالیس آیتیں ہیں اس میں قیامت کا ذکر ہے اور قیامت پر قیامت کا طے شدات پیش کیا ہے یعنی اس قیامت روحانی کو جو مذہبیہ بنی صلیح پیدا ہوئی تھی اور اس روحانی قیامت سے مراد انسان کے اندر ایک نئی زندگی کا احساس پیدا ہونا ہے اور نبی کریم صلیح کے ذریعہ سے نہ صرف وہ احساس پیدا ہوا بلکہ اس قدر قوت کو پہنچا کہ اس کے سامنے بڑے بڑے ہڈاڑے لڑنے لگے اور یہی مطلق اس سورت کا پہلے سورت سے ہے جس کے آخر فرمایا تھا کہ قرآن ایک تذکرہ ہے جس میں ہی اشارہ تھا کہ اس سے ایک روحانی قیامت پیدا ہوگی اور اس سورت میں اسی روحانی قیامت کو بطور شدات قیامت لکھی ہے یعنی یہ بھی ابتدائی کی دہی ہو +

۱۳۳۳ لواء بہت راست کریم النفس اللوایۃ وہ ہے کہ اس نے کچھ فضائل کو اپنے اندر لے لیا ہے جو محبوب اسکے صاحب کوئی نہ کر سکے نہ مرد ہو تو اسے اس پر ملاست کرتا ہو اور بغیر مٹنے کے کتر ہو اور بعض کے نزدیک یہ وہ شخص ہے جو اپنی ذات میں مطلق پھر و مرد کی تادیب کے انیس عامت کرتا ہو گو یا نفس مطمئنہ سے بالاتر ہے (۲) تین قسم کے نفس کیے دیکھو ۱۵۰۰

نفس کے پچھلے لفظ لا پر دیکھو مثلاً در بیان قیامت کے دن اور نفس کو اور بطور شدات پیش کیا ہے اور جو اب قسم کا ذکر ایچسب الانسان ان لن یجمع عیالہ میں ہے یعنی بیش بعد الموت ضرور ہوگا باضافہ دیگر قیامت کے وجہ پر ایک تو خود قیامت کو ہی بطور شدات پیش کیا ہے اور وہ روح نفس کو اور قیامت کیے قیامت کس طرح دلیل ہے؟ قیامت کے معنی ہیں ایک ہی مرتبہ کھڑے ہونا اور ساعت اور قیامت میں فرق ہے کہ ساعت تباہی کا وقت ہے اور قیامت زندگی کا۔ دیکھو مثلاً یعنی ساعت میں اس تباہی کی طرف اشارہ ہے جو پچھلے عالم پر آئے گی اور قیامت میں اس زندگی کی طرف جہد میں قائم ہوگی۔ اب یہ زندگی جو بعد الموت سے لگتی ہے اعلان کا نتیجہ ہے اس کے عیالوں کا زندگی گذر گئی تھی خوشی کی اور پسے عیالوں کا زندگی گذر گئی تھی یعنی وہ کسی کی اس زندگی کا کھلے طور پر نہ دیکھتا ہے قیامت پر لیکن ایک بائیک رنگ میں یہ زندگی ہمیں پیدا ہو جاتی ہے نیک اعمال کے نیک نتائج یا اعمال کے بر نتائج یعنی طور پر یہاں بھی ظاہر ہو جائے ہے یعنی زندگی میں دیکھیں شرف ہو جاتی ہے اور جہنمی زندگی میں بھی عیال کا اثر دکھانے لگتی ہے گو ایک جھوٹی قیامت یہاں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندگی جو کمال طور پر بعد موت تصور پذیر ہوگی اس کا احساس کسی سے شرف ہو جاتا ہے اور وہ دونوں قیامتیں برپا کئے والے نبی ہوئے ہیں یعنی کھلی قیامت کی جہنمی انبیاء اللہ کے ذریعہ سے ملتی ہے اور روحانی قیامت کا احساس بھی وہی پیدا کرتے ہیں اور اسی احساس کا پیدا کر دینا حقیقت ہے کھلی قیامت کے وجہ پر ایک تین شدات ہو اور اس کی کثرت

اہل التقویٰ
اہل الظفر
تبیہ سورت

لواء النفس اللوایۃ

قیامت پر شدات

بَلْ قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نَسُوبَ إِلَهُكَ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمْرَهُ ۚ

۳۲۶۷
 ہاں ہم سب بات پر تادہ ہیں کہ اس کلمہ سے اسے اضماعہ پورا کریں گے۔ بلکہ ناسن چاہتا ہو کہ اسے دہرایا کرتا چاہتا ہو۔
 ①
 يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْوِقُ الْبَصَرُ وَخَفَ الْقَمَرُ ۚ وَجَمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 ۳۲۶۸
 جو جب نظر فرمادے ہر جانک ۳۲۶۸ اور پائے ناکہ ہو جائیگا اور سورج چمکے گا کھڑے ہو جائیگا

۹ إِنَّ الْأَبْرَافِيَّةَ يَرْبُونَ مِنْ كَاسِرٍ كَانَ مِنْ رَجُلٍ كَا قُورَانَ عَيْنًا يَشْرِبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ

نیک اس پیار سے پیتے ہیں جس کی مٹی کا قوریہ ہے غلط ۳۵۱ چننا ہمارے سے اللہ کے بندے پیتے ہیں

۱۰ يَجْعَلُونَهَا قَفِيرًا يُوفُونَ بِاللَّعْنَةِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطِيعُونَ

وہ اسے ہمارے بگاڑتے ہیں نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی لعنت پھیل جائیوگی بڑھتی ہوئی اور سخت

۱۱ الطَّعَامَ عَلَى جِبِّهِمْ مُسْكِنًا وَتَبْتِهَا وَاسِيرًا إِنَّمَا نُنْطِقُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا لَزِيلٍ

کی وجہ سے سکین اور تھیم اور تھیم کو کھانا کھلائے ہیں ۳۵۲ ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھاتے ہیں

۱۲ مِنْكُمْ جِرَاءٌ وَلَا شُكْرًا إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا أَنْ عَابُوسًا فَيَكْذِبُ وَأَنَّهُ قَوْمٌ لِلَّهِ

ہم تمہارے سے ڈرتے ہیں اور شکریہ ہم اپنے رب کی اور سختی کے دن کا خوف رکھتے ہیں ۳۵۳ سوا شے نہیں

۱۳ تَتَذَكَّرُ الْيَوْمَ وَلَقَدْ كُنتُمْ نَصْرَةَ وَسْوَورًا وَجَزَاءُكُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَجِوَارًا

اس دن کی یاد دہانی ہے بھالیا اور انہیں ملائی اور خوشی سے ملا دیا اور انہیں ان کے صبر کے لیے جو جہنم اور شہر جہنم دیا

۳۵۴ متاج سے کچھ معنی اختلاط یعنی لانا ہیں اور متاج وہ ہے جس سے کوئی چیز ملا دی جائے دے، +

کا فورہ کھنسنے سے جس کے معنی ڈھانکنا ہیں اور کا فورہ ایک خوشبو پر (غ)

متاج

کا فورہ

۳۵۵ براؤ کیجئے یا ان باؤں کا ذکر کر کے آتا ہے جو فوف بالندہ۔ بطعون الطعام۔ وہ سب اس دنیا میں ان کے کام ہیں پس ظاہر

قیاس اس بات کو چاہتا ہے کہ دنیا میں من کا سبھی اسی دنیا کے متعلق ہو۔ اور اس کے الفاظ یعنی دھنا فقیر اور اس جتنے کہ وہ خود کی

نمائندے ہیں اس طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن اسے بہشت کا وعدہ بھی سمجھا جائے تو چونکہ تمام سورتوں میں اصل فرض ہی بتایا

کہ بہشت کی زندگی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے تو ان نعمتوں کا یہاں اور رنگ ہو اور بہشت میں اور رنگ ہو گا اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں

کہ یہ کا قوری پیار ہوس کہ یہاں بھی ملتا ہو۔ اور کا فورہ کے چکر میں معنی ڈھانکنے والا ہیں اور کا فورہ کی خاصیت بھی یہ ہوں کہ وہ بنا

ہے اسلئے اس کا قوری پیار ہے اشارہ روحانیت کی پہلی منزل کی طرف جو جس میں بدی کی توجہ کم ہو رہ جاتی ہو اور وہ جاتی ہو اور پہلے

اسے تاس کہہ کر فرمایا مینا تہاب پہاچا دالہ جاں عینا کا فورہ سے معلوم ہو کہ کا قوری پیلا انسان کی جھو جھو

آؤ ایک چیز بیا غنائی ہو اور اسی جھو جھو کی طرف بھجھو نہیں اشارہ ہو +

۳۵۶ مستطیحا طار کا اصل پرندے کے اڑنے کے متعلق ہو مگر تعلق پر بھی اس کا مستطی ہوتا ہو اور استطارۃ اور تطایر یعنی

تفرق نہیں مل جاتا اور ذہاب ہیں۔ استطارۃ الغبار وغیرہ ہوا میں کھل گیا۔ اور مستطیحا پھیل جائیوگی جیسے جسم مستطیحا ہو

۳۵۷ مسکین۔ یتیم۔ اسیر کوئی ہو مسکین کی شرط نہیں۔ آنحضرت خود بھی مشرکین پر خرچ کر دیتے تھے صحابہ بھی یہ وسعت اسلامی ہواں

مسلم جاتی تھے رسول خدا پر۔ اسلام کی تسلیم کا اصل الاصل بھی غریب اور مسکین کی خبر گیری کے نہیں اٹھاتا ہے +

۳۵۸ انظر۔ برا۔ انظر نہمت ہو گیا۔ اور قطب تو شد یہ یا شد بد اور غلیظ کو کہتے ہیں جو اپنی شرت سے عاجز ہو رہیوں ڈالنے کے

دن کو عیس اور قریب کہ جن کا متعلق اخلاق میں مانتے پرتہوی ڈالنے سے ہوا ان اخلاق کی طرف بھی اشارہ ہو +

کاس کا قوری

استطار

غیر مسلم پر غیرت

تطایر

۱۳ یُتِّیْکُمْ فِیْہَا عَلَی الْأَرْبَابِ لَا یَرَوْنَ فِیْہَا شَمْسًا وَلَا ذَهَبًا ۚ وَآیَۃٌ عَلَیْہُمْ

اس میں تختوں پر کئے گئے ہوئے ہونگے نہ اس میں دھوپ کی حدت (لکھنے اور نہ صفت سرور کی) نہ اور اس کے سامنے ان پر

۱۵ ظِلُّہَا وَذَلِکَ تَوَافُہَا ۚ تَنْزِیْلًا ۚ وَیُطَافُ عَلَیْہُمْ بِآیَۃٍ مِّنْ رِّضۃٍ ۚ وَ

جگہ ہوتے ہونگے اور اس پہلے اس کے سر پہلے آئے گا اور ان پر چاندی کے بتن چراتے جلتے ہونگے اور

۱۶ الْاَوْبَکَ اَنْتَ قَوَارِیرَ ۚ قَوَارِیرَ اَمْ رِضۃٍ ۚ قَدْ رَوَّعَ النَّقْدِیرَ ۚ وَیَسْقَوْنَ فِیْہَا

آجڑے جو شیشے کے ہیں شیشے کے چاندی کے شیشے کے نماز سے بنایا ہے اور اس میں نہیں آئے

۱۷ کَاسًا کَانَ مَرۡحٰمًا رَٰحِیۡلًا ۚ عِنَّا فِیْہَا سَمۡسُ سَلَسِیۡلًا ۚ وَیَطُوفُ عَلَیْہِمْ وَلَدَانُ ۚ

پایا جائیگا جس کی طوفی سوخت کی ہوگی اس کے ایک چستے جس کا نام سلسیل ہے اور ان پر ہر ایک حالت پرستے

۱۸ مُخَلَّدُونَ ۚ اِذَا رَأٰیہُمْ جِبۡہِمۡ لُوۡلُؤًا مُّتَوِّرًا ۚ وَاِذَا رَآیَہُمۡ تَرَدَّدَیۡتَ نِعِیۡمًا وَّمَلَکَ لِیۡدِیۡہِ

لے لے گئے جب تو انہیں دیکھے گا تو انہیں کھڑے ہونے والی گے گا اور جب تو دیکھے تو تختیں اور ایک بڑی بادشاہت

۳۵۰۵ شمس - سورج ۱۲ درجہ شمس جس سے بخلی ہو (۱۲) اور ذہب پر شدت سرور کی (۱۲) اور برادیک کپڑا (۱۲) ۱۲

۳۵۰۶ فضۃ - فضت ۱۲ درجہ اور برادیکہ کرنا ۱۲ اور فضۃ چاندی میں جو ہر جس سے (۱۲) ترن چر جس سے عالم کیا جاتا ہے

یہاں ان پر تونوں کو تواری یعنی شیشے کے ہیں کہا ہر دوران کا چاندی سے ہوتا بھی بیان کیا ہو گیا لہذا ہر صفائی کے وہ شیشے

کے ہیں اور طالعہ ۱۲ درجہ ہونے کے چاندی کے شیشے کا نقص جو ٹٹ جاتا ہے وہ ان میں موجود نہیں گورہ چاندی کے ہیں اور

چاندی کا نقص جو شفا سے ہوتا ہے وہ ہر تونوں کے شیشے کے ہیں اور میں میں نعلے بہشت کی کمال خوبی اور بے عیب اور عالی از

ہر نیک و کرامت یا ت میں ہیں دھوپ اور سردی دونوں کا وہاں نہ ہوتا بھی ہی کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس دنیا کی زندگی میں

اخلاق انسان کمال کا یہی نقشہ ہوتا ہے اس میں نہ حدت ہوتی ہے نہ سردی وہ آئینہ کی طرح صاف بھی ہوتا ہے اور چاندی کی طرح بے عیب

بھی اور تونوں دھواں تھا جس میں تونوں نے خود ہی ہر اشارہ کیا ہر جس میں اخلاق اور عالی حسنہ کی طرف اشارہ ہوتا تھا باریک

۳۵۰۷ زنجبیل - سرخ کتے ہیں اور کتے کو ایک وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز (۱۲) ۱۲

مسجدیں ہیں - نہ بڑی چیز سے چلنے والا اور بعض نے اسے سنی اور مسجدیں سے مرکب کیا ہے اور بعض کے نزدیک ہر چیز میں

بہشت میں کیو فتنیں ہونگی ان سب کا ذکر بالتفصیل تو نہیں آیا جن چند چیزوں کا ذکر کیا ہے وہ کسی خاص غرض کیلئے ہیں

پچھلے ایک کاس کا ذکر کیا تھا جس کی طوفی کا تو ہر یہاں ایک کاس کا ذکر ہے جس کی طوفی سوخت ہے وہ اس وقت کی طرف اشارہ تھا جو

بدوں کو بدائی تو یہاں اس وقت کی طرف اشارہ ہے جو عمل کی طاقت پیدا کرتی ہے کہ نہ زنجبیل کا خاصہ صبر ہے کہ عورت کی برکت ہے کہ یا دیگر

روحانی مرتبہ کی طرف لطیف اشارہ کیا ہے کہ جب ہر کسی کی وقت وہ جاتی ہے تہنیک کی وقت میں زبردست تحریک پیدا ہوتی ہے اور

درحقیقت وہ جاتی ہے کہ یہ دو ہی حجاب ہیں اولیٰ برہی کا دانا، دوسرا ان کیوں اور طاعت میں ترقی کرنا ان دونوں کائناتوں میں

ان ہی دو حالتوں کی طرف اشارہ ہے +

شمس - سورج

فضۃ - فضت

نعلیہ ہر حال

حسہ کا نقشہ

زنجبیل

مسجدیں

کاس زنجبیل

۳۱ عَلَیْکُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَإِسْتَبْرَقٌ زَوْجُوا آسَاوَرَمِنْ فَضَّةٍ وَسِقَامٌ

انکے اوپر سبز یا یک رنگ سرخ اور سونے کے کپڑے ہونگے اور وہ چاندی کے لٹکنے پھٹنے ہونگے اور ان کا لباس انیس

۳۲ رَمَامٌ شَرَّابٌ لَطِيفٌ رَازٍ اَهْلًا کَانَ لَکُمْ جَزَاءٌ وَکَانَ سَعِیْکُمْ مُشْکُورًا اِنَّا نَخْنُزْلُنَا

پاک کرنے والی پینے کی چیز نکالیں گے یہ تمہارے بدلہ ہو اور تمہاری کوشش کی قدر ہوگی ہمیں سے تجھے پرتو ان کی

۳۳ عَلَیْکَ الْقُرْآنُ تَنْزِیْلًا قَامِیْنٌ حُکْمُ رَبِّکَ وَلَا یُطْعَمُ مِنْہُمْ اِنْسًا وَلَا فُجُورًا

تمہارا تمہارے لئے قرآن نازل ہے سوائے ان کے حکم کیے بغیر کہ ان میں سے کسی کو نہ کھانا دیا جائے نہ فساد کے کامیابی کے

۳۴ وَاذْکُرْ اِسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاٰمِیْلًا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ فَاَسْبِغْ لَہٗ وَصْحَہٗ لَیْلًا

اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یا ذکر اور رات کے کچھ میں اس کے آگے سجود کر اور اپنی رات

۳۵ طَوِیْلًا اِنَّ هٰؤُلَاءِ یُحْمَوْنَ الْعَاجِلَہٗ وَیَنْزِلُوْنَ وِرَآءَہُمْ یَوْمًا یَقِیْلًا

اچھا سمجھ کر یہ لوگ جلد ملنے والے نفع سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑتے ہیں

۳۶ عَنِ خُلُقِہُمْ وَشَدَّ نَاۤسُہُمْ وَاذْاِشْنَابُہُمْ لَنَا اَمَّا لَہُمْ تَبْدِیْلًا اِنَّہُمْ

ہم سے انہیں پیدا کیا اور ان کی بناوٹ کو مضبوط بنایا اور جب ہم چاہیں تو ان کی شکل بدل کر دے آئیں گے

۳۷ تَذٰکِرًاۤ اِنَّ شَآءَ الْاٰخِرِ لَی رَیۤہٗ سَبِیْلًا وَمَا تَشَآءُوْنَ لَا اَنْشَآءَ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ

نصیحت پر مروجہ کوئی چارہ ہے رب کی طرف رستہ ہوتا ہے اور تم نہیں چاہتے تو اس کے کلام شہر باہر اتر جائے والا

۳۸ عَلَیۤہِمْ حَکْمٌ لَّا یُکْذَلُ مِنْۢ بَیۡنِہٖ اِلَیَّ رَحْمَۃٌ وَالظَّالِمِیۡنَ اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًاۤ اَلِیۡمًا

حکمت والا ہے تم پر وہ ہے چاہتا ہوں میری رحمت میں داخل کرنا ہو اور ظالموں کے لئے اس سے دردناک عذاب تیار کیا ہے

۳۹ عَلٰی غُلّٰی یُعَلِّمُہٗ عَلٰی ہٰذَا جُنَّ یٰۤاٰیۤہِ عٰلٰی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ ہستیاں علاقہ کاروف اور بیان کا کچھ علی ہستیاں جو ہر

۴۰ لَیۡسَ لَہُمْ اَعۡیُنٌ یَّرَوْنَ وَاَسۡمَاعُ یَسْمَعُوْنَ اَوۡ اَفۡۡۤیۡۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۴۱ اَسۡمَۃً اَمۡسَیۡۡہٗ سَمۡیۡۡۢہٗ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۴۲ اَسۡمَۃً اَمۡسَیۡۡہٗ سَمۡیۡۢہٗ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۴۳ اَسۡمَۃً اَمۡسَیۡۡہٗ سَمۡیۡۢہٗ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۴۴ اَسۡمَۃً اَمۡسَیۡۡہٗ سَمۡیۡۢہٗ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۴۵ اَسۡمَۃً اَمۡسَیۡۡہٗ سَمۡیۡۢہٗ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ اَوۡ اَفۡۤیۡۢہٖ یَفۡہَمُوْنَ

۳۱

علی

طہور

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

۳۹

سورة المائدة ايتي وخمسون فيها ايتي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہاء رحم والے

پاپا

رحم کرنے والے کے نام سے

وَمَاشَاءُونَ الْاِلاٰهَ يَشَاءُ اللّٰهُ دُونِ مَجَرٍ كَيْفَ تَقْرَأُ يَا كَوْنٌ جَلِيلٌ وَهَذَا اس کا رستہ اختیار کر کے اور پھر فرمایا کہ انا تم میں سے ہوں
جیسا کہ اللہ نے چاہے۔ اور اسی سبوت کی ابتداء میں فرمایا کہ اگر تم پہلے نہ دکھا دیے اب جو چاہے رستہ اختیار کرو جو چاہے
انکار کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے خدا کی طرف آئے چاہے اس کی طرف سے پھرا رہے لیکن
انسان کا یہ اختیار بیکس حد بندی کے تحت ہوا اور وہ عہد ہی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اور یہ واقعات کے باطن مطابق ہی
مثلاً انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین سے غافل ہو ٹھاکر اپنے لئے معاش کی صورت پیدا
کرے اور چاہے نہ کرے۔ اس عام قاعدہ سے کسی کو تخمینیں ہوسکتی ہیں مگر یہی انسان کا اختیار کئی طرح محدود ہے۔
اور پہلی بات یہ کہ انسان کا علم، اس کا ارادہ، اس کی طاقت سب ایک حد بندی کے ماتحت ہیں۔ اس کا علم فیضِ خدا و طریق
پر کام کرتا ہے اس کی طاقت اور نہ اس کا ارادہ و یکسوئگی دو سر انسان کی مشیت جانشک وحی الہی کا سوال ہی نہیں
بھی، اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہر کار اللہ تعالیٰ وحی الہی سے بھیجتا تو پھر انسان وہ رستہ ہی اختیار نہ کر سکتا تھا پہلے مشیت
الہی ہوئی تو گدی مجھے تو چھوڑنا اس کے اختیار کا سوال آیا کہ اس وحی پہلے یا نہ پہلے مآتش ذوق الانان یشاء اللہ یوں بھی
جیسے تحریری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت فی الحقیقت بعض افعال پر بعض نتائج مرتب کرتی ہے وحی ہر اس کی ہر
حکمت اور صلحت کے ماتحت ہے گو انسان کو معلوم نہ ہو لیغفل من یشاء و یعذب من یشاء میں مشیت اسی خالق کے رنگ
میں کام کرتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں کثرت سے کیا گیا حالانکہ نتیجہ مفقوت ہے اور اعمال بد کا نتیجہ عذاب۔ اہل ہی ہوسکتا
ہے کہ جو ہماری نظریں ایک وقت عمل صالح ہی وہ کسی باریک ہماری نظروں سے مخفی وجہ کے سبب سے خدا کی نظر میں علی بہ
ہو جیسے۔ بالکاری کے اعمال یا جیسے او اعمال جن میں کبر لیا جائے اسی طرح ایک شخص جب ذکر کی طرف کان نہیں دھرتا تو
اسی کا یہ تھا خدا ہی کہ اس کو ذکر و ادب سے محروم کر دے ۔

کتابخانه عمومی

اس سورت کا نام المہ سلطت ہے اور اس میں دور کوع اور کپاس آتیں ہیں۔ موصلاات سے مراد رسولوں کی جامعیں ہیں۔ اور اس سورت میں بتایا ہے کہ رسولوں کی تکذیب کا ثرہ کیا ملتا ہے پچھلی سورت میں انسان کی ان ترقیات روحانی کا ذکر تھا جو رسول کے نفع و فوج سے پیدا ہوتی ہیں اور اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اس نئی زندگی کو قبول نہیں کرتے بلکہ تکذیبِ رسول سے حق کا نام بھی مٹانا چاہتے ہیں +

بخاری مسلم وغیرہ میں حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم غازی میں تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمسورہ و مسلمات کو لے کر آئے اور آپ پر رشتے تھے اور میں آپ کے منہ سے اسے لے کر نکلا تھا یہ مسومت لکھی ہے اور ابتدائی زمانہ کی ہے ۔

وَإِذَا النُّجُومُ طَسَّتْ ۖ وَإِذَا السَّمَاءُ فُجَّتْ ۖ وَإِذَا الْجِبَالُ سُقَّتْ ۖ وَإِذَا الرَّسْمُ ۖ

پرس جیتا تو کی روشنی باقی رہی اور جب آسمان پٹ پٹ جائے اور جب پہاڑ ڈاڑھ سے جائیں اور جب رسولوں کا

اَقْتَتْ ۖ لَآ يَوْمَ أُحِلَّتْ لَكُمْ الْفَصِيلُ ۖ وَمَا أُذُنُكَ مَا يَوْمَ الْفَصِيلِ ۖ وَيَلْ يَوْمَئِذٍ ۖ

مقرر جائے گا کہ جس دن کیلئے جہنم کی آگ سے فیصلہ کیا جائے اور جس دن فیصلہ کیا جائے اور جس دن جہنم کی آگ سے

لِّلْمُكَذِّبِينَ ۖ إِنَّ الْمَرْهُومَ الْأَوَّلِينَ ۖ ثُمَّ نَبَّهَهُم ۖ لَكَ الْفَصِيلُ ۖ وَالْجَبْرَيْنِ ۖ

افسوس ہو کیا ہم نے پہلو کو ہاک نہیں کیا پھر پھیل گئے کچھ بھیجئے ۱۹۱۲ اس میں ہم جبروں سے ملو کہ تھیں

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ ۖ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۖ لَمْ تَخْلُقْهُمْ مِنْ لَّآ يَوْمَئِذٍ ۖ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ ۖ

اس دن جہنم کی آگ سے فیصلہ کیا جائے اور جس دن فیصلہ کیا جائے اور جس دن جہنم کی آگ سے

وَكَيْنَ ۖ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۖ فَقَدَرْنَا ۖ فَنَعْمَ الْقَدَرُونَ ۖ

رکھا ایک مقرر اندازہ تک سو ہم اندازہ کرتے ہیں تو کیا ہی اچھا ہم اندازہ کرتے والے ہیں

مطلب: مہجرت، تہاجر دو چیزوں کے درمیان میں ہو اور مہجرت کے معنی میں انشعاب (خ) +

اَقْتَتْ - وقت غایت زمانہ جو کسی عمل کے لئے مقرر کیا گیا ہو وقت گذر اس کے لئے میں نے وقت مقرر کیا کتابنا
موقوف (اللسان ۱۰۳) نفی اور وقت الشئ کے معنی ہیں اس کی حد بسیار کر دی اور قیامت کے بعد اوقات ہر دن
اور یہاں یوں بھی معنی لئے گئے ہیں بلکہ میقاتہا الذی کا وقت تنظیم کا (د) یعنی اس وقت مقرر ہوئے گئے جس کا
انتظار کرتے تھے +

مُحْجَ ۖ
وَقْتُ ۖ وَقْتُ

یہ چاروں باتیں اس وعدہ عذاب پر بھی صادق آتی ہیں جو منافقین حق کو اس دنیا کے شعلی دیا گیا تھا۔ اور آخرت
پر بھی اور ستاروں کی روشنی جاتے رہنے سے اور آسمان کے پھٹنے سے اور پہاڑوں کے اُٹھنے سے بلکہ قیامت کو معنی ظاہر
ہیں اور اس دنیا کے وعدے کے لحاظ سے مراد رات کی تاریکی کا دور ہونا اور آسمان کا روشنی سے بھٹ پڑنا اور مخالفت
کا اُٹھنا جو گا اور رسولوں کے وقت مقرر کا آجانا ایک حدیث میں قیامت اور دوسری صورت میں باطل کی شکست
اور یا اشارہ آخری رسول کے آنے کی طرف ہر جہاں کی پیشگوئی سب نبیوں سے کی تھی +

میں خود فرماتے

۳۵۱۳۲ اخبرین سے مواد یہاں آخری رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں خواہ وہ سامنے نمودار ہوں
یا چھپے آئے والے مطلب یہ ہے کہ سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ ہوتا رہے گا اور مغرب سے پہلے مل کر مار دئے ہیں مگر
دیکھو ۳۵۱۳۲ بیان مراد اخبرین سے بالخصوص پچھلے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی جو آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچھلے
زمانہ میں آئے والے ہیں +

وَيَوْمَ يُبْدِي لِلْعَالَمِينَ الْأَنْجُمَ ۚ وَالْأَرْضَ كَفَاتًا ۖ أَمْحَاءً ۖ وَأَمْوَاتًا ۖ وَجَعَلْنَا

اس دن جسٹے والوں کیلئے انوس پر کیا ہے زمین کو سیٹ لینے والی نہیں بنایا گیا، زخروں کو اور کیا بہرہ دیکھو اور سریں

فِيهَا رُؤُوسٌ فَخُفَّتْ ۖ وَأَسْقَيْنَكُم مَّا قَرَّأْتُمْ ۚ وَيَوْمَ يُبْدِي لِلْعَالَمِينَ الْأَنْجُمَ ۚ

بشے اونچے پہاڑیئے اور جن میں بٹھا پانی پایا جاتا ہے اس دن جسٹے والوں کیلئے انوس پر اس کی طرف سے

إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكِيدُّونَ ۚ أَطْلِقُوا إِلَى ظِلِّ ذِي ثُلُثِ شُعْبٍ ۚ لِأَطْلِيلٍ ۚ وَلَا يَغْنُ مِنْ

جس کو تم جھٹا رہے تھے تین شاخوں والے سلسلے کی طرف چلو دسایہ دینے والا اور نہ سلسلے

لِللَّهِيبِ ۚ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ رَاكِبٍ ۚ كَانَتْ حِمْلَتْ مَصْرُورٍ ۚ وَيَوْمَ يُبْدِي لِلْعَالَمِينَ

پہاڑی وہ جگہاں سے پھینکتا ہے جس کو یادہ زرد اونٹ ہیں اس دن جسٹے والوں کیلئے انوس پر

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطَقُونَ ۚ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَنُونَ ۚ وَيَوْمَ يُبْدِي لِلْعَالَمِينَ

یہ دن وہ ہے کہ وہ بات نہ کر سکیں اور نہ انہیں اجازت دیکھے گی کہ مذہب میں کریں اس دن جسٹے والوں کیلئے انوس پر

۳۵۱۵ لگاتار۔ کفٹ کے معنی قبض یعنی لینا اور جمع یعنی اکٹھا کر لینا ہیں اور زمین کو کفٹ کفٹ سے مراد وہی کہ سب

لوگوں کو کچھ کھڑے ہوئے ہوئے ہوں خواہ زرخیز اور کیا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ زرخیزوں کو اپنے ساتھ

لگاتے ہوئے ہے، یعنی اپنی طرف کھینچے ہوئے، جیسے انسان حیوان وغیرہ اور مردوں کو جیسے جادات اور کفٹ کفٹ

تیسرے چلنے کو بھی کہتے ہیں اور کفٹ صحت چلانے کو بھی کہتے ہیں، تو یہیں بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ زمین کو ایسا

بٹا کر تمام چیزیں اس کی طرف کھینچ رہی ہیں اور اس کے ساتھ ہی رہتی ہوئے ہر ایک کشتی شکل کی طرف شاخہ ہے اور لوگوں بھی کہ ایمان و امت

کے ساتھ تیر چلتی رہتی ہوئے ہوں صدقوں میں یہ بھی قرآنی کریم کے ان کشفات علمی کی ایک مثال ہے جگہ اس کے نزول کے وقت دنیا کو علم نہ تھا

۳۵۱۶ شجعت۔ شجہ الجبل پہاڑ بہت بلند ہوا اور شاخ بہت اونچے پہاڑ کو کہتے ہیں اور متکبر کو

بھی شاخ کہتے ہیں (د)۔

۳۵۱۷ غل۔ ہر ایک ڈھانک لینے والی چیز کو بھی کہا جاتا ہے خواہ وہ محمود ہو یا مذموم جیسے یہاں اور ظل من

مجموعہ رالہ (۳۴) یہ مذموم ہے (د)۔

شجۃ۔ شجۃ کی جمع ہر در شجۃ کی جمع شجۃ ہے ہر در شجۃ (۳۱) اور تنہا شجۃ شاخ ہے اور

شاخ کا شجۃ اس کی اطراف ہیں اور اس میں انفرق کے معنی کی طرف رجوع ہے اور شجۃ ہر شے سے ایک ٹکڑا یا ٹکڑ

ہر جیسے الحیاء شجۃ متعلقات (د)۔

حَب۔ آگ کا جل، آگ یا شعلہ یا شعلہ ہے اور دھوئیں اور غبار کو بھی حَب کہا جاتا ہے (د)۔

شمار۔ واحد شمار ہے اور شمار ادا لانا وہ چیز ہے جو آگ میں سے اڑتی ہے یعنی چنگاریاں کیونکہ ان سے

شر بہنقہ ہے (د)۔

هَذَا يَوْمَ الْفَصْلِ جَمْعَكُمْ وَالْأَوَّلِينَ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ يُكِيدُونَ وَيْلٌ

فیصل کا دن ہے جس میں اور پہلوں کو اکٹھا کیا گیا ۱۹۳۰ سو اگر تمہارے پاس کوئی تہیہ و تدبیر ہے عطف کرو اس دن

يَوْمَ مِثْلٍ لِّلْمُكِيدِينَ ۚ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ عُرْوَةٍ وَفَوْكَهَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ كُلِّ

جسٹلا نیزوں کیلئے انصاف ہر شوق سائوں اور شہروں میں ہیں اور جہلوں میں جن کو وہ جاہلوں کو غفلتوں سے

وَأَشْرَبُوا هَيْثُ يَكْتُمُونَ تَعْلَمُونَ إِنَّكَ لَن تَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكِيدِينَ

کھاؤ اور پیو اس کا دن جو تم کو کھاتے اور پیاتے تم کی کریموں کو جو درستی میں اس دن جسٹلا نیزوں کیلئے انصاف ہر

كُلُوا وَشَرَبُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ تَجْزَمُونَ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكِيدِينَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

کھاؤ اور پیو قلیلہ مقدار میں اٹھاؤ کیونکہ تم جرم ہو اس دن جسٹلا نیزوں کیلئے انصاف ہر اور جب انہیں کہا جائے

أَكْعُوا أَلَا تَرْجَعُونَ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكِيدِينَ ۚ بَلْ آيَةُ الْآخِرِ يُؤْمِنُونَ

جھک جاؤ جگھٹتے نہیں اس دن جسٹلانے والوں کیلئے انصاف ہر سوائے بعد کے بات پر ایمان لائینگے۔

قصہ۔ بخاری میں ہے کہ ابن عباس سے اس نفل کی تفسیر میں فرمایا کہ ہم تین میں ایک کی یا اس سے کم جگہ کی لڑیاں جاڑوں میں جلائے کے لئے کرکھ چھوڑتے تھے انہیں قصہ کہتے تھے اور قصہ محل کو بھی کہتے ہیں اور ابن جریر کہتے ہیں کہ زبان عربی میں اونٹوں کو محلوں سے تشبیہ دیا جاتا ہے

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ حدیث کے پرستاروں کو کہا جاسے گا (۱) اور تین شاخوں والے سائے کا ذکر تثلیث کا عقیدہ رکھنے والی قوم کے لئے موزوں بھی ہے۔ اور یہاں محلوں کو تین شاخوں والا کہلے اور فی الحقیقت تو وہ سایہ نہیں بلکہ کوئی عذاب ہو جو گنہگار کو ڈھانک لیتا ہے اس کی تین شاخوں سے مراد اس کے اندر تین قسم کی تخفیف ہو اور ان تین شاخوں کا ذکر بھی خود قرآن کریم سے کر دیا ہے غفلت کے لئے دیکھو ۱۹۳۰ اس کے تین معنی ہیں سایہ حفاظت آسائش تو تین شاخوں کے ذکر میں انی تین باتوں کی نفی کی ہے چنانچہ اول فرمایا کہ وہ ظلیل نہیں یعنی سایہ کا کام نہیں دیتا دوسرے میں کوئی ٹھنڈک جو حفاظت کے معنی کے مقابل پرزور پایا کہ وہ آگ سے بھی نہیں بچاتا یعنی حفاظت کا کام نہیں دیتا اور آسائش کے معنی کے مقابل پرزور پایا کہ اس سے شر اسے نکلے ہیں اور ان کو محلوں سے اور زرد اور نیلی تشبیہ دی ہے یہ تشبیہ بھی جگہ جگہ شراروں کی جاسات اور ان کے رنگ کے صحیح ہو اور ان نفلوں کے اختیار کرنے میں یہ اشارہ بھی ہے کہ وہ آسائش جو وہ محلات میں چاہتے تھے اب شراروں کے رنگ میں وہی محلات ان کے دکھ کا موجب ہیں اور وہ دولت جو وہ اونٹوں میں چاہتے تھے اسی سے انہیں عذاب ملے گا

۱۹۳۰ قیامت کے دن تو سب اکٹھے ہونگے۔ مگر اس دنیا میں بھی ایک یوم الفصل آتا ہے جب حق و باطل الگ الگ ہو جاتے ہیں اس دن پہلوں اور جھیلوں کا اکٹھا کرنا جگہ جگہ کے ہر معنی ذات و عذاب میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں

سَمِعْنَاكَ يَا رَبِّ وَفِيهَا كُنُوتٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشتبہ انتہا رحم واسے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنْ النِّبَا الْعَظِيمِ الَّذِي مُرِّفُهُ عَمِّيَلُونَ وَلَا

کس رات کے متعلق ایک دوسرے سوال کرتے ہیں بڑی عجیبی جیکے متعلق جس کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے ہیں

سَيَعْلَمُونَ نَبَأَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

یہ جان لیجئے ان پر نہیں یہ جان لیجئے کیا ہم نے زمین کو فرش بنایا اور پہاڑوں کو سینے بنائے

وَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا مِمَّنْ سَبَّأْتُمْ لَوَجَّعْنَا الْإِنْسَانَ لِيَفْهَمَ الْكَلَامَ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الْكَلَامَ

اچھ ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا اور جنم دینے کی تندر کا نام رکھ دیا اور تم کو یہ سننا سکھایا

اس سورت کا نام النبا ہے اور اس میں دو رکوع اور چالیس آیتیں ہیں۔ النبا اس خبر کو کہتے ہیں جس سے عظیم

فائدہ حاصل ہو اور یہاں اس لفظ میں اشارہ اسی جو الفصل کی طرف ہے جس کا ذکر پہلی سورت میں تھا اور یہاں حضرت

سے بیان بھی کر دیا ہے۔ یوں پہلی سورت کے مضمون کو جاری رکھا ہے۔ یہ سورت بھی ابتدائی مکہ زمانہ کی ہے۔

۳۵۱۹ النبا العظیم سے مراد قرآن پاک اور نبوت بھی لیا گیا ہے اور بعث بعد الموت بھی اور کفار کا باہم اختلاف قرآن

کے متعلق ہی تھا کہ یہ کیسا کام ہو کوئی اسے سمجھتا تھا کوئی شعر کوئی آفر۔ کوئی پریشان خواہ میں کوئی کاہن کا قول۔

مگر اختلاف سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف بھی ہو سکتا ہے یعنی آپ کی مخالفت نبی عظیم وہی جو الفصل ہے

جس کا ذکر پہلی سورت میں بھی تھا اور آگے بھی آئے ہیں اور آگے نکلتے اسی مخالفت پر نجر کے طور پر ہے۔

۳۵۲۰ زمین کو مہا رکھا ہے یعنی تیار کی ہوئی جگہ یا وہ جگہ جس پر پھرا جاتا ہے رخ، اور پہاڑوں کو سینوں سے تشبیہی

ہو اور اتاد کے لئے دیکھو ۳۵۲۱ اس لئے کہ وہ ظاہر صورت میں سطح زمین پر سینوں کی طرح ہیں اور پہاڑوں کے ساتھ ہی

اس کی ابتدائی حالت تزلزل کا متحمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مختلف چیزوں کے وجود میں اپنی حکمت کا بیان کیا

ہے حتیٰ کہ ان ادرات میں اپنی جگہ کا کام دیتے ہیں اور غنہ کو سبائت کیا ہے اس کے قریب لفظ الغنات ۳۵۲۲ میں ہیں مگر وہ

دن کو نشور کیا ہے اور یہاں معاشا اور نشور کے لفظ میں جو اٹھنے کی طرف اشارہ کر کے بتایا ہے کہ موت نیند

کی طرح ہے اور اس نیند کے بعد ضرور ہی کہیوں آئے اور وہی قیامت ایچ اٹھائے ہے +

ایچ اٹھائے ہے

تہ سورت

نبی عظیم

رَبَّابًا ۳۸ یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ

انتظار میں کہے ۳۸ جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے وہ کوئی بات نہ کر سکیں گے سوائے اس کے

إِذْنًا لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۳۹ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ

جسے رحمان اجازت دے اور درست بات کے ۳۹ یہ دن حق ہے سو جو کوئی چاہے

الْخُذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءَ ۴۰ إِنَّا نَذَرْنَا لَكَ عَذَابًا قَرِيبًا ۴۱ يَوْمَ يَنْظُرُ

اپنے رب کی طرف لے گا کیا پائے ۴۰ ہم تمہیں ایک قریب عذاب ڈراتے ہیں جس دن انسان

الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَا وَيَقُولُ الْكَافِرُ إِنِّي كُنتُ رَبًّا ۴۲

دیکھ لیگا جو اس کے دونوں ہاتھوں سے کیا تھا ۴۲ اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا ۴۲

۳۵۳۲ صواب - ایک شے کے اپنے نفس کے اعتبار سے کھانے سے بھی ہوتا ہے جب کئی شے بروئے نفس و شرعیہ پیش
اور محمود ہوتی ہے صواب کہا جاتا ہے۔ اور صواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے مقصود کو پاس خواہ مذہب ہو یا محمود اور اگر

لے دیکھو ۳۵۳۲ یہاں پہلے معنی مراد ہیں +

صواب

۳۵۳۳ زشتوں اور روح کے کھڑا ہونے پر دیکھو ۳۵۳۳ اور یہی کی روایت میں الاسماء والصفات میں ابن عباس سے ہے
کہ الروح سے مراد ارواح الناس ہیں اور جیسا کہ نوٹ ذکر میں دکھایا گیا ہے اصل مراد مومنین کے ارواح ہیں اور
زشتوں کا ان کے ساتھ کھڑا ہونا اسی طرح ہے جس طرح دشماطین بدکاروں کے ساتھ حاضر کے جائیگے +

زشتوں میں سے کوئی ایک

۳۵۳۴ عذاباً قریباً سے مراد عذاب آخرت بھی لیا گیا ہے اور اس کا قرب اس کے تحقق کے لحاظ سے ہے اور قتادہ
کے نزدیک یہ گناہ کی پاداش ہے جو قریب تر ہے اور عقاب نے یوم بر مرد لیا ہے اور عذاباً قریباً اسی آخرت
معنی کو چاہتے ہیں یعنی عذاب دنیا کی طرف اشارہ ہے اور یوم یظن اللہ اس پر بھی صادق آتا ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک
دنک جیسا اعمال کا ہر کردار ہے اور کافراں کو جہنم کے چاہتے ہیں کہ مر کر مٹی ہو جائے ہر سنی کی موت
کا مضمون بھی اسی معنی کو چاہتا ہے +

ج

۱۱۱ أَنْتُمْ أَشَدُّ حَلْقًا أَوِ السَّمَاءُ بَيْنَهُمَا ۚ رَفَعَهَا سِتُّ مِائَاتٍ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا ۚ

۱۱۲ وَأَخْرَجَ مِصْرَهُمَا ۚ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ۚ أَخْرَجَ مِنْهَا لَحْمَهَا وَفَرَعَهَا ۚ

اور اس کی روشنی غائی ۳۵۳۸ اور زمین کو اس کے بعد پھینکا ۳۵۳۹ اس سے اس کا پانی اور اس کا چار غلا

۱۱۳ وَالْجِبَالِ أَرْسَسَهَا ۚ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَتْ الطَّامَةُ ۚ

اور پہاڑوں کو مضبوط بنایا تناسلہ لئے اور تھامے چار پاؤں کیلئے مسلمان ہو جب غالب کی نزل نصیب

۱۱۴ الْكِبَرَىٰ ۚ يَوْمَ يَذَّكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۚ وَوَرِثَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ۚ

۳۵۴۰ اور دفعہ اس کیلئے ظاہر ہو جائیگا جو دیکھتا ہو

۳۵۴۱ سَبَّحُ لِلَّهِ الْمَلَأَ سُبْحًا سُبْحًا ۚ سُبْحًا لِلَّهِ الْمَلَأَ سُبْحًا ۚ سُبْحًا لِلَّهِ الْمَلَأَ سُبْحًا ۚ

یعنی تم کیا چیز ہو۔ وہ بلند آسمان جن کی بلندی کی انتہا کو بھی تم نہیں پاسکتے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان اور اس کے قانون کے ماتحت ہیں۔ انسان اسکی فراموشی اور اس کے قانون سے کس طرح غل سکتا ہو؟

۳۵۴۲ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ أَغْطَشَ ۚ

۳۵۴۳ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۴ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۵ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۶ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۷ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۸ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۴۹ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

۳۵۵۰ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ دَحَىٰ ۚ

فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۖ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ إِنَّكَ أَجْزَلُ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُ دُكِّيَ وَنُدِّيَ ۖ ثُمَّ أُمِيقَ ۚ

سو جو کوئی غصے غل گیا، اسی نے دنیا کی زندگی کو مقدم کیا تو وہ حق ہی ٹھکانا ہے اور جو کوئی نیچے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ ۖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۖ يُسْتَلْوٰكُ

رہے خدام سے ڈرتا ہو اور نفس کو خواہش سے روکتا ہے جس سے آہستہ آہستہ ہی ٹھکانا ہو وہ تجھے کسی

عَنِ السَّاعَةِ ۖ إِنْ كُنْ سَهْبًا ۖ فَيَوْمَئِذٍ مِّنْ ذِكْرِ ۚ هَلْ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهٰكٌ ۚ

کے شوق سوال کو ہے کب اسکا قایم ہو گا ہر اس بارے میں کہ توں کا یاد اور لاہو لاہو ہے آیت یہ ہے رب کی طرف اسکا آگیا

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مَّنْ يَّحْشِبُ أَنَّ كَانَهُمْ يَوْمَهُمْ يَوْمٌ ۖ وَلَٰكِنْ يَّوْمُهُمْ يَوْمٌ ۖ وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ ۖ

تو صرف اسے ڈھانڈا ہے جو اس سے ڈرتا ہو جس دن وہ اسے دیکھ لینگے گو یا کہ صرف ایک شام و صبح ہی ٹھہرتے

کے اس میں اشارہ مصائب دنیوی کی طرف ہی ہو۔ انصافاً برزت الجہنم میں ہی اس دنیا کے مصائب کی طرف ہی اشارہ

کرتے ہیں اس صورت میں فَا مَن طَغٰی سے کیا کلام شروع ہوتا ہو +

روحانی تعلیم کی پیروی

۳۵۴ اس سے معلوم ہوا کہ اس سورت کی اصل فرض ہی نفس کو خواہشات سے روک کر اس کو ترقی دینا ہے اور

وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ ۖ

انصافاً و تربیت

۳۵۵ اس کے ایک معنی یوں ہو سکتے ہیں کہ یہ تعلیم بطور سوال ہو یعنی بچھل آیت کے سوال کی طرف اشارہ

کہے فرمایا فَا مَن طَغٰی اس سوال کس لئے ہے انت من ذلک ہا تو یعنی تیرا بیٹا اس میں تعلیم دیکھ کر یہ دیکھ

والی چیزوں میں سے ہے یعنی قربِ سعادت کی آپ علامت میں اور دوسرے معنی وہ ہیں جو میں نے ترجمہ

میں اختیار کئے ہیں اور اس صورت میں یہ تعلیم گویا تمہارے قایم مقام ہے اور تمہا میں مَا السَّاعَةِ سے بدل ہو

یعنی اس چیز کے بارے میں کہ کب آئے گی تجھ سے سوال کرے میں جس کے لئے تو یا تیرا رسالہ ذکر ہی یعنی علامت

ہے اور اگلی آیت میں اِنِّیْ رَحِیْمٌ متعہد ہوں بتایا کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف ہی پہنچتا ہوتا ہو +

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْوَسْوَاسِ الْخَسِيسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے اللہ! تمہارا نام ہے اور تمہارا نام ہے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے
عَبَسَ قَوْلِي ۚ اِنْ جَاءَكَ الْاَلْعَمٰی ۙ وَمَا يَنْدِيْكَ لَعَلَّهٗ زُلٰی ۙ اَوَيْدُكَرُ ۙ
برائیا اور غم پھریا اس نے کہ اس کے پاس اندھا آیا اور کچھ نہ کیا خبر نہ کیا کہ تیرا کیا کریمیت ہوگا

فَتَقَطَّعَ اللّٰهُ كُرْيٰی ۙ اَلْمَآمِنِ اسْتَغْنٰی ۙ

تو نصیبت سے قطع کر دیا وہ
جو پروا نہیں کرتا

میتہ سورت

اس سورت کا نام حبیب ہے اور الصاخرۃ اور مضاعف بھی اسے کہا جاتا ہے اور اس میں یا ایس اے میں نازل
سورت کا نام اس واقعہ سے لیا گیا ہے کہ کتوم کے ساتھ حبش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رومائے قریش سے
بات کر رہے تھے تو بن ام کتوم آگئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنا چاہا جسے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے تاہین کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ سورت اتاری اور بتایا کہ بڑے آدمیوں کی اتنی پروا نہ کرو کہ ان کی طرف توجہ
کرنے سے اس کی طرف سے بے توجہ ہو جائے جو خود کچھ سیکھنا چاہتا ہے اور بتایا کہ غریب اور چھوٹے چھوٹے لوگ
اس قرآن کریم کی بدولت عظیم الشان مرتبہ پر پہنچنے جائیں گے اور یہی اس سورت کا اصل مطلب ہے۔ یہ سورت
ابتدائی کی نہ نازل کی ہو۔

ابن ام کتوم کا لقب

ابن جریر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبس وقول ابن ام کتوم کے بارے میں نازل
ہوا وہ آیا اور کھنے لگا کچھ حایت دیکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چند مشرک رؤساء سے باتیں کر رہے تھے پہلی پہلی
اس کی طرف متوجہ ہو گیا اور دوسروں کی طرف متوجہ رہے تب یہ آیات نازل ہوئیں۔ یہ واقعہ تو باطل ایک معمولی واقعہ
ہے ابن ام کتوم نامی نہایت تھے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس سے باتیں کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
انکے دخل دینے کو برائیا یا مگر اللہ تعالیٰ نے سمجھا یا کہ آپ بڑوں کی پروا کر کے بھڑوں کی طرف سے بے توجہی نہ کریں اس لئے
کہ قرآن کریم انہی چھوٹے چھوٹے لوگوں کو بلند مقام پر پہنچا دے گا۔ اور آپ کی غرض چونکہ اصلاح ہے اس لئے آپ کو اس بات کا خاص
توجہ رہنا چاہیے کہ سوال کرنے والا آپ سے یا چھوٹا۔ جو کوئی قرآن کریم کو اپنا ہادی بنائے گا جو کوئی غصہ کو پروا دھر جس سے روکے
اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر جھکا دیگا وہی دنیا میں بھی بڑا ہو جائے گا۔ یوں ان الفاظ میں یہ خوشخبری دی کہ قرآن
شریف انہی چھوٹے چھوٹے آدمیوں کو بلند مقامات تک پہنچا دے گا اور انہیں دنیا کے ہادی اور رہنما بنا دے گا۔ اس قدر
سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہی کا سرچشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا طلب مبارک نہ تھا۔ ورنہ اپنے متعلق ایسے الفاظ کو کرنا پسند کیا ہو
کہ ہمیشہ کیلئے دنیا میں بڑھے جائیں۔

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ مَكِّيَّةٌ هِجْرَةٌ وَعِشْرَتُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے اللہ! انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۰

لِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَ

جب سورج پیٹ لیا جائیگا اور جب تارے بھڑ جائیگے اور جب پہاڑ دوڑ کر دیے جائیگے اور

لِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِهائمُ مُوجِهَتْ ۝ وَإِذَا

جب اونٹیاں بیکار ہو جائیں گی اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیگے اور جب

النَّفُوسُ رُجِعَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُودُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

لوگ باہر ملا دیے جائیگے اور جب زمرہ درگروں کی ہوتی سے بچھا جائیگا کس گناہ پر وہ قتل کر گئی اور جب

النُّفُوسُ رُجِعَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُودُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

جائیگے اور جب انسان کا پردہ اٹا کر جائیگا اور جب رونا بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جہنم قریب لائی جائے گی۔

اس سورت کا نام التکویر ہے اور اس میں آیتیں ہیں اور اس میں پہلے تہاسب کی صفت پیوستہ ہے مگر ذکر جہنم کے
مکان سے اس کا نام التکویر ہے اور اسلام کے ساتھ جو علمی ترقیات دنیا میں پیدا ہونے والی تھیں انہیں یہاں بطور پیشگوئی
بیان کیا ہے اور خلاصہ مضمون اس سورت کا یہ ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ سے دنیا میں علم و شرف پھیلنے کو پہلی سورت کے ضمن
کو ہی جلد ہی رکھا ہے۔ یہ سورت بھی اب تک ایسی ہی گمان کی ہے کہ

۱۰۴۹ انکدرت۔ انکدر صفا کی حد ہے اور کنکنا بالخصوص انگلیں ہوتی ہیں اور کنکنا قوت پانی میں اور زلزلہ کی میں اور
انکدر اور تغیر ہے جو ایک چیز کے بکھر جانے سے ہو (د)۔

عشاد۔ عشاد کی چیز ہر سو ماہ کی حاملہ وحشی (د)، اور اسے اعلیٰ درجہ کا مال سمجھا جاتا ہے کہ
وحش۔ وحش کی چیز ہر سو حیوانات کو کہا جاتا ہے جو انسان سے اس نہیں رکھے (د)۔
موجعة۔ واد بحدت آواز کے آواز کے آواز اور زلزلہ درگروں کو اور موجعة قوت وہ چیز زلزلہ درگروں کی گئی ہے (د)۔
کسٹط۔ کسٹط کہتی ہیں ایک چیز کو کھینچ دیا یا کھینچ لیا یا اس کا پردہ اٹا کر دیا (د)۔

جہاں جہاں تھیں تھیں یا موجودہ نظام عالم کے دوسرے برہم ہونے کے متعلق ذکر قرآن کریم میں آیا ہے تو وہ الفاظ ایک ایک
میں اس دنیا کے بعض احوال پر مبنی صادق آتے ہیں جیسا کہ گئی جگہ دکھایا جا چکا ہے۔ یہاں قرآن کریم میں حقیقت کو آشکارا
کرنے کیلئے دونوں قسم کے قیاسوں کو ملا دیا ہے یعنی ایک وہ نشان ہے جو قیامت کی برائی سے متعلق رکھتے ہیں اور صرف مجاہد اس بیان

عَلَّتْ نَفْسٌ مَّا أَصْرَتْ ۖ فَلَا أَقْبَمَ بِالْحَنَشِ ۖ الْجَوَارِ الْكَشِ ۖ ۱۵

برخس جان لے گا جو وہ لایا ہوگا پر نہیں دیکھنے والوں کی تم کھا ہوں چنے والوں چھینے والوں کی

کے بعض واقعات پر جان پر سکے ہیں اور ایک وہ نشان جو صحت کے اس دنیا کے بعض واقعات کے متعلق ہیں اور اس دنیا کے
ظاہر ہونے والے امر غیبی کے متعلق ان نشانات کا ہونا آیت ۴ سے متعلق ہے ثابت ہو جائی یہ توجہ پر کون آیات میں بہت سے کو
غیبی کی طرف توجہ دانی غیبی پر سوچ کی نگہ اور ستاروں کا چھڑ جانا اس نظام عالم کا درسم پر ہم ہونا پر نگہ جانا اس سے مراد ہوتی
ہو نظام روحانی میں ایک غفلت پر کادہ ہونا جیسا کہ بعض احادیث میں ہو کر آؤی زمانہ میں علم اُٹھایا جائے گا اور تاہم کھا
چڑھانا اٹھانی کا لغو کی طرف اشارہ ہو یعنی علمائے دین کی حالت کا خراب ہو جانا یا سوچ کے لپیٹ میں آنا ان کے
جہڑ میں ہے چنے نظام روحانی کی نصف کا پٹ لیا جانا اور اس کی جگہ ایک نیا نظام قائم کیا جانا جو جس کے نشانات وہ ہیں
جو کا ذکر آگے آتا ہو پانچوں کے دور کیا جائے پر دیکھو ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹

وَالَّذِينَ إِذَا أَعْتَسَمُوا عَلَىٰ ذِي الْعَرْشِ مَا لَمْ يَلِجْ فِيهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ يُؤْمِنُونَ ۚ

اور ان کی جب وہ جانتے تھے اور مہج کی جب وہ علیٰ کسے شے یقیناً مغزوں کی بات ہو طاقت والے

عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكْنٍ ۚ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٌ ۚ وَمَا صَلَاحُكَ يَخْلُوفُنَّ ۚ

صاحب عرش کے نزدیک مرتے ملے کی جملی طاقت کی جاتی ہوا میں کی اور تبار سامعی دیوانہ نہیں

کرتے کا ذکر ہو۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آسمان کی حقیقت منکشف ہوتی چلی جاتی تھی۔ اور یہ علوم کی ترقی کی طرف اشارہ ہے اور اس کے بعد یہ تبار کے ذکر کی طرف منتقل کر دیا یعنی وہ رخ کی آگ کا بھڑکا یا جانا اور جنت کا تزیین لایا جانا جس طرح سب پہلی دو آیتوں میں قیامت کا ذکر ہی اصل مقصود تھا اسی طرح یہاں آخری دو آیات میں اسی ذکر کو دہرا دیا ہے اور جانا یہ بھی اس دنیا کے واقعات پر لگ سکتے ہیں۔ دور رخ کی آگ کا بھڑکانا یہی ہے کہ حرص و ہوا تیز ہو جائے اور مال و دنیا کی محبت ایک دور رخ کی طرح انسانوں پر حاوی ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی جنت کا قریب لایا جانا ہے کیونکہ دنیا کی محبت کا وہ رخ خود بخود انسانوں کی لطائف کو رد حانیات کی طرف پھیرے گا اور پھر اصل حقیقت ان پر منکشف ہو جائیگی۔ اور ذکر قیامت کے ساتھ ان نشانات کا بطور پیشگوئی بیان کرنا جو اسی دنیا میں واقع ہوتے ہوئے آئے تھے۔ قرآن کریم کے اس اسلوب کے مطابق ہر کہ آخرت کے وعدہ و وعید کے اثبات کیلئے اس دنیا میں کچھ وعدہ و وعید کرے انہیں ہر مار کر دیتا ہے اسی طرح وہ نشانات جو اس آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے تھے ان کے متعلق ہر طرف کا اظہار کر کے یہ بتا دیا ہر کہ قیامت کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ بھی واقع ہو کر رہے گا اور خصوصیت سے جس بات کا ذکر اس آخری زمانہ کے متعلق کیا ہے وہ نئی سواریوں کا ٹھکانا۔ وحشیہ و قوام کا اجتناب رنگ تمدن و تہذیب (یورپ کے لوگ اس وقت جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی) وحشیوں سے کم تھے، شہروں کا بھر جانا۔ لوگوں کا باہمی میل جول و عشقانہ نظام کا جو عرووں پر کئے جاتے تھے وہ ہر زمانہ اخباروں کے تناظر میں پھیل جاتا۔ علوم کی ترقی ہوئی۔ اور ان تمام باتوں کے لحاظ سے جیسا سابقہ فقرہ اس زمانہ کا قرآن شریف آج سے تیرہ سو سال پیشتر کہینچا وہ اس کی حقانیت پر قیامت گواہ رہے گا نیز دیکھو کہ قرآن میں ان عجیب ترغیبات علمی کا یہاں کیوں ذکر کیا؟ اس لئے کہ فی الحقیقت قرآن کریم کا ان ترغیبات کے ساتھ ایک عظیم الشان تعلق ہوا انسان کی بنیاد قرآن کریم نے ہی رکھی ہے کیونکہ جس قدر علوم کو قرآن کریم نے دنیا میں پھیلایا اور کسی آسمانی کتاب سے اس کا کھول بھیج کر کے نہیں دکھایا۔ علوم کا دنیا میں پھیلنا یہ قرآن کریم کے عظیم الشان کارناموں میں سے ہر اسی لئے سورت کے آخر پر زبانا قرآن تمام تر ترغیبات کو جمع کر کے

خُشْنِ خَاشِ

۳۵۵ خُشْنِ - خُشْنِ مَثَّ گِیا اور پھر رہ گیا اور حدیث میں ہر الشیطان یومئذٍ یُؤْمِنُ بِمَا فَاذَّكَرَهُ اللَّهُ

خُشْنِ شیطان بندہ کی طرف دوسرے ڈانٹتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وحشیہ مَثَّ جاتا ہے اور شیطان کو

خُشْنِ اسی لحاظ سے کہا ہے من شاہ الوصا من الخناس دالتا ۱۱۔ ۱۲۔ و خُشْنِ - خَاشِ کی چیز پر پھینچنے والے ۱۵۰

کُفْنِ کُفْنِ النُّفُوسِ ہر من قاتب ہو گیا اور اپنے کُفْنِ میں چھپ گیا۔ اسی سے کُفْنِ ہے جس کی جن کُفْنِ ہو

یعنی قاتب ہو جائے والے ۱۰۰

عُشْنِ - کے معنی اَقْبَلْ بھی ہیں یعنی آئے اور اَدْبَرْ بھی یعنی چلی جائے۔ کیونکہ عِشْنِ اس امر کے ہے کہ بکلا ہوئے

کا نام ہو ۱۰۰

وَلَقَدْ رَاوْنَا يُنَاجِيَنَّ الْيَقِيْنَ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَدِيْنٍ ۚ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۚ فَاَيْنَ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ

اور یقیناً اس نے اپنے آپ کو پہلے اٹھائی مقام پر لکھا اور وہ غیب پر بغیر نہیں ۳۵۵ اور ع مردہ و شیطان کی

۲۶۸ رَجِيْمٍ فَاَيْنَ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ

۳۵۵ بات نہیں سو تم کو کہہ جاتے ہو کہ وہ صرف توہمیں کہتے ہیں، شرف ہی اس کیلئے جو تم میں سے چاہے

۲۶۹ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۚ وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ

۳۵۵ کہیں ہی راہ پر رہے اور تم نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ اللہ جانوں کا رب چاہے

تفصیل۔ نفس کشاؤ کی کو کہا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے لَا تَقْبَلُوا الرِّيحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفْسِ الرَّجْمِ یعنی ایسی چیز جس سے کرب دور ہوتا ہے اور دن کا نفس اس کا قوسم ہے یعنی فراخ ہوتا اسی سے یہاں ہے اور منافسۃ نفس کا ماہر ہو جا سکے۔ وجہ کے لوگوں کے ساتھ تشبیہ کے کیا جائے اور ان کے ساتھ لئے کے بغیر کسی کو ضرر پہنچانے کے وفق ذہب ثلثینا نفس المتنافسون والتطفیف ۳۵۵ +

نفس متفصّل

تنافس

۳۵۵ کتاب صدف کا
نفس اور غیر نفس کا
کا وہ ہوتا ہے

خس۔ جو اس وقت تیز سیاروں کے لئے ہیں۔ خس میں اشارہ ان کی عجیب حرکت فلکی کی طرف ہے کہ ان کے بڑھتے بڑھتے پیچھے ہٹتے ہیں۔ جو ادیں ان کے تیز زور سے کا ذکر ہے کہ میں اشارہ ان کے غائب ہونے کی طرف ہے مراد وہیں سے زحل۔ مشتری۔ مریخ۔ زہرہ۔ اور عطارد لئے گئے ہیں۔ یا نظام شمسی کے سب سیارے مراد ہو سکتے ہیں۔ اور ہل نشان سیاروں کا غائب ہونا ہر حلقہ سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ رات کے پیچھے ہٹتے اور صبح کے نمودار ہونے کا ذکر کہہ کے خود ہی بنا دیا۔ گو یا بتایا کہ ان کتاب صداقت طلوع ہو گیا ہو اور سب تاریکیاں اس کے سامنے کا زور ہو جائیں گی پیچھے ہٹنے والے خناس شایہ میں بھی اسی تاریکی کے ذریعہ تھے۔ اور کاہن دفرہ بھی اور الجہاد الحسن سے مراد انہا جب ہو گئے ہیں بلکہ اب غروب ہونے کا وقت آگیا تھا اور ایک قول میں مراد اس سے یقیناً وہی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مراد وہ چیزیں ہوں جن کا تاریکی سے تعلق ہے اور جو اب شمس ہے کہ یہ قرآن پھل کی کا قول کو یعنی آنحضرت کا دیکھو ۳۵۵ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سکرم۔ ذی قوت۔ کہیں۔ مطاع۔ اہلین کے ذریعے منصوص ہوئے کہ کسی صفات یہ دو سرور میں پہرہ کرے گا اور دنیا میں اس قرآن کی بدولت علم اور قوت کی ترقی ہوگی چنانچہ ایسے ہی نشانات کی طرف پہلی آیات میں توجہ بھی

۳۵۵ اس کی صفات

۳۵۵ دلائی ہو

۳۵۵ ضلّۃ ضلّۃ۔ نفس کے متعلق پھر اور وضاحتیں پھر اور اشارہ ان اس نفس کی طرف ہے جو اوپر بیلن ہونے اور نا مانا ہونے دونوں خمیریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی جاتی ہیں اور مراد آپ کا اعلیٰ سے اعظم مقام ہے پھر

۳۵۵ ضلّۃ ضلّۃ

۳۵۵ ہے دیکھو ۳۱۹۵

۳۵۵ آئینی اپنی عزت اور شرف کی باتوں کو چھوڑ کر کہہ رہا ہے جو ذلّۃ للعالمین میں اس کو اور بھی کھل رہا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكُوْكُبُ اَنْثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝

جب آسمان پھٹ جائے ۴ اور جب ستارے پھینک جائیں گے اور جب دریا پھار دینے جائیں گے

وَاِذَا الْبُحُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ يٰۤاَيُّهَا

اور جب تہیں بکھریں گے ۵ اور جس نے کچھ پہلے کیا اور کچھ بعد میں کیا

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ رَبُّكَ اَلَمْ يَخْلُقْكَ فَتُوكَ فَتَدَلَّكَ ۝

انسان تجھے اپنے رب کی بے وفائی سے گمراہ کر رہا ہے۔ اے انسان! کیا تجھے نہیں یاد ہے کہ تیرا رب نے تجھے پیدا کیا اور تجھے گمراہ کیا اور تجھے سچا اور جھوٹا بنایا۔

اس سورت کا نام الاضطراب اور اس میں اُنیس آیتیں ہیں۔ ابتدائی کئی آیتوں کی سورت ہے اور لفظ اضطراب

میں سورت کے مصنفین کی طرف اشارہ ہے کہ کس طرح روحانی بارش سے قرائے انسانی نشو و نما پر کمالات انسانی

کا ظہور ہوتا ہے +

۳۵۵۲ بعد از موت یہاں فراموشی کے معنی کچھ ہیں سزا اور چاندی جس کے پیٹ میں ہر وہ نکالا جائے گا اور

مردوں کا نکلتا اس کے بعد ہے اور یہ اشارہ انسانیت میں ہے کہ زمین اپنے اندر جو معدنیات ہیں انہیں نکال دے

اور زجاج سے بعد از موت کے معنی کچھ ہیں ان کی مٹی اُٹا دی جائے گی اور بعد از موت انسانی کے معنی ہیں اسے نکالا

اور اسے ظاہر کر دیا اِذَا الْبُحُورُ بُعْثِرَتْ (الذی یثیر) کے معنی ہیں جو ان میں سے نکالا جائے گا (۱) اور یہ سورت کا

بعض کی طرف اشارہ ہے اور گمراہی اور گمراہی کے ظاہر ہونے کی طرف کیونکہ انسان کی حالت جب تک وہ دنیا میں ہے

مستور ہے گو پاک وہ قبر میں ہے پس جیو را ستقارہ کے طور پر ہر اور یہ بھی معنی کچھ ہیں کہ جہالت موت کے ساتھ

دور ہو جائے گی (۲) اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جہالت علم کے ساتھ دور ہو جائے گی۔ قرآن دیکھو ۳۵۵۳ +

ہو سکتا ہے کہ ان تمام امور میں استعارہ اور انسان کے چھٹنے سے مراد بارش کا نزول ہو اور مراد بارش روحانی

سے ستاروں کے پھینکنے سے مراد علم دین کی روشنی والوں کا دنیا میں پھیل جانا ہو۔ دریاؤں کے بہانے سے علوم کے

دریاؤں کا بہنا مراد ہے اور قبروں کے کھول دینے سے ان لوگوں کا روحانیت کی زندگی پالینا جو گویا قبروں میں دفن

ہوئے تھے اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب قہار شے متعلق ہو +

۳۵۵۴ عَلَّمَکَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور عَلَّمَکَ الشَّیْءَ فَاَعَدَّکَ لَکَ L

اِستعداد پر بنایا دی، تسبیح میں اشارہ کمال کی طرف ہو اور عدل میں اِستعداد کی طرف اشارہ ہے اور توحید دلائل پر کرا لے

سوره الطه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے اس کا حمد ہے بار بار رحم کرنے والے کے نام ہے

وَيَلْمُ الْمُطِيفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَتَا النَّاسَ عَلَيْهِمْ يَتَخَفَتُونَ ۖ وَإِذَا كَانُوا

کئی کریموں کیلئے افسوس ہو کہ جب ان کو ملے آپ کیلئے ہیں تو پورا کرتے ہیں اور جب انہیں آپ

أَوْزَوْهُمْ خَيْسَرُونَ ۚ الْآيُتُنَ وَلَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۚ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ يَوْمَ يَقُومُ

یاقول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں کیا خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائینگے ایک جہ دن کیلئے جس دن لوگ

النَّاسُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ كُتِبَ الْفُجَارُ لِي سَجِيَّةٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَجِيَّةٌ ۝

جانوں کے ریکی سامنے ٹھٹھ ہونے لگے۔ انہیں بدکاروں کے احوال قیدخانہ میں ہیں^{۲۵۶} اور تو کیا جاسا ہر قبیہ خانہ کیا ہے۔

كِتَابُ رُقُومٍ ۝ وَيَوْمَ يُنْفَخُ الْكَفَىٰ ۝ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ يَوْمَ الدِّينِ ۝

وہ ایک لمبی مٹی کی کتاب پر اسدن جھٹلائیروں کیلئے انوس ہرگا جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں

اس سورت کا نام التطفیف ہے اور اس میں چھتیس آیتیں ہیں تطفیف معاملہ یا آدمی حقوق پر کسی کراہے اور اس سورت میں بتایا ہے کہ وہ قوی جاملہ تعالیٰ نے انسان کو دیتے ہیں، نہیں مناسب محل پر ستمناں شکوے کا نتیجہ ہر قسم کے کرایے آدمیوں کے اعمال ایک قید خانہ میں رہ جاتے ہیں جن میں ترقی کے قابل نہیں ہوتے اور جن کوئی کھانا ہلال کرتے ہیں وہ بلند سے بلند ترقی کے مقامات پر پہنچ جاتے ہیں یہ سورت بھی ابتدائی کئی زمانہ کی ہے۔

۳۵۹ مطہین۔ کُفَّ الشَّيْءُ اور اُطْفَءَ چیز قریب ہو گئی۔ اور اُطْفَءَ فُلَانٌ اُسے دھوکہ دینے کا ارادہ کیا۔ کُفَّ

اور طُفَعٌ عَلَى الرَّجُلِ اے اس سے کہہ دیا جتنا اس سے بڑھا اور باپ اور تول میں کمی تَطْفِيفٌ ہر اور ایک شخص سے

سے غفلت کا اندر کیا تو حضرت عمرؓ نے اسے کہا: اطففت جس کے معنی ہیں نقصت یعنی تو نے ادا علی حق میں کمی کی دی، اور کوئی

اپ اور قول کا ذکر ہی کہ اس کا استعمال بھی نام معاملات پہرے متعلقہ ہریاں ہر رسم کی کی کرتے والے مراد میں حقوق اعدیں

۳۵۶: مَحْمَدٌ قَدْ كَرَّمَ جُوهَ قَدْحَانِ رُبِّ السَّيِّدِ رَاجِحِ الْوَلِّ (وَصُفِّ ۳۵۶) اور یحییٰ اسی سے فصل ہے

اور اس کے معنی یہ ہیں یا قید خانہ ہیں اور جہنم میں ایک دادی ہے اور ہر چیز سے سخت کو سبجین کہا جاتا ہے اور یہاں معنی کہے گئے

ہیں کہ ان کی کتاب قید خانہ میں ہوگی جو جان کی خاست مرتبہ کے جو اصد تعالیٰ کی نگاہ میں ہر اور کہا گیا ہے کہ ایک پتھر

میں ہوگی جو ساتویں زمین کے نیچے ہو اور حساب بھی معنی کئے گئے ہیں۔ مابین عرفہ کہتے ہیں وہ ان پر روک رکھی گشتہ تراک اسکے مطابق

سچن، سچپن

وَمَا يَكْنِبُ بِهِ الْأَكْلُ مُعْتَدِلٌ يُبَيِّنُ إِذْ أُنْشِئَ عَلَيْهِ الْإِتْمَانُ قَالَ سَاطِرٌ ۱۳

اور اسے کوئی نہیں چھپاتا مگر ہر سے بڑھنے والا کھنگار جب اس پر باری آتیں پڑی جاتی ہیں کتنا ہے پہلوں کی

الْأَوَّلِينَ ۱۴ كَلَّا بَلْ تُخَذَّلَانِ عَلَى قُلُوبِهِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۱۵ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ

کھپاتیاں ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہی ان کے دلوں پر بزرگ ٹھہر گیا ہے وہ کہتے تھے ۱۴ ہرگز نہیں وہ مہینے کے

يَوْمَيْنِ يَتَجَمَّعُونَ تَتَرَاثَمُ لَصَالُوا الْحَجِيرِ ۱۶ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ الَّذِي كُنْتُمْ

اسمن اوٹ میں ہونگے پھر وہ ضرور وہ دھن میں سے ہونگے پھر کما جائیگا وہ ہے تیرے

بِهِ مُكَلِّبُونَ ۱۷ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَوَّلِينَ فِي يَمِينِي ۱۸ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هَيِّبُونَ ۱۹

جھلساتے تھے ہرگز نہیں انکوں کے افعال ہندو مقامات پر ہیں ۱۷ اوسکے کیا معلوم ہر ہندو مقامات پر کیا

يَكْتُبُ قُرُومًا ۲۰ يَشْهَدُ الْمُقَرَّبُونَ ۲۱ إِنَّ الْأَوَّلِينَ يُعِيدُونَ عَلَى الْأَرْبَابِ ۲۲

وہ ایک لکھ ہر سال لکھتے ہے قریب موجود پائینگے یقیناً ایک ہفتوں میں ہونگے ہفتوں پر

يَنْظُرُونَ ۲۳ يَعْرِفُونَ فِي وُجُوهِهِمْ نَصْرَةَ النَّعِيمِ ۲۴

دیکھ رہے ہونگے قرآن کے چہروں پر ہفتوں کی تازگی معلوم کہہ گا

جلد ۱۰ جلد ۱۰ اور حدیث اور مسند میں ہر فرقہ لکھتا ہے مختصر ماہر صم فی السجین دل ۱۰

فاجرو ہی لوگ ہیں جو حق ائمہ اور حقوق العباد میں کسی کرتے ہیں اور دنیا پر چلے رہے ہیں انکی کتاب کے مراد انکے احوال میں صبا کے کچھ
سہت میں ذکر تھا کہ انکے کتاب میں جو کچھ انسان کرتا رہتا ہے اسے لکھتے جاتے ہیں تو جن لوگوں کے احوال صرف ہی دیکھ کر نفرت کی ایک کھردھ ہونے لگتی
وہ گویا ایک قید خانہ میں رہ جاتے ہیں یا کسی ترقی کے قابل نہیں رہتے گویا ان کا ترقی سے کرکنا ہی ممکن نہ ہوگا

۳۵۱۳ دان۔ زمین میں اور میں ہر دور وہ رنگ جو تلوار اور شمشیر پر چھو جاتا ہو۔ اور دھن کی سیاحی پر حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کا حضرت معلوم ہے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہ ایک گناہ کرتا ہو نہ ایک سیاہ نقطہ کے دل میں ہو جاتا ہو پھر اگر اس سے توبہ
کرے تو سکا دل صاف ہو جاتا ہو اور اگر گناہ کرے تو ایک اور نقطہ ہو جاتا ہو سیاہ ایک کراخ کا دل سیاہ ہو جاتا ہو دل، ۱۰

میاں بتایا کہ گناہ سے انسان کا دل سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اسکی صفائی اور جلا جاتی نہیں رہتی اسلئے انکی آیت میں اس کا نتیجہ
بتایا کہ وہ اپنے رب کے قریب نہیں آئے گا بلکہ اسکی دل سیاہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کیلئے اسکی دل کا صاف دل بجا رہا اور پھر وہ جہنم
داخل ہوتا ہے وہی ہے کہ انکے رنگ جو انہوں نے خواہنے احوال سے لکھا لیا ہے وہ ہو جاتے ۱۰

۳۵۱۶ علیہم السلام کیا ہے کہ یہ سبک اٹھے وہ جہ کا ہشت ہو اور کیا ہے کہ یہ فی الحقیقت انکے رہنے والوں کا نام ہے اور یہ عورتیں ہیں
قریب تر ہو اسلئے کہ یہ عورتیں ہیں انہوں نے انہوں سے مخصوص ہر اور اس کا واسطہ ہے کہ وہ مطلب یہ ہے کہ ایک انسان اپنے دل کے کون
ہونگے جیسے اور اللہ صم اللہ بن اعلم اللہ علیہم (ع) اور علیہم سے مراد اعلیٰ لا ملئنا ہیں جنہی اعلیٰ اور جہ کا نام اور اسکی جنہی سے مراد اسکی

کتاب میں لکھا ہے
موسے سے روایت ہے

۱۰ دان
دل پر رنگ لکھنا ہے

علیہم

۱۰ لِيَنْقَلِبَ عَلَيْكُمْ مَسْرُورًا ۚ وَأَمَّا مَنْ أَفْكَرَ مَكْتَمًا فَلَا يَخْشَوهُ ۚ سَوْفَ

اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف خوش خوش لوٹ جائیگا اور جس کی کتاب اس کی پیٹھ کے پیچھے دھپی تھی

۱۱ يَدْعُوا ابْنُوْرًا ۖ وَيَحْلِي سَعِيْرًا ۚ إِنَّهُ كَانَ فِيْ عَلَيْهِ مَسْرُورًا ۚ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ

بلات آئے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا وہ (پچھلا اپنے ساتھیوں میں خوش تھا اس کا خیال تھا کہ وہ

۱۲ لَنْ يَخُوْنَ ۚ بَلَىٰ لَنْ رَبِّهٖ كَانَ بِهِ بَصِيْرًا ۚ فَلَا أَقِيْمُ بِالْفَيْقِ ۚ وَكَيْلٌ لِّمَا وَسَّوْا ۚ

عَل
عند انصاف

دیکھو نہیں آئیگا ۱۳ ہاں اس کا رب اے دیکھنے والا ہر سوئیں میں شام کی مٹی کا تم گناہوں کا حساب دہاؤں گا اور اس کے دیکھنے والے

۱۴ اَلْقِيْرَادُ اسْقٰ ۚ لَنْ تَكُنْ طَبَقًا ۚ طَبَقٌ ۚ فَمَا لَمْ لَا يُوْمِنُوْنَ ۚ وَادَّٰوِيْ عَلَيْهِمْ

جائے جب وہ کال پر تازی تمہو ایک حالت دوسری حالت کی طرح دیکھ کے ۱۵ سرانیں کیا ہوگا یوں میں نے دیکھ دیا اور ان پر چھا

۱۶ الْقُرْآنُ لَا يَجْعَلُ فَنَ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيَكُونَنَّ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۚ مَا يُوْعَدُونَ ۚ فَبِئْسَ

الْعَجْدُ

جائے تو سبہ نہیں کرتے بلکہ وہ جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں اور شمسے جانتا ہو جو وہ بندہ کرتے ہیں سوسیر

۱۷ يَعْذِبُ اٰلِيْهِمْ ۚ اَلَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۚ

دردناک عذاب کی فرسے ان جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ ان کے لیے غیر نفعی اجر ہے۔

۱۸ اَلَمْ يَسْمِعُوا اِلَّا رِيْقًا ۚ وَكَانَ مِنْ دُونِ اِلٰهٍ ۚ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۱۹ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۰ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۱ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۲ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۳ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۴ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۵ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۶ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۷ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۸ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۲۹ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

۳۰ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُمْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ وَنُفِثَ فِيْهِمْ ۚ

سورة البروج

سورة البروج

۱. شمشاد انتہا رحم واسے
 ۲. بار بار
 ۳. رحم کرنے والے کے نام سے
 وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۱ وَالْيَوْمِ الْوَعْدِ ۲ وَشَاهِدٍ مَّشْهُودٍ ۳ قِيلَ أَصْحَابُ الْأَعْلَاقِ ۴
 ستاروں والا آسمان گواہ اور وعدے کا دن اور گواہ اور جہنم کی گواہی دہن والی خندق دے ہلاک ہو گئے۔

ع

غریب کی شہادت میں
روایات مختلفہ کا ہند

تیسرے سویت

خندق والوں کی

سے دیکھتے ہیں اور یہ لڑکھن کے پیچھے صفی کے مطابق ہوا اور بیت زید سے اعلیٰ سود کا جہن رکھنا اور دنیا پر (د) اور عذاب الیم کی شدت میں یہ
 اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ عذاب الیم کو مافیٰ دنیات کا راستہ کہنے کیلئے ایک مژوری چیز یعنی جو لوگ میان بن ترقیات کہنے کا جادہ نہیں کرتے
 جیسا کہ ان کے عقید میں اشارہ ہو نہیں سکتا حال میں ان کا ہیات کی جگہ عذاب میں سے گزیرنا ہو گا
 اس سورت کا نام البروج ہے اور اس میں آیتیں ہیں عظیمہ روح میں اشارہ ایک قوم کے ملک عرب میں پیدا ہونے کی طرف ہر جو
 ملک کو اس کی جگہ سے گزیرنے والی ستاروں نے آسمان کو بھرا ہوا ہے کہ ستارے رات کے وقت روشنی سمجھتے ہیں اور صبح کے وقت
 روشنی کو دنیا میں پیدا ہونے والی عین کا ذکر کیا گیا کہ وہ اس قوم کو نشانے کی کوششیں کرنے لگتے ہیں یہ سورت باقعات کی اور امتیازی رائے کی ہر
 آیت میں چیزوں کو گواہ کے طور پر بیان کیا۔ اول پرچوں والا آسمان اور بروج سے مراد ستارے ہیں دیکھو ۱۱۱ اور یہاں بجا ہے
 یہی خبر دیتی ہے کہ ہم جو ہم خود دیکھیں جسے فصل قضاء کا دن مراد کیا ہے کہ نقص قضاء سے مراد اس دنیا میں حق و باطل کے فیصلہ
 کا وقت ہے اس وقت پر کیا جاتا ہے وہ جب حق ظاہر ہو جائے اور اس کے رتے سے رکاوٹیں دور ہو جائیں اگر قیامت کا دن مراد کیا جائے تو اسے
 گواہ کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا ہم شاہد اور مشہود ہیں اول سے مراد وہ کا دن۔ یا آنحضرت صلعم باخود نشان یا شہد تعالیٰ نے کیا ہے
 ہم سے مزہ پر روز قیامت کا دن اور ان میں کی شہادت کو اس بات کے متعلق نہیں کیا گیا کہ خندق والے ہلاک ہو گئے خندق والوں کے متعلق
 خندق قالہ میں بعض کے نزدیک جن مومنوں کے ان کے اقدار سے حق کا ذکر ہو رہا تھا جس میں سے اہل کفر تھے اور بعض کے نزدیک جن مومنوں
 کے کہ گئے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کئی ایسے ہیں جن سے گئے ۱۲ دو صاحب کی روایت مسلم فیرو میں ہے کہ ایک لڑکا ایک کھن کے پاس جا
 کتا تھا جسے ایک صاحب لایا اور اس کے پاس جانے لگا بالآخر بادشاہ نے ان سب کو مراد دیا اور جب لوگوں کا رنج، انکی اور ان کی طرف کیا
 تو ایک خندق کھدوا کر اس میں تنگ جوار کیسے لوگوں کو اس میں ڈال دیا اور بعض کے نزدیک وہ اس ایک بیوی یا بواشا تھا جس نے اپنے
 تنگ میں جلا دیا اور یا بل میں ایک واقعہ کہ کور پر کھن انحضرت باہل سے تین بیویوں سرگ ایک اور عید کو اس سے
 پر کر دیا بادشاہ کے بننے سے بت کو سجدہ نہ کرتے تھے ان کی عین کی بیوی میں ڈال دیا مگر ان کا کہ نقصان دہ مراد دیکھو ورنہ انہیں
 تیسرا باب ۱۰۰ در بیان تو حیرت انگیز ہوا کہ کسی پر رسول اللہ صلعم کے اعلیٰ اسی حق ہلاک کئے جائیں گے جس طرح خندق والے ہلاک ہو
 جنوں سے پہلے خدا پرستوں کو تحف پہنچائی ہیں جو سکتا ہے کہ اصحاب الاخذ و اس میں انشاء و اعات کی طرف اشارہ ہے اور
 ہو سکتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق پیشگوئی ہو ورنہ شہادت کا نہیں کرنا سبب نہیں ہے ایک اصحاب الاخذ و درود تھے جن کے خیال
 پر نبی کریم صلعم کو یہ کہنے کا خندق کھدوا کر اپنے آپ کو بھڑکڑا پڑا اور ایک اصحاب الاخذ و وہ ہیں جن کی قیامت نہیں
 ترق خندق میں ہوئی ہیں ۱۰۰ درود فرما جگہ مومنوں کو تحف پہنچائی جاتی ہے کہ وہ دنیا میں یا دنیا یا آخرت میں

۹ التَّارِذَاتِ الْوُتُوذِ اِذْهُمْ عَلَيْهَا يَهْوُونَ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

جنگ دہلے جس میں انیسویں ڈالاجا تہمید وہ اس پر پڑنے ہوئے تھے اور وہ اس پر گواہ ہوئے جو وہ مومنوں کے ساتھ

۱۰ شُهُودُ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اَلَا اَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ

کوئی ہے اور وہ جو مومنوں کی بات کو برا مناسقہ کر دے اور طلب توبہ کے لئے پڑیاں لگاتے ہیں وہ جس کی بادشاہت

۱۱ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ قَتَلُوا

آسمانوں اور زمین کی ہر اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے وہ لوگ جو مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تَرَكُوْهُمْ يَوْمَ اُفْلَحَ لَهُمْ عَذَابٌ جَحِيْمٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور مومن عورتوں کو دکھ دیتے ہیں پھر وہ نہیں کہتے تو ان کیلئے دوزخ کا عذاب ہے اور ان کے لئے جہنم کا

۱۲ الْحَرِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنَّتٌ مُّجَرَّرٌ

مناب ہر گز ۲۵۷ وہ لوگ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے بڑا ہی جگہ نیچے نہیں

مِنْ تَحْتِهَا اَلَا تَهْرُءُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

یہ بڑی کامیابی ہے

بہت سی

اور یا اھباب الاخذ و دے مراد اھباب انسانوں ہیں اور مطلب یہ ہے کہ مومنوں کو دکھ دینے کی وجہ سے آخر میں دوزخ

کے عذاب کا مزاج کھانا پڑے گا اور اس صورت میں آیت ۹ میں ان کے شہود ہونے سے مراد یہ ہوگی کہ جو دکھ وہ مومنوں کو

دیتے رہے تھے اس کا مزہ بڑگ عذاب کچھ دے ہوئے اور ستاروں والے آسمان کی طرف توجہ دلا کر جو ہم موعود کے

ذکر میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح ظاہری آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے اسی طرح ملک عرب پاک اور نیک لوگوں سے بھرا ہے

جو لوگوں کے لئے نورانہ ہدایت کا موجب ہونگے اور آنحضرت کے اللہ عید و سلم کے اپنے صحابہ کو خرم سے مشابہت بھیادی

ہے اھباب فالجیم پس اس مراد یہ ہے کہ وہ وعدے کا دن آ رہا ہے جو ملک عرب اسی طرح نیک لوگوں سے بھرا ہے جس

طرح آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے اور شاہد حضرت نبی کریم کے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مشہور وہ امر جس کی گواہی آپ نے

دی تھی حق کا غالب آنا یا مشہور وہ لوگ ہیں جو آپ کی تعلیم کو اپنے اندر سے لے کر اپنے پیچھے لے کر ہی وہ امر جس کی گواہی نبی کریم

ﷺ سے دعوت ہے کہ عذاب جہنم آخر میں ہی ملے گا عذاب دیاں ہے (۱) آگے بٹھیں یہی عذاب دنیا کی طرف اشارہ ہے کہ

مَلِكًا وَقَدْ وَكَّلَ بِهٖ اَمْرًا فَاَقْبَضَ وَكَلَّمَ نَبِيًّا اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَمْرًا فَاَقْبَضَ وَكَلَّمَ نَبِيًّا اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَمْرًا فَاَقْبَضَ وَكَلَّمَ نَبِيًّا اَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اَمْرًا فَاَقْبَضَ وَكَلَّمَ نَبِيًّا

نار (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی یا اھباب ان واقعات (۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱)

ہوئے ہیں جیسے ملکہ استمال ہوئے کہ وہ وقفا نار الحروب (الحادیث ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱)

اور ملکہ کھیں جس سے ملکہ ہے قہر عالم الناس (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱) اور قیامت کی (البقرہ ۱۷۱)

رکھا جاتا ہے +

وقد اقبلت استقلا

وقد

اِنَّهُ يَعْلَمُ الْغُيُوبَ ۝ فَاَمَّا الْيَهُودُ لِلْيَشْرَىٰ ۝ فَاَنذَرْتُهُمْ لَئِنْ كَانَتْ اٰيَاتِي الذِّكْرٰى ۝

وہ کل بات کو جانتا ہے اور اسے بھی بوجھتا ہے اور ہم ساحلِ افریقہ کی طرف تھے چنانچہ ۲۵۵۵ء میں نصرت کرنا نصرت دیکھا ہے

سَيَذَرُكَ مِنْ خَشْيَةٍ وَتَجِبُهَا الْأَشْفَقُ الَّذِي تَصَلَّى لِمَا الْكَبِيرِ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا

دیکھتے محال کرتا ہی جوتا ہی اور پخت اس سے دوہوتا ہی جو بڑی لگ میں داخل ہوتا ہے۔ پھر وہ دس میں سر تاہی

وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَدْ فَعَلَ مِنْ تَزْوِجِهِ وَذَكَرَ اسْمَ رِيَّاهُ فَصَلِّ عَلَيْهِ بَلْ تُوْثِرُونَ الْجَمْعَ الدُّنْيَا

اور نندہ ہوتا ہے، دہی کا سیاہ ہوتا ہے، آج کو ایک کڑا پھل اور اپنے رچنے نام کو یاد کرتا ہے، اپنی زبان پر ہنسی، بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

وَالْأُخْرَى خَيْرٌ وَالْقَوْلُ إِنَّ هَذِهِ الصُّفُوفُ الْأُولَى صُفُوفُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى

اور تاخرت بہتر اور باقی سب کو الٹی کر دینا یہ پہلے صحیفوں میں ہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَشِئْتَ عَسْرَتَ لَدُنَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتے والے نام سے بار بار

هَلْ تَنْكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَجْهٌ يُؤْمِدُ خَاشِعَةً عَالَمَةً تَلْقَبُ

کیا تیرے پاس ڈھانک لینے والی خبر آتی ہے جو ۳۵۸۶ آدھی منہ اس دن ذیل ہونگے سخت کر لینے کے لئے منہ سے

تَقْلُ نَارَ الْحَامِيَةِ ۝ تَشَقُّ مِنْ عَيْنِ اِيْمَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

جلی ہوئی آگ میں دغل ہونگے اُبھتے ہوئے چشے، نہیں پانی پیا جائیگا سوائے کاٹھن کے بن کھلے کوئی کھانا

صَرِيحٌ لَا يَسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ وَجْهٌ يُؤْمِدُ نَاعِمَةً ۝

نہ ہوگا وہ نہ موٹا کرنا ہو اور نہ بھوک میں کام آتا ہے ۳۵۸۷ آدھی منہ اس دن تو نادمہ ہونگے

لَسِيْمًا اَرْفِيَةً ۝ فِي جَنَّةٍ عَلَيْهِ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا الْغَيْثُ فِيهَا عَيْدٌ خَالِدٌ ۝

اپنی کوشش کہہ جسے راضی ہونگے بلند بخت میں قوس میں کوئی نواب نہ دے گا اس میں بتا ہوا چشمہ ہو

اس سورت کا نام الغاشیہ ہے اور اس میں چھیں آیتیں ہیں۔ غاشیہ ڈھانک لینے والی چیز کہتے ہیں اور اس نام میں یہ

اشارہ ہو کر جو لوگ اپنے نفس کا تذکرہ نہیں کرتے اور دنیا پر ہی گرے رہتے ہیں، ان کیلئے آخر تک وقت آنا ہو کہ جس مصیبت سے

وہ بچنا چاہتے تھے وہی انکو ڈھانک لیتی ہو ابتدائی کلمہ کی سورت ہو +

۳۵۸۶ الغاشیة دیکھو پہلا اور اصل ہستیاں کا ہر ڈھانک لینے والی چیز پر مثلاً ایک شخص کا غاشیہ وہ ہے جو اپنے دوستوں

وغیرہ میں سے اس کی ملاقات کہے درپے آئے ہیں اور قیامت کو غاشیہ کہا جائے کہ ہر کوہ اپنے فوک طوق کو ڈھانک

لیں (د) اور دیکھو بانی کی اور شفقت اور نکلان وغیرہ کا ذکر ہے ہر کسٹا ہر کس قیامت کا غاشیہ اسی کا خاصہ کہ ہر کس بخت

و شفقت سے انسان یہاں بچنا تھا آخر وہی اسکو ڈھانک لگی +

۳۵۸۹ عالمۃ صاخبۃ بجا مال قولی بخاری میں ہے کہ اس سے مراد نمازی ہیں تو اس صورت میں مولا ہی ہوگی کہ وہ دنیا میں کام

کرتے رہے جن کا نتیجہ سراسر حق اور ممانہ گی کے کچھ نہ الہ پر معنی زید سے مروی ہیں (د) اور قیامت کے دن انکے حلقہ

ہو سننے مولا ہی ہر کس خدائی راہ میں شفقت برداشت نہ کرتے تھے (د) شفقت اٹھانی پڑے گی +

منہج - خلک شدہ بنو بنو یا ایک خاردار دھجاری یا بدو دارجات جسے تمدن پرینکٹا ہو کچھ ہو مراد سارے پورے

دنیا و اسکا آئروشن فی الحقیقت خاردار دھجاریاں ہیں جو انسان کو مرنائی کی میں بنی روحانی طور پر اس کے کسی فائدہ کا

موجب ہیں نہ بھوک نہ تھکی نہ بلکہ دنیا کی حوصل کی آگ اور زیادہ مشغول ہوتی ہو +

۱۳

وقفہ

تیسرے سورت

غاشیہ

منہج

الْمُتْرِكِينَ فَعَلَ بِذَلِكَ بَعْدَ مَا دَعَاهُم إِلَى الْإِيمَانِ ۚ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ يُخْرِجُ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنِينَ وَيَتَّخِذُ الْبِلَادَ

کیا تو نے قریش کی اکثریت ربّ کے عا کے ساتھ کیا کیا (عالمی اہم ہندو عارتوں کے لئے دیکھا) ۳۰۹۲ جن کی مثل شہروں میں پیدا

فِي الْبِلَادِ ۚ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ يُخْرِجُ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنِينَ وَيَتَّخِذُ الْبِلَادَ

ہوئے ۳۰۹۳ اور خود کے ساتھ تہنوں نے وادی میں چٹان تراشے اور شکاریوں کے لئے زون کے کٹ جنہوں نے شہروں میں

الْبِلَادِ ۚ فَالَّذِينَ فِيهَا فَالْفُسَادِ ۚ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ ذِكْرُكَ رَبِّكَ بِالْمِصَادِ ۚ

کرتھی کی سوان میں بہت فساد کیا سیرتے رہے ان پر عذاب کا کوڑا چلایا ۳۰۹۴ ایک تیراب خانہ کی

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ ۖ وَلَوْ أَنَّهُ لَا يَقُولُ بِنِعْمَةِ رَبِّهِ ۖ وَلَئِنْ لَّمْ يَرَوْا آيَاتِنَا

تو انسان کہلات یہ کہ جب اسے کیا آزمایا ہو پھر سے عزت دیا تو انیت چٹا ہو تو وہ کہتا ہو کہ میں نے جو چیز دیکھا ہے اور جسے

فَقَدْ جَاءَهُمْ رِزْقُهُ ۖ يَقُولُ بَنِي آهَانٍ ۚ كَلَّا بَلْ لَا تَكْفُرُونَ الْبَيْتِ ۖ

پروا کی رہی اس پر شکر گو تیار ہو تو وہ کہتا ہو کہ میں نے جو چیز دیکھا ہے اور جسے عزت دیا تو انیت چٹا ہو تو وہ کہتا ہو کہ میں نے جو چیز دیکھا ہے اور جسے

وَلَا يَخْضَعُونَ عَلَى طَعَامِ السَّكِينِ ۖ وَتَأْكُلُونَ التَّرَاتِ أَكْلًا لَّثَنًا ۖ

اور کھین کو کھانا کھانے کی ایک دوسرے کو ترفیع نہیں دیتے ۳۰۹۵ اور میراث بچہ میراث کے کھانے سے کھانا چاہتا

۳۰۹۶ ارم ۱۰ ایک نشان تھا جو پتھروں کو حج کے بیابان میں بنا دیتے تھے جمع ارم اور بعض سے اسے عا کے نشان

سے خاص کیا ہے اور عا دوا کی کے والد کا نام بھی ارم تھا اور ان کے شہر کو جس میں وہ رہتے تھے ارم کا نام کیا ہے

علا ۱۰ عود کیلئے دیکھو ۳۰۹۷ اور عود النسخ کے معنی ہیں ایک چیز کو کھرا کیا یا سہارا دیا اور عا دوا کی کا

ہندو عارتوں کو کہتے ہیں اور یہاں یعنی لجنہ قردا سے بھی کہتے ہیں اور ہندو عارتوں کے لئے بھی دل ۱۰

۳۰۹۸ ارم کی طور پر بھی یہ بیت پر کما د اپنے زمانہ میں قوی ترین قوم تھی اور اس کا ترقی دور دور میں چل گیا تھا

۳۰۹۹ موط کو لے کر کہتے ہیں اور اس کا اصل ایک چیز کے بعض کو بعض سے ظور کرنا ہے انوں عذاب بھرا دیا گیا کی دفع

بلا سے ہر کو موط عذاب سے مراد جو جس سے غائب ہو گیا اور جس کے لوگ موط عذاب ہر دفع کے عذاب کو کہتے ہیں (بجاری ۶)

۳۰۹۹ اللہ تعالیٰ انسان کو دونوں طرح آزمائے اس کی بابت و دوامت کو ظاہر کرنا ہے کہ کبھی انعام دیکھو مصائب لیکن انسان

انسان دونوں میں اپنے نفس کی ہر ہر آزمائے پر غلام ہے تو کہتا ہے میرے سینے کے اندر بنایا ہے یا بنا دیا ہے میرے ہر ہر کے

کے ہر ہر کے اندر شامل ہر ہر کے اندر معلوم ہو تا ہے اس کے لئے اس کے ذلیلان لایا کہ مومن الیقیم اور جب مذق کم لیتا ہے

اسے ذلت سمجھتا ہے حالانکہ حقیقی عزت حق تعالیٰ کی عزادانی میں ہے اور نہ کبھی مذق ذلت کے قابل تھا مگر ملک یہ وہ جس انسان

کی جودت و دوا کے ظاہر کر کے کے سامان ہوا ۳۰۹۹

۳۰۹۹ تاحضون حق حقیقی کی طرح ہو یعنی اس کے معنی کسی امر کی مرتبہ و لانا میں (ذ) ولا یحضر (الما حقون ۳۰) ۱۰

ارم

علا

سوط

اشیاء کی کثرت

حق

۲۲ وَتَجُوزُونَ لِلْأَنْفُسِ الَّتِي أُدْخِلَتْ الْأَرْضُ دَكَاذِكًا وَجَاءَ رَبُّكَ

اور مال سے بچھڑا کر تھوڑے عرصے کے بعد ۳۵۹۵ ہوتے ہیں جن میں کئی کئی بار کئی اور تیرا بے آئے گا اور

۲۳ الْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ وَجَاءَ يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ

فرشتے قطاروں کی قطاریں ۳۵۹۶ اور اس دن وہ حق لائی جائیگی اور نہ انسان غیبت اختیار کرے گا |

۲۴ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَىٰ يَقُولُ لِيَلَيْتَ الَّذِي تَدْعُنِي إِلَىٰ ۖ يَوْمَئِذٍ لَا يَئُودُ

اور نہایت ہی کیلئے کہاں پر ۳۵۹۷ گئے گا کہ میں نے اپنی زندگی کیلئے کیا کئے ہیں اور سوس دن کوئی شخص کیلئے

۲۵ عَذَابُهُ أَحَدٌ ۖ وَلَا يُؤْنِقُ ۖ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۖ يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

جیسا عذاب نہ ہوگا اور نہ کوئی اس کے جکڑنے کی طرح جکڑے گا اے اطمینان پانے والی جان

۲۶ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّرْفُوعَةً ۖ فَأَدْخِلْنِي عَبْدِي وَأَدْخِلْنِي

اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ اس سے راضی وہ تجھ سے راضی سویرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا

۳۵۹۸ تراش کا اصل ذراش پر جسکی داؤد سے بدل گئی ہو اور اس کے معنی تراش ہیں اور

۳۵۹۹ جہنم کے معنی کثیر ہیں اور اس کی اصل جہنم سے ہے جسکے معنی شقت کے اُٹھانے کا ترک کرنا ہے جہنم غروب ہے اور کھٹکنا

۳۵۹۹ آسمان اور زمینوں کا آٹا ایک ٹکڑی میں اس دنیا میں بھی جوتا ہے دیکھو ۳۵۹۹

۳۵۹۹ جہنم پھٹنا م بڑی گہرائی کو کہا جاتا ہے اور بہت جہنم بہت گہرائی والے کنوئیں کو کہا جاتا ہے اور بعض لوگوں نے

اسے فارسی سے عرب کہا ہے اور بعض کہندہ کہ یہ عربی ہے اور اس کی بہت گہرائی کی وجہ سے اسے جہنم کہا گیا ہے اور اس کا تعلق

سے کہا ہے کہ چونکہ اس کا مادہ عربی زبان میں موجود ہے اسلئے یہ عربی لفظ ہے (د)۔

۳۵۹۹ جہنم کے لئے ذکر ہے اور ایک حدیث میں بھی آیا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ جہنم ہر انسان اپنے اپنے جہنم میں

۳۵۹۹ کرتا ہے اور یہی جہنم قیامت میں اس کے سامنے لائی جائیگی۔

۳۵۹۹ یہ گویا ابتداء آیات سورۃ النحل میں ہے نفس مطمئنة کیلئے دیکھو ۳۵۹۹ اور لا ینالہما اللہ تطہق القلوب

۳۵۹۹ (۲۸) سے ظہر ہے کہ نفس مطمئنة کا مترادف اللہ ہی ہے حال ہوتا ہے جس کی طرف الفی و بیال عشیر میں توجہ دلائی

گئی ہے اور داخل فی عبادی اور ادخلنی جنت دو وزن اس دنیا کے ہیں اور فی الحقیقت اگر اس دنیا میں جنت نہ ملے

تو وہ نفس مطمئنة نہیں کہلا سکتا اور راضیہ مطمئنة سے مراد ہر دافنیہ عن ربک سے راضیہ عن ربک ہے اللہ سے

راضی ہے اور اسکی رضا حاصل بھی ہے یہ کمال روحانی حاشیہ کہ دنیا ہے اس امت کے اولیاء کو بھی ملتا ہے۔

۳۵۹۹

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ حَسْبُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اگرچہ انتہاء رحم والے

پاورپوائنٹ

رحم کرے وہی کے نام سے

لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَوَالِدٍ وَمَا

نہیں میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور تو اس شہر میں حسرت سے آدا دیکھا گیا ہو اور باپ کی اور جو کچھ

وَلَدَهُ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ يُحْسِبَانِ أَنْ يُفْعِدَ عَلَيْهِمَا آخِرَهُ ۝

پیدا ہوا یقیناً ہم نے انسان کو شفت کے لئے پیدا کیا ہے لہذا کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں

تہذیب و سورت

اس صورت کا نام البلدی ہے، دماغ میں یہ بیہوشی پس بدل شکر کو کہتے ہیں، اور البلدی سے مراد کو مغصہ ہے اور اس نام میں اشارہ ہے جو کہ آپ ان تمام رکات کے واپس گئے یا نیچے گئے اس شہر سے مخصوص ہیں، اور اس میں بتایا ہے جو کہ ان درجات کا علیحدہ حصول کیسے ہے، غرض وہ ہے کہ آپ کو کھلیفہ شاد و مقابلاً بلکہ راہے کیونکہ انسان کی تمام حقیقتات کا انحصار اس اسباب پر ہے کہ وہ شقت اُٹھائے۔ اور انسانی زندگی کی دوسری چیز ہے۔

حل-حلول

یہ سچائی کے معنی ظاہر ہیں، نہ کہ حلقہٴ عمل مصدرِ محمول یا حلقہٴ معنی مکان میں آئے ہیں اور حلقہٴ عمل مصدرِ محمول یا حلقہٴ معنی حالتِ حرمت سے نکلتا ہے (یہ) یا حلقہٴ سے مراد مستعمل جو معنی کے تخلف پہنچائی جاتی ہے (اور اس کی حرمت تیرے لئے نہیں رہی) (د) ♦

کبد

کبد - کبدی حکم کو کہتے ہیں اور کبدِ شقت کو اور خلقِ انسان فی کبد میں تئیبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ایسی حالت پر پیدا کیا کہ شقت سے وہ انیس ہو سکتا۔ بلکہ خود سہ کو شقت کے ساتھ ایک مرتبہ دوسرے مرتبہ کی طرف ترقی کے (رغ و)

ترقی و بہارت کے مفت
اشاعتی ادارہ ہے

یہاں جن چیزوں کے بطور شہادت پیش کیا گیا وہ ایک تو البلیل، دوسرا یہ کہ منظر روح، یہی بخاری میں مجاہد سے روایت ہو اور دوسرے والد اور عاقل اولیٰ اور اس سے فراہم انسان اور اس کی اولاد آدم اور اس کی اولاد ابراہیم اور اس کی اولاد سلیمان تھے ہیں، اور جو اب ہم کہہ رہے ہیں کہ انسان کو حقیقت اٹھانے کیلئے پیچیدگی پر یعنی انسان کی ترقی و درجات و تفریق حقیقت اٹھانے کے نہیں ہوتی تو یہ خلاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے درجات و قیمت بلند ہونے کے بعد وہ درکارنا اور حقیقت اٹھانے کیلئے ضروری ہے۔ اور البلیل کے ذکر کے ساتھ فراہم انسانیت حل چنانچہ البلیل اور اس کے دونوں یعنی جو تکے ہیں یعنی تھیں چھٹے خلائق اس شخص پر داخل ہو گئے اور اس وقت : ہم میں غنیمت کی حرکت ہے، ہمارے ہر ایک کے لئے اس کی اعانت ہوگی

اور یہ بھی کہ اس وقت اس شہر میں تہوار کے تھے صومست باقی نہیں رہی اور حالانکہ یہاں کے مدد تھے بھی نہیں کاٹے جاتے مگر ان کے رسول کو ہر تعریف پہنچائی جاتی ہے اور اس کی جان تک لینے میں ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے تو گویا شہر کہہ کی گواہی جہاں اب رسول خدا صومست کو تعظیم دی جاتی ہے اور جہاں اب تو ان کو اپنی شہادت کا واقعہ صومست کے اندر

۱۱ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لَكِنَّا إِنَّمَا كُنَّا نَعْمَدُ كَوْنَهُ أَهْلًا لَكِنَّا لَمْ نَكُنْ نَعْمَدُ كَوْنَهُ أَهْلًا لَكِنَّا لَمْ نَكُنْ نَعْمَدُ كَوْنَهُ أَهْلًا لَكِنَّا

کے ہیں۔ بہت سال برپا کرنا چاہتے تھے کہ اس کو نہیں دیکھتا کیا ہم نے اس کیلئے

۱۲ لَهُ عَيْنَيْنِ ۖ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۖ وَهَدَيْنَاهُ الْجَدَيْنِ ۖ فَلَا

دو آنکھیں ہیں، دو زبان اور دو چوڑے اور ہم نے اسے دو راستے دیئے تھے اور اسے سوئے

۱۳ اقْتَمَرَتِ الْعَقَبَةُ ۖ وَوَادَرْنَاكَ مَا لِعَقَبَةٍ ۖ فَلَكَ رَقَبَةٌ ۖ

اپنی ٹانگیں چھپ گئیں اور ہم نے تجھے کیا خبر ہو کہ وہی گمانی کیا ہو۔ ۳۶ کسی گردن کا آواز کرنا

ابوہادیثا حضرت ابراہیم کی گواہی اور ان کے حریف اسماعیل کی گواہی میں نے اپنی گردن چھپی کے سامنے رکھ دی

میں ہے کہ ان مشقت اٹھانے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور پھر مخالفین سے گورنے کے لئے اپنے

کمال کو حاصل نہیں کر سکتا جو اسٹن محیف سے بھاگتا ہے وہ اپنے کمال کو کسی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور پھر

کہ کی مشقت گویا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان حالات کی شہادت ہے جو کسی آپ کو پہنچا کر ہے تھے اور آئندہ پیش

آئے دے گئے۔ اور اس شہادت کے پیش کرنے میں قرآن کریم نے کیا حکمت کا کام استعمال کیا ہے کہ ایک ہی لفظ

استعمل کر کے دو مختلف باتوں کی طرف توجہ دہائی ہے۔ یعنی ان مخالفین کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم آگیا ہے تھے

اور ان کا کیا حال کی طرف جہاں مخالفین کے ہمدرد کو لئے والی تھیں اور میں بتاؤں کہ یہ مخالفین کے لئے کیا بات

کا رہتی ہے۔ تو جو مسلمان ہیں کے لئے ایک کا تا چھپنے کی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے اور ایک چھپنے

کر نہیں چاہتے وہ کسی طرح توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ بھی دنیا میں کامیاب ہونگے۔

۳۶-۲ یہ بات پھر وہ آئندہ کے گواہی وہ لوگ جو رسول اللہ کی مخالفت میں مدبر مرفہ کہہ رہے ہیں اسی وقت تو وہ

اپنی طاقت کے گم ہونے میں بھی رہے ہیں کہ ان پر کسی کو قدرت حاصل نہیں گمراہی وقت آئے گا کہ ان کے گمراہی کے لئے اس حال

یوں ہی برپا کر دیا جائے جو مخالفت کا کام ہوئی تو اس وقت یہ بھی آئیگا۔

۳۶-۳ اخذین۔ اخذ اپنے وقت مکان کو کہتے ہیں اور یہاں اخذین بطور مثال ہر حق و باطل کے درستیوں کے

لئے اور تو میں صدق و کذب اور فضل و عیال و قبیح کے لئے۔ اور وہ دونوں رستے اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیئے

جیسے (ناہدینا البلیل ص ۲۱) +

حق و باطل کے رستوں کو دوا چھپے رستے کہا ہے گویا وہ آسانی سے معلوم ہو سکتے ہیں اور کسی انسان کی نظر

سے غلطی نہیں وہ خود بھی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور زبان اور ہونٹوں کو کام میں لا کر دریافت بھی کر سکتا ہے۔

۳۶-۴ عَقَبَةُ عَقَبَةُ بہت اونچا پہاڑ ہے جو رستہ میں آچرے اور اس میں لٹا اور سخت و شواہد گزار رستہ

چلے گا۔ +

ان شکلات کو جن میں سے گزرنے پر تاب عالیہ حال ہوتے ہیں اونچے پہاڑ سے تشبیہ دی جس میں سے رستہ

گزرتا ہو اور یوں بتایا ہے کہ انسان کو کسی قدر استقلال اور ثبات قدم بخاری کہ خدا کے رستہ میں ترقی کر سکیں۔

حق کے پھیلانے میں تھیں۔ +

أَوْ أَطْعَمُنِي يَوْمَ ذِي مَسْجَةٍ لَّتَبْتَ مَا ذَا مَقْرَبَةٍ ۚ أَوْ مَسَّكِنًا ذَا مَأْتَبَةٍ ۙ

یا بہرک کے دن میں کھانا کھانا قریبی تیمم کو یا مسکن سے لے کر ہرے مسکن کو

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے ہر جہان میں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ ایک

أَصْحَابُ الْمُنَنَّةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمْ أَهْبَابُ الْمُسْتَقْبَلِ عَلَيْهِمُهَا وَمَوْصَدٌ ۙ

جانب والے ہیں اور جہادی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ جنتی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

عَم

انفک - منفذ
مسجۃ

بمردی غلو کی
تعلیم کی اسیت

اصد مؤصدا

سُبْحَ لِلَّهِ سُبْحَتُهَا هِيَ تَبَسُّمُ كُنْهَةِ الْإِبْرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشبہ انتہا رحم و بے

بار بار

رحم کرنے والے کے نام سے

۱
۱۶

وَالشَّمْسُ وَهُجُومُهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَمَّهَا وَالتَّهَامُ إِذَا جَلَمَهَا وَالنَّيْلُ إِذَا

سُوجِجَ اور اس کی روشنی گواہی دے اور چاند جب سے روشنی لے گا وہ دن جب وہ اسے روشنی لے گا اور رات جب

يَغْشَاهَا وَالسَّمَاءُ وَمَا بَلَمَّهَا وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَّهَا وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّاهَا

اے صبح کی روشنی اور آسمان اور اس کا بھنا اور زمین اور اس کا بچانا اور نفس اور اس کی گھسی ۳۶۰

اس سورت کا نام الشمس ہے اور اس میں پندرہ آیتیں ہیں اور اس میں یہ بتایا ہے کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے وہ صفات جمع کی ہیں جو اس کی مخلوق میں سے اللہ کے اند میں مثلاً سورج اور چاند رات اور دن اور آسمان اور زمین کی صفات کو کہ اندر جمع کیا ہے اور یوں بتایا ہے کہ نفس انسانی کو بڑے کمال کے مرتبہ پر پہنچا کیا گیا ہے اور پھر اس کو خارجی روشنی بھی دے رکھا ہے کہ وہ پس جو انسان ان کمالات کو ترقی دیتا ہے وہ خلق پائیز اور جوان کو نشوونما نہیں دیتا وہ انجام کار نامہ کو تیار کر دیتا ہے نام میں اشارہ کمال برقی کی طرف بھی ہے جو عالم روحانیت میں سورج کا حکم رکھتے ہیں کہ آئندہ تمام انوار آپ کی ذات باریکا سے بکھر چکے اور جس طرح آفتاب عالم حیاتی کا مرکز ہے اور خصوصاً عالم روحانی کے مرکز ہیں۔ یہ سورت ابتدائی کئی زمانہ کی ہے۔ ۳۶۰

۳۶۰ آیتیں سے مراد یہاں اتباع ہے برہمن کے طور پر اور مرتبہ کے لحاظ سے اسے کہ چاند سورج سے نور سے روشنی لے گا اور وہ اس کیلئے بمنزلہ غلیظہ ہے اور کہا گیا ہے کہ جعل الشمس ضیاء والظہر نوراً ودفن ۵ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اسلئے کہ ضیاء کا مرتبہ نور سے اعلیٰ ہے کیونکہ ہر ضیاء نور ہے لیکن ہر نور ضیاء نہیں ہے ۵

۵ یعنی غور اور دھوکے کی طرح یعنی ہر ایک کسی چیز کا پھیلاؤ ہے ۵

خبر

نفس انسانی کا کمال انسان کا کمال

ان آخری الفاظ کے ذریعہ دو ایک پہلے آیتوں میں جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں گھسی نفس انسانی پر مشابہ ہیں۔ سورج روشنی دینے والا ہے اور چاند سورج کی روشنی کا اثر قبول کرنے والا انسان کا کمال ان دونوں صفات کا مظہر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح روشنی کا مرتبہ بھی ہیں اور چاند کی طرح اللہ تعالیٰ کے نور سے نور بھی ہر سورت میں دن اور رات کے بھی دو غلظہ طحہ کام ہیں دن روشنی کرتا ہے اور رات جب کہ غلظہ دیتا ہے رات تاریکی کا پردہ ڈال کر سکون کا موجب ہوتی ہے انسان کا کمال ان دونوں خوبیوں کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے کہ وہ جہد وجدی کمال درجہ کی کرنا ہے اور اس کے نفس کو سکون بھی کمالی طور پر ملتا ہے۔ اس کے بعد آسمان پر جو علو کا مظہر ہے اور زمین جو چوٹی اور خاکساری کا مظہر ہے اور زمین کا کمال ان دونوں باتوں سے ہے یعنی روشنی اس میں صفت علو کا نمایاں ہوتا ہے اور تاریکی کی صفت کلاہی ہو گیا ہے جو غلظہ اور متضاد صفات نظر آتی ہیں یعنی اڑنے اور اثر قبول کرنے کی صفات۔ جہد وجد اور سکون کی صفات۔ علو اور چوٹی کی صفات جن میں سے کوئی سورج رکھتا ہے اور کوئی چاند کو کوئی دن رکھتا ہے اور کوئی رات۔ کوئی آسمان رکھتا ہے اور کوئی زمین انسان

لَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ وَلَا تَتْلُوهُ وَلَا تَعْلَمُ مَا فِيهِ وَلَا تَعْلَمُ مَا فِيهِ وَلَا تَعْلَمُ مَا فِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انھما رحمہ والے

✿

مکمل کرنے والے کے نام سے

وَالْبَلِ إِذَا عِشْتَ وَوَالِهَ إِذَا بَجَلْ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ إِنَّ

رات گواہ ہے جب وہ پہلے ڈالتی ہے اور جب وہ روشن ہو کر اُڑے اور جو اس نے مفاد مادہ پیدا کئے

۱: سَعِيَكُمْ لَشَقٍّ ۖ فَاَمَّا مَنْ اَعْطَىٰ وَافَقَىٰ ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۖ فَسَنِيْرًا

تہدی کوئی شے الگ الگ پرستش اور تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ امدادی بات کی تصدیق کرتا ہے تو ہم سے آسانی کی طرف

لَيْسَ لِي سِرٌّ وَأَتَمَّنُ بِنَجْلِ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْفَى ۝

چلائیں گے اور جو خلی کرتا ہے اور پروا نہیں کرتا اور اچھی بات کو جھٹلاتا ہے

اور لاجات عقلیہ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ جب ایک قوم کو ہلاک کرتا ہے تو یہ اس کی مصلحت و حکمت متناظر ہے نہ اس کی رو بہ کجی۔
اس سے بہتر کوئی رائے دے سکتی ہے تو یہی ایلاکت میں نہ انجام کا خوف نہیں کرتا۔ انجام بہر حال اچھا ہے جو تباہی کو روک دے لوگ جو
حق کو نیت خداوند کرنا چاہتے ہیں تباہ کر دیے جاتے ہیں اور حق دینا ہی قائم ہو جاتا ہے۔

ہر صورت کا نام لیں، اور اس میں ایکس آئین میں۔ دلیل عام میں یہ اشارہ ہو کہ کلمات اور دن کیساں نہیں اسی طرح
کہ راہ میں بنی میں قدم ٹھانڈا لا اور اس کیلئے جدوجہد کرنا لا اور وہ جو حق کی تلمذ پر کرتا ہو کیساں نہیں۔ اور یہاں تک اور یہاں
مقابلہ دکھایا ہو کہ ایک کون کی روشنی سے تشبیہ کی ہو اور دوسرے کلمات کی تائید سے یہ چمک چمکیاں ہر سمت میں شخصیت معلوم کہ
عالم روحانی کا مرکز اور آفتاب قرار دیا تھلاں سے تپتا کیا اس آفتاب کی روشنی سے فائدہ اٹھانے والے اور اس کی پروا نہ کرنے والے
کیساں نہیں ہو سکتے بلکہ تاریکی کے نذرندوں کا انجام بھی اسی اور تاریکی ہی ہو تو یہاں کیا اس کمال کا انحصار اپنی ہی جدوجہد پر
ہو تو جس کے نزدیک ہر سمت کی ہو ؟

حکومت کا تمام چروں چٹاری کی کا پودہ ڈول دینا بھلا کیا اپنی روشنی کے ساتھ عالم کو نروا دے دون کیسا نہیں پس اگر ایک انسان قصہ حق میں گوشش کرنا ہی اور دوسرے مذہب حق کی گوشش کرنا ہی خود دونوں کی گوشش کے نتائج بھی کیسا نہیں ہو سکتے اور حق نروا دہ میں پیغمبر دلائی کی زبردستی کے عالمگیر اصول پر ہی تمام ترقیات کا دار ہر پس چنانچہ اللہ تعالیٰ کے تعین و فرمان پر وہ روحانیت میں کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔

فَسَنِيَسِرُهُ الْعَسْرَىٰ وَمَا لِيَقْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ وَلَنْ عَمَلُنَا لَهْدَىٰ ۝۱۲

تو ہم اسے تنگی کی طرف چلا دیں گے اور اس کا مال اس کے کام نہ لے گا جب وہ ہلکے ہو کر یقیناً راستہ دکھا دینا ہمارا کام ہو

وَلَنْ لَّنَا الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۚ فَاَلَّذِينَ رَتَقُوا ثَمَارًا أَتَلْعَطُ ۚ لَا يَصْلُحُ لَهُمُ الْآلُ الْاَشَقَىٰ ۝۱۳

اور بلاشبہ آخرت اور پہلی زندگی ہمارے ہرچہ کے لئے سو ہوتی ہیں ہرگز نہ ڈرنا تاہم جو شعلہ اٹلی چور کی کی، وہی نہیں لگا تاکہ بڑے بخت جو

كَذَّبَ تَوَلَّىٰ ۖ وَبِجَنَّتِهَا الْاِنَّفَ ۚ الَّذِي يُوَفِّي مَالَهُ يَتَرَبَّصُّ ۚ وَمَا الْاَحَدُ ۝۱۴

جھٹکا ہو کر اور پیچھے ہٹتا ہو اور بڑھتی ہوئی کوئی اس کا پیمانہ ہی توڑ کر دے گا ہوا اپنا مال دیتا ہے ۳۹۱۳ اور کد کد کد کد کد

عِنْدَهُ مِنْ لَعْمَةٍ تَجَرَّىٰ ۚ اَلَا اَبْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلَىٰ ۚ وَلَسَوْفَ يَرْصُدُ ۝۱۵

اس کے پاس نہایت نہیں جگا دے گا اور دیکھا جائے اس لئے یہ چند تکی رضا چاہئے کیلئے (جو بچ کر کس) ۳۹۱۴ اور وہ جلد خوش ہو جائیگا

۳۹۱۵ یعنی اس دنیا میں بھی تصرف تمام ہمارا ہے آخرت میں بھی۔ جو کاریہ نہ شکے کہ اس دنیا میں وہ خوش رہے گا

۳۹۱۶ اَشَقُّ اس میں سے داخل ہوتا ہو اور اتنی کچا یا جا تا ہو بالغاظہ دیگر جو کال طور پر معاصی میں شہک ہو وہی لگ

میں بھی پورا پورا داخل ہوتا ہو اور جو کال طور پر تعزیری اختیار کرے گا وہی کال طور پر کچا یا جا تا ہو ان کے درمیان جو لوگ ہیں اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا پاتے ہیں

۳۹۱۷ پہلی آیت میں بتایا کہ کسی شخص کے پاس کوئی ایسی نعمت نہیں کہ جس کے دینے پر وہ جہلے کا حقدار ہو۔ کیونکہ

سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو عجب مہربان ہے اس میں بتایا کہ... جو چاہے لے گا وہ اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ

کی رضا کو چاہتا ہو۔ اور کھنچ کر لے لے گا۔ رضا چاہئے کا معنی یہی ہے کہ بعض وقت انسان بظاہر کچھ تقسیم فرج

کرتا ہے مگر اس کی غرض دکھاوا ہوتی ہے اس لئے اس کا اجر بھی کچھ نہیں پس رضائے الہی کا چاہنا ہی اصل چیز ہے اور ہر ایک عمل

اسی سے پرکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر رضائے الہی کی طلب کی جاتی ہے اور جنت کی نعمت ملے بھی رضائے الہی

ہی ہے وضو نماز مت اللہ اکبر وغیرہ یا مضائقے الہی چاہئے کا بدلہ رضائے الہی کال جاننا ہو اور یہی جنت ہے تو تعاقب میں

ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت ابو بکر کے بلال کو خرید کر آزاد کرانے پر ہوا تب آپ نے اور غلاموں کو جنہیں دین اسلام

کی وجہ سے فکد ہوا تھا خرید کر آزاد کیا۔ اور ایسے سات آدمی تھے جنہیں آپ نے خرید کر آزاد کیا اور کفار کی

رضائے الہی کی بحث

ادبیت سے نجات دلائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اُستبشہ انتہاء و سہ بار بار دم کرنے والے کے نام سے

۱۱

وَالضُّعْبُ وَالْقَلْبُ إِذَا سَمِعَ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلْتَ وَلَئِنْ أَخَذْتُمَا نَفْسًا مِّنَ الْأَرْضِ

دون کی روشنی گواہی اور رات جب سکون لی جو تیرے رہنے کے چھوڑا نہیں زد وہ ناخوش ہوگا۔ اور پہلی حالت تین تیرے پہلی حالت کے

تعبہ سورت

اسی سورت کا نام الضعی جو اس میں کیا وہ آیتیں ہیں پچھلی سے پہلی سورت میں آنحضرت صلعم کے کمالات کا نقشہ کھینچ کر انکو عالم وحالی کا آفتاب قرار دیا تھا۔ اور اس کے بعد آپ کے روشنی لینے والوں اور اس روشنی کے روکنے والوں کا ذکر کیا۔ اب یہاں بتایا ہو کر ظاہر ہے غلط فہمیت کے مطابق اسلام کی اس پہلی جدوجہد کے بعد ایک سکون کا زمانہ بھی آئیگا جسے سب سے مشابہت دے کر مگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو چھوڑے گا نہیں اور امام اسلام ترقی کرتا جائیگا۔ سورت ابتدائی کی زمانہ کی ہر

۳۶۱۵ ہجری۔ یعنی کے معنی میں سکون حالت سکون میں ہوا تھا الضعی مسند رسا کن ہو گیا (۱)۔

وَدَعَا - دُعا کے معنی ترک یا چھوڑ دینا ہیں اور دُعا کے معنی یہاں ہیں چھوڑ دینا (۲)۔

دع
اسلام پر فطرت کا نام
اور محمدی

میں حدیث میں صرف اس قدر ہے کہ نبی صلعم دو تین رات بیا رہو گئے تو رات کو تہجد کیلئے نہیں اُٹھتے تھے تو ایک غیث عورت نے کہا۔ یا محمد انی لا ادر ان یکون شیطاناً قد تَرَکْتَ لَمْ اَرَکَ فَمَا بَلَغَ مِنْکَ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثَ تَبَّ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت انہاری۔ یہ بخاری کے لفظ ہیں۔ مگر اول تو تہجد کیلئے نہ اُٹھنے کو وحی کے کہنے سے کوئی تعلق نہیں اور دوسرے دو رات یا تین رات وحی کے آنے پر دُعا اور وحی کے لفظ بھی نہیں جملے جاسکتے کیونکہ وحی کا روزانہ نازل ہونا کوئی لازمی امر نہ تھا بلکہ یہاں اشارہ آئندہ زمانہ کی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف اور احادیث ثابت ہو کر اسلام پر زمانہ نبوی کے بعد ایک زمانہ غربت کا پیرائیدار تھا جو اسلام غنیابا و مسعود کا بنا اور من کی روشنی اور رات کے سکون کی گواہی کو جو پیش کیا ہو تو وہ بھی اسی لحاظ سے ہو یعنی ایک زمانہ تو اسلام چٹھی کا ہو جب سب کی شاعیں تیز تر رہیں ہیں اور کمال و مدح کی جدوجہد کی وجہ سے اسلام اور مسلمان نصرت آسمی سے الالال ہو رہے ہیں اور ایک زمانہ اس کے بعد سکون کا ہو جب جدوجہد درپے گی اور نظام پر اس معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نصرت چھوڑ دی ہے اسے یہاں لیل کی سکون سے تعبیر کیا اس امر کو کہہ کیلئے یہی معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی چھوڑے گا نہیں اور آپ سے بھی ناراض ہوگا یعنی اس سکون کی حالت کو جو آست پڑے آنحضرت صلعم کے امر کی ترک نصرت یا اس سے ناراضگی کا نتیجہ نہ سمجھا جائے کیونکہ کس طرح وحی کے بعد رات آتی ہے اسی طرح جدوجہد کے زمانہ کے بعد سکون کے زمانہ کا تا لازمی امر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترک نصرت نہ ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس کے بعد پھر آپ کا امر ایک ایسی حالت کی طرف خود کو کہے گا جو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے یعنی دنیا میں سلام کاری دور دورہ ہوگا اور لیٹھ کر علی الدین کلمہ ہوگا کہ رات بیا رہو کہ رات کی روشنی تمام عالم محیط ہو جائے گی یہ اس کی آیت

کا مفہوم ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْمَعْتَدَ لَكَ يَتِيمٌ فَلَا تَقْرُؤْ ۖ

اور تیرا بچہ جلد ویک سو تو فی ہوجائے گا ۱۱۱۱ کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا سو پناہ دی اور تجھے طالب

صَلَاةً فَهْدَىٰ ۖ وَوَجَدَكَ عَالِمًا فَلَا تُغْنِي ۖ وَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْرُؤْ ۖ

پایا تو ہدایت دی اور تجھے تنگدست پایا تو غنی کروا سو یتیم پر سختی ذکر

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۖ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۖ

اور سوالگر نہ ڈانٹ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتا رہ ۱۱۱۱

۱۱۱۱ ان دو آیات میں مآد دعائے مزید شریعہ فرمائی ہر اوردو آیتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ آخرت تیرے لئے اولیٰ سے بہتر ہے

اور دوسری کہ تیرا بچہ جس قدر برکت و جلال تو رہی ہو جائیگا سب کچھ اگر آخرت کے متعلق وعدہ پایا جائے تو اس سے مآد دعائے

رب کے حصول کو کوئی گھٹیت نہیں دیتی۔ اور یہاں اس کی فرض سوائے اس کے کچھ اور نہیں ملتی۔ میرے کوئی تسلی نہیں رکھتا

آپ کو جھوڑا نہیں اسلئے کہ آخرت میں بڑے بڑے انعامات لینے کے نصرت آتی تو پہلے اس دنیا میں ظاہر ہوتی چاہئے اگر یہاں

نصرت نہیں تو آخرت کے انعامات بخش دے وہی ہی دعویٰ رہ جائیگا اسلئے ابن علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر پہلی آنکھ ملو

نہایت امرا حضرت مسلم پر اور اولیٰ سے مراد ابتدائے امر و میرے نزدیک مراد ہر کچھ آجیڑا اور وقت ہر او و مطلب یہ کہ

آپ کا مرتبہ ہی ترقی کرتا جائے گا اور ہر کچھ پہلی گھڑی سے بہتر ہو اور قیامت میں اس میں شامل ہو یہ موجب دنیا میں

یہ امر کمال کو پہنچ جائے تو یہ قیامت میں ایک نئے رنگ میں اس کا ظہور ہو گا۔ یہاں تک کہ کل لوگ اس حالت پر آجائیں جس پر

آنحضرت مسلم دنیا کو لانا چاہتے ہیں پس یہاں یہ سمجھایا ہو کہ گو اسلام پر ترقی کے بعد سکون کے زمانے بھی آئیے گئے مگر اسلام کا قہم

پچھے کی صورت میں نہیں ہے گا کی جاکشہم قرین اس عیب نگارہ کو دیکھ سکتی ہو کہ ایک طرف عیسائی طاقتیں اسلام کی دنیا

طاقت کو نشانے میں لے رہی چلی چکی ہیں اور دوسری طرف اصول ہلائی دلوں پر فتح حاصل کر کے چلے جاسکتے ہیں۔

وَاللَّضَلَالِ ضَلَالًا سے مراد یہاں ہر غیر مہدین بلکہ مہدین الیک وصہ النبوة یعنی خود اس نبوت کی طرف رستہ نہ پانچو

جوتھے دی گئی اور حضرت یحییٰ کے متعلق و ضلال کا لفظ آج ہر لفظ ضلال مہدین میں ہوتا ہے اور انسانی ضلال مہدین میں ہوتا ہے

مراد ان کی حضرت یوسف بہت محبت ہو اور یہی مراد ان لفظ ضلال مہدین میں ہوتا ہے اور انسانی ضلال مہدین میں ہوتا ہے

یہ یعنی وہ چیز غلط ہو گئی اور غائب ہو گئی ضل الما فی اللہ یعنی باقی دودھ میں غائب ہو گیا اور

تھما۔ ہاتھار کے معنی میں یعنی سے کوٹنا و لا تھمروھا یعنی اٹھا لیں۔ ۱۲۳، ۱۲۴ +

یہ آیتیں ایک ترتیب میں ہیں پہلی تین میں آنحضرت مسلم پر تین انعامات کا ذکر ہے یتیم پایا اور پناہ دی وصال پایا اور

ہدایت دی نفس پایا اور فی حق میں تین اوشادہ اس کے مطابق آنحضرت مسلم کو جس یتیم پر یعنی ذکر سال کو ڈانٹنا

انہیں اپنے رب کی نعمت کا چہرہ سب کا ہر سے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت مسلم پر کی اسی کے مطابق ایک حکم کی ایک

دیا کہ آپ کو یتیم پایا کہ پناہ دی تو اس کے مقابل پر پناہ یا کہ تم بھی یتیموں کے کھانا و مادیات کا دیا کہ یتیم پر یعنی ذکر اور

جب آپ کو غالی اللہ پاکر یعنی کیا تو اس کے مقابل پر اس نعمت کے چہرہ سب کا ہر سے کہ اوشادہ فرمایا اصفحہ یہ ہدایت کا حکم سال کو ڈانٹنا یعنی جب

ضلال اللہ ہی کے مقابل پر ہیں تو بھی کسی وقت سال کے لئے سال کو کست ڈانٹنا اور یعنی نقطہ ضلال کے درست بھی ہیں

اسلام کی ترقی کے لئے

ضلال

نہر

آنحضرت مسلم کا طالب
چاہتے ہیں اور ضلال
مراد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے
بار بار
دہم کرنے والے کے نام سے

۱۹
۱۰

اللَّهُ نَشْرَحُ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۚ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۖ

کیا ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ نہیں کھولا ، اہم تجھ سے تیرا بوجھ اُتار دیا جس سے تیری پیٹھ توڑی تھی اور ۳۰

اس لئے کہ ضلّ ایک معنی میں محب بھی ہے اور یاد دہی طالب ہو کر اپنے وجود کو طلب میں ہی محو کر دیتا ہے اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از نبوت تھی اور اصال کے معنی یہاں بے خبری یعنی اس بات کی آپ کو خبر نہ تھی جو آپ کو ملی ۔ اور یہی عام راجب نے کہے ہیں اور قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا بھی ہے ما کُنت تداری ما اکتب ولا الایمان (الشوریہ ۵۳) دیکھو ۵۳ آیت یعنی ان الفاظ کے کہ اگر آپ نہ ذبا شدن ذلک گمراہ تھے قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور تاریخی طور پر جو واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت ہیں ان کے بھی خلاف ہے قبل از نبوت آپ کی واپست امانت زبان زد عام و خاص تھی یہاں تک کہ آپ کا نام ہی الامین ہو گیا تھا۔ عمل کے لحاظ سے تو یہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے علاوہ قرآن کریم سے بھی آپ کی پہلی زندگی کو بطور غور پیش کیا ہے فضل البثّ فیکر علی ص قبلہ اولاً تغفلون (یونس ۵۹) اور عقاید کے پسوند سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید پر قائم ہونا ثابت ہے۔ چھٹی عمر میں جب آپ سفر شام میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ گئے تو اس وقت بھی آپ نے بتوں کے ذکر پر فرمایا کہ مجھے کسی چیز سے ایسی نفرت نہیں جیسی ان بتوں سے اور قرآن کریم کی نص صریح ہو کر آپ نے کبھی اور کسی وقت بھی بتوں کی عبادت نہیں کی ولا انا عبد ولا فاعیل تم پر کچھ شک ہے اور غفلت کیا بھلا غفایہ اور کیا بھلا احوال آپ شریف سے ہی جادہ صواب پر قدم زن تھے ان دھڑائی سے فرج راہیں نکالتے اور ہدایت خلق کی آپ کے سامنے کھول دیں اور وہ چیز جس کی ترپ آپ کے دل کو کھارہی تھی لعل باختم فضیلت الایکوفہ متوسلین اس کے لئے سامان پیدا کر دیئے یہی صفات غفور خرا کے لئے آپ کی بھر محبت تھی اور سائل سے مراد بھی سائل دینی ہو جیسا کہ نفع سے مراد نبوت ہو اور یہ معنی نفع کے جاہ سے مراد ہیں ، چہ پس اس کے مقابل پر جو فرمایا کہ وجدنا عائشاً غافقاً تو یہ تھا بھی بھلا علم کے ہو ۔

اس سورت کا نام الاشترار یا الشجر ہے اور ہمیں آٹھ آیتیں ہیں ۔ اور اس میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صدارت کی دلائل قائم کر دیئے ہیں ، اس لئے اب اسلام کا نام نہیں ہو سکتا ۔ یہ سورت بھی ابتدائی کی زمانہ کی ہے ۔

۳۶۱۸ بعض لوگوں نے یہاں اس قدر شرح صدر کی طرف اشارہ کیا ہے جو یحییٰ میں اور پھر بعد بلوغت آپ کو پیش آیا اور وہ ایک گشتی نظارہ تھی جس میں یہ دکھایا گیا کہ آپ کے دل کو ہر قسم کی آلائش سے پاک کیا گیا ہے اور مربع کے وقت بھی ایسے ہی دھوکے پیش آئے کہ ذکر صبح و آیات میں پایا جاتا ہے لیکن شرح صدر سے مراد یہاں وہی ہے جو راجب نے بیان کیا ہے دیکھو مکتلہ یعنی انوار الہی اور سکینت سے آپ کے سینہ مبارک کا بھر جانے والا یہ مذہب

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ

اوس نے تیرے ذکر کو تیرے لئے بڑھایا۔ دشمنی کے ساتھ آسانی ہے۔ دشمنی کے ساتھ

یُسْرًا ۚ وَإِذَا أُوذِيَ فَإِنَّ رَبَّكَ فَإِذَا رُجِبَ ۚ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَإِذَا رُجِبَ ۚ

آسانی ہے۔ اگر سب تو ناخبر ہو تو کام میں لگ جا۔ اور اسے رب کی طرف آئی رہے گا۔

وہی دو تھیں، آیا عینہ الیہی الفاظ حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہیں دسب اشراج فی صدادی۔ جاں مرد و لائل کا میرزا جو دیکھو شہنا، رسول اللہ علیہ وسلم صلح دار کے لئے بہت تنگ تھے اور آپ کو کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا وہ دلائل دے گئے تھے جن سے توحید باری کو دنیا میں قائم کر سکیں کہ وہی انہی کے نزدیک فرما کر آپ کا سینہ کھل دیا اور دلائل سے مجبور کیا۔ اور آپ کا وہ جو جس نے آپ کی پیروی کر لی تھی ہمارا دیا یا اس لئے کہ وہی نے آپ کے طلب مبارک کو طینان سے مجر دیا اور ہر طرح کے علمی دلائل آپ پر کھل گئے اور آپ کا وہ جو آتا رہا گیا وہ بھی اسی تھکرات کا وہ تھا۔ اس غم سے کہ دنیا کی اس طرح اپنے سوائے سے دور پڑی ہوئی اور ناپاکیوں میں طوط ہے آپ کی پیروی کو توڑ رکھا تھا لعلک باختم نفسک الایکونوا مومنین اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے سینے کو روشن کر دیا اور دے گئے کھل دیئے تو وہ جو بھی ہلکا ہو گیا اور رنج و کربھی عطا کئے نبوت سے ہوا۔

۳۶۱۹ اس میں یہ بتایا کہ گودال ل گئے وہ غم کا وہ ہلکا ہو گیا مگر تکی، اور تخفیف آٹھانے کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان مضبوط و مردہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ل گیا کہ کچھ تخفیف ٹھکانے کے بعد یس کی حالت پیدا ہو جائیگی اور ان الفاظ کے دوہرانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ دفعہ اسلام پر مصیبت اور تکی آئے کی ایک اس کی ابتدا میں اور ایک آخر میں اور دونوں دفعہ ہر کے بعد یس یعنی ہے۔ اسلام کے موجودہ مصائب میں یہ آیت سلاؤ نکے زنجی دلوں کے لئے ہر کام کا دینی چکر اسلام پر دوسری فرصت کا آنا اعلیٰ سے بھی ظاہر ہے۔ دیکھو ۳۶۱۹

۳۶۲۰ یہاں فہار اور غضب کے متعلق مختلف خیالات ہیں۔ ایک عبادت سے فارغ ہو تو دوسری عبادت میں لگ جاؤ عبادت سے فارغ ہو تو دعائیں لگ جاؤ جنگ سے فارغ ہو تو دعا اور عبادت میں لگ جاؤ اور دنیا سے فارغ ہو۔۔۔ تو عبادت رب میں لگ جاؤ حج، سیکھو نکر اور ذکر تھا کہ ہم نے آپ کا وہ ہلکا کر دیا اور آپ کو غم نہ فکر کے خالی کر دیا تو وہی فارغ ہونا یہاں مراد ہے۔ یعنی اب جبکہ وہ تھکرات دور ہو گئے تو جو کام تھا اسے سہو ہو اسے اس میں ساری توجہ لگا دو۔ اور جس رب نے یہ ہدایت دی کہ دوسری کی طرف جھکے رہو اس کے کام میں لگے ہو اور اس کام پھیلنے کی کوشش کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

بِسْمِ

وَالْتِّیْنِ وَالزَّیْتُونِ وَطُورِ سِیْنِیْنِ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝

انجیر اور زیتون گواہ ہیں اور سینا پہاڑ اور یہ امن والا شہر

تیسرے

اس سورت کا نام التین ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ اس کے نام میں سلسلہ موسیٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ انسان کا بلند رتبہ اخلاق کا خصلہ پر قائم رہنے سے رہتا ہے اور ضعیف بھی بتایا ہے کہ سلسلہ محمدیہ جو بلا میں سے قائم کیا گیا ہے وہ تاقیامت باقی رہے گا۔ جو سور کے نزدیک یہ سورت کی ہے اور بعض لوگوں نے اسے مدنی بھی کہہ کر یہ سمجھ لیا ہے۔

تین

تین۔ تین اور زیتون کا گیا ہے کہ وہ دو درخت ہیں (دفعہ) اور بعض نے کہا ہے شام میں دو پہاڑ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں دو صحوب ہیں الی اور تیسرا انجیر کا درخت ہے۔

انجیر اور زیتون کی تہا روک سے حوالہ

یہاں چار چیزوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے انجیر اور زیتون اور سینا پہاڑ اور بلدا میں یعنی شہر کہ انجیر کا ذکر تو قرآن شریف میں دوسری جگہ نہیں مگر زیتون کا ذکر قصہ صیغہ سورہ نور میں آیا ہے جہاں نور محمدی کو درخت زیتون سے روشنی قرار دیکر اس سے شہادت دی ہے۔ اور دوسری طرف ہم بائبل کو دیکھتے ہیں تو وہاں انجیر کے درخت کا سلسلہ تاریخی سے شہادت دیتی ہے چنانچہ مریمہاء کا کشف بائبل میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ دو گریباں انجیروں کی غذا و غذا کے سیل کے ساتھ دھری تھیں۔ ایک تو لڑکی تھی اسے اچھے سے بچھڑھڑھتے انجیر تھے۔۔۔۔۔۔ اور دوسری تو لڑکی تھی جسے بڑے انجیر اور بھڑکے چل کر لپٹے انجیروں کو جی اسرائیل کے اچھے لوگ قرار دیا ہے اور بڑے انجیروں کو بڑے لوگ۔ اور حضرت عیسیٰ کے مشہور انجیر کے درخت پر لعنت کر کے واقعہ میں بھی حقیقت اس طرف اشارہ ہے دیکھو متی باب ۲۱ اور جب حج کو شہر میں جاسے گا اسے جھوک لگی تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اس پاس گیا اور جب بتوں کے سوائے اس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تجھے کبھی چل نہ سکے وہیں انجیر کا درخت سوک گیا "اب ظاہر ہے کہ حضرت یحییٰ کو انجیر کے درخت پر کیا حلقی آسکتی تھی کہ اس پھل نہیں کیونکہ وہ پھل کا موسم بھی نہ تھا اصل میں بائبل تمثیل تھی جسے لفظ پرست انجیل نویسوں نے واقعہ کا رنگ دیدیا۔ انجیر کے درخت کا سلسلہ بھی اسرائیل کے قائم مقام تھا اس پر پتے چلے نہ تھا۔ یعنی ظاہر طور پر کچھ افعال اچھے نظر آتے تھے مگر حقیقت سے دور بھی خالی تھے اور حضرت یحییٰ سے بتا دیا کہ انہہ کے لئے یہ درخت سوک گیا اور اس میں کوئی نئی نہیں آئے گا۔ پس انجیر سلسلہ اسرائیل کے قائم مقام ہے اور زیتون سلسلہ محمدی کے اور اسی کی وضاحت کے لئے لفظ و نشر مرتب کے طور پر محمد سینا کا ذکر کیا جہاں سے سلسلہ موسیٰ کی ابتدا ہوئی اور پھر بلدا میں کا یعنی مکہ معظمہ کا جہاں سلسلہ محمدی کی بنیاد رکھی گئی۔ اور یہاں البلد کے ساتھ الامین کا لفظ بڑھایا جہاں میں یہ اشارہ ہے کہ وہ شہر امانت حق کو

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے مگر ہم نے وہی سے ذلیل حالت کی طرف ڈال دیا ہے

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں تو ان کیلئے نہ منقطع ہونے والا اجر ہے

فَمَا يَكُذِّبُكَ بَعْدُ بِالذِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ۝

تو کیا چیز تجھے اس کے بعد جزائے عادل میں جھٹا سکتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

پیشہ کے لئے اور اگر تار سے لگا دیا اس سلسلہ کا قیام جو دنیا میں قائم ہو تا ہو طریقہ کے سلسلہ کی طرح ایک وقت جا کر ختم نہیں ہو جائے گا اور شاید دنیا پہلا کچھ کچھ اچھے کے وقت دکھا کر چلے جائے میں یہی اشارہ ہوا اور ان چاروں چیزوں کی شان و اسات پر ہر کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صورت پر پیدا کیا ہو اور اس میں ایسی استعداد رکھی ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہو لیکن وہ اپنے عملوں کی وجہ سے گر کر ذلیل سے ذلیل حالت کی طرف بھی چلا جاتا ہے سلسلہ موسویہ کی تاریخ بھی بتاتی ہے اور سلسلہ عیسیٰ کا بھی یہی سبق ہمارے سامنے پیش کرتی ہے

۱۹۶۲ء قدیم کسی شے کی تقویم اس کا راست کرنا ہو اور یہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے جس کے ساتھ حیرانوں میں سے انسان کو خاص کیا گیا ہے یعنی عقل اور فہم اور خدات کی راستی دے کر جس سے یہ ذلیل ہو کر اس کو ہر شے پر جو اس عالم میں غلبہ حاصل ہو رہی ہے

تقدیم

احسن تقویم سے مراد جیسا کہ امام رافعی نے لکھا ہے صرف حیوانی ساخت کی عمر کی نہیں بلکہ انسانی تمام نظام جاناں سے جنم لے بلکہ اس میں عقل اور فہم کے علاوہ اخلاق فاضلہ و تعلق باللہ بھی شامل ہیں اور فی الحقیقت اخلاق کی طرف ہی بیان خاص اشارہ ہے کیونکہ اخلاق بلند سے ہی انسان بلند مقام پر پہنچتا ہے اور جب اس کے اخلاق گر جائیں تو دوسرے حیرانات سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکر کرتے ہیں وہ خود ان شرف پر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے مہیسی چیزوں کے سامنے اپنے آپ کو جھکا کر ذلیل کرتے ہیں۔ احسن تقویم پر ہر انسان قائم رہ سکتا ہے جو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے آگے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے اور دوسرا ناکامی میں غافل اللہ تعالیٰ کو تو یاد دلا رہا ہے اس لئے کہ ان کے اعمال برکی جزا دی انہیں دیتا اور نیکو کرتا ۱۹۶۳ء مجبور سے خطاب امام لیکراس کے یوں معنی تھے ہیں کہ اسے انسان اس ذلیل کے بعد کیا چیز ہے کہ تجھے بڑا اور اس کے بخار کی وجہ سے کاذب بنائے کیونکہ کذب ہی حق سے انسان خود کاذب ہو جاتا ہے اور قاتلہ اور فرار و غیرہ کا قول ہے کہ خطاب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے ہے اور اس معنی میں خطاب ہر حال قرآن سے بھی ہو سکتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ کیا چیز تجھے جس کے اس بیان کے بعد جھٹا سکتی ہو یعنی استہمام نفی کذب کے لئے ہے اور آخری آیت کے بعد حضرت ابوہریرہ کی روایت کے مطابق جو آتا کہ جانا ہو جی و نا علی ذلک من الشاہدین

انسان کے بہترین صف پر ہے سے راہ

اَنْ رَّا اسْتَعَاذَ اِلٰلَہِ رَبِّکَ الَّذِیْ یَنْفَعُ الْمُضِلَّ اَصْلًا ۝ اَوَدَّیْتُ

جیسے کہ وہ فتنی بھٹا ہے ۳۶۲۔ میرے رب کی طرف ہی دیکر جان کر کیا تو نے اسے دیکھا جب کہ وہ گمراہ تھا اور جب وہ نماز پڑھتا تھا تو ۳۶۳۔ کیا تو نے

اِنْ کَانَ عَلَی الْهٰکُلِ ۝ اَوْ اَمَرَ بِالْقَوٰی اَلَمَیْتَ اِنْ کَانَ بَیْ تَوٰلِیِّ الْمٰیعِلْمِ ۝

غور کیا اگر وہ ہماری بات پر جو بات غری کا مکر دیتا ہو کیا تو نے غور کیا اگر وہ جھٹلاتا اور پچھ پھرتیا ہو کیا وہ جانتا سمیر

یَا اَللّٰہَ یٰزِیُّ ۝ کَلَّا لَیْنُ لَمْ یَمُنْ تَہْ لَسَفْعًا ۝ اِلَّا نَاصِبَہٗ کَاذِبَہٗ ۝

اے اللہ دیکھتا ہے نہیں اگر وہ نہ کہے گا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے ۳۶۴۔ جبروتی

خَاطِبَہٗ ۝ فَلَیْدُہٗ نَزٰوِیہٗ ۝ سَدَّ الرِّیَازِیۃَ ۝ کَلَّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۝ اَقْبَرُہٗ ۝

ظاہر پیشانی سرور اپنے اہل بس کو بلاے ہم ہمیں بھار دو کو بلائیے ۳۶۵۔ تیسری سلی بات زمان اور بھرا کر اور تیسری

ہتایا کہ اس کے ساتھ ملحق پیدا کر کے سناں حقیقت حاصل کر رہا ہو۔ اور اگر بار بار پٹنے کی طرف توجہ دلائی تو ساتھ ہی کھنے کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ملنے کی ترقی ظلم ہی ہوتی ہے علم انسانی کی اس ترقی اسی وقت سے شروع ہوتی ہے انسان کے ظلم کا استعمال نہیں کیا تو یوں گویا انسان کی ساری ترقیوں کی جڑ پھینچے اور کھنے کو تڑا دیا۔ ان ساتھ باہم ریل میں یہ توجہ دلائی کہ انسانی زندگی کی ابتدا اللہ تعالیٰ سے تعلق سے ہوتی ہے اور اسی سے انسان کو عزت ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گناہ آدمی تھے گو ان کے جاننے والے آپ کی نظری پاکیزگی کی وجہ سے ان کی عزت کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے کلام کے نزول نے ان کی زندگی کو تاجی پٹا دیا کہ آپ دنیا کی سب سے زبردست طاقت بن گئے اور انسانوں میں اور قوموں کی زندگیوں میں ایک انقلاب ظہیر پیدا کر دیا۔ یہ انقلاب جب ایک اقامت سے وقوع میں آیا اس بات کی شہادت پھر ہی کہ اس کلام میں کس قدر طاقت پھر ہی ہوتی ہے۔ لیکن عجیب تھا میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے اسی اقامت کے حکم کی تعمیل لازم ہو۔

۳۶۲۔ میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملحق پیدا کرنے کا محتاج نہیں سمجھا اور اپنے مال و دولت کو کافی سمجھا ہوں۔ ۳۶۳۔ بخدی میں ہو کر اور چلنے کا تھا اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتا دیکھوں گا تو ان کی گراں قدر و مردانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اس کے توفیق سے اسے پکڑ کر کھائے گا تو اسے کھانے کا حاصل پھر کہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے کشیدہ ہو کر تہمتوں پر ملحق ہو جائے تو اس کا تہمتہ تہمتہ دو مردوں کو بھی راہ حق سے روکتا ہے اور اسی کی طرف یہاں اشارہ ہے۔ ۳۶۴۔ سفاک سفاک اہل میں سیاری کو کھتے ہیں اور سفاک اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے سیاہ کر دیا۔ اور ناصیب کے ساتھ اس کے معنی جذبہ اور اخلاص ہے ہیں اور پیشانی کے بالوں سے پکڑنے سے مراد اس کا ذیل کرنا ہے اور معنی نے پیشانی کو اس کی گھر لیا ہے کہ انہی معنی لئے ہیں دل و کمر اخذ بنا صلی اللہ علیہ وسلم

۳۶۵۔ زبانیت۔ زبان کے معنی دو قسم ہیں اور زبانیت وہ جو لوگوں کو روکے ہیں اور کعبہ کو گمراہی میں اصرار و انصرار کو زبانیت کھتے ہیں اور زبانیت کے نزدیک اس کے معنی غلطو شرا ہیں (د)۔

یہاں مطلب مزاح سے لوگوں سے ہر جن کا یہ اعلان ہے حق تعالیٰ کو دیکھنے اور اس دنیا میں بھی ان کو مزا کی اصرار کے اہل اہل بس ہم کہنا اس کے متعلق ہیں ذیل پورے۔

المسجد

میں بقیہ عظیم
کی طرف اشارہ

سفر

نہایت

سورة القدر مكية خمس ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّهٗ اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْرٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ سَنَةٍ ۚ

ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اتارا ۱۹۴۱ء تک کیا خبر ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ۱۹۴۱ء میں فرشتے اور وحی اپنے رب کے اذن سے ہزاروں سالوں سے آتے ہیں۔ ۱۹۴۱ء سے فرشتے کے اذن سے ۱۹۴۱ء تک ہر سال

اس سورت کا نام القدر ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس میں ہونے پر بکثرت نازل ہوتے ہیں اس سورت میں حمل و کوثر کی کرم کے نزول کا ہے جو لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے اور نہایت کے لحاظ سے اس کا نام القدر ہے اور نہایت کی نازل کی ہے اور اس میں جو کرم کا اتفاق ہوا جو جن لوگوں نے اسے مانی کیا ہے وہ ایک ضعیف عبادت کی بنا پر ہے۔ ۱۹۴۱ء لیلۃ القدر درختوں کے منی قضاء و حکم ہیں اور لیلۃ القدر حکم کی رات ہے جو ایضا قتل اور حکیم اور کائنات سے ملتا ہے۔ ۱۹۴۱ء اللہ حق قدرت رکھتا ہے۔ قدرت کے معنی عظیم بھی لئے گئے ہیں اور حکیم علیہ السلام نے انزلہ میں غیر کرم کی طرف ہی جاتی ہے اور قہر و باہم بیک کے بعد جسے پہلی وحی پر اتارا تو لٹا کر کہ کرمات بنا دیا کرم اور لیلۃ القدر میں اتارنے سے یہی ہو کہ اس میں قرآن کریم نازل ہو شرف ہوا اس سے پہلے معلوم ہوا کہ مختلف زمانوں کی نازل شدہ سورتوں کو مشاہدات کی وجہ سے وجود و تیب پر رکھا گیا ہے۔ لیلۃ القدر کیا ہے اور اس میں قرآن کے اتارنے سے کیا مراد ہے اور کچھ ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۱ء۔

۱۹۴۱ء لیلۃ القدر کی عظمت کی طرف توجہ دانی کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور یہاں ہزار کا لفظ کثیر کیلئے ہے مگر اس میں ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تمام زمانوں پر فوقیت رکھتا ہے اسی طرح ہر صدی کے سربراہ کے خلفائے شایگان کا زمانہ صدی کے باقی زمانہ پر فوقیت رکھنے والا ہے کیونکہ ہزار مہینوں سے تری سال کے قریب جتنے ہیں اور یہی سال کے قریب گویا ہر صدی میں عہد و کائنات ہر قسم کا ایک اشارہ روح الہی میں بھی بیان ہوا ہے کہ اس میں ہزار مہینوں کی عظمت کی طرف اشارہ ہے ہر قسم سال کے قریب رہی۔

۱۹۴۱ء سورج کے متعلق یہاں بھی وہی تحریف اقول میں جو ۱۹۴۱ء میں بیان ہوئے اور جو حجت یا دعویٰ یہاں معنی ہو سکتے ہیں مگر اصل مطلب سورج کے اتارنے کا مدعا ہے کہ نازل کی گویا لیلۃ القدر سے ایک نئی روحانی زندگی مہینوں کی قسمی ہو کہ اس میں اس سے مراد ہر قسم پر بکثرت ہے اور میں جب کہ معنی میں ہو (۱) اولیہ باطل اس کے مطابق ہے جو دوسری جگہ فرمایا۔

۱۹۴۱ء سلام کے معنی ہر وقت کے لئے سلام ہے اور اس سے بھی کی خبر مقدم کیا گیا ہے مگر سلام پر تفسیر اس لئے سلام میں اشارہ من کل امر کی طرف معلوم ہوتا ہے یعنی جو امر نازل ہوتے ہیں وہ سلام کا موجب ہیں اور وہی

۱۹۴۱ء لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے اور نہایت کے لحاظ سے اس کا نام القدر ہے اور نہایت کی نازل کی ہے اور اس میں جو کرم کا اتفاق ہوا جو جن لوگوں نے اسے مانی کیا ہے وہ ایک ضعیف عبادت کی بنا پر ہے۔ ۱۹۴۱ء لیلۃ القدر درختوں کے منی قضاء و حکم ہیں اور لیلۃ القدر حکم کی رات ہے جو ایضا قتل اور حکیم اور کائنات سے ملتا ہے۔ ۱۹۴۱ء اللہ حق قدرت رکھتا ہے۔ قدرت کے معنی عظیم بھی لئے گئے ہیں اور حکیم علیہ السلام نے انزلہ میں غیر کرم کی طرف ہی جاتی ہے اور قہر و باہم بیک کے بعد جسے پہلی وحی پر اتارا تو لٹا کر کہ کرمات بنا دیا کرم اور لیلۃ القدر میں اتارنے سے یہی ہو کہ اس میں قرآن کریم نازل ہو شرف ہوا اس سے پہلے معلوم ہوا کہ مختلف زمانوں کی نازل شدہ سورتوں کو مشاہدات کی وجہ سے وجود و تیب پر رکھا گیا ہے۔ لیلۃ القدر کیا ہے اور اس میں قرآن کے اتارنے سے کیا مراد ہے اور کچھ ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۱ء۔

قد

۱۹۴۱ء لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے اور نہایت کے لحاظ سے اس کا نام القدر ہے اور نہایت کی نازل کی ہے اور اس میں جو کرم کا اتفاق ہوا جو جن لوگوں نے اسے مانی کیا ہے وہ ایک ضعیف عبادت کی بنا پر ہے۔ ۱۹۴۱ء لیلۃ القدر درختوں کے منی قضاء و حکم ہیں اور لیلۃ القدر حکم کی رات ہے جو ایضا قتل اور حکیم اور کائنات سے ملتا ہے۔ ۱۹۴۱ء اللہ حق قدرت رکھتا ہے۔ قدرت کے معنی عظیم بھی لئے گئے ہیں اور حکیم علیہ السلام نے انزلہ میں غیر کرم کی طرف ہی جاتی ہے اور قہر و باہم بیک کے بعد جسے پہلی وحی پر اتارا تو لٹا کر کہ کرمات بنا دیا کرم اور لیلۃ القدر میں اتارنے سے یہی ہو کہ اس میں قرآن کریم نازل ہو شرف ہوا اس سے پہلے معلوم ہوا کہ مختلف زمانوں کی نازل شدہ سورتوں کو مشاہدات کی وجہ سے وجود و تیب پر رکھا گیا ہے۔ لیلۃ القدر کیا ہے اور اس میں قرآن کے اتارنے سے کیا مراد ہے اور کچھ ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۱ء۔

۴ ﴿فِيهَا كُتِبَ قِيمَةُ ۚ وَانْفَرَقَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالْكَافِرِينَ مِنْهُمْ جَاءَتْهُمُ

جن میں مضبوط کتابیں ہیں ۳۰ اور انہوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھو فرقہ نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پس کمال ہل

۵ النَّبِيَّةُ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ خُفَّاءُ وَيَقِيمُوا

آگئی ۳۱ اور انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا مگر یہی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں کیسے زبانہ وری کو خاص کہتے ہوتے راستہ ہرگز

۶ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

تاکم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط دین ہے وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا

۷ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۚ وَالَّذِينَ

اور مشرک اور حق کی انک میں ہیں اسی میں رہینگے وہ بدترین مخلوق ہیں ۳۲ جو لوگ

۸ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۚ جَزَاءُ مَنْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ عِنْدَ رَبِّكَ

ایمان لائے اور اچھے عمل کرے جن وہ بدترین مخلوق ہیں ان کا بدلہ ان کے رکے ہاں جتنی کے ہاں میں جگے جو نہیں

مِنْ جَهَنَّمَ إِلَّا أَخْرَجُوا مِنْهَا ابَدًا ۚ رِضَىٰ لِلَّهِ عَلَيْهِمْ وَرِضْوَانُهُ ۚ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۚ

جہنم میں رہیں انہیں میں رہینگے انہوں سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوتے ہیں کیسے جو ہر ایک سے راضی

اور فی الحقیقت جو لوگ خود نما کیوں کے اندر مبتلا تھے وہ دوسروں کو کیونکر بنا کیوں سے نکل سکتے تھے۔ اسی سبب

سے آگے حصفا مطہرۃ کا ذکر کیا تاہر کو دیا تاہر کہ رسول کے آئے کی ضرورت اس لئے تھی کہ پہلے اہل کتاب اس

قابل نہ رہے تھے کہ وہ دوسروں کو گناہ کی غلامی سے نکالت دلا سکتے۔ بلکہ وہ خود ایک نجات دہندہ کے قتل تھے

اور منفکین کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں کہ بس اچھوں سے الگ ہونے والے نہ تھے +

۳۱ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ ۚ فَتَنَافَسُوا فِيهَا ۚ فَمَا تَذَكَّرُونَ ۚ

اے نبی اب دنیا پاک ہو سکتی ہے اور دنیا کی تہ کے بڑھانے میں یا شاہد ہو کہ اس قرآن میں پہلی کتابیں کی تمام وہ قلم مجھ دی جو قلم

رکھنے کے قابل ہیں اور تو ان کو صحیفہ لکھ کر تبارک و تعالیٰ کی عزت کو براب رکھا جائے گا مگر جو جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو

۳۲ ﴿فَإِنَّهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۚ وَكَانَ زَكَرِيَّا مِنْهُمْ إِذِ ابْتَلَىٰ رَبُّهُ نَذِيرًا ۚ

یہ فرقہ کرنا کیسے بد نصیبی پر اسلئے کہ انہیں بھی اور عبادت کی طرف ہی بلایا جاتا تھا اور یہی انہیں دیکھنے بھی کر سکتے رہے +

۳۳ ﴿وَلَمَّا جَاءَ زَكَرِيَّا مِنْ رَبِّهِ بِبُشْرَىٰ ۖ وَهُوَ يَخْشَىٰ رَبَّهُ ۚ وَهُوَ كَانَتْهُ الْوَيْلُ ۚ وَهُوَ كَانَتْهُ الْوَيْلُ ۚ

برحق یہ کہ اس نے خلق میں اور یہی کہ تو جسے شوق ہو اور ہرگز متروک ہو گیا ہو اور یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کفر کو تار شاہد

وہ ہر ایک میں سے بنائی ہوئی ہے یعنی شہا البریۃ اور ضلالت البریۃ کے مقابل میں یہ سچا ہاں انسان جب اپنے قلم خدا کو کہہ کر صل متعال کر

تو اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اس سے کفر کی جیسا برا بھی ہو کہ انہیں وہ سب مخلوق سے بدتر ہو کہ سب مخلوق کا دین کی فرمانبرداری کرتی ہو

اور جب وہ اپنے حق کا راستہ ہستال کرنا ہو تو وہ تمام مخلوقات پر فوقیت عطا کرے اس میں صلت بتو کیا انسان اشرف المخلوقات ہو

قرآن مجید کی کتابوں
کی تعلیم

برحق

انسان شرف المخلوق

وَأَنَّهُ عَلَىٰ مَا نَحْنُ بِكَافِرٍ إِلَّا كَافِرًا أَقْبَلُ مَا يَكُونُ لِي بِهِ إِلَّا مَا كُنْتُ أَعْلَمُ ۚ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ ۚ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ ۚ

اور وہ یقیناً اس پر گواہ ہے اور وہ یقیناً مال کی محبت میں مجھ سے زیادہ زیادہ جانتا نہیں جبکہ جو میں

فِي الْقُبُورِ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۚ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ ۖ

باہر نکال جائیگا اور جو سینوں میں ہو وہ ظاہر کیا جائیگا ۳۶۳ یقیناً ان کا رب آج ان سے

نعم

وسط

جگہ کا ذکر ہے

نعم۔ نعم المائدہ پانی حج ہوا اور نعم خبار کو کہا جاتا ہے جو اوپر چڑھ جاتا ہے (د) ۴

وسطی وسط الشیء و تشکک کے معنی ہیں صاف و وسط یعنی اس کے درمیان میں ہو گیا دل ۵

یہاں جہاں چیزوں کو بطور گواہ پیش کیا جہاں ہر مرد جہور کے نزدیک خدا کی راہ میں جنگ کو شہادتوں کے ٹھوسے ہیں اور بہت جلد بتائی زندگی کی ہر اور پچھلی سورت میں جو توجہ دلائی گئی تھی کہ ایک انتظام

غیر ہر پہلو پر عمل اس کے گواہ قیامت روحانی مبعوث ہوجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جہت میں تو یہاں اس انتظام کے اس حصہ کی طرف توجہ دلائی ہر جس کے ذریعہ سے باطل کا نابود ہونا تھا یعنی یسائیں اور اس لئے غازیوں کے

گھوڑوں کو جس سے باطل کا قلع قمع ہونا تھا بطور شہادت پیش کیا اور فی الحقیقت یہ ایک پیشگوئی ہے اور رسالوں کا ذکر اس لئے کیا کہ جنگ کی کامیابی کا انحصار اسے ہر گز اس قدر علم جنگ میں ترقی کے باوجود بھی عمدہ بہت رسالت

کا یہاں جنگ کا پیش خیمہ ہر اس دلی میں مسلمانوں کو ان باتوں سے خاص ناظرہ اٹھانا چاہئے اور انسانوں کی جامعیت میں عبادت وغیرہ سے ملود ہو سکتی ہیں یعنی جو اپنے کامات کے حامل کرنے کیلئے سرپٹ دوڑتے ہیں اور پھر اپنے افکار

کے ساتھ انہماک و مصارت میں ایک ٹھٹھے ہیں اور صبح کے وقت حرم و ہوا کی فوج پر چڑھ کر تیس پھر اس کے ساتھ وہ خبار ٹھٹھے ہیں جو اوپر چڑھ جاتا ہے ہر جان کے اعمال کے صعود کی طرف اشارہ ہوا اور ہر مرتبہ کی جامعیت میں جادو

ہوتے ہیں اور یہ سب مومنوں کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہے ۶

۳۶۴ کنودہ ناشر لسان کو کہتے ہیں اور ارض کنودہ وہ زمین ہر جس میں کچے نہیں اگتا (د) ۷

کنودہ

جو اب قسم ہے کہ انسان ناشر گزار ہر یعنی جو توئی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھے ہیں ان کی تربیت نہیں کرتا جو کہ

اصل فرض اس مقابلہ کی یہ تھی کہ جو قایم ہو جائے اور باطل نابود ہو جائے اس لئے بتایا کہ یہ لوگ خلافت حق رکھنے والے ہیں آخر کار ان پر ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور انہیں ذلک فاسدین

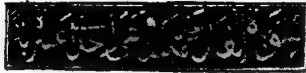
میں بتایا انسان کی اپنی فطرت میں اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ وہ مال دنیا کی محبت میں اس قدر غفلت ہے کہ اپنے اعلیٰ قویٰ کی پوا نہیں کرتا ۸

عصیل

۳۶۵ ۳۶۶ حصیل حصیل چھلکے سے منظر کا ٹھٹھا جیسے سوسلا کی کان سے سوسلا کا ٹھٹھا یعنی جو دونوں میں ہے وہ ظاہر کیا جائے گا (د) ۹

بعد شریاف القہور و دیکھو ۳۶۷ اور یہاں حصیل مافی الصدور لا کسی معنی کی تائید کی ہو کہ اور اس سے ساز کو ظاہر ہوتا ہے اور وہ قیامت میں بھی ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو قیامت روحانی قایم ہوئی اس میں بھی اسی کا

انجام ہوا جو سینوں کے اندر یعنی مافی الصدور میں ہو گا اور صبر صفا وہ ظہور میں آگیا ۱۰



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشتبہ انتہا رحم ولسے بار بار رحم کرے دلسے کے نام سے
 الْقَاعَةُ مَا الْقَاعَةُ وَمَا أَذْرُكَ مَا الْقَاعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ

۱
 ۱۱۶

سخت مصیبت کیا ہے یہی سخت مصیبت ہے اور تجھے کیا خبر کسی طرح سخت مصیبت ہے ۳۶۳ جن دن لوگ کچھ ہوئے پر وانی
 الْبُشُورُ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ فَمَا مَنَ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَمَا فِي عِيشِهِ
 کیلئے ہوئے اور پہاڑ جتنی ہوتی اون کی طرح ہو گئے ۳۶۴ سو جن کی نیکیاں معادی ہوئی وہ خوشی کی زندگی
 لَافِيَةٍ وَفَمَا مَنَ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَمَا لَهُ هَارِيَةٌ وَمَا أَذْرُكَ لِهَيْبَةِ ذَا الْحَرَمَةِ
 میں ہوگا اور جس کی نیکیاں ہلی ہوئی تو اسکا ٹھکانا دیر ہوئے ۳۶۵ اور تجھے کیا خبر وہ کیا ہو جتنی ہوتی ہیں

اس سورت کا نام القاعۃ ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں پچھلی سورت کا صفحہ ۱۱۶ میں بھی ہادی رکھا ہے اور یہ ابتدائی
 کی زائد کی سورت ہے +
 الْقَاعَةُ کیلئے دیکھو ۱۱۶ مصیبت - غی کر صلح کلمہ - قیامت تینوں پر بیٹھا دیکھو اور یہاں تینوں پر
 پر معادی ہو پچھلی سورت میں جگہوں کے متعلق صراحت کی گئی تھی اسلئے یہاں سر تہرا دہرنا کوئی تبدیلا نہیں اور سخت
 مصیبت اور قیامت کے معنی ظاہر ہیں +

تسبہ سورت

۳۶۴ فَرَّاش - فَرَّاشۃ دھڑلے اور پروانے کو کہتے ہیں اور لوگوں کو ذراش بشتوں سے مثال دینے میں اشارہ ہے
 کے بول و خطاب کی طرف دیا گیا اکثر تباہی گندگی اور انکے ضعف اور ذلت اور انکے آئے اور بے نیکی و جبر سے
 پیدا ہونے سے تشبیہ دی ہو بہر حال یہ تشبیہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئی اور قیامت کا نظارہ عروس سے فوق العزیز ہو
 اور پہاڑوں کا جتنی ہوتی اون کیلئے ہونا اسلئے اُٹا جائے کیلئے ہو دیکھو ۱۱۶ +

فراش

۳۶۵ هَارِيَةٌ - ہارہ ہوی ہو دیکھو ۱۱۶ اور ہارہ معروف ہو اور اسلئے تمام ہارہ اور ہارہ ۱۱۶ میں مراد کی شکل بھی ہے باقی
 دیکھو اور ہارہ کو دھن کا نام قرار دیا گیا ہو گراں ہری کا قول ہو کہ یہ ہم نہیں بلکہ ہر ایک گراں ہری کی کوئی انتہا نہ ہو
 اُنہ ہارہ کے معنی بھی کئے گئے ہیں کہ اس کا ٹھکانا دیر ہوگا اور بعض نے اسے دعا کے طور پر قرار دیا ہے جیسے ہوت اُنہ کے معنی
 اسکی ہاں کہ ہارہ بعض نے کہا کہ ہارہ ہو کہ دھن سے اسلئے ہری ہارہ ہو گراں ہری ہاں بیٹے کو پناہ دیتی ہو دل +

ہارہ ہارہ

موازیں کے معادی اور ہارہ ہرے پر دیکھو ۱۱۶ اور یہ لفظ قیامت کہی ہو بھی صادق ہے ہیں اور روحانی قیامت کہی ہو
 نیکی کرنے والا انسان میں خوشی کی زندگی پائتا ہو اور جسکی نیکی کی قوت مردہ جتنی ہو وہ میں دیر میں ہر تہرا دہرنا دھن کو گندگی
 کی آہ یا ان قرار دیا ہو تو مطلب یہ ہے کہ جس طرح ان کے کی تربیت کوئی ہر اسلئے کہ تربیت کیلئے اولیٰ ضرورت ہے یہی ہے

دھن ہارہ کے معنی

سورة النور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے نام سے

اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ ۚ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۚ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ ثُمَّ

کثرت کی وجہ سے تم میں غل کرکھادی جائیگا کہ تم قبروں میں پہنچ جاؤ ۳۶۶ نہیں تم جان لوگے

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۚ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۚ

نہیں تم جان لوگے نہیں اگر تم علم یقین کے ساتھ جانتے تو تم ضرور وہ جگہ کو دیکھ لیتے

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْیَقِیْنِ ۚ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۚ

پھر تم ضرور دیکھیں گی آنکھ کے ساتھ دیکھ لوگے پھر تم سے ضرور اس دن نعمتوں کے متعلق سوال ہو گا ۳۶۷

سزا نہیں بلکہ بطور عذاب ہو گیا وہ جگہ اصل مشا ان امراض روحانی کا علاج ہے جو انسان اپنے ذہن سے آپ پیدا کر لیتا ہے انسان آپ اپنے لئے آگ بناتا ہے اگر خدا تعالیٰ کا فضل ہے پانی ان ایسا ہے کہ اس آگ کو بھی بطور ایک مٹک کے بنا دیتا ہے

نہر سورت

اس سورت کا نام انتکاثر ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں یہاں بتایا ہے کہ کثرت مال و دولت کی خواہش اور شہ انسان کو اصل مقصد زندگی سے غافل رکھتی ہے اور وہ دنیا تک محسوس و محسوس کو دیکھنے کے رنگ میں بہاں بھی دیکھ سکتا ہے۔ گویا وہ انقلاب روحانی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرے آئے تھے اس کی فطرت کو گم کر دیتا ہے جو شخص اس لئے کثرت مال کی محبت سے نہیں غافل کر رکھا ہے یہ بھی ابتدائی کی سورتوں میں سے ایک ہے

۳۶۷ حکایت و حکمت ۳۳ کثرت مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش یہی کثرت مال و دولت و جاہ وغیرہ کی خواہش جو انسان کی حیوانی زندگی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں اسے حقیقی مقصد زندگی سے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے غافل کر دیتی ہیں جب تک سورتوں میں اس انقلاب روحانی پر زور دیا جے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا کرے آئے تھے تو یہ بتایا کہ وہ کسی چیز سے جو لوگوں کی توہم کو اخلاقی و روحانی پہلو سے جوئی تحقیقت ان کی اصل خوشی کا رعب پر مشائے رکھتی ہے اور زرم الغار سے دیکھو ۳۵۴ سورت مراد ہے یعنی اسی طرح اشتغال دنیا میں نہ کہ تم جاؤ۔ اسی لئے لکھے فرمایا کلا حیف تنکا غزال بنیاسے تمہاری خلق نہیں صوفی تعلیم و اس بات کا تم کو علم ہو جائے گا کہ ایک علم اس دنیا میں ہو جائے اور ایک مرتبہ کے بعد اس سے دو دفعہ صوفی تعلیم فرمایا ہے

۳۵۴ ان آیات میں عین کے دو مراتب کا ذکر علم یقین اور عین یقین کے الفاظ میں کیا ہے اور تیسرا مرتبہ کا ذکر نفس یقین میں کیا ہے اور دوسری جگہ عین یقین کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے (الحق آیت ۵۱) اور یہ تین مراتب یقین اس طرح ہیں کہ پہلا مرتبہ یقین کا ذیل علمی کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اسے علم یقین کہا ہے اور دوسرا مرتبہ شہادہ سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اسے علم

سورة العصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد ہے انتہا رحم واسے بار بار
جو کہنے والے کے نام سے

۱۴۸

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دگر تیار ہوا وقت گواہی کر انسان نقصان میں ہے
سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَّصَّوْا بِالْحَقِّ ۚ وَتَوَّصَّوْا بِالصَّبْرِ ۚ

عمل کرتے ہیں اصابک دوست کو حق کی نصیحت کرتے ہیں اور ایک دوست کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں

کہا ہے اور قریم رس پر جس کے اندر داخل ہونے یا اس حالات کے اپنے اوپر وارد ہونے سے حاصل ہوتا ہے اسے حق الیقین کہا ہے اور یہاں اس کا ذکر نقصان و مشقہ اللہ میں کیا ہے کہ کثیر کثرتوں کے متعلق سوال گو یا ان فتنوں کی ناشکری کا عمل پر بارگہ خیر و برکت پر وارد ہونے یا ان میں رہا رہتے ہیں کی مثال یہ ہے کہ شکار و صیاد کو دیکھ کر بڑا میلہ علم انسان کو نشین ہو جا تا ہے کہ وہاں آگ جل رہی ہے پھر اگر اور آگ کے چل جانے کو خود اپنی آنکھ سے دیکھ لے گا چہ عین یقین ہو۔ پھر خود اس کے اندر داخل ہو جائے تو وہ حالت اس پر وارد ہو کر بتا دیتی ہے کہ یہ حق الیقین ہے۔ تو یہاں کہا کہ بتا یا ہو کہ اگر تم علم یقین سے کام لیتے یعنی دلائل پر غور کرتے تو ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کثرت مال و دولت کے پیچھے لگنا اور اصل مقصد زندگی کو بھلا دینا ایک دفع ہر آدمی جو فرمایا کہ تم عین یقین سے دیکھ لو گے تو مطلب یہ ہے کہ ایسے واقعات تمہارے سامنے پیش آجائیں گے کہ جس طرح انسان آگ سے ایک چیز کو دیکھ لیتا ہے وہی طرح واقعی و حق کو دیکھ لے گا پھر یہ موت اٹھائی کی ویسوی فتنوں کی ناشکری کے نتائج کھلے طور پر قریب و دور کے عین یقین سے دفع کر کے

اس سورت کا نام العصر ہے اس میں تین آیات ہیں۔ اور اس کے نام میں مہر و ایم کی طرف اشارہ ہے کہ وقت اٹھنے سے نکلا جاوے جو آدمی انسان جو اس وقت کہ اپنے مصروف میں نہیں ہوتا وہ نقصان میں ہے اور اچھا مصروف یا عطاء کے دنگ میں کسی بات پر قائم ہونا ہے یعنی ایمان اور یا اعمال کے دنگ میں یعنی اعمال صالحہ کا بکا لانا مگر ہر انسان جو اپنی دونوں پہلوؤں سے دونوں کی بھلائی میں کرتا وہ بھی نقصان میں ہے۔ یہ سورت کی ہر دو ابتدائی زمانہ کی سورتوں میں سے ہے اور پہلی سورت سے متعلق یہ ہے کہ وہاں بتایا تھا کہ دنیا کی کثرت کی فتنہ کی چیز نہیں بلکہ انسان کو اصل مقصد زندگی سے غافل کر دینے والی شے ہے اور یہاں وہاں مقصد زندگی بتایا ہے۔ ۱۴۸ عصا کے معنی دھنسی زمانہ ہیں اور زمانہ اور دن کو بھی عصا کہا جاتا ہے اور صبح اور چمکے پہر کی نازوں کو صریش میں عصا میں کہا ہے اور یہاں بعض کے نزدیک مراد مطلق وقت ہے اور بعض کے نزدیک ناز و صبح کا وقت اور بعض کے نزدیک کوئی ساعت (د) اور دھنا زمانہ کو گھنٹہ بھی کہا جاتا ہے اور عصا اس کے مراد و دگر کرنے کے لحاظ سے ہے۔

عصر

جب پہلی سورت میں انسان کی طلب کثرت مال و دنیا کا ذکر کیا اور اسے انسان پر فتنہ کی چیز سمجھا ہے تو یہاں بتایا کہ فی الحقیقت ایسا انسان گھاسے میں ہے اور وہ اپنے قاتل خدا کو خدا بنا کر رہا ہے اور اس پر پھر بارگاہت ہونے و حق کی شہادت کو پیش کیا ہے کہ اگر وہ جو گزر رہا ہے اگر وہ صبح صرف میں نہیں آیا تو وہ.... بر باد ہو گیا اور عین کے آگ

وقت کی بہت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رح داسے بار بار روح کرنے داسے کے نام سے

ایک قیمتی چیز ہوتی ہے کسی وقت کی قیمت کو لوگ بہت کم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ چیز سب سے زیادہ قیمتی ہے، اللہ تعالیٰ نے یہاں تک شہادت میں پیش کر کے اس کی عظمت اور قیمت کی طرف توجہ دلائی ہے اور زیادہ کی شہادت بحیثیت مجبوری بھی یہ بتائی ہے کہ اگر اس زندگی سے فائدہ اٹھائے ورنہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لاتے اور بچے مل کر رہتے ہیں۔ ان دنیا کا بیج کرینا بالآخر انسان کو کچھ نہیں پہنچاتا۔ اور عصر سے وہ وقت مراد لیکر جو خوب آفتاب سے پہلے ہے مطلب وہی جو پہلے بیج پاتا ہے اس لئے کہ وہ وقت اس بات پر گواہ ہوتا ہے کہ آفتاب خوب چمک رہا ہے اور انسان کے لئے صفت اور سوتہ بہت کم ہے وہ اپنے وقت کو ضائع کر دے اور یا مراد اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہو کر اس چھوٹے سے زمانہ میں تمام زمانوں کا کلمہ آگیا۔ اور امتحانات کے رنگ میں، اللہ تعالیٰ نے اس میں سال کے ہر صدمہ کی دکھاو اور توجہ تمام زمانوں میں دکھاتا رہا یعنی حق کی کامیابی اور باطل حق کی تمام کوششوں کا ضائع حانا اور دنیا میں ایک نئے قیامت کا قیام ہو جانا کیسے نہیں اچھے اور بڑے الگ الگ ہو گئے اور بعضی طرح پر معلوم ہو گیا کہ نیکی اپنا اجر رکھتی ہے اور برائی دنیا میں قائم نہیں رہ سکتی۔

یہاں جن لوگوں کو حالت نقصان سے متنبہ کیا ہے ان میں چار صفحات کا بابا باطنی ماحول پر مشتمل ہے۔ اولی ایمان جس میں تمام صفحے آجھڑا جاتے ہیں۔ دوسرے اعمال صالحہ جس سے مرد ہر قسم کی صلاحیت والے اعمال ہیں۔ تیسرے ایک دوسرے کو حق کا پہنچانا جس میں یہ بتایا کہ انسان کا صرف خود حق پر قائم ہو جانا بھی کافی نہیں جینگ کر وہ حق دوسروں کو دہنہ لے اور چھٹے صبر کی ایک دوسرے کو وصیت کرنا اور صبر پر ہے کہ تمام مشکلات کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ برائیاں قائم ہو جائے۔ گویا ایک حق ہے اور ایک حق پر قائم ہو نا ہے۔ حق ایمان کے مقابل پر ہے اور صبر اعمال صالحہ کے مقابل پر ایمان خود صحیح عقیدہ پر قائم ہو۔ دوسروں کو صحیح عقیدہ پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ خود اعمال صالحہ پر قائم ہو دوسروں کو اعمال صالحہ پر قائم کرنے کی کوشش کرے اور یہ ہر مسلمان کا فرض قیود دے کہ بتا دے کہ ہر مسلمان جینگ حق کو دوسروں تک نہیں پہنچانا بلکہ اس حق پر دوسروں کو قائم کرنے کے لئے پھر اندر نہیں نکلتا اس وقت تک کہ وہ بھی نقصان میں نہ ہو۔ اس چھٹی سی سورت میں کسی قدر جامع تعلیم ہے، اندر ہی شہادت ہے اس بات پر کہ قرآن حکیم کی ہر سورت بھلے خود ایک مکمل کتاب پر غور کرتے ہیں چھٹی سورت میں یہ ہر نام شافی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اگر اولی صفت نازل دی ہو تو یہ سورت ہی لوگوں کے لئے لائی ہوئی ہے۔

۱۶

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۚ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ يَحْسَبُنَا مَالَهُ اخِذُوا
 انفس کو ہرگز غیب نگیزے طعن کرنے والے پر جو مال کو جمع کرنا اور اسے شماریں لانا ہو وہ خیال کرنا ہو کہ اس مال سے بیشمار کیا

كَلَّا لَيَنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۚ نَارُ اللَّهِ الْمَوْجُودَةُ ۚ
 ہرگز نہیں وہ ضرور حطم میں ڈالا جائے گا اور تجھے کیا خبر ہے اللہ کی جلائی ہوئی آگ

الَّتِي تَطْلِعُ عَلَى الْآفِئَةِ ۚ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۚ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۚ
 جو دلوں پر اطلاع پاتی ہے وہ ان پر لے ہے ستونوں میں بند کردی جائیگی ۳۱۵

اس سورت کا نام حتمہ ہے اور اس میں دو آیتیں ہیں۔ پہلی سورت کے مقابل پران دلوں کی حالت دکھائی تیرم مال دنیا سے محبت کرتے ہیں اور بچاؤ اپنی اصلاح کرنے کے دوسروں کی غیب شاری میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سورت بھی کی ہے اور ابتدائی کی زیادتی ہے +

۳۱۵ حتمہ اور مائتہ پر کیہو ۳۱۵ اور وعدہ کے لئے دیکھو ۳۱۵ اور مائتہ ۳۱۵ اور مائتہ فرائض معنی لئے ہیں کہ مال کو
 عُدَّةً بنانا ہے یعنی مصائب اور حوادث دہرے بچنے کا سامان (۱) اور جو معنی ترجمہ میں اختیار کئے گئے ہیں ان میں گناہ اور
 عُدَّةً بنانا دونوں معنوم آجائے ہیں اور اصل مطلب یہاں عُدَّةً کا بنانا ہی معلوم ہوتا ہے یعنی جن مصائب ظہور کی خبر دی جاتی ہے
 اور جس انقلاب عظیم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے ایک مال سے محبت کرنے والا سمجھتا ہو کہ وہ مال اس کو ان مصائب سے
 بچا دے گا۔ اور اختلاف میں یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ مال اسے بہشت کے لئے باقی رکھے گا اور یہ بھی کہ مال کے جمع کر لینے سے
 وہ ظلم کو بھی حاصل کرے گا +

۳۱۵ حتمہ جو حطم سے اخذ ہو یعنی توڑنا۔ دوزخ کا نام ہے کیونکہ وہ چیز کو توڑ دے گی اور بعض کے نزدیک ہر
 جہنم سے ایک ہے (۱) +

یہاں حطم اس آگ کو کہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی جلائی ہوئی ہے اور دلوں پر اطلاع پاتی ہے اور دلوں پر اطلاع پانچنے
 سے مراد یہی ہے کہ اس کا اصل منبع دل ہے کیونکہ دل سے ہی اعمال کا تعلق بظاہر نیت وغیرہ ہے اور دل انسان کے لئے مرکز کے
 طور پر جو جیسا کہ ہمیشہ میں ہے کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہو اگر وہ حالت اصلاح میں ہو تو سارا جسم حالت اصلاح میں ہوتا ہے
 اور اس میں فساد ہو تو سارا جسم میں فساد پیدا ہو جاتا ہے پس دل سے ہی یہ آگ پہنچتی ہے اور ہر جہنم ستونوں میں
 چابوں کی طرح سے انسان کو گھیرتی ہے اور مال سے جو شخص محبت کو بڑھاتا ہو اس کا دل یہاں بھی اس آگ کا شامچہ
 کریتا ہو اور مطلب یہی بتانا ہے کہ مال دنیا کی محبت آخر کار انسان کو کہاں پہنچاتی ہے اور دوسروں کی غیب شاری بھی لازماً
 دل کے اندر ایک آگ بھڑکاتی ہے +

دوزخ کی آگ، یہاں کے
 دل سے بھڑکاتی ہے

سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلْنَا بِكَ بِالْحَيَاءِ اِفْيَلًا اَلَمْ نَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَاَرْسَلْنَا

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارٍ مِّنْ يَّسْجَلٍ فَجَعَلَهُمْ قَصْفًا مَّاؤُولًا ۝

جند کے جھنڈ پر بھیجے جو انہیں سخت جھروں پر ارستے تھے سو انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا ۳۶۵۲

بِ

تسہ سورت

فیل -
حافظ مصباح نیل
آنحضرت کیلئے تھوڑے
اور اس تھا۔

اس سورت کا نام الفیل ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اور اس نام میں اشارہ صحابہ الفیل کے واقعہ کی طرف ہے جنہوں نے
خانہ کعبہ کو تباہ کرنا چاہا مگر خود تباہ ہو گئے اور اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سختی کو جو محمد رسول اللہ صلعم لائے ہیں دنیا کی تمام
طاقتوں کے مقابل میں کیا مگر اس اور صلیب اور توحید کی جنگ میں توحید ہی غالب آئے گی یہ سورت بھی بالافتاح کی ہے
۳۶۵۱ فیل - یعنی حیدر خیل کا واقعہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے مابین ہجرت کا یہ سال تھا اور اس سے شاہ حبش کی طرف سے
صفاء میں ایک عظیم الشان گرجا بنوا یا جسکی غرض یہ تھی کہ اہل عرب کھائے خانہ کعبہ میں بھیجے ہوئے کہ اس گرجا میں جمع ہوا کریں اور اس طرح
انہیں آہستہ آہستہ مسلمان بنایا جائے مگر چونکہ اہل عرب کے اس گرجا کی کوئی تہذیبی اور اخلاقی تہذیب نہ تھی اور اس نے خانہ کعبہ کو گرا دینے کیلئے
کے منظر پر چڑھائی کی اور یہ واقعہ اتفاقاً مرفوعین اسی سال کا جو جس سال حضرت نبی کریم صلعم پیدا ہوئے اور بعض کے نزدیک
آپ کی پیدائش کا دن بھی تھا جس دن ابراہیم کے لشکر پر تباہی آئی اس سال کا نام تاج عرب میں عام الفیل ہو گیا اور اس واقعہ کا
صحابہ الفیل اور یہ اس واقعہ کی وجہ سے ہوا جو اس کے ساتھ تھا اور جس کا نام محمد و تھا اور بعض کے نزدیک یہی واقعہ ہے اور ابراہیم کا
محمد نامی تھا جب یہ لوگ مکہ کے نزدیک پہنچے تو عبد اللہ بن عبد المطلب کے کو الہی کہے خالی کر دیا اور جب لوگ قریب کی پہاڑیوں پر چھگئے یہ بھی
کہا گیا کہ ابراہیم نے عبد اللہ بن عبد المطلب کے کچھ اونٹ رکھنے تھے تو عبد اللہ بن عبد المطلب نے ابراہیم سے واپس لے لئے اور ابراہیم نے تعجب کیا کہ تم خانہ کعبہ کے متعلق
کوئی رد و خور نہیں کرتے میں تباہ کرنا چاہتا ہوں تو عبد اللہ بن عبد المطلب نے جواب دیا ہاں ان اہل ذات اللہیت رہا لیکن میں اس کو توڑنا نہیں
ہوں اور خانہ کعبہ کا رب بھی ہرگز اس کی حفاظت کرے گا اور جب کہ کو خالی کیا تو اس وقت کعبہ کے دروازے کی کنڈھی کو کچھ لڑکا لڑکھا تھا
یہ وہ طفلہ فاطمہ زہرا علیہا السلام صلیبہم دھا اہم ابدا تھا کوئی ٹکڑی بات نہیں سننا کہ اسے ٹکڑی حفاظت کرتا رہا سو اسے ٹکڑی
حفاظت کر لی صلیب اور ان کی طاقت بڑی طاقت پر بھی غالب نہیں آسکتی چنانچہ قبل اسکے کہ کو خالی کر دیا کعبہ تک پہنچنے کے اسکے لشکر میں
تباہی پھیل گئی اور وہ خود بھی جا رہا ہو گیا اور سخت ناکامی کی حالت میں ہیں واپس پہنچا جہاں حاکم وہ رہ گیا

اس واقعہ کا منظر تہذیب اسلام کی پیدائش کے سال پیش آتا ہے کی بورت کیلئے بطور راہ صحت قرار دیا اور اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا تھا
کہ خانہ کعبہ کو دنیا کی کوئی طاقت برباد نہیں کر سکتی بلکہ جو اسے برباد کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود برباد ہو جائیگا

۳۶۵۲ ابابیل - ابیل کی جمع ہے اور ابابیل کے معنی ہیں متفرق و متفرق ان دونوں کی حفاظت کی گئی انہیں سیدہ کا قول ہے کہ

ابابیل

سورة الفرقان ٢٥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم واسے

44

رحم کرنے والے کے نام سے

لَا يَلْفِ قَرْشٌ ۖ إِلَيْهِمْ رَحْلَةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۚ

دش کیلئے اکھار کھنے کو ان کیلئے جاڑے اور گرمی کے سفروں کے اکھار کھنے کو ۳۶۵

راہیل اور اہل اور اجمالہ پر بندوں یا گھوڑوں یا اونٹوں کے ایک جھنڈ کو کہا جاتا ہے اور ابا بیل کا استعمال اکثر کے معنی میں آج اردو، +

اسماء خیر کس طرح
تباہ ہوتے

مصر بن کے اقبال اس لشکر کی تباہی کے بارے میں جو ملی ہیں کہ نزد اس لشکر کے اور ہر ایک کی چوہ میں ایک سنگزدہ اور دو دو سنگزدے دونوں جن میں سے تلوہ سنگزدہ شمشیر پر گرتا تھا اسے چاک کر دیتا تھا یہاں تک کہ عکرمہ کا قول ہو کہ جس پر سنگزدہ گرتا تھا اسے چھپک ٹل آتی تھی وعن عکرمہ ان من اصابہ الحجر جدارۃ وھو اقل جدارۃ ظہر د، ایسی ہی روایت ابن کثیر نے یعقوب سے بیان کی ہے اور چونکہ صحیح حدیث اس بارہ میں کوئی نہیں کہ اصحاب فیل کی تباہی کا اصل وجہ کیا ہوا تھا اس لئے قرین قیاس ہے کہ چونکہ لشکر میں پھٹ پڑی اور آخر ہر فرد بھی اسی مرض کا شکار ہوا جس کی وجہ سے لشکر بھاگ گیا اور یہ سلسلہ ہے کہ اگر ہر تاجم پھینوں سے بھر کر زمین میں جا کر اور ہر پردوں کے بھیجے میں اشداء ہے ہر کہ جب لاشیں ہر دو گزٹھا گئے تو زمینوں نے انہیں نیچ توڑ کر تھوں پر مارا اور کھلے ہوئے بھس کی طرح کر دیا +

اس سورت کا نام قریشی ہے اور اس میں چار آیات ہیں۔ اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ قریشی جن پر ہم نے
اس قدر احسان کیا انہیں چاہئے تھا کہ خدا سے واحد کی جو اس گھر کا رب و عبادت کرے کیونکہ خدا نے ہی ان کو نکال کر
کاسان کے کرکے رکھا اور کعبہ کو حرم بنا کر دشمنوں کے خوف سے محفوظ کر دیا۔ یہ سورت ابتدائی کی زمانہ کی ہے۔

۳۶۵۳ ایلاف۔ الف کے معنی ہزار ہیں۔ الف بقیع ہے۔ الف بمعنی ہزار ایک ہزار کا ل کر دیا۔ آلف الشئی کے ایلاف

منشی بی بی زلمہ یعنی اس سے پیوستہ ہوا اور لغۃً آیا کہ اس کے ساتھ لازم کر دیا اسی سے ایلات مصدر
اُلت فلان الشئ اذا الزمته آیا کہ اور یا راہی میں لتَوَلَّفَ قریش المرتبین فیبصلا ولا یبقطعا
یعنی تاکریش و دسفروں کو اکٹھا رکھیں پس وہ دونوں لے رہیں اور الگ الگ نہ ہوں۔ گویا مطلب ہے دونوں
سفروں کا جمع رکھنا ایک سے خارج ہوں تو دوسرے میں لگ جائیں اور ایک قن ہے کہ ایلات یؤلفون سے جو
جس کے معنی میں تیار کرتے ہیں اور سامان بناتے ہیں اور ہر جاس سے ہے کہ ایلات سے مراد عہد ہے اور اول
شخص جس نے باہر کے بادشاہوں سے عہد کیا یا شمر کا اور یہ عہد قریش کے لئے کیا گیا تھا۔ اور لغۃً کے معنی ہیں اور چیز
کو تفرقہ سے مدح کیا دل، فالت ہن تلو بحکم الرجال (۱۰۰) +

تہذیب و تمدن کے معنی میں کہیں اور تہذیب ایک دنیائی جائزہ جو ہر جگہ جانوروں کو کھا جاتا ہے۔
اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کا نام قریش ہے جن کا باپ پغیر بن کنانہ ہے اور بعض کے نزدیک بوبہ

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ۖ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۚ

پس چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف سے کمربند کیا۔ ۳۰

ان کے خوف اور عظمت کے یہ نام داتا گنج بخش کے نزدیک ان کے ارد گرد سے کہیں جمع ہو جانے کے لحاظ سے ۛ

رحلۃ رَحْلٌ اور حِلّ کا پلان جو پھر کبھی اس سے اونٹ مراد لیا جاتا ہو اور کبھی وہ چیز جس پر گھر میں بیٹھا جاتا ہو اور جمع رجال جو اور رَحْلۃ کے معنی (اڑتال یا کوچ کرنا) ہیں ۛ

شٹاء سردی اور حِفْظِ گہمی ۛ

رحلۃ

شٹاء صیف

قریش پر حسان

عام طور پر اس سورت کا تعلق پہلی سورت سے ان کے یہ مطلب لیا گیا ہے کہ ہم نے اصحابِ نبیل کو تباہ کر دیا تاکہ وہ اپنی تجارتوں میں لگے رہیں اور انہیں نقصان نہ پہنچے اور دوسروں کا ذکر کیا اسکے کہ گریہوں کے موسم میں ملک شام کی طرف قافلہ جانا تھا اور سردیوں میں ملک یمن کی طرف کیونکہ شام کا ملک خدا تھا اور یمن گرم اور یہ تجارت قریش کی عزت اور شرف کا موجب تھی اس لئے ان کی آیات میں فرمایا کہ قریش کو چاہئے کہ جب خدا سے ان کی اس قدر حفاظت کی اور انہیں اس قدر سامانوں سے ممتنع فرمایا تو وہ بھی خدا سے واحد کی پرستش کریں جس کی طرف محمد رسول اللہ صلعم انہیں بلارہے ہیں مگر کھانے اس کے یہ مخالفت کر رہے ہیں ۱۰ اور ابن جریر کہتے ہیں کہ چونکہ ہر سورت بجائے خود کالی ہو اس لئے لایلافت میں ہی تعجب کے لئے ہو یعنی کیا قریش کے لئے ان تجارت کے سامانوں کو اکٹھا رکھنے پر تعجب کرتے ہیں لیکن دونوں سورتوں کا باہم اس قدر تعلق ماننے میں کسی ایک کا ناقص ہونا لازم نہیں ہوتا دونوں بجائے خود لحاظ مضمون کل ہیں لیکن ان کا باہم تعلق شدید ہو اور یہ تعلق رکھ کر تباہ یا ہر کوئی سورتوں میں باہم کس قدر ربط رکھتا

۳۰۹۳ ہجرت میں کھانا نہ دینے تجارت کو کھانا دینا وہ بلا سن کرتے تھے اس سے کہ جو کہ کعبہ کی خدمت کے کوئی انہیں چھوٹا تھا اور یوں بھی جو حج کے کعبہ عرب کی تجارت کا مرکز ہو گیا تھا اور انہیں صحت خوف میں بتایا کہ سارا عرب دن رات جنگیں مصروف ہو کر یہ حرم کے اندر ہر قسم کے خوف سے بھاگتا ہے کوئی انہیں چھوٹ نہیں سکتا اور جو خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے خدا سے تعاقب اسے ہلاک کر دے گا ۛ

سُورَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ مِائَتَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ارشاد ہے انتہا رحم واسے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

ع

اَدْعُ إِلَٰهَ رَبِّكَ بِالْذِّكْرِ ۚ فَنُفِخُ فِي الصُّورِ ۚ فَتَأْتِي السُّبْحَةُ تَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ

کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہو یہ وہی ہے جو تیرے کو دھکے دیتا ہے اور

لَا يَخْصُرُ عَلَىٰ طَعَامِ الْبَاسِ ۚ فَنُفِخُ فِي الصُّورِ ۚ فَتَأْتِي السُّبْحَةُ تَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ

مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ۲۵۰ پس نمازیوں پر افسوس ہو وہ جاہلی زمانہ

سَاهُونَ ۚ الَّذِينَ هُمْ يَرَاءُونَ ۚ وَيَنْعَوْنَ الْمَاعُونَ ۚ

غافل ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں اور خیرات کو روکتے ہیں ۲۵۱

اس سورت کا نام الماعون ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں۔ ماعون کے معنی زکوٰۃ اور خیرات ہیں۔
 یہاں بتایا گیا کہ وہ دین جس کی طرف محمد رسول اللہ صلعم جلاستے ہیں وہ اہل بیسویں کی ہمدردی سے جنگ
 یہ دل میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک نماز بھی ایک دکھاوا ہے۔ اس سورت کو بھی بعض نے مانی کہ وہ اپنی گتہ
 کے قول میں کی ہو اور تمنا جیم ہو *

۳۶۵۹ دین کے معنی یہاں ابن عباس سے حکم اللہ کے ہیں (ج) اور عموماً جزا اس کے معنی کئے گئے ہیں اور عبادت سے بھلا

مراد دیا ہوا اصل یہ ہے کہ دین یہاں اپنے مشہور معنی میں ہے اور بتانا یہ قصور کہ دین یا مذہب صرف چند باتوں کے
 منہ سے کہہ دینے کا نام نہیں پس جو شخص تیرے سختی سے پیش آتا ہو اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور کھانا
 اس کے ضمن میں لیا گیا) وہ جو دین کو جھٹلاتا ہے بالفاظ دیگر دین کا سب بڑا کرکن یہی ہے کہ تیرے اور مسکین کی خبر گیری کرنا والا
 ہو رسول اللہ صلعم سے بڑھ کر کوئی تیریوں مسکینوں کا بھر دو نہیں پیدا نہیں ہوا۔ افسوس کہ مال کا حصہ بتانی مسکین
 کو آپ سے دیا اور نہ کا حصہ آپ سے دیا یا ان کی حفاظت کے قانون آپ نے بنائے اور نبوت سے پہلے اور نبوت سے
 چر ایک دلوں آپ کے قلب مبارک میں موجزن نظر آتا ہو وہ بیسویں کی خبر گیری ہے *

۳۶۵۹ ماعون، معنی فحشوی سس چیز کو کہا جاتا ہے اور حضرت علی سے ماعون کے معنی زکوٰۃ مروی ہیں اور ماعون زکوٰۃ
 اس لئے کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ چالیسواں حصہ مال کا ہرے کی وجہ سے ایک تہاں سے ہے اور ماعون گھر کے اسباب کی چھوٹی
 چھوٹی چیزیں کو بھی کہا جاتا ہے جیسے ڈول کلباڑی ٹانڈی پیالہ اور فراء کا قول ہے کہ عوب ماعون پانی کے لئے بھی کہتے
 ہیں (دل) اور بخاری میں ہے کہ ماعون کا اعلیٰ درجہ زکوٰۃ ہے اور ادنیٰ درجہ مسلمان کا عار نہ دینا ہے *

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۖ أَطَاعُوا أَمْرًا يَنْهَىٰ عَنْ فِعْلٍ مَّا بَدَّ لَهُمْ مِنْ فِعْلٍ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ

نماز اہل حقیت کے ہر ایک
 نماز کو جھٹلاتا ہو

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۖ أَطَاعُوا أَمْرًا يَنْهَىٰ عَنْ فِعْلٍ مَّا بَدَّ لَهُمْ مِنْ فِعْلٍ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحم کرے واسے کے نام سے

بار بار

اللہ بہ ہمتا رحم دے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْشَرَ

ہم نے تجھے کوثری ہے ۳۶۵

۳۳

بعض نے اس کے معنی نمازیں، اخیر میں ہے جی وقت پر نماز نہیں پڑھتے اور بعض نے مطلق ترک صلوات مراد لیا ہے مگر دونوں باتوں کی الفاظ قرآنی سے تائید نہیں ہوتی۔ دیکھو مثلاً ۳۳ جہاں سورعہ الشعلیٰ کی تفسیر کی گئی ہے مراد یہ ہے کہ باوجود نماز پڑھنے کے ناکامی حقیقت سے بے خبر ہیں اسی لئے پڑاؤن بھی کہلے یعنی ان کی ظاہر حرکات کو لوگ دیکھتے ہیں مگر دل انکے نماز سے غافل ہیں اور یہی معنی ابن زید سے مروی ہیں بصلوات و لیست المصلوۃ من شأنہم (۱) اور اس کے ساتھ یہ معنی الماعون پڑھا کر بتایا کہ جن لوگوں کے دلوں میں مخلوق خدا کی ہمدردی پیدا نہیں ہوتی ان کی نماز سے انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے قلبی تعلق پیدا کرنے کے لئے ہر جس شخص کا دل میں مخلوق خدا کی خدمت کا جو ش نہیں اس کا، اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں، اس کی نماز بھی اصل حقیقت سے دور ہے۔

اس سورت کا نام انکو ٹوس ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں اور اس کے نام میں یہ اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی ہر قسم کی بھلائیوں سے اتنا بڑا حصہ دیا گیا ہے جو پہلے انبیاء کو نہیں دیا گیا اور آپ کے دشمنی کہنے والے ہمیشہ ان کا مہر ہا کر گئے۔ اس سورت کے نزول کے متعلق اختلاف ہے بعض اسے کی مکہ میں اور بعض مدنی اور بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ اس کا نزول دودھہ ہوا ایک مکہ میں اور ایک مدینہ میں مگر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے۔

تہذیب سورت

۳۶۵ کوثر۔ دیکھو ص ۳۳ اور کوثر پڑھنے کی کثرت لکھا ہے ۱۰ اور کوثر جنت کی وہ نہر ہے جس سے تمام نہریں خلقی ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے ۱۰ اور کوثر کے معنی خیر کثیر ہیں اور تفسیر میں ہے کہ کوثر قرآن اور نبوت ہے اور لگایا ہے کہ کوثر سے مراد یہاں خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کے دن آپ کی امت کو دے گا۔ یہ سب کثرت کے معنی کی طرف ملاحظہ ہے اور جو کچھ تفسیر میں کوثر کے متعلق آیا ہے وہ سب کچھ صحابہ کو دیا گیا یعنی آپ کو خیر کثیر دیا گئی۔ اور تمام دینوں پر دین اسلام کا غلبہ دیا گیا اور دشمنوں پر نصرت دی گئی یعنی امت کے لئے شفاعت دی گئی اور خیر سے وہ کچھ دیا گیا جو شایرین نہیں آسکتا، اور حکمرانوں سے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر اور فرائض اور عبادت ہیں اور سید بن جبر سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ہر قسم کی کثرت عطا فرمائی ہے پھر وہاں نے کہا وہ جنت میں نہر ہے آپ نے کہا نہیں اللہ اس کے سامنے بھی (۱) ذیل کے لفظ اقول ہیں۔ آپ کی اولاد تک پہنچے گی انکی امت کے علاوہ آپ کا نونقلب۔ آپ کے نفع اعلیٰ کثیر ہے۔ آپ کا ایثار۔ اور بخاری میں حضرت ابن عباس کے متعلق ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوثر وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی اور معینہ کے لگنا کہ نہریں اس خیر کثیر میں سے ہیں۔

کوثر

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَائِمَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

سولہ ایک کے نماز پڑھو اور ترائی کو ۳۶۵۹ بار پڑھیں یہ وہ چوس کا ذکر کرتی ہیں ۳۶۵۹

۳۶۵۹ اخرو بخرو سینہ کا وہ حصہ جسے جہاں اُترتا ہے اور پھر اُس کے سینہ پر بار ایا ذبح کر دیا اور یہاں مرد خُلفاء کی بیٹی قرآن پڑھ کر ذبح کرنا ہی اور کہا گیا ہے کہ یہ سینہ پر لگے رکھنے کا حکم ہے اور کہا گیا ہے کہ شہوت کے دور کرنے سے نفس کشی مراد ہے دغا اور بیضی سے اس کے معنی کئے ہیں کہ اپنے سینہ سے قبل کی طرف متوجہ ہو دو اور نماز کے ساتھ انھیں کے حکم میں دست ہی یعنی چاہئے اور مرد اس سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینا ہو +

۳۶۵۹ ایترو مینور کے اصل معنی قطع کرنا ہیں اور اس شخص کو ایترا کہا جاتا ہے جس کے پیچھے اس کی نسل نہ ہو اور اس شخص کو بھی ایترا کہا جاتا ہے جس کا ذکر خیر منقطع ہو جائے اور حدیث میں ہر اس امر کو ایترا بھی جو اللہ کے ذکر سے شریع نکلا جائے اور یہاں ایترا کے معنی منقطع الذکر ہیں اسلئے کہ کفار سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی نبی کے ساتھ منقطع ہو جائے گا اس لئے کہ آپ کی اولاد نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص آپ سے دشمنی کرتا ہے اسی کا ذکر منقطع ہو گا اور آپ کے متعلق ارشاد فرمایا وَدَعْنَا لَكَ ذِكْرًا کیونکہ آپ مومنوں کے باپ ہیں دغا +

اس چھوٹی سی سورت میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہمیشہ کے لئے رکھی گئی کہ جو شخص آپ کے ساتھ دشمنی کرے اس حق کو مٹانا چاہے گا جو آپ لائے ہیں اس کا ذکر خیر ہمیشہ کے لئے دُنیا سے منقطع ہو جائے گا اور آپ کو خیر کثیر سے حصہ ملتا چلا جائے گا اور یہ پیشگوئی تمام زمانوں کے لئے ہے۔ آج بھی جس شخص آپ سے بغض رکھا اس کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ نے منقطع کر دیا +

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۖ وَلَا أَنتُمْ عِدُونُ ۖ مَا عْبُدُ ۚ

کہے اے کافر وہ میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو

وَلَا أَنَا عَابِدٌ لِّمَا تَعْبُدُونَ ۖ وَلَا أَنتُمْ تَعْبُدُونَ ۚ مَا عْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ

اور میں بھی کسی کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو تم اپنا دین رکھو اور میں اپنا دین رکھوں گا

ع

تیسرے سورت

اس سورت کا نام الکافرون ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ رسول خدا صلعم اور آپ کے دین میں کوئی تاریکی باقی نہیں رہ گئی ہے اور اس سورت میں توحید کا عملی رنگ پیش کیا ہے جس میں حق تعالیٰ کی وحدانیت اور آپ کے دین پر وہان چیزوں کی عبادت سے بیزاری میں جن کی عبادت کفار کرتے ہیں خواہ وہ مال و دولت ہو اور خواہ غیر و تجربہ انسان وغیرہ اس کے دوسرے ناموں معشوقہ وغیرہ میں اس طرف اشارہ ہے اور یہ سورت اور سورہ اعراف ایک ہی ہیں یہ عملی رنگ میں توحید کو کامل کرتی ہے اور اعراف میں رنگ میں اور یہ ابتدائی کی زمانہ کی سورت ہے۔
۱۔ یہاں اپنے تعلق سے باتیں بیان فرمائیں اول لا اعبد ما تعبدون اور دوسری لا انا عابد ما عبدتم۔ تو پہلے لا اعبد میں استقبال مراد ہے یعنی میں کبھی بھی تمہارے معبودان باطل کی عبادت نہیں کروں گا کیونکہ جیسا کہ زعمی نے لکھا ہے کہ جب مضامین پر داخل ہوتا ہے تو اس کو استقبال کے معنی میں کر دیتا ہے جس طرح ماضی پر داخل ہو کر اسے حال کے معنی کر دیتا ہے۔ اور دوسرے یعنی لا انا عابد ما عبدتم یعنی لا کر صاف بتا دیا کہ میں نے پہلے بھی کبھی اس کی عبادت نہیں کی جس کی تم عبادت کرتے رہے۔ ہر بظاہر پر معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ کی نفی پہلے اور استقبال کی بیچ چاہئے تھی لیکن چونکہ استقبال کے تعلق کفار یا پادروں کو رکھ رہے تھے اور آپ کو اور آپ کے صحابہ کو چترم کی اذیت پہنچا رہے تھے اور قبل کے مضامین کر رہے تھے تو اس کی وقت کے لحاظ سے اسے مقدم کیا یعنی جتنا قریب ہو زور لگا دیتا ہے اس چیز کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کبھی اس چیز کی عبادت نہیں کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اس لئے قبل از ہمت میں نے تمہارے ان تہوں کی عبادت نہیں کی تو اب کس طرح کر سکتا ہوں اور کفار کے متعلق دو وزن دفعہ ایک ہی لفظ ہیں ولا انتم عابدون ما عبد یعنی تم خدا کی عبادت ہرگز نہیں کر رہے اور اس کا دو دفعہ لانا کہہ کیلئے ہے اور یہ ظاہر کرتے ہو کہ تمہیں اپنی بات پر اصرار ہے۔ اور آخری آیت میں دین کے معنی جڑاویں یعنی تم اپنی عبادت کا نتیجہ دیکھ لو گے میں اپنی عبادت کا نتیجہ پاؤں گا۔ اور یہاں معبودان میں ہر وہ چیز شامل ہے جسکو دنیا میں محبوب یا مطلوب یا معبود بنایا جاتا ہے۔

ع

افسوس کہ کفر کی عبادت نہیں کی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۚ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ ۚ
 جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی اور تو نے لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے

۳ اَتَوَجَّاهُ فَيَسْجُدُ لِرَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝
 دیکھ لیا تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر ادا کی مخالفت لگے وہ رجوع برست کرنے والا ہے

اس سورت کا نام انصاف اور اس میں تین آیتیں ہیں۔ اور اس نام میں یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ملاطین ان وعدوں کے جو پیشتر سے کئے تھے۔ لی پھلی سورت میں چونکہ آخر یہ نظائری لکھ دینے کو ملی دین اس لئے یہاں
 اس سورت میں اس نتیجہ کا ذکر کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور انکی سورت میں اس نتیجہ کا ذکر ہوا اعداد میں ہوا
 یہ سورت مجاہد زول مقام کی اور مجاہد زادہ دینی یعنی ہجرت کے بعد نازل ہوئی اور اس کا نزول حج الاول میں ہوا
 کا خاصہ اسے کی سورتوں کے مجرہ میں شامل کیا ہو

۳۶۶۱ قرطبی اور بیہقی نے ابن عمر سے یہ روایت بیان کی ہو کہ یہ سورت صلی اللہ علیہ وسلم پر حج الاول میں ایام تشریق کے
 وسط میں نازل ہوئی۔ اور بخاری میں ابن عباس کی روایت ہو قال اجل اوصل صراط محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبیت له نفسه
 یعنی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی گئی ہو یا یہ شال ہو گیا ہو آپ کی نبی موت کی خبر دی گئی اور ایسی ہی ایک اور روایت
 ابن عباس سے ہو کہ آپ نے فرمایا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی گئی ہو یا یہ ظاہر ہو کہ وفات کے قریب
 ہی دی گئی۔ اور روایات سے یہی معلوم ہوتا ہو کہ اس کا نزول مکہ میں ہوا۔۔۔۔۔ اور مکہ میں نزول حج الاول میں
 ہو سکتا تھا۔ اس لئے جس نے اس خبر اور فتح کی یہاں خوشخبری دی گئی ہے وہ کوئی ظاہری فتح نہیں جو فتح کہہ کر یہ بظاہر مخصوص ہو گیا
 ہو بلکہ یہ دینی فتح ہے جس کا ذکر سورہ فتح میں ہے یعنی لوگوں کا اسلام کو قبول کرنا جیسا کہ خود ہی یہاں وضاحت بھی کر دی ہے
 اور رضی اللہ تعالیٰ کی حمد سے اور فتح اس کا نتیجہ ہیں یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہو کہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت
 کا کھلا مظاہرہ دیکھ لیا اور لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ ملک عرب میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تو آپ اللہ
 کی تسبیح کر جس سے آپ نے وعدہ کو پورا کیا، اور حضرت عائشہ کی روایت سے صحیح بخاری میں ہے کہ اس سورت کے نزول کے بعد
 آپ دینی ہر ناز میں سبحان اللہ ربنا و محمد بن عبد اللہ انھما پڑھا کرتے تھے

استغفار سے مراد یہاں ان لوگوں کے لئے بھی استغفار ہو سکتا ہے جو آپ کی مخالفت کے بعد آپ نے حج در فوج
 اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ اور یہ فوج در فوج لوگوں کا اسلام میں داخل ہونا دس سال ہجرت کا واقعہ ہو

اللہ تعالیٰ کی نصرت
 کا نظارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم واسے

11

روح کرنے والے کے نام سے۔

تَبَّتْ يَدَايَ لِيْ لِهَيْبِ وَتَبَّتْ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝

६५

ابوہریرے دونوں اہل بیت ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہوا۔^{۳۶۶} اس کا مال اور جو اس نے کمایا تھا انکے کسی کام نہ آیا

سَيَصِلُ نَارُ أَدَاتِ لَهَبٍ وَأَمْرَانَهُ أَحْمَالَةَ الْحَبِيبِ فِي حَيْدِ هَاجِلٍ مَرْمَسِدٍ ۝

۳۶۶۳۔ ایک گھنٹے میں کھور کی چھال کا رس ہے۔

اس سورت کا نام الھلب ہو اور تبت بھی کہتے ہیں اور اس میں چالیس آیتیں ہیں اس میں ان لوگوں کا انجاء مہیا ہے جو

تجديد صورت

بتایا ہر جو عداوت حق میں مضبوط ہے۔ اسی کی طرف ابولہب کے ذکر میں اشارہ ہو اور یہ ابتداء الہی کی زمانہ کی سمت ہے۔

الاولى

۳۶۶ ابی طالب۔ عبدالعزی بن عبدالمطلب کی کنیت ابو طالب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا اور قتال سے مردی ہو کر یہ

اس کا کینٹ اس وجہ سے تھی کہ اس کے مٹا سائے سے ختم اور یا یہ کہ کینٹ بھی بنے ہے ہر گز یادہ خود سب کا پتہ ہے ابو الغیر تک کا پتہ

بہد کو اغوا الحرب جنگ کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ اور یوں شخص معلوم کا ذکر کے کیا تھا اسے عام کر دیا ہوتا ہے۔

صنایع کا واقعہ

بخاری میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے عشتیٰ بن ابی ریحان سے کہا:

(المعراج۶۴-۲۱۴) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ صفایہ چڑھ گئے اور تب آپ نے مختلف قبیلوں کو پکارنا

مشرعوں کا جب سب جج ہو گئے تو آئینے فرمانا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک سالہ اس بیٹا کے نیچے سے نکل کر تیرا حلاؤ اور

میرے والد اس توہم پر بات کو سچ مان گئے سب نے کہا ہم نے کبھی تو اسے جھوٹ نہیں دیکھا تو آپ نے فخر کیا کہ

میں نے کہا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں گا۔ اب وہ میری طرف سے ہنس رہا تھا۔

مختصرات فی کیمی
جیو کیمیا

جمع کیا تھا۔ تب یہ صورت اُتری +

اور اصل غرض صرف یہ بتانا ہو کہ جو شخص مخالفت میں ابولہب بنت ابی اس کا انجام اچھا نہیں اور وہ ہلاک ہو کر

رہے گا۔ اور یہاں اس اشارہ پر اس کے دونوں ماتھے جن سے وہ حق کی دشمنی کا کام کرتا تھا ہلک ہو جائیں گے اور

اور اس شخص کا یہ قاعدہ تھا کہ جب رسول اللہ صلعم جہاں میں وعظ کے لئے نکلتے اور توحید کی تبلیغ کرتے تو یہ بھی سمجھ نکلتا۔

اور کتا کہ کتاب ہے اور ساتھ ہی پتھر اٹھا شکار کے پاؤں اور ہنڈلیاں بھی کر دیتا کہ کتاب چلنے سے رک جائیں اور اپنے

کا ذکر خاص کرتے ہیں یہ بھی سنا نامعلوم ہے کہ باوجود اس قدر رشتہ دہری کے تعلق کے بھی جب حق کی مخالفت اختیار کی تو تباہی

سے نہ محاسب اور کوئی گنہگار نہ ہو سکتا ہے اور اس جنگِ ہر کے ساتھ دن بعد و باقی بیماری سے مرگیا اور اسکے گھر کے

جنگ ہم اس کے پاس نہ گئے اور آخر حشون نے اُٹھ کر اسے دفن کر دیا گیا۔

۱۶۳۔ احب حب وہ جن سے وہ حب نے تبار کی ملت اور فلاح حب مفلان کے معنی ہیں اس کی خلاصہ کی

سورة الاحقاف

اور حالۃ الخطب پر مضمحل سے کنن یہ گردن، اور بخندی میں کا بدست ہو کر حالۃ الخطب سے مراد مضمحل ہو ہے۔

جید۔ گردن یا وہ گردن جس میں ٹائمر بننا ہو اور عورت کی گردن پر زیادہ بوجھ جاتا ہے وہ، مسئلہ بکھور کی مثال دے،
 اور اسبہ کی عورت ام جیل تھی۔ اور اس کے حالۃ الخطب ہونے سے مراد اس کی جنس خوری ہے بعض نے طہر کا معنی
 مراد سے لیا ہے وہ کانٹے وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میں پھینک دیا کرتی تھی تاکہ آپ اندھیرے میں جلیں
 تو زخمی ہوں اور قضا وہ ہے کہ بوجھ سخت مضمحل ہونے کے وہ خود اپنے من یا ہر سے بھاگ کر یا کرتی تھی اور پہلی دونوں صدقوں
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنا مراد ہے اور دوسرے کے گردن میں ہونے سے مراد وہاں وہ جنس میں زنجیروں کا ہونا لیا گیا ہے
 اور جید چونکہ زبور والی گردن کو کہتے ہیں اس لئے اشارہ اس کے مال و دولت یا زبورات کی طرف ہو کر اور لکھا ہے کہ اس کا
 بار جو اہرات کا تھا اور اس نے قسم کھائی تھی کہ میں اسے جو معلوم کی عداوت پر فتح کروں گی اور پیشگوئی کے رنگ میں یہ بھی
 اس کا انجام ہوا یعنی لکھی کے گٹھے کا رسمہ اس کے گلے میں پڑ گیا اور وہ لکھٹ کر مر گئی۔ اور مطلب یہ ہے کہ مرد جو زیادہ عداوت
 عداوت حق اسے تباہی کو پہنچا کر چھوڑے گی۔

اس سورت کا نام اخلاص ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس میں توحید باری
 کو ہر قسم کے شرک سے خالص کر کے بیان کیا گیا ہے اور یہ توحید بارگاہ پر جامع تعلیم ہو اور ہر قسم کے شرک کی اس میں تردید کی ہو
 اور یہی ہے اس کا نام احناس بھی ہو کیونکہ توحید اصول دین کی بنیاد ہے اور حقیقی الحقیقت قرآن کریم کی آخری سورت ہو کیونکہ
 باقی دونوں سورتیں پناہ مانگنے کے لئے ہیں اور اس توحید کی جامع تعلیم پر قرآن کریم کو ختم کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ یہی سورت
 تعلیم کا لب لباب ہے اور یہ ابتدائی کی سورتوں میں سے ایک ہے۔

جید۔ صد

ام جیل اور اس کا

تہید سورت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والا

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَہٗ

کھواش ایک ہے

لَہٗ کُفُوًا أَحَدٌ ۝

کوئی ہمسر نہیں

۱۔ صمد۔ صمد الیہ کے معنی ہیں قصداً اس کا قصد کیا اور العین وہ ہے کرمات کے وقت اس کا قصد کیا جائے

یادہ سید مطاع جس کے سونے کسی امر کا فیصلہ ہو یا وہ کس سے سب کو پیدا کیا ہو اور کوئی چیز اس سے مستغنی نہیں (د)،

کھانا کھنا مرتبہ اور قدریں کسی چیز کا ہم پلہ۔ اسی سے مکافاۃ ہو چکے ہیں سادات باطل میں مغالہ ہیں (د)، اور

کھٹ مٹی چیز کی نظر اس کے سادی کو لگتے ہیں اور کھٹ اور کھٹو کے ایک ہی معنی ہیں اور اسی سے غوغ میں مکافاۃ ہو چکے ہیں

کاسب و شب و غیر میں عورت کا ہم پلہ بنا (د)،

اس چھوٹی کاسورت میں وصایت باقی تعالیٰ کے سامنے پہلوں کو شال کیا ہے اور ہر قسم کے شرک کا ابطال کیا ہے۔

پہلی آیت میں اس کا بعد ہونا بیان کیا ہے یعنی وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور یوں ہر قسم کے شرک کی الذات اور تثلیث و تفرق

کی تردید کی ہو دوسری آیت میں اس کا بعد ہونا بیان کیا ہو یعنی وہ جس سے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہو اور اس سے سب چیزیں نکلی

مخلوق ہیں اور وہ کسی کا مخلوق نہیں۔ اس میں اس غلط خیال کی بھی تردید ہو کر اودہ اور روح کا شر تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا بلکہ

وہ خود بخود ہیں اگر ایسا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ صمد نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اودہ اور روح کا مخلوق ہوا اودہ اور روح اس کے مخلوق

نہ ہوتے ایسا ہی بت پرست قہوں کے اس عقیدہ کی بھی تردید ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لئے بتوں کی ضرورت ہو یا فیصلہ ہم

الایقانہ برغالی اللہ زانی (الزومۃ ۳۰) شری آیت میں خدا کے باپ یا بیٹا ہونے کی تردید ہو کر اور یہ نصاریٰ کا عقیدہ

ہے۔ جو حق میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر ہونے کی تردید ہو جیسے اوتار ماننے والوں کا عقیدہ ہو یا جیسے آتش پرستوں

کا عقیدہ ہو کہ خانی خیر طاع کے مقابلہ پر ایک خانی شر ہو۔

یہ ایک اور پہلو سے ہر قسم کے شرک کی بیان فنی کی ہو کہ نہ شرک یا ذات میں ہو گا جس کی تردید احد میں ہو یا اصفا

میں ہو گا جس کی تردید ہم میں ہے یا جماعہ ولد یا والد ہونے کے ہو گا جس کی تردید لعلیلہ و لعلیلہ میں کی ہو اور

یا، فعال میں ہو گا یعنی اس جیسا فعل کوئی دوسرے بھی کر سکتا ہو جس کی تردید لعلیلہ لہ کفوا احد میں کی ہو یوں

تمام پہلوؤں سے اس آخری سورت میں اللہ تعالیٰ کی وحید کو کمال کے رنگ میں بیان کیا ہے اور ہر قسم کے

شرک کی جزا کا بیان ہو۔

صمد

کفوا

تردید کی حالت تعلیم اور شرک کی کالی ترقی



بسم الله الرحمن الرحيم

اسلوب امتلازم سے . بار بار . اہم کرنے والے کے نام سے

١٥

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ مَا سَقَى ۝ اِذَا وَقَبُ

کوئین مسیح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی شر سے جو اپنے پیدا کی اور تاریکات کی شر سے جب تاریکی چھا جائے

وَمِنْ شَرِّ النَّفْسِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

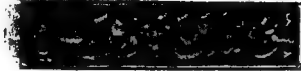
اور عزیمتوں میں پھنکنے والوں کی خبر ہے اور حسد کرنے والے کی خبر ہے جب وہ حسد کرے ۳۶۶

انجمن صومالی

اس سورت کا نام الفلق ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اور اس کے نام میں اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ تائید کیا
 کو بچاؤ کر دیتی ہے اور اگر کوئی کفر کرے اور کفر سے باز نہ آئے تو اس شخص کے لئے لعنتوں میں سے روشنی غلات اور
 اس کے کام کو کامیاب نہ کرے اور جو اس کے پناہ میں آتا ہے وہ آیت جس کی مثال میں یہ دونوں سورتیں بطور دعا سکھائی
 گئی ہیں یعنی فاذوات القہرات فاستجبنا للہ من الشیطان الرجیم (الفلق: ۱-۵) کی ہر اس بات کو صحیح سمجھتی ہیں ان
 کی پہلی چابھیں تیس مگر بعض نے ان سے ہر دوسروں کو مدنی قرار دیا ہے اور روایات اسی بات کو صحیح سمجھتی ہیں ان
 دونوں سورتوں کا قرآن کریم کے خاتمہ پر رکھا جائے اس آیت کریمہ کے فساد کے مطابق ہے +

۳۶۵ وَقَبَّ السَّمْسُ عَنْ مَعْنَىٰ هِيَ سَوِيحٌ ذَوْبٌ كَيْفَا أَوْرِيَا وَوَقَبَّ سَمَرُ الدَّاسِ كَأَفَابٍ هُوَ نَازِلٌ وَقَبَّ

[illegible][illegible]



ہر کی ترقی کے
مختلف مراحل
ان میں حقائق
کی ضرورت

کیونکہ ہر چیز انسان کے نقصان کا موجب بھی ہو سکتی ہے اور نفع کا بھی۔ گزشتہ ابواب میں اس کوئی پانی نہ ہو مگر پانی انسانی
کے نفع کا موجب بھی ہیں اور ان سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ دو سو تیرے پناہ مانگنے کو فرمایا کہ تاریکی میں
ہر قسم کے مصائب ہوتے ہیں اور یہاں بالخصوص ان تاریکیوں کی طرف اشارہ ہو کر کسی کام کی ابتدا میں انسان کے
ساتھ ہوتی ہیں ہر کام کی ابتدا میں وہ کسی حق کی ابتدا میں چاروں طرف تاریکی اور ظلمت کا سامنا کرے
گویا پہلا مرحلہ ہے اور تاریکی سے پناہ چاہی ہو کہ تاریکی مانگتا ہو جب انسان کے سامنے جسے شکل جانتے ہیں اور انسان
ایک کام کیلئے اپنا عزم بخیر کر لیتا ہے تو پھر ایک اور قسم کی مشکلات کا مقابلہ ہوتا ہے جس میں اس کام میں رکاوٹ ڈالنے والا
پیدا ہو جاتا ہے جن کو یہاں لغات فی العقد سے تعبیر کیلئے اس کے اگر مشورہ میں ملے جائیں تو اس سے یہ معلوم
نہیں ہوتا کہ جادو کچھ کوئی ایسی چیز جس سے کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہو بلکہ یہ دھوکہ باز لوگوں کی کارروائیوں
کی طرف اشارہ ہے اور اصل یہ کہ وہ لغات سے مراد لغت کرنے والی جانتیں ہیں یا لغات ذات صفۃ لغتوں (د)
اور لغت کے معنی میں دست ہر دل میں خیالات ڈالنا یا غضب و غیرہ سے چھٹکیں مارنا اس کے اندر شامل ہے اور
عقد کے معنی عزم یا احکام امری گویا یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو انسان کے عزم کو اپنی چھٹکیوں سے برباد کرنا چاہتے
ہیں یہ رکاوٹ دو سو تیرے مرحلہ پر آتی ہے اور جب انسان اس مرحلہ میں گزر جائے تو وہ کامیابی ظاہر ہوتی ہے تو پھر ایک
پیدا ہوتے ہیں اس سے تیسرے مرحلہ پر آخری مرحلہ ہر حاسہ کے شر سے پناہ مانگنے کا اور شعلہ نما اور دھواں والی آگ کی پناہ مانگنے
کو اس لیے کہ ان کو غفلت سے بچ کر دیکھتے ہیں جب تاریکی پھٹ کر روشنی نمودار ہوتی ہے اور اسی نقطہ سے خالق الحب والنوی بھی ہر
جود اور کھلی کو پھاڑ کر ایک درخت بناتا ہو گویا اللہ تعالیٰ کی اس رویت کی طرف توجہ دلائی ہو کہ جس طرح وہ تاریکی کو
پھاڑ کر روشنی ظاہر کرتا ہے اور کھلی کو پھاڑ کر درخت بناتا ہے اسی طرح پناہ مانگنے والے کے کام سے ہر قسم کی رکاوٹوں کو دور
کر کے عظمت کو پاش پاش کر کے روشنی نکالے اور اس کے امر مٹنے کو جو ایک بیج سے شابت رکھتا ہو ترقی دے کر
ایک درخت بنائے اور سب سے بڑھ کر اس دعا کی ضرورت تبلیغ حق میں ہے ۛ

اس سورت کا نام الناس ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں اور اس کے نام میں یہ اشارہ ہو کہ سب لوگوں کا
حقیقی تربیت کرنے والا حقیقی بادشاہ۔ ہمیں محبوب صرف ایک خدا ہے اور اسی رب بادشاہ محبوب کی پناہ میں سنا
چاہئے اس سورت پر قرآن شریف کا خاتمہ ہوتا ہے نزول اس کا اور اس سے پہلی سورت کا ایک ہی وقت میں
ہوا اور یہ ایک دوسرے کے مضمون کی تکمیل کرتی ہیں ۛ

تیسرے سورت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

در شب انتہاءِ رحمت کے بار بار رحمت کے نام سے

ع
۳۹

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ

کوئی بھی شے کے رب کی پناہ مانگا ہوں ملک کے بادشاہ کی ملک کے سہولک پیچھے جانے والے

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُمْسِكُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

کے دوسرے کی شر سے جو لوگوں کے سینوں میں دوسرے ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

۶

جنوں اور انسانوں میں سے

۳۶۶ اس سورت میں پہلی سورت کے صفوں کی تکمیل ہو کر یہاں صرف ایک چیت پناہ مانگنے کی دعا ہر نبی خاص

کے دوسرے کی شرارت سے اس کو بچنے کی سورت سے الگ کر کے بتایا ہو کہ شیطان کا دوسرے سے زبردست چرچہ

جو انسان کو خیرات سے محروم کر دیتی ہو اور یہاں شیطان کو خاص کرنا ہو یعنی جیسے بیٹے جانے والا جس کے دیکھنے والے

اور شیطان جو دوسرے انداز کی تباہی تو بیچے ہٹ کر تاہی علی الاعلان مقابلہ کرنا اور یہاں پناہ مانگنے

کے لئے لفظ بھی زبردست رکھے ہیں جبکہ اللہ - وہ پرورش کرنے والا ملک حکومت کرنے والا - اللہ بظہر

اور مجرب حقیقی اور شیطان کا دوسرے تین رنگوں میں ہی ہوتا ہو کسی ربوبیت کے رنگ میں کہ انسان خدا کے سوا

دوسرے کو اپنا پرورش کرنے والا سمجھتا ہو کسی حکومت کے رنگ میں کہ انسان اپنے اوپر دوسرے کی حکومت کو سمجھ کر

اس قدر اس کے آگے جھک جاتا ہو کہ خدا کو قبول جاتا ہو اور کسی محبوبیت کے رنگ میں کہ انسان دوسری چیزوں کو

اپنا محبوب بناتا ہو مال کو عورت کو بیٹوں کو عزت کو شہرت کو پس پیٹھ لایا ہو کہ سب کا تربیت کرنے والا ایک ہو سب پر پناہ

بھی ایک ہی سب کا محبوب حقیقی بھی ایک ہو پس ان تینوں درجوں سے دوسرے شیطانی سے اپنا بچاؤ کر دیاں سے یہ

بھی معلوم ہو کہ دوسرے انداز کی کام چن بھی کرتے ہیں اور انسان بھی +

یہ دونوں سورتیں معوذتہ تین کے نام سے موسوم ہیں۔ اس لئے کہ ان میں ہر قسم کی باتوں سے پناہ مانگنے

کا طریق بتایا ہے اور ایک دوسرے کے صفوں کی تکمیل کرتی ہیں۔ اور یہودی کے سحر کے فقرے کے

مستحق ان کا نازل ہونا ہم نہیں اور گیرہایت بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت مصلح پر ایک یہودی کے سحر کا اثر

ہو گیا تھا۔ مگر یہ قرآن کریم کی نص صریح کے خلاف ہو اس لئے کہ مسیح و آپ کو کفار رکھتے تھے۔ اور یہ بات کہ آپ

خدا کو نہ مانگتے نہ ایک نفل کیا اور وہ نہ کیا ہوتا کسی طرح قابل قبول نہیں۔ اس بنا پر اودھ گروہ کثیر کے علم میں آتا ہو کہ یہودیوں کا

بھی ہوتے ہوئے حالانکہ یہ روایت صرف ایک ہی روایت کی ہو اور ایسے واقعہ کے تعلق جیسے قرآن شریف قبول

کرنا ہوتا تھا اس کو تسلیم کر سکتی ہو ایک آدمی کی روایت کچھ وقت نہیں رکھتی +

شیطان کا دوسرے
تین رنگوں میں

ہر قسم کے مسحر
بھنگی نکلے ہوئے

اللَّهُمَّ انسُ خِشْيَ فِي قَبْرِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْعَمَلِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْ لِي
 إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى فِي رَحْمَةِ اللَّهِ مَرَّكَرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِمْتُ مِنْهُ
 مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْ لِي
 مُجَةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝



[illegible]

اس فہرست میں دو اہمات لڑوں کے ہیں۔

فہر

مقتال - اجنبیاء	جَبّ - جَعس	جَد - جنب	اجنباب - جھلم
مقتال - ۶۶۰ -	جَبّ - اجنبات ۱۶۵۲ -	جد - ۲۸۴۰ -	اجنباب - ۶۴۸ - جانب
ثَل - ثُلّة - ۳۲۴۴ -	جَعس - ۱۱۱۳ -	جس - ۲۸۴۰ -	۲۹۵۰ -
ثُلث - ۹۰۳ -	جَبّی - جایشہ - جَبّی - ۴۲۰ -	جد -	جَنم - ۱۹۸ - ۲۵۱۵ - جَا
ثَم - ۱۰۳۶ - ۱۲۴ - ۲۲۰ -	جد - جَعس - ۹۳۳ -	جَا - ۱۶۱۱ -	۱۹۸ - ۱۸۲۲ - ۳۴۹ - جَا
۲۲۴۰ - ۲۰۲۳ -	جَم - جَعس - ۱۵۱ -	جَن - جَعس - ۲۶۸۴ -	۱۹۸ -
ثَم - اثم - ۱۹۱۶ - ثمرات	جَد - جَدیل - جَدّة -	جَنّا - جَنّا - ۲۶۲۱ -	جَد - ۳۱۸ -
۳۴۲ -	۲۶۲۱ -	جَل - جَلال - ۳۲۴۸ -	جَنف - ۱۶۰ - ۲۲۱ -
ثَم -	جَدث - ۲۶۵۳ -	جَلب - اَجَلب - ۱۸۵۲ -	جَبّی - جَبّی - ۱۹۹۲ -
ثَمی - ۱۲۴۲ - ۲۲۰ - ثَمی	جَد - جَداز - ۱۳۳۸ -	جَلباب - ۲۶۴۳ -	جَو - ۱۶۶۹ -
مَثانی - ۱۶۱۰ - استثناء	۱۹۵۰ -	جَلد - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۳ - ۲۹۳۵ -	جَو - اجابة - ۸۸۶۰ - ۴۳۱ -
۳۴۰۳ - مَثَنی - ۶۰۳ -	جَدل - جَدال - ۱۶۹۱ -	جَلدۃ - ۲۳۰۳ -	استجابة - ۲۳۱ - ۲۹۶۶ -
ثوب - ثاب - ۱۵۶ - ۵۳۰ -	جَد - جَعس - ۱۵۰۶ - جَد	جَلس - مجلس - ۳۳۱۱ -	جَواب - ۲۳۱ -
اثاب - ۵۴۴ - مَثابۃ -	۲۱۶۶ -	جَلو - جَلاد - جَلوۃ - ۱۱۵۱ -	جَواد - ۲۸۳۶ -
۱۵۶ - مَثوبۃ - ۱۳۶ - ۱۵۶ -	جَدع - ۱۹۹۰ -	جَعس - ۱۱۸۶ - ۱۱۵۱ -	جَوی - ۱۲۶۸ -
فَواب - ۱۳۶ - ۱۵۶ - ۵۲۰ -	جَدو - جَدوۃ - ۲۵۱۳ -	جَعس - ۳۵۹۹ -	جَار - ۶۵۵ - ۱۲۳۹ -
۵۴۴ - ثَبۃ - ۶۸۶ -	جَعس - جَارحۃ - ۶۸۹ -	جَح - ۱۳۰۶ -	جَاور - ۱۵۹۸ - جَاور
ثور - ثار - اثارۃ - ۹۶ -	جَر - اجترار - جَوام	جَم - جامدۃ - ۲۴۹۴ -	مَجاور - ۱۵۹۸ - استجا
ثوی - مَثوی - ۳۸۲ - ۵۳۶ -	۹۵۵ -	جَم - ۱۴۱۹ - ۲۰۶۸ - اَجَم	جَاوۃ - ۱۶۴۲ -
ثیب - ثیب - ۳۳۶۹ -	جَواد - ۱۱۴۳ -	جَم - ۲۰۶۸ - ۲۰۶۸ -	جَاوۃ - ۳۰۶۱ -
باب الجیم		جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۱۸۰۵ -
		جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَار - ۱۶۴۹ -	جَر - ۱۶۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَب - ۱۵۲۰ -	جَر - ۱۵۲۰ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَبۃ - ۶۶۱ -	جَر - ۶۶۱ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَد - جَار - الجیار - ۸۰۶ -	جَر - ۸۰۶ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَد - ۲۳۳۶ - ۱۶۲۳ -	جَر - ۲۳۳۶ - ۱۶۲۳ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
۳۳۲۹ - جَر - جِلۃ -	جَر - ۳۳۲۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
۲۲۴۸ -	جَر - ۲۲۴۸ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَب - جَبین - ۲۶۹۸ -	جَر - ۲۶۹۸ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَب - جَبۃ - ۱۲۸۸ -	جَر - ۱۲۸۸ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
جَبی - جَابینہ - ۱۱۹۸ - ۵۶۵ -	جَر - ۱۱۹۸ - ۵۶۵ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -
اجنباء - ۵۶۵ - ۱۱۹۸ -	جَر - ۵۶۵ - ۱۱۹۸ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -	جَم - ۲۲۴۹ - ۲۲۴۹ -

[illegible]

حکمت - حنا	جنت - حیض	خف = حرق	خرن - خطبة
۱۶۲ - حکمت - ۵۰	جنت - ۲۸۲۹	خف - ۲۳۴۰	خرن - ۱۶۸۵
۱۶۲ - ۲۶۵۳ - ۳۲۱ - ۲۶۵۳	عجوة - ۲۶۳۴	خاف - ۹۱۰	خرن - ۲۸۹۲
۱۳۶۰ - ۴۵۱	جند - حنید - ۱۴۸۰	حن - ۲۸۱۴	خرن - ۱۶۲۹
حل - ۲۰۶ - ۶۸۰ - ۳۶۰۱	حنف - حنیف - ۱۶۰	باب الحاف	خسأ - خاسئ - ۹۲
حل - ۲۰۶ - ۶۸۰ - ۶۸۰	حنك - احناك - ۱۸۵۰		خسر - خسران - خاسر
۲۵۰ - ۶۸۰ - ۶۸۰	حوب - ۶۸۰		خف - ۲۶۵۰
۲۲۲۳ - حلیة - ۶۳	حوت - ۲۸۰۵ - ۱۱۶۹	خبت - زجات - تحبت	خف - ۱۸۵۵ - ۱۶۲۲
۲۴۶۶ - حلیة - ۲۴۶۶	حوج - حابة - ۲۹۲۴	خبت - خبیف - ۳۲۳۳	خف - ۲۵۳۹
خلف - ۲۸۰ - ۱۸۶۰ - ۳۲۰	خوذ - استخوذ - ۶۵۰	خف - ۲۰۱ - ۱۲۲۹ - ۱۲۲۹	خشب - ۳۳۵۴
خلان - ۳۲۴۱	خود - خاود - حواری	خف - ۱۹۲۴	خشم - خاشعة - خشوع
حلق - مخلق - حلقوم	ام - ۳۰۴۰ - حوس - ۳۰۴۰	خز - ۱۹۲۴	خشم - ۲۲۲۹ - ۲۲۲۹ - ۲۲۲۹
۳۱۱۳	حاش - ۱۵۳۲	خبط - تحبط - ۳۵۱	خشی - خشية - ۶۸۶
حلم - حلیم - ۲۸۸	حوط - احاطة - ۲۲۹۰	خبل - خبال - ۵۰۵	خشی - ۱۹۵۱
۱۵۲۵	۱۳۸۶ - ۱۳۹۹ - ۱۵۶۲	خبو - خباء - ۱۸۸۱	خقص - اختصاص -
حلی - حلیة - ۱۱۵۵	۱۸۲۹	ختر - ختار - ۲۶۱۲	خامة - خصامة -
۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	حول - حال - حلیة - ۶۲۰	ختم - ۱۸ - ۱۱۲۶ - خاتم	۳۳۲۲
حقر - حمیم - ۹۶۳ - یحوم	۱۸۰۱ - ۱۲۲۵ - تحویل	ختم - ۲۶۵۹ - مختوم	خصف - ۱۰۶۲
۳۲۸۱	جول - ۱۸۲۵	خفم - ۳۵۶۲	خفم - خفیل - ۴۲۶
حما - ۱۶۸۵ - حمتة - ۱۶۸۵	حوی - حویة - ۱۰۲۹	خد - اخل و - ۲۶۰۶	خفم - ۲۸۳۲
۱۹۵۵	احوی - ۳۵۸۳	خدع - خادع - مخادعة	خفم - ۲۸۳۲
حمد - ۲ - حمل - ۵۲۸	حق - ۲۶۹ - ۲۶۹۱ - ۶۵۱	خف - ۲۶۹۱	خفم - ۲۸۳۲
۳۲۲۲	۱۶۹ - استیجاد - ۱۰ - الحق	خف - ۶۲۹	خفم - ۲۲۶۸
حمر - حمار - حمیر - ۱۶۲۱	۳۲۹ - حنة - ۲۳۲	خذل - خذلان - ۵۵۳	خفم - ۲۲۶۸
حمل - ۱۳۳۵ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۲	۱۰۵۱ - حیة - ۲۰۵۲	خز - خز - ۱۵۸۴ - ۱۸۸۸	خفم - ۱۵۲۲ - ۹۹۰
۲۳۲۲ - حبل - حبل - ۱۶۲۱	۶۰۴ - حیوان - ۱۰۵۱	خز - خز - ۱۶۲	خفم - ۲۲۶۸
۱۶۰۲ - حبل - ۲۳۲۲	۲۵۶۳ - حی - ۲۱۲	خز - خز - ۲۹۴	خفم - ۲۵۶۳
حولة - ۱۲۵	حاد - ۳۱۲۱	خز - خز - ۲۵۸۵	خفم - ۱۰۵ - خلیة -
حی - حام - ۸۸۲ - ۱۲۸۸	حیر - حیران - ۹۶۲	خز - خز - ۲۱۶۱	خفم - ۲۲۶۸ - ۶۲۹ - ۲۲۶۸
حیة - ۱۲۸۸ - ۳۱۱۳	حوز - حوز - ۱۲۱۶	خز - خز - ۱۰۳۰	خفم - ۳۲۱۲
حق - حنین - ۱۶۶۶	حی - ۱۶۲۹	خز - خز - ۳۲۰۲	خفم - ۱۵۵۱
۱۹۸۱	حیض - حیض - ۲۸۵	خز - خز - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۱	خفم - ۱۵۵۱

اس ذرشت جي حالت ڏيکارين.

ضی

دوم - رمی	دعنب - رکس	رکفن - رهو	رپب - رکی
رکوم - ۱۹۶۲		رکفن - ۲۱۳۵	رپب - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۱
ردی - رڌی - ۷۸۴	رغنب - راهب - ۱۶۵	رکج - رکج - ۱۶۵	اراب - عربی - ۳۱۸۰
۱۰۶۱ - متردیه - ۷۸۴	۷۸۴ - ۱۳۶۰ - ۷۸۴	رکم - رکام - ۱۲۲۹ ح	۱۳۷۸
ردی - ۲۵۱۶	رغمر - روعمر - ۷۲۱	رکین - رکن - ۱۳۹۹	ریش - ۱۰۹۶
رذل - اژذل - ۱۳۵۶	رقت - رفات - ۱۸۴۱	رکم - رمید - ۲۷۶۵	راع - ریعہ - ۲۲۲۶
لرقت - ۱۳ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۱	رقت - ۲۳۲	رکمز - ۲۱۷	لک - ۳۵۶۱
۳۲۸۷ - رنراق - رازق - ۱۵۰۱		رغن - رمضان - ۲۲۸	باب الزاء
۳۲۸۷ - رزفت - ۳۲۹۷			زبد - ۱۹۱۱
ریش - ۲۳۷۳	رفع - ۹۳ - ۳۲۵ - ۲۲۵	رقان - ۳۲۲۳	زبر - زبر - ۵۸۰
رسخ - راسخ - ۳۷۶	رافع - ۷۶۴ - ۱۱۷۷ - ۷۶۴	ری - ۲۳۰۵	زبن - زبانیة - ۳۶۴۸
رسل - رسول - ۲۰۹ - ۱۱۰	مرفوعة - ۲۲۵ - ۲۲۵	روح - ۱۱۱ - ۷۷۴ - ۷۷۴	زج - زجاجة - ۲۳۳۱
انسال - مؤسل - ۱۱۰	۳۲۵ - ۳۲۵	۱۹۸۷ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۷	زجر - ازجبار - مزجر
۲۰۳۲	رقت - رقی - ۲۸۶ - ۲۸۶	۱۸۷۲ - ۹۸۴ - ۲۱۸۲	زجی - زجی - ۲۷۷۰
رسانا - رسی - رواسی - مری	۷۹۳ - ۱۹۰۳ - مرفق	۳۳۱۷ - ۳۳۱۷ - ۳۳۱۷	زجی - مزجاة - ازجاء - ۱۵۸۰
۱۱۸۶	۱۹۱۲	۳۹۳۱ - اذاعة - ۱۷۷۰	۱۵۸۰
رشد - رشت - ۲۳۱	رق - ۳۱۷۳	ریخ - ۲۰۲ - ۷۷۴ - ۱۲۳۷	زحر - زحزح - ۵۸۲ - ۱۲۱
۳۳۰ - ۱۹۰۹ - ۱۹۰۹ - ۱۲۳۷	رقب - ۲۱۵ - ۲۱۵ - ۱۲۶۹	۱۵۸۶ - ریحان - ۲۲۲۲	زحف - ۱۲۱۵
رعی - موص - ۳۳۲۲	رعیب - ۲۱۵ - ۲۱۵	رعد - ارادة - مرودة - ۱۳۸۸	زحف - ۱۰۰۲ - ۱۳۸۸
رصد - ارصاد - مرصد	رعیة - ۲۱۵ - ۲۱۵ - ۸۷۰ - ۲۰۰	۱۵۳۰ - رويدا - ۳۵۸۱	۲۹۹۸
۱۲۶۲ - ۳۲۵۷	رقت - رقت - ۱۹۰۵	روص - روصة - ۲۵۸۲	زرب - زربانی - ۳۵۸۹
رضع - ارضع - استرضع	رقم - رقیم - ۱۸۹۷	روع - ۱۳۸۲	زرج - زارج - ۳۱۱۶
۳۰۲ - ۲۱۹۸ - موضعة	رقي - ارتقاء - ۱۸۷۸	روع - راع - ۲۷۹۲	زرق - ۲۰۹۹
۲۱۹۸	۲۸۲۲ - راق - تراقی	روم - ۲۵۷۷	زرق - ۲۰۹۹
رضا - ۳۸۶ - ۷۷۷ - ۱۹۷۷	۳۲۹۵	رهب - رهبنة - رهبانیة - ۱۲۵۹	ازدراء - ۱۲۵۹
رضی - مرضی - راضیة	رکب - ۱۲۳۳ - رکب - ۱۲۳۳	راهب - ۷۲ - ۸۷۷	نعم - ۷۶ - ۱۵۷۷
۱۹۷۶ - رضوان - ۳۸۶	۳۵۵۵ - رکوب - متراکب	رهط - ۱۲۹۸	زعیم - ۱۵۷۷
رطب - ۱۹۹۲	۳۸۸ - ۹۹ - رکاب - ۳۲۱۹	رهق - ۱۳۹۰ - ۱۹۷۱	زفت - ۲۷۹۳
دعب - ۵۳۷	رکب - ۳۰۸	۳۲۲۳ - رهق - ۱۹۷۱	زفر - زفر - ۱۵۰۵
رعد - ۱۶۰۶	رکب - ۲۹۷۷	رهن - رهن - ۳۶۱	زقور - زقور - ۲۷۸۷
رعی - راع - مری - رعاء	۲۰۲۲ - رکت	رهن - رهن - ۲۷۷	زک - ۱۲۷۷ - ۱۹۲۷
۱۳۷ - ۲۷۰۹	رکس - اشرکس - ۲۰۸	رهو - ۳۰۲۱	ترکیة - ۱۲۷۷ - ۲۷۷۰

[illegible]

شغل - شغل	شعب - شوی	شعب - شغل	شعب - صرف
شغلہ ۱۰۳۰-۳۰۱۵	شغف - شفاعت ۳۲۶-۱۰۳۰	شعب - شغاب ۱۶۷۹-	شعبہ - صرف ۳۰۱۹-
شدید ۳۱۱۵-	۷۰۶	شعبہ - شہادت - شہود	شعبہ - صاۃ ۳۵۲۷-
شہر ۲۱۵۲-۲۱۵۴	شغف - شفاق - مشفق	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۱۵۲	شعبہ - صغیر ۱۹۲۰-
شراب ۱۱۹-۱۱۹	۲۲۷۵-	شعبہ - شہید ۱۷۸-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۳۰۱۲-۲۷۷۹-
شرب ۲۲۳۳-۲۷۲۲	شعبہ - شفاء - شفا ۲۹۱۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۱۹۲۵-۲۷۷۹-
شرب - شراب	شغف - شفاق - شفا ۱۲۵۰-۱۲۵۱	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۱۲۵۱-۲۲۷۵
۲۸۲۷-	شغف - شفاق - شفا ۲۲۷۵-۱۲۵۱	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۵۰۹
شرب ۱۰۱۲-	شغف - شفاء - شفا ۱۲۵۱-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۱۷۸-۲۲۷۵
شرد - تشرید ۱۲۲۲-	شغف - شفاء - شفا ۲۱۱۰-۲۰۲۲	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۱۹۲۳-
شرذم - شرذمہ	اشقی ۳۶۱۳-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۱۲۲۹-۲۷۷۹-
۲۲۱۳-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شرط ۳۰۸۱-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شرع - شرعہ - شریعہ	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
۸۳۲-۸۳۲	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شرق - شرقی - مشرق	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
مشرق ۱۷۰۳۰-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شرط ۱۷۱-۲۵۵-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شری - شریک ۲۹۰۳۰-۲۹۰۳۰	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شغل ۱۹۰۲-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شغل - شغل ۲۵۱۲-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شطر ۱۸۱-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شطن - شیطان ۲۹-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
۲۷۷۹-۲۷۷۹	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شعب ۳۱۲۲-شعبہ	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
۳۵۱۷-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شعبہ ۱۷۷۰-۱۷۷۰	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
۷۸۱-۷۸۱	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
۲۵۶-۲۵۶	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شغل - اشتغال ۱۹۷۵-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شغل ۱۵۳۳-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳
شغل ۲۷۷۹-	شک ۱۲۳۰-	شعبہ - شہاد ۱۲۵۱-۲۲۷۵	شعبہ - صغیر ۲۲۹۰-۳۱۱۳

صم۔ صلی	صلی صبی	صیص۔ صلی	صنل۔ طعن	
صم۔ صارم۔ صریح۔ ۳۲۰۳	۲۲۳۰۔ ۲۲۴۰۔ مصی	صیص۔ صیصہ۔ ۲۲۵	۳۶۱۵۔ ۲۵۱۸۔ ۷۳۰	
۳۲۰۳	۱۵۸۔ صال۔ صلی۔	صیف۔ ۲۶۵۳۔	ضغ۔ ۲۵۱۵۔	
صعد۔ اصعاد۔ ۵۴۳	۲۸۱۰۔ ۲۰۲۲۔	باب الضاد		
صعد۔ ۱۰۱۳۔ ۵۴۳۔	صم۔ اصم۔ ۳۰۔	ضان۔ ضائق۔ ۱۰۲۶۔	صنم۔ ضامر۔ ۲۲۱۷۔	
۳۲۵۱۔ صعیب۔ ۶۶۴۔	۳۰۸۶۔	ضنم۔ ۳۶۲۰۔	ضنک۔ ۲۱۱۶۔	
صعر۔ تصعیر۔ ۲۲۰۶	صمت۔	ضفج۔ مضجع۔ ۵۴۷۔	ضو۔ ۱۳۷۴۔ ۲۳۳۰۔	
صعق۔ ۱۱۵۱۔ صاعقة۔	صمد۔ ۳۶۶۲۔	ضفک۔ ۱۳۳۰۔ ضافک۔	ضیا۔ ۲۱۶۲۔ ۲۳۳۰۔	
۳۱۔ ۱۱۶۳۔ ۳۱۸۹۔	صمم۔ صوموہ۔ ۲۲۳۰۔	۱۲۸۲۔ ۲۲۶۰۔	ضھی۔ ضاہی۔ ۱۲۸۳۔	
صغز۔ صغار۔ ۱۰۱۳۔	صنح۔ صنعة۔ ۱۹۶۸۔	ضفی۔ ۲۰۷۷۔ ۲۱۱۱۔	ضیر۔ ۲۲۱۲۔	
۱۰۵۵۔ ۱۲۸۱۔ صغیرۃ۔	اصطناع۔ ۲۶۶۲۔	صغیر۔ ۲۰۳۱۔	ضیز۔ صیزی۔ ۲۲۰۷۔	
اصغر۔ ۱۹۲۹۔	۲۲۳۷۔	صغز۔ ۲۱۵۔ ۳۶۰۔ ۷۱۸۔	ضیع۔ اصناع۔	
صغو۔ ۱۰۰۳۔ ۳۳۷۸۔	صم۔ ۱۱۲۶۔ ۲۰۲۲۔	اضطرار۔ ۱۶۱۔ ۲۱۱۔	ضیف۔ ۱۳۸۷۔	
صغ۔ ۱۹۲۸۔ صاقۃ۔	صنو۔ ۱۵۹۸۔	مضارۃ۔ ۳۰۲۔ ۳۶۰۔	ضیق۔ ضاق۔ ضائق۔	
۲۲۳۶۔ ۲۳۳۶۔ ۲۷۷۰۔	صوب۔ اصاب۔ مصیبة۔	ضرا۔ ۲۱۵۔ ۵۱۸۔	۱۳۷۸۔ ۱۳۷۷۔ تصیق۔	
صغر۔ ۱۴۱۔ ۲۹۸۲۔	۲۸۲۲۔ صواب۔ ۳۱۔	ضرب۔ ۱۸۸۔ ۹۱۔ ۵۲۹۔	۳۳۷۱۔	
صعد۔ ۱۶۶۸۔ ۲۸۲۲۔	۲۸۲۲۔ ۳۵۳۰۔ صیب۔	۲۸۲۹۔ ۲۰۸۵۔ ۷۲۲۔	باب الطاء	
صغر۔ صغرا۔ ۹۶۔ ب۔	۳۱۔	۲۹۸۲۔ ۳۰۱۳۔	طہ۔ ۲۲۰۱۔	طسم۔
صغصف۔ ۲۱۰۲۔	صوت۔ انصاف۔ ۱۸۵۳۔	ضج۔ تضج۔ ۹۴۱۔ ۹۵۷۔	۲۲۰۱۔	
صغن۔ صافن۔ ۲۸۳۷۔	صور۔ صبار (یصور)۔ ۳۲۵۔	ضزج۔ ۲۲۸۹۔ ۱۱۲۵۔	طیح۔ ۱۸۔ ۱۱۲۷۔	
صغو۔ اصطفاء۔ ۱۶۵۔	صورۃ۔ تصویر۔ ۳۷۲۔	۳۵۸۸۔	طبق۔ طباق۔ ۲۳۸۷۔	
صفا۔ ۱۹۷۔ صفوان۔	المصور۔ ۳۳۳۱۔ صئور۔	ضعف۔ ۳۱۲۔ ۵۳۳۵۱۵۔	طحو۔ ۳۶۰۷۔	
۳۲۷۰۔	۹۶۶۔	۲۶۰۱۔ مضاعفة۔ ۵۱۵۔	طرح۔ ۱۵۱۹۔	
صک۔ ۳۱۶۶۔	صوع۔ صواع۔ ۱۵۶۵۔	ضعف۔ ۳۳۔ مستضعف۔	طارد۔ ۲۲۲۲۔	
صلب۔ ۷۶۲۔ ۳۵۷۷۔	صوف۔ ۱۵۷۰۔	۶۶۱۔	طوف۔ ۵۱۳۔ ۱۵۱۱۔	
صلح۔ صالغ۔ ۶۲۶۔ ۶۸۶۔	صوم۔ ۲۲۲۔	ضغف۔ ۱۵۲۵۔ ۲۸۲۹۔	۱۶۳۲۔ ۲۷۸۵۔	
۱۱۸۸۔	صہر۔ ۲۲۱۱۔ ۲۳۸۷۔	ضغن۔ ۳۰۹۰۔	طوق۔ طریق۔ ۲۰۸۸۔	
صل۔ ۳۲۰۔	صیح۔ صیوۃ۔ ۱۲۷۹۔	ضغدع۔ ۱۱۲۳۔	طریقہ۔ ۲۰۸۰۔ ۲۲۵۱۔	
صلصل۔ صلصل۔ ۱۶۸۵۔	صید۔ اصطیاد۔ ۷۸۰۔	صلل۔ اصلال۔ ۷۷۔	۳۵۷۶۔ ۳۵۷۶۔ طاری۔ ۱۷۲۳۔	
صلی۔ اصطلا۔ ۲۲۵۴۔ ۲۲۵۴۔	۸۷۶۔	۴۱۔ ۲۶۰۰۔ ۷۳۰۔	طعم۔ طعام۔ ۳۱۸۔	
صلی۔ صلوۃ۔ ۱۶۷۔ ۱۹۶۔	صیر۔ صار (یصیر)۔	۲۲۰۹۔ ۲۲۹۱۔	۲۸۸۲۔ ۸۷۷۶۔	
۲۲۲۲۔ ۲۲۲۲۔	صیر۔ ۱۶۱۔	صلال۔ ۷۷۔ ۳۶۰۰۔	طعن۔ ۶۶۶۔	

طنی - طوف	طوق - ظلم	ظلم - عتد	عتق - عذاب
طنی - طینان - طاغوت	طوق - اطاق - طاقہ	ظلم - ۱۶۵۶	عتق - حقیق - ۲۲۱۹
۲۸ - ۳۳۱ - ۱۹۵۱۶۷۱	۲۲۶ - طوق - ۵۷۶	ظلم - ظمآن - ۱۳۹۰ - ۲۱۱۱	عتق - عتقل - عتقل - ۳۰۳۸
طغوی - طاغیہ	طوق - طالوت - ۳۱۶	ظلم - ۶۹	عتق - عتقو - عتقی - ۱۹۷۸
۳۴۱۰	طوق - مطوق - ۱۱۹۲	ظلم - ۲۴۸۶ - ۱۹۱۸ - ۲۴۵۶	عتق - عتقو - عتقی - ۸۸۵
طف - مطف - ۳۵۵۹	طوق - طوق - ۲۰۲۹	ظلم - ۲۳۸۶ - اظفار	عتق - عتقو - عتقی - ۸۸
طفی - اظفار - ۳۳۴۴	طوق - طهارة - ۱۱۸۹	ظلم - ۲۵۸۴ - ۳۴۵۶ - ۳۴۵۶	عتق - عتقو - عتقی - ۳۶۳
طفق - ۲۸۳۹	طوق - طهر - ۴۴۶	ظلم - ۱۰۸ - ۱۲۸۶ - ۱۲۹۹	عتق - عتقو - عتقی - ۲۸۲۰
طفل - ۲۲۰۱	طوق - ۲۸۵ - ۴۸۵	ظلم - ۲۴۸۸ - ۱۹۸۸	عتق - عتقو - عتقی - ۳۲۲۹ - ۲۲۳۹ - ۱۰۱۸
طل - ۳۴۱	طوق - مطهرة - ۱۳۴۴ - ۱۵۹	ظلم - ۲۹۰۶ - ۳۴۵۶ - ۳۴۵۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۰۱۸ - معاجز
طلب - طالب - مطلوب	طوق - وطمور - ۲۳۸۱	ظلم - ۲۳۴۵ - ۲۳۴۵ - ۱۲۹۹	عتق - عتقو - عتقی - ۲۲۳۶
۲۲۴۶	طوق - ۳۵۰۸	ظلم - ۲۳۸۸ - ۲۳۸۸	عتق - عتقو - عتقی - ۱۵۴۴
ظلم - ۳۲۷۹	طوب - طاب - ۶۰۲	ظلم - ۲۴۴۸	عتق - عتقو - عتقی - ۱۸۱۰
طوع - ۱۹۰۵ - ۹۹۰ - اطلع	طوق - ۸۲ - ۵۷۴ - ۹۰۱ - ۳۲۹	باب العین	عتق - عتقو - عتقی - ۱۸۱۰
۱۹۰۵ - مطلع الشمس	طوق - ۲۳۱۸ - طوق - ۱۶۲۱	عتق - ۲۹۵۲	عتق - عتقو - عتقی - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۶
۱۹۵۷	طوب - طار - مستطیر	عتق - ۲۴۰۰	عتق - عتقو - عتقی - ۲۹۴۸
طوق - طلاق - ۲۹۰۰ - انلا	طوب - طیر - طائر - ۳۵۰۲	عتق - ۲۳۰۱	عتق - عتقو - عتقی - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۰ - ۱۲۹۷
۲۴۰۶	طوب - ۱۸۱۳ - ۱۱۴۱ - ۲۳۱	عتق - عبادۃ - ۴۰ - عبودیت	عتق - عتقو - عتقی - ۳۶۲۹ - عتق - ۳۶۲۹
طوب - طامة - ۳۵۳۹	طوب - ۲۸۴ - تطیر - اطر	عتق - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۷	عتق - عتقو - عتقی - ۱۸۹۹ - ۱۸۹۹ - ۱۲۹۷
طوب - ۳۲۵۹ - طمس - ۶۶۷	طوب - ۱۱۴۱	عتق - ۲۴۱۰ - عتق - ۲۸۴	عتق - عتقو - عتقی - ۲۲۲۰ - ۱۸۹۹ - عتق - ۱۲۹۷
طوب - ۱۰۰	طوب - ۲۳۱	عتق - ۳۰۲۴ - ۱۶۹۱ - ۵۷۸	عتق - عتقو - عتقی - ۲۲۲۰ - ۱۲۹۷ - عتق - ۱۲۹۷
طوب - طینان - ۱۸۷۹	باب الظاء	عتق - ۵۷۸ - عابد	عتق - عتقو - عتقی - ۳۹۰ - ۷۹۶ - ۱۰۱
طوب - ۲۴۱۶	طوب - ۱۰۲۹	عتق - ۳۲۷۷ - ۳۲۷۷	عتق - عتقو - عتقی - ۳۵۵۴
طوب - ۹۳ - طوب - ۳۴۳۶ - طوب - ۱۰۲۹	طوب - ۱۰۲۹	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۳۲۰
طوب - ۱۹۸ - ۱۶۹ - اطلع - ۳۴۷	طوب - ۱۴۵۱ - طوق - ۱۴۵۱	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶
طوب - ۵۳۵ - ۲۷۷ - ۲۷۷	طوب - ۸۰ - ۶۷۷ - ۶۷۷	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۰۸ - ۱۰۸ - ۱۰۸
طوب - ۱۹۸ - ۱۶۹ - ۱۶۹	طوب - ۳۵۱۷ - طویل - ۱۶۷	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۲۴ - ۲۲۶ - ۲۲۶
طوب - ۱۳۲۷ - طوع - ۸۱۵ - طاعة	طوب - ۱۱۷۳ - ۲۶۹ - طاعة	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۳
طوب - ۱۹۸ - طواف - ۱۹۸	طوب - ۵۵ - ۴۳ - ۹۷	عتق - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۳	عتق - عتقو - عتقی - ۲۱۱ - ۲۱۱ - ۲۱۱
طوب - ۱۱۹۶ - ۱۵۹ - طائف	طوب - ۱۸۵۸ - طاعة - ۱۸۵۸	عتق - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۳	عتق - عتقو - عتقی - ۳۶۴۰ - ۳۶۴۰ - ۳۶۴۰
طوب - ۱۱۴۳	طوب - ۱۶۳۵ - طاعة - ۱۶۳۵	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۹ - ۱۹ - ۱۹
طوب - ۱۱۴۳	طوب - ۵۷۸ - طاعة - ۵۷۸	عتق - ۳۴۳۶ - ۳۴۳۶	عتق - عتقو - عتقی - ۱۹ - ۱۹ - ۱۹

عق - عيب	عير - عشق	عسل - هنم	عقر - فتر	
عق - عيق - ٢٢١٤	عير - ١٥٢٥	عسل - اغتيال - مقتل	عقر - غرام - ٨٠ - ١٢١٩	
عل - عامل - ٥٢٠ - ٢٠٥	عيسى - ١١١	عسلين - ٢٨٢٤	عقر - عقرات - ٩٨٢	
عمر - ٧٨	عيش - معيشة - هيئة	عشى - ٢٠٨٣ - ١١٨٨ - ١٨	عقر - نظامز - ٣٥٢٥	
عوى - ٢٨ - ٣٠ - ١٢٥٤	عيل - عيلة - عائل	اغشاد - ٢٤٣٢ - مقتل	عقر - اعراض - ٢٢٢٣	
٢٥٢٢ - اعى - ١٢٥٤	عين - ١٩٥٥ - ١٢٩٣ - ٨٨	عاشية - ١٠٨١	عقر - معنم - ١٧٣١ - ٤١٤	
١٨٥٩	عين - ٣٢٠ - ٢٤١٥	عشاوة - ١٨	عقر - اعنى - عشتى - ١٣٨٨ - ٣٨٠	
هن - ٧٨٣٨	معين - ٢٢٤١	مفتش - ٣٠٨٣	عقر - استعانة	
عنب - ٣٢٢	باب العين			
عنت - ٢٨٣ - ٢٠١٢٦٤	عبر - عابر - عبرة - ١١١٤	عنب - ١٩٥٠	عقر - عاث - ١٥٢٩	
معانة - ٢٨٣	عنب - ١٣١	عنب - ٢٢٢١	عقر - عار - معار - ١٢٩٣	
عند - ٢١٣ - ٢٩٨ - عني	عنب - ٣٢٢٣	عنب - ٤	عقر - معيرة - ٣٦٢٠	
١٢٤٦	عنب - ٢٢٢٣	عنب - ٢٢٢٣	عقر - عواص - ٢١٤٦	
عز - ١٠٢٦	عنب - ٢٢٢٣	عنب - ٢٢٢٣	عقر - عايط - ٢٢٢٣	
عق - ٢٢٢٣	عند - ١٩٢٤	عنب - ٢٢٢٣	عقر - عول - ٢٤٨٢	
عنبوت - ٢٥٢١	عند - ٣٢٥٠	استغفار - ٢٥٨ - ٣٨٨	عقر - غوى - ١٢١٣ - ١٦٨٩	
عنو - عنا - ٢١٠٥	عند - ١٥٠٨	عنا - ٣٢٢١	عقر - غا - ١٢٨٩ - ١٢٤٠ - ١٥٨	
عوج - ٢١٠٢ - ١٠٨٢ - ٢١٠٢	عند - ١٩٠٩ - ١٢٠٠	عند - ٢٥٨ - معقرة	عقر - غوى - ١٥٨ - ٣٢٢	
عرد - عير - ١١٢٢ - ٨٩٢	عند - ٢٩٥ - ٢٨٢	عند - ٢٨٢ - ٢٣٨	عقر - غوى - ٢١٥ - ٢١٩٣	
معاد - ٢٥٢٢	عند - ٢٢١٣	عند - ١٥١٢	عقر - غيب - ١١ - ٢٢١	
عوز - اعادة - ٢١٠	عرب - غريب - عراب	عند - ٢٢١٢	عقر - غيبة - ٢١٢٥ - غيابة	
عوز - عوزة - ٢٢٢٢ - ٢٢٢٥	عرب - غريب - ١٢	عند - ١٠٨٢ - ٨٥٠ - ٥٥٢	عقر - غيبة - ١٥٢ - غيبة - ٢٢٢٨	
عوق - معوق - يعرق	عرب - غريب - ٢٤٢١	عند - ١١٩٥ - ١٥٩٩	عقر - غيرة - ٣٤٨	
٢٢٣٨	عرب - غيرة - ٣١٨	عند - ٢٥٢٢	عقر - غيض - ١٢٢٨	
عول - ٦٠٦	عوق - اخراق - ٣٥٣٢	عند - ١٣٢١ - غليظ - ٥٥١	عقر - غيظ - ٥٠٢ - ٥١٤	
عوم - عام - ١٥٢٩	عوم - عام - ١٣٣٩	عند - ٢٢٢ - ٢٢٢٠	باب الفاء	
عون - عون - ١٩٢	عوز - اعواء - ٢٢٢٨٠٠	عند - ١١٣	عقر - فاد - فواد - ١٠٠٠	
استعانة - ٣	عزل - ١٤٤٩	عند - ١٥٣٠	عقر - فتى - ١٥٤٤	
عهد - ٢٢ - ١٥٩	عزو - فاز - ٥٢٩	عند - ١٩٢٤ - ٢١٤	عقر - فتح - ١١٢٢ - ١٠٠ - استفتح	
عهن - ٣٢٢٨	عشتى - غاسق - ١٨٢٥	عند - ٢١٤٨	عقر - مغتر - ١٩٢٢ - ٩٥٢	
عق - اعياء - ٣٠٢٨	عشتى - ٢٨٥٢	عند - ٤٤٣	عقر - فتر - فتر - ٨٠٢ - ٨٠٢	
عيب	٣٥٢٢	عند - ٥٢٢ - عتبة	عقر - ٢١٢١ - ٨٠٢	

مق- مغرلش	فرش- فقصم	فغش- فوت	فوت- قبل
فغش- ۲۱۲۸	۳۲۲۲	فغش- افغش- ۵۵۱- فغش- ۳۳۸۷	
فغش- فغش- ۶۶۹	فغش- ۳۵- ۲۵۳- ۵۹۶- ۳۵	فغش- ۳۵۶- ۱۹۹۷	فغش- ۲۲۹۳
فغش- ۴۵۰- ۸۳۷- ۲۲۳- ۴۵۰	فغش- ۴۵۰- ۸۳۷- ۲۲۳- ۴۵۰	فغش- ۴۵۰- ۸۳۷- ۲۲۳- ۴۵۰	فغش- ۴۵۰- ۸۳۷- ۲۲۳- ۴۵۰
فغش- ۱۸۶۰- ۲۵۴۵- ۲۵۴۵	فغش- ۱۹۱۳۹۳۱- ۱۹۱۳۹۳۱	فغش- ۳۶۲۵۵- ۱۳۷- ۳۶۲۵۵	فغش- ۲۶۲۵۵- ۱۳۷- ۳۶۲۵۵
فغش- ۳۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶	فغش- ۱۷۷- ۲۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶	فغش- ۳۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶	فغش- ۳۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶- ۲۷۶
فغش- ۸۵۹- ۹۲۲- ۹۲۲- ۸۵۹	فغش- ۹۲۲- ۹۲۲- ۹۲۲- ۸۵۹	فغش- ۹۲۲- ۹۲۲- ۹۲۲- ۸۵۹	فغش- ۹۲۲- ۹۲۲- ۹۲۲- ۸۵۹
فغش- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳	فغش- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳	فغش- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳	فغش- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳- ۲۱۵۳
فغش- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰	فغش- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰	فغش- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰	فغش- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰- ۲۸۱۰
فغش- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹	فغش- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹	فغش- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹	فغش- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹- ۳۳۹۹
فغش- افتاء- استفاء	فغش- ۱۳۰۶- ۸۱۰- ۷۳- ۱۳۰۶	فغش- ۱۳۰۶- ۸۱۰- ۷۳- ۱۳۰۶	فغش- ۱۳۰۶- ۸۱۰- ۷۳- ۱۳۰۶
فغش- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹	فغش- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹	فغش- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹	فغش- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹- ۶۳۹
فغش- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸	فغش- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸	فغش- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸	فغش- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸- ۱۸۹۸
فغش- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹	فغش- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹	فغش- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹	فغش- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹- ۲۱۲۹
فغش- ۸۸- ۸۸- ۸۸- ۸۸	فغش- ۸۸- ۸۸- ۸۸- ۸۸	فغش- ۸۸- ۸۸- ۸۸- ۸۸	فغش- ۸۸- ۸۸- ۸۸- ۸۸
فغش- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶	فغش- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶	فغش- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶	فغش- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶- ۲۸۳۶
فغش- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹	فغش- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹	فغش- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹	فغش- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹- ۳۳۹
فغش- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲	فغش- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲	فغش- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲	فغش- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲- ۱۹۹۲
فغش- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶	فغش- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶	فغش- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶	فغش- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶- ۲۰۶
فغش- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹	فغش- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹	فغش- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹	فغش- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹- ۵۱۹
فغش- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷	فغش- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷	فغش- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷	فغش- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷- ۳۳۷
فغش- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶	فغش- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶	فغش- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶	فغش- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶- ۱۲۴۶
فغش- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵	فغش- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵	فغش- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵	فغش- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵- ۱۶۸۵
فغش- ۱۸- ۱۸- ۱۸- ۱۸	فغش- ۱۸- ۱۸- ۱۸- ۱۸	فغش- ۱۸- ۱۸- ۱۸- ۱۸	فغش- ۱۸- ۱۸- ۱۸- ۱۸
فغش- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶	فغش- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶	فغش- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶	فغش- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶- ۲۲۶

قبل - قَبْل	قَبْل - قَبْل	قَبْل - قَبْل	قَبْل - قَبْل
۱۷۷۵-۱۷۷۵-قبیلہ	۳۲۲۳-قُبْرَة - ۹۲۰	قَابِسَة ۶۹۹-۲۸۷۳	قَبْل - قَبْل ۳۱۳۸-۵۰۸
۳۱۲۶-۱۰۶۷-قبیل	۱۹۹۳-قَارُورَة - ۲۲۷۶	قَبْل - قَبْل ۲۸۷۳-۳۱۳۸	قَبْل - قَبْل ۳۱۳۸-۳۱۳۸
۱۸۷۷-قبیل - ۱۱۱	قَبْل - قَبْل ۲۲۸-۲۲۸	قَبْل - قَبْل ۲۱۶-۲۱۶	قَبْل - قَبْل ۳۲۲۹-۳۲۲۹
قَبْل - قَبْل ۲۵-۲۵	قَبْل - قَبْل ۱۰۲-۱۰۲	قَبْل - قَبْل ۲۵۴-۲۵۴	قَبْل - قَبْل ۳۰۸۷-۳۰۸۷
۱۳۹۰-	قَبْل - قَبْل ۲۳۱-۲۳۱	قَبْل - قَبْل ۲۱۶-۲۱۶	قَبْل - قَبْل ۱۱۰-۱۱۰
۷۱۲-۹۸-۹۱-۷۱۲	قَبْل - قَبْل ۵۷۹-۵۷۹	قَبْل - قَبْل ۱۷۲-۱۷۲	قَبْل - قَبْل ۱۸۳۱-۱۸۳۱
مَقَاتِلَة ۲۲۱-۳۲۷	۸۱۲-	قَبْل - قَبْل ۱۷۲-۱۷۲	قَبْل - قَبْل ۱۰۹۹-۱۰۹۹
۱۲۸۳-اِقْتَالَ ۳۲۷	۵۲۴-فُج	قَبْل - قَبْل ۲۸۵-۲۸۵	قَبْل - قَبْل ۱۲۳-۱۲۳
قَبْل - قَبْل ۸۴۷-۸۴۷	۸۴۷-۸۴۷	قَبْل - قَبْل ۳۱۵۱-۳۱۵۱	قَبْل - قَبْل ۱۸۱-۱۸۱
قَبْل - قَبْل ۲۸۵-۲۸۵	قَبْل - قَبْل ۲۲۵۳-۲۲۵۳	قَبْل - قَبْل ۵۹۴-۵۹۴	قَبْل - قَبْل ۲۲۲۹-۲۲۲۹
قَبْل - قَبْل ۳۲۷-۳۲۷	قَبْل - قَبْل ۱۹۰۲-۱۹۰۲	قَبْل - قَبْل ۱۱۹۷-۱۱۹۷	قَبْل - قَبْل ۱۰۰۰-۱۰۰۰
قَبْل - قَبْل ۳۲۷-۳۲۷	قَبْل - قَبْل ۹۱۸-۹۱۸	قَبْل - قَبْل ۱۸۵۶-۱۸۵۶	قَبْل - قَبْل ۳۰۸۲-۳۰۸۲
قَبْل - قَبْل ۹۸۷-۹۸۷	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۵-۱۶۲۵	قَبْل - قَبْل ۲۱۳۴-۲۱۳۴	قَبْل - قَبْل ۱۲۹۹-۱۲۹۹
۲۹۳-۲۱۸۰-۲۹۳	۳۲۷۳-	قَبْل - قَبْل ۱۸۰۱-۱۸۰۱	قَبْل - قَبْل ۷۸۱-۷۸۱
لَبْلَة اَلْقَدَر ۳۲۷	قَبْل - قَبْل ۱۰۰۳-۱۰۰۳	قَبْل - قَبْل ۱۸۰۱-۱۸۰۱	قَبْل - قَبْل ۲۸۸۷-۲۸۸۷
لَقْدَر ۲۳۵۳-۹۸۷	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۸-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۳۵۴۶-۳۵۴۶	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۸-۱۶۲۸
مَقْدَر ۱۹۲۵-قَادِر	مَقْدَر ۲۳۵۸-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۳۵۴۶-۳۵۴۶	قَبْل - قَبْل ۴۲۲-۴۲۲
قَدَر ۳۲-مَقْدُور	اَقْدَر ۲۰۹۰-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۸-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۲۴۳۵-۲۴۳۵
۲۶۵۷-قَدَر ۲۶۸۴	اَقْدَر ۲۹۸۴-۲۹۸۴	قَبْل - قَبْل ۲۶۸۴-۲۶۸۴	قَبْل - قَبْل ۲۶۸۴-۲۶۸۴
قَدَس - تَقْدِيس ۷۷	۲۶۸۴-۱۶۲۸-۲۶۸۴	قَبْل - قَبْل ۲۶۸۴-۲۶۸۴	قَبْل - قَبْل ۲۶۸۴-۲۶۸۴
۸۰۶-اَلْهَدُوس ۳۲۳	ذَوِ الْقُرْنَيْن ۲۹۵۳-۲۹۵۳	قَبْل - قَبْل ۲۸۲۸-۲۸۲۸	قَبْل - قَبْل ۲۸۲۸-۲۸۲۸
قَدَم ۱۳۷۱-۳۲۷	قَبْل - قَبْل ۸۳-۸۳	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۸-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۳۵۰۴-۳۵۰۴
تَقْدَم - تَقْدِيم ۳۱۷۷	قَبْل - قَبْل ۸۷۷-۸۷۷	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۸-۱۶۲۸	قَبْل - قَبْل ۲۲۱۲-۲۲۱۲
مَقْدَم ۱۶۸۴-قَدِيم	قَبْل - قَبْل ۳۲۸۱-۳۲۸۱	قَبْل - قَبْل ۱۳۷۱-۱۳۷۱	قَبْل - قَبْل ۱۱۴۳-۱۱۴۳
۲۷۷۷-	قَبْل - قَبْل ۱۰۷-۱۰۷	قَبْل - قَبْل ۲۲۰۷-۲۲۰۷	قَبْل - قَبْل ۱۸۸۱-۱۸۸۱
قَدَو - اَقْدَو ۹۸۰-	قَبْل - قَبْل ۳۸۹-۳۸۹	قَبْل - قَبْل ۱۵۹۸-۱۵۹۸	قَبْل - قَبْل ۲۵۱-۲۵۱
قَدَث ۲۷۳-۳۷۳	۱۸۳۱-	قَبْل - قَبْل ۳۲۱۷-۳۲۱۷	قَبْل - قَبْل ۱۶۹۵-۱۶۹۵
۲۷۷۷-	قَبْل - قَبْل ۷۸۵-۷۸۵	قَبْل - قَبْل ۲۷۷۷-۲۷۷۷	قَبْل - قَبْل ۳۸۵-۳۸۵
قَبْل - قَبْل ۱۹۹۳-۱۹۹۳	قَبْل - قَبْل ۱۰۶۳-۱۰۶۳	قَبْل - قَبْل ۲۸۰۷-۲۸۰۷	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۲-۱۶۲۲
۹۶۰-۲۷۷۱-مَسْتَقَر	مَقْتَم ۱۷۱۲-۱۷۱۲	قَبْل - قَبْل ۲۷۷۱-۲۷۷۱	قَبْل - قَبْل ۲۲۲۹-۲۲۲۹
۹۶۰-۹۸۳-۱۴۴۳	قَبْل - قَبْل ۷۹۹-۷۹۹	قَبْل - قَبْل ۱۶۲۲-۱۶۲۲	قَبْل - قَبْل ۹۹۰-۹۹۰

کھل - سخن	لذ - لقی	لفی - طب	لہٹ - سخن
کھل - ۴۲۶ -	لذ - اللہ - ۲۶۳ -	لفی - القاء - ۲۹۲ - لقی	لہٹ - ۱۱۷۸ -
کھن - کاہن - ۳۱۷۹ -	لذ - کن - ۲۹۸۱ -	لفی - یوم التلاق - ۲۹۸۱ -	لہٹ - ۳۶۰۸ -
کئی -	لذ - لکی - ۲۹۸۱ -	لفی - تعلق - ۵۷ -	لہٹ - ۲۶۰۳۲۱۳۹ -
کید - ۵۰۷ - ۲۱۹۵ - ۲۱۸۷ -	لذ - لذت - ۲۷۸۳ -	لفی - لکین - ۳۱۹۱ -	لہٹ - ۳۳۶۰ -
مکید - ۳۱۸۷ -	لذ - لکب - ۲۷۷۶ -	لفی - لک - ۱۵۰۸ -	لہٹ - ۳۲۱۰ -
کیف - ۳۹۶ -	لذ - لزم - ۱۴۵۷ -	لفی - لکما - ۵۲۶ -	لہٹ - ۲۸۱۹ - ۳۲۰۶ -
کیل - اکتیال - ۱۱۳ - ۱۵۵۷ -	لذ - لسان - ۲۰۰۸ -	لفی - لک - ۱۵۰۸ -	لہٹ - ۳۲۰۶ -
۱۵۵۹ -	لذ - تلطف - لطیف	لفی - لک - ۱۷۶۷ -	لہٹ - ۷۴ -
باب اللام	لذ - ۱۹۰۶ - ۹۹۴ -	لفی - لمز - ۱۳۰۸ - ۲۲۹۵ -	لہٹ - ۲۹۸۱ -
ل - ۵۷۳ - ۴۹ - ۴۳۱ -	لذ - لقی - ۳۳۳۰ -	لفی - لمز - ۳۱۲۴ - ۳۶۹۹ -	لہٹ - ۲۰۶۶ - ۲۰۶۶ -
۲۰۶۴ - ۳۱۷۳ - ۳۱۷۳ -	لذ - لکب - ۸۴۵ - ۹۳۲ - ۲۳۸ -	لفی - لمز - ۳۳۴۵ - ۳۳۴۵ -	لہٹ - ۳۳۱۸ -
۳۳۰۵ -	لذ - لک - ۱۴۴۰ -	لفی - لمز - ۲۳۶ - ۲۶۴ -	لہٹ - ۳۳۱۸ -
لا - لا - ۱۱۳ -	لذ - لعن - ۱۱۳ -	لفی - لن -	لہٹ - ۳۳۱۸ -
لک - ۳۲۵ -	لذ - لکب - ۲۷۲۲ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۳۰۵ - ۱۶۱ -
لک - ۲۹۳۶ -	لذ - لغو - ۲۸۸۸ - ۲۷۵۰ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۳۷ - ۲۳۷ -
لک - ۳۲۵۲ -	لذ - لغو - ۲۹۳۸ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۳۷ - ۲۳۷ -
لک - ۹۵۹ - ۹۰۹ - ۹۵۹ -	لذ - لغو - ۱۸۸۶ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۱۱۸۲ -
۱۰۲۱ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۴ -	لذ - لغو - ۱۸۸۶ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۹۴۹ -
۱۰۶۶ - ۱۷۹۲ - ۱۷۹۲ -	لذ - لغو - ۱۸۸۶ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۹۴۹ -
۲۱۷۴ -	لذ - لغو - ۱۸۸۶ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۹۴۹ -
لک - ۳۰۷۸ -	لذ - لغو - ۲۲۹۹ -	لفی - لک - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۲ -	لہٹ - ۲۹۴۹ -
لک - ۲۲۸۸ -	لذ - لغو - ۳۱۳۹ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
۲۲۷۶ -	لذ - لغو - ۲۷۸۸ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لجاء - التجاء - ۱۳۰۷ -	لذ - لغو - ۳۱۲۲ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لحد - الحداد - ۱۱۸۱ - ۱۷۸۶ -	لذ - لغو - ۱۶۸۲ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
۱۹۱۲ - ۲۲۱۵ - ۲۹۴۵ -	لذ - لغو - ۱۵۲۰ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
ملقہ - ۱۹۱۲ - ۳۴۵۳ -	لذ - لغو - ۲۵۰۱ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لحف - الحاف - ۳۴۶۹ -	لذ - لغو - ۱۴۳۹ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لحق - الحق - ۳۱۷۶ -	لذ - لغو - ۲۸۰۵ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لحم - ۳۱۲۵ -	لذ - لغو - ۲۶۸۴ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -
لحن - ۳۰۹۱ -	لذ - لغو - ۶۹ - ۵۷ -	لفی - لک - ۲۳۵۰ -	لہٹ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۳ -

مخو۔ مسخ	مدن۔ ملک	ملک۔ مید	میر۔ نخل
مخو۔ ۱۸۱۱۔	مدن۔ ۳۶۶۳۔	ملک۔ ۲۰۹۲۔ ۳۱۵۔ ۳۔	میر۔ ۱۵۶۱۔
مخو۔ ماحوۃ۔ ۱۴۲۴۔	ملک۔ املاک۔ ۲۹۵۔	ملک۔ ۳۲۰۔ ۳۰۰۔ ۳۔	میر۔ تمیز۔ ۵۴۲۔
مخو۔ مخاض۔ ۱۹۹۰۔	۲۲۲۲۔ استاک۔ ۳۲۱۔	۳۹۶۔	۲۴۵۶۔
مدن۔ ۲۹۔ ۱۵۱۱۔	۳۵۶۲۔	ملی۔ املاک۔ ۵۴۳۔ ۳۶۔	میر۔ ۱۲۲۔
۱۱۹۶۔	۲۵۸۳۔	۳۰۸۸۔ ۳۰۸۸۔ ۵۴۳۔	۵۴۳۔
۱۹۶۱۔	۳۵۰۰۔	۳۲۴۰۔ ۳۲۱۰۔ ۳۱۸۔	۴۴۳۔
مدن۔ مدینہ۔ ۱۵۳۳۔	۳۲۰۱۔	۳۲۲۲۔ ۳۲۲۲۔ ۳۲۲۲۔	باب النون
مخو۔ مرقۃ۔ ۳۱۹۶۔	۹۰۰۔	۳۲۲۲۔ ۳۲۲۲۔ ۳۲۲۲۔	۳۲۲۲۔
مستمر۔ ۳۲۲۲۔	۳۲۰۰۔	۲۹۶۲۸۔ ۲۹۶۲۸۔ ۲۹۶۲۸۔	۲۹۶۲۸۔
۳۲۳۵۔	۲۴۵۸۔	۳۱۸۰۔	۵۰۔
مرا۔ مروی۔ ۶۰۴۔	۱۱۱۸۔	۳۲۰۶۔	۳۲۹۸۰۔
۳۱۶۶۔	۳۲۹۶۔	۴۵۰۔	۲۹۵۰۔
موت۔ ماروت۔ ۱۳۰۰۔	مح۔	۳۲۹۶۔	۱۹۸۳۔
میرج۔ مارج۔ مرجان۔ ۱۰۲۶۔	۱۰۲۶۔	۳۲۳۶۔ ۶۴۸۔ ۱۰۲۔	۱۰۲۔
۲۳۸۶۔	۳۶۵۶۔	۵۵۱۔	۱۸۶۶۔
میرج۔ ۲۹۶۶۔	۳۰۶۸۔	۲۸۸۵۔ ۲۴۹۶۔	۱۱۴۳۔
مرد۔ مار۔ مریہ۔ ۶۳۲۔	۶۳۲۔	۵۲۴۔ ۴۳۴۔ ۶۹۔	۲۳۶۵۔
۱۳۲۲۔	۴۸۸۔	۱۰۱۰۔ ۱۹۶۶۔ ۱۹۶۶۔	۳۶۰۳۔
مورن۔ مریض۔ ۲۲۵۔ ۲۲۵۔	۱۸۸۴۔	۱۰۱۰۔ ۴۳۴۔ ۶۹۔	۱۲۴۹۔
مرد۔ مرقۃ۔ ۱۹۶۔	۱۲۲۹۔	۲۱۰۔	۳۴۰۔
مرد۔ مریہ۔ ۱۸۶۶۔	۱۳۸۶۔	۱۹۶۶۔	۳۱۹۶۔
مرد۔ مریہ۔ ۱۹۰۸۔	۱۵۲۸۔ ۹۰۶۔	۳۱۶۶۔	۲۰۱۰۔
۲۹۶۶۔	۱۵۵۴۔	۴۴۰۔	۴۳۱۔
میرج۔ ۱۱۱۔	۱۲۲۹۔	۱۲۲۹۔	۳۱۰۔
میرج۔ مزاج۔ ۳۵۰۱۔	۱۵۲۸۔	۲۲۵۔ ۲۲۵۔ ۲۲۵۔	۱۸۳۹۔
مرد۔ مرقۃ۔ ۲۶۶۶۔	۳۶۰۔	۳۵۲۰۔ ۲۶۶۵۔	۲۶۶۲۔
مرد۔ مزاج۔ ۳۴۸۳۔	۳۱۵۔ ۳۱۵۔ ۳۱۵۔	۱۹۱۴۔	۱۱۱۱۔
مرد۔ ۳۰۵۔ ۳۰۵۔ ۳۰۵۔	۳۱۵۔ ۳۱۵۔ ۳۱۵۔	۱۱۱۱۔	۳۶۵۸۔
مرد۔ ۲۰۹۶۔	۲۶۶۶۔	۳۰۰۸۔	۲۹۳۲۰۔
مرد۔ ۲۶۶۶۔	۲۶۶۶۔	۳۰۰۸۔	۳۲۵۲۔
مرد۔ ۲۶۶۶۔	۲۶۶۶۔	۱۴۲۵۔	۲۰۴۔

نکس - واؤ	باب الواو	ورث - وصل	وصی - وقع
۳۱۹۶ - نکس	واؤ معرک - ۱۹۳۶ -	۵۷۶ - ۱۸۳ - اثراٹ - ۳۵۹۷	وصی وصیة - ۱۶۷ - ووقی
۲۲۸۱ - نکس	وہر - ۱۷۷۰ -	ورد - وارد - ورد - ۳۵۹۷	تواصی - ۳۱۷۰ -
نکس - استنکاب - ۷۷۶	ووق - موق - ۱۹۳۶ -	۵۰۰ - ۲۳۰ - ۲۳۰ - ورد - ۳۵۹۷	وضع - ۲۸۴ - ۱۹۲۹ - اؤضع
نکل نکال - تنکیل - ۷۷۶	وہل - وابل - وابل - ۳۲۰ -	۳۲۵۳ - وریڈ - ۳۱۷۰ -	۱۲۹۸ - موضع - ۶۶ -
۳۲۶۴ - نکال	۳۲۰ -	۱۹۰۶ - ۱۰۶۴ - ورق -	۳۲۷۵ - وضن مرصوۃ -
۳۲۰۱ - نکس	وئل - ۲۸۲۶ - ۳۵۲۰ -	وری - ۳۴۰ - ۳۲۴۰ - واری	۱۹۰۶ - ووطی - موطاۃ -
نمرق - نمرقہ - ۳۵۸۹ -	وتر - ۳۰۹۳ - نڈوی - ۲۲۶۹ -	۳۶۰ - ۸۱۶ - ۸۱۶ - واری	۱۳۶۰ - ۳۲۶۱ -
نمل - املہ - ۵۰۶ - نملہ	وتن - وتین - ۳۲۲۲ -	۱۷۵۱ - ۸۱۶ - ۸۱۶ - واری	۲۶۵۶ - وطر -
۲۲۵۹ -	وثن - اوثن - واثق - ویشاق	۲۴۰ - ۳۴۰ - وریڈ - ۳۲۴۰ -	۱۲۷۷ - وطن - موطن -
۳۵۳۶ - نوہ	۷۹۴ - وثاق - ۳۰۷۲ -	۳۲۴۰ - ۳۲۴۰ - وریڈ - ۳۲۴۰ -	۳۲۴۰ - وعد - وعید - ۳۲۴۰ -
نوب - اناب - منیب - ۳۲۴۰ -	وئن - ۲۲۲۰ -	۳۲۴۰ - ۳۲۴۰ - وریڈ - ۳۲۴۰ -	۱۹۲۸ - وعد - وعد - ۱۹۲۸ -
نوم - ۴۰۵ - ۱۱۰۱ -	وجب - ۲۲۲۲ -	وزیر - ۲۰۵۸ -	۵۲۲۹۵ - وعظ - موعظہ -
نور - ناز - ۴۹۱ - نور - منیر - وعد - ۲۲۷۱ -	۲۲۷۱ -	وزن - ۲۲۷۱ - ۱۰۵۰ -	۱۵۷۰ - وعی - لیلۃ - وعاد -
۵۸۰ - ۲۳۳۰ - ۱۶۳۵ -	وجی - اوجی - ۱۲۸۱ -	میزان - ۱۱۲۰ - ۲۱۶۱ -	۲۰۳۳ - وفد -
نوش - نناوش - ۲۷۰۶ -	وجف - اوجف - ۲۲۱۹ -	۲۹۲۲ - ۳۲۴۰ -	۱۸۵۱ - وفد - وفوس -
نوص - مناص - ۲۸۱۹ -	وجہل - ۱۲۰۳ -	وسط - ۱۷۸ - ۳۲۴۰ - وسطی	۲۲۳۵ - وفض - ایفاض -
نوق - ناوقہ - ۱۰۲۷ -	وجہ - ۱۲۴۰ - ۲۶۷۰ - ۱۸۰۷ -	۸۷۰ - ۳۰۷ - ۸۷۰ - وسطی	۶۸۰ - وفیق - وفیق -
نول - نیل - ناول - ۲۲۰۰ -	۱۹۱۳ - ۲۱۰۵ - ۲۵۲۴ - وجہ	۸۷۰ - ۳۰۷ - ۸۷۰ - وسطی	۶۸۰ - وفیق - وفیق -
۲۲۲۷ -	۱۸۵ - وجہ - ۲۲۵ - وجہ	۳۲۴۰ - ۳۲۴۰ - وسطی	۳۵۲۲ - ۲۵۲ -
نوم - منام - ۲۸۸۰ -	۲۴۶۳ -	۳۱۶۸ - وسع - ۳۲۴۰ - وسع	۳۰۳ - ۳۰۳ - ۳۰۳ - وئی
نون - ذوالنون - ۲۱۸۰ -	وحد - احد - ۲۱۸۰ -	۳۵۷۰ - وسق - ۳۵۷۰ -	۱۹۷۰ - ۹۵۵ - ۲۸۸۰ -
نوی - نواۃ - ۹۸۶ -	وحش - ۳۵۲۹ -	۸۲۰ - ۱۸۴۶ - وصل	۳۰۳ - استیفاء - توفیر -
نخج - منہاج - ۸۳۴۰ -	وھی - ۱۰۲۲ - ۸۹۶ - ۷۶۸ -	۱۷۰۴ - ۱۷۰۴ - وصل	۳۲۶۵ - وقب -
نہر - ۳۹ - ۳۱۸ - ۱۸۳۱ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - وصل	۲۳۹ - وقت - میقات -
۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - وصل	۳۵۱۳ - وقت -
۱۵۱۱ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - وصل	۳۵۱۳ - وقت -
نہی - انہی - ۲۲۵ - ۹۵۲ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - وصل	۳۵۱۳ - وقت -
نہی - انہی - ۲۰۷۴ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۱۷۹۷ - ۱۷۹۷ - وصل	۳۵۱۳ - وقت -
باب الواو		۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -
۲۷۲۹ - ۶۸۴ - ۵۰۰ -	۱۰۰۰ - ۳۰۳ - ۱۰۰۰ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -
۳۵۴۹ - واؤ مرصوۃ -	ورث - حارث - میراث -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -	۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ - ۳۷۱۷ -

[illegible]

انتباط مسائل - ۵۲۳۔	کرنا۔ ۵۱۱۔ دوسرے مذاہب کے بہبود	۱۶۶۱۔ غائب سائیک کی صف کا پیدائش
استہدائے مجلس استعراضی شریعت - ۵۶۹۔	کو گالی نہ دو۔ ۶۰۴۔ میں دشمنوں میں محبت	۱۶۳۳۔ استہدائی مذاہب میں دعائیں۔
۶۸۷۔ یون کی کھڑکی بنی۔ ۹۲۱۔	پیدا کرنے کی طاقت - ۸۲۶۔ میں کفار کے	۹۹۔ معتمد نجات - ۱۰۵۔ ۳۵۵۔
اسرار - ۱۱۰۷۔ میں اشارہ - ۱۱۰۹۔	احسان - ۱۸۳۹۔ اسلام کی تعلیم کی دقت	شرفی ری - ۱۹۳۴۔ طلاق - ۲۰۔ خوب
اسرائیل - ۹۲۔	فیصلہ کو صدمہ دینا۔ ۱۳۲۶۔ ۱۹۱۹۔ میں	سود غرامی - ۲۵۱۔ تعلیم تومیر - ۲۸۳۔
اسعد بن زرارہ - ۱۸۹۹۔	کل تخلیق سے جس سلوک - ۵۰۵۔ میں ایٹھا	ہری کا گھارہ - ۴۹۸۔ گلاہ اور توبہ -
اسکندریہ کا کتب خانہ - ۱۲۱۶۔	عدد - ۱۵۴۴۔ ۳۴۶۔ اور ضبط قواعد -	۱۶۶۴۔ بہشت کی ترقیات - ۱۸۶۷۔
اسامیل - ۱۱۷۔ ۶۹۴۔ کہہ کے پاس پھرنا	۵۵۱۔ میں اصول محنت و مسادات دولت	اسلام اور عیسائیت - ۱۲۰۰۔ مقابلہ
جلنے کی غرض - ۱۰۴۲۔ کی رسالت -	میں تولد - ۲۵۲۔ میں خواہشات پر	۳۔ ترقی کا مقابلہ - ۱۶۹۸۔
۱۲۱۹۔ کا مسبر - ۱۲۸۰۔ ذیچ انجیل	حکومت - ۱۵۹۔ اخوت و بیچ اور تحفیات	اسلام کے دشمن - احادیث اسلام کی تفسیر
خانہ انجلی - ۱۵۸۴۔ نیز دیکھو ابراہیم -	رشتہ داری - ۸۳۲۔ میں دینی و دنیوی	اور غرض - ۲۹۰۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۷۷۔
اسلام - کس مقام پر پہنچا ہے - ۹۰۔ کا یہودی	ترقی کا کمال - ۱۷۵۰۔	۱۸۲۵۔ میں باجم جنگ - ۲۸۶۰۔ کے گورنر
اور عیسائیوں پر تمام محبت - ۵۶۰۔ دست	اسلام اور دیگر مذاہب - ہر مذہب میں کچھ	مختلف - ۶۹۷۔ کی آٹھارہ - ۸۷۴۔
دارالاسلام - ۷۳۰۔ کا مفہوم - ۱۰۵۔ مائیکر	مصادف ہے۔ کامل صداقت صرف اسلام	عبادت ہے - ۸۸۰۔ میں سترائیں - ۹۱۰۔
مذہب ہے - ۳۵۔ اور یہ بیان ہے - ۶۴۔	میں ہے - ۷۳۔ ۱۰۶۔ ۱۱۶۔ اصول اسلام	۱۴۲۷۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۷۔ کی پہلی - ۹۱۷۔
توفیقات مزید کو مشاہد ہے - ۱۸۱۔ اصول	سب کا ایک ہے - ۱۶۳۴۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۳۔	کے علم سے نجات - ۹۲۶۔ کی قوت و اہل
اسلام کی سادگی - ۷۹۴۔ اور صلح - ۸۲۵۔	اسلام سب مذاہب کے بندگان کو قبول کرتا	۱۰۴۴۔ کے اسلام لائے کی بنا پر
مذہب فطرت ہے - ۱۴۷۵۔ میں نظام	ہے - ۱۲۵۔ مذہبی آزادی - ۱۶۹۔ ۱۷۱۔	کا تیسرہ - ۱۸۳۵۔ سے دوستی کی رانہ
مذہب - ۱۵۵۱۔ جنگ و قوم کی تفرقات	دیگر مذاہب کے سببوں کا خاتم - ۱۶۹۔	۱۸۳۷۔ کی طاقت - ۱۹۱۷۔
کوشش ہے - ۱۷۱۷۔ قومیت اسلامی کی بنیاد	اسلام اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے - ۱۸۵۔	اسلام کی مقبولیت اور خوشخبری - ۹۹۹۔
ایک دوسرے کی ایک کام میں امانت -	۱۰۸۴۔ اصول مقابلہ مذاہب - ۳۴۸۔	اسلام کی ترقی کا ایک بڑا رسالہ رکھتا
۵۹۱۔ حکومت اسلام کی بنیاد و مشورہ پر	پچھلے مذاہب کا تفرقہ - ۳۶۹۔ دوسرے مذاہب	۱۳۰۵۔ اسلام کی یکجہی اور عیسائیت کی طاقت
۱۶۶۹۔ اس وقت اسلامی کے حقوق - ۲۸۸۔	میں اچھے لوگوں کا احترام - ۳۴۹۔ اسلام	۱۶۳۴۔ اسلام پر غرور کا زمانہ - ۱۹۹۳۔
اختلاف اسلامی کی بنیاد - ۷۴۱۔ ۷۴۱۔ ۷۴۱۔	میں تکلیف مذہب - ۵۹۵۔ باجم جمہور کی بنیاد	اسلام پر دوسرے مفہومیت کا زمانہ اور کامیابی
۷۶۲۔ ۷۶۲۔ ۷۶۲۔ ۷۶۲۔ ۷۶۲۔	۷۶۲۔ اختلاف عقاید میں نہیں سکتا	۱۹۹۶۔
۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔	۱۷۳۲۔ مذاہب کا باجم جمہور اور ایک ہی	اسلام کا غلبہ - غلبہ کی پہلی گولی - ۱۸۳۰۔ اسلام
۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۲۔	کی ضرورت - ۱۳۲۴۔ مختلف دعووں کا تعلق	کی ترقی اخلاقی فی سبیل امداد سے ہوگی - ۳۹۹۔
۸۶۰۔	۱۷۳۲۔ اسلام میں دوسرے لوگوں کا	حکومت اسلامی کے نوازل کے اسباب -
اسلام کی تعلیم - میں میانہ روی - ۲۰۔ ۱۱۔ میں	داخل ہونا - ۱۷۳۲۔ سب مذاہب کا توجہ	۲۸۵۔ اسلام کا مذہب دور نگاہی - ۶۳۰۔
دشمن سے ہمدردی - ۱۲۶۔ میں دشمن سے	کے ساتھ شکر کو یاد دینا - ۱۷۴۵۔ اختلاف	اسلام کو عرب قاب آئیگی - ۲۲۲۔ اصول اسلام
پیدا کا علی رنگ - ۱۵۳۰۔ میں دشمن سے	مذاہب کا فیصلہ دہی سے ہونا ضروری تھا	کی کامیابی شکر اسلام کے غلبہ کے نشانات

پیشہ ہونا۔ ۱۱۷۷۔ کلمات۔ ۱۱۹۹۔	امت محمدیہ۔ میں مقررین اور کاظمین کا کردہ	کاظمیہ پر تعریف۔ ۴۵۔ کا کمال ملی ۴۴
کی صلہ و سلسلہ فہرست۔ ۱۵۱۸۔ کے شوق	۳۱۱۔ کا کام دوسروں کی تکمیل۔ ۳۷۰	کا کمال ملی ۴۵۔ کی کمال راحت
سے عورت کا ملنا۔ ۱۵۴۸۔ کا دہر ہونا۔	میں اور نبی نہیں آسکتا۔ ۲۷۱ کی فضیلت	۴۸۔ کا بہرہ و ۵۲۔ کے کمال کے
۱۷۰۱۔ کا فضل علی بن ہونا۔ ۱۷۹۹۔ کا کام	۳۷۱۔ ۳۷۲۔ کا حق کے ساتھ	۲۲۶۔ فطرہ اشھوم
پر ہونا۔ ۱۸۷۲۔ کیلئے حکومت و املاک	جہالت کرنا۔ ۷۹۱۔ کی پاکت باہمی	ہے۔ ۱۸۵۳۔ ۲۹۶۔ کا قانون پر ہونا
۱۹۳۸۔ کا در ہونا ۱۹۷۷۔ کی خدمات	فنا ہے۔ ۸۶۷۔ کے مہاجر حالیہ۔	۳۱۴۔ کا مٹی سے پیدا ہونا۔ ۳۳۷۔
۱۹۹۴۔ آب یا باب کر کے کیوں نہیں	۹۱۵۔ کی برگزینی اور تین برگردہ ۵۵	۷۳۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۳۱۷۔ ۱۴۶۲۔
پکار گیا۔ ۷۔	کے دعوات انبیاء کے ساتھ ہونا۔ ۱۸۱۸۔	تفاوت درجات۔ ۴۲۱۔ ۱۰۸۶۔
اسد کی توحید۔ ۱۴۷۔ ۱۱۱۔ ۱۱۵۱۔ کی	میں سے آخرین۔ ۱۸۴۷۔ میں موسیٰ اور	۱۶۸۰۔ نسل انسانی کا استمرار اصل ہونا۔
جامع شلیف۔ ۱۹۹۲۔ خرابی کا اصل	میں سے قبل۔ ۱۸۶۸۔ اور ام سابقہ	۴۹۰۔ انسان اول کی پیدائش ۴۵۱۔
الاصول ہے۔ ۱۴۲۔ ۱۶۶۲۔ فطرت	۱۸۶۹۔ میں سکالہ آئینہ ۱۸۷۳۔ کا آئینہ	بیسی اور کثرت صفات کا جامع ۵۹۹۔
کا خراب ہے۔ ۱۰۰۵۔ اخلاق کا ملکہ کی	کے نور سے متاثر ہونا۔ ۱۹۶۰۔	کی پیدائش ۶۶۵۔ کی ذمہ داری ۶۹۵۔
جس ہے۔ ۱۱۲۰۔ علی رنگ۔ ۱۹۸۸۔ ۷۲۱۔	اموات المؤمنین کے اوصاف۔ ۱۸۶۶۔	کی ذمہ داری کا قانون۔ ۷۷۷۔ پیدائش
پر دوا لیں۔ ۱۴۴۔ ۲۸۳۔ ۹۰۶۔ ۱۲۶۹۔	انجی۔ ۳۴۷۔	کے چھ مرتبے۔ ۷۵۰۔ چار بابوں سے
۱۲۶۹۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۲۹۔ ۱۴۲۶۔	امیر۔ ۷۸۹۔	مشابہت ۷۹۱۔ کا تعلق خالق کے ۱۰۱۰۔
۱۵۷۳۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۹۳۔ ۱۸۷۰۔	انجیر سلسلہ موسیٰ کا نشان ہے۔ ۱۹۶۷۔	کو درجہ حرارتات کے تیز کرنے والی
الحاس ۱۶۹۳۔ ۱۸۷۰۔ کا آسمان پر جانا۔	انجیل کی زبان۔ ۸۱۰۔ کے متعلق پیدائش	باتیں۔ ۷۷۷۔ کی ابتداء سے پیدائش
۳۰۱۔ کی درجہ حرارت۔ ۳۰۱۔	بزرگوں کا خیال۔ ۸۱۰۔ انجیل کے خلف	۱۰۵۵۔ میں روح اللہ کا شوق۔ ۱۰۵۶۔ کا
الیس۔ ۶۹۰۔	نئے۔ ۸۲۰۔ میں تحریف کی مثالیں ۸۲۰۔	خیرت کی پیدائش ہونا۔ ۱۱۱۷۔ کی فضیلت
ام جمل۔ ۱۹۹۱۔	اور ضرورت عمل۔ ۸۲۰۔ و جہت تیسرہ۔ ۲۶۷۔	دیگر مخلوق پر۔ ۱۱۳۶۔ کی پہلی دورہ دوسری
ام سلمہ۔ ۱۸۶۳۔	چار زبانیں۔ ۲۶۸۔ کے مصنف ۲۶۸۔	پیدائش اس زمین سے ہونا۔ ۱۲۰۰۔ کا
ام عظیم۔ ۳۷۸۔	زمانہ تصنیف۔ ۲۶۸۔ میں مہمیت ۲۶۸۔	عملت سے پہچان ہونا۔ ۱۲۶۹۔ کی پیدائش
ام سلیمہ۔ ۳۷۵۔	میں قلم توحید۔ ۳۴۷۔ میں واقعات ۳۴۷۔	کے مختلف مراتب۔ ۱۲۹۰۔ ۱۳۷۷۔ کی
ام عمارہ۔ ۷۷۷۔	سیح۔ ۵۷۶۔ میں ہدایت دور۔ ۲۶۲۔ میں	ترقی کے چھ مراتب۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔
ام القرنی۔ ۸۳۔	آنحضرت کے متعلق چھٹی۔ ۷۸۲۔	۱۳۱۷۔ کے نفس سے رنج کا پیدائش
ام الکتاب۔ ۳۷۰۔	انداز بہرہ ہونے سے مراد۔ ۶۲۰۔	۱۴۶۳۔ میں دوا دل نہ ہونا۔ ۱۴۹۷۔
ام مکت۔ ۴۵۴۔ ۵۶۶۔	آتش۔ ۷۷۷۔	کو اللہ کا دوا عقول سے پیدا کرنا۔
امانت۔ ۳۷۷۔ ۳۷۷۔ ۳۷۷۔ ۳۷۷۔	انسان۔ نسل انسانی کی وحدت۔ ۷۷۷۔	۱۶۱۱۔ کی پیدائش کی غرض۔ ۱۶۶۲۔
علی امانت۔ ۱۵۲۹۔	حاصل کمال کیلئے خدمت مخلوق۔ ۷۷۷۔	کا کمال سوائے تعلق اللہ کے نہیں۔
امرا باغی۔ اس کے خلاف اسلحہ ۳۷۷۔	خلیفہ کن مصلحت ہے۔ ۴۲۰۔ میں شفاء	۱۷۶۲۔ کا زمین سے پیدا ہونا ۱۸۱۰۔
امرا المعروف۔ ۳۷۸۔ کا حرکت۔ ۶۲۰۔	قوتوں کا اجتماع۔ ۴۳۰۔ کا حاصل علم ۴۳۰۔	کوبیاں کا سکنا۔ ۷۷۷۔ موت پر ہونا

نہیں رکھتا۔ ۱۱۱۔ کی پیدا میں نشاۃ یاسادت کا لکھا جاتا۔ ۱۸۵۴۔ اس دور خوش حالی۔ ۱۹۰۸۔ قوت کے متعلق میں صاحب اختیار ہے۔ ۱۹۱۱۔ اس کال۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۵۹۔ کا بہترین اثر پر پیدا ہوا۔ ۱۹۶۸۔ کا اشرف المجلدات موزن۔ ۱۹۷۳۔ انصار۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ انطاکیہ۔ ۱۵۶۰۔ اتفاق۔ بے عمل۔ ۱۳۸۲۔ فیصلہ پر ۱۹۱۳۔ اتفاق فی سبیل اللہ۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱۔ ۲۳۹۔ ۳۹۲۔ ۸۸۸۔ سے رکھنا ہوتا ہے۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ کے پہلے حقدار اہل دیوبند ہیں۔ ۱۹۴۰۔ کی عرض ترقی ہو۔ ۲۴۰۰۔ کے لئے مل گیا ہے۔ ۲۴۰۰۔ اپنی جگہ کے لئے ہے۔ ۱۶۲۴۔ اندر الجنت۔ ۲۴۲۔ اور یاد۔ ۱۵۹۹۔ اوس۔ ۳۶۴۔ ۸۷۰۔ اوس بن صامت۔ ۱۸۲۳۔ اولوالامر۔ ۵۲۲۔ اولاد کی خرابی۔ ۳۰۰۔ کا قتل۔ ۷۱۵۔ ۱۱۳۳۔ کو جاہل رکھنا اسے قتل کرنا ہے ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ کی تربیت۔ ۲۶۲۔ ۷۱۵۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ چھوٹی اولاد کی موت۔ ۱۶۶۷۔ میں لڑکیاں۔ ۱۶۷۱۔ کی دشمنی۔ ۱۸۵۶۔ اونٹ کا گوشت۔ ۳۵۸۔ اسہرمن۔ ۷۰۱۔ اہل بیت۔ ۱۵۰۹۔ کی تعلیم۔ ۱۵۱۰۔ کی محبت۔ ۱۶۶۵۔ اہل ذمہ کے حقوق۔ ۳۶۷۔	اہل قرآن۔ ۲۱۴۔ ۲۸۹۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۳۵۰۔ ۶۸۳۔ ۱۲۵۹۔ اہل کتاب۔ ۱۰۰۔ سے صلح۔ ۱۹۶۰۔ ۵۹۸۔ کا اٹھارہ پر اسرار۔ ۳۵۶۔ کے موصوفہ بارہ مہینے۔ ۸۵۰۔ کا کھانا۔ ۵۹۵۔ کا ذبیحہ۔ ۵۹۷۔ ۵۹۹۔ اہل کتاب سے آخرت کا عفو۔ ۶۰۲۔ سے مرگات۔ ۶۲۸۔ کا مسلمانوں سے سوک۔ ۶۳۰۔ سے جگ۔ ۸۴۶۔ ایتنا زنی القرانی۔ ۱۹۳۔ ایمان کا روم پر غلبہ۔ ۱۳۶۸۔ ایمان۔ ۱۸۶۲۔ ۱۸۶۳۔ ۱۹۹۰۔ کی حیثیت۔ ۱۵۰۔ اسد میں آؤت پر اپنا ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ کا بل۔ ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۳۔ ۵۹۹۔ کا بڑا ہنگامہ۔ ۸۰۲۔ کی خدائیں ۸۰۳۔ خوف ورجا کے درمیان ہے۔ ۱۰۵۹۔ اور عل کا صلیق۔ ۱۵۴۸۔ کے تین پلو۔ ۱۶۴۸۔ الوہ۔ ۶۹۳۔ ۱۶۰۵۔ کی تحفہ۔ ۱۲۷۹۔ ۱۶۰۶۔ کو اہل کا دیا جاتا۔ ۱۲۸۰۔ کے کھانا سے مارنے کا قصہ۔ ۱۶۰۷۔ ب بادشاہت۔ کی فرض۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۱۰۔ ۲۲۰۔ انکاب سے ہے۔ وراثت سے نہیں۔ ۱۹۔ کی ضرورت۔ ۲۲۰۔ عرصہ کا موجب ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ کی ہوتی ہے نہ لڑکی۔ ۲۰۸۔ کس طرح ختمی ہے۔ ۷۷۱۔ نصب نہیں ہیں۔ ۹۲۰۔ کے فرائض۔ ۱۲۷۷۔ کی بنیاد منظور پہلے۔ ۱۶۶۹۔ باہل۔ ۱۸۲۰۔ باطل کی بنیاد۔ ۱۰۳۸۔ ۱۹۱۷۔ کی تو پر بدعت نہیں۔ ۱۸۲۱۔ باغ سے ملا۔ ۱۱۷۳۔ جامعی علی الامام۔ ۱۷۳۵۔ بائیس۔ ۲۶۸۔ میں تحریف۔ ۸۱۔ ۲۸۵۔ ۳۴۹۔ ۷۹۰۔ ۹۹۳۔ میں فتنہ۔ ۱۹۸۰۔ ۷۹۰۔ ۹۵۲۔ میں افعال جمہوری نسبت امتیاز کی طرف۔ ۹۹۳۔ کے مطابق قرآن میں۔ ۱۳۷۰۔ توحید ونبی کا ایمان اختلاف۔ ۲۲۱۔ سونیل کی کتاب کی تاریخی حیثیت۔ ۲۲۱۔ قاضیوں کی کتاب کی تاریخی حیثیت۔ ۲۲۳۔ طاہرات کے مشفق متفاد دیباچہ۔ ۲۲۴۔ میں بد روائی ہجرت کی پیش گوئی۔ ۲۷۸۰۔ کی اصلاح قرآن سے۔ دو کچھ قرآنی نیز دیگر توحید اور انجیل۔ بنت۔ جنوں کی شفا عت۔ ۹۰۰۔ کا زیور سے آراستہ کیا جاتا۔ ۱۶۷۸۔ کو منظر ملایک قول دینا۔ ۱۶۷۸۔ بہت ہر سنی۔ کا آفرینہ دہا۔ ۷۷۵۔ کیلئے حصول قرب الہی کا غلط عذر نہ ہو گا فرک۔ ۱۹۹۲۔ بحرن۔ کا خرچ۔ ۲۵۸۔ ۱۷۳۲۔ بخت انصر۔ ۲۳۶۔ ۷۷۳۔ ۱۱۱۱۔ بدر۔ ۳۸۲۔ بدر کی جنگ۔ ۸۰۳۔ ۸۰۷۔ میں آنحضرت کی دعا۔ ۲۷۷۔ کی بی بی بی بی بی
---	---

۱۵۹۱۔ شہزادہات میں سے ہے۔ ۲۵۱۔	خلوب۔ ۱۵۱۱۔ اندکی رویت ۱۵۵۵	۱۲۴۴۔ کی شیعہ ۱۳۵۲۔ ۱۸۶۲۔
میں کیفیت مکان۔ ۳۹۱۔ کی وسعت۔	فلان۔ ۱۵۶۴۔ قمار و سولہ کا سامان۔	پیشگیل قیدی۔ ۱۵۱۸۔
۳۹۰۔ ۲۹۱۔ دھڑہ جنت میں دودھ کے	۱۸۱۰۔ انہیں احوال حسنہ کا نقشہ۔ ۱۹۱۱۔	پولوس۔ ۳۱۰۰۔ ۲۴۲۰۔
۳۴۳۔ بہشتوں کا مژدہ ہوتا۔ ۵۶۰۔	میر معوض۔ ۳۸۶۔ ۱۸۳۰۔	پہاڑ۔ کارا۔ ۱۳۵۱۔ ۱۲۲۸۔ ۱۵۱۸۔
۸۶۶۔ فضل سے ملتی ہے۔ ۴۲۶۔	بی بی۔ دیکھو عورت۔	سے کمانے کا سامان۔ ۱۰۰۰۔ ۱۵۱۸۔
کا خود ۹۹۹۔ میں عزیزوں کا ساتھ ہوتا	بیٹہ ایل۔ ۱۱۶۔	دین کا رکھ۔ ۴۰۰۔ کی شیعہ۔ ۱۲۴۴۔
۱۰۲۰۔ کی کمال راحت کا نقشہ۔ ۱۰۵۹۔	بیٹہ اند۔ دیکھو کتبہ۔	۱۲۴۴۔ کی تیسری۔ ۱۳۴۴۔ ۱۵۱۸۔
اودھوئی کے صحابیان پر ۵۵۔ ۱۱۲۴۔ اور	بیٹہ المال۔ ۲۶۶۔ ۸۶۰۔	پھول۔ ۱۰۰۰۔
دو ہجے کے درمیان دلدار۔ ۱۸۱۲۔ کی صبح	بیٹہ العمور۔ ۱۵۶۔ ۱۰۰۰۔	پھونکنا بڑھ کر۔ ۱۹۱۰۔
ورثہ۔ ۱۲۲۱۔ میں سلاحتی ۱۲۲۱۔ کی	بیٹہ المقدس۔ ۱۱۵۔ ۲۳۵۔ ۳۲۰۔	پیر پرستی۔ اور بھوٹے پشوا۔ ۱۲۶۔ ۲۵۹۔
روضات میں علم و اخلاق کی طرف اشارہ	۱۱۱۱۔	۳۴۰۔ ۵۱۵۔ ۵۱۴۔ ۱۰۳۶۔
۱۵۸۱۔ میں بقعہ نفع نہیں۔ ۱۵۸۰۔	بیٹہ۔ سے قوت کا پیدا ہونا۔ ۱۵۳۲۔	پیر اکیٹ۔ ۱۸۲۳۔
میں فرشتہ کی ترقی۔ ۱۶۱۵۔ ۱۸۶۴۔	بیٹہ محمد۔ ۱۵۳۳۔ خاص مقصد کیلئے	پیشگیل۔ شہزادہات سے ہے۔ ۲۴۳۔
کی آرزو تیں۔ ۱۶۸۸۔ میں نوجوان شوق	۱۵۳۳۔ عورتوں سے۔ ۱۸۱۱۔ بیٹہ	میں متعارف۔ ۲۰۰۰۔ اندری میگو تیں
۱۶۹۴۔ میں حضرت۔ ۱۵۱۹۔ دہشت	رضوانی۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۲۔	کامل جانا۔ ۹۲۵۔ میں اجساد کی غلی۔
۱۵۹۹۔ دہشتوں کے وعدے میں منت	بیٹہ۔ کی عدت۔ اور کلاخ۔ ۲۱۰۔ عدت میں	۱۵۳۴۔ تمام تفصیلات پر اطلاع نہیں ملتی
کا طرف اشارہ۔ ۱۵۹۹۔ میں قرین لارہا	پیغام کلاخ۔ ۲۱۰۔ کے لئے ایک سال شیعہ	۱۵۳۴۔ کا کھنا۔ ۱۵۶۹۔ کی برکت مش
الہین کی بہشت میں مرقی ۱۸۱۱۔ ۱۸۰۰۔	کا حکم۔ ۲۱۵۔	مسلمانوں میں ہے۔ ۱۸۲۳۔ قرآن میں
کی ترویج دینا میں ۱۸۰۲۔ میں اس دنیا کی	پ	پیشگیل تیں۔ دیکھو قرآن۔
عورتیں۔ ۱۸۰۰۔ رضائے انہی سے بنتی	پانچ باتوں کا علم۔ ۱۲۸۸۔	پہن اسلام۔ ۲۰۰۔
۱۹۶۲۔	پانی میں پھونکنے کی ممانعت۔ ۳۱۸۔	ت
بہشت کی نعمتیں۔ ذکر بطور مثال ہے۔ ۱۰۲۵۔	سے زندگی۔ ۱۲۶۸۔ کا زمین کلا جانا۔	تلاوت۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔
ان کی حقیقت۔ ۱۲۹۲۔ ۱۵۱۸۔ غلط	پتھر جن کی عبادت ہوتی تھی۔ ۲۲۶۔	شیعہ۔ ۱۲۹۹۔
فرض سے خالی ہیں۔ ۲۶۶۔ سب کے بڑی	پروہ۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۶۔ میں انفرادہ تہذیب	تہذیب کی جنگ۔ ۲۲۰۔ ۸۵۱۔
نفس و مصلحتہ الہی ہے۔ ۸۶۵۔ درخت	۱۳۵۰۔ عورتیں عورتیں منتہیں ہیں۔	تشیث۔ ۵۸۰۔ ۴۴۰۔
اور غریب۔ ۳۶۔ ۱۰۳۴۔ پہل۔ ۳۴۔ رزق	۱۳۶۲۔ عورت کا اپنی مرد سے کلام۔	تشغیر کا استعمال۔ ۱۵۵۳۔
۴۹۔ سلاحتی۔ ۸۹۶۔ ۱۲۲۱۔ دیکھو	۱۵۰۸۔ عورت کا عورتوں کے لئے ہے	کثرت کے لئے۔ ۱۸۶۰۔
نہ ہوتا۔ ۹۰۔ سب سے سب سے	۱۵۰۹۔ حکم حجاب۔ ۱۵۲۴۔ کے	تجارت۔ ۲۵۲۔ ۲۹۵۔ حرام مال
کا کر کے۔ سب سے سب سے	ذریعہ برعاشوں سے بچنا۔ ۱۵۲۴۔	کی۔ ۲۵۲۔ میں معاملات کی تحریر۔ ۲۵۵۔
۱۵۶۹۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۶۹۔	پرندہ کا مذاق سے تعلق۔ ۱۹۸۳۔ ۱۰۹۰۔	تجسس۔ ۱۵۲۴۔
چار قسم کی نرہیں۔ اور ان کی غرض۔ ۱۸۱۸۔	کابج سے شوق۔ ۱۲۴۴۔ کی تیسری	تخریف۔ ۵۱۳۔ ۶۶۵۔ نیز دیکھو پہل

[illegible]

حسان - ۸۹ - ۱۳۲۰	حیات طیبہ - ۱۰۶ - ۱۰۶	مال ہیں - ۱۸۱۲
حسد - ۱۰۴ - ۱۳۲۲	حیض اور مقاربت - ۱۹۷	طلع - ۲۸۲
حسن ظن - ۱۳۲۱	حیوانات - کا شش - ۱۷۷ کا آواز جانہ - ۱۷۵	خلق - اخلاق اور خدایا خلق - ۱۳۷ سے
حفظ فرج - ۱۳۱۶	حیی بن اخطب - ۵۱۸	فوتیت - ۱۸۲ - اور مال - ۲۵۱ - ۱۱۲
حق - قیام حق میں مشکلات - ۱۸۷ بیچ	خ	پچھلی - کمزوریوں کا ذکر - ۲۵۲ - ترقی کی
سے ثابت - ۶۹۹ - ۷۰۱ - ۱۷۳۹	خالد بن سلان - ۶۰۷ - ۱۲۸۹	اصل بنیاد ہے - ۱۳۱۴ - کی ٹیکسی مثبت
کی مضبوطی - ۱۰۳۷ - کے قیل کرنے میں خاتم	خبر کی قیمتات - ۱۷۴۳ - خبر عظیم - ۱۹۲۱	نویج - ۱۸۷۵ - کا کمال کیا ہے - ۱۷۵۵
دنہی مد نظر ہوں - ۱۲۹۲ - کی نصرت	ختم نبوت - ۱۰۳ - ۱۲۸ - ۲۶۱ - ۵۲۶	دنیا دامن کے اخلاق کی آخری حالت
رک نہیں سکتی - ۱۲۹۳ - کے پھیلائے	۷۴۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۴۲ - ۱۵۳۹	۱۸۷۷ - اخلاق کا بلند نما سے پیدا ہوئے
کے شک و شبہ کی وضاحت - ۱۳۱۳ سے	۱۸۲۸ - کی تفسیر احادیث سے -	ہیں - ۱۳۱۵ - بیچوں میں پیدا نہیں ہوئے
باطل کا نام برد ہوتا - ۱۵۳۳ - اہل حق کے	۱۵۱۵ - کے خلاف احادیث اور اقوال	۱۸۷۳ - خلق بائد سے - ۱۸۷۳
مقابل پر باطل نہیں رہ سکتا - ۱۵۷۷	۱۵۱۶ - آخری نبی کے آنے میں حکمت	خلوت - ۱۳۲۴ - ۱۳۶۳ -
کی کامیابی پر مناظر قدرت سے دلیل -	۳۵۲ - آخری نبی کی علامت نصہدتی	خندق - ۱۵۰۰ - خندق ملے - ۱۹۴۴
۱۷۵۷ - کی تدریجی ترقی - ۱۹۰۵ - کے	انبیاء ہے - ۳۵۳	خوارج - ۱۲۳۶
پہنچانے کی غرض - ۱۹۱۷ - و باطل کے کش	خدا - مضحکہ استہلال مجازاً - ۲۷۳ - کی	خواہشات کی پیروی - ۶۸۹ - ۱۳۷۶
میز ہے - ۱۹۰۷ - کا دوسروں کو پہنچانا	باوثابت - ۲۸۶ - دیکھو اللہ -	۱۷۰۱ - عجمانی اور ملکی - ۱۳۰۱
ضروری ہے - ۱۹۸۰	خدیجہ - ۳۰۶ -	خود کشی - ۴۹۵ -
حقوق العباد - ۶۰۱ -	خزائن - ۱۷۳۲ -	خوس - ۱۱۱۱ -
حکمت - ۲۲۵ -	خزولم - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۲	خوف و حزن و غم کے لئے نہیں - ۱۰۵
حلالہ - ۲۰۶ -	خروج - ۲۱۶ -	۲۲۶ - ۲۲۷ -
حرارہ الاسد - ۴۲۷ -	خزرج - ۸۷ - ۳۶۴ -	خوار بنت ثعلبہ - ۱۸۲۳ -
حمص - ۸۲۵ -	خضر - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲	خون بہا - ۱۵۵ -
حمد - ۱۳۱۳	۱۱۹۱ - ۱۲۶۹ - ۱۸۲۲ - واسطی کے	خیانت - ۸۱۳ - ۱۵۳۰ -
حنین - ۸۲۳ -	واقعات میں صداقت آنحضرت - ۱۱۹۰ -	خیبر - کی فتح کی پیشگوئی - ۱۷۳۷ - حملہ اور فتح
حق - ۲۵۰ - دیکھو آدم -	۲۶۳ - خطا -	۱۷۳۸ - کے مقام - ۱۷۳۱ -
حقاری - ۳۲۸ - ۱۸۲۶ - آنحضرت کے خطا	۱۴۱۵ -	۵
لئے خدمات - ۳۵۳ - حواریوں کی دولت و خطوط میں انعام - ۱۴۱۵	۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ہرات کے	داجہ کا اطلاق انسان پر - ۱۰۸۴ - ۱۵۵۵
حالت بردے انجلی - ۳۲۸ - ۶۵۷ -	۱۳۶۰ - کا دوم - ۱۳۶۰ - کا دوم - ۱۳۶۰ -	دابۃ الارض - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۰ -
کے وعدہ - ۳۲۹ - اور مطالبہ - ۱۵۷۷	۱۳۶۰ - دوجائی تھاٹ - ۱۳۶۰ -	دابۃ الارض - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۰ -
۵۸۷ - رسول کس میں تھے - ۶۰۷	غیر ملزنان ہی ہو سکتے ہیں - ۱۳۶۰ -	دارائے اول - ۱۱۹۵ -
حور - ۱۵۷۹ - ۱۶۹۷ -		دارالمنہد - ۵ - ۸۱۳

روح بتین طرح پر ۱۱۴۳۳- جسم کے ساتھ پیدا	ڈگریا- ۲۹۸-
ہوتی ہے۔ ۸۸۸-۱۱۴۳۳- قبض روح	زہداری کا احساس- ۳۶۵-
۶۸۴- کا بعد موت اس عالم میں آتی-	ذوالقرنین ۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۹۱-۱۱۹۳
۱۳۳۱- کی ترقیات غیر متناہی ۱۵۶۹	کی دیوار- ۱۱۹۶-۱۱۹۷-
ارواحِ دوسرین کا قیام- ۱۹۲۴-	ذوالکفل- ۱۷۸۰-
روحِ ابرہہ- ۲۷۰- ۱۹۱۱- کا ہرٹن کا	مر
نفع- ۱۲۵۶-۱۲۹۱-	راست بازی کی اولاد- ۱۱۹۰-۱۶۶۶- کی
روح القدس- ۸۹-۱۰۶۴- کی تائید-	محبت دنیا میں بڑھتی ہے- ۱۲۲۸-
۱۸۲۹- اور مسیح کی پیشگوئی- ۱۸۲۳-	فلسفہ زمین پر لگے- ۱۲۸۵-
روحانیت- پیمائشِ مدعا فی- ۱۹۱۱ کی بحث	راستبازی کا سیارہ- ۲۴۶-
۱۳۱۱- قوائے روحانی کا نشوونما ۱۰۱۳	راستبازی کا سیارہ- ۲۴۶-
روحانی نشوونما تسبیحِ واحد سے ہے-	راستے میں مسافت- ۵۲۵
۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-	رحبت- ۱۲۲۷-
روحانی پیدا ہونے کے لئے انقلابِ عظیم	رجم- ۱۳۲۵-۱۳۲۶-
۱۹۶۴- کی تحریک ۱۹۶۴-	رجحان- ۱۵۳۶-
روحانی ترقی- ۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۶۸-	رجحانِ صمدی- ۲۵۲-
۱۸۸۵-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-	رسم و رواج پر فرج- ۲۴۲-۲۴۳-
۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-	رسم و رواج میں- ۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-
دینے سے قیامت تک ۱۹۴۳- کا فیوض	۶۵۲-۶۶۲-۶۷۲- کی تربیتیں-
ہوتے- ۱۹۴۳- کا فیوض رک جانا-	۱۰۱۲-۱۵۵۹-
۱۹۴۳-	رسول- ۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-
روحانی قیامت- ۱۹۴۳- دیکھو قیامت-	رضا- ۱۲۴۵-۱۲۴۶-
روزہ- شرعی اصطلاح میں- ۱۵۸- کا حکم	رضا بالقضاء- ۲-۲۹۹-
حائیکر رہا ہے- ۱۵۸- ۱۱۱ کی غرض-	رضاعت- ۲۸۸-۲۸۹-
۱۵۸- اور بیباک- ۱۶۰- اور سحر- ۱۶۰-	رضاء میں میانہ روی- ۱۲۸۵-
۱۶۱- کا ذریعہ کون ہے- ۱۶۱-	رمضان- ۱۶۲- اور نزولِ قرآن- ۱۶۲-
اور شیخ قافی- طالعہ- دودھ پلانے والی	اور قرب الہی- ۱۶۳- کی آفریں کی
۱۶۱- جہاں دن لمبے ہوں- ۱۶۱-۱۶۲-	۱۹۵۳-
سے قرب الہی کا حصول- ۱۶۳- کی حد	رمی چار- ۱۶۷-
۱۶۵- اور علومِ غریبی سے اجتناب- ۱۶۵-	رنگ- رنگوں کا انکشاف- ۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱

۱۰۳۱- فکرت	۱۶۷۸- میں شیطان کی پرستش	۳۸۵- سود خوار تپ نہیں کیا جاسکتا
۱۸۱۹- شگون	۱۶۲۵- عہد احوال	۲۵۴- سود خوار کے بدنتیل
۱۸۹۴-۱۰۵۲-۱۰۵۱- شباب	شکر کرنے والے سے عیسیٰ کی کا اعلان	سورت- سورتوں کے نام-۱- کی اور مدنی
۸۵۷- شہادت- کا میاں ہے	۸۳۶-۸۳۷- مقرب نہیں ہو سکتے	کی تعظیم- ۱۴- ۸۸- ۸۹- ہر سورت میں
۱۰۸۵- شہد کی بجلی- سے سبق	۱۱۲۶-	کتاب ہے- ۳۴-
شہید- ۳۴- ۱۷۵۲- شہادت سے	شکر کا اندسے مراد گمراہ کر نیوالے	سوشلزم- ۲۵۲-
استدلاجائز نہیں- ۱۳۸- مرتے	شریعت- کی تفصیلات اور معجز- ۱۵۳-	سرنے کے گوشے- ۱۶۸۴-
نہیں- ۱۳۸- کی اصلاح- ۳۶-	شرعی رخصت پر عمل- ۱۶۰- نزول فرماتے	سیاسی- ۹۰۵-
۱۱۷۲- کی زندگی- ۲۵۵- کی قبر پر	کی غرض- ۴۹۳- کی ضرورت- ۴۹۳-	سیٹیشن- ۱۱۹۳- ۱۱۹۵-
۱۰۳۱-	۵۷۷- پر چنے کی قابلیت- ۴۹۳- لیدر	سیون- ۱۸۰۲-
شہوت پر حکومت- ۱۳۱۶-	عیسائیت- ۴۹۴- کی ظاہری پابندی	سینا- ۱۳۱۸-
شیخی- جھوٹی شیخی حصول کمال میں مانے	۵۲۸- شراعی مختلف- ۶۶۶- تفصیلات	مش
۱۸۱- ہے	میں غلو- ۶۵۱-	شاعر- ۱۴۰۳-
شیطان- ۴۶- کا اطلاق انسان پر	شعب ابی طالب- ۹۳۰-	شافعی راہ نام- ۵۶۰-
۱۲۶۶-۸۲۱-۷۹۷- ۲۷۷- ۱۲۶۶-	شعر- اور نصیحت- ۱۵۶۹- مسلمانوں میں	شام- کی مین سے تجارت- ۱۵۳۷-
۱۲۷۹- ۱۳۳۵- ۱۶۰۵- کا اطلاق	شہر کوئی کا مرض- ۱۵۷۰-	کا ارض محشر ہونا- ۱۸۳۰-
جرے اخلاق پر- ۲۷۷- کا انسان میں	شعری- ۱۷۸۳-	شراب- ۱۹۳۰- ۱۹۳۱- ۱۹۳۲-
خون کی طبع پھرنا- ۲۸- بدی کا محرک	شعیب- ۷۶۱- ۱۳۳۵- تائیداتی کی تائید	۵۱۱- ۶۴۶- ۶۴۷-
۲۸- ۲۸- ۱۲۶۶- کی غرض	۹۵۶-	شرارت- ۲۵۲-
پیدائش- ۴۷۷- فرمانبرداری کے لئے	شفاغت- ۶۰- ۲۲۸- ۲۲۹- ۲۳۱-	شرک- ۲- کی اقسام- ۳۳- ۳۳۹-
بنایا گیا ہے- ۸۸- کا بھار سجدہ- ۵۱-	برگ دعا ہے- ۲۲۹- آنحضرت کی	۳۲۰- ۵۱۵- ۶۶۵- ۷۰۱- ۹۱۶-
۴۸- کا کام و سوسہ اندازی ہے- ۵۱-	شفاغت- ۲۲۹- کی حدیث	۱۰۸۱- ۱۳۶۶- ۱۶۰۱- ۱۹۹۲- ہر یوں
اور غرض انسانی- ۵۱- لہ شیطان	۹۶۱- کے لئے تعلق کی ضرورت- ۱۲۷۷-	کی جڑ ہے- ۳۵- علی انقطاع-
۲۹۵- ۲۴۴- حدیث مس شیطان	مومن شفاغت کریں گے- ۱۲۷۷- میں لائن	۱۹۶۱- سے بزدلی کا پیدا ہونا- ۵۱۷-
۳۱۸- کا فہم و سوسہ اندازی ہے- ۵۱-	۱۲۷۷- مومن کا دوسرے کے لئے استقامت	۵۱۷- کی سزا- ۵۱۶- کا ۲
۱۲۱۷- کو حکم سجدہ- ۵۳۲- کا ہبوط	شفاغت سے- ۱۲۷۷- کس کے لئے	نیشا جانا- ۵۱۵- افترا علی اللہ ہے-
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	۱۷۸۰- ہے	۶۷۰- کے لئے تقریب کا جھوٹا عذر-
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	شفیق- دوسرا شفیع- ۲۹۱-	۶۷۱- سے جبرائیل نہیں رکھا- ۳۰۳- پر
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	شق العرق- ۱۷۸۵-	مطیعت الہی کا عذر- ۷۱۹- ۷۲۰- کے
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	شقی اور سید- کا کھانا- ۱۸۵۴-	ظاف دیل- ۷۷۵- ۷۷۶- ۱۳۶۹-
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	۱۳۶۹- ۷۷۵- ۷۷۶- ۱۳۶۹-
۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو	۷۴۳- کا صلیت باگت- ۷۴۳- کو

[illegible]

۱۶۳۱-۱۶۳۲-آل فرعون کا مرنے کا سال	غیاث بن سلمہ-۵۷۷	کا اصولی مقابلہ-۱۲۰۰
فرقان-۶۳-۱۴۸۱-۱۳۸۴	ف	عین ہوئی-۲۰
فرغہ نری-۹۸-۹۹	قارن-۱۱۷	غ
فطرت کا حکم-۵-کی کزوری کا علاج	فارس-دجری-۱۷۹۵ دیکھو ایران	خدا کا اثر اخلاق پر-۱۴۷-۱۴۸-۱۵۱
۵۲-بگناہی پر ہے-۵۳۰-کی شدت	فاطمہ-۳۰۶-۵۱۵	منوع غذا میں-۱۴۹-۵۹۲-موت
توحید باری پر-۱۴۸۳-۲۸۳۰-۹۰۶	قال-۵۹۳-کے تیر-۶۴۶	کی ملت-۱۴۹-۷۱۸-کی موت بنی
کا مذہب اسلام ہے-۲۵۵-۵۶۱	فوت-۶۰۷-۱۸۶۵-۱۹۰۲	اسرائیل میں-۲۵۹-۷۱۹-یہودی
۷۸۷-۷۸۷-۷۸۷-۷۸۷	فوت-۱۲۷۶	۷۸۱
کا ذرا بنیائیں-۶۹۱-پر پیدا ایش	فوت-۱۸۰۲	غزنی کا جہاد قصہ-۱۳۰۶-۱۷۷۸
۷۸۸-۷۸۸-۷۸۸-۷۸۸	فرشتہ-۲۱-۱۰۸-۱۰۸-۱۰۸	خود کی تہم تکلیف ادا-۶۷۵-کے
میں تبدیل نہیں-۱۴۷۰	علم-۴۵-کا انسان کو سمجھ-۲۶	خوش خبری-۱۹۲۵-۱۹۲۵
۸۵۹-۸۵۹	اور کتے اور تصویر والا گھر-۱۶۸	پچھلے پیر-۹۳۶-۹۳۶
۱۷۹۶-۱۷۹۶	آتا-۱۸۳-۱۰۲۸-جگہ میں نزول	خدا کی جگہ کی-کی کثرت-۱۹۵۴
ق	اور اس کی طرف-۱۸۳-۳۸۳	۱۹۵۸-تسلیم اسلام کا اصل لامل
۱۷۷۵	۳۸۵-۸۰۵-۸۰۶-لہجہ کی-۲۴۴	۱۹۵۵-۱۹۵۵
۶۱۱-۶۱۱	کا کلام-۳۷۱-رسول بن کر نہیں آتا	حسان کا پلو شاہ-۸۸۶
۹۶۷-۹۶۷-۹۶۷-۹۶۷	۹۶۷-۱۱۴۶-۱۱۴۶-کی آواز نہ ۹۶۷	حضرت امیر-۱۳۲۵
۵۳۱-۵۳۱-۵۳۱-۵۳۱	ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جائے گا	مغضب-۶۹۸-۷۳۳-۷۳۳
۱۶۳۶-۱۶۳۶-۱۶۳۶-۱۶۳۶	۹۶۷-۱۱۴۶-۱۱۴۶-کی صلوات-۱۵۱۸-رو	عقرب-۲۶۲-۱۷۷-۱۷۷
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	طرح کی رسالت-۱۵۴۵-کے بازو	۱۷۱۹
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	۱۵۴۶-۱۵۴۶-۱۵۴۶-۱۵۴۶	ظلام-۵۰۶-۱۰۸۷-۱۰۸۷
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	مذہب کی کافریتوں کو خدا کی سیٹھ قرار	آزادوں-۱۳۵۱-۱۷۱۶-۱۷۱۶
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	دینا-۱۷۷۷-نیکیتوں اور بدیوں کے	ظاہر جہان حق نہیں-۱۷۹۴
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	کھنے والا-۱۷۷۷-آسمان کے کتلوں	غنا-۱۴۸۲-۱۴۸۲
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	پر ہونے سے مراد-۱۸۸۲-کاتیت کیا	غیبت-۸۰۲-۸۰۲-۸۰۲
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	قیام-۱۹۲۲	جگہ کرنے کی رافت-۴۷-۵۳۵
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	فرض-۴۲۵-۵۳۸-۱۸۸۹	۵۴۹-کی تقسیم-۸۱۸-۸۱۸
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	فرعون میس-۶۱-۱۲۴۰-۱۲۴۰	یہودی-۲۲۲
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	۱۳۹۰-۱۴۳۱-۱۴۳۱-۱۴۳۱	غیب-۱۷۷-۱۷۷-۱۷۷
۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱-۱۸۷۱	۹۲۱-۹۲۱-۹۲۱-۹۲۱	غیبت-۱۷۷-۱۷۷-۱۷۷

۱۳۱۲ء - سورجیہ نظام کا ارتقائی کی حالت سے چھٹا - ۱۲۶۷ء - پانی سے زندگی کا ہونا - ۱۲۶۸ء - اجرام سماوی کا پچھلے افلاک میں قیڑ چلنا - ۱۲۶۹ء - سورج کا مستقر - ۱۵۶۴ء - زمین کا تدبیری طور پر ہونا - ۱۶۴۷ء - آسمان کا دوران ہونا ۱۶۴۸ء - آسمان میں رستے - ۱۷۵۸ء - تمام مخلوق میں زنجیرت - ۱۵۶۳ء - نظام شمسی کے سات سیارے آسمان میں زندگی - ۱۸۶۲ء - زمین کی کشش ثقل - زمین کا چر چلنا - ۱۹۱۹ء - زمین کیو کیو ۱۹۲۸ء - چاند کا سورج کے نور سے مستحضر لینا - ۱۹۵۹ء - قرآن کا مخفی واقعات کو ظاہر کرنا - بائبل میں جو حقیقت - آ - سفر حور کی لاش کا کھنڈ رکھا جانا - ۱۹۲۸ء - حیثیت کا تین سوال غربت کی حالت میں رہنا - ۱۱۶۹ء - قرآن میں پیشگوئیاں - خدا کبر دین کے قبضہ میں کبھی نہ جایگا - ۳۶۳ء - حج بیت کا ہمیشہ قائم رہنا - ۲۶۳ء - ۵۰۰ء - کعبہ کا چون سے پاک کیا جانا - ۱۱۴۱ء - کعبہ میں پھر بیت پر فوجی کیا گیا - ۲۵۰ء - ۱۱۴۱ء - کعبہ کی مقرر سے بے خبری - ۸۴۵ء - آئینہ نماذ کا عذاب - ۱۰۶۶ء - ہجرت کریمہ کی کامیابی - ۱۰۷۸ء - ہجرت کامیابی کا پہلیں حصہ ہے - ۱۱۴۱ء - ہجرت کے بعد تشریف کی قوت کا توڑا جانا - ۱۱۳۹ء - خلافت کا استیصال آپ کی زندگی میں ہو جایگا - ۱۳۶۹ء - صحابی کی شہرت - ۱۳۵۴ء - انکسار کا کہیں لوٹ کر آنا - ۱۳۵۰ء - دوم کا خلیفہ ۱۴۶۹ء - کعبہ عذاب قحط - ۱۶۹۳ء - آخرت کی عقیم شان طاعت - ۱۸۷۵ء - اونٹوں	کا ترک کیا جانا - ۱۹۴۴ء - وحشی جانوروں کا اجتماع - ۱۹۴۴ء - شرقی علم و تہذیب ۱۹۳۵ء - حقیقت آسمان کا حکشف ہونا ۱۹۳۵ء - صحیفہ ملی کی اشاعت - ۱۹۳۵ء لوگوں کا میل جول - ۱۹۳۲ء - علم کا پھیل جانا - ۱۹۳۴ء - سونے پاندی کی کانیں ۱۹۳۷ء - خندق والوں کی جنگ - ۱۹۳۳ء آنحضرت کے دشمنوں کا ذکر منقطع ہونا ۱۹۸۷ء - اجواب کا انجام - ۱۹۸۹ء - بائبل کی عورت کا انجام - ۱۹۹۱ء - کفار کی مقلوبیت - ۲۶۶۷ء - ۲۷۷۷ء - ۳۶۷۷ء ۶۹۶۷ء - ۷۹۶۷ء - ۸۹۶۷ء - فتوحات اسلامی کی بشارت - ۱۰۷۷ء - یو د کی شکست ۳۶۷۷ء - جنگ بدر - ۲۷۷۷ء - ۳۶۷۷ء ۱۸۹۱ء - کفار کی جنگ کا کور و سورج جانا - ۸۱۰ء - کفار کی جنگ میں ناکامی - ۸۱۰ء بدر کے بعد لڑائیاں لڑ کر کفر کی شکست ۸۱۶ء - جنگ اور فتح - ۱۵۳۹ء - ہجرت سے ایک سال بعد قریش کو سزا کا ٹکنا - ۱۵۳۹ء کفار کی جنگ اور شکست - ۱۵۹۶ء - فتح خیبر - ۱۷۳۲ء - مخالفین کا صرف کردہ ہل پر انفس کرنا - ۱۹۵۷ء - جنگ کے ذریعہ سے باطل نابود ہوگا - ۱۹۷۶ء - امت مسلمہ کا قیام اندر نہ کیے - ۱۲۱۰ء - مسلمان بڑی تندرست قوم نہیں گئے - ۲۵۵ء - مسلمانوں کی حکومت ۲۸۷۷ء - مسلمانوں کی قیامت کبر - ۸۱۵ء مسلمانوں کو رب و مہاجر کی بادشاہت کی خوشخبری - ۱۰۰۳۱ء - مسلمانوں کا مالک حاکم کو فتح کرنا - ۱۲۸۶ء - ۱۵۰۶ء - دوسرے مذہب کا مسلمانوں کے ماتحت آنا - ۱۳۰۴ء - مسلمانوں کو دواہی پورش ہوت	کا ٹکنا - ۱۳۱۰ء - مسلمانوں کا باخبر اور مصلحت کا جنگ بنا یا جانا - ۱۳۷۱ء - مسلمانوں کا کفار پر غلبہ ۹ سال میں - ۶۹۹ء - مسلمان دشمن کے ساتھ سے پاک نہ ہونگے - ۹۰۷ء - کفار سے سلطنت لیکر مسلمانوں کو دیا جانا ۱۰۷۷ء - خراس و دروم کی جنگ اور اس کا فتح - ۱۷۳۱ء - ۱۷۳۲ء - فتوحات اسلامی ۱۷۳۳ء - فداوان قرآن کا مقام بلند - ۱۹۳۱ء - عرب سے کفر کا مٹ جانا - ۱۱۹۹ء غلبہ اسلام - ۱۸۳۰ء - ۱۸۳۰ء - ۱۸۳۰ء - سے فک کا مٹ جانا - ۱۳۶۷ء - ۱۷۷۷ء مقلوبیت کفر - ۸۱۷۷ء - کفر اسلام پر لپٹا نہیں آسکتا - ۸۲۷۷ء - دین اسلام کا محمد خدا بہت پر غلبہ - ۸۴۸۷ء - ۱۷۳۷ء - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی - ۱۲۳۸ء - دین اہل کی تکمیل - ۱۳۶۲ء - عرب کی ہجرت زمین میں دواہی نشوونما - ۱۴۹۴ء - قرآن کا نفاذ ۱۷۵۵ء - اسلام کا غلبہ عرب اور اطراف عالم میں - ۱۷۵۸ء - اسلام کی ترقی تین سو سال تک - ۱۴۹۰ء - اسلام میں سب مذاہب کے لوگ داخل ہونگے ۱۴۲۳ء - تشریف اسلام لائیں گے - ۱۴۲۸ء دین اسلام کا آخری غلبہ - ۱۸۲۵ء - سچا ملین کا مسلمان ہونا - ۱۸۷۷ء - کفار کا گرد و گردہ اسلام لانا - ۱۸۸۸ء - اسلام کی ترقی ۱۹۴۳ء - حیدر میں کا زمین میں شہرت ۲۴۲۳ء - حیدرانی قوام کا اسلام لانا - ۱۸۷۷ء ۱۸۷۶ء - ۱۸۹۳ء - حیدرانی قوام کی ترقی ۱۸۷۷ء - مسلمانوں میں اختلاف کا ہونا - ۲۷۷۷ء - مسلمانوں کا مالی و دجانی نقصان اور ایہ ۳۴۱۱ء - آخری زمانہ میں تھے ۱۷۷۷ء
--	--	--

۱۶۹-۵۴۸- کفار کا مومن پر پہنٹا۔	کعبہ سے مسلمانوں کا روکا جانا۔ ۱۰۴-	۱۰۹۹- کی قلت۔ ۱۳۵۵- یا اتفاق کا حکم
۱۸۴- کفار کی مسلمانوں پر زیادتی ۱۸۸	دنیا کا سب سے پہلا مسجد۔ ۱۳۲۱۵	ہر نشان میں جو سکتا۔ ۱۴۶۲ کے قتل
کفار سے مسجد اہل ۲۸۸- کفار سے	۳۶۰- اجماع مذہب کا نشان ہے۔	۱۵۵۳- کوئی پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۸۵۳-
موالات۔ دو دیکھو موالات۔ کفار کی اطا	۱۱۶- کی قہاست۔ ۱۱۶- کے متعلق	کالہ۔ ۵۸۶-
۴۰۲- کفار کی جنگ کی غرض۔ ۵۳۶-	دو پیشگوئیاں۔ ۱۱۶- ہر دشمن کا بغض	۳۰۹- ۳۰۹- ہر مخلوق کو خدا
سے شدت۔ ۶۳۱- کا فریاد شاہ کی	۱۱۶- کو قتل نہ بنائے کا حکم۔	۳۰۹- ۱۲۸۴- میں تبدیل نہ ہونے کا
اطاعت۔ ۹۳۱- کی شہادت۔ ۶۵۴-	۱۱۶- کاتبوں سے پاک کیا جانا۔ ۱۱۸۰-	معلوم۔ ۶۵۵- ۱۴۳۱-
کفار کی عدد شکنیاں۔ ۸۲۲- ۸۲۳-	۱۲۹۶- کی تہذیب۔ ۱۱۹- کی تولیت۔ ۱۳۱۰-	کعبان۔ ۶۳۳-
۸۳۹- کا فریاد شاہ کے قانون پر عمل۔	۸۴۱- جائے عبادت ہے۔ مہربانی۔	کن فیکون۔ ۱۰۹-
۹۹۵- کے بچے۔ ۱۱۱۶- کے آگے کیجے	۱۳۳- کو قتل نہ بنائے پر اعتراض۔ ۱۳۵-	کوڑا۔ ۶۱۲-
سہ۔ ۱۵۵۹- کے اعمال کی بربادی۔	آخری قبلہ ہے۔ ۱۳۶- ۳۶۱- کی طرف۔	کوڑا۔ ۱۶۸۶-
۱۶۱۲- پر سختی۔ ۱۴۳۸- سے احسان	مکنا شرک نہیں ۱۵۳۰- آدم نے بنایا۔	کوڑے۔ کی سزا۔ ۱۳۳۴-
انصاف کی تعلیم۔ ۱۸۳۹- کفار کے مطالبات	۳۶۰- کعبہ اور بیت المقدس میں لپٹا کھانا۔	کھانا۔ کھانے میں اعتدال۔ ۴۳۱- قرینہ
۱۱۳۵- ۱۳۶۳- ۱۹۰۶- کی جلی ۱۹۰۵	سال کا ذوق۔ ۳۶۱- کے نام۔ ۳۶۱-	اور دوستوں کے گھر دس سے کھانا کھا
دیکھو کفر۔	مقام امن ہے۔ ۳۶۲- دشمن کے قبضہ	۱۳۶۵- حکم کھانا کھانا۔ ۱۳۶۵- ۱۳۶۶-
کت سنے والے گھر میں فرشتہ کا نہ آنا۔ ۱۶۸-	۵۹۱- کی حست۔ ۵۹۱-	کاہن۔ ۱۰۵۰- اور علم غیب۔ ۱۰۵۱- تائین
کتاب۔ (دیکھو مثال) ۱۱۶۳-	۶۲۸- میں شکار۔ ۱۲۸۰- موجب قیام	شدین سے۔ ۱۰۵۲- کا دعویٰ غم
کتاب۔ ۱۵۰- کعبان کتاب۔ ۴۳۴- کعبی ہوتا	دینا ہے۔ ۶۵۰- تباہی سے بچا ہے گا	۱۵۰۵- کی خبر دے لیا۔ ۱۴۶۶-
کیوں نہ اتاری۔ ۶۶۶-	۶۵۰- کے سولی مسلمان رہیں گے۔ ۱۵۰۵-	کائنات کا قرآن سے دور ہونا۔ ۱۰۵۳-
کثرت۔ فضیل کا کثیر و غائب آنا۔ ۲۲۳-	میں غیر مسلم کے داخل ہونے کی ممانعت	۱۵۰۵- ۱۴۶۸- اور نبوت میں؛ الاتیاز
کثرت مائے پر آنحضرت کا عمل۔ ۴۱۹-	۸۴۴- میں جذب۔ ۱۰۴۳- عقیقہ بنو	۱۴۰۱-
کثرت راستے اور محدود چارہ دم۔ ۴۲۰-	سے مراد۔ ۱۲۹۸- کے مقابل پر گر جا۔	کیا۔ ۱۴۲۸-
کرنا کا تین۔ ۶۸۵- ۱۰۱۵-	۱۹۸۲- کوئی طاقت بڑھانی کر سکتی ۱۹۸۲-	کینہ وحد۔ ۱۴۲۲-
کری۔ ۳۳۰- اور عرش کے متعلق غلطی	کفارہ۔ ۲- ۱۲۶- ۱۵۸- ۲۹۱-	گ
۴۵۲-	۴۹۴- ۶۱۶- ۷۱۶- ۷۱۶- ۷۱۶-	۴۹۴- ۶۱۶- ۷۱۶- ۷۱۶-
کوشن۔ ۱۶۴۳-	نئی ہے۔ ۹۶۴-	۶۶۲- کی شکار غلط۔ ۶۶۲-
کشتی میں نشان۔ ۱۵۶۵-	کفر بہ فضل مذہب کفر ہے۔ ۲۲۰- اصل اور	۸۴۴- ۳۶۶- پیرا دمان کی تیر
کشف۔ ۱۱۰۸- ۱۲۳۱- ۱۶۴۲-	فرع کا کفر۔ ۲۲- کا کمال ۲۲- دون کفر	۸۴۵-
کشیہ۔ نیا سٹیل میں۔ ۱۳۲۴-	۶۳۵- کے غلبہ سے مرع نہ ہو۔ ۳۰۰- کی آخری	۶۳۵- کی سانی۔ ۶۰- ۱۶۴۳- کے بچے کا
کسب بن اشرف۔ ۵۱۸- ۱۸۳۰-	سینہ کا ٹنگ ہونا۔ ۱۱۰- کی آخری	طلوع۔ ۲۱- کے پاک کرنے والی چیزیں۔
کسب بن مالک۔ ۸۸۶-	منلویت۔ ۱۰۴۶- کا علم مجبور میں	۴۴۲- معنی و کعبہ کی کشتی۔ ۴۶۶-

۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴

کی طرف ایک رسول - ۲۶۷ - کی شہادت	۷۶۸ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۹ - کے سنے کا نقل	کچھ نہ بچنے کا سوال - ۱۴۶۳ - کے نالہ
۲۲۹ - ۱۶۹۰ - کی بیعت حارم ۲۸	۷۷۷ - حفاظت آگے پر کال یقین - ۷۹۶	۱۴۰۳ - کا اقربا کوڑا - ۱۴۰۲ - پر دو برس
۷۸۳ - ۱۰۳۱ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ -	۸۱۴ - کے خلاف قریش کا آخری مشورہ - ۸۱۴	۱۴۰۱ - صغیر - ۱۴۰۲ - ۱۴۹۰
۱۵۳۹ - آدم آفرین - ۲۹۲ - جنگ	۸۳۵ - ۸۳۶ - کی والدہ - ۸۸۳ - کا	۱۴۳۰ - کے نو بڑے وطن - ۱۴۳۰ - کی اقامت
۱۵۲۷ - کا گناہ - ۲۵۰۰ - ۸۱۸ - کا بیڑی	۸۹۹ - کو دوسری یا قرآن پر شک	۱۴۳۰ - کی بیگنی کوئی کے ذکر میں ہیں - ۱۴۳۰ -
۲۵۸ - کے پاس نہ رہی رکنا - ۲۵۸ - کے	۹۹۰ - کا بیٹے کی وفات پر رونا - ۹۹۰	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۲۸۸ - کی بیڑی سے	۹۸۳ - کی بیڑی سے بہت	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۲۹۱ - کا بیج کی	۱۰۰۶ - اور سوسنی - ۱۰۰۶ -	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۰۶ - اصل تعلیم پر روشنی ڈالنا - ۳۰۶ - کا	۱۰۵۲ - کے وقت خشب کا گرنا	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۵۲ - انبیا اور دنیا کا بی - ۳۵۲ - کے	۱۰۶۲ - کے عری قسم - ۱۰۶۲ -	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۵۳ - کے	۱۰۹۸ - کا بے شے و	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۷۹ - ۱۶۳۶ - ۱۷۳۷ - کی اقامت	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۸۹ - کے نقل کی خبر صدمہ - ۳۸۹ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۹۷ - کی آمد خدا کی راہ میں جان دینے کی	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۳۹۷ - کی حفاظت میں جانب لہر - ۳۹۷ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - شہادت کے بعد امداد میں - ۴۰۲ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کی وفات اور ابو بکر - ۴۰۲ - کی تہذیب	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - غیبت - ۴۰۲ - کا عہد - ۴۰۲ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کا مشورہ پہل - ۴۰۲ - کی امت پر گونہ	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کی وحی صفی - ۴۰۲ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کی مہبت - ۴۰۲ - کی وحی کا گھر	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - انبیا کی طرح ہونا - ۴۰۲ - کا بیڑی کے	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - فیصلہ تو ریت پر کرنا - ۴۰۲ - اور دھوا	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - امت - ۴۰۲ - کی امت کا بوجھ - ۴۰۲ -	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کے دھوا - ۴۰۲ - صرف کمال انسانی	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کے لئے جاسے ہیں - ۴۰۲ - انبیا کی ہمت	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - کے اقتدار سے مراد - ۴۰۲ - کا مشرک	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - رسوم کا استعمال کرنا - ۴۰۲ - توہین	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
۴۰۲ - علی معلوم ہیں - ۴۰۲ - وحی کے وقت	۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۳۰ - کی سوسنی سے مخالفت اور ایک دوسرے کی

۱۵۲۳-۱۵۲۴	انحضرت کا ہم مختلف کام۔ ۳۸۰-۱۵۲۳	آجائے کی خبر ۱۹۸۹ء کے مسودہ ہونے کی غلط روایت ۱۹۹۵ء	ہجرہ جزیرہ لینا۔ ۱۵۲۳ء کی اہل بحرین
۱۵۲۴-۱۵۲۵	۱۵۲۴ء قلعہ و ترکہ ۲۲۴م۔ حالات مختلفہ	انحضرت مسلم کا ذکر انبیا کے ذکر میں خبر دوسری ۱۱۹۰-۱۲۲۸ء صالح۔ دوسری ۱۱۹۰-۱۲۲۸ء	۱۵۲۴ء۔ پر روح القدس کا نزول
۱۵۲۵-۱۵۲۶	۱۵۲۵ء آپ کی مشکلات۔	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	۱۵۲۴ء کویت کا حکم ۱۵۲۴ء کا مرقہ
۱۵۲۶-۱۵۲۷	۱۵۲۶ء آپ کے ساتھ قوم۔ ۱۵۵۸ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کے لئے نکلنا۔ ۱۵۲۴ء کا مرقہ ۱۵۲۴ء
۱۵۲۷-۱۵۲۸	انحضرت کے خاص اسماء النبی۔ الرسول۔	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کا خزانہ سے اشتباہ۔ ۱۵۲۶ء
۱۵۲۸-۱۵۲۹	۱۵۲۸ء شاہی۔ ۱۵۲۸ء۔ ۱۵۲۸ء۔ ۱۵۲۸ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کا مکان رایش۔ ۱۵۲۴ء کا ادب
۱۵۲۹-۱۵۳۰	۱۵۲۹ء بیتہ۔ ۱۵۲۹ء۔ ۱۵۲۹ء۔ ۱۵۲۹ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	سکی یا گیا۔ ۱۵۲۴ء کا نسب قطع
۱۵۳۰-۱۵۳۱	۱۵۳۰ء مبشر۔ مذہب۔ داعی۔ مزاج۔ سیر۔	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	چنگ۔ ۱۵۲۸ء کا بیگلو کی پر وثوق۔
۱۵۳۱-۱۵۳۲	۱۵۳۱ء منزل۔ ۱۵۳۱ء۔ ۱۵۳۱ء۔ ۱۵۳۱ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	۱۵۲۹ء کا قرب اندر سے ۱۵۴۵ء
۱۵۳۲-۱۵۳۳	۱۵۳۲ء ذوق۔ یحییٰ۔ مطلق۔ ۱۵۳۲ء۔ ۱۵۳۲ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کا کلام سب وہی نہیں۔ ۱۵۴۳ء کا لہر
۱۵۳۳-۱۵۳۴	۱۵۳۳ء الف۔ ۱۵۳۳ء۔ ۱۵۳۳ء۔ ۱۵۳۳ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کو دیکھنا۔ ۱۵۴۶ء اور دفعہ غزینہ ۱۵۴۶ء
۱۵۳۴-۱۵۳۵	۱۵۳۴ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کی حق کے لئے غیرت ۱۵۸۹ء کی مجلس
۱۵۳۵-۱۵۳۶	۱۵۳۵ء اور ۱۵۳۶ء۔ ۱۵۳۵ء۔ ۱۵۳۵ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	علمی حق ۱۸۲۳ء کے اہل کافہ ۱۸۲۳ء
۱۵۳۶-۱۵۳۷	۱۵۳۶ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	ساری امت کے مسلم میں۔ ۱۸۲۳ء
۱۵۳۷-۱۵۳۸	۱۵۳۷ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	لپنے کے لئے طالع کو حرام کرنا۔ ۱۸۲۳ء
۱۵۳۸-۱۵۳۹	۱۵۳۸ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	تعلق صرف اللہ تعالیٰ سے قائم۔ ۱۸۲۶ء
۱۵۳۹-۱۵۴۰	۱۵۳۹ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کے شہدینے کا قصہ ۱۸۲۶ء کا پیدائش
۱۵۴۰-۱۵۴۱	۱۵۴۰ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کردہ انقلاب ۱۸۴۵ء اور ساکنین۔
۱۵۴۱-۱۵۴۲	۱۵۴۱ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	۱۸۴۸ء اور دفتر و جی ۱۹۰۲ء کے
۱۵۴۲-۱۵۴۳	۱۵۴۲ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	متعلق کھانا کا اعتراف کہ آپ کا بدن۔
۱۵۴۳-۱۵۴۴	۱۵۴۳ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	کاذب نہیں۔ ۱۹۰۴ء کی صفات ۱۹۳۸ء
۱۵۴۴-۱۵۴۵	۱۵۴۴ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	اور قرب ساعت ۱۹۲۹ء کے وچرے
۱۵۴۵-۱۵۴۶	۱۵۴۵ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	قیامت پر شہادت۔ ۱۹۴۰ء کی مشاہدہ
۱۵۴۶-۱۵۴۷	۱۵۴۶ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	مشاہدہ سے۔ ۱۹۴۰ء کا طالع ہدایت
۱۵۴۷-۱۵۴۸	۱۵۴۷ء انحضرت کی دعائیں۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء۔ ۱۵۴۰ء	۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء۔ ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء	ہونا۔ ۱

۱۶۵۹- پربتاق ۵۸۴- کا روضہ- خاموشی- ۱۲۱۰- کا درونہ- ۱۲۰۹- کا سفر بیت لحم- ۱۲۰۹- کو حوض آنا- ۱۲۰۸- کی سنگتی- ۱۲۰۸- کا کشف- ۱۲۰۷- کا حیا ۱۲۰۷- کا بیوغ اور عثمانی کا- ۱۲۰۶- کا شرقی مکان میں جاتا- ۱۲۰۶- کو صدیقہ کہنے کی ضرورت- ۱۲۰۴- میں فتح منبع سے مراڑ- ۱۲۰۱- مرتد- دیکھو ارتداد-	۳۳۸- پربندی کا اثر- ۵۱۸- ۵۵۵- کا مسلمان کو غلطی سے مار دینا- ۵۰۵- کو حالت سکون پر رضی نہ مانا جائے- ۵۱۵- بھائی کی مرو- ۴۳۳- میں شدت- ۱۷۰- لہذا کی ضرورت- ۶۳۵- کی دوسری توں سے مخالفت- ۳۵۷- حالت خوش میں- ۶۹۸- کا نصب الصیہن- ۷۲۶- مسلمانوں کی حکومت اور کمال روحانی- ۵۲۷- مسلمانوں میں افراتفری- ۷۲۲- ۱۷۳۳- اور ارتداد- ۷۲۳- موجودہ وقت اور ان کا علاج- ۷۱۰- مشکلات اور چڑ ۷۰۷- دو چند دشمنوں پر غالب آنا- ۷۰۷- باجی محبت کی ضرورت- ۸۲۶- علی اور نہ بھی مقابلہ- ۸۲۵- ایک دوسرے کی دینی اور دنیوی- ۸۳۱- ترانیوں کی ضرورت ۸۴۱- زندگی کا اصل الاصول- ۸۴۳- اور غیر مسلم طاقتیں- ۸۴۵- دشمن کے مقابلہ پر ایک ہوں- ۸۵۰- اور افغانی مال- ۸۵۲- ۱۳۸۲- کے لئے بد دعا- ۸۹۵- مسلمانوں میں تحریک- ۱۰۰۵- کی کمی- ۱۰۳۰- بیابانوں کی جڑ- ۱۳۷۱- مسلمانوں کے لئے استغفار- ۱۶۲۰- ایک دوسرے کی تائید اور ایک دوسرے پر رحم کریں- ۱۶۳۸- دو مسلمان گروہوں کی نزاع میں مسلمانوں کا حقوق عمل- ۱۷۴۵- آخری زمانہ کے مصائب- ۱۸۱۹- آئینہ حالت کا نقشہ- ۱۸۱۷- کے چار مضامین ۱۹۸۰- مسافر کی امداد- ۸۶۰- مسافات- ۱۷۴- ۱۷۴- مسجد سے روکنا- ۱۰۷- کا بیغیر حیات آسمان	۱۶۵۹- پربتاق ۵۸۴- کا روضہ- خاموشی- ۱۲۱۰- کا درونہ- ۱۲۰۹- کا سفر بیت لحم- ۱۲۰۹- کو حوض آنا- ۱۲۰۸- کی سنگتی- ۱۲۰۸- کا کشف- ۱۲۰۷- کا حیا ۱۲۰۷- کا بیوغ اور عثمانی کا- ۱۲۰۶- کا شرقی مکان میں جاتا- ۱۲۰۶- کو صدیقہ کہنے کی ضرورت- ۱۲۰۴- میں فتح منبع سے مراڑ- ۱۲۰۱- مرتد- دیکھو ارتداد- مرتدا اعلام احمد- کلاذانی- کی طرف دعوے نبوت کی نسبت- ۲۷۴- اور دعوت الی الاسلام- ۳۶۹- اور ارتداد- ۴۲۱- اور مصائب اسلام- ۷۷۲- اور غلبہ اسلام- ۷۷۲- اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد- ۷۷۲- اور مخالفت عمل ۸۱۹- اور اہل ایمان و شریعت- ۱۱۰۵- مرد و لطف- ۱۷۶- مسلمان- مسلم کون ہے- ۸۷۷- کا عہد- ۵۵۰ ۸۸۱- ۸۸۵- اور انتظارِ مہدی- ۵۵۰ اور علم- ۸۳۰- ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کریں- ۹۱۲- ۹۱۷- کو بدعات فتوحات- ۱۰۱۷- اور قرآن- ۱۰۱۷- کا کام- ۱۷۳۰- کا مقام- ۱۷۳۰- کا سیاسی کی راہ- ۱۷۶۰- ۱۷۶۵- ۱۷۶۵- ۱۷۶۵- ۸۱۰- ۸۱۱- اسلام میں کامل طور پر دہل ہونے کی ضرورت- ۱۸۲۰- اندرون انتخابات حاصل- ۲۷۵- قرآن پر اتحاد ۳۶۶- اور اتحاد تو- ۳۶۵- اور کافر کی اطاعت- ۳۶۶- مقابلہ دشمن میں کیا جو- ۷۷۲- کا فخر عرب- ۷۷۲- مخالفت نہ- ۷۷۲- مسلمانوں کی اطلاع
---	---	---

کے کی وجہ۔ ۶۷۶-۶۷۷-۸۹۵- کی نصیحت کا ڈرامہ در کر کے لئے۔ ۶۹۴۔ صوفیہ رسل الہیم کی نرس سے جو کے ہے۔ ۷۱۳۔ کا مذہب جلیل از بشت۔ ۷۶۲۔ جنون نہیں۔ ۷۹۲۔ کی بھٹکے پیشتر کے لوگ۔ ۸۸۳۔ کا اسوہ۔ ۹۳۴۔ کے ہیرو کی غربت۔ ۹۳۶۔ کا بشر مہوتا ۹۳۶۔ کی مشکلات۔ ۱۰۰۶۔ کا اسٹیج اور اس کی کامیابی۔ ۱۰۳۳۔ کا ہیرو مرقم کی زبان میں۔ ۱۰۳۳۔ پر مصائب کا آنا ۱۰۵۲۔ ۱۲۳۷۔ شہنشاہ کی دریافت۔ ۱۰۵۲۔ ۱۱۰۳۔ کا کھانا کھانا اور بازاروں میں ہونا ۱۳۷۲۔ اور کاہن۔ ۱۳۷۱۔ اور شہر۔ ۱۳۷۲۔ کوئل از بشت علم نہیں دیا جاتا۔ ۱۴۵۰۔ اور شہر۔ ۱۵۷۰۔ کی نصرت۔ ۱۵۹۲۔ ۱۶۳۹۔ اور مال دنیا۔ ۱۶۰۲۔ کی عورت بشت۔ ۱۷۰۷۔ کا استفسار۔ ۱۷۰۰۔ کے فوٹ ۱۷۲۰۔ کا فوٹو میزبان ہے۔ ۱۸۲۰۔ کاں، انکشافات جنیب نہیں ہوتا۔ ۱۸۹۷۔ پر پرو سے مراد۔ ۱۸۹۸۔ دو قیاسی تئیں لانا ۱۹۰۵۔ انجیلا کوئل۔ سب ایک گروہ میں۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۸۲۔ کی بھٹکے کا فوٹو۔ ۱۸۵۰۔ ایک دوسرے نصیحت۔ ۲۲۵۔ ۲۲۹۔ سے کام میں۔ ۲۲۹۔ پر ایمان۔ ۲۲۹۔ کی وفات پر دلیل۔ ۳۹۹۔ انجیلا ورس کے ذکر میں ترتیب ملے۔ ۶۹۳۔ ۱۰۶۳۔ ۱۲۲۰۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۹۷۔ ہیرو میں آئے ۵۸۲۔ ۹۱۰۔ ۱۵۵۰۔ کی تعلیم کا دتی ہوا ۶۵۸۔ شہنشاہ سب ایک ایک نام کی طرف آئے۔ ۹۱۸۔ سلسلہ نبوت کا نظم۔ ۱۰۴۰۔	کا نرس ضرورت پر۔ ۱۲۲۲۔ کا مد۔ ۱۲۹۹۔ جوڑان میں مذکور نہیں۔ ۱۲۴۳۔ اسوہ لوہوم رسول۔ ۱۷۱۳۔ قوی نہیں کا خاکہ میسر ۱۹۲۱۔ انجیلا کی تعلیم کا ایک ہونا۔ ۱۹۵۰۔ فیضی۔ کوہی۔ ۲۵۶۔ مغربین۔ ۹۱۵۔ پر نیوں کا رنگ۔ ۹۱۵۔ کوہم معاملہ میں نئی پیشیت۔ ۱۷۷۷۔ نئی کے کاں تیسس کوہم پر اطلاع ملتا۔ ۱۸۹۷۔ نہولین۔ عبور مرقم کا واقعہ۔ ۱۳۹۲۔ نجات۔ ۹۰۔ حدیثی نجات۔ ۱۶۴۷۔ اور غیر اسلامی مذاہب۔ سٹک عمل سے ہے۔ نفعوں سے۔ ۱۰۵۰۔ کیلئے ایمان صحیح کی ضرورت۔ ۸۹۷۔ دنیا کا نجات دہندہ ۱۹۷۲۔ نجاتی۔ ۶۴۴۔ نجران۔ وود نجران۔ ۲۲۶۔ ۲۳۸۔ ۲۵۰۔ نجم۔ ۱۷۰۷۔ نذر۔ ۲۴۵۔ نصاب۔ ۱۰۳۲۔ نصب۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ نسخ۔ قرآن کی کوئی آیت نسخ نہیں۔ ۱۰۱۔ ۵۴۲۔ کی روایات۔ ۱۰۹۷۔ پر صحابہ کا اختلاف۔ ۲۱۵۰۔ کا استعمال صحابہ میں ۲۶۰۔ مرقم نسخہ کیلئے۔ ۱۵۷۰۔ ۱۶۱۔ ۲۱۵۰۔ ۲۵۹۔ ۸۲۸۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۷۔ ۱۵۲۳۔ ۱۶۹۹۔ ۱۸۳۷۔ نسر۔ ۱۸۹۱۔ نسیان۔ ۲۳۳۔ نشر۔ ۵۰۳۔ ۵۷۵۔ نصرت آئی۔ ۱۸۷۷۔ ۱۰۱۷۔ ۱۹۸۹۔ نفسرین الحشر۔ ۶۱۷۔ ۱۲۸۲۔	نظر کا لگنا۔ ۹۹۲۔ نصیر بن مسعود خجی۔ ۲۲۸۔ نفاق۔ ۲۵۰۔ ۲۷۳۔ ۸۶۶۔ ۱۲۵۲۔ نفع فی امور۔ ۶۹۰۔ نفس۔ ۲۴۹۔ کی اصلاح۔ ۵۳۷۔ اپنے نفس کی نگہ۔ ۶۵۳۔ پر علم۔ ۱۲۴۳۔ اور کا حق۔ ۱۷۵۱۔ تزکیہ کے لئے ضرورت تھی ۱۷۷۱۔ اسکی عقل دوسروں کی عقل کے لئے خود ہے۔ ۱۹۰۲۔ کی ترقی تزکیہ سے ہے ۱۹۷۱۔ نفس ناطقہ۔ ۱۶۲۱۔ نفس امارہ۔ ۹۸۰۔ نفس لوامہ۔ ۹۸۸۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۸۔ نفس مطہ۔ ۹۸۸۔ ۱۹۵۵۔ ۸۸۸۔ نکاح۔ کی فرض۔ ۲۸۸۔ غیر مسلم سے ۱۹۷۱۔ ۵۹۸۔ عارضی نکاح جائز نہیں۔ ۲۰۷۔ بنیر مقرر۔ ۲۱۱۔ میں پسندیدگی ۲۵۲۔ چھوٹی عمر میں۔ ۴۵۵۔ اصل کا ایک بی بی ہے۔ ۴۵۸۔ ۶۰۰۔ بوقت میں ہونا چاہئے۔ ۶۲۰۔ میں عرس کی جو ۴۸۲۔ اور مسافت۔ ۸۷۷۔ بلا غاوند عورتوں کے۔ ۵۶۲۔ زانیہ کی کسی سے نکاح ۱۳۳۷۔ میں دوسری کے۔ ۱۳۵۰۔ میں دوسری کا معاوضہ۔ ۱۴۳۹۔ میں قوی تفرقات کا مشافہہ۔ ۱۵۱۲۔ کفار کی صابج عورتوں سے صحیح کی شراہ۔ ۱۸۴۰۔ نارہ سفیر فا تو نہیں ہوتی۔ ۷۹۹۔ ۷۹۹۔ باج کی اسلار۔ ۳۰۳۔ کا امت کا معنہ۔ ۱۷۰۔ نصرت کوئی نارہر مٹتے تھے۔ ۲۱۴۔ ۱۸۰۔ اور حصول تربت آئی۔ ۱۷۰۔ نارادہ دھوکہ کا اکھا ذکر۔ ۱۹۰۷۔ کی غرض۔ ۵۷۰۔ غلط مشکلات ہے۔ ۱۰۴۹۔ ۹۹۹۔ ۱۰۳۹۔ بہی سے لکھتی ہے۔ ۲۱۲۔ نارہر۔ ۲۱۳۔
---	--	---

نمازوں کی شداد و اوقات ۶۱۳-۱۱۴۰-
۱۲۵۸-۱۴۴۳-حالات خوف میں ۶۱۵
سفر میں ۲۱۳-کی تشہیم وحی غنی سے
۲۱۴-ذکر اس سے ۲۱۴-نماز مجربین
تقوت ۳۸۶-میں حضور قلب ۵۱۱-
۸۰۰-حالات سکرا و جنابت میں ۵۰۱-
نری کے اخلاق کی پیمائش ہے-۵۳۷
قصر صلوٰۃ ۵۵۳-قصر سفر اور قصر
خوف ۵۵۳-میدان جنگ میں ۵۵۳
میں کس ۵۵۱-۸۵۴-میں زینت
کا حکم ۴۱-کی فرضیت ۵۵۱-غلام محمد
۱۱۴۰-جمع بین الصلوٰتین ۱۱۴۰-تجدد
۱۱۴۱-انقرات بالجہر اور آہستہ ۱۱۵۱-
سے حصول کا سیاقی ۲۵۸-۲۵۸-روزن
روحانی ہے-۱۲۵۸-اخلاق کا فائدہ
کی جڑ ہے-۱۲۵۸-میں شوش ۱۲۵۸-
کی حفاظت ۱۳۶۷-کے بدی سے نکلنے
پر دلیل ۱۴۹۱-بدی سے روکے پر
حالات کی شدادت ۱۴۹۲-کے حمد
نوافل ۱۴۵۶-احیاء علی نماز ۱۴۵۶
سے طرہ ۱۴۹۹-کی حقیقت ۱۴۹۵-
افوح ۲۹۲-۷۵۴-کا طرہ ۷۵۵-
۹۵۵-۹۴۰-۹۴۱-۱۷۸۷-کی کفنی
۹۴۱-۱۴۵۵-کاشیا ۹۴۳-۹۴۵-
کا ذکر ابدا انیب ہے ۹۴۴-۹۴۵-
کی بی بی ۱۸۶۸-
نوافل بن معاویہ ۴۵۷-
نہی عن المنکر ۳۶۸-
لیکن کی خاطر بھی ۶۱-۶۸۰-۱۹۰۳-
بہر دست میں ہوتی ۱۴۶-لیکن وہ بھی کے
خلفی ۲۶۰-۷۵۵-۱۹۶۴-پر راجع ۱۱۴۰

کا پھلندا - ۶۸۷ - اور عرب جاہلیت -	نہی کے وقت ۱۲۷۵	ابا جرح - ۴۵۲ - ۱۷۷ - دیکھو بلا سیم -
۷۰۹ - میں خلیج - ۸۲۵ - کا طریق عمل -	ہوا - کی تفسیر - ۱۲۷۸ -	ناروت ماروت - ۹۷ - ۹۸ -
۹۵۵ - اور صلہ - ۱۰۹۵ - کی دوسری	ی	نارون - ۶۹۳ - موسیٰ کی طبع صاحب امت
ہٹاریا یاد دہنی فہرست - ۱۱۶۳ - کے	یا جرح - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۳ -	وصاحب کتاب ہے - ۲۲۰ - اور غلاف
۱۱۶۵ - کی تین اور پانچ قوس	۱۱۹۲ - انسان ہیں - ۱۱۹۲ - کا فدا داؤ	موسیٰ - ۷۷۶ - نے شریک نہیں کیا - ۷۷۶ -
۱۱۶۵ - اقوام یورپ کی بی بی	تکوں پر - ۱۱۹۵ - کا فروغ اور انجام	کودبی - ۶۲۰ - کی عصمت - ۱۲۴۷ -
۱۱۹۲ - ۱۸۲۵ - کا پھر اور مسلمان	۱۱۹۷ - ۱۲۸۳ - کے مقابلہ کی طاقت	باغرم - ۱۹۸۳ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - اقوام یورپ کا نقشہ - ۱۲۴۷ -	کسی قوم کو نہیں - ۱۱۹۷ - کا اسلام لانا	ٹانن - ۱۲۴۱ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی بیماریوں کا علاج - ۱۲۴۷ -	۱۱۹۸ - کا دنیا پر تصرف - ۱۲۸۳ -	ہل - ۲۰۴ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی جنگی تصویریں اور عرب کے فحش شعر -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	بجہر - ۱۷۳۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی جنگ عظیم - ۱۷۳۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہجرت کا مضمون باطنی - ۱۹۱ - جو ہر وقت
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یورپی سف - ۱۲۴۷ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہر سکتی ہے - ۱۲۴ - کی پیٹنگونی
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یورف - ۱۲۴۷ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	بائبل میں - ۲۷۸ - کی طاقت نہ کہنے
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - ذکر میں آنحضرت کا ذکر - ۱۲۴۷ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	۱۷۵۲ - ۵۵۲ - کی صفت - ۵۵۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کو سوچ جائے کا مسجد - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	موجود ہیں - ۵۵۲ - ہجرت حبش - ۶۴۴ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی قبیر - ۱۷۵۲ - کے نقشہ میں ذکر تیس - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	۱۷۵۲ - کے واقعات - ۸۵۳ - ہجرت بخ
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی عصمت - ۱۷۵۲ - اور عربوں کا	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	۱۷۵۲ - کے کامیابیوں کا دورہ کھانا -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کا کھانا - ۱۷۵۲ - کے چھوٹوں کا	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	۱۷۵۲ - کر کے والوں کا ترجمہ عیسیٰ بن مریم
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - دواؤں کا - ۱۷۵۲ - کا مصیبت پرند کو	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	کا ہے - ۱۷۵۲ - عورتوں کی - ۱۸۴۰ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - ترشح دینا - ۱۷۵۲ - اور بادشاہ کا خواب	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہدایت - ۸ - کا کائنات - ۱۷۵۲ - کا علم کو نہیں
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کا مصر پرانی تصرف - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	مٹی - ۲۴۲ - کا قانون - ۱۷۵۲ - کا شوق
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کی زمانہ نازی - ۱۷۵۲ - اور پیرا کا دفتر	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	قلب کے ہے - ۱۷۵۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - پر چوری کا الزام - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	۱۷۵۲ - ۱۷۵۲ - ۱۷۵۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - اور قیس - ۱۷۵۲ - کا عضو - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہر شفیقہ - ۱۷۵۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - کا مسجد - ۱۷۵۲ - اور اہل مصر کا ایمان لانا	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہر نقل - ۱۷۵۲ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یوسف - آرمینیا - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہلال - ۸۸۶ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یوسف بخار - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہلال بن عبید بن سلمی - ۵۴۶ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یوسف بن لون - ۱۷۵۲ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہمسایہ کے حقوق - ۵۰۵ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - یوسف - ۱۷۵۲ - کی دوا - ۱۲۸۱ -	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہند بنت عتہ - ۱۸۴۱ -
۱۲۴۷ - ۱۲۴۷ - قوم پر ناراضگی - ۱۲۸۱ - کی مابین ہجرت	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	ہندو - مذہب میں غریب - ۱۹۳ - ہندو
	۱۲۸۳ - ۲۰۴ - ۲۰۴ - ۲۰۴ -	میں طلاق - ۲۰۰ - مذہب کی حالت

۱۵۸۱-۱۵۸۸-۱۵۸۹ء - ۱۵۸۹ء اور کدو کا درخت - ۱۵۹۰ء	اور خذاؤں کی حرمت - ۱۴۹ء - کا عذاب استیصال - ۱۴۳ء - میں شراب - ۱۹۳ء اور طلاق - ۲۰۰ء - کا اثر اپنی دنیا پر ۱۴۲ء کا روزہ میں کلام شکرنا - ۲۰۴ء کے حکام کو بدنام کرنے کی تدابیر - ۳۴۳ء - کا انجام ۳۴۴ء کی منافقت اور بد زبانیاں - ۳۴۶ء کا اسلامی چندوں پر استہزاء - ۳۴۲ء - کا آنحضرت مسلم پر بتاؤ - ۵۱۳ء - پر عرب کی جنت پرستی کا اثر - ۵۱۸ء - کا سوال کتاب آمانے کا - ۵۴۴ء - پہلے بابت کا حرام ہونا - ۵۸۰ء - اور فراق و مہم سے شلح - ۵۹۸ء - کا دعوئے اجنبیت - ۶۰۶ء - کی وجہ شکلی - ۶۰۸ء - ۶۳۰ء - ۱۸۳۲ء - کا آنحضرت صلعم کے قتل کا ارادہ ۶۱۲ء متافقی ہو گیا	۱۵۸۱-۱۵۸۸-۱۵۸۹ء - ۱۵۸۹ء اور کدو کا درخت - ۱۵۹۰ء یہود - منصوبہ عیسیم میں - ۱۱۰۰ء - کا عرب میں آنا ۵۴۴ء - مسلمانوں کا تبلیغ یہود - ۵۵۰ء کا انظار نبی آخر الزمان - ۵۵۰ء - کا پیش گوئی کو چھپانا - ۵۵۰ء - کا بندوبست - ۵۵۰ء ۵۱۴ء - ۵۸۵ء - کا خیال کران کا عذاب مردود ہے ۸۴۰ء - کو اپنی قوم کے خلاف جنگ نہ کرنے کا حکم - ۸۶۰ء - کی تکذیب قتل انبیا - ۸۹۰ء - کا صدر - ۹۱۰ء - کا دھوکا اور حالت علی - ۹۲۰ء - کے محرک پیروی ۹۴۰ء کی خلافت سلام شراعت - ۱۰۰۰ء کے گت خانہ سوالات - ۱۰۳۰ء - کا توحید پرست پرستی کو ترجیح دینا - ۱۰۴۰ء کی تشریفات
--	---	--

نفع المولیٰ ولعمر النصیر

تجرباتی

